مضامین	نمبر صفحہ	مضامین	نمبر صفحہ
برہمچاری باتوں کا پرہیز رکھے	۹۸	آتما کی تعریف	۱۱۰
گورو کی نصیحت شاگردوں کو	۹۹	من " "	۱۱۱
پڑھنے پڑھانے کا پھل	۱۰۰	گُن (صفات) کی ۲۴ اقسام	۱۱۱
ویدوں کی مذمت کرنیوالے کا بائیکاٹ کرنا چاہئے	۱۰۰	گُن کی تعریف	۱۱۲
		کرم کی پانچ اقسام	۱۱۳
دھرم کی کھوج وید شاستروں کے پڑھنے سے ہو سکتی ہے	۱۰۱	سامانیہ اور وشیش	۱۱۴
		ابھاؤ کی اقسام	۱۱۷
سچ اور جھوٹ کی تمیز	۱۰۲	اودیا (جہالت) کی تعریف	۱۱۸
پرتیکش (ثبوت عین الیقین)	۱۰۲	**پڑھنے پڑھانے کا دستور العمل**	
پرتیکش کی تعریف	۱۰۳	حروف تہجی	۱۲۱
انومان (قیاس یا ثبوت التزامی)	۱۰۳	دیاکرن	۱۲۱
انومان کی تین اقسام	۱۰۴	وید تتھا شاستروں کا آدھیین	۱۲۵
اُپمان (تشبیہ)	۱۰۵	علم سیاست کی تعلیم	۱۲۷
شبد وید اور ستیہ اُپدیش	۱۰۶	تجارت و حرفت	۱۲۷
ایتھیہ (جیون یا تاریخ)	۱۰۶	غیر از رشیوں کی تصانیف کا مطالعہ کیوں نہیں کرنا چاہئے	۱۲۸
جوہر و راس کی تعریف	۱۰۶		
پرتھوی کی تعریف	۱۰۷	کون کون کتاب ناقابل تسلیم ہے	۱۲۹
جل " "	۱۰۸	وید مت بنی نوع انسان کے لئے قابل تسلیم ہے	۱۳۱
اگنی " "	۱۰۸		
وایو " "	۱۰۹	حصول علم میں رُکاوٹیں	۱۳۲
آکاش " "	۱۰۹	برہمنوں کی خود غرضی	۱۳۳
کال " "	۱۰۹	استری اور شودر کو وید پڑھنے کا ادھیکار ہے	۱۳۴
دِشا (سمت) کی تعریف	۱۰۹		
اَتتھیہ کی تعریف	۱۰۹	علم کی فضیلت	۱۳۷

مضامین	نمبر صفحہ	مضامین	نمبر صفحہ
نیوگ کے متعلق وید کا فرمان	۱۹۴	انتظام ضلع بندی	۲۴۴
گرہستی کے فرائض	۲۰۱	محکمہ خبر رسانی	۲۴۵
گرہست آشرم کی فضیلت	۲۰۳	بحالی امن کے لئے چند تدابیر	۲۴۶
پانچواں باب		محصول	۲۴۷
(بان پرستھ اور سنیاس)		راجہ کے روزانہ فرائض	۲۴۸
بان پرستھ آشرم	۲۰۶	غیر سلطنتوں کے ساتھ تعلقات	۲۵۰
سنیاس آشرم	۲۰۸	دو طرح کی صلح	۲۵۰
دھرم کے دس لکشن	۲۱۶	دو قسم کی جنگ	۲۵۰
سنیاس کی ضرورت	۲۱۸	دو قسم کا کوچ	۲۵۰
آج کل کے سادھو	۲۲۳	دو قسم کا قیام	۲۵۰
چھٹا باب		دو قسم کی پناہ	۲۵۱
(راج دھرم)		دشمن کی سرکوبی	۲۵۳
راجہ کی تعریف	۲۲۵	جنگ کی تیاری	۲۵۳
تین آریہ سبھائیں	۲۲۵	دشمن پر فتح حاصل کرنے کی تدبیر	۲۵۵
راجہ کے اوصاف از روئے وید	۲۲۷	مغلوب سے سلوک	۲۵۶
تینوں سبھاؤں کے عہدیدار اور ان کے فرائض	۲۲۷	دوست کی تعریف	۲۵۷
وزراء اور دیگر ممبران کا تقرر	۲۳۴	رعایا سے محصول یعنی ٹیکس لینے کا طریق	۲۵۸
کس کس کو کیا کیا عہدہ دینا چاہئے	۲۳۶	باہمی تنازعات اور ان کا تصفیہ شاستروں کی رو سے	۲۶۰
جنگ کا دستور العمل	۲۳۹		
مزید ہدایات متعلقہ جنگ	۲۴۰	گواہ اور شہادت	۲۶۲
لڑائی میں حاصل شدہ چیزیں	۲۴۱	ہدایات متعلقہ سزا	۲۶۶
راجہ کے فرائض	۲۴۳	غیر ممالک کی اشیا پر محصول	۲۷۱
راجہ کی سستی کا نتیجہ	۲۴۴	راج نیتی کی تشریح سنسکرت پستکوں میں ہے	۲۷۱

مضامین	نمبر صفحہ
چوتھا باب	
(خانہ داری)	
گرہ آشرم میں پرویش	۱۳۹
شادی کے لئے اجازت	۱۳۹
کس گوتر کی لڑکی سے شادی کرنی چاہئے	۱۴۰
نزدیکی رشتہ میں شادی کے تباہ کن نتائج	۱۴۰
کس خاندان میں شادی نہ کرنی چاہئے	۱۴۱
بیاہ کس عمر میں اور کسطرح ہونا چاہئے	۱۴۳
لڑکی کس عمر میں قابل شادی ہوتی ہے	۱۴۴
کس حالت میں تمام عمر شادی نہ کریں	۱۴۶
شادی لڑکا لڑکی کی رضامندی کے بغیر نہ ہونی چاہئے	۱۴۶
سوئمبر کا طریقہ افضل ہے	۱۴۷
ورن پیدائش سے نہیں بلکہ گن کرم کیمطابق ہونا چاہئے	۱۴۹
جنم سے ورن ماننے کے خلاف دلیل	۱۵۱
برہمن، کھشتری، ویش، و شودر کے فرائض	۱۵۵
ورن بیوستھا کے فوائد	۱۵۷
بیاہ کی اقسام اور تعریف	۱۵۸
انتخاب کا عمدہ طریق	۱۵۹
گربھادھان سنسکار	۱۶۰
ایام حمل میں سنسکار	۱۶۱

مضامین	نمبر صفحہ
جات کرم سنسکار	۱۶۱
عورتوں سے سلوک	۱۶۴
عورتوں کے فرائض	۱۶۵
ہر جگہ سے لینے کے قابل چیزیں	۱۶۵
شیریں زبان سے آہستہ سچ بولے	۱۶۶
نیک مرد کی پہچان	۱۶۶
سوادھیائے کے فوائد	۱۶۷
پنچ مہایگیہ ودھی	۱۶۷
برہم یگیہ اور دیو یگیہ	۱۶۸
سندھیا و ہون	۱۶۹
شرادھ ترپن	۱۷۰
ویشو دیو یگیہ	۱۷۳
اتتھی یگیہ	۱۷۴
پنچ مہایگیوں کے فوائد	۱۷۵
مفید ہدایات	۱۷۶
مکاروں سے پرہیز	۱۷۸
دھرم کی فضیلت	۱۸۰
چال چلن کی عمدگی	۱۸۱
محنتی اور خود مختاری کے کام	۱۸۲
اُستاد اور اُستانیاں کیسی ہوں؟	۱۸۳
طالب علم کیسے ہونے چاہئیں؟	۱۸۵
چاروں ورنوں کے خاص فرائض	۱۸۶
عورت اور مرد کے متعلق ہدایات	۱۸۷
پُنر وواہ اور نیوگ	۱۸۷

مضامین	نمبر صفحہ	مضامین	نمبر صفحہ
ناستکوں کا کھنڈن	۳۲۵	مکتی کی تعریف	۳۵۲
کرموں کا پھل	۳۲۶	حصول مکتی کے وسائل	۳۵۲
معلول کو ازلی ماننے والے	۳۲۸	مکتی میں جیو کی ہستی	۳۵۳
ابھاد روپ کے ماننے والے	۳۲۸	مکتی میں سکھ	۳۵۳
دُنیا کی پیدائش فطرت ہی سے ہے	۳۲۸	از روئے ویدانت درشن	۳۵۴
یوگی ایشور نہیں ہوسکتا	۳۲۹	از روئے اُپنشد	۳۵۴
ہر کلپ میں دنیا ایک سی بنتی ہے	۳۳۰	دُکھ کے بالکل دور ہوجانیکا مطلب	۳۵۷
پیدائش عالم بروئے شاستر	۳۳۱	مکتی کی معیاد	۳۵۷
ابتدائی پیدائش	۳۳۷	مکتی کے محدود ہونے میں آٹھ دلائل	۳۵۸
آریہ ورت نام کی وجہ تسمیہ	۳۳۷		
" " کا حدود اربعہ	۳۳۷	چار قسم کا وویک	۳۶۰
دُنیا کب پیدا ہوئی	۳۴۰	پانچ غلاف کی تمیز	۳۶۰
گردش زمین	۳۴۲	تین اوستھاؤں کی تشریح	۳۶۰
سورج چاند وغیرہ میں آبادی	۳۴۴	تین جسموں کا امتیاز	۳۰
جیو اور مادی اشیاء پرمیشور کے ماتحت ہیں	۲۴۵	حصول علم الٰہی کی چار منزلیں	۳۶۳
		پانچ قسم کا دُکھ	۳۶۴
نواں باب (وِدّیا۔ اوِدّیا)		مکتی کے متعلق خیالات	۳۶۴
		مسئلہ تناسخ	۳۶۶
وِدیا اور اوِدّیا کی ماہیت	۳۴۷	گذشتہ واقعات کو بھول جانا سکھ کا باعث ہے	۳۶۷
وِدّیا کی تشریح	۳۴۷		
بندھ اور مکتی عارضی ہیں	۳۴۸	انسان گذشتہ اعمال سے بے خبر نہیں ہے	۳۶۷
وِدّیا اور اوِدّیا کے معنی	۳۴۸		
جیو اور نتیجۂ اعمال	۳۴۹	ایشور کا انصاف	۳۶۸
نوین ویدانتیوں کے اعتراض اور اُن کا جواب	۳۴۹	مسئلہ قضا و قدر	۳۶۸

مضامین	نمبر صفحہ
ساتواں باب	
(وید اور ایشور)	
شکھ کا داتا پرمیشور	۲۷۳
پرمیشور ایک ہے	۲۷۴
دیوتاؤں کی اقسام اور ان کی تعریف	۲۷۴
ایشور کی تعریف	۲۷۵
ایشور غیر مجسم ہے	۲۷۹
ایشور سرو شکتیمان ہے	۲۷۹
پرمیشور کی ستتی اور اپاسنا	۲۸۰
پرارتھنا کی تشریح اور اسکا پھل	۲۸۱
محنت کرنا انسان کا فرض ہے	۲۸۴
اپاسنا کے معنی اور اس کے انگ	۲۸۶
طریق اپاسنا اور اس کے نتائج	۲۸۷
پرمیشور بغیر حواسوں کے اپنی طاقت سے تمام کام کرتا ہے	۲۸۸
پرمیشور فعل و صفات سے خالی نہیں	۲۸۸
پرمیشور کا گیان کامل ہے	۲۸۹
ایشور کی ہستی اور سانکھیہ درشن	۲۸۹
ایشور اوتار نہیں لیتا	۲۹۱
ایشور گناہ معاف نہیں کرتا	۲۹۳
جیو کا خود مختار اور غیر خود مختار ہونا	۲۹۳
جیو اور ایشور میں فرق	۲۹۵
نوین ویدانتی اور جیو اور برہم	۲۹۷

مضامین	نمبر صفحہ
وید ایشور وکت ہیں	۳۰۷
نراکار پرمیشور سے وید کا پرکاش	۳۰۷
وید کسطرح ظاہر ہوئے؟	۳۰۸
وید سنسکرت میں کیوں ظاہر ہوئے	۳۰۹
تمام علوم کا منبع وید	۳۱۰
ویدوں کے رشی	۳۱۱
وید صرف چار سنگھتاؤں کا نام ہے	۳۱۱
برہمن گرنتھ ویدوں میں شامل نہیں ہیں	۳۱۱
وید ازلی اور ابدی ہیں	۳۱۳
آٹھواں باب	
(کائنات کی پیدائش قیام اور فنا)	
تین پدارتھوں کے ازلی ابدی ہونے کا ثبوت	۳۱۶
پرکرتی کی تعریف	۳۱۷
نوین ویدانتیوں کے مسئلہ کی تردید	۳۱۸
نوین ویدانتیوں کا پرمیشور	۳۲۱
دنیا کیوں بنائی گئی	۳۲۲
پہلے علت ہے یا معلول	۳۲۳
قادر مطلق سے کیا مراد ہے؟	۳۲۳
پرمیشور غیر مجسم ہے	۳۲۴
دنیا کی علت فاعلی	۳۲۴
نیستی سے ہستی ناممکن ہے	۳۲۴

مضامین	نمبر صفحہ	مضامین	نمبر صفحہ
نوین ویدانتیوں کی تردید	۴۱۷	ویدوں میں بت پرستی کی اجازت نہیں	۴۴۲
ویاس اور جیو اور برہم	۴۲۵	منتر گرنتھ کی زہریلی تعلیم	۴۴۳
بکرماجیت۔ بھرتری ہری اور کالیداس	۴۲۸	بت پرستی گناہ ہے	۴۴۵
شیومت کا آغاز	۴۲۸	بت پرستی پرمیشور کے حصول کی سیڑھی نہیں ہے	۴۴۵
رُدراکش اور بھسم دھارن کرنے والوں کا بیان	۴۲۹	بت پرستی کے سولہ عیب	۴۴۷
مارکنڈے اور شیو پران کی ایجاد راجہ بھوج کے عہد میں ہوئی	۴۳۰	پنج منتر پوجا	۴۴۹
ہوا میں چلنے والے گھوڑے اور پنکھے	۴۳۱	بتوں کے معجزے	۴۵۱
بت خانوں کی تعمیر	۴۳۱	گیا میں مردوں کے شرادھ	۴۵۲
ویشنومت کا آغاز	۴۳۱	کلکتہ میں کالی دیوی	۴۵۲
ویشنو پران اور دیوی بھاگوت کی کہانی کا پول	۴۳۲	جگن ناتھ کا معجزہ	۴۵۳
رُدراکش اور بھسم پر مزید روشنی	۴۳۳	رامیشور کا مندر	۴۵۵
وشنو اور شیومت وید انکول نہیں	۴۳۴	کالیا کنت کا حقہ	۴۵۶
مذاہب کے جھگڑے	۴۳۴	ڈاکور جی کا معجزہ	۴۵۶
چکرانکت ویشنو کی لیلا	۴۳۵	سوم ناتھ کا معجزہ	۴۵۶
مورتی پوجا کا آغاز اور اُس کا کھنڈن	۴۳۸	نرسی مہتہ کی ہنڈوی	۴۵۷
پورانک اور ویدک نام سمرن میں تمیز	۴۴۰	جوالا مکھی اور ہنگ لاج	۴۵۸
ایشور جنم مرن سے رہت ہے	۴۴۰	امرتسر۔ امرناتھ وغیرہ	۴۵۸
بت میں ایشور کا تصور نہیں ہوسکتا	۴۴۱	ہردوار وغیرہ تیرتھوں کا مہاتم	۴۵۹
		پریاگ، اجودھیا، متھرا کی زیارت	۴۶۰
		نتیجہ تیرتھ	۴۶۳
		گورو ڈم کی تردید	۴۶۴
		پران اور اُن کا مصنف	۴۶۵

مضامین	نمبر صفحہ
اعمال کے مطابق سُکھ دُکھ ہوتا ہے	۳۷۰
جیو مختلف قالبوں میں آتا جاتا ہے	۳۷۰
جیو اور مُکتی	۳۷۱
سورگ اور نرک کی تعریف	۳۷۲
اعمال اور اُن کی تاثیر	۳۷۴
دسواں باب	
(حلال و حرام)	
بھکشیہ اور ابھکشیہ کی تعریف	۳۸۱
دھرم کے چار معیار	۳۸۲
بزرگی عمر سے نہیں بلکہ علم سے ہے	۳۸۵
غیر ملکوں میں جانا ہر پہلو سے مفید ہے	۳۸۶
زمانہ قدیم میں سیاحت غیر ملکی	۳۸۷
غیر ملکوں میں آنے جانے سے آچار نہیں بگڑتا	۳۸۸
کھان پان سے متعلق ہدایات	۳۸۹
آپس میں پھوٹ کا نتیجہ	۳۹۱
ناپاک اشیاء از روئے شاستر	۳۹۲
گائے وغیرہ مفید جانوروں کے فوائد	۳۹۲
مفید جانوروں کی ہلاکت کا نتیجہ	۳۹۳
اشیاء ناپاک از روئے حکمت	۳۹۴
بھکشیہ و ابھکشیہ کی مزید تشریح	۳۹۴
زمانہ قدیم میں دنیا بھر میں ویدک دھرم اور غیر ممالک میں آریوں کے بیاہ	۳۹۷

مضامین	نمبر صفحہ
کتاب کے حصہ اوّل کا خاتمہ	۳۹۸
ستیارتھ پرکاش کا دوسرا حصہ	
گیارہواں باب	
(مت متانتروں کی تردید و تائید)	
آریہ ورت کی عظمت	۴۰۰
آریوں کا چکرورتی راج	۴۰۰
زوال کے بواعث	۴۰۱
زمانہ قدیم میں توپ بندوق وغیرہ ہتھیاروں کا استعمال	۴۰۲
تمام علوم کا گھر آریہ ورت	۴۰۳
علم ہیئت اور کاشی کا مان مندر	۴۰۴
جنگ مہابھارت سے ملک کی تباہی	۴۰۴
پوپ کی تشریح	۴۰۶
وام مارگ کا ظہور	۴۰۸
وام مارگیوں کی گندی تعلیم	۴۰۹
اشومیدھ یگیہ کی تعریف	۴۱۳
قربانی سے بہشت نہیں ملتا	۴۱۳
وید میں حیوانوں کی قربانی ممنوع قرار دی گئی ہے	۴۱۳
بُدھ اور جین مت کا آغاز	۴۱۴
جین مت اور بُت پرستی	۴۱۴
سوامی شنکر آچاریہ کا ظہور	۴۱۵
نوین ویدانتیوں کی تردید	۴۱۷

مضامین	نمبر صفحہ	مضامین	نمبر صفحہ
سوُرگ اور نرک	۵۵۰	ترکیب پیدائش عالم	۵۷۴
چارواک کی گمراہ کُن تعلیم	۵۵۳	دُنیا کا انتظام اور ایشور	۵۷۵
بودھ دھرم کا آغاز	۵۵۴	ایشور ہمیشہ آزاد ہے	۵۷۵
مختلف شاخوں کے مختلف عقائد	۵۵۵	کرم کا پھل خود کرم نہیں دے سکتے	۵۷۶
ہر ایک کی جُدا جُدا تردید	۵۵۶	دنیا خود بخود ظہور میں نہیں آسکتی	۵۷۶
چار قسم کی بھاونا کی تردید	۵۵۶		
عقل کی پانچ حالتیں	۵۵۷	ایشور میں نہ ویراگ ہے نہ موہ	۵۷۷
تیرتھنکروں کی بیجا عزت	۵۵۸	" دُنیا کا پابند نہیں ہے	۵۷۷
بودھ کیوں گمراہ ہوئے	۵۶۰	جینیوں کی بیہودہ فلاسفی	۵۷۸
بُدھ مذہب کے عقائد اور اُن کی تردید	۵۶۱	" کا " حساب	۵۸۰
		بے حِس جیوؤں کی عُمر	۵۸۰
جین دھرم	۵۶۳	حِس والے جیوؤں کی عُمر	۵۸۰
بودھوں اور جینیوں کے چھ جوہر	۵۶۴	حیرتناک جانور	۵۸۱
سات قسم کے بھنگ	۵۶۵	جینیوں کا نرالا جغرافیہ	۵۸۱
جیو کی سپت بھنگی	۵۶۶	" کا پوشیدہ لٹریچر	۵۸۳
جینیوں کے ذاتی عقائد	۵۶۷	جینیوں کا پُن اور پاپ	۵۸۴
جین اور بُدھ مت کی مطابقت	۵۶۷	جیو کی دائمی مکتی نہیں ہے	۵۸۵
تیرتھنکروں کو ایشور ماننا	۵۶۸	جیو پاک ہے	۵۸۶
ایشور کی ہستی پر اعتراض	۵۶۹	کرم خود بخود پھل نہیں دیتے	۵۸۷
مندرجہ بالا کی تردید	۵۷۰	پھل کا ملنا عادت پر منحصر نہیں	۵۸۷
جیو ایشور نہیں ہوسکتا	۵۷۰	کرم کا بندھن	۵۸۸
آستک اور ناستک کا مباحثہ	۵۷۲	جیو اور ایشور میں فرق	۵۸۸
کرم کرتا نہیں ہوسکتا	۵۷۳	جیو موٹا پتلا نہیں ہوسکتا	۵۸۸
ایشو فعل سے مبرا نہیں	۵۷۳	جین دھرم کا بیان	۵۸۹
ایشور محیط اور بے نوٹ ہے	۵۷۴	جینیوں کی چار اعلیٰ چیزیں	۵۸۹

مضامین	نمبر صفحہ	مضامین	نمبر صفحہ
نوین اور اصل پُران	۴۶۷	ان کی تردید	۵۰۳
مارکنڈے اور بھاگوت پُران کے گپوڑے	۴۷۰	ولبھ سمپردائے	۵۰۵
		گوسائیوں کا خود غرض مذہب	۵۰۹
گرہوں کا پھل	۴۷۷	خاموشی جاہلوں کی طاقت ہے	۵۱۰
جوتش اور گرہ کا پھل	۴۷۸		
گرڑ پوران کی گپیں	۴۸۰	سوامی نرائن مت کھنڈن	۵۱۴
پورانکوں کا سورگ	۴۸۲	مادہومت کی حقیقت	۵۱۹
جیو مرکر کہاں جاتا ہے	۴۸۳	لنگانکت مت کا انکشاف	۵۱۹
شپاتر اور کپاتر	۴۸۳	برہم سماج کی تعلیم	۵۲۰
اعلیٰ سخی کی پہچان	۴۸۴	عالمگیر سچا دھرم	۵۲۷
تیرات کا پھل دینے والا	۴۸۵	نقلی برہمچاری اور سنیاسی	۵۳۴
گرڑ پوران ویدانوکول ہیں	۴۸۵	آوارہ گرد گوسائیں	۵۳۴
ویدوں کی کوئی شاخ گم نہیں ہوئی	۴۸۷	مٹھ دھاریوں کی لیلا	۵۳۵
مورتی پوجا سے بزرگوں کی توہین	۴۸۹	عیسائیوں اور مسلمانوں کو آریہ دھرم میں ملاؤ	۵۳۶
وام مارگیوں کا زہریلا اُپدیش	۴۹۰		
چولی مارگی اور بیج مارگی	۴۹۱	لڑکے دینے والے سادھو	۵۳۶
شیومت کا طریق پرستش	۴۹۲	آریہ ورت کے راجاؤں کا شجرہ نسب	۵۴۰
ویشنوؤں کی لیلا	۴۹۳		
جھوٹے سادھوؤں کی لیلا	۴۹۵	**بارہواں باب**	
ان کے منتروں کا بیان	۴۹۷	(چارواک بُدھ اور جین مت کا کھنڈن منڈن)	
کبیر پنتھ	۴۹۸	برہسپتی کے عقائد	۵۴۵
نانک پنتھ	۴۹۹	کیا پُرشارتھ عیاشی ہے؟	۵۴۵
دادو پنتھ	۵۰۱	مباشرت پُرشارتھ کا پھل نہیں	۵۴۶
رام سنیہی پنتھ	۵۰۲	چارواک اور اس کے مذہبی عقائد	۵۴۷

مضامین	نمبر صفحہ	مضامین	نمبر صفحہ
دیباچہ ضمنی متعلقہ باب ۱۳		سورۃ النساء	۷۲۶
تیرہواں باب		سورۃ مائدہ	۷۳۰
(دین عیسوی کا بیان)		سورۃ انفال	۷۳۴
دین عیسوی	۶۴۳	سورۃ توبہ	۷۳۷
پیدائش کی کتاب	۶۴۳	سورۃ یونس	۷۴۰
خروج کی کتاب	۶۶۱	سورۃ ہود	۷۴۱
احبار کی کتاب	۶۶۶	سورۃ یوسف	۷۴۱
گنتی کی کتاب	۶۶۸	سورۃ رعد	۷۴۲
سلاطین کی دوسری کتاب	۶۶۹	سورۃ ابراہیم	۷۴۳
سموایل کی دوسری کتاب	۶۶۹	سورۃ الحجر	۷۴۳
تواریخ کی پہلی کتاب	۶۷۰	سورۃ النحل	۷۴۴
ایوب کی کتاب	۶۷۰	سورۃ بنی اسرائیل	۷۴۵
وعظ کی کتاب	۶۷۱	سورۃ کہف	۷۴۶
متی کی انجیل	۶۷۱	سورۃ مریم	۷۴۸
مرقس کی انجیل	۶۸۶	سورۃ طہٰ	۷۴۹
لوقا "	۶۸۶	سورۃ الانبیاء	۷۴۹
یوحنا "	۶۸۷	سورۃ الحج	۷۵۰
یوحنا کی عجیب و غریب باتیں	۶۸۸	سورۃ المومنون	۷۵۱
(دیباچہ ضمنی متعلقہ باب ۱۴)		سورۃ نور	۷۵۱
چودھواں باب		سورۃ الفرقان	۷۵۳
(دربارہ تحقیق مذہب اسلام)	۷۰۳	سورۃ الشعرا	۷۵۳
سورۃ فاتحہ	۷۰۳	سورۃ النمل	۷۵۴
سورۃ بقر	۷۰۵	سورۃ القصص	۷۵۵
سورۃ العمران	۷۲۳	سورۃ العنکبوت	۷۵۵

مضامین	نمبر صفحہ
جینیوں کی دیا کی پڑتال	۵۹۱
" بیرحمی کی مثال	۵۹۱
" کے وسائل مکتی	۵۹۲
جینیوں کی مذمت کرنیکی عادت	۵۹۳
جین مذہب کی خود سرائی	۵۹۵
جینیوں کا کمینہ پن	۵۹۷
" غلط خیال	۵۹۸
کیا صرف جینیوں ہی کی مکتی ہوگی	۶۰۰
اپنی تعریف اپنی ہی زبان سے	۶۰۱
کیا کھیتی بیوپار نرک میں لے جانے والے ہیں	۶۰۴
جینیوں کی سستی مکتی	۶۰۵
مکتی پانے کا آسان نسخہ	۶۰۶
جینیوں کی اندھی عقل	۶۰۶
کیا جینیوں کے علاوہ اورسب بدنصیب ہیں	۶۰۷
مورتی پوجا کے آغاز کی جڑ جین دھرم ہے	۶۰۸
جینیوں کی کتابوں میں مورتی پوجا کے حوالے	۶۰۸
جینیوں کی مورتی پوجا کے پھل	۶۰۹
شیو وغیرہ کی مورتی پوجنے سے نرک	۶۱۱
مورتی کا فرضی اثر	۶۱۲
جینیوں کا گورو منتر اور اسکے معنی	۶۱۲

مضامین	نمبر صفحہ
پارسناتھ کی مورتی	۶۱۴
جینیوں کے سادھوؤں کی لیلا	۶۱۴
جینیوں کے عقائد کے مطابق کرشن جی کا نرک میں گرنا	۶۱۵
تیرتھوں کی نسبت فتویٰ	۶۱۶
جینیوں کی مکتی کا پُرمبالغہ بیان	۶۱۶
چند اور مبالغہ آمیز باتیں	۶۱۷
اب جینیوں کے سادھوؤں کا بیان سنئے	۶۲۰
منہ پر پٹی باندھنے کی بیہودگی	۶۲۱
سرگوشی میں ہاتھ یا پلے کی آڑ	۶۲۴
والو کا یہ وغیرہ جیو دکھ محسوس نہیں کرتے	۶۲۵
سبزی کھانے سے جیووں کو دکھ نہیں ہوتا	۶۲۶
کس حالت میں رحم نہیں کرنا چاہیئے	۶۲۸
جینیوں کی چند ناممکن باتیں	۶۲۹
تیرتھنکروں کے قد اور عمریں	۶۲۹
جینیوں کے حساب سے زمین کی پیمائش	۶۳۳
تین کوس لمبے جسم والے انسان	۶۳۶
جینیوں کی مکتی کا مقام	۶۳۷
کوروکشیتر میں ۸۴ ہزار دریاؤں کی تردید	۶۳۹

دسویں بار کا دیباچہ

ستیارتھ پرکاش کو اُردو زبان میں شایع کرنے کا خیال سب سے پہلے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ۱۸۹۰ء میں آیا۔ اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لیئے سورگباشی رائے پیڑا رام جی دھون اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے زیر نگرانی ایک سب کمیٹی بنائی گئی۔ اور سورگباشی پنڈت رمیل جی و ماسٹر آتما رام جی امرتسری کے سپرد ترجمہ کا کام کیا گیا۔ جو نہ صرف سنسکرت کے اچھے وِدوان تھے۔ نہ صرف انگریزی میں کافی لیاقت رکھتے تھے۔ بلکہ اُردو اور فارسی میں بھی جن کی لیاقت مسلمہ تھی۔ اور جو اس زمانہ میں اپنے منطقی مباحثوں کے لیئے خاص طور پر مشہور تھے۔ ان دونوں وِدوانوں نے اپنی لگاتار محنت سے ترجمہ کو مکمل کیا۔ مگر سبھا کو معلوم تھا۔ کہ ترجمہ کا کام کتنا مشکل ہے۔ اس لیئے اس کی پڑتال کے لیئے مندرجہ ذیل اصحاب کی ایک کمیٹی مقرر کی:-

شریمان مہاتما منشی رام (بعد سوامی شردھانند جی) لالہ رلا رام جی۔ لالہ نرائن کِشن جی۔ رائے ٹھاکر دت جی دھون۔ بابو نہال سنگھ جی اور لالہ جے چند جی۔ ان اصحاب نے اپنے حالات کے مطابق وقت دے کر ترجمہ کی پڑتال کی۔ آخر اگست ۱۸۹۹ء میں پہلی مرتبہ ستیارتھ پرکاش کا اُردو ترجمہ سبھا کی طرف سے شایع ہوا:-

اس کتاب کے نو ایڈیشن آریہ پستکالیہ لاہور کی زیر نگرانی شایع ہو چکے ہیں ان ایڈیشنوں میں جہاں تک ہو سکا۔ مختلف وِدوانوں کی امداد سے کتاب کو غلطیوں سے پاک رکھنے کی کوشش کی۔ سنسکرت اور عربی زبانوں کے فاضلوں کو دکھائی گئی۔ چھاپہ کی فروگذاشتوں کو دور کیا گیا۔ باوجود اس احتیاط کے جب کتاب چھپ کر تیار ہوئی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ جائے اُستاد خالی است، والا معاملہ ہے:-

مضامین	نمبر صفحہ
سورۃ روم	۷۵۶
سورۃ لقمان	۷۵۷
سورۃ سجدہ	۷۵۷
سورۃ احزاب	۷۵۸
سورۃ فاطر	۷۶۲
سورۃ یٰسین	۷۶۲
سورۃ صافات	۷۶۳
سورۃ صٓ	۷۶۴
سورۃ زمر	۷۶۶
سورۃ مومن	۷۶۶
سورۃ حٰم السجدۃ	۷۶۷
سورۃ الشوریٰ	۷۶۸
سورۃ زخرف	۷۶۹
سورۃ دخان	۷۶۹
سورۃ محمدؐ	۷۶۹
سورۃ واقعہ	۷۷۰
سورۃ الصّف	۷۷۲
سورۃ حاقہ	۷۷۴
سورۃ معارج	۷۷۵
سورۃ نوح	۷۷۶
سورۃ جن	۷۷۶
سورۃ قیامت	۷۷۷
سورۃ النباء	۷۷۸
سورۃ تکویر	۷۷۸
سورۃ انفطار	۷۷۸
سورۃ البروج	۷۷۹
سورۃ طارق	۷۷۹
سورۃ فجر	۷۷۹
سورۃ الشمس	۷۷۹
سورۃ علق	۷۸۰
سورۃ قدر	۷۸۰
الوپ اُپنشد	۷۸۳
ویدک دھرم	۷۸۵
منتشار کلام	۷۹۴
ایشور پرارتھنا	۷۹۴

تمام شد

فہرست مضامین

کتاب کو صحیح چھاپنے کی کوشش کی ہے ؛

(۱) اس کا سائز پہلے ۲۰×۲۶/۸ تھا۔ مگر اب کتابی سائز ۲۰×۳۰/۱۶ کر دیا گیا ہے اس صورت میں اگرچہ قلم باریک ہوگئی ہے۔ مگر سائز خوبصورت ہے۔ ہم کوشش کریں گے۔ کہ اگلے ایڈیشن میں کتاب کو موجودہ سائز پر رکھتے ہوئے قلم موٹی کر دی جائے ؛

(۲) اس کتاب کے ساتھ سوامی جی مہاراج کا مختصر جیون چرتر شامل کیا گیا ہے۔ جو ضروری چیز ہے ؛

(۳) ان کتابوں کی فہرست دی گئی ہے۔ جن کے آدھار پر ستیارتھ پرکاش لکھی گئی ہے ؛

(۴) ستیارتھ پرکاش کے علاوہ سوامی جی مہاراج نے اور جو کتب تصنیف کیں۔ اُردو داں اصحاب کی واقفیت کے لئے ان کی فہرست معہ مضامین درج کی گئی ہیں ؛

(۵) جہاں پہلے ستیارتھ پرکاش کی قیمت دو اور ڈیڑھ روپیہ تھی۔ وہاں اب لاگت سے بھی کم یعنی صرف دس آنہ رکھی گئی ہے۔ تاکہ ہزاروں کی تعداد میں اس کا پرچار ہو سکے ؛

(۶) پچھلے ایڈیشن میں تصویر نہ تھی۔ اب اس کمی کو پورا کر دیا گیا ہے ؛

امید ہے کہ ناظرین فروگذاشتوں کو نظر انداز کر کے کتاب کی اشاعت میں مدد دیں گے ؛

آریہ پُستکالیہ لاہور

یکم اپریل ۱۹۳۰ء

راجپال اینڈ سنز

پبلشرز

ساتویں ایڈیشن کو طبع کرانے کا سوال جب سبھا کے سامنے پیش ہوا۔ تو فیصلہ کیا گیا۔ کہ آریہ سماج کے مختلف وِدوانوں سے نظر ثانی کرانے کے بعد اگلا ایڈیشن شائع کرایا جائے۔ چنانچہ سبھا کی طرف سے ستیارتھ پرکاش کے مختلف سملاس مختلف وِدوانوں کے پاس پڑتال کے لئے بھیجے گئے۔ اُن میں سے بعض نے تو عدیم الفرصتی کی وجہ سے بغیر پڑتال کے ہی واپس کر دیئے۔ اور بعض نے اپنا قیمتی وقت دے کر غلطیوں کو درست کر دیا۔ اور اُردو ترجمہ اصل کتاب کے ساتھ مقابلہ کر کے نفس مضمون کو زیادہ واضح کر دیا۔ شریمان پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے نے باوجود سخت عدیم الفرصتی کے کتاب کے کچھ حصّہ پر نظر ثانی کی۔ اور اس کے لئے سوامی دیانند سرسوتی جی کا مختصر مگر نہایت موثر جیون چرتر لکھا۔ آریہ سماج کے مشہور مناظر پنڈت دھرم بھکشو جی نے بھی ایک سملاس کی پڑتال کی۔ ایک دفعہ بھی اسے صحیح شائع کرنے کے لئے جو بھی احتیاط ہو سکتی تھی۔ کی گئی ہے۔ مگر باوجود اس کے نہ سبھا کا نہ پبلشرز کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش کا یہ ترجمہ بالکل مکمل اور صحیح ہے۔ جہاں تک سوامی دیانند سرسوتی جی کی رائے کا تعلق ہے۔ یہ ترجمہ مستند تصور نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ان کی رائے کی سند ان کی اپنی اصلی تصنیف آریہ بھاشا (ہندی) کا ستیارتھ پرکاش ہے۔ شک اور تنازعہ کی صورت میں اسی کا حوالہ ہونا چاہیئے۔ ترجمہ ترجمہ ہے۔ اور اصل اصل۔ ترجمہ اصل نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ترجمہ میں مصنف کے پورے جذبات واضح ہو سکتے ہیں۔ اس اُردو ترجمہ کی غرض یہ ہے۔ کہ جو اصحاب آریہ بھاشا نہیں جانتے۔ وہ اس کے مضمون کو دیکھ کر اصل کتاب کے پڑھنے کی لیاقت حاصل کریں۔ اور دیگر مذاہب کے لوگ سوامی جی مہاراج کے اس بے بہا رتن سے مستفید ہو سکیں۔

ستیارتھ پرکاش کا یہ موجودہ ترجمہ اچھا ہے یا بُرا۔ آپ کے سامنے ہے۔ شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے یہی ترجمہ ہے۔ اس کے علاوہ اور کسی ترجمہ کے لئے آریہ سماج ذمہ دار نہیں۔ بہ حیثیت پبلشرز ہم یہ صاف طور پر لکھ دینا چاہتے ہیں۔ کہ باوجود احتیاط کے اگر اس میں چھاپہ یا پروف ریڈنگ کی کچھ غلطیاں رہ گئی ہوں۔ تو وہ ہماری ناقابلیت اور کم احتیاطی کی وجہ سے ہیں۔ سبھا یا لائق مترجم اصحاب اس کے لئے جوابدہ نہیں ہو سکتے۔ جہاں تک ہو سکا۔ ہم نے

جاگتا ہے"۔ (ادھیائے ۲ شلوک ۶۹)

شیوراتری ان کے دل میں بھگتی کا نیا پرکاش ہوا تھا۔ وہ چاہتے تھے۔ کہ اسی رات شیوجی کو خوش کریں۔ نیند تو آتی تھی۔ لیکن پانی کے چھینٹوں سے دور کرتے تھے۔ اتنے میں ایک چوہے نے انہیں چونکا دیا۔ اس چھوٹے سے جانور کو حیوانات کے سب سے بڑے مالک (شیومورتی) کے آگے کودتا دیکھ کر سوچنے لگے۔ ہو نہ ہو یہ شو نہیں۔ اور دل کا برت بھنگ نیند نے کیا۔ مگر ان کا ترک (دلیل) نے۔ دلیل زندگی کی ابتدا ہے۔ اور نیند موت کا آغاز۔

موت کے نظارے شوراتری گذر گئی۔ مگر شوراتری کا یہ واقعہ دل میں گھر کر گیا۔ مول شنکر کی بڑھتی جوانی میں دوسری چوٹ ان کے چچا اور بہن کی موت سے لگی۔ وہ چچا کے اتنے لاڈلے تھے۔ کہ ان کی جدائی برداشت نہیں ہو سکتی تھی۔ بہن کو ہیضہ نے مارا۔ ان دو موتوں کا اثر یکساں نہیں ہوا۔ پہلی موت پر حیران اور متعجب رہے۔ اور پتھر کی طرح سخت دل ہو گئے اور دوسری موت پر زار زار روئے۔

تعلیم اور گھر سے روانگی مول شنکر کی تعلیم کا انتظام بچپن ہی میں کیا گیا تھا۔ انہیں یجروید حفظ تھا۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ پڑھا لکھا کرتے تھے۔ پتا کو معلوم ہوا کہ لڑکے کے سر پر ویراگ کا بھوت چڑھ رہا ہے۔ مہاتما بدھ کے پتا کی طرح انہوں نے انہیں شادی کے جال میں پھنسانے کی ٹھانی۔ لیکن عین شادی کی رات سے پہلے مول جی گھر سے گم ہو گئے۔

بن یاترا مول جی کی بن یاترا (جنگل در جنگل پھرنے) کی کہانی بہت لمبی ہے۔ پہلے تو کسی نے انہیں ٹھگ لیا۔ انہیں شدھ چیتن نام دے کر برہمچاری بنایا۔ پھر سنیاسی ہوئے اور "دیانند" نام پایا۔ یوگیوں تپسویوں کے پاس یوگ سادھن سیکھتے رہے۔ سمادھی کا آنند حاصل کیا۔ پہاڑوں کی گپھاؤں (غاروں) میں گھنٹے صرف کئے۔ کتابوں کو بڑی سرگردانی سے ڈھونڈا۔ ان کو پڑھا۔ میدانوں میں سوئے۔ درختوں کی شاخوں کے نیچے آرام کیا۔ پھول پتے کھا کر بھوک مٹائی۔ مختصر یہ کہ پورے بن باسی کی طرح

رشی جیون

تمہید۔ جتنے عوام کی بھلائی کے وسائل ہیں۔ اتنے ہی رشی دیانند کی زندگی کے پہلو ہیں۔ دیش بھگت (محبِ وطن) کو دیانند دیش بھگتی کا آدرش معلوم ہوتا ہے۔ دھرم بھگت کے لئے وہ دھرم بھگتی کی ہر پہلو سے خوبصورت مثال ہے۔ سماج سدھار۔ آچرن سدھار۔ دونوں ہی پہلو بہ پہلو سوامی دیانند کے لکش تھے۔ (۱) تعلیم کیسے حاصل کی جاوے۔ (۲) اور کیسے دی جاوے (۳) جسم کیسے مضبوط بنایا جاوے۔ (۴) اور وہ کس طرح استعمال میں لایا جاوے (۵) سداچار کا سنگھٹن کیسے ہو؟ (۶) اور اس کی شکشا کیسے ہو؟ (۷) ودیا کون کونسی اور (۸) کس ڈھنگ سے حاصل کی جاوے؟ ان تمام سوالات کا حل رشی کے گرنتھوں اور ان کے جیون میں ملتا ہے۔ ہر ایک ایسے شخص کے لئے جو روحانی اور ملکی ترقی کا خواہاں ہے۔ رشی کے جیون کا مطالعہ نہایت مفید ہوگا۔ اس لئے رشی کی اس مشہور تصنیف ستیارتھ پرکاش سے پہلے ان کی مختصر سوانح عمری دی جاتی ہے۔ تاکہ ناظرین اس کی روشنی میں اس کا مطالعہ کرسکیں۔

پیدائش رشی دیانند کی جائے پیدائش ہونے کا فخر صوبہ گجرات کو ہے۔ ان کے پتا جنم کے براہمن تھے۔ زمینداری اور جمعداری کا کام کرتے تھے اور شوجی کے بڑے بھگت تھے۔ شِوراتری کے روز لڑکے کو مندر میں لے گئے۔ اور دن بھر برت رکھوا کر رات کو جاگنے کا حکم دیا۔ جب بڑے بڑے شِو بھگت سو گئے۔ تو یہ بھاوی (آئندہ ہونے والے) رشی خاص کوشش سے جاگتے رہے بھگوت گیتا کے قول کے مطابق:۔

" جو سب جیوؤں کی رات ہے۔ اس میں سنیمی (ابھیاسی پرش

بل ان میں کہاں۔ خود بھاگیرتھ آئیں تو بھی نہ روک سکیں ۞

تپسیا کی حد
رشی گرج گرج کر ہار گئے۔ گنگا بہہ گئی۔ اور اس کے ساتھ ہندوؤں کی توہمات کا پردہ (دور) بھی بہتا گیا۔ رشی نے ڈیرا ڈنڈا اٹھایا۔ اور جنگل کی راہ لی۔ پورن ویت راگ (مکمل تارک خواہشات) ہونے کے لئے۔ برت دھارن (عہد) کیا۔ کہ کوپین کے سواء اور کوئی چیز پاس نہیں رکھیں گے۔ مہا بھاشیہ کی ایک پستک پاس تھی۔ وہ بھی گورو کے پاس بھیج دی۔ اسی کوپین (لنگوٹ) میں سوامی دیانند سوتے۔ اسی میں پھرتے۔ نہا کر سوکھنے کے لئے ڈال دیتے۔ اور آپ پدم آسن لگا کر بیٹھ رہتے۔ برف سے لدے نالوں میں کیا اور جلتی ہوئی ریت میں کیا۔ سوامی دیانند کا یہ ہی لباس تھا ۞

شاستر ارتھ
قریباً دو برس رشی دیانند نے اسی طرح تپسیا (ریاضت) میں گذارے۔ بعد ازاں پرچار میں مصروف ہوئے۔ شاستر ارتھ پر شاستر ارتھ کرتے چلے گئے۔ ہیرا بلبھ نامی ایک فاضل پنڈت سے ہفتہ بھر سنسکرت میں شاستر ارتھ کیا۔ اس کا دعویٰ تھا۔ کہ رشی سے مورتی کو بھوگ لگوا کر اٹھوں گا۔ جب (رشی) کا مت سنا۔ تو ٹھاکر جی (مورتی) کو اٹھا کر گنگا میں بہا دیا۔ اور زبان حال سے تسلیم کر لیا۔ کہ مورتی پوجا شاستر کے خلاف ہے ۞

رشی کے اپدیش میں جادو تھا۔ کنٹھیاں اتروا دیں۔ مورتیاں پھنکوا دیں۔ تلک چھاپ کی رسم مٹا دی۔ گایتری کا پرچار کیا۔ سندھیا لکھ لکھ کر بانٹی۔ استریوں کو منتر جپ کا ادھیکار دیا۔ جاٹوں۔ راجپوتوں کو یگیوپویت پہنائے ۞

آریہ دھرم کی فتح
چاندا پور کے شاستر ارتھ میں رشی نے آریہ جاتی کے اتہاس (تاریخ) میں نئے یگ (دست یگ) کا بیج بو دیا۔ آریہ آریہ تو آپس میں بحث مباحثہ کرتے ہی تھے۔ لیکن مسلمانوں اور عیسائیوں سے ان کی کبھی نہ لگی تھی۔ اس سے بیشتر یعنی سوامی دیانند کے

زندگی بسر کی ؀

گورو ورجانند کے چرنوں میں

چھتیس برس سے زیادہ عمر کے تھے جب ڈنڈی سوامی ورجانند کے دروازے پر حصول علم کے لئے بھکاری ہوئے۔ وہاں پہلی بھینٹ (نذر) یہ دھرنی پڑی۔ کہ جو پستک پڑھے ہیں۔ وہ سب جمنا (دریائے جمنا) کے ارپن (نذر) کرو۔ دستی لکھے پستک بڑی مشکل سے ہاتھ آئے تھے۔ لیکن گورو مکھ کا اپدیش بھی تو بآسانی حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ دل کو سخت کیا اور گرو کا حکم مانا۔ آدرش شش آدرش گورو کے چرنوں میں آدرش شکھشا پا رہا ہے۔ ہر روز گورو کو جمنا کے جل سے سنان کراتے۔ کٹیا میں جھاڑو دیتے۔ اور گورو کی سیوا کرتے۔ گورو نے ایک روز ڈنڈے سے تاڑنا کی۔ یتی ور نے گورو کی بزرگی کا خیال کر کے اسے بطور ایک پرساد (متبرک) سمجھ کر برداشت کیا۔ آخر شکھشا سماپتی (تعلیم کے اختتام) کا وقت آیا۔ نردھن برہمچاری گورو دکھشنا کے لئے لوگوں کی بھکشا مانگ لایا۔ مگر یہ بھینٹ منظور نہ ہوئی ؀

شاگرد۔ اور کیا بھینٹ دھروں؟

گورو۔ جو تمہارے پاس ہو ؀

شش۔ میرے پاس اپنے سوا کچھ نہیں ؀

گورو۔ تو اپنی بھینٹ دھرو ؀

بھینٹ دھری گئی۔ گورو نے منظور کی۔ اپنے آپ کی یہ بھینٹ گویا آریہ سماج کی قائمی کا پہلا بیج تھا۔ دیانند ورجانند کے ہو گئے۔ اور ان کے ذریعے سنسار کے ہو گئے ؀

پاکھنڈ کھنڈنی پتاکا

اب ہر دوار میں کمبھ کے میلے پر سوامی دیانند پہنچے ہیں۔ کمبھ کے میلے پر سوامی دیانند گرجتے ہیں۔ وید کے خلاف چلنے والے ویدک دھرمیوں کو وید کے مارگ پر لانا چاہتے ہیں)۔ ایک طرف تمام گمراہ آریہ جاتی ہے۔ دوسری طرف اکیلے ڈنڈ دھاری سوامی دیانند۔ پاکھنڈ کھنڈنی پتاکا کے نیچے کھڑے کوپین دھاری (لنگوٹ بند) برہمچاری آتے جاتے یاتریوں کے لئے ایک عجوبہ ہیں۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ گنگا کے بہاؤ کو روکنے کا

توڑنا ہے۔ بندھن ڈالنا نہیں ؞

بال برہم چاری کا بل } رشی جس دھرم کا پرچار کرنا چاہتے تھے۔ وہ ان کے جیون میں مجسم طور سے موجود تھا۔ رشی دیانند کا سب سے بڑا بل برہمچریہ بل تھا۔ بال برہم چاری کو ادھیکار تھا۔ کہ وبھچاریوں کو ڈانٹے۔ وکرم سنگھ نے برہم چریہ بل کا ثبوت چاہا۔ رشی نے ان کی دو گھوڑوں کی گاڑی ہاتھ سے پکڑ کر ٹھہرا دی۔ گاڑیبان کوشش کرتا ہے۔ گھوڑے زور لگاتے ہیں۔ لیکن گاڑی ہلنے میں نہیں آتی۔ جسم سے نور برستا ہے۔ چہرے کا نور ٹکٹکی لگا کر دیکھا نہیں جاتا ؞

دیوی پوجا } برہم چاری ہے اور دیویوں (استریوں) کی عزت کرتا ہے ایک ننھی لڑکی لڑکیوں کے ساتھ کھیل رہی ہے۔ رشی اسے دیکھتے ہی سر جھکا دیتے ہیں۔ دیکھنے والوں کو دھوکا لگتا ہے۔ کہ سامنے کھڑے درخت کو پرنام کیا ہے۔ دیوتاؤں کی نندا کرنے والے کو دیوتا کی پردکش شکتی (دیبنی طاقت) نے دیوتا پوجک بنایا ہے۔ یہ سننا ہی تھا۔ کہ رشی بولے" وہ دیکھو! وہ ننھی لڑکی ماتری شکتی کا سروپ ہے"! بس سب کی زبان سے نکلا" دھن دھن! دیویوں کی عزت کرنے والے بال برہمچاری دیانند دھن"۔ اس ایک واقعہ میں دیویوں کے لئے رشی دیانند کے تمام بھاوؤں کی تصویر کھینچی گئی ہے۔ دیویوں کی تعلیم ہو۔ اور تعلیم کے ساتھ ان کی پوجا (عزت) ہو۔ دیویوں کے متعلق یہ دو باتیں رشی کے سدھانت کا خلاصہ ہیں ؞

اچھوت کوئی نہیں } سوامی دیانند کی نظر میں اچھوت کوئی نہیں تھا۔ امیدا حجام (نائی) کھانا لایا۔ اسے بھری سبھا میں قبول کیا۔ بھگت کی بھاونا گیہوں کے آٹے میں گندھی تھی۔ جو بھگت وتسل کی نظر میں لاکھ جنم کا ابھیمان کرنے والوں کی نسبت زیادہ تر عزت کی لایق تھی۔ قصائی (مذہبی سکھ) کو کسی نے دیاکھیان سبھا سے اٹھا دیا۔ رشی نے کہا۔" نہیں میرا دیاکھیان قصائیوں کے لئے ہے ؞

پرچار کے پہلے یہ حال تھا۔ کہ غیر ہندو (مسلمان عیسائی وغیرہ) ہندوؤں کا کھنڈن کرتے اور ہندو خاموش رہ کر برداشت کیے جاتے تھے۔ آریہ دھرم آٹے کا چراغ تھا۔ کچا دھاگا تھا۔ رشی نے اس وہم کو مٹایا۔ تین دن تک مباحثہ ہونا قرار پایا تھا۔ جس میں مولویوں اور پادریوں کے خلاف رشی نے آریہ دھرم کا پکش لینا منظور کیا تھا۔ ایک ہی دن میں رشی نے آریہ دھرم کی سمتھا بنا ایسی مضبوطی سے کی۔ کہ دوسرے دن وہاں غیر مت والوں کا نام ونشان بھی نظر نہ آیا۔ آریہ دھرم کی یہ فتح دھرم کے اتہاس میں سونے کے حروف میں لکھنے کے لائق ہے ؎

غیر مت والوں پر مہربانی رشی نے عیسائیوں کو چیلنج دیا۔ (دعوت دی) مسلمانوں کو مدعو کیا۔ کہ آریہ دھرم کو پرکھو۔ اور قبول کرو۔ اس دعوت میں آکرشن شکتی (مقناطیسی طاقت) تھی۔ مسلمانوں کے سرسید احمد خان رشی کے چرنوں میں آئے۔ پادری سکاٹ نے رشی کے درشن کئے۔ پادری کو رشی "بھگت سکاٹ" کے نام سے پکارتے۔ بھگت کی بے مثل پدوی کسی آریہ سماجی کو نہ ملی۔ ایک عیسائی رشی بھگتی کا یہ اپور و پرساد لے گیا۔ محمد عمر پیدائش سے مسلمان تھا۔ اس کو رشی نے اپنے ہاتھوں آریہ بنایا۔ اور "الکھ دھاری" نام رکھا۔ موجودہ زمانہ میں دنیا کے لئے آریہ دھرم کا دروازہ کھولنا رشی دیانند کا ہی کام تھا۔ کرنل الکاٹ اور میڈیم بلیوٹسکی امریکہ سے چل کر رشی دیانند کے چرنوں میں آئے۔ اپنے خطوط میں وہ رشی کو گورو دیو کہہ کر پکارتے تھے ؎

بندھن کاٹنے والا ایک دن ایک برہمن نے پان کا بیڑا پیش کیا۔ چبانے سے معلوم ہوا۔ کہ اس میں زہر ہے رشی اٹھے گنگا نزدیک تھی۔ وہاں جا کر نیولی کرم کیا۔ اور زہر اگل دیا۔ سید محمد تحصیلدار تھا۔ اس نے زہر دینے والے پاپی کو پکڑ منگوایا۔ اور رشی دیانند کے دربار میں حاضر کیا۔ رشی سے یہ برداشت نہیں ہو سکا۔ کہ کسی کو ان کے باعث قید میں ڈالا جائے۔ کیسا رحم بھرا جواب دیا۔ کہ میرا کام تو بندھن (قیود)

چرنوں میں سر جھکا چکے تھے۔ کتنے راجپوت راج شش بن چکے تھے۔ جودھ پور میں بھی مہاراج نے بلایا تھا۔ چرن سیوکوں نے عرض کی۔ کہ "وہاں کے لوگ بک رُخے ہیں۔ آپ کی شکشا کا مہتو (بزرگی) نہیں سمجھ سکیں گے۔ ممکن ہے۔ کہ جان کے دشمن ہو جائیں۔" دیا نیر مہرشی نے جواب دیا۔ کہ "اسی لئے تو میں وہاں جاتا ہوں۔ کہ بگڑے ہوؤں کے شدھار کی بہت ضرورت ہے۔ رہی میری جان کی بات۔ وہ تو اگر میری انگلی انگلی سے بتی کا کام لیا جاوے۔ تو میرے جیون کا مقصد اسی بات سے پورا ہو گا"۔

کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ رشی کے پہنچتے ہی راجہ شری چرنوں کا بھگت ہو گیا۔ پرجا (رعیّت) ان سے محبت کرنے لگی۔ ہر روز آنند کی بارش ہونے لگی۔

بے خوفی ایک دن راجہ نے سوامی جی مہاراج کو اپنے ڈیرے پر بلایا۔ رشی بغیر اطلاع دیئے وہاں جا پہنچے۔ راجہ کے دربار میں اس کی پیاری ویشیا ننھی جان آئی ہوئی تھی۔ راجہ نے کھسیانے ہوتے اسے پالکی میں بٹھا کر اٹھوا تو دیا۔ مگر رشی سے چار آنکھ نہ ہو سکی۔ رشی کا چہرہ یہ نظارہ دیکھ کر سُرخ ہو گیا۔ اور گرج کر بولے۔ "سنگھوں کی گود میں کتیوں کا کیا کام"۔

دیا کا آدرش یہ بے خوفی رشی کے لئے زہر قاتل ثابت ہوئی۔ دشمنوں نے جتھا بنا لیا۔ تھوڑے ہی دنوں میں جگن ناتھ رسوئیا کو لالچ دے کر ویت راگ (تارک خواہشات) یوگی راج کو زہر دلوا دیا۔ رشی نے اس وقت بھی اپنی قدرتی دیا سے کام لیا۔ جگن ناتھ نے خود مانا۔ کہ یہ رشی ورابیہ اپرادھ مجھ سے ہوا ہے۔ رشی نے اسے کرایہ کے لئے روپیہ دیا۔ اور زور سے کہا۔ کہ جلدی اس راجیہ سے باہر ہو جاؤ۔ تاکہ تمہاری جان آفت میں نہ پڑے۔

زہر کا اثر آہستہ آہستہ ہوا۔ دست آنے لگے۔ پیٹ کا درد بڑھتا گیا بار بار بے ہوشی ہونے لگی۔ ایک مہینہ تک یہ تکلیف رہی۔ ویدّ حیران تھے۔

آج کل ملکانہ شدھی کی چرچا ہے۔ معلوم بھی ہے۔ کہ پہلا ملکانہ رستم سنگھ کن پوتر ہاتھوں سے پوتّر یگیوپویت سے سجایا گیا تھا۔ رشی دیانند کی دیا کی بلوان بھجاؤں نے اسے اچھوتتا کی گہری گپھا (تاریک غار) سے باہر نکال کر آریتو (آریہ دھرم) کی پوتر چوٹی پر بٹھا دیا ؀

گئو رکھشا رشی کے رحم کا دائرہ بنی نوع انسان تک ہی محدود نہ تھا بلکہ تمام جاندار اس کی دیا کے مستحق تھے۔ رشی نے گئو رکھشا کے لئے ایک نویدن پتر (میموریل) پر ہندو مسلمان۔ عیسائی سب کے دستخط کرائے۔ کہ گئو کشی شاہی حکم سے بند کی جاوے۔ جتنا ان سے ہو سکا۔ کوشش کی ؀

رشی نے اپنے نام کو سپھل کیا۔ جب واتار پور کے باہر سڑک پر جاتے ہوئے ایک بیل گاڑی کیچڑ میں دھنسی ہوئی دیکھی۔ گاڑیبان کا اور بس کچھ نہیں چلتا تھا۔ بیلوں پر ڈنڈوں کی بارش کرتا چلا جاتا تھا۔ بیلوں نے بہتیری گردنیں ہلائیں۔ کندھوں پر بہتیرا زور ڈالا۔ لیکن گاڑی کیچڑ میں سے نہ نکل سکی۔ گاڑیبان ہار کر رہ گیا۔ رشی کو زیادہ دیا گاڑیبان پر آئی یا بیلوں پر۔ یہ کہنا مشکل ہے۔ دونوں کے دل۔ یعنی گاڑیبان اور بیلوں کے شکر گذاری کے بوجھ سے آبھاری تھے۔ جب کہ راجے مہاراجوں کے گورو۔ سب سے عزت کے لائق رشی دیانند نے خود کیچڑ میں اتر بیلوں کا جوا اپنی گردن پر رکھا۔ اور جو بوجھ دو بیلوں سے نہ کھینچا گیا تھا۔ اکیلے رشی نے اپنی بھجا بل (طاقت بازو) سے جوہڑ سے باہر نکال دیا۔ رشی کی لیلا بہو پکشی تھی۔ جس پہلو پر نظر ڈالو۔ وہی کہتا ہے میں سب سے بہتر ہوں۔ دراصل گڑ جہاں سے کھاؤ۔ وہیں سے میٹھا ہے۔ اس لیلا کی سمانتی میں بھی وہ مہتو (بزرگی) ہے۔ کہ جو اور انسانوں کے جیون میں نہیں ؀

پرچار کی دھن رشی دیانند نے آخری سفر جودھپور کا کیا۔ اسوقت رشی نے بیسیوں آریہ سماجیں قائم کرلی تھیں۔ پنجاب، ہندوستان کا مغرب و شمالی حصہ، راجپوتانہ، یہ سب مقام آپ کے

شری بھرتری ہری نے کہا ہے

"مہاتماؤں کی من۔ بانی میں اور کرم میں مطابقت ہوتی ہے"۔

یہ قول رشی دیانند کے مہتو کا خلاصہ ہے

امر دیانند آج صرف ہندوستان ہی نہیں۔ بلکہ دھارمک سماجک اور راج نیتک دنیا پر رشی دیانند کا سکہ جما ہے۔ مذاہب نے اپنے مقاصد بدل لئے ہیں۔ دھرم پستکوں کے ارتھوں کا سنشودھن کیا ہے۔ مہاپرشوں کی سوانح عمریوں میں تبدیلی کی ہے۔ رشی کا جیون ان زندگیوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ رشی مرا نہیں کرتے۔ اپنے بادھوں کے روپ میں جیتے ہیں۔ دلت ادّھار کا پران کون ہے۔ پتت پاون دیانند۔ سماج کے سدھار کی جان کون ہے۔ آدرش سدھارک دیانند۔ شکھشا پرچار کی پریرنا کہاں سے آتی ہے۔ گورو دیانند کے آچرن سے۔ ویدک دھرم کا جے جے کار کون پکارتا ہے۔ برہم رشی دیانند۔ دیویوں کی عزت کا رستہ کون دکھاتا ہے۔ دیوی پوجک دیانند۔ برہم چریہ کا آدرش کون ہے بال برہم چاری دیانند۔ گؤرکھشا کے بہانے سے سب جانداروں پر رحم کرنے کا بیڑا کون اٹھاتا ہے۔ کرونا ندھی (رحم کا خزانہ) دیانند۔ آؤ! ہم آپ کو رشی کے رنگ میں دیکھیں۔ ہمارا وچار رشی کا وچار ہو۔ ہمارا آچار رشی کا آچار ہو۔ ہمارا پرچار رشی کا پرچار ہو۔ ہماری ہر ایک چیشٹا (حرکت یا عمل) رشی کی چیشٹا ہو۔ ناڑی ناڑی سے یہ گونج اٹھے

"رشی دیانند کی جے"

(چمو پتی ایم۔ اے)

کہ اس دردِ شدید میں رشی کیسے صبر سے جی رہے ہیں۔ یہ رشی کا چمتکار تھا۔

شریر تیاگ جودھ پور سے آبو اور آبو سے اجمیر گئے۔ دیوالی کی شام کو جب کہ گھر۔ باہر۔ کوچہ و بازار میں چراغ جگائے گئے۔ یہ ماتا کل ویپک۔ سنسار سمندر کی روشنی کے ستون دیکھتے دیکھتے جگمگاتی چکا چوند سے اندھیری رات میں انتردھیان ہو گئے۔

دیکھنے والوں نے دیکھا کہ بجھتے چراغ نے سنبھالا لیا۔ موت کا وقت نزدیک دیکھ کر خود رشی سچیت ہوئے۔ حجامت کروائی۔ بدن پونچھوایا۔ چیڑل کا رس لیا۔ پربھو بھجن منتروں کا پاٹھ کرتے رہے۔ انت میں

پرمیشور! آپ نے اچھی لیلا کی۔ تیری اچھا پورن ہو!

یہ شبد کہے اور بڑے آنند سے پران تیاگ دیئے۔

جسم کو چھوڑتے وقت رشی کے چہرہ پر ایک عجیب نور تھا۔ فرائض کو پورا کیا۔ اسی سنتوش سے دل کو ابھارے ہوئے تھے۔ پرم پتا جگدیشور کی گود میں اس کا پیارا پتر بڑی خوشی سے واپس جا رہا تھا۔ پتا کی آگیا کا پالن کیا ہے یہ خوشی تھی۔ یہ شانتی تھی۔ یہ سنتوش تھا۔

نگاہِ اکسیر تمام زندگی پرچار کے بھینٹ ہوئی۔ موت بھی پرچار کا ذریعہ بنی۔ گورودت ایم۔ اے پنجاب یونیورسٹی میں اوّل رہے تھے ان کی رشی سے پہلی ملاقات تھی۔ بات چیت نہیں ہوئی۔ شکوک کا حل نہیں ہوا۔ سوال و جواب کا موقعہ نہیں ملا۔ لیکن چنچل۔ شکوک کا اوتار۔ دلیل مجسم گورودت رشی پر مفتون ہے۔ اسے اب کوئی شک نہیں۔ آخر کے چند لمحوں میں اس کی کایا پلٹ گئی۔ ایک ہی نظر نے اسے کچھ کا کچھ کر دیا۔

رشی کی نگاہ اکسیر تھی۔ آؤ۔ اس نگاہ کے درشن کرو۔ کھوٹا سکہ ہے لاؤ! کھرا سونا ہو جائیگا۔ رشی کے مطالعہ سے شکھشا لابھ کرو۔ اس کی تصنیف شدہ ستیارتھ پرکاش کو پڑھو۔ ان کے جیون کا مقابلہ ان کی تحریروں سے کرو۔

رشی دیانند کی دیگر تصانیف

سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا تصنیف کردہ ستیارتھ پرکاش آپ کے ہاتھ میں ہے۔ مہاراج اپنی زندگی میں اگر کوئی کام نہ بھی کرتے۔ تو ستیارتھ پرکاش کی تصنیف ہی اتنا بڑا کام تھا۔ کہ آریہ جاتی ان کے اُپکار کو نہ بھولتی۔ لیکن انہوں نے اپنے جیون میں آریہ جاتی کو چاہ ذلالت سے نکالنے کے لئے ہزاروں ویاکھیان دیئے۔ سینکڑوں شاستر ارتھ کئے۔ اور ان کے علاوہ مندرجہ ذیل بیش بہا کتابیں لکھیں۔ جن کو دیکھ کر رشی کی لاثانی قابلیت اور منش ماتر کے لئے ان کے اگادھ پریم کا پتہ چلتا ہے ؎

۱۔ رگ وید کا بھاشیہ (گو مکمل نہیں ہو سکا)
۲۔ یجر وید بھاشیہ (مکمل)
۳۔ رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا۔ جس میں مختصر طور پر چاروں ویدوں کے مضامین کی فہرست اور مغربی عالموں کے اعتراضات کے جواب دیئے گئے ہیں۔
۴۔ سنسکار ودھی۔ (انسانی زندگی کا مفصل پروگرام)
۵۔ پنچ مہایگیہ ودھی (روزانہ فرائض کا طریقہ)
۶۔ آریہ بھونے (پرارتھنا پستک)
۷۔ سنسکرت واکیہ پربودھ۔ سنسکرت جملوں کے متعلق واقفیت۔

ستیارتھ پرکاش

میں کن کن گرنتھوں (کتب) کے حوالجات آئے ہیں

(۱) رگوید (۲) یجروید (۳) سام وید (۴) اتھرووید (۵) تیتریہ سنگھتا (۶) شت پتھ برہمن (۷) نروکت یاسک کرت (۸) مانڈوکیہ اپنشد۔ (۹) کین اپنشد (۱۰) کٹھ اپنشد (۱۱) تیتریہ اپنشد (۱۲) چھاندوگیہ اپنشد (۱۳) منڈک اپنشد (۱۴) شویتاشوتر اپنشد۔ (۱۵) میترک اپنشد۔ (۱۶) ویدانت درشن (۱۷) پاتنجل درشن (۱۸) پورو میمانسا۔ (۱۹) ویشیشک درشن (۲۰) سانکھیہ درشن (۲۱) نیائے درشن (۲۲) منوسمرتی (۲۳) آپستمب دھرم سوتر (۲۴) کاتیاتن شروت سوتر (۲۵) دیاکرن مہابھاشیہ (۲۶) پانی اشٹادھیائی (۲۷) پاتنجل مہابھاشیہ (۲۸) بھگوت گیتا (۲۹) گوڑ پاد کارکا (۳۰) مہابھارت شانتی پرب (۳۱) مہابھارت ادیوگ پرب (۳۲) بھرتری ہری کرت شتک (۳۳) ودُرنیتی (۳۴) چانک نیتی (۳۵) سنشرت (۳۶) شریمد بھاگوت (۳۷) کالی تنتر (۳۸) کلاجر و تنتر (۳۹) مہانروان تنتر (۴۰) گیان سنکلنی تنتر۔ (۴۱) رودریہ مت تنتر (۴۲) ابھاشنک شلوک (۴۳) کام رتن تنتر (۴۴) جپ جی (۴۵) سکھ منی (۴۶) سنت داس جی کی بانی (۴۷) گوپال سہسر نام (۴۸) چاروا‌ک گرنتھ (۴۹) بودھ گرنتھ (۵۰) شششٹی شتک (۵۱) جیندرت سوری کا وچن (۵۲) نیتک سار (۵۳) دویک سار (۵۴) پرکرن رتناکر (۵۵) رتن سار (۵۶) قرآن (۵۷) بائیبل اِن انڈیا جیکالیٹ کرت (۵۸) اتہاس تمرناشک (۵۹) بھوج کرت سنجیون نامک اِتہاس (۶۰) ہرشچندر چندر کا۔

(۶۱) موہن چندر کا۔

ओ३म्

سچدانند ایشور کو نمسکار ہو! نمسکار ہو!

سچدانند = ست (حق بالذات) + چت (علم بالذات) + آنند (سرور بالذات)

طبع اول کی غلطیوں کی وجہ

ا۔ جب میں نے یہ کتاب ستیارتھ پرکاش بنائی تھی۔ اسوقت اور اس سے پہلے سنسکرت میں گفتگو کرنے اور پڑھنے پڑھانے میں سنسکرت ہی بولنے اور مادری زبان گجراتی ہونے کی وجہ سے مجھے اس (آریہ بھاشا) زبان سے زیادہ واقفیت نہ تھی۔ اس لئے عبارت غلط ہو گئی تھی۔ اب بھاشا (آریہ بھاشا) بولنے اور لکھنے کا ربط ہو گیا ہے۔ اس لئے اس کتاب کو گرامر کے مطابق درست کر کے دوسری دفعہ چھپوایا ہے۔ اس مرتبہ کہیں کہیں الفاظ، فقرات اور عبارت میں فرق ہوا ہے۔ جو مناسب تھا۔ کیونکہ اس کے بدوں عبارت کی ترتیب میں درستی مشکل تھی۔ مگر مفہوم میں فرق نہیں آیا ہے۔ البتہ اس کو واضح ضرور کر دیا گیا ہے۔ نیز پہلی دفعہ چھپنے میں جو بعض جگہ غلطی رہ گئی تھی۔ وہ بھی درست کر دی گئی ہے ؂

کتاب کے دو حصے اور چودہ باب

۲۔ یہ کتاب چودہ ۱۴ بابوں میں تقسیم کی گئی ہے جن میں سے دس باب بطور حصہ اول اور چار بطور حصہ دوم ہیں۔ لیکن بار اول میں دو آخری باب اور ذاتی عقائد کسی وجہ سے پہلے چھپ نہ سکے تھے۔ اب وہ بھی چھپوا دیئے گئے ہیں۔

پہلے باب میں ایشور کے "اوم" وغیرہ ناموں کی تشریح ہے ؂

دوسرے باب میں اولاد کی تربیت ؂

تیسرے باب میں برہمچریہ۔ درس تدریس کا دستور العمل اور راست و ناراست کتابوں کے نام اور طریقہ تعلیم ؂

چوتھے باب میں بیاہ اور طریق خانہ داری ؂

۸ ویوہار بھانو۔ (دنیا میں کس طرح باہمی سلوک کیا جائے)
۹ گوکرنا ندھی۔ (گئو رکھشا کا طریقہ)
۱۰ آریہ اُدیش رتن مالا۔ پُن پاپ۔ سوُرگ۔ نرک وغیرہ ایک سو ناموں کی تشریح۔
۱۱ بھرم اچھیدن (پورانک تلقیدوں کی تردید)
۱۲ بھرانتی نوارن۔ وید بھاشیہ پر کئے اعتراضات کا جواب
۱۳ ویدوِرُدھ مت کھنڈن۔ (ولبھ آچاریہ مت کا کھنڈن)
۱۴ سوامی نارائن مت کھنڈن
۱۵ ویدانت وھوانت نوارن (نویں ویدانتیوں کی تردید)
۱۶ شاستر ارتھ فیروز آباد۔
۱۷ شاستر ارتھ کاشی
۱۸ ستیہ دھرم وچار (عیسائی اور مسلمانوں سے شاستر ارتھ کا حال
۱۹ ویدانگ پرکاش ۱۴ حصوں میں (ویدوں کی ویاکرن)
یہ سب کتابیں آپ کو آریہ بھاشہ (ہندی) میں پڑھنی چاہئیں۔ کسی دوسری زبان میں پڑھنے سے مصنف کا پورا مدعا حاصل نہیں ہو سکتا۔ [۱]

[۱] یہ سب پستکیں آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم انارکلی لاہور سے طلب کریں۔

ناظرین سے التجا

۴۔ اس کتاب میں اگر بھول چوک یا درست کرنے اور چھاپنے میں کوئی غلطی رہ گئی ہو۔ تو اس کے معلوم ہونے پر جسطرح صحیح ہوگا۔ کردیا جائیگا۔ لیکن اگر کوئی تعصب سے بیجا اعتراض تردید و تائید کریگا۔ تو اُس پر توجہ نہ کی جائیگی۔ ہاں جو شخص بنظر عام انسانی ہمدردی کچھ جتائیگا۔ اس کے سچ ثابت ہونے پر اس کی رائے منظور کی جائے گی ۔

سچائی کی مخالفت اور نتیجہ

۵۔ آجکل بہت سے فاضل ہر ایک مذہب میں موجود ہیں۔ اگر وہ تعصب کو چھوڑ کر عالمگیر اصولوں کو جو سب کے لئے مفید اور سب میں متفق ہوں۔ اختیار کریں اور ایکدوسرے کیخلاف باتوں کو چھوڑ کر آپس میں محبت کے ساتھ برتاؤ رکھیں۔ تو دنیا کو پورا فائدہ پہنچے۔ کیونکہ عالموں کی مخالفت سے بے علم لوگوں میں دشمنی بڑھ کر طرح طرح کی تکلیفوں کی زیادتی اور سکھ کی کمی ہوتی ہے۔ اس نقصان نے جو خود غرضوں کو پسند ہے سب کو دکھ کے سمندر میں ڈبو دیا ہے۔ ان میں سے اگر کوئی خلائق عامہ کی بہتری کے منشا سے کام شروع کرتا ہے۔ تو خود غرض اس کی مخالفت پر کمر باندھ کر کئی طرح سے رخنہ اندازی کرتے ہیں۔ مگر بقول

सत्यमेव जयते नानृतं सत्येन पन्था विततो देवयानः ।

ہمیشہ سچ ہی کی فتح ہوتی ہے جھوٹ کی نہیں اور سچ ہی سے عالموں کا مارگ (طریق) پھیلتا ہے۔ اس مضبوط یقین سے حق پرست لوگ رفاہ عام کے کام سے ہمیشہ دل برداشتہ ہو کر اظہار حق سے کبھی باز نہیں رہتے۔ یہ بالکل یقینی بات ہے کہ

यत्तदग्रे विषमिव परिणामेऽमृतोपमम् ।

یہ گیتا کا قول ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو جو دیا اور دھرم (علم و اخلاق) حاصل کرنیکے متعلق کام ہیں۔ وہ شروع میں زہر جیسے اور بعد میں امرت (آبحیات) جیسے ہوتے ہیں ایسے خیالات کو مدنظر رکھ کر میں نے یہ کتاب بنائی ہے۔ پڑھنے اور سننے والے بھی شوق سے اوّل اس کتاب کے صحیح منشا کو جان لیں۔ پھر جیسا پسند ہو کریں ۔

ہر مذہب کی سچی باتیں قابل تسلیم ہیں

۶۔ اس کتاب میں یہ امر مدنظر رکھا گیا ہے کہ سب متوں میں جو جو باتیں سچی ہیں۔ ان میں کسی کا بھی اختلاف رائے نہ ہو جیسے ان کو مان کر جو جھوٹی باتیں ہیں۔ ان کی تردید کی گئی ہے اور یہ بھی مدنظر رکھا گیا ہے کہ مختلف متوں کی پوشیدہ اور ظاہری بری باتوں کو ظاہر کر کے عالم و کم علم عوام الناس کے سامنے اس لئے رکھ

پانچویں باب میں بان پرستھ اور سنیاس آشرم کے متعلق ہدایات ❊
چھٹے باب میں راج دھرم (سیاسیات)
ساتویں باب میں وید اور ایشور کا بیان ❊
آٹھویں باب میں جگت کی پیدائش۔ قیام و فنا ❊
نویں باب میں ودّیا۔ اودّیا۔ بندھ اور موکش (نجات) کی تشریح ❊
دسویں باب میں آچار۔ اناچار اور حرام و حلال کا بیان ❊
گیارھویں باب میں آریہ ورت کے مختلف مذاہب کی تردید و تائید ❊
بارھویں باب میں چارواک۔ بودھ اور جین مت کا بیان ❊
تیرھویں باب میں عیسائی مذہب کا بیان ❊
چودھویں باب میں مسلمانوں کے مذہب کا بیان ❊
اور چودہ بابوں کے بعد محض آریوں کے قدیم ویدک عقیدوں کی تشریح کی گئی ہے جس کو میں بھی جیوں کا تیوں مانتا ہوں ❊

کتاب کی تصنیف سے اصل مدعا

۵۔ اس کتاب کی تصنیف سے میرا مقصد اعظم صحیح صحیح باتوں کے ظاہر کرنیکا ہے یعنی جو حق ہے۔ اسکو حق اور جو جھوٹ ہے اسکو جھوٹ بتلانا اظہار حق سمجھا ہے۔ سچ یہ نہیں کہلاتا کہ راستی کی بجائے ناراستی اور ناراستی کی جگہ راستی دکھائی جائے۔ بلکہ جو چیز جیسی ہے اُسے ویسا ہی کہنا۔ لکھنا اور ماننا سچ کہلاتا ہے۔ جو شخص متعصب ہوتا ہے وہ اپنے جھوٹ کو بھی سچ اور دوسرے (مخالف مذہب والے) کے سچ کو بھی جھوٹ ثابت کرنے لگتا ہے اس لئے وہ سچائی کو نہیں پا سکتا۔ پس عالم و فاضل شخصوں کا اعلیٰ فرض یہی ہے کہ تحریر اور تقریر کے ذریعہ سچ اور جھوٹ کا نقشہ سب کے سامنے رکھ دیں۔ تاکہ وہ خود اپنے لئے مفید اور غیر مفید کو سوچ سمجھ کر سچ کو اختیار اور جھوٹ کو چھوڑ کر ہمیشہ آنند میں رہیں۔ گو انسانی ضمیر سچ اور جھوٹ میں تمیز کر سکتی ہے۔ مگر مطلب براری۔ ضد۔ ہٹ دھرمی اور بے علمی وغیرہ عیبوں سے بجائے سچ کے جھوٹ کی طرف جھک جاتی ہے۔ یہ کتاب اس قسم کی باتوں سے پاک رکھی گئی ہے۔ نہ اس سے کسی کی دلآزاری یا نقصان رسانی مقصود ہے بلکہ (منشا یہ ہے کہ) انسانوں کی ترقی اور رفاہیت ہو۔ اور لوگ حق و ناحق کو پہچان کر سچ کو قبول اور جھوٹ کو ترک کریں۔ کیونکہ ست اپدیش (تلقین حق) کے سوائے انسانی ترقی کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے ❊

ہے۔صرف تھوڑا سا فرق ہے جس کی وجہ سے جینیوں کی جدا شاخ گنی جاتی ہے۔ یہ بات بھی ۱۲ہویں باب میں دکھائی گئی ہے اور ٹھیک ٹھیک وہیں سے سمجھ لیجئے گا۔ غرضیکہ جو جو فرق ان میں ہے۔ وہ سب اس باب میں دکھایا گیا ہے اور بودھ اور جین مت کا بیان بھی دیا گیا ہے ۞

بودھوں کی مذہبی کتابیں

۱۱۔ ان ہر سہ مذاہب میں سے بودھوں کی دیپ ونش وغیرہ پرانی کتابیں ہیں "بودھ مت سنگرہ" اور "سرودرشن سنگرہ" میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ آٹھ ویں لکھا گیا ہے ۞

جینیوں کی مذہبی کتابوں کی تفصیل اور نام

۱۲۔ جینیوں کے مت کی کتابیں یہ ہیں۔ چار مول سوتر مثلاً (۱) آودیشک سوتر (۲) وشیش آودیشک سوتر (۳) دش ویکالک سوتر (۴) پاکشک سوتر

گیارہ انگ مثلاً (۱) آچارانگ سوتر (۲) سگڑانگ سوتر (۳) تھانانگ سوتر (۴) سموایانگ سوتر (۵) بھگوتی سوتر (۶) گیاتا دھرم کتھا سوتر (۷) اُپاسک دشا سوتر (۸) انت گڑ دشا سوتر (۹) انوتر ودوائی سوتر (۱۰) وپاک سوتر (۱۱) پرشن ویاکرن سوتر ۞

بارہ اُپ انگ مثلاً (۱) اُپوائی سوتر (۲) راج پسینی سوتر (۳) جیوا بھیگم سوتر (۴) پنّونا سوتر (۵) جمبودیپ پنتی سوتر (۶) چند پنتی سوتر (۷) سور پنتی سوتر (۸) نریاولی سوتر (۹) کپ پیا سوتر (۱۰) کپ بڑی سیا سوتر (۱۱) پوش پیا سوتر (۱۲) پشپ چولیا سوتر ۞

پانچ کلپ سوتر مثلاً (۱) اترادھین سوتر (۲) نشیتھ سوتر (۳) کلپ سوتر (۴) ویوہار سوتر (۵) جیت کلپ سوتر ۞

چھ چھید مثلاً (۱) مہانشیتھ برہد واچنا سوتر (۲) مہانشیتھ لگھو واچنا سوتر (۳) مدھیم واچنا سوتر (۴) پنڈ نروکتی سوتر (۵) اوگھ نروکتی سوتر (۶) پریوشنا سوتر ۞

دش پینا سوتر یعنی (۱) چتس سرن سوتر (۲) پنچ کھان سوتر (۳) تندل ویتالک سوتر (۴) بھگتی پری گیان سوتر (۵) مہا پرتیا کھیان سوتر (۶) چند وجے سوتر (۷) اگنی وجے سوتر (۸) مرن سمادھی سوتر (۹) دیویندر ستمن سوتر (۱۰) اور سنسار سوتر کے علاوہ "نندی سوتر" "یوگو دھار سوتر" کو بھی مستند مانتے ہیں ۞

پانچ انگ یعنی (۱) تمام مذکورہ بالا کتابوں کی شرح (۲) نروکتی (۳) چرنی (۴) بھاشیہ یہ چار ادیا (فروعات) اور سب مول (اصل) ملکر پنچ انگ کہلاتے ہیں۔ ان میں ڈھونڈیا فرقہ والے ادیوں (فروعات) کو نہیں مانتے ۞

ان کے سوائے اور بہت سی کتابیں ہیں جن کو جین لوگ مانتے ہیں ان کے عقیدول

دیا ہے۔ کہ آپس میں وچار کر کے پریم سے ایک سچے راستہ پر قایم ہو جائیں ÷

مذہبی تحقیقات میں کسی طرفداری نہیں کی گئی

۷۔ گو میں ملک آریہ ورت میں پیدا ہوا ہوں۔ اور اسی میں رہتا ہوں۔ مگر جس طرح کہ یہاں کے مختلف فرقوں کی جھوٹی باتوں کی طرفداری نہ کر کے انہیں جیوں کا تیوں ظاہر کر دیتا ہوں۔ ویسے ہی دوسرے ملک والوں یا مذہب پھیلانیوالوں کیساتھ بھی سلوک کرتا ہوں۔ جیسا اپنے ملک والوں کیساتھ بہبودیٔ عامہ کے متعلق برتتا ہوں ویسا ہی غیر ملک والوں کیساتھ بھی۔ ایسا ہی سب حق پسند لوگوں کا فرض ہے۔ کیونکہ اگر میں بھی کسی ایک مت کا طرفدار ہوتا۔ تو جیسے آجکل اپنے اپنے مت کی تعریف تائید اور اشاعت کرتے ہیں اور دوسرے مذہب کی برائی کر کے اُسکو نقصان پہنچانے اور اس کی مزاحمت کرنے پر تیار رہتے ہیں ویسا ہی میں بھی کرتا۔ لیکن ایسی باتیں انسانیت سے بعید ہیں۔ کیونکہ جیسے حیوان طاقت ور ہو کر کمزوروں کو دُکھ دیتے اور مار بھی ڈالتے ہیں۔ اگر انسانی جسم پا کر بھی کوئی ویسا ہی کام کرے تو انسانی خصلت نہیں رکھتا۔ بلکہ حیوان کی مانند ہے اور جو طاقتور ہو کر کمزوروں کی حفاظت کرتا ہے وہی انسان کہلاتا ہے۔ اور جو شخص خودغرضی میں پھنسکر دوسروں کو محض نقصان ہی پہنچاتا رہتا ہے۔ سمجھ لیجئے۔ کہ وہ حیوان سے بھی بڑھ کر ہے ÷

پہلے گیارہ بابوں میں آریہ ورت کے مختلف مذاہب کا بیان

۸۔ واضح ہو کہ آریہ ورت والوں کے متعلق میں نے گیارہویں باب تک خصوصیت سے لکھا ہے۔ ان بابوں میں جو صحیح عقیدے بیان کئے گئے ہیں۔ ان کو ویدوں کے مطابق ہونے سے بالکل صحیح مانتا ہوں۔ اور جدید پرانوں اور تنتروں وغیرہ کی جن باتوں کو رد کیا ہے وہ چھوڑنے کے قابل ہیں ÷

بارہویں باب میں ناستک فرقے (الف) چارواک

۹۔ بارہویں باب میں جو چارواک کے مت کا بیان ہے۔ وہ اگرچہ اس وقت ردی اور کمزور حالت میں ہے مگر وہ ایشور کے انکار وغیرہ میں بودھ اور جین لوگوں سے بہت لگاؤ رکھتا ہے اور سب سے بڑا ناستک (ملحد) رہتے اس لئے اس کی اشاعت کا روکنا ضروری ہے کیونکہ اگر جھوٹی بات روکی نہ جائے تو دنیا میں بہت سی خرابیاں پھیل جائیں۔ اس لئے چارواک نیز بودھ اور جینیوں کے متوں (عقیدوں) کا ذکر بارہویں باب میں اختصار کے ساتھ درج کیا گیا ہے ÷

(ب) بودھ اور جین

۱۰۔ بودھ اور جینیوں کا چارواک مت کے ساتھ میل ہے۔ اور کچھ تھوڑا سا اختلاف بھی ہے۔ اور جین مت بھی بودھوں اور چارواک کیساتھ بہت باتوں میں ملتا جلتا

۲۔ یوگیتا (قابلیت و مناسبت) وہ ہوتی ہے۔ جس سے جو ہو سکے۔ جیسے پانی سے سینچنا۔
۳۔ آستی (اجزاء کلام کا باہمی تعلق) یعنی جس لفظ اور فقرہ کے ساتھ جس کا تعلق ہو۔ اُس کو اس کے نزدیک بولنا یا لکھنا۔

۴۔ تات پرتیہ (نفس کلام یا مدعا) متکلم کا کلام۔ یا اس کی تحریر جس سے متعلق ہو۔ اس قول یا تحریر کو اسی پر لگانا۔

سچ کی تحقیق میں روک

۱۸۔ بہت سے لوگ ایسے ضدی اور متمرد ہوتے ہیں کہ جو متکلم کے منشا کے خلاف تاویل کیا کرتے ہیں۔ خاصکر اہل مذاہب۔ کیونکہ مذہب کی ہٹ میں انکی عقل تاریکی میں پھنسکر جاتی رہتی ہے۔ اسلئے جیسا میں پران جینیوں کی کتابوں انجیل اور قرآن کو پہلے ہی بُری نظر سے نہ دیکھ کر ان کی خوبی کو مانتا۔ نقصوں کو ترک کرتا۔ اور دیگر سب لوگوں کی بہتری کے لئے کوشش کرتا ہوں۔ ویسا ہی سب کو کرنا واجب ہے۔

مذہب کے نقص بیان کرنے سے غرض

۱۹۔ ان مذہبوں کے تھوڑے سے ہی نقص ظاہر کئے ہیں۔ جنکو دیکھ کر لوگ حق و ناحق کی تحقیقات کر سکیں۔ اور سچ کو اختیار کرنے اور جھوٹ کو چھوڑنے چھڑانے پر قادر ہوں۔ کیونکہ بہکا کر انسانوں میں اختلاف ڈالنا اور ایک دوسرے کو دشمن بنا کر لڑانا عالموں کی عادت سے بعید ہے۔

عقلمند مصنف کا منشا سمجھ لیں گے

۲۰۔ اگرچہ (اغلب ہے کہ) اس کتاب کو دیکھ کر بے علم لوگ الٹا ہی خیال کرینگے۔ تاہم عقلمند اس کا مطلب ٹھیک ٹھیک سمجھیں گے۔ اس لئے میں اپنی محنت کو بار آور سمجھتا ہوں۔ اور اپنے خیالات سب صاحبان کے روبرو پیش کرتا ہوں وہ اس کو دیکھ دکھا کر میری محنت کو سپھل کریں۔ کیونکہ تعصب کو چھوڑ سچائی کو ظاہر کرنا میرا اور سب صاحبوں کا عین فرض ہے۔

ہمہ جا موجود۔ سب کو جاننے والا۔ سچدانند پرماتما اپنی رحمت سے اس منشا کو عام لوگوں میں پھیلائے۔ اور ہمیشہ کے لئے قائم رکھے۔ معزز عقلمندوں کے روبرو زیادہ طوالت کی ضرورت نہیں۔

تمہید ختم ہوئی

(سوامی) دیانند سرسوتی　　مقام مہارانا جی کا اودے پور

ماہ بھادوں شکل پکش سمت ۱۹۳۹

کی مشرح تحقیقات بارہویں باب میں دیکھ لیجئے ﴿

جینی اپنی کتابیں ظاہر نہیں کرتے

۱۳۔ جینیوں کی کتابوں میں لاکھوں نقص اس قسم کے ہیں۔ کہ جن کو بار بار دہرایا گیا ہے۔ ان کی یہ بھی عادت ہے کہ جو اپنی کتاب دوسرے مت والے کے پاس ہو یا چھپ گئی ہو۔ تو بعض اس کو غیر مستند کہہ دیتے ہیں۔ یہ بات ان کی بیہودہ ہے۔ کیونکہ جس کو کوئی مانے اور کوئی نہ مانے۔ وہ کتاب جین مت سے باہر نہیں ہو سکتی۔ البتہ جس کو کوئی بھی نہ مانے اور نہ کبھی کسی جینی نے مانی ہو۔ وہ قابل تسلیم نہیں ہو سکتی۔ لیکن ایسی کوئی کتاب نہیں ہے کہ جسکو کوئی بھی جینی نہ مانتا ہو۔ اس لئے جس کتاب کو جو مانتا ہوگا اس کتاب کے مضمون کے متعلق تردید یا تائید بھی اسی کیلئے سمجھی جائیگی۔ لیکن کتنے ہی آدمی ایسے بھی ہیں کہ کتاب کو مانتے اور جانتے تو ہیں۔ مگر پھر بھی سبھا اور مباحثہ میں بدل جاتے ہیں اسی وجہ سے جین لوگ اپنی کتابوں کو چھپا کر رکھتے ہیں۔ نہ دوسرے مذہب والے کو دیتے ہیں۔ نہ سناتے اور نہ پڑھاتے ہیں۔ کیونکہ ان میں ایسی ایسی ناممکن باتیں بھری پڑی ہیں۔ کہ جن کا جواب جینیوں میں سے کوئی بھی نہیں دے سکتا۔ جھوٹ بات کو چھوڑ دینا ہی جواب ہے ﴿

تیرہویں باب میں عیسائیت

۱۴۔ تیرہویں باب میں عیسائیوں کے مت کا بیان ہے یہ لوگ بائیبل کو اپنی مذہبی کتاب مانتے ہیں۔ ان کے مفصل حالات اسی تیرہویں باب میں دیکھئے ﴿

چودہویں باب میں اسلام

۱۵۔ چودہویں باب میں مسلمانوں کے مت کا ذکر ہے یہ لوگ قرآن کو اپنے مذہب کی بنیادی کتاب مانتے ہیں۔ ان کا حال بھی چودہویں باب میں دیکھئے۔

آخیر میں ویدک سدھانت

۱۶۔ اس کے بعد ویدک دھرم کے بارے میں لکھا ہے ﴿

منشا کلام سمجھنا

۱۷۔ جو شخص (اس کتاب کو) مصنف کے متذکرہ بالا منشا کے خلاف منصوبوں سے دیکھیگا۔ اس کو مطلب حاصل نہ ہوگا۔ کیونکہ منشا کلام سمجھنے کیلئے یہ چار باتیں ضروری ہیں۔ نمبر۱۔ آکانکشا۔ نمبر۲۔ یوگیتا۔ نمبر۳۔ آستی۔ اور نمبر۴۔ تاتپریہ۔ جو شخص ان چاروں باتوں کو مدنظر رکھکر کتاب کو دیکھتا ہے۔ اسی کو اصل مدعا حاصل ہوتا ہے ﴿

(۱) آکانکشا (مطالبہ) منشا کو پورے طور پر ظاہر کرنے کیلئے کسی لفظ وغیرہ کے مطالبہ کو آکانکشا کہتے ہیں) کسی مضمون میں متکلم اور کلام کے اجزا میں جو باہمی تعلق ہوتا ہے۔ اس کو ظاہر کرنے کے لئے بعض لفظوں کی ایک گونہ ضرورت ہوتی ہے۔ اس کو آکانکشا یا مطالبہ کہتے ہیں ﴿

سیاق کلام اور صفات مبینہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ فلاں نام سے مراد پرمیشور ہے یا کچھ اور

سوال "ورات" وغیرہ نام پرمیشور کے سوا اور چیزوں کے بتانے والے کیوں نہیں؟ کائنات مثل "خاک" وغیرہ عناصر اندر وغیرہ دیوتا اور علم طب (حکمت) میں سونٹھ وغیرہ دواؤں کے بھی یہ نام ہیں یا نہیں؟

جواب - ہیں - لیکن پرمیشور کے بھی ہیں ❊

سوال - ان ناموں سے محض دیوتا وغیرہ مراد لیتے ہو یا نہیں؟

جواب - ایسی مراد لینے کے لئے آپ کے پاس کیا ثبوت ہے؟

سوال - سب دیوتا مشہور و معروف ہیں۔ اور فضیلت رکھنے والے بھی ہیں۔ اس لئے ان کے معنے لیتا ہوں ❊

جواب - کیا پرمیشور غیر مشہور ہے۔ اور کیا اس سے زیادہ بھی کوئی فضیلت رکھتا ہے۔ پھر پرمیشور کے بھی یہ نام کیوں نہیں مانتے؟ جب پرمیشور غیر مشہور نہیں اور نہ کوئی اسکے برابر ہے۔ تو اس سے زیادہ فضیلت کوئی کیونکر رکھ سکیگا۔ اسلئے آپ کا یہ قول درست نہیں۔ کیونکہ آپ کے اس قول میں بہت سے نقص موجود ہیں۔ مثلاً

"उपस्थितं परित्यज्यानुपस्थितं याचत इति बाधितन्यायः"

حاصل کو چھوڑ کر غیر حاصل کی آرزو کرنا جہالت ہے (مترجم)

کسی نے کسی کے سامنے کھانا رکھ کر کے کہا کہ آپ کھانا کھایئے۔ اگر وہ اس کو چھوڑ کر غیر میسّر خوراک کیواسطے جہاں تہاں پھرے تو اس کو عقلمند نہیں جاننا چاہیئے کیونکہ وہ موجود یعنی حاصل شدہ چیز کو چھوڑ کر غیر موجود یعنی غیر میسّر چیز کے لئے کوشش کرتا ہے پس جیسے وہ شخص عقلمند نہیں۔ ویسا ہی آپکا قول ٹھیرا۔ کیونکہ آپ جو ان "ورات" وغیرہ ناموں سے مشہور اور مختلف پرمانوں (ثبوتوں) سے ثابت شدہ پرمیشور اور برہمانڈ وغیرہ موجودات کو چھوڑ کر ناممکن اور غیر موجود دیوتا وغیرہ کے معنے لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس میں کوئی بھی ثبوت یا دلیل نہیں اگر آپ ایسا کہیں کہ . . . جہاں جس کا مضمون ہے وہاں اسی کے معنے لینے واجب ہیں مثلاً کسی نے کسی سے کہا **"हे भृत्य ! त्वं सैन्धवमानय"** یعنی "اے نوکر! تو سیندھو لے آ"۔ تو اس کو وقت اور منشا کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ "سیندھو" دو چیزوں کا نام ہے۔ ایک گھوڑے کا اور دوسرا نمک کا۔ اگر مالک کی روانگی (سیر وغیرہ) کا وقت ہو تو گھوڑا۔ اور اگر کھانے کا وقت ہو تو نمک لانا واجب ہے۔ لیکن اگر سیر کے وقت نمک اور کھانے کے وقت گھوڑا لا دے۔ تو

ادم

ستیارتھ پرکاش

پہلا باب

پرماتما کے نام

ओ३म् शन्नो मित्रः शं वरुणः शन्नो भवत्वर्यमा । शन्न
इन्द्रो बृहस्पतिः शन्नो विष्णुरुरुक्रमः ॥ नमो ब्रह्मणे नमस्ते
वायो त्वमेव प्रत्यक्षं ब्रह्मासि । त्वमेव प्रत्यक्षं ब्रह्म वदिष्यामि
ऋतं वदिष्यामि सत्यं वदिष्यामि तन्मामवतु तद्वक्तारमवतु ।
अवतु मामवतु वक्तारम् ॥ ओ३म् शान्तिश्शान्तिश्शान्तिः ॥१॥

تیتری اپنشد انو واک پہلا

ادم کی تشریح — ओ३म यہ لفظ "ادم" پرمیشور کا سب سے اعلیٰ نام ہے کیونکہ اس میں (۱) अ (آ) उ (م) म تین حروف ملکر جو "ادم" بنا ہے اس ایک نام میں پرمیشور کے بہت نام آجاتے ہیں مثلاً अ (۱) سے "وراٹ" "اگنی" اور "وشو" وغیرہ उ (آ) سے "ہرنیہ گربھ" "وایو" اور "تیجس" وغیرہ म (م) سے "ایشور" "آدتیہ" اور "پراجنہ" وغیرہ ناموں کا مفہوم ہوتا ہے اس کی وید وغیرہ ست شاستروں میں اس طرح صاف صاف تشریح کی گئی ہے کہ سلسلہ مضمون کے لحاظ سے یہ سب نام پرمیشور ہی کے ہیں ۔

भूरसि भूमिरस्यदितिरसि विश्वधाया भुवनस्य धर्त्री।
पृथिवीं यच्छ पृथिवीं दृꣳह पृथिवीं मा हिꣳसीः ॥ ९ ॥

येनौ मही रोदसी पप्रथन्तर इन्द्रः सूर्यमरोचयत्।
इन्द्रे ह विश्वा भुवनानि येमिर इन्द्रे सुवानास इन्दव ॥१०

प्राणाय नमो यस्य सर्वमिदं वशे। यो भूतः सर्वस्येश्वरो यस्मिन्त्सर्वं प्रतिष्ठितम् ॥ ११ ॥ अथ० का० ११। अ० २। सू० ४। मं० १ ॥

پرمیشور کے صفاتی ناموں میں سے ایک نسو ناموں کی تشریح

ترجمہ۔ اس موقعہ پر ان حوالوں کے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ جو ایسے ایسے موقعوں پر لفظ "اوم" وغیرہ ناموں سے پرماتما مفہوم ہوتا ہے وہ دکھلایا جائے۔ نیز یہ کہ پرمیشور کا کوئی بھی نام بےمعنی نہیں ہے۔ جیسے کہ دُنیا میں مُفلس وغیرہ کے نام دھن پتی وغیرہ ہوتے ہیں۔ گویا یہ نام کسی موقعہ پر گُن کہیں کرم اور کہیں سبھاؤ کے لحاظ سے آتے ہیں۔ یعنی "اوم" وغیرہ نام بامعنی ہوتے ہیں ٭

(۱) اوم (۲) کھم (۳) برہم

(۱) حفاظت کرنے کے باعث "اوم" مثلِ خلاء محیط ہونیکے باعث "کھم" اور سب سے بڑا ہونیکے باعث "برہم" نام ایشور کا ہے (یجر وید۔ ۴۰۔ ۱۷)

اوم پرمیشور کا نام ہے اس کے لئے سب شاستروں کے حوالے

(۲) "اوم" جس کا نام ہے اور جو کبھی فنا نہیں ہوتا۔ اسی کی عبادت کرنی واجب ہے۔ اور کسی کی نہیں (چھاندوگیہ اُپنشد) ٭

(۳) سب وید وغیرہ شاستروں میں پرمیشور کا افضل اور ذاتی نام "اوم" کہا گیا ہے۔ اور سب نام صفاتی ہیں (مانڈوکیہ اُپنشد منترا) ٭

(۴) کیونکہ سب وید اور دھرم پر چلنے کی ریاضتیں جس کا ذکر اور تعظیم کرتی ہیں اور جسکے حاصل کرنے کی خاطر برہمچریہ آشرم کیا جاتا ہے۔ اس کا نام "اوم" ہے (کٹھ اُپنشد ولی ۲ منترہ۱۵)

(۵) جو سب کا ہدایت کرنیوالا لطیف سے لطیف تجلّی بالذات (ظاہر بالذات) اور

اس کا مالک اس پر خفا ہو کر کہیگا۔ کہ تو بے عقل آدمی ہے۔ سیر کے وقت نمک اور کھانے کے وقت گھوڑا لا دینے کیا مطلب تھا۔ تو منشا اور موقع کو نہیں سمجھا۔ ورنہ جس موقعہ پر جو چیز لانی چاہیئے تھی۔ اسی کو لاتا۔ منشائے کلام کو سمجھنا لازمی تھا۔ جو تو نے نہیں کیا تو بیوقوف ہے۔ میرے پاس سے نکل جا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جہاں جس معنی کو لینا واجب ہو وہاں اسی کو لینا چاہیئے۔ ایسی حالتوں میں ہم کو اور آپ سب کو ایسا ہی ماننا اور عمل میں لانا چاہیئے ॰

ओ३म् खम्ब्रह्म ॥ १ ॥ यजुः अ० ४० मं० १७ ॥

یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۱۷

اوم پرمیشور کے معنوں میں

دیکھئے ویدوں میں ایسے ایسے موقعوں پر "اوم" وغیرہ پرمیشور کے نام آتے ہیں۔

چھاندوگیہ اپنشد منتر ۱

ओमित्येतदक्षरमुद्गीथमुपासीत ॥ २ ॥ छान्दोग्य उपनिषत् ओमित्येतदक्षरमिदं सर्वं तस्योपव्याख्यानम् ॥ ३ ॥ माण्डूक्य सर्वे वेदा यत्पदमामनन्ति तपांसि सर्वाणि च यद्वदन्ति । यदिच्छन्तो ब्रह्मचर्यं चरन्ति तत्ते पदं संग्रहेण ब्रवीम्योमित्येतत् ॥ ४ ॥ कठोपनिषद् (वल्ली २ । मं० १५)

प्रशासितारं सर्वेषामणीयांसमणोरपि ।
रुक्माभं स्वप्नधीगम्यं विद्यात्तं पुरुषं परम् ॥ ५ ॥
एतमेके वदन्त्यग्निं मनुमन्ये प्रजापतिम् ।
इन्द्रमेके परे प्राणमपरे ब्रह्म शाश्वतम् ॥ ६ ॥
मनु० अ० १२ [श्लो० १२२ । १२३]

स ब्रह्मा स विष्णुः स रुद्रस्स शिवस्सोऽक्षरस्स परमः स्वराट् । स इन्द्रस्स कालाग्निस्स चन्द्रमा ॥ ७ ॥ कैवल्य उपनिषत् ॥ इन्द्रं मित्रं वरुणमग्निमाहुरथो दिव्यः स सुपर्णो गरुत्मान् । एकं सद्विप्रा बहुधा वदन्त्यग्निं यमं मातरिश्वानमाहुः ॥ ८ ॥ ऋ० मं० १ । सू० १६४ । मं० ४६ ॥

۱۳۔ پس جہاں کہیں (مدح ثنا ومناجات وعبادت) کا ذکر ہو۔ یا عالم کل۔ موجود کل۔ پاک قدیم۔ خالق کل وغیرہ صفتوں کا بیان آئے۔ وہاں ان ناموں سے پرمیشور کے معنی لئے جاتے ہیں اور جہاں ایسی عبادت آئے

(وراٹ۔ وغیرہ نام شاستروں میں دنیوی چیزوں کے آئے)

ततो विराडजायत विराजो अधि पूरुषः श्रोत्राद्वायुश्च प्राणश्च मुखादग्निरजायत । तेन देवा अयजन्त । पश्चाद्भूमिमथो पुरः ॥ यजुः अ० ३१ ॥

तस्माद्वा एतस्मादात्मन आकाशः सम्भूतः आकाशाद्-वायुः । वायोरग्निः । अग्नेरापः अद्भ्यः पृथिवी । पृथिव्या ओषधयः । ओषधिभ्योऽन्नम् । अन्नाद्रेतः । रेतसः पुरुषः । स वा एष पुरुषोऽन्नरसमयः ॥ [ब्रह्मा० वल्ली अ० १]

یہ تیتریہ اپنشد برہمانند ولی انوواک اول کا قول ہے۔ ایسے حوالہ جات میں "وراٹ" "پرش" "دیو" "آکاش" "وایو" "اگنی" "جل" "بھومی" وغیرہ نام دنیوی چیزوں کے آتے ہیں کیونکہ جہاں صورت پیدائش قیام فنا کا ذکر ہو یا کم علم بیجان دکھائی دینے والے وغیرہ اوصاف بھی لکھے ہوں۔ وہاں پرمیشور کے معنی نہیں لئے جاتے وہ پیدا ہونے وغیرہ کی قید سے بری ہے اور مندرجہ بالا منتروں میں پیدائش وغیرہ پائی جاتی ہے۔ اس وجہ سے یہاں "وراٹ" وغیرہ ناموں سے پرماتما مفہوم نہیں ہوتا۔ بلکہ دنیوی اشیا مفہوم ہوتی ہیں۔ پس جس جس موقعہ پر ہمہ دانی وغیرہ کے اوصاف پائے جاویں۔ اس اس موقعہ پر پرماتما۔ اور جہاں خواہش۔ نفرت۔ جدوجہد۔ راحت۔ رنج۔ ناقص العلم وغیرہ کے اوصاف ہوں۔ وہاں جیو (روح) کے معنی لئے جاتے ہیں۔ ایسا ہی ہر جگہ سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ پرمیشور نہ کبھی جنم لیتا ہے اور نہ مرتا ہے۔ اس لئے وراٹ وغیرہ ناموں سے بسبب پیدائش وغیرہ اوصاف کے دنیا کی بیجان اور جیو وغیرہ اشیا کے معنے لئے جانے واجب ہیں۔ نہ کہ پرمیشور کے ❊

اب جس طریق پر "وراٹ" وغیرہ ناموں سے پرمیشور مفہوم ہوتا ہے۔ وہ طریق ذیل کے حوالوں سے بتایا جاتا ہے ❊

(لفظ "اوم" کی تشریح ۳۲ سے جو "وراٹ" وغیرہ مراد لی جاتی ہے ان کے معنے) "اوم" کے معنی مصدر राजृ दीप्तौ راجرِ بمعنی روشن پر جس کے ماقبل حرف "وی" वि آیا ہے علامت مصدر क्विप

مراقبہ (یوگ سمادھی) میں قایم شدہ عقل سے جاننے کے لائق ہے۔ اس کو "پرم پُرش" جاننا چاہیئے (منو ۱۲ - ۱۲۲) ؎

۴۔ اگنی ۵۔ منو ۶۔ اِندر ۷۔ پران

۱۔ روشن بالذات ہونے سے "اگنی" علم بالذات ہونے سے "منو" سب کی پرورش کرنے اور سب سے اعلیٰ شوکت وحشمت والا ہونیکے باعث "اندر" سب کی زندگی کی بُنیاد ہونیکے باعث "پران" اور سب جگہ یکساں موجود ہونیکے باعث "برہم" پرمیشور کا نام ہے (منو ۱۲/۱۲۳)

۸۔ برہما۔ ۹۔ اکھشر ۱۰۔ وشنو۔ ۱۱۔ سوراٹ ۱۲۔ رُدر ۱۳۔ کال اگنی ۱۴۔ شو

۷۔ تمام جہان کے بنانیکے باعث "برہما" ہر جگہ موجود ہونیکے باعث "وشنو" بدچلنوں کو سزا دیکر رُلانے کے باعث "رُدر" سرور بالذات اور سب کا انجام بخیر کرنیوالا ہونیکے باعث "شو" (پرمیشور کا نام ہے) ؎

अक्षर "اکھشر" یعنی ہر جگہ موجود بذاتہٖ وغیر فانی स्वराट् "سوراٹ" یعنی تجلی بالذات कालाग्नि॰ "پرلے" (خاتمہ دنیا) پر سب کا فنا کرنیوالا بلکہ زمانہ کا بھی خاتمہ کرنیوالا ہے اسلئے پرمیشور کا نام "کال اگنی" ہے इन्द्र मित्र جو ایک لاثانی ذات واجب الوجود "برہم" ہے "اِندر" وغیرہ سب نام اُسی کے ہیں (کیولیہ اُپنشد)

۱۵۔ دِوّیہ ۱۶۔ سوپرن ۱۷۔ گرتمان ۱۸۔ ماترشوا

दिव्य "دِوّیہ" جو مادہ وغیرہ موجودات میں موجود ہے सुपर्णो "سپرن" جس کے پرورش کرنا اور مکمل کرنا کام ہیں गुरुत्मान "گرتمان" جو بذات خود عظیم الشان ہے मातरिश्वा "ماترشوا" یعنی جو "وایو" کی طرح بیحد طاقتور ہے اسیواسطے "دِوّیہ" "سوپرن" "گرتمان" اور "ماترشوا" پرماتما کے نام ہیں۔ باقی ناموں کے معنی آگے لکھے جائیں گے (رگوید منڈل ۱ انوواک ۲۲ سوکت ۱۶۴ منتر ۴۶) ؎

۱۹۔ بھومی

भूमिरसि॰ اس (پرمیشور) میں تمام جانداروں کے قایم ہونیکی وجہ سے پرمیشور کا نام "بھومی" ہے ؎

(۱۰) इन्द्रो मह्ना॰ اس منتر میں "اندر" پرمیشور کا ہی نام ہے۔ اسیواسطے یہ حوالہ لکھا گیا ہے ؎

(۱۱) प्राणाय جیسے "پران" کے اختیار میں تمام جسم اور حواس ہوتے ہیں۔ ویسے پرمیشور کے قابو میں تمام جہان رہتا ہے ایسے ایسے حوالوں کے ٹھیک معنے جاننے پر ان ناموں سے پرمیشور ہی مفہوم ہوتا ہے۔ کیونکہ "اوم" اور "اگنی" وغیرہ ناموں کے مقدم معنی سے پرمیشور ہی مفہوم ہوتا ہے چنانچہ ویاکرن۔ نروکت۔ برہمن گرنتھ۔ سوتر وغیرہ رشی منیوں کی شرحوں سے پرمیشور کا مفہوم ہونا پایا جاتا ہے۔ سب کو یہی مراد لینی واجب ہے۔ مگر واضح ہو کہ "اوم" تو فقط پرماتما ہی کا نام ہے اور اگنی وغیرہ سے پرمیشور کے معنی سلسلہ مضمون اور بیان کی ہوئی صفتوں کے لحاظ سے لئے جاتے ہیں ؎

वा गति गन्धनयोः مصدر "وا" بمعنی گتی (حرکت۔ علم۔ حصول) و اگندھن (فنا) سے لفظ "وایو" مشتق ہے۔ چونکہ وہ متحرک اور ساکن جہان کو قائم اور زندہ رکھتا اور فنا کرتا ہے اور تمام قادروں سے قادر ہے۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "وایو" ہے ۞

तिज निशाने مصدر "تج" بمعنی جلال سے لفظ "تیجہ" اور اس پر حرف تدھت لگانے سے لفظ "تیجس" مشتق ہے۔ جو تجلی بالذات اور سورج وغیرہ روشن دنیاؤں کا روشن یا ظاہر کرنے والا ہے۔ اس ایشور کا نام "تیجس" ہے۔ ایسے ایسے نام حرف تی (ا) سے مفہوم ہوتے ہیں ۞

ईश ऐश्वर्ये مصدر ایش (شوکت و حشمت) سے لفظ "ایشور" مشتق ہوا ہے | ج म سے جو "ایشور" وغیرہ مراد ہے اُنکے معنے

स ईष्टे स ऐश्वर्य वान् वर्तते स

ईश्वरः جو تمام شوکت و حشمت کے ساتھ موجود ہو۔ اس کو ایشور کہتے ہیں۔ چونکہ اس کا علم سچا۔ بے خطا اور اس کا جلال و حشمت لا انتہا ہے۔ اس وجہ سے اس پرماتما کا نام ایشور ہے

दो अव खंडी مصدر "دو" بمعنی شکست سے अदिति "ادتی" اور اس پر حرف تدھت لگانے سے आदित्य "آدتیہ" مشتق ہوتا ہے۔ جس کا ناش نہیں ہوتا۔ وہ "ادتی" ہے۔ ادتی پر अ ایزاد کرنے سے "آدتیہ" ہوا۔ جو کبھی فنا نہ ہو۔ اس ایشور کا نام آدتیہ ہے

ज्ञा अवबोधने مصدر ज्ञ جیا بمعنی جاننا کے پہلے प्र "پر" آنے سے प्राज्ञान् پراجنیہ لفظ مشتق ہوا ہے جو متحرک اور ساکن دنیا کے بیوہار کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے۔ وہ "پرجنیہ" اور اس پر (ا) حرف زاید لگا کر "پراجنیہ" بنتا ہے۔ چونکہ وہ بے خطا علم سے متحرک و ساکن جگت کے بیوہار کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے۔ اس وجہ سے ایشور کا نام "پراجنیہ" ہے۔ ایسے ایسے ناموں کے معنی म "م" سے مفہوم ہوتے ہیں۔ جیسے اس جگہ (ا و م) کے ایک ایک حرف سے تین تین معنوں کی تشریح کی گئی ہے۔ ویسے ہی اس سے ایشور کے دیگر ناموں کے معنی بھی پیدا ہوتے ہیں ۞

۷۔ शन्नो मित्रः "شنو متره" الخ میں متر وغیرہ پرمیشور کے نام ہیں۔ | منتر کے دیگر لفظوں سے بھی پرمیشور مراد ہے۔ کہ دیوتا

کیونکہ حمد و ثنا مناجات اور عبادت افضل کی ہی کی جاتی ہے۔ اور افضل ان کو کہتے ہیں۔ جو اوصاف فعل۔ خواص۔ اور سچائی میں سب سے برتر ہوں۔ اور ان میں بھی جو سب سے اعلیٰ ہے اس کو پرمیشور کہتے ہیں۔ جس کے برابر نہ کوئی

ہو "کوپ" कूप لگنے سے لفظ "ورات" مشتق ہوتا ہے۔ تو قلموں یعنی بہت اقسام کی دنیا کو روشن کرنیکے باعث لفظ "ورات" سے پرمیشور مفہوم ہوتا ہے

अञ्चु गतिपूजनयोः "انچو" معنی گتی اور پوجن کے ہیں۔ अग, اگ अगि, اگ इण ان ہ گتی کے معنی والے مصدر ہیں۔ ان سے لفظ اگنی مشتق ہوتا ہے ◆

गतेस्त्रयोऽर्थाः گتی کے تین معنی ہیں (۱) علم (۲) حرکت (۳) حصول اور پوجن کے معنی ستکار و پرستش کے ہیں۔ اس لئے علم مطلق۔ ہمہ دان۔ جاننے۔ حاصل کرنے۔ اور پرستش کے قابل ہونے کی وجہ سے پرمیشور کا نام "اگنی" ہے ◆

(विश प्रवेशने) وش کے معنی دخول کے ہیں اس مصدر विश سے "وشو" لفظ مشتق ہوتا ہے جس میں آکاش وغیرہ سب دیودا داخل ہوتے ہیں یا جو ان سب میں موجود ہونیکے باعث داخل ہے اس بنا پر وہ "وشو" کہلاتا ہے ایسے ایسے نام حرف "ا" अ, उ, म, से مفہوم ہوتے ہیں ◆

ज्योतिर्वै हिरण्यं तेजो वै हिरण्यमित्यैतरेये शतपथे च ब्राह्मणे॥

اب، تی سے جو ہرنیہ گربھ "سواہا" وغیرہ مراد ہے انکے معنی	ارتھ۔ ہرنیہ روشنی ہے۔ ہرنیہ تجلی ہے ◆ یہ ایتریہ اور شت پتھ برہمن کا قول ہے ◆

ترجمہ۔ (جو "ہرنیوں" یعنی آفتاب وغیرہ تجلی چیزوں کا "گربھ" یعنی علت فاعلی اور سہارا ہے وہ ہرنیہ گربھ ہے، جس میں آفتاب وغیرہ روشن کرتے پیدا ہوکر اس کے سہارے رہتے ہیں۔ یا جو آفتاب وغیرہ روشن چیزوں کا بطور رحم یعنی جائے پیدائش وقیام ہے۔ اس وجہ سے اس پرمیشور کا نام "ہرنیہ گربھ" ہے۔ اس میں یجروید کے منتر کا حوالہ دیا جاتا ہے۔

हिरण्यगर्भः समवर्त्तताग्रे भूतस्य जातः पतिरेक आसीत्
स दाधार पृथिवीं द्यामुतेमां कस्मै देवाय हविषा विधेम॥

यजु० अ० १३ मं० ४ — یجو ۱۳-۴

(جو اپنے آپ کو خود ظاہر کرنیوالا اور جو سورج و چاند وغیرہ کو پیدا کرکے قائم رکھنے والا۔ اور جو تمام مخلوقات کا ایک ہی مالک اعلیٰ تھا۔ جو سب جگت کے پیدا ہونے سے پہلے موجود تھا۔ وہی ان روشن وغیر روشن کُرّوں کو سہارا دیئے ہوئے ہے۔ ہم لوگ اس سرور بالذات۔ پاک ۔۔ حاصل کرنے کے قابل پرمیشور کی یوگ اور پریم (ریاضت ومحبت) سے عبادت (بھگتی) کریں۔

(مترجم) ایسے موقعوں پر ہرنیہ گربھ سے پرمیشور کا ہی مفہوم ہوتا ہے ◆

دہرماتماؤں کو قبول کرتا ہے۔ یا اُن سے قبول کیا جاتا ہے۔ اُس ایشور کا نام "ورُن" ہے۔ یا علاوہ ازیں "ورُن" نام افضل کا بھی ہے۔ چونکہ پرمیشور سب سے افضل ہے۔ اِس لئے اس کا نام "ورُن" ہے ؂

۲۲۔ "اریما": مصدر ऋ (بمعنی حرکت و وصال) गति प्रापणयोः پر علامت यत् یت لگانے سے لفظ "اریہ" مشتق ہوتا ہے۔ اور مصدر माङ् माने بمعنی تعظیم کے ماقبل لفظ "اریہ" آکر اس پر علامت कनिन् لگانے سے اریما کا اشتقاق ہوتا ہے۔ جو "سوامی" یعنی انصاف کرنے والوں کو عزت بخشتا ہے۔ اس کو "اریما" کہا گیا ہے ؂
چونکہ پرمیشور سچے انصاف کرنے والے آدمیوں کو عزت بخشتا ہے۔ اور گناہ اور ثواب کرنے والوں کیلئے گناہ اور ثواب کے صحیح صحیح نتائج کا بطریق مناسب انتظام کرتا ہے اس لئے اُس پرمیشور کا نام "اریما" ہے ؂

دیکھو لفظ نمبر۔ اندر "ادی" (جاہ و حشمت) مصدر: इदि परमैश्वर्ये پر علامت "رن" لگانے سے لفظ اِندر مشتق ہوتا ہے۔ چونکہ کامل جاہ و حشمت رکھنے والا پرمیشور ہی ہے۔ اِس لئے اس کو اِندر بھی کہتے ہیں ؂

۲۳۔ برہسپتی (مصدر "پا" (حفاظت و پرورش) पा रक्षणे کے پہلے لفظ बृहत् برہت آکر اس پر علامت डति: اتی لگا کر "برہت" کے "ت" کا حذف ہوا سُٹ "ایزاد ہونے سے لفظ "برہسپتی" بنتا ہے۔ جو بڑی بڑی چیزوں یعنی آکاش وغیرہ کا "پتی" مالک اور حفاظت و پرورش کرنے والا ہے۔ وہ "برہسپتی" کہلاتا ہے۔ چونکہ پرمیشور بڑوں سے بھی بڑا اور بڑی بڑی چیزوں مثل آکاش وغیرہ برہمانڈوں کا مالک ہے۔ اِس لئے اس کا نام "برہسپتی" ہے ؂

۲۴۔ وشنو (مصدر: विष्लृ व्याप्तौ "وشلری" سب جگہ موجود ہے) پر علامت "نو" नु لگانے سے لفظ "وشنو" مشتق ہوا ہے۔ جو متحرک و ساکن عالم میں سب جگہ موجود ہے۔ وہ وشنو ہے چونکہ پرماتما متحرک و غیر متحرک دُنیا میں ہر جگہ موجود ہے۔ اِس لئے اُس کا نام "وشنو" ہے ؂

۲۵۔ اُرُوکرم "اُرو" उरु (عظیم) "کرم" क्रम (طاقت)، جو عظیم طاقت والا ہے وہ "اُروکرم" ہے۔ پس بے انتہا طاقتوں والا ہونے سے پرماتما کا نام "اُروکرم" ہے ؂

ہوا نہ ہے اور نہ ہوگا۔ جب برابر نہیں۔ تو بڑا کیونکر کوئی ہو سکتا ہے۔ جیسے پرمیشور کی سچائی انصاف رحم کامل قدرت اور کامل علم وغیرہ بے شمار صفتیں ہیں۔ ویسی دیگر کسی بیجان یا جاندار کی نہیں ہیں۔ جو چیز سچ ہے۔ اس کے صفت فعل اور خواص بھی سچ ہوتے ہیں۔ اس واسطے انسانوں کو واجب ہے کہ محض پرمیشور کی ثنا ء مناجات اور عبادت کریں۔ اس سے غیر کی کبھی نہ کریں۔ کیونکہ برہما وشنو مہادیو نامی۔ پچھلے نیک نہاد فاضل اور دیت دانو وغیرہ ادنیٰ لوگ اور دیگر عام لوگوں نے بھی پرمیشور ہی میں اعتقاد رکھ کے اسی کی ثناء مناجات اور عبادت کی ہے۔ اس سے غیر کی نہیں کی۔ ویسا ہی ہم سب کو عمل میں لانا واجب ہے۔ اس پر مزید غور مکتی اور اُپاسنا کے بیان میں کیا جائے گا ۞

سوال۔ مِتر وغیرہ ناموں سے دوست اور اِندر وغیرہ دیوتاؤں کا عام اطلاق دیکھے جانے کے باعث انہیں کے معنے لینے چاہئیں ۞

جواب۔ اس موقعہ پر ان کو مفہوم سمجھنا واجب نہیں۔ کیونکہ جو آدمی کسی کا دوست ہے وہی دوسرے کا دشمن اور کسی سے بے تعلق بھی دیکھا جاتا ہے۔ اس وجہ سے لغوی معنوں میں دوست وغیرہ مفہوم نہیں ہو سکتے۔ مگر چونکہ پرمیشور تمام دُنیا کا یقیناً دوست ہے۔ اور وہ نہ تو کسی کا دشمن ہے اور نہ کسی سے بے تعلق ہے۔ نیز اس سے غیر کوئی جیو بھی ہرگز ہرگز اس قسم کا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس موقعہ پر پرماتما ہی مفہوم ہوتا ہے۔ البتہ اصطلاحی یا مرادی معنوں میں مِتر وغیرہ الفاظ سے دوست وغیرہ آدمیوں کی مراد لی جاتی ہے ۞

۲۰۔ "مِتر" ञिमिदा स्नेहने "مِدا" بمعنی محبت وچکناہٹ پر "اُنادی" علامت क्त پرتیہ کے لگانے سے لفظ مِتر مشتق ہوتا ہے چونکہ وہ سب سے محبت کرکے۔ اور سب کے لئے محبت کے لائق ہے۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "مِتر" ہے ۞

۲۱۔ وَرُن　वृञ् वरणे ईप्सायाम् مصادر "وری" بمعنی قبول کرنا اور "ور" بمعنی خواہش حصول پر "اُنادی" علامت उनन् "اُونم" کے لگانے سے لفظ "وَرُن" کا اشتقاق ہوتا ہے جو سب نیکوکار مکتی کی خواہش رکھنے والے دھرماتماؤں کو قبول کرتا ہے۔ جس کے حصول کی خواہش نیکوکار مکتی کی خواہش رکھنے والے دھرماتما کرتے ہیں۔ اُس پرمیشور کو "وَرُن" کہتے ہیں۔ پس جو آتما سے وصال پائے ہوئے عالم نیکوکار مکتی کی خواہش کرنیوالے۔ مکت یا فتہ اور

ओं शान्तिः शान्तिः शान्तिः اوم شانتی! شانتی!! شانتی!!! اس میں تین دفعہ لفظ شانتی کے آنے سے یہ مراد ہے کہ تکالیف ثلاثہ یعنی اس دنیا میں جو تین قسم کے دُکھ ہیں یعنی اول "ادھیاتمک" آتما (روح) اور جسم میں لاعلمی رغبت، نفرت، حماقت اور بخار وغیرہ بیماریوں سے تکلیف۔ دوم "آدی بھوتک" (دشمن، شیر، سانپ وغیرہ سے جو ضرر پہنچتا ہے) سوم "آدی دیوک" (جو دکھ کہ کثرت بارش، سخت سردی اور سخت گرمی اور من اور حواس کی بے قراری سے ہوتا ہے)۔ ان تینوں قسم کی تکلیفوں سے آپ ہم لوگوں کو محفوظ کر کے راحت بخش کاموں میں ہمیشہ لگائے رکھئے کیونکہ آپ ہی سرور و عافیت مجسم ہیں۔ اور تمام دنیا کا انجام بخیر کرنے والے اور نیک چلن طلبگاروں کو عافیت (نجات) دینے والے ہیں۔ اسلئے آپ اپنی رحمت سے از خود سب کے دلوں میں اپنا جلوہ دکھائیے تاکہ سب دھرم پر چلکر ادھرم کو چھوڑ کر کامل راحت حاصل کریں۔ اور دُکھوں سے الگ رہیں ÷

۲۶- سُوریہ | سورج۔ ۱۲-۴۶: सूर्य आत्मा जगतस्तस्थुषश्च یجر وید کے اس منتر کے مطابق دنیا میں جس قدر سانس لینے والے ذی روح و حرکت کرنے یعنی چلنے پھرنے والے جاندار ہیں۔ اور غیر متنفس یعنی بے جان اشیا مثل زمین وغیرہ ہیں۔ چونکہ ایشور اُن سب کے اندر رہنے والا اور روشن بالذات اور سب کا روشن کرنے والا ہے۔ اس لئے اس کا نام سوریہ ہے۔

۲۷- آتما | अत सातत्य गमने "ات" (بلا مزاحمت گزر) سے لفظ آتما بنتا ہے جو (اندر) موجود ہووے۔ وہ آتما ہے۔ یعنی جو تمام ذی رُوح وغیرہ جگت میں بلافاصلہ موجود ہو رہا ہے ÷

۲۸- پرماتما | تمام جیووں کا عالم القلوب ہونیسے آتماؤں (بمعنی جیووں) و لطیف چیزوں سے بھی پرم سوکھشم (بدرجہ غایت لطیف) ہے۔ وہ پرماتما ہے۔ چونکہ وہ تمام جیووں سے افضل اور جیو، پرکرتی و آکاش سے بھی بہت ہی لطیف ہے۔ اسلئے ایشور کا نام پرماتما ہے ÷

۲۹- پرمیشور | قدرت والے کو ایشور کہتے ہیں۔ جو قادروں میں "پرم" یعنی افضل ہے۔ وہ "پرمیشور" ہے۔ یعنی جو قدرت والوں سے بھی زیادہ قدرت والا ہے۔ جس کے برابر کوئی بھی نہیں۔ اس کا نام پرمیشور ہے ÷

منتر شنو مترہ میں شنو نہایت اروکرم کے معنی

جو پرماتما لا انتہا طاقتوں والا- سب کا دوست (رفیق) خوشی و راحت کا دینے والا سب سے افضل- راحت بالذات سکھ کی تعلیم دینے والا- کامل جلال حشمت والا- اور اُس کے بخشنے والا ہے- وہ سب کا حاکم علم کا بخشنے والا اور سب میں وجود بالذات پرمیشور ہے- وہ ہم کو امن و امان دینے والا ہو +

منتر کے باقی حصے کے معنے

आयो नमो ब्रह्मणो नमस्ते ارتھات: वायोस्ते ब्रह्मणे नमोस्ते

اِس میں बृह بृंह و बृद्धौ: مصادر برہ- برہیہ- بردھو (بالیدگی بڑھنا) سے لفظ ब्रह्म بنا ہے- جو سب پر حاکم- سب سے بڑا- اور لا انتہا طاقت رکھنے والا پرماتما ہے- اُس برہم کو ہم نمسکار کرتے ہیں-

त्वमेव प्रत्यक्षम् ब्रह्मासि: اے پرمیشور آپ ہی عالم القلوب (انتریامی) ہونے سے بالتحقیق "برہم" ہیں-

त्वामेव प्रत्यक्षम् ब्रह्म वदिष्यामि میں آپ ہی کو پرتیکش برہم کہوں- کیونکہ آپ ہر جگہ موجود ہونے کی وجہ سے سب کے لئے قابل حصول ہیں +

ऋतं वदिष्यामि جو آپ کا صحیح حکم ویدوں میں ہے- میں سب کو اسی کا اپدیش کرونگا- اور خود بھی اسی پر عمل کرونگا +

सत्यं वदिष्यामि سچ بولونگا- سچ مانونگا- اور سچ ہی عمل میں لاؤنگا-

तन्मामवतु- پس) آپ میری حفاظت کیجئے-

तद्वक्तारमवतु آپ مجھ آپت- راست گو کی حفاظت کیجئے- تاکہ میری عقل آپ کے فرمانوں میں رہ کر اُلٹی کبھی نہ ہو- کیونکہ جو آپ کا فرمان ہے وہی دھرم اور جو اُس کے برعکس ہے- وہی ادھرم ہے-

अवतु मामवतु वक्तारम् میری حفاظت کیجئے- مجھ راست گو کی حفاظت کیجئے- یہ عبارت دوبارہ تاکید کے معنوں میں ہے- جیسے کوئی کسی کو کہے کہ تو گاؤں کو جا- جا- اِس میں دوبارہ فعل کے کہنے سے یہ مطلب نکلتا ہے- کہ تو گاؤں کو جلدی جا- اسی طرح اِس موقعہ پر یہ مطلب ہے- کہ ضرور میری حفاظت کیجئے- یعنی میں ہمیشہ دھرم پر صحیح الاعتقاد اور ادھرم سے متنفر رہوں- مجھ پر ایسی مہربانی کیجئے- میں آپ کا بڑا اُپکار (احسان) مانونگا +

سُلاتا ہے:

۹- جس کے سب سنتو حقیقی ہیں۔ یا جس کی خواہش کی جائے۔ یعنی جس سے ملنے کی آرزو سب نیک آدمی کرتے ہیں۔ وہ دیو ہے۔

۱۰- جو حاصل ہے یا جس کو حاصل کریں۔ وہ دیو ہے یعنی ہر جگہ موجود اور جاننے کے لائق ہے ان وجوہات سے اس پرمیشور کا نام "دیو" ہے ۔

۳۲- کُوبیر | کُوِ مصدر कुवि आच्छादने (ڈھانکنا) سے لفظ کُوبیر بنتا ہے۔ جو محیط ہو کر سب کو ڈھانک رہا ہے۔ وہ "کُوبیر" جگدیشور ہے۔ چونکہ اپنی موجودگی سے سب کو ڈھانک رہا ہے۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "کُوبیر" ہے۔

۳۳- پرتھوی | مصدر प्रथ "پرتھ" प्रथ विस्तारे (بمعنی پھیلاؤ) سے "پرتھوی" مشتق ہوتا ہے۔ جو تمام دُنیا کو پھیلا رہا ہے۔ وہ پرتھوی ہے۔ چونکہ وہ تمام وسیع دُنیا کو وسعت دینے والا ہے۔ اس لئے اِس پرمیشور کا نام "پرتھوی" ہے۔

۳۴- جل | مصدر जल "جل" जल घातने (بمعنی ہلاک کرنا وابستہ کرنا) سے لفظ "جل" مشتق ہوتا ہے۔ جو بدکرداروں کو ہلاک کرتا ہے۔ اور علت مفردات یعنے ذرّوں کو ملاتا ہے۔ وہ برہم "جل" ہے۔ یعنی جو دُشٹوں کو سزا دیتا ہے۔ اور مفرد ذرّات کو آپس میں ترکیب دیتا ہے۔ یا مرکب کو لطیف کرتا ہے۔ وہ پرماتما "جل" کہلاتا ہے۔

۳۵- آکاش | مصدر काश "کاش" काशृ दीप्तौ (بمعنی اظہار) سے لفظ آکاش مشتق ہوتا ہے۔ جو تمام دُنیا کو ہر جگہ نمودار کر رہا ہے۔ وہ آکاش ہے چونکہ پرماتما تمام اطراف سے دُنیا کو نمودار کرنے والا ہے اسلئے اُس پرماتما کا نام آکاش ہے

۳۶- ان، ۳۷- انّاد، ۳۸- اتّا | مصدر अद "اد" अद भक्षणे (بمعنی کھانا) سے لفظ ان مشتق ہوتا ہے۔

अद्यतेऽत्ति च भूतानि तस्मादन्नं तदुच्यते

अहमन्नमहमन्नमहमन्नम् । अहमन्नादोऽहमन्नादोऽहमन्नादः ॥ २ ॥ तैत्ति० (उपनि० अनुवाक २ । १०) अत्ता चराचरग्रहणात् (वेदान्तदर्शने अ० १ । पा० २ । सू० ९)

ویدانت درشن ادھیائے ۱- پاٹھک ۲- سوکت ۹

۳۰- سوِتا

"شن" षुञ् ,, षूङ् अभिषवे प्राणि गर्भ विमोचने

(ست نکالنا) षूङ् شون (جننا) سے لفظ "سوِتا" بنتا ہے - ست نکالنا و جننا ہر دو کے معنے پیدا کرنا ہے - جو متحرک اور ساکن دُنیا کو پیدا کرتا ہے - وہ "سوِتا" پرمیشور ہے - چونکہ وہ تمام دُنیا کا پیدا کرنے والا ہے - اِس لئے پرمیشور کا نام "سوِتا" ہے ÷

दिवु क्रीडा विजिगीषा व्यवहार द्युति स्तुति मोद मद स्वप्न कान्ति गतिषु ॥

۳۱- لفظ "دیو" کے دس معنے اور اس کا پرمیشور کے معنی میں آنا

مصدر दिवु "دِو" (کھیلنا - جیتنے کی خواہش - کاروبار - روشنی - تعریف - راحت - مستی - نیند - تمنا و بہم پہنچ و حرکت علم حصول) سے لفظ "دیو" देव بنا ہے - چونکہ شُدّھ (پاک یا لطیف) جگت کو بآسانی حرکت میں لانیوالا - دھارمک لوگوں کی جیت چاہنے والا - سب طرح کی حرکات کیلئے ذرائع و سامان بہم پہنچانیوالا - تجلی بالذات اور سب کو روشنی دینے والا - تعریف (حمد و ثنا) کے لائق - سرور بالذات - و سب کو راحت دینے والا - بدمست کو تنبیہ کرنے والا - سب کے سونے کیلئے رات اور پرلے کرنیوالا - تمنا کئے جانے کے قابل اور علیم مطلق ہے - اس لئے پرمیشور کا نام دیو ہے یا (۱) جو اپنے سروپ میں آنند ہے - آپ ہی کھیل کر رہا ہے - بآسانی حرکت دینے والا ہے - یا کھیل کی طرح عادتاً یا بآسانی تمام بلا امداد غیرے تمام دُنیا کو بناتا ہے اور تمام کھیلوں کا سہارا ہے -

۲- جو سب کو جیتنے والا ہے - وہ دیو ہے یعنی سب پر غلبہ پانیوالا اور خود غیر مغلوب ہے

۳- جو انصاف و بے انصافی کے معاملات کو جتانیوالا اور ہدایت کرنیوالا ہے -

۴- جو متحرک اور ساکن دُنیا کو وجود میں لانیوالا - روشن کرنے والا - یعنی ظاہر کرنیوالا ہے -

۵- جو سب لوگوں سے تعریف کے لائق ہے - اور لائق مذمت نہیں -

۶- جو راحت بخشتا ہے - وہ دیو ہے - یعنی جو راحت بالذات ہے - اور دوسروں کو راحت بخشتا ہے - اور جس کو ذرا بھی دُکھ نہیں ہوتا ہے ÷

۷- جو مسرور ہے - وہ دیو ہے یعنی جو خود ہمیشہ سرور میں رہنے والا اور رنج سے آزاد ہے - اور دوسروں کو خوشی دینے والا اور دُکھوں سے چھڑانے والا ہے ÷

۸- جو سُلاتا ہے وہ دیو ہے - یعنی جو پرلے کے وقت علت مادی کے اندر جیووں کو

نتیجہ کیہلاتے ہیں تب بنتے ہیں اور اسطرح ایشور انکو رلاتا ہے اسلئے پرمیشور کا نام "رودر" ہے

आपो नारा इति प्रोक्ता आपो वै नर सूनवः

ता यदस्यायनं पूर्वं तेन नारायणः स्मृतः ॥ منوادھیائے ۱ شلوک ۱۰ ॥

۴۰ - نارائن | پانی اور جیووں کا نام "نارا" ہے چونکہ وہ اس کے "این" یعنی جائے قیام ہیں۔ اس لئے سب جیووں میں جو محیط پرماتما ہے۔ اس کا نام "نارائن" ہے۔

۴۱ - چندر | चदि आह्लादे مصدر चद "چد" (بمعنی فرحت) سے لفظ "چندر" مشتق ہوا ہے جو فرحت میں ہو یا فرحت پہنچاوے۔ وہ "چندر" ہے۔ چونکہ ایشور آنند مطلق ہے اور سب کو آنند بخشنے والا ہے۔ اس لئے ایشور کا نام "چندر" ہے۔

۴۲ - منگل | मगि गत्यर्थक مصدر मङ्ग "منگ" (بمعنی حرکت و علم و حصول) سے ازروئے قاعدہ ویاکرن اس سوتر मङ्गेरलच् سے لفظ "منگل" مشتق ہوا ہے۔ جو شادمان (خوش) ہو یا شادمانی بخشے وہ منگل ہے چونکہ وہ خوشی باسرور بالذات ہے اور تمام جیووں کی شادمانی کا باعث ہے اسلئے اس پرمیشور کا نام "منگل" ہے۔

۴۳ - بدھ | बुध अवगमने مصدر बुध "بدھ" (سمجھنا) سے لفظ "بدھ" مشتق ہوا ہے جو سمجھتا ہے یا سمجھاتا ہے۔ وہ "بدھ" ہے چونکہ خود علم بالذات ہے۔ اور جیووں کے علم کا باعث ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "بدھ" ہے۔

دیکھو لفظ نمبر ۲۳ برہسپتی | لفظ बृहस्पति کے معنی پہلے لکھ چکے ہیں۔

۴۴ - شکر | ईशुचिर् पूतिभावे مصدر शुच् "شچ" (پاکیزگی) سے لفظ "شکر" بنا ہے۔ جو پاک ہے یا پاک کرتا ہے۔ وہ "شکر" ہے۔ چونکہ وہ خود نہایت پاک ہے اور اس کی صحبت سے جیو بھی پاک ہو جاتا ہے اسلئے ایشور کا نام "شکر" ہے۔

۴۵ - سنیچر | चर गतिभक्षणयोः مصدر चर "چر" (حرکت - علم - حصول - کھانا) کے ساتھ حرف "شنیس" शनैस् کے لگانے سے لفظ "سنیچر" بنا ہے۔ جو آسانی سے ملتا ہے۔ وہ سنیچر ہے۔ چونکہ وہ سب میں موجود بالذات اور مستقل مزاج ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "سنیچر" ہے۔

۴۶ - راہو | रह त्यागे مصدر रह "رہ" (چھوڑنا) سے لفظ "راہو" بنتا ہے۔ جو دشٹوں کو ترک کر دیتا ہے۔ یا جو دشٹوں سے چھڑاتا ہے وہ ایشور "راہو" ہے

(لفظی ترجمہ - جو قبول کیا جاتا ہے - اور تمام وجودوں کو اپنے اندر رکھنا ہے۔ اس کو اَنّ کہتے ہیں - مترجم)*

{میں اَنّ (اندر رکھنے والا) ہوں - میں اَنّ ہوں - میں اَنّ ہوں*}
{میں اَنّاد (اَنّ بمعنی جگت سے تسلیم کے قابل) ہوں - میں اَنّاد ہوں - میں اَنّاد ہوں*}
(تیتری اُپنشد انوواک ۲ - منتر ۱۰)

{متحرک و ساکن کو قابو میں رکھنے کے باعث اَنّاد (قابو میں رکھنے والا) کہلاتا ہے*

یہ دیاس منی کی تصنیف "شاریرک سُوتر" ہے - چونکہ پرمیشور سب کو اپنے اندر رکھتا ہے۔ سب کیواسطے قابل قبولیت ہے اور متحرک اور غیر متحرک جہان کو اپنے قابو میں رکھنے والا ہے - اِس لئے اِس ایشور کے (علی الترتیب) اَنّ - اَنّاد - اور اَنّا نام ہیں۔ اور جو اِس موقعہ پر تین دفعہ ایک عبارت آئی ہے۔ وہ تعظیم کی غرض سے ہے - جس طرح گولر کے پھل میں کیڑے پیدا ہو کر اُسی میں رہتے اور فنا ہو جاتے ہیں - اسی طرح پرمیشور کے اندر تمام جہان کی حالت ہے*

| ۳۹ - وشو | مصدر "وس" वस निवासे (بمعنی بسنا) سے لفظ "وشو" بنتا ہے - چونکہ اُس میں تمام "آکاش" وغیرہ وجود بستے ہیں - اور وہ سب میں بس رہا ہے - اس لئے اُس پرمیشور کا نام "وشو" ہے*

| دیکھو لفظ نمبر ۱۸ "رُودر" | रुदिर अश्रुविमोचने "رُودر" (بمعنی رونا) پر علامت णिच "نِچ" لگانے سے لفظ "رُودر" مشتق ہوتا ہے - جو نا انصافی کرنے والے لوگوں کو رُلاتا ہے - وہ "رُودر" ہے - چونکہ ایشور بدکرداروں کو رُلاتا ہے۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "رُودر" ہے*

| بدکرداروں کو رُلانے سے مراد | यन्मनसा ध्यायति तद्वाचा वदति यद्वाचा वदति तत् कर्मणा करोति यत् कर्मणा करोति तदभिसम्पद्यते ॥

یہ یجروید کے براہمن گرنتھ کا قول ہے - جیو جس بات کا من سے خیال کرتا ہے۔ اس کو زبان سے بولتا ہے اور جو زبان سے بولتا ہے - اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔ اور جو عمل کرتا ہے - اس کو پاتا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا۔ کہ جیو جس طرح کا فعل کرتا ہے اُسی طرح کا نتیجہ پاتا ہے جب بُرے اعمال کرنیوالے جیو ایشور کے انصافانہ آئین سے دکھ کے

حفاظت کرے وہ پتا ہے" چونکہ وہ سب کا محافظ ہے۔ جس طرح باپ اپنی اولاد پر ہمیشہ مہربان ہو کر اُن کی بہتری چاہتا ہے۔ اسی طرح پرمیشور بھی سب جیووں کی بہتری چاہتا ہے۔ اس لئے اس کا نام "پتا" ہے ⁂

۵۲۔ پتامہ | جو پتاؤں کا پتا ہے۔ وہ "پتامہ" ہے۔ چونکہ وہ پتاؤں کا بھی پتا ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام پتامہ ہے ⁂

۵۳۔ پرپتامہ | جو دادا کا باپ ہو وہ پرپتامہ (پردادا) ہے۔ چونکہ وہ پتاؤں کے پتاؤں کا بھی پتا ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "پرپتامہ" ہے ⁂

۵۴۔ ماتا | "جو تمام جیووں کی بہتری چاہے۔ وہ ماتا ہے"۔ جس طرح از حد مہربانی اور محبت کرنیوالی ماں اپنے بچوں کا سُکھ اور بہتری چاہتی ہے۔ اسی طرح پرمیشور بھی تمام جیووں کی بہتری چاہتا ہے۔ اس لئے اس کا نام "ماتا" ہے ⁂

۵۵۔ آچاریہ | चर गति भक्षणयोः مصدر "چر" (حرکت علم حصول اور کھانا) کے پہلے حرف आङ् کے لگانے سے لفظ "آچاریہ" بنتا ہے۔ جو نیک چلنی سکھلاوے اور تمام ودیا (علم) حاصل کرائے وہ "آچاریہ" ہے۔ چونکہ نیک چلنی کا سکھانیوالا اور تمام علموں کے حاصل ہونیکا باعث ہو کر ہر طرح کا علم سکھانیوالا ہے اسلئے پرمیشور کا نام آچاریہ ہے۔

۵۶۔ گورو | गृ शब्दे مصدر "گری" (یعنی بولنا) سے لفظ "گرو" بنتا ہے۔ جو دھرم کی باتوں کی ہدایت کرے وہ گورو ہے۔ स पूर्वेषामपि गुरुः कालेनानवच्छेदात् ॥ योगसमाधिपादे सू० २६॥ - یوگ سمادھی پاد ۲۶۔
(زمانہ سے محدود نہ ہونے کی وجہ سے تمام متقدمین کا گرو ہے)۔
چونکہ پرمیشور ویدوں کا اپدیش کرنیوالا ہے جو کہ سچے دھرم کے بیان کرنیوالے اور تمام علوم کے مخزن ہیں۔ نیز دُنیا کے ابتدا میں اگنی وایو آدتیہ۔ انگرا اور برہما وغیرہ جملہ گرووں کا بھی گورو ہے۔ اور کبھی فنا نہیں ہوتا۔ اس لئے اُس پرمیشور کا نام "گرو" ہے ⁂

۵۷۔ اج | अज गतिक्षेपणयोः (जनी प्रादुर्भावे) مصادر "اج" (یعنی حرکت علم حصول اور پھینکنا) اور جن (یعنی نمودار ہونا) سے لفظ "اج" بنتا ہے۔ جو مادہ کے اجزا کو دُنیا بنانے کی غرض سے ملاتا یا اُن کا علم رکھتا ہے یا جو کبھی پیدا نہیں ہوتا وہ "اج" ہے۔ چونکہ وہ مادہ کے تمام اجزا آکاش وغیرہ عناصر اور ذرات کو مناسب طریقہ پر ملاتا ہے جسم کے ساتھ

چونکہ وہ ذاتِ واحد ہے یعنی اس کے وجود میں کسی دوسری شے کی
شمولیت نہیں ہے اور وہ بُرائی کو ترک کرنے والا۔ اور دوسروں کو اُن سے
چھڑانے والا ہے۔ اس لئے اُس پرمیشور کا نام "راہو" ہے ؞

۴۷۔ کیتو | कित निवासे रोगापनयने च مصدر "کِت" (بمعنی قیام اور رفع مرض)
سے لفظ "کیتو" بنتا ہے۔ کیونکہ وہ دُنیا کا جائے قیام اور روگوں (بیماریوں) سے بری
ہے یا بیماریوں کو دُور کرنے والا ہے۔ اس لئے وہ کیتو ہے۔ اور نجات کے طلبگاروں
کو مکتی میں تمام مرضوں سے رہائی بخشتا ہے اسواسطے بھی پرمیشور کا نام "کیتو" ہے ؞

۴۸۔ یجنہ | مصدر "یج" यज देव पूजा सङ्गतीकरणदानेषु (ایشور پوجا۔ ملاپ و خیرات)
سے لفظ "یجنہ" بنا ہے यज्ञो वै विष्णुः "یجنہ" "وشنو" ہے۔ یہ برہمن گرنتھ کا قول
ہے۔ جو تمام جگت کی چیزوں کو ترتیب دے رہا ہے یا جس کی عالم لوگ عزت کرتے
ہیں۔ وہ "یجنہ" ہے۔ چونکہ وہ ساری دُنیا کی چیزوں کو ملاتا ہے۔ اور تمام عالموں کے
لئے قابل تعظیم ہے اور برہما سے لے کر سب رِشی مُنیوں کے لئے قابل تعظیم تھا۔ ہے
اور رہیگا۔ اس لئے اُس پرماتما کا نام "یجنہ" ہے۔ کیونکہ وہ ہر جگہ موجود ہے ؞

۴۹۔ ہوتا | مصدر हु दानादनयोः आदाने च इत्येके (دینا۔ کھانا و بقول بعض لینا)
سے لفظ "ہوتا" بنتا ہے۔ جو ہون کرے وہ "ہوتا" ہے۔ چونکہ وہ جیووں کو دینے
کے لائق چیزوں کا دینے والا ہے۔ اور لینے کے لائق چیزوں کو لیتا ہے۔ اس
لئے اس ایشور کا نام "ہوتا" ہے ؞

۵۰۔ بندھو | बन्ध बन्धने "بندھ" (باندھنا) سے لفظ "بندھو" ہوتا ہے جو
اپنے اندر متحرک و غیر متحرک دُنیا کو باندھ رہا ہے۔ عزیزوں کی طرح دہرماتماؤں کو سُکھ
پہنچانے کیلئے مدد دے رہا ہے۔ وہ ایشور "بندھو" ہے۔ یعنی چونکہ اس نے اپنے
اندر تمام "لوکوں" (نظاموں) کو قانونِ قدرت سے ضبط میں کر رکھا ہے۔ اور
بھائیوں کی طرح مددگار ہے۔ اسی وجہ سے وہ اپنے اپنے دائرے اور قانون کو نہیں توڑ
سکتے اور جس طرح کہ بھائیوں کا مددگار بھائی ہوتا ہے۔ اسی طرح پرمیشور بھی زمین وغیرہ
کو قائم اور محفوظ رکھتا ہے اور سُکھ کا دینے والا ہے اس لئے اس کا نام "بندھو" ہے ؞

۵۱۔ پتا | पा रक्षणे مصدر "پا" (حفاظت) سے لفظ "پتا" بنا ہے "جو سب کی

ے اور جس کے ہونے میں قید یا شرط نہیں - وہ برہم
نی ماضی مستقبل - حال تینوں زمانوں میں زوال پذیر
کہتے ہیں -

ا مصدر "چت" (یعنی عقل) سے لفظ "چت" بنتا
یان دے رہا ہے - اس پرم برہم کو "چت" کہتے
ہے - اور تمام جیووں کو علم دیتا ہے - اور سچ جھوٹ
س پرماتما کا نام "چت" ہے +

لوں کے مفہوم صفات سے موصوف ہونیکے باعث
کہتے ہیں -

- "यो नित्यध्रुवोऽचलोऽविना" جو ہمیشہ قائم ہے -
- وہ "نتیہ" کہلاتا ہے - چونکہ وہ قائم بالذات غیر فانی
شور کا نام ہے +

"شدھ" (یعنی پاکیزگی) سے لفظ "شدھ" بنا ہے
ے - وہ "شدھ" ہے - چونکہ وہ خود پاک اور تمام
پاک کرنے والا ہے اس لئے اس ایشور کا نام "شدھ" ہے -

مصدر "بدھ" (جاننا) پر علامت "کتہ" لگانیسے لفظ
- جو ہمیشہ علم والا (علیم) اور سب کو علم دینے والا ہے وہ
سب کو جاننے والا ہے - اسلئے ایشور کا نام "بدھ" ہے +

ر "مچ" (رہائی پانا) سے لفظ "مکت" بنتا ہے -
ے والوں کو نجات (چھٹکارا) دیتا ہے - وہ جگدیشور
پاکیوں سے الگ اور تمام طالبانِ نجات کو تکلیفوں سے
ں پرماتما کا نام "مکت" ہے +

اسی واسطے پرمیشور نتیہ شدھ بدھ مکت سوبھاؤ یعنے
الم) اور آزاد بالخاصہ ہے +

ئ مصدر "کری" (کرنا) کے ماقبل "نر" اور "آ"

جیوؤں کا تعلق پیدا کرکے اُن کو جنم دیتا ہے مگر خود کبھی جنم نہیں لیتا۔ اسلئے ایشور کا نام "اج" ہے۔

دیکھو لفظ نمبر۲ برہما : बृह बृहि वृद्धौ مصدر "بریہہ" (بمعنی بڑھنا) سے لفظ "برہما" مشتق ہوتا ہے۔ جو تمام دُنیا کو بنا کر بڑھائے۔ وہ برہما ہے۔ چونکہ پرمیشور تمام دُنیا کو پیدا کرکے بڑھاتا ہے۔ اِس لئے اُس کا نام "برہما" ہے۔

۵۸۔ ستیہ ۵۹۔ گیان ۶۰۔ اننت دیکھو لفظ نمبر۳ برہم۔

"सत्यं ज्ञानमनन्तं ब्रह्म" "برہم ستیہ۔ گیان۔ اننت ہے"۔ یہ تیتری اُپنشد کا قول ہے جو پدارتھ ہیں اُن کو ست کہتے ہیں۔ جو اُن میں بھی افضل ہو۔ اس کو "ستیہ" کہتے ہیں۔ جو متحرک غیر متحرک دُنیا کو جانتا ہے۔ وہ "گیان" کہلاتا ہے۔ جس کا کوئی انجام کوئی معیار اور کوئی حد نہ ہو۔ وہ "اننت" کہلاتا ہے۔ سب سے بڑا ہونے پر "برہم" کہلاتا ہے۔

جو اشیا ہوں یعنی ہستی رکھتی ہیں۔ اُن کو "ست" کہتے ہیں۔ اُن میں کامل ہونے کی وجہ سے پرمیشور کا نام "ستیہ" ہے۔

چونکہ وہ جاننے والا ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "گیان" ہے۔

چونکہ اس کا کوئی انجام۔ معیار یا حد نہیں۔ یعنی اس میں اس طرح کا پیمانہ نہیں لگ سکتا۔ کہ وہ اتنا لمبا چوڑا چھوٹا بڑا ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "اننت" ہے۔

۶۱۔ اَنادی : डुदाञ् दाने مصدر "دا" (بمعنی دُنیا) کے ماقبل आङ् "آ" لگانے سے لفظ "آدی" اور اس کے ماقبل नञ् "نہ" آنے سے لفظ "انادی" مشتق ہوتا ہے جس کے ماقبل کچھ نہیں۔ مگر مابعد ہے۔ اس کو "آدی" کہتے ہیں۔ اور جس کی ابتدائی علت وغیرہ کوئی بھی نہ ہو۔ وہ "انادی" ایشور ہے۔ یعنی یہ کہ جس کی ہستی پہلے سے نہیں۔ مگر پیچھے سے ہے۔ وہ "آدی" کہلاتا ہے۔ چونکہ پرمیشور کی علت کوئی نہیں۔ اس واسطے اس کا نام "انادی" ہے۔

۶۲۔ آنند : टुनदि समृद्धौ مصدر "نند" (بمعنی عروج) کے ماقبل आङ् "آ" آنے سے لفظ آنند بنتا ہے۔ جس میں تمام مکت آنند (راحت) پاتے ہیں۔ یا جو سب جیوؤں کو آنند دیتا ہے وہ "آنند" ہے۔ چونکہ وہ بالذات آنند ہے۔ اور اس میں تمام مکت جیو آنند پاتے ہیں یعنی تمام دھرماتما جیوؤں کو آنند بخشتا ہے اسلئے ایشور کا نام "آنند" ہے۔

۶۳۔ ست : अस भुवि مصدر "اس" (بمعنی ہونا) سے لفظ "ست" بنتا ہے

بنتا ہے۔ چونکہ تمام دُنیا۔ عالم۔ ویوگی لوگ اس کی عبادت کرتے ہیں اِس لئے اس
پرمیشور کا نام "شری" ہے +

۷۹۔ لکشمی | लक्ष दर्शनाङ्कनयोः مصدر "لکش" (بمعنی دیکھنا اور شکل و نقش بنا
نشان لگانا (حد بندی کرنا) سے لفظ "لکشمی" بنتا ہے۔ جو متحرک غیر متحرک دنیا کو دیکھ رہا
ہے یا انکی شکلیں بنا رہا ہے یا حد بندی کر رہا ہے اور بذریعہ وید آیت اور یوگیوں سے دیکھا
جاتا ہے وہ سب کا پیارا ایشور لکشمی ہے۔ چونکہ متحرک غیر متحرک دنیا کو دیکھتا اور اُن کو دیکھنے
کے لائق بناتا ہے۔ جیسے جسم کی آنکھ۔ ناک اور درخت کے پتے۔ پھول پھل جڑ۔ پرتھوی
اور جل کے سیاہ سرخ و سفید رنگ اور مٹی و پتھر چاند و سورج وغیرہ نشانات بناتا اور سب کو
دیکھتا ہے اور تمام آرائشوں کی آرائش ہے اور وید وغیرہ شاستر یا دھارمک عالم یوگیوں کی
نشانہ یعنی دیکھنے (دھیان لگانے) کے قابل ہے اس لئے پرمیشور کا نام "لکشمی" ہے۔

۸۰۔ سرسوتی | सृ गतौ مصدر "سری" سے لفظ "سرس" اور اس پر علامت मतुप्
"متب" لگانے سے لفظ "سرسوتی" مشتق ہوتا ہے جس کے شعور میں انواع و اقسام کا
علم ہو وہ "سرسوتی" ہے۔ چونکہ اس کو بہت قسم کا علم یعنی الفاظ معانی۔ انکا باہمی تعلق
اور انکے استعمال کا ٹھیک ٹھیک علم ہے۔ اِس لئے پرمیشور کا نام "سرسوتی" ہے

۸۱۔ سرو شکتی مان | جس میں کامل طاقتیں موجود ہوں۔ وہ "سرو شکتی مان" ایشور ہے۔ چونکہ
وہ اپنے کاموں کے کرنے میں کسی اور کی امداد نہیں چاہتا۔ اپنی ہی طاقت سے اپنے تمام
کام پورے کرتا ہے۔ اِس لئے پرماتما کا نام "سرو شکتی مان" ہے +

۸۲۔ نیائے کاری | णीञ् प्रापणे مصدر "نی" (بمعنی لیجانا) سے لفظ نیائے مشتق
ہوتا ہے۔ "प्रमाणैरर्थपरीक्षणं न्यायः" بذریعہ ثبوت چیزوں کے امتحان کو
نیائے (انصاف) کہتے ہیں۔ یہ قول نیائے سوتروں کی شرح (مترجمہ واتسائن منی) کا ہے
طرفداری چھوڑ کر کارروائی کرنا "نیائے" ہے یعنی جو پرتیکش وغیرہ ثبوتوں کی جانچ سے
سچ سچ ثابت ہو۔ یا جو تعصب چھوڑ کر دھرم پر عمل کرنا ہے۔ وہ "نیائے" کہلاتا ہے اور
جسکی عادت نیائے (انصاف) کرنیکی ہو۔ وہ "نیائے کاری" ایشور ہے۔ چونکہ اسکی خصلت ہی انصاف
کرنے یعنی بلا طرفداری کارروائی کرنیکی ہے اِس لئے اس ایشور کا نام "نیائے کاری" ہے

۸۳۔ دیالو | (दयदानगतिरक्षणहिंसादानेषु) مصدر "دیہ" بمعنی دینا۔

لگانیسے لفظ "نراکار" بنتا ہے۔ جو شکل و صورت والا نہ ہو۔ وہ "نراکار" ہے۔ چونکہ اُس کی شکل کوئی نہیں اور نہ کبھی جسم کو اختیار کرتا ہے۔ اسلئے پرمیشور کا نام "نراکار" ہے۔

۷۲۔ نرنجن (अञ्जू व्यक्तिम्लक्षणकान्तिगतिषु) مصدر "انج" (ظہور، لیپ خواہش۔ حرکت۔ علم۔ حصول) سے لفظ "انجن" اور اس کے ماقبل حرف "نر" کے ملانیسے لفظ "نرنجن" بنتا ہے۔ جو "انجن" یعنی شکل بد خواہش رکھنے اور حواس سے محسوس ہونے والا نہ ہو۔ وہ "نرنجن" ہے چونکہ بد شکل ہیچوں جیسے جلن۔ بُری خواہش اور آنکھ وغیرہ حواس سے محسوسات (دُنیا) کی طرف جانے سے مبرّا ہے۔ اسلئے پرمیشور کا نام "نرنجن" ہے۔

۷۳۔ گنیش۔ گنپتی गण संख्याने مصدر "گن" (شمار) سے لفظ "گن" بنتا ہے اور اسکے بعد لفظ "ایش یا پتی" (مالک۔ پرورش کنندہ) لگانے سے "گنیش اور گنپتی" لفظ بنتے ہیں۔ یعنی جو مادہ وغیرہ جڑھ اور جیو شمار میں آتے ہیں۔ اُن کا مالک یا پرورش کرنیوالا ہے۔ اسلئے اس ایشور کا نام "گنیش" و "گنپتی" ہے۔

۷۴۔ وشویشور "यो विश्वमीष्टे स विश्वेश्वरः" جو دُنیا پر حکومت کرنے والا ہے۔ وہ "وشویشور" ہے۔ چونکہ وہ دُنیا کا حاکم ہے۔ اسلئے اس پرمیشور کا نام "وشویشور" ہے۔

۷۵۔ کوٹستھ "यः कूटेऽनेकविधव्यवहारे स्वस्वरूपेणैव तिष्ठति स कूटस्थः परमेश्वरः" جو مختلف قسم کے کاروبار میں اور اپنی ذات و صفات میں قائم و برقرار ہے۔ وہ پرمیشور "کوٹستھ" ہے۔ چونکہ وہ باوجود تمام کاروبار میں رہنے اور تمام کاروبار کا سہارا ہونیکے کبھی کسی کاروبار میں اپنے سروپ کو نہیں بدلتا۔ اس لئے پرمیشور کا نام "کوٹستھ" ہے۔

۷۶۔ دیوی جس قدر معنے لفظ دیو کے لکھے گئے ہیں۔ اسی قدر لفظ "دیوی" کے بھی ہیں۔

پرمیشور کے نام مذکر، مؤنث اور مخنث تینوں صیغوں کے ہیں پرمیشور کے نام تینوں لنگوں (صیغوں) میں آتے ہیں۔ جیسے برہم چت اور ایشور۔ جب ایشور کی صفت ہوگی۔ تب دیو کہلائیگا۔ اور جب چت کی صفت ہوگی۔ تب دیوی۔ اسلئے ایشور کا نام "دیوی" ہے۔

۷۷۔ شکتی शक्लृ शक्तौ: مصدر "شک" (بمعنی طاقت) سے لفظ "شکتی" بنتا ہے۔ چونکہ وہ تمام دُنیا کے بنانیکی طاقت رکھتا ہے اسلئے اس پرمیشور کا نام "شکتی" ہے۔

۷۸۔ شری श्रिञ् सेवायाम् مصدر "شری" (بمعنی خدمت) سے لفظ "شری"

وکلفت جس قدر جیو کے گُن ہیں۔ ان سب سے جدا ہے۔ اسلئے پرماتما کا نام "نرگن" ہے۔
اِس میں "अशब्दमस्पर्शमरूप मव्ययम्" وغیرہ اُپنشدوں کا پرمان ہے۔
یعنی وہ آواز جسن و صُورت وغیرہ صفات سے آزاد ہے۔ اسلئے وہ "نرگن" کہلاتا ہے۔

۸۶۔ سگن — جس میں گُن ہوں۔ وہ "سگن" ہے۔ چونکہ کامل علم۔ کامل راحت۔ پاکیزگی۔ بیحد طاقت وغیرہ صفتیں رکھتا ہے۔ اسلئے پرمیشور کا نام "سگن" ہے جسطرح خاک۔ بُو وغیرہ صفات رکھنے سے "سگن" اور خواہش وغیرہ صفات کے نہ رکھنے سے "نرگن" ہے۔ اسی طرح جگت اور جیو کی صفتوں سے الگ رہنے کی وجہ سے پرمیشور "نرگن" اور عالم کل وغیرہ صفات رکھنے سے "سگن" ہے غرضیکہ ایسی کوئی بھی شے نہیں ہے جو "سگن" اور "نرگن" نہ ہو۔ جیسے چیتن کے صفات نہ رکھنے سے بیجان چیز "نرگن" اور اپنی ذاتی صفات رکھنے سے "سگن" ہے اسی طرح جڑھ بے علم وغیرہ صفات کے نہ ہونے سے جیو "نرگن" اور اپنی ذاتی صفات مثل خواہش وغیرہ رکھنے سے "سگن" ہے۔ اسی طرح پرمیشور کی بابت بھی سمجھنا چاہیئے ❊

۸۷۔ انترِیامی — جس کا خاصہ انضباط باطن (دلوں کو ضبط میں رکھنا ہو) وہ "انتریامی" ہے۔ چونکہ وہ کل سانس لینے والی اور نہ لینے والی دُنیا کے اندر موجود رہ کر سب کو انتظام میں چلانے والا ہے۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "انتریامی" ہے ❊

۸۸ دہرم راج — جو دہرم میں چمک رہا ہو۔ وہ "دہرم راج" ہے۔ چونکہ وہ دہرم ہی میں جلوہ گر ہے اور ادہرم سے خالی ہے اور دہرم ہی کا جلوہ دے رہا ہے اس لئے اس پرمیشور کا نام "دہرم راج" ہے۔

۸۹ یم — مصدر "یم" "यमु उपरमे" (باز رہنا یا باز رکھنا) سے لفظ "یم" بنتا ہے۔ جو تمام جانداروں کو انتظام میں رکھے۔ وہ "یم" ہے۔ چونکہ وہ تمام جانداروں کو اُن کے افعال کے مطابق نتیجہ دینے کے قانون میں چلاتا ہے۔ اور تمام بے انصافیوں سے الگ رہتا ہے۔ اِس لئے پرمیشور کا نام "یم" ہے ❊

۹۰۔ بھگوان — مصدر "بھج" "भज सेवायाम्" (خدمت و پرستش) سے لفظ "بھگ" بنا ہے اور اس پر علامت "متپ" لگانے سے لفظ بھگوان مشتق ہے۔ جو تمام جلال و حشمت رکھتا ہو یا جس کی خدمت کی جاوے وہ "بھگوان" ہے۔ چونکہ وہ تمام جلال و حشمت رکھتا ہے اور قابل پرستش ہے۔ اس لئے اس ایشور کا نام بھگوان ہے ❊

دیکھو لفظ نمبر ۵۔ منو — مصدر "من" "मन ज्ञाने" (بمعنی جاننا) سے لفظ "منو" بنتا

حرکت - علم، حصول، حفاظت، ضرر لینا) سے لفظ "دیا" بنتا ہے - جس کے ذریعہ کوئی دیوے جانے - حفاظت کرے - ضرر پہنچاوے - وہ "دیا" ہے - جس میں بہت دیا ہو۔ وہ "دیالو" پرمیشور ہے ✣

چونکہ وہ بے خوفی کا بخشنے والا - سچ جھوٹ اور تمام علموں کا جاننے والا تمام نیکوکاروں کی حفاظت کرنے اور بدکاروں کو مناسب سزا دینے والا ہے۔ اس لئے پرماتما کا نام "دیو" ہے ✣

۸۴- ادویت دو کا ہونا "دویتا" اور دو اجزا سے مشتمل ہونا - ان کو "دوئیت" کہتے ہیں - جسمیں "دوئیت" یعنی دوسرے ایشور کا ہونا نہ ہو۔ وہ "ادویت" ہے یہ ہم جنس و غیر جنس کا یا اپنی ذات کا کوئی فرق نہیں رکھتا یعنی چونکہ وہ "دوئیت" یعنی دو ہونے اور دو حصوں پر مشتمل ہونے سے آزاد ہے۔ نیز ہم جنسیت سے جیسے آدمی کا ہم جنس دوسرا آدمی ہوتا ہے و غیر جنسیت سے جیسے انسان سے علیحدہ جنس درخت پتھر وغیرہ ہیں اور فرق ذاتی سے جیسے جسم میں آنکھ، ناک، کان وغیرہ اجزا کا فرق ہے۔ وہ بری ہے۔ چنانچہ اس طور پر کوئی دوسرا اس کا ہم جنس ایشور یا غیر جنس ایشور نہیں[1]۔ نیز وہ اپنی ذات میں مختلف چیزوں سے بری یکتا پرمیشور[2] ہے۔ اس لئے پرماتما کا نام "ادویت" ہے ✣

۸۵- نرگن جو گنے جاویں - وہ گن ہیں۔ یا جن سے گنتی کی جاوے وہ گن ہیں۔ جو گنوں سے آزاد ہے - وہ ایشور نرگن ہے۔ جتنے ستوگن[3] رجوگن تموگن، صورت ذائقہ لمس - بو وغیرہ بیجان چیزوں کی صفات ہیں - اور نقص علم (کم علمی) رغبت نفرت - و علم معکوس (اگیان)

---

[1] یعنی جس طرح مختلف جنس بیل وغیرہ باہمدگر غیر جنس ہونے پر بھی حیوانیت سے خالی نہیں ہیں اسی طرح ایشور کے معاملہ میں کوئی ایسا نہیں ہے جس میں کسی دوسرے طریقہ پر ایشور پن ہو ✣

[2] یعنی اس کی ذات مختلف چیزوں - آنکھ ناک کان - دل - دماغ - وغیرہ کی طرح نہیں ہیں ✣

[3] مادی اجزا کی تعریف میں لفظ ستوگن کے معنی حالت لطیف - رجوگن کے معنے حالت جوش تموگن کے معنے حالت کثیف ہوتے ہیں اگر روح کیلئے ان الفاظ کا استعمال ہو تو حسب ذیل معنے ہوتے ہیں

(الف) ستوگن - سچائی - انصاف - پاکیزگی - محبت - پراپکار - وغیرہ -

(ب) رجوگن - تیز مزاجی - غصہ - جوش نفسانی ✣

(ج) تموگن - تیرہ باطنی - جہل - غفلت وغیرہ (مترجم) ✣

[प्रीञ् तर्पणे कान्तौ च مصدر "پری" (بمعنی سیری و خواہش) سے
یہ بنتا ہے - جو سیری بخشے اور پیارا لگے - وہ پریہ ہے - چونکہ وہ تمام دھرماتماؤں
ں خواہش کرنیوالوں اور نیک آدمیوں کو خوشی بخشتا ہے - اور سب کے
قابل محبّت ہے - اس لئے اُس پرمیشور کا نام "پریہ" ہے ÷

بھو | भू सत्तायाम् مصدر "بھو" (بمعنی ہونا) کے ماقبل لفظ سوئم کے
سے لفظ سویمبھو مشتق ہوتا ہے - وہ "سویمبھو" ایشور ہے - یعنی چونکہ وہ آپ سے
ہے - کسی نے اُس کو پیدا نہیں کیا - اس لئے اس پرماتما کا نام
بھو" ہے ÷

[कु शब्दे مصدر "کو" (بمعنی آواز) سے لفظ "کوی" بنتا ہے - جو تمام
ایت کرتا ہے - وہ ایشور "کوی" ہے - چونکہ وہ ویدوں کے ذریعہ تمام علموں کی
یوالا اور جاننے والا ہے - اِس لئے پرمیشور کا نام "کوی" ہے ÷

براشو | शिवु कल्याणे مصدر شو بمعنی عافیت سے لفظ "شو" بنتا
ں مقولہ बहुलमेतन्निदर्शनम् " سے لفظ "شو" مصدر مانا گیا ہے -
عافیت اور عافیت بخشنے والا ہے - اسلئے پرمیشور کا نام "شو" ہے ÷

م مذکورہ بالا کے اور | ۵ - پرمیشور کے سو نام اُوپر لکھے گئے ہیں - ان کے علاوہ
ر نام پرمیشور کے ہیں | اور بھی پرماتما کے بیشمار نام ہیں - کیونکہ جس طرح پرمیشور
فعل اور خاصیتیں بیشمار ہیں اسی طرح اسکے نام بھی بے انتہا ہیں - اُن میں سے
فت فعل اور فطرت کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ نام ہے - پس میں نے جو نام لکھے
سمندر کے مقابلہ میں ایک بوند کی مانند ہیں - کیونکہ وید وغیرہ شاستر میں پرماتما کے صفات
طرت (خاصہ طبعی) بیشمار بیان کئے گئے ہیں! انکے پڑھنے پڑھانے سے واقفیت ہو سکتی
سری اشیا کا علم بھی انہیں لوگوں کو پورا پورا ہو سکتا ہے جو وید وغیرہ شاستروں کو پڑھتے ہیں ÷

شروع کتاب | ۶ - سوال - جس طرح دوسرے مصنف لوگ شروع درمیان اور
نے کی وجہ | خاتمہ پر منگل آچرن (حمد و ثنا) لکھتے ہیں - آپ نے نہ کچھ لکھا
رنہ کچھ کیا ہے ؟

اب - ہم کو ایسا کرنا واجب نہیں - کیونکہ اگر کوئی آغاز درمیان اور اختتام پر منگل

ہے۔ جو جانے یا جانا جاوے۔ وہ "منو" ہے۔ چونکہ وہ "منو" یعنی بالطبع علیم اور جاننے کے لائق ہے۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "منو" ہے ٭

٩١۔ پُرش: مصدر "پری" بمعنی پرورش بھرپور ہونا سے لفظ "پُرش" پॄ पालनपूरणयोः : بنتا ہے ہر جگہ موجود ہونے کی وجہ سے جو متحرک و غیر متحرک دنیا میں بھرپور ہو کر پرورش کر رہا ہے وہ "پُرش" ہے۔ چونکہ وہ دنیا میں بھرپور ہو رہا ہے اس لئے اس پرمیشور کو پرش کہتے ہیں ٭

٩٢۔ وشومبھر: डुधाञ् धारणपोषणयोः : مصدر "بھری" (بمعنی قیام و پرورش کے) ماقبل لفظ "وشو" لگا دینے سے "وشومبھر" مشتق ہوتا ہے۔ جو دنیا کو قائم رکھتا ہے اور پرورش کرتا ہے۔ وہ جگدیشور "وشومبھر" ہے چونکہ وہ دنیا کو قائم رکھنے والا اور پرورش کرنے والا ہے اسلئے پرمیشور کا نام "وشومبھر" ہے ٭

٩٣۔ کال: कल संख्याने مصدر "کل" (بمعنی گنتی) سے لفظ "کال" بنتا ہے جو تمام وجودوں کو شمار کرتا ہے۔ وہ "کال" ہے۔ چونکہ وہ دنیا کے تمام جیووں اور اشیاء کا شمار کرتا ہے۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "کال" ہے ٭

٩٤۔ شیش: शिष्लृ विशेषणे اس دھاتو سے لفظ "شیش" بنتا ہے جو باقی رہے۔ اس کو شیش کہتے ہیں۔ چونکہ وہ پیدائش اور فنا سے باقی ہے یعنی بچ رہتا ہے۔ اس لئے پرماتما کا نام شیش ہے ٭

٩٥۔ آپت: आप्लृ व्याप्तौ مصدر "آپ" بمعنی محیط ہونے سے لفظ "آپت" بنتا ہے جو تمام دھرماتماؤں کو ملتا ہے یا تمام دھرماتماؤں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اور فریب وغیرہ سے آزاد ہے۔ وہ "آپت" کہلاتا ہے۔ چونکہ سچی ہدایت کرنے والا اور علیم کل ہے۔ اور تمام دھرماتماؤں کو ملتا ہے اور دھرماتماؤں کیلئے حاصل کرنے کے لائق ہے۔ اور دغا فریب سے آزاد ہے۔ اس لئے اس پرماتما کا نام "آپت" ہے ٭

٩٦۔ شنکر: (डुकृञ् करणे) مصدر "کری" (بمعنی کرنا) کے ماقبل لفظ "شم" کے لگانے سے لفظ "شنکر" مشتق ہوتا ہے۔ جو "شم" یعنی سکھ کا دینے والا ہو۔ وہ شنکر ہے۔ چونکہ وہ "کلیان" یعنی "سکھ" کا دینے والا ہے۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "شنکر" ہے ٭

٩٧۔ مہادیو: لفظ دیو کے ماقبل لفظ "مہت" کے لگانے سے لفظ "مہادیو" بنتا ہے چونکہ مہان (عظیم) دیووں کا "دیو" یعنی عالموں کا بھی عالم اور سورج وغیرہ کا روشن کرنے والا ہے۔ اس لئے اس پرماتما کا نام "مہادیو" ہے ٭

ا بھاشیہ سے لیا گیا ہے۔ اس جگہ لفظ "اتھ" سے آغاز ہونیکے معنے سمجھے جاتے
ज्ञासा अथेत्या " یہ پورو میمانسا کا پہلا سوتر ہے اس جگہ لفظ
ے معنے میں آتا ہے۔ یعنی وید کے پڑھنے کے بعد 'वेदाध्ययनानन्तरम्
अथातो धर्मं व्या " یہ ویشیشک درشن کا پہلا سوتر ہے۔ اور
یم کے دھرم کی مفصل تشریح لکھی جاتی ہے अथ योगानुशासनम्
شاستر کا پہلا سوتر ہے۔ اس جگہ بھی "اتھ" بمعنی آغاز ہونیکے آتا ہے ؞

अथ त्रिविधदुःखात्यन्तनिवृत्तिरत्यन्तपुरुषार्थ

ن کا پہلا سوتر ہے۔ دُنیوی محسوسات کو بھوگنے کے بعد تین قسم کے دُکھوں
دور کرنے کے واسطے کوشش کرنی چاہیئے ؞

अथातो ब्रह्मजि " یہ ویدانت درشن کا پہلا سوتر ہے ؞
ओमित्येतदक्षर " یہ چھاندوگیہ اُپنشد کا پہلا سوتر ہے ؞
तस्योपव्याख " یہ مانڈوکیہ اپنشد کے آغاز کا فقرہ

، ان کتابوں کے آغاز کے فقرے ہیں ؞

ح دوسرے رشی منیوں کی کتابوں کے آغاز میں لفظ "اوم" اور "اتھ" لکھا
अग्न इळे, अग्न, ये त्रिषप्ताः परि "گئی" "اِٹ"
ی تپتا" الفاظ چاروں ویدوں کے شروع میں لکھے ہیں۔ "شری گنیشائے نمہ"
ں جگہ نہیں پائی جاتی۔ اور ویدک لوگ جو وید کے شروع لفظ "سری اوم" لکھتے
۔ یہ بات انہوں نے بام مارگ اور تانترک لوگوں کی جھوٹی بناوٹ سے سیکھی
شاستروں کے آغاز میں "سری" شبد کہیں نہیں۔ اسواسطے کتاب کے
ل "اوم" یا "اتھ" ہی لکھنا مناسب ہے ؞

ا مضمون ایشور کے متعلق لکھا گیا ہے۔ اس کے آگے تعلیم و
دان لکھا جائیگا۔

امی دیانند سرسوتی کی شستہ عبارت سے آراستہ تصنیف
ھ پرکاش کا پہلا باب دربیان اسمائے الٰہی ختم ہوا

کریگا۔ تو اس کتاب کے آغاز درمیان اور اختتام کے بیچ میں جو کچھ لکھا ہوگا۔ وہ منگل ہی منگل ہوگا
چنانچہ سانکھیہ درشن ادھیائے ۵ کا پہلا سوتر ہے کہ **मङ्गलाचरणं शिष्टाचारात्**
फलदर्शनाच्छ्रुतितश्चेति "جو پرمیشور کی منشا کے مطابق بلا رعایت سچی اور ویدوں میں
کہی ہوئی ہدایت ہے۔ اس پر ہر وقت اور ہر جگہ عمل کرنے کو منگل آچرن کہتے ہیں۔ کتاب کے
آغاز سے لیکر انجام تک بیچ بیچ لکھنا ہی منگلاچرن ہے۔ نہ یہ کہ ایک جگہ پر منگل ہو اور دوسری
جگہ پر امنگل لکھا جاوے۔ "**यान्यनवद्यानि कर्माणि तानि त्वया**
सेवितव्यानि नो **इतराणि**" بزرگ رشیوں کی تحریروں کا ملاحظہ کیجئے۔ یہ قول تیتریہ اپنشد پرپاٹھک ۷ انوواک ۱۱ کا ہے۔

ے - - ت شاستروں
میں ادم یا اتھ سے آغاز

اے بچو! جو ذمت سے خالی یعنی دھرم کے کام ہیں۔ وہی تم کو کرنے چاہئیں۔ ادھرم کے
کام ہرگز نہیں۔ اس لئے جو موجودہ زمانہ کی کتابوں میں۔

" "**श्री गणेशाय नमः**" — شری گنیش کو نمسکار
" "**सीतारामाभ्यां नमः**" — سیتارام کو نمسکار
" "**राधा कृष्णाभ्यां नमः**" — رادھا کرشن کو نمسکار
" "**श्री गुरुचरण भ्यां नमः**" — شری گورو کے چرن کو نمسکار
" "**हनुमते नमः**" — ہنومان کو نمسکار
" "**दुर्गायै नमः**" — درگا کو نمسکار
" "**बटुकाय नमः**" — وٹک کو نمسکار
" "**भैरवाय नमः**" — بھیرو کو نمسکار
" "**शिवाय नमः**" — شو کو نمسکار
" "**सरस्वत्यै नमः**" — سرسوتی کو نمسکار
" "**नारायणाय नमः**" — نارائن کو نمسکار

ایسی ایسی تحریریں دیکھنے میں آتی ہیں۔ ان کو عقلمند لوگ وید اور شاستروں کے خلاف
ہونے کی وجہ سے غلط ہی سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ویدوں اور رشیوں کی کتابوں میں کہیں بھی اس
قسم کا منگلاچرن دیکھنے میں نہیں آتا۔ البتہ رشیوں کی کتابوں میں لفظ "اوم" اور
"اتھ" دیکھنے میں آتے ہیں۔ دیکھئے "**अथ शब्दानुशासनम्**" **अथेत्ययं**

دن سے لے کر سولہویں دن تک ان بارہ دنوں میں سے گیارہویں اور تیرہویں رات کو چھوڑ کر باقی دس راتوں میں عمل متعلقہ حمل درست ہے ٭

حیض کے نمودار ہونے کے دن سے سولھویں رات کے بعد ہمبستری نہیں کرنی چاہئے اور جب تک دوبارہ وقت معینہ ہمبستری کا جیسا کہ بیان کیا گیا ہے نہ آئے۔ تب تک نیز حمل ٹھیر جانے کے بعد ایک برس تک صحبت نہ کریں۔ جب دونو کی جسمانی صحت ٹھیک ہو دل خوش ہو۔ اور کسی قسم کا غم نہ ہو (تب صحبت کریں) ٭

خوراک حسب ہدایت علم طب کھاویں اور خوش رہیں

۴۔ جس طرح چرک اور سشرت میں خوراک اور لباس کا بیان اور منوسمرتی میں مرد و عورت کے خوش و خرم رہنے کا طریق لکھا ہے۔ اس کے مطابق عمل کریں ٭

حاملہ ہونے کے بعد مزید احتیاط

۵۔ حمل ٹھیر جانے کے بعد عورت کو بہت احتیاط سے خوراک و پوشاک کا استعمال کرنا چاہئے۔ بعد وضع حمل ایک برس تک مرد سے عورت ہمبستر نہ ہو اور جب تک اولاد پیدا نہ ہو۔ عورت۔ عقل۔ طاقت۔ خوبصورتی۔ صحت ہمت۔ طمانیت وغیرہ اوصاف بڑھانیوالی اشیا ہی استعمال کرتی رہے ٭

بچہ کے پیدا ہونے پر کیا کیا کرنا چاہئے۔

۶۔ جب بچہ پیدا ہو تب اُسے اچھے خوشبودار پانی سے نہلانا اور نال کاٹنا اور اس کے بعد خوشبودار گھی وغیرہ کا ہوم[1] اور زچہ کے غسل اور خوراک کا مناسب انتظام کرنا چاہئے تاکہ بچہ اور زچہ کا جسم آہستہ آہستہ صحت و طاقت حاصل کرتا رہے

بچے کے دودھ پلانے کے متعلق ہدایات

۷۔ بچے کی ماں یا دایہ خوراک ایسی کھائے۔ جس سے دودھ میں بھی عمدہ خاصیتیں پیدا ہو جائیں ٭

زچہ کا دودھ چھ دن تک بچہ کو پلانا چاہئے۔ بعد ازاں دایہ پلایا کرے لیکن دایہ کو بچہ کے ماں باپ عمدہ اشیا کھلاتے پلاتے رہیں۔ اگر کوئی مفلس ہو اور دایہ نہ رکھ سکے۔ تو وہ گائے یا بکری کے دودھ میں ایسی ادویات جو عقل ہمت صحت بڑھانیوالی ہوں صاف پانی میں بھگو کر جوش دینے کے بعد چھان کر اور دودھ میں بموزون ملا کر بچہ کو پلائے ٭

پیدائش کے بعد بچہ یا اسکی ماں کو کسی دوسری جگہ میں جہاں کی ہوا پاکیزہ ہو رکھیں وہاں خوشبودار اور خوشنما اشیا بھی رکھیں۔ اور ایسے مقام کی سیر کرانا مناسب ہے کہ

[1] بالک کے پیدا ہونیکے وقت جات کرم سنسکار ہوتا ہے اس میں ہون وغیرہ وید وکت کرم ہوتے ہیں ان کا مفصل بیان سنسکار ودھی میں لکھا ہے

मातृमान् पितृमानाचार्यवान् पुरुषो वेद

انسان عالم کس طرح ہو سکتا ہے

۱- یہ شت پتھ برہمن کا مقولہ ہے (اس کا مطلب یہ ہے) کہ جب تین کامل ادیب (تعلیم دینے والے) یعنی ایک ماں - دوسرا باپ تیسرا اُستاد میسّر ہوں - تبھی انسان ذی علم ہو سکتا ہے - مبارک ہے وہ خاندان! اور خوش نصیب ہے وہ اولاد جس کے سرپر دھرم پر چلنے والے اور عالم ماں باپ ہوں۔ ماں سے جس قدر ہدایت اور فیض اولاد کو پہنچتے ہیں اُس قدر کسی اور سے نہیں - کیونکہ ماں اولاد سے جس قدر محبت کرتی ہے - اور اُن کی جس قدر بہبودی کرنا چاہتی ہے - اُتنا کوئی اور نہیں کر سکتا اسلئے "ماتری مان" وہ شخص ہے جس کی ماں قابل تعریف اور دھرم پر چلنے والی ہو۔ مبارک ہے - وہ ماں جو روزِ حمل سے لے کر جب تک کہ پوری تعلیم نہ ہو جائے - اولاد کو نیک سیرتی کی ہدایت کرے +

ماں باپ کو خوراک کے متعلق ہدایت

۲- ماں اور باپ کو از بس لازم ہے - کہ حمل سے پہلے نیز اس کے دوران میں اور اُسکے بعد بھی نشیلی اشیا یعنی شراب اور بدبودار خشک اور مضر عقل چیزوں کو ترک کریں - گھی دُودھ میٹھا - اور خورد و نوش کی دیگر چیزیں - جو طمانیت صحت - طاقت - عقل - ہمت - نیک سیرتی اور شائستگی کو بڑھانے والی ہوں - اُن کا استعمال کرتے رہیں - تاکہ رجس[۱] اور ویریہ[۲] جملہ خرابیوں سے پاک ہو کر نہایت عمدہ اوصاف والا ہو +

رتوگمن کا قاعدہ

۳- جیسے رتوگمن[۳] کا قاعدہ ہے یعنی حیض کے نمودار ہونیکے پانچویں

---

[۱] رجس عورت کے مادۂ تولید کو کہتے ہیں [۲] ویریہ مرد کے مادۂ تولید کو کہتے ہیں +
[۳] اوقات امکان حمل پر صحبت کرنے کو رتوگمن کہتے ہیں (زنراشن تمتن مترجم) +

علیحدہ سنائی دیں جب بچہ کچھ بولنے اور سمجھنے لگے۔ تو ماں شیریں کلامی اور بڑے چھوٹے بزرگ۔ ماں باپ۔ راجا اور عالموں وغیرہ سے گفتگو کرنے کے طریق اور برتاؤ کی اور اُن کے پاس بیٹھنے اُٹھنے وغیرہ کے ڈھنگ کی بھی تعلیم دے۔ تاکہ بچے سے کسی جگہ کوئی نامناسب حرکت نہ ہو اور ہر جگہ اُس کی عزت ہوا کرے +

ایسی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ کہ جس سے اولاد کے دل میں حواس کو قابو رکھنے علم سے محبت کرنے اور نیک صحبت میں رہنے کا شوق پیدا ہو جائے۔ فضول کھیل۔ رونے ہنسنے۔ لڑائی۔ خوشی اور کسی چیز میں حد سے زیادہ محبت نیز حسد اور عداوت وغیرہ سے باز رہیں۔ چونکہ عضو تناسل کے چھونے اور ملنے سے ویریہ کی بربادی ہوتی ہے۔ عضو ناکارہ ہو جاتا ہے اور ہاتھ میں بدبو آجاتی ہے اسلئے نہ چھوئے۔ ہمیشہ راستگوئی شجاعت استقلال اور خندہ پیشانی رہنے کی عادت وغیرہ اوصاف جسطرح ہوسکے۔ حاصل کرائیں +

تعلیم ۱۰۔ جب لڑکا یا لڑکی پانچ برس کی ہو۔ تب دیوناگری اور غیر ممالک کی زبانوں کے حروف کی بھی مشق کرائیں۔ بعد ازاں وہ منتر۔ شلوک۔ سوتر۔ نظم۔ نثر بمعہ معنوں کے جن میں اعلیٰ اخلاق علم۔ دھرم اور پرمیشور کے متعلق ہدایات اور ماں باپ اُستاد فاضل اعظم راجا۔ رعیت۔ اہل خاندان بھائی۔ بہن اور خدمت گار وغیرہ سے سلوک کرنے کے طریق کی تعلیم ملتی ہے۔ حفظ کرادیں۔ تاکہ اولاد کسی بدچلن کے بہکانے میں نہ آئے۔ علیٰ ہذا القیاس۔ جو جو باتیں علم اور دھرم کے برخلاف وہموں میں پھنسانے والی ہیں اُن کی بابت بھی خبردار کریں۔ تاکہ بھوت پریت وغیرہ فرضی باتوں پر یقین نہ لائیں +

गुरोः प्रेतस्य शिष्यस्तु पितृमेधं समाचरन्।

प्रेताहारैः समं तत्र दशरात्रेण शुध्यति ॥

پریت اور بھوت کی تعریف ۱۱۔ جب اُستاد مرے۔ تب لاش (جس کا نام پریت ہے) کو جلانے والا طالب علم پریت ہاروں یعنی لاش کو اُٹھانے والوں کے ساتھ دسویں دن شدھ ہوتا ہے (منو ۵۔ ۶۵) جب لاش جل چکے۔ تب اُس کا نام بھوت یعنی گزرا ہوا ہوتا ہے۔ مثلاً کہا جاتا ہے۔ کہ فلاں نام کا شخص تھا۔ اب گزر گیا ہے۔ جو لوگ پیدا ہو کر زمانہ حال میں نہیں وہ زمانہ گزشتہ میں داخل ہیں۔ اور اسی لئے وہ بھوت یعنی گزرے ہوئے کہلاتے ہیں +

[1] یہ بات پورانک گپ ہے اور یہ شلوک صرف موجودہ منوسمرتی کی بناء پر پریت کے معنی سمجھانے کو لکھا ہے +

جہاں کی ہوا صاف ہو۔ جہاں دایہ گائے بکری وغیرہ کا دودھ نہ مل سکے وہاں جیسا مناسب سمجھیں ویسا عمل کریں۔ چونکہ بچہ کا جسم زچہ کے جسم کے اجزا سے بنا ہوتا ہے جسکی وجہ سے عورت بچہ جننے کے وقت کمزور ہو جاتی ہے اس لئے زچہ دودھ نہ پلائے۔ دودھ روکنے کے لئے پستان کے منہ پر ایسی دوا لگائیں۔ جس سے دودھ نکلنا بند ہو جائے۔ اس طریق پر عمل کرنے سے دوسرے مہینے میں عورت دوبارہ جوان ہو جاتی ہے ÷

ان قواعد پر عمل کرنے سے عمدہ اولاد پیدا ہوگی

۸۔ اس اثنا میں مرد مجرد رہ کر ویریہ کو ضبط رکھے۔ جو عورت مرد اس طریقہ پر عمل کرینگے۔ اُن کی اولاد عمدہ ہوگی۔ اور اُنکی عمر دراز اور طاقت و توانائی کی ترقی ہوتی رہیگی۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ کُل نسل عمدہ۔ طاقتور۔ باہمت دراز عمر اور دہرم پر چلنے والی ہوگی۔ عورت یونی سنکوچ[1] اور شودھن کرے اور مرد ویریہ کو ضبط رکھے۔ پھر اولاد جتنی ہوگی۔ سب افضل ہی ہوگی ÷

ماں بچوں کو تہذیب کرے۔ اور وہ طریق گفتگو وغیرہ سکھائے

۹۔ بچوں کو ماں ہمیشہ اعلیٰ تربیت کرے۔ جس سے بچے مہذب ہوں اور کسی عضو سے مذموم حرکت نہ کرنے پائیں۔ جب بچہ بولنے لگے۔ تب اُس کی ماں ایسی تدبیریں کرے جس سے بچہ کی زبان نرم ہو۔ اور وہ صاف صاف بول سکے۔ جس حرف کا جو ستھان (مخرج) اور پرتین[2] ہو (اس کا خیال رکھے) جیسے پ (پ) کا ستھان ہونٹ اور سپرشٹ[3] پرتین ہے۔ دونو ہونٹ ملا کر بولنا پڑتا ہے۔ ہرسو۔ دیرگھ پلُت[4] حروف کا ٹھیک ٹھیک بولنا سکھائے تاکہ لہجہ شیریں با وقار ہو۔ اور حروف اعراب[5] کلمے جملے۔ اور وقفے[6] بولتے وقت علیحدہ

---

[1] یونی یعنی رحم سنکوچ یعنی سکڑنا اور شودھن یعنی صاف ہونے کے ہیں۔ حمل کے وقت رحم میں بچہ ہونے کی وجہ سے وہ پھول جاتا ہے۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو عورت کی صحت یابی کا عمدہ نشان یہ گنا جاتا ہے کہ رحم سے غلاظت نکلتی ہے اور رحم سکڑتے سکڑتے اپنی اصلی حالت پر آجائے طبیب اور رشتہ داروں کو سب سے زیادہ خبرداری اسی بات کی کرنی چاہیئے۔ کہ رحم کی صفائی اور اصلی جگہ پر آنا بند نہ ہو۔ ورنہ عورت کی جان کا اندیشہ ہوتا ہے (مترجم) ÷

[2] (مترجم) حروف کے بولنے میں جو زبان وغیرہ کی مناسب حرکت کی جاتی ہے۔ اس کو پرتین کہتے ہیں ÷

[3] سپرشٹ کہتے ہیں چھونے کو چونکہ حرف پ (پ) کے بولنے میں دونو لب باہم ملتے ہیں۔ اس لئے اس کے بولنے کی ترتیب کو سپرشٹ کہتے ہیں

[4] اا ا ا وغیرہ حروف تین طرح سے بولے جاتے ہیں۔ ہرسو دیرگھ اور پلُت۔ انگلی کے ایک وقت چلنے میں جتنا وقت لگے۔ اتنے عرصہ میں ہرسو بولا جاتا ہے اس سے دگنے عرصہ میں دیرگھ۔ تگنے میں پلُت بولا جاتا ہے ÷

[5] اعراب سنسکرت میں جو علامات کہ زیر پیش زبر وغیرہ کا کام دیتی ہیں۔ ان کو ماترا کہتے ہیں ÷

[6] کلام یا جملوں کے اختتام کو وقفہ کہتے ہیں ÷

ڈھول تالی لیکر اُسکے سامنے گاتے بجاتے ہیں۔ اور ان میں سے ایک پاکھنڈی پاگل بن ناچ کُود کر کہتا ہے "میں اِسکی جان ہی لے لونگا" تب وہ اندھے اس بھنگی چمار وغیرہ۔ نیچ کے پاؤں پڑکر کہتے ہیں۔ آپ جو چاہیں لیجئے۔ مگر اسکو بچائیے۔ تب وہ دغاباز بولتا ہے "میں ہنومان ہوں" "لاؤ پکی مٹھائی۔ تیل۔ سیندور۔ سوا من[۱] کا روٹ اور لال لنگوٹ" "میں دیوی یا بھیرو ہوں" "لاؤ پانچ بوتل شراب۔ بیس مُرغی۔ پانچ بکرے مٹھائی اور کپڑے" جب وہ کہتے ہیں کہ "جو چاہو سو لو" تب وہ پاگل بہت ناچنے کُودنے لگتا ہے۔ لیکن اگر کوئی دانشمند اُنکی خدمت پانچ جُوتے۔ ڈنڈے۔ طمانچے اور لاتیں مارنے سے کرے۔ تو اُسکے ہنومان۔ دیوی اور بھیرو جھٹ خوش ہوکر بھاگ جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ اُن کا صرف دولت وغیرہ ٹھگنے اور اپنی غرض پُورا کرنے کے لئے فریب ہی ہوتا ہے ؛

جھوٹے نجومیوں کا جاہلوں کو ٹھگنا اور ڈرانا۔

۱۳۔ جب (وہ) کسی گرہ گرست۔ گرہ مجسم۔ نمائشی نجومی کے پاس جاکر کہتے ہیں کہ اے مہاراج! اسکو کیا ہے؟ تب وُہ کہتا ہے کہ اس پر سُورج وغیرہ سخت گرہ چڑھے ہُوئے ہیں جو تم اُن کے دور کرنے کیلئے پاٹھ پُوجا خیرات کراؤ تو اسکو آرام ہو جائے نہیں تو بہت دُکھ میں مبتلا ہو کر مر بھی جائے تو عجب نہیں ؛

جواب۔ کہئے نجومی صاحب! جیسے یہ زمین بیجان ہے ویسے ہی سُورج وغیرہ گرہ ہیں وُہ تپش اور روشنی وغیرہ کے علاوہ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ کیا ذی شعور ہیں جو خفا ہوکر تکلیف اور خوش ہوکر راحت دے سکتے ہیں؟

سوال۔ کیا دنیا میں جو راجا رعیت سکھی دُکھی ہو رہے ہیں۔ یہ گرہوں کا پھل نہیں ہے؟

جواب۔ نہیں یہ سب اچھے بُرے کرموں کا پھل ہے ؛

سوال۔ تو کیا جوتش شاستر (علم ہیئت) جھُوٹا ہے؟

جواب۔ نہیں اس میں جو علم ہندسہ۔ جبر مقابلہ (اقلیدس) اور علم ریاضی ہے۔ وُہ تمام صحیح ہے۔ لیکن جو پھل (ثمرہ) کی کارستانی ہے۔ وہ سب جھُوٹی ہے ؛

سوال۔ کیا یہ جو جنم پتر ہے۔ وہ فضول ہے؟

جواب۔ ہاں وہ جنم پتر نہیں۔ بلکہ اس کا نام "شوک پتر" (ماتمی کاغذ) رکھنا چاہئے۔

---

[۱] سوا من کی بہت بڑی حستہ روٹی ہے۔ اس کو لطیفہ کے طور پر روٹ بولتے ہیں (مترجم)

بھوت پریت وغیرہ کی تردید ۱۲- برہما سے لے کر آج تک عالم لوگ ایسا ہی مانتے آئے ہیں۔ لیکن جس کا دل مشکوک صحبت بُری اور دل پر بُرے اثرات ہوں اسکو ذریعہ بدگمانی بھوت پریت شاکنی۔ ڈاکنی وغیرہ بیشمار وہموں کی شکل میں تکلیف دیتے ہیں۔ دیکھو جب کوئی شخص مرتا ہے۔ تب اُسکی رُوح بُرے بھلے کرموں کے مطابق پرمیشور کے انتظام سے رنج و راحت کا پھل بھوگنے کے لئے دوسرا جسم اختیار کرتی ہے *

کیا پرمیشور کے اس لازوال انتظام کو کوئی توڑ سکتا ہے؟ جاہل لوگ طبابت اور طبیعات کے پڑھنے سُننے اور سوچنے سے بے بہرہ ہونیکے باعث سرسام بخار وغیرہ جسمانی عارضوں اور پاگل پن وغیرہ دماغی مرضوں کا نام بھوت پریت رکھتے ہیں *

لوگ دوائی کا استعمال اور پرہیز وغیرہ مناسب کاروائی نہ کرکے مکاروں یا پاکھنڈیوں پرلے درجے کے جاہلوں۔ بدچلن۔ خودغرض بھنگی چمار شودر ملیچھ وغیرہ کے بھی معتقد ہو کر طرح طرح کے مکروفریب اور عیاریوں میں مبتلا ہوتے۔ جُوٹھ کھاتے۔ ڈورا۔ دھاگا وغیرہ جُھوٹے منتر جنتر باندھتے بندھواتے پھرتے ہیں۔ اپنی دولت کو برباد اور اولاد وغیرہ کی بُری حالت کرتے ہیں اور امراض کو بڑھا کر دُکھ بھوگتے پھرتے ہیں *

جب آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے اُن بدعقل اور بدشعار خودغرضوں کے پاس جاکر پوچھتے ہیں۔ کہ مہاراج! اس لڑکے لڑکی۔ مرد یا عورت کو نہ جانے کیا ہوگیا ہے؟ تب وہ بولتے ہیں۔ کہ اس کے جسم میں ایک بڑا بھوت۔ پریت۔ بھیرو شیتلا وغیرہ دیوی آگئی ہے۔ جب تک اس کی تدبیر نہ کرو گے۔ نہ چھوڑیں گے۔ حتیٰ کہ جان بھی لے لینگے جو تم ملیدہ یا اتنی بھینٹ دو۔ تو ہم منتر جپ پرشچرن[1] سے جھاڑ کر اس کو نکالدینگے۔ تب وہ بے عقل اور ان کے رشتہ دار بولتے ہیں۔ کہ مہاراج چاہے ہمارا سب کچھ لگ جائے۔ لیکن ان کو اچھا کردیجئے۔ تب تو اُن کی بن پڑتی ہے۔ وہ شریر کہتے ہیں "اچھا لاؤ اتنا سامان۔ اتنی دکشنا۔ دیوتا کا نذرانہ اور گرہ دان[2] کراؤ۔" نیز جھانجھ۔ مردنگ

---

[1] کسی قسم کے افسون منتر جاپ وغیرہ پر جو کارروائیاں آج کل کی جاتی ہیں۔ اُن کو لوگ پرشچرن کہتے ہیں *

[2] فی زمانہ منحوس سیارگان کے اثر نحوست دور کرنے کے نام سے جو مختلف اشخاص کو کچھ نقد وجنس وغیرہ دینا مروج ہے۔ اس کو گرہ دان کہتے ہیں *

اِس موقعہ پر کارروائی یہ ہونی چاہیئے کہ جب اُن کے جیب یا ٹھ سے کچھ نہ ہو۔ تو دُگنے تگنے پیچھے ان شریروں سے لے لئے جائیں اور بچ جاتے پر بھی لے لئے جائیں کیونکہ جس طور پر نجومیوں نے کہا ہے کہ "اِس کے کرم (اعمال) اور پرمیشور کے قانون کو توڑنے کی طاقت کسی کو نہیں" ویسے ہی گرہستی بھی کہے۔ کہ "یہ اپنے کرم (اعمال) اور پرمیشور کے قانون سے بچا ہے۔ تمہاری کوشش سے نہیں"۔

لالچی گورو

۱۴۔ گورو وغیرہ جو پُن دان کرا کر آپ لے لیتے ہیں۔ اُن کو بھی وہی دینا چاہیئے۔ جو نجومیوں کو دیا تھا ✦

شیتلا منتر۔ منتر۔ وغیرہ کی تردید

۱۵۔ اب رہ گئی شیتلا اور منتر تنتر جنتر وغیرہ یہ بھی ایسے ہی مکاروں کے فریب ہیں کوئی کہتا ہے۔ کہ "اگر ہم منتر پڑھ کر ڈورا یا جنتر بنا دیویں تو ہمارے دیوتا اور پیر اس منتر جنتر کے طفیل اس کو کوئی تکلیف نہیں ہونے دیتے" ان کو بھی وہی جواب دینا مناسب ہے کہ کیا تم موت پرمیشور کے قانون اور کرم پھل (ثمرہ اعمال) سے بھی بچا سکو گے؟ تمہارے ایسا کرنے پر بھی کتنے ہی لڑکے مرجاتے ہیں۔ نیز تمہارے اپنے گھر میں بھی مرجاتے ہیں۔ اور کیا تم خود مرنے سے بچ سکو گے؟ اِس وقت وہ کچھ بھی نہیں کہہ سکتے اور وہ شریر جان لیتے ہیں۔ کہ یہاں ہماری دال نہیں گلیگی۔ اس لئے اِن سب جھوٹی کارروائیوں کو چھوڑ کر دھرم پر چلنے والے۔ ملک کے فیض رساں۔ بغیر چھل بل کے سب کو علم بخشنے والے نیک عالموں کی مہربانیوں کا معاوضہ دینا چاہیئے۔ یعنی جیسا کہ وہ خلق اللہ کا بھلا کرتے ہیں۔ اس کام کو کبھی نہ چھوڑنا چاہیئے ✦

دشنا ئین۔ مارن۔ موہن اچاٹن۔ بسی کرن

۱۶۔ جتنی لیلا۔ رسائن۔ مارن۔ موہن اچاٹن۔ بشی کرن وغیرہ کی ہے۔ اس کو بھی غایت درجہ کی بیہودگی ہی سمجھنا چاہیئے۔ نیز بچپن سے ہی سمجھا کر ایسی باتوں کا نادرست ہونا۔ بچوں کے ذہن نشین کر دیں۔ تاکہ اولاد توہمات کے جال میں پھنس کر دُکھ نہ اُٹھائے ✦

ویریہ رکھشا

۱۷۔ ساتھ ہی ان کے دل پر نقش کر دینا چاہیئے۔ کہ ویریہ کی حفاظت میں سکھ اور اُسکے برباد کرنے میں دُکھ ہوتا ہے۔ مثلاً دیکھئے۔ جسکے جسم میں ویریہ محفوظ رہتا

---

[1] رسائن سے کیمیا گری یعنی لوہے۔ تانبے سے چاندی سونا وغیرہ بنانا مراد ہے ✦ [2] مارن مار ڈالنا۔ موہن دام محبت میں اسیر کرنا اور اچاٹن دل برداشتہ کرنا۔ بشی کرن۔ قابو میں کر لینا۔

کیونکہ جب اولاد پیدا ہوتی ہے تب سب کو خوشی ہوتی ہے۔ لیکن وہ خوشی تب تک رہتی ہے۔ جب تک جنم پتر بن کر تیار نہ ہو اور گرہوں کا پھل (ثمرہ) نہ سنیں ۔

جب پروہت جنم پتر بنانے کو کہتا ہے تب بچے کے ماں باپ پروہت سے کہتے ہیں "مہاراج! بہت اچھا جنم پتر بنائیے"۔ اگر آدمی دولتمند ہو۔ تو بہت سے لال پیلے خطوں سے رنگا ہوا اور غریب ہو تو معمولی طور سے جنم پتر بنا کر نجومی سنانے کو آتا ہے۔ تب اس کے ماں باپ جوتشی جی[1] کے سامنے بیٹھ کر کہتے ہیں "اس کا جنم پتر اچھا ہے؟" جوتشی کہتا ہے "جیسا ہے سنائے دیتا ہوں"۔ اس کے جنم گرہ[2] بہت اچھے اور متر گرہ بھی بہت اچھے ہیں۔ جن کا پھل یہ ہوگا۔ کہ دولت اور عزت پائیگا۔ کسی مجلس میں جا کر بیٹھیگا تب سب پر اس کا رعب داب پڑیگا۔ تندرست رہیگا اور راج دربار سے عزت پائیگا

اس قسم کی باتیں سنکر ماں باپ بولتے ہیں "واہ! واہ جوتشی جی آپ بہت اچھے ہیں"۔ نجومی صاحب سمجھتے ہیں۔ کہ ان باتوں سے مطلب براری نہیں ہوتی۔ تب کہتے ہیں کہ یہ گرہ تو بہت اچھے ہیں۔ لیکن فلاں گرہ کرور (سخت) ہیں یعنی فلاں فلاں گرہ کے ملاپ سے آٹھویں برس میں اس کی موت ہونی لکھی ہے۔ اسکو سنکر ماں باپ بیٹے کی پیدائش کی خوشی کو چھوڑ کر غم کے سمندر میں ڈوب کر نجومی صاحب سے کہتے ہیں کہ "مہاراج جی! اب ہم کیا کریں"۔ تب جوتشی جی کہتے ہیں "تدبیر کرو"۔ گرہستی کہتا ہے "کیا تدبیر کریں"۔ جوتشی جی تشریح کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ "ایسا ایسا دان کرو۔ گرہ کے منتر کا جاپ[3] کراؤ اور ہمیشہ براہمنوں کو بھوجن کراؤگے۔ تو اغلب ہے۔ کہ نو گرہوں[4] کے آفات دور ہو جائیں" اغلب اسلئے کہا۔ کہ اگر مر جائیگا تو کہیں گے۔ کہ "ہم کیا کریں۔ پرمیشور سے کوئی بڑا نہیں ہے۔ ہم نے بہت سی کوشش کی اور تم نے کرائی۔ اسکے کرم ہی ایسے تھے" اور جو بچ جائے تو کہتے ہیں۔ کہ "دیکھو ہمارے منتر دیوتا اور براہمنوں کی کیسی شکتی ہے تمہارے لڑکے کو بچا دیا"۔

---

[1] نجومی پنڈت کو جوتشی کہتے ہیں ۔

[2] سورج چاند وغیرہ ستارے بالک کی پیدائش کے وقت جن جن مقامات پر ہوں۔ ان کو جنم گرہ کہتے ہیں (جنم بمعنی پیدائش۔ گرہ بمعنی گھر) [3] متر بمعنی رفیق و گرہ بمعنی گھر ۔

[3] جاپ بمعنی ورد [4] جوتشیوں کی اصطلاح میں سیارگان کے نو مقامات مخصوص ہیں جن کو اردو کے محاورہ میں نو برج کہتے ہیں سنسکرت میں ان کا نام نو گرہ رکھا گیا ہے ۔

وہ گویا اپنی اولاد اور شاگردوں کو اپنے ہاتھ سے آبِ حیات پلاتے ہیں۔ اور جو اولاد یا شاگردوں سے لاڈ کرتے ہیں۔ وہ گویا اپنی اولاد کو اور شاگردوں کو زہر پلا کر تباہ و برباد کرتے ہیں۔ کیونکہ لاڈ کرنے سے اولاد اور شاگرد بگڑ جاتے ہیں۔ اور تنبیہ سے خوبیاں حاصل کرتے ہیں۔ اولاد اور شاگردوں کو بھی چاہیئے کہ تنبیہ سے خوش اور لاڈ سے ہمیشہ ناخوش رہا کریں۔ لیکن ماں باپ اور اُستاد کسی کینہ و کاوش سے سزا نہ دیں۔ بلکہ ظاہری طور پر دھمکا دیں۔ اور دل سے شفقت ہی رکھیں ؀

نیک چلنی وغیرہ کی بھی تربیت کرنی چاہیئے

۲۱- جیسے دیگر امور کی تربیت دیں۔ ویسے ہی چوری۔ زناکاری۔ سستی۔ غفلت۔ نشئی اشیا۔ دروغگوئی۔ ایذا رسانی۔ ظلم۔ حسد۔ کینہ۔ محبت کی بے اعتدالی وغیرہ خرابیوں کے چھوڑنے اور نیک چلن بننے کی ہدایت بھی کرتے رہیں۔ کیونکہ جس آدمی نے کسی کے سامنے ایک بار بھی چوری۔ زناکاری یا دروغگوئی وغیرہ فعل کئے اُسکی عزت اُس کے سامنے عمر بھر نہیں ہوتی۔ جس قدر نقصان وعدہ خلاف آدمی کو پہنچتا ہے۔ اس قدر کسی اور کو نہیں پہنچتا۔ اسلیئے جس کے ساتھ جو وعدہ کریں۔ اُس کیساتھ اس کا ایفا کرنا بھی ضروری ہے۔ جیسے کسی نے کسی سے کہا۔ کہ میں تم کو فلاں وقت میں ملونگا۔ یا تم مجھ سے فلاں وقت پر ملنا۔ یا فلاں چیز فلاں وقت میں تم کو میں دونگا۔ اس کو ویسے ہی پورا کرے نہیں تو اُس کا اعتبار کوئی بھی نہ کریگا۔ اس لئے ہمیشہ سچ بولنا اور سچا وعدہ سب کو کرنا چاہیئے ؀

کسی کو غرور نہ کرنا چاہیئے۔ چھل فریب یا ناشکرگزاری سے چونکہ انسان کی خود اپنی ہی طبیعت تکلیف پاتی ہے۔ تو اس سے دوسروں کی تکلیف کا کیا کہنا ہے۔ چھل و کپٹ اس کو کہتے ہیں کہ ظاہر میں کچھ اور دل میں کچھ اور رکھ کر دوسرے کو فریب دیا جائے۔ اس کے نقصان کا خیال نہ کر کے اپنی مطلب براری کی جائے ؀

"کرتگھنتا" (ناشکرگذاری) یہ ہے کہ کسی کے کئے ہوئے اچھے سلوک کو نہ مانا جائے غصہ وغیرہ سخت کلامی کو چھوڑ کر سنجیدہ اور شیریں کلام ہوئے۔ بہت بکواس نہ کرے جتنا بولنا چاہیے اس سے کم و بیش نہ بولے۔ بزرگوں کا ادب کرے۔ جب وہ سامنے آئیں اُٹھ کر اور اُن کے پاس جا کر اُن کو تعظیم دے اور اعلیٰ جگہ پر بٹھلائے اور اول خود نمستے کرے۔ اُن کے سامنے اعلیٰ مسند پر نہ بیٹھے۔ مجلس میں ایسی جگہ بیٹھے جہاں پر وہ بیٹھنے کے لائق

ہے۔ اسکی صحت، عقل۔ طاقت اور ہمت ترقی پا کر اس کی راحت کا باعث ہوتی ہیں۔ ویریہ کی حفاظت کرنیکا طریقہ یہ ہے۔ کہ عیاشی کی کہانیوں۔ عیاشوں کی صحبت سے گندہ خیالات کو دل میں جگہ دینے سے۔ کسی عورت کو دیکھنے سے کسی عورت کیساتھ تنہا بیٹھنے۔ اس سے بات چیت کرنے سے اُسکے ساتھ چھونے وغیرہ کی حرکات سے باز رہ کر برہمچاری رہیں۔ نیک تربیت اور علمی کمال حاصل کریں۔ جس کے جسم میں ویریہ نہیں ہوتا۔ وہ مخنث۔ پرلے درجے کا منحوس۔ مرض پرمیہ میں مبتلا۔ کمزور، بے رعب۔ بے عقل اور بے ہمت ہوا کرتا ہے اور حوصلہ اور ثابت قدمی اور طاقت اور توانائی سے بے بہرہ ہونے کے باعث تباہ ہوجاتا ہے۔ اگر تم نیک تربیت تحصیل علم اور ویریہ کی حفاظت کرنے سے اس موقعہ پر چوک جاؤگے۔ تو دوبارہ اس زندگی میں تم کو یہ بے بہا وقت نہیں مل سکیگا۔ پس جب تک ہم خانہ داری کے کاموں کو انجام دینے والے زندہ ہیں۔ تب تک تم کو تحصیل علم کرنا اور جسمانی طاقت بڑھانا چاہیئے۔

اسی قسم کی دیگر ہدایتیں بھی ماں باپ کرتے رہیں۔ اسی غرض سے "ماترمان پِترمان" الفاظ مذکورہ بالا قول میں درج ہیں۔

پہلے ماں اور پھر باپ بچہ کی تربیت کرے

۱۸۔ بچوں کی پیدائش سے لے کر پانچویں برس تک ماں اور چھٹے برس سے آٹھویں تک باپ تربیت کرے۔

اولاد کو گوروکل بھیجنا

۱۹۔ نویں برس کے شروع میں (درج دیا، برہمن کشتری ویش) اپنی اولاد کا اُپنین (رسم زناربندی) کرکے آچاریہ کل میں جہاں اُستاد پورے عالم اور اتالیق کامل اور فاضل تعلیم و تربیت کرنے والی ہوں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو بھیج دیں شودر وغیرہ ورن اُپنین کیئے بغیر ہی تحصیل علم کیلئے گوروکل میں بھیج دیں (چونکہ شودر وغیرہ میں اپنین کی رسم نہیں ہوتی۔ اسلیئے یہ رسم گوروکل میں جا کر ادا ہو سکتی ہے۔ (مترجم)

اولاد اور شاگردوں کو سزا

۲۰۔ انہی لوگوں کی اولاد عالم مہذب اور تربیت یافتہ ہوتی ہے۔ جو کہ تعلیم کے معاملات میں اولاد کیساتھ لاڈ کبھی نہیں کرتے۔ بلکہ تنبیہ ہی کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ویاکرن مہابھاشیہ کا مقولہ ہے۔ کہ

सामृतैः पाणिभिर्घ्नन्ति गुरवो न विषोक्षितैः।
लालनाश्रयिणो दोषास्ताडनाश्रयिणो गुणाः॥

[अ० ८।१।८]

(معنی) جو ماں باپ اور اتالیق اولاد اور شاگردوں کو تنبیہ کرتے ہیں۔

غیر معلوم گہرے پانی دار جگہ میں داخل ہو کر غسل نہ کریں +

दृष्टिपूतं न्यसेत्पादं, वस्त्रपूतं जलं पिबेत् । منو ۶-۴۶

सत्यपूतां वदेद्वाचं मनः पूतं समाचरेत् ॥ मनु० (अ० ६ । ४६)

چلنا وغیرہ

۲۸- (معنی) نیچے نظر رکھ کر نشیب فراز کو دیکھ کر چلے۔ کپڑے سے چھان کر پانی پیئے۔ کلام کو راستی سے صاف کر کے بولے۔ من سے غور کر کے عملدرآمد کرے +

माता शत्रुः पिता वैरी येन बालो न पाठितः ।

न शोभते सभामध्ये हंसमध्ये बको यथा ॥

चाणक्यनीति अध्या० २ । श्लो० ११

اولاد کو علم وغیرہ بتانا والدین کا فرض اول ہے

۲۹- یہ چانک نیتی میں کسی شاعر کا قول ہے (معنی) وہ ماں باپ اپنی اولاد کے پکے دشمن ہیں۔ جنہوں نے تحصیل علم میں نہ لگایا۔ وہ فاضلوں کی مجلس میں ایسے ذلیل اور بدنما ہیں۔ جیسے کہ ہنسوں کے درمیان بگلہ +

ماں باپ کا اعلیٰ فرض۔ پرم دھرم اور نیک نامی کا کام یہی ہے۔ کہ اپنی اولاد کو تن من سے عالم۔ دھرم پر چلنے والا۔ مہذب اور اعلیٰ تربیت والا بنا دیں +

بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق یہ تھوڑا سا لکھا ہے۔ اتنے ہی سے دانا لوگ بہت کچھ سمجھ لینگے +

شستہ زبان سے مزین ستیارتھ پرکاش مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی جی کا دوسرا باب بچوں کی تربیت کے بارہ میں ختم ہوا +

ہو۔ اور جہاں سے کہ کوئی دوسرا نہ اُٹھا سکے۔ دشمنی کسی سے نہ کرے۔ مستعد ہو کر خوبیوں کے حاصل کرنے اور عیبوں کے چھوڑنے میں مصروف رہے۔ نیکوں سے ملے اور بدوں سے بچے۔ اپنے ماں باپ اور اُستاد کی خدمت تن من اور دھن سے اور عمدہ اشیا وغیرہ سے عین دلی عقیدت کے ساتھ کرے ۔۔

यान्यस्माकं सुचरितानि तानि त्वयोपास्यानि नो इतराणि ॥

तैत्ति० (प्रपा० ७ । अनु० ११)

والدین اور اُستاد اولاد اور شاگردوں میں اپنے نقص نہ جانے دیں۔

۲۲۔ یہ سیریہ براہمن پرپاٹھک ۷۔ انوواک ۱۱ کا قول ہے اِس کا مطلب یہ ہے کہ ماں باپ اور استاد اپنی اولاد — اور شاگردوں کو ہمیشہ سچی ہدایت کریں اور یہ بھی کہیں کہ جو جو ہمارے نیک عمل ہیں۔ ان کو ہی قبول کرو۔ اور جو خراب عمل ہوں ان کو چھوڑ دیا کرو۔ یا جو صحیح معلومات سمجھیں۔ وہی بتائیں اور سمجھائیں ٭

والدین اور اتالیق کی فرمانبرداری

۲۳۔ بچے کبھی پاکھنڈی۔ بدچلن آدمی کا یقین نہ کریں اور جس نیک عمل کیلئے ماں باپ اور اتالیق حکم دیں۔ اُس کی خاطر خواہ تعمیل کریں ۔

معلم ان وید منتروں وغیرہ کا مطلب سمجھادیں جو بچوں نے حفظ یاد کر رکھے ہوں

۲۴۔ ماں باپ نے جو دھرم ودیا اور نیک چلنی کے متعلق شلوک نگھنٹو۔ نروکت۔ اشٹادھیائی یا دیگر سوتر اور وید منتر حفظ کرائے ہوں۔ انکا مطلب دوبارہ طالب علموں پر ظاہر کر دیا جائے۔

پرمیشور کی اُپاسنا

۲۵۔ پرمیشور (کے اوصاف) کی تشریح جیسے کہ پہلے باب میں کیگئی ہے ویسے ہی مان کر اُس کی عبادت کیا کریں ٭

شراب اور گوشت کا استعمال نہ کریں

۲۶۔ جس طور پر کہ صحت۔ علم اور طاقت میسر ہو سکے اسی طور پر خوراک اور پوشش اور برتاؤ کو اختیار کریں۔ اور اختیار کرادیں یعنی جتنی بھوک ہو اس سے کچھ کم بھوجن کریں۔ شراب گوشت وغیرہ کے استعمال سے پرہیز کریں ٭

نامعلوم گہرے پانی میں نہ نہائیں

۲۷۔ غیر معلوم گہرے پانی میں پاؤں نہ ڈالیں۔ کیونکہ آبی جانور یا کسی شئے سے ایذا پہنچ سکتی ہے۔ نیز تیراک نہ ہو۔ تو ڈوب بھی سکتا ہے ٭

یہ منو کا قول ہے :- **"नाविज्ञाते जलाशये"**

تعلیم و تربیت کرنے کے قابل ہیں۔ دوُج (کشتری اور ویش) اپنے گھر لڑکوں کا یگیوپویت (رسم جنیو) اور لڑکیوں کا بھی مناسب طریق پر (یگیوپویت) سنسکار کرکے (جیساکہ دوسرے باب میں لکھا جا چکا ہے) جداگانہ گوروکل میں بھیجدیں۔

زنانہ تعلیم کے متعلق ضروری امور

۴۔ تعلیم گاہ کسی تنہا جگہ پر ہونی چاہئے۔ لڑکے و لڑکیوں کے مدرسے ایک دوسرے سے (کم ازکم) دو کوس کے فاصلہ پر ہوں۔ جو استاد اور استانیاں اور نوکر چاکر ہوں۔ اُن میں سے لڑکیوں کے مدرسہ میں عورتیں اور لڑکوں کے مدرسہ میں مرد ہونے چاہئیں۔ زنانہ مدرسہ میں پانچ برس کا لڑکا اور مردانہ میں پانچ برس کی لڑکی بھی نہ جانے پائے یعنی جب تک کہ برہمچاری (طالب علم) اور برہمچارنی (طالب علم) رہیں تب تک عورت و مرد کا دو چار ہونا چھونا۔ تنہائی کی گفتگو۔ عشقیہ باتیں باہمی کھیل کود۔ شہوانی خیالات و صحبت۔ اِن آٹھ قسم کی جذبہ انگیز حرکتوں سے الگ رہیں۔ اور استاد اُنکو اِن باتوں سے بچائیں۔ تاکہ اعلیٰ تعلیم و تربیت عمدہ و نیک خصلت اور جسمانی و روحانی طاقت پاکر ہمیشہ راحت بڑھا سکیں۔ مدرسوں سے چار کوس کے فاصلہ پر گاؤں یا شہر رہنے چاہئیں سب کو یکساں پوشاک کھانا پینا اور بسترے دئے جائیں۔ خواہ شہزادے شہزادیاں ہوں یا غریب زادے سب کو جفاکش ہونا چاہئے۔ ماں باپ اپنی اولاد سے اور بچے اپنے ماں باپ سے نہ مل سکیں اور نہ باہمی کسی قسم کی خط و کتابت کرسکیں۔ تاکہ دنیاوی فکروں سے الگ رہ کر محض ترقی علم کا فکر رکھیں۔ جب سیر کو جائیں۔ اُستاد ساتھ رہیں۔ تاکہ کسی قسم کی بدعنوانی نہ کرسکیں اور نہ سستی یا غفلت کریں۔

कन्यानां सं[illegible] च कुमाराणां च [illegible] मनु०

(अ० ७ श्लोक० १५२)

سرکاری اور برادری کی طرف سے لازمی تعلیم

۵۔ اس کا منشا یہ ہے کہ سرکار اور برادری کا یہ قانون ہونا چاہئے کہ پانچ یا آٹھ برس سے زیادہ عمر کے لڑکے لڑکیوں کو گھر پر نہ رکھے۔ مدرسہ میں ضرور داخل کرائے۔ اگر کوئی نہ بھیجے۔ تو سزا کے قابل سمجھا جائے اوّل لڑکوں کا یگیوپویت گھر میں ہو۔ دوم مدرسہ میں یعنی گوروکل میں ہو۔ ماں باپ یا معلم اپنے لڑکے لڑکیوں کو بامعنی گایتری منتر سکھاویں۔ وہ منتر یہ ہے

[illegible] देवस्य धीमहि

تعلیم کی فضیلت ۱- اب تیسرے باب میں پڑھنے پڑھانے کا طریق لکھا جاتا ہے +
بچوں کو اعلیٰ تعلیم و تربیت اور عمدہ اوصاف، افعال و عادات کا زیور پہنانا - ماں باپ اُستاد اور رشتہ داروں کا فرض اوّل ہے سونے - چاندی - مانک موتی اور مونگے وغیرہ کے جڑاؤ گہنے پہننے سے انسان کی رُوح کو کوئی خوبصورتی حاصل نہیں ہوتی - کیونکہ زیور پہننے سے جسمانی غرور - جذباتِ نفسانی کی غلامی اور چور وغیرہ کا خوف حتیٰ کہ موت تک کا اندیشہ رہتا ہے - یہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے - کہ زیورات کی وجہ سے بچے وغیرہ بدمعاشوں کے ہاتھ سے بے دردی سے مارے جاتے ہیں +

विद्याविलासमनसो धृतशीलशिक्षाः, सत्यव्रता रहितमान- मलापहाराः । संसारदुःखदलनेन सुभूषिता ये, धन्या नरा विहितपरोपकाराः ॥

کون لوگ دُنیا میں مبارک ہیں؟ ۲- جن کا دل علمی شغل میں لگا رہتا ہے - جو نیک اور متحمل مزاج و راست گوئی وغیرہ عمدہ اصولوں کے پابند اور غرور اور ناپاکی سے الگ رہ کر دوسروں کی ناپاکی دُور کرنیوالے ہیں اور راستی کی ہدایت علم کی خیرات سے دنیاداروں کی تکلیفات دور کرنے میں لگے رہتے ہیں - اور ویدوں کے مطابق افعال سے دوسروں کی بھلائی کرتے رہتے ہیں - ایسے لوگوں (مرد و عورت) کا وجود مبارک ہے +

بچوں کا کورٹ کی پرورش ۳- اسلئے آٹھ سال کی عمر میں لڑکوں کو لڑکوں کے اور لڑکیوں کو لڑکیوں کے مدرسہ میں بھیجیں - جو اُستاد یا اُستانیاں بدچلن ہوں - اُن سے تعلیم نہ دلوائیں کیونکہ جو کامل ودّوان (فاضل) اور دھرماتما (نیک شعار) ہوں - وُہی

धियो यो नः प्रचोदयात् ॥ (यजुः अ० ३६ मं० ३)

گایتری منتر کے لفظی معنے — اس منتر میں پہلا لفظ جو ओ३म् ہے اس کے معنی پہلے باب میں کر چکے ہیں۔ وہاں سے دیکھ لیجئے۔ اب تین مہاویاہرتیوں" (اسمائے اعظم) کے معنے مختصراً لکھے جاتے ہیں۔

भूरिति वै प्राणः

यः प्राणयति चराऽचरं जगत् स भूः स्वयम्भूरीश्वरः

بھو کے معنے پران ہیں یعنی جو تمام عالم کی زندگی کا سہارا اور پران سے بھی عزیز اور قائم بالذات ہے۔ اس مفہوم سے "بھو" پرمیشور کا نام ہے۔

भुवरित्यपानः यः सर्वं दुःखमपानयति सोऽपानः

"بھوہ" کے معنے اپان ہیں یعنی جو تمام دکھوں سے بری اور جس کے ملنے سے جیو سب دکھوں سے چھوٹ جاتے ہیں۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "بھوہ" ہے۔

स्वरिति व्यानः। यो विविधं जगद् व्यानयति व्याप्नोति स व्यानः

"سوہ" کے معنی ویان ہیں یعنی گوناگوں جگت میں موجود رہ کر سب کو سہارا دے رہا ہے۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "سوہ" ہے۔

یہ تینوں قول تیتریہ آرنیک پرپاٹھک ۷۔ انوواک ۵ کے ہیں۔

यः सुनोत्युत्पादयति सर्वं जगत् स सविता तस्य

सवितुः "سوتو" جو تمام دنیا کا پیدا کنندہ اور تمام نعمتوں کا بخشنے والا ہے۔

यो दीव्यति दीव्यते वा स देवः

देवस्य "دیوسیہ" جو تمام راحتوں کا دینے والا اور جس کے [illegible] سب

(भर्गः) (वरेण्यम्) اس پرماتما کی جو "ورینیم" ہے۔ یعنے افضل اور قبول کرنے کے لائق، پاک اور پاک کرنے والی ذی شعور ہستی ہے۔

"تت" اسی پرماتما کی ذات کو ہم لوگ धीमहि "دھی مہی" دل میں جگہ دیویں۔ کس غرض کیلئے؟ کہ (دیو) "دیو" پرماتما سب کا پیدا کرنیوالا پرمیشور (یَہ) "نہ" ہماری (धियः) "دھیہ" عقلوں کو (प्रचोदयात्) "پرچودیات" راہبری کرے۔ یعنی برے کاموں سے چھڑوا کر بھلے کاموں میں لگا دے۔

وہاں حسب طاقت دم کو روک دینا۔

چوتھا "باہیا بھینترا کشے پی" یعنی جب دم اندر سے باہر نکلنے لگے۔ تب اس کے برعکس اس کو نہ نکلنے دینے کے لئے باہر سے اندر لیوے اور جب باہر سے اندر آنے لگے۔ تب اندر سے باہر کی طرف دم کو دھکا دے کر روکتا جائے۔

اگر اسی طرح ایک دوسرے کے خلاف عمل کیا جائے۔ تو دونوں کی حرکت رک جاتی ہے۔ اور دم اپنے اختیار میں ہو جانے کی وجہ سے من اور حواس بھی اپنے قابو میں ہو جاتے ہیں طاقت اور ہمت بڑھ کر عقل تیز اور لطیف ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ نہایت مشکل اور دقیق مسئلہ کو بہت جلد قبول کر لیتی ہے۔ اس کی بدولت انسان کے جسم میں ویریہ بڑھکر طاقت اور ہمت اور حواس پر غلبہ حاصل ہوگا۔ اور تمام شاستروں کو تھوڑے عرصہ میں سمجھ کر نوک زبان کر لیگا۔ عورت بھی اسی طرح یوگ کی مشق کرے۔

بچوں کو مزید ہدایت ۱۳۱۔ خوراک۔ پوشاک۔ نشست برخاست۔ بول چال چھوٹے بڑے سے مناسب برتاؤ کی ہدایت کرنی چاہیئے۔

سندھیا اُپاسنا جس کو برہم یگ بھی کہتے ہیں۔

سندھیا کرنے کا طریق ۱۴۲۔ آچمن۔ ہتھیلی میں اسقدر پانی لیوے کہ وہ پانی حلق سے نیچے ہردیہ تک پہنچے۔ پانی نہ اس سے کم ہو اور نہ زیادہ پھر ہتھیلی کے کنارے اور اس کی درمیانی جگہ کو ہونٹ سے لگا کر آچمن کرے۔ اس سے حلق کا بلغم اور صفرا کسی قدر دفع ہوتے ہیں۔ بعد ازاں مارجن کرے یعنی درمیانی اور انامکا انگلی کی نوک سے آنکھوں وغیرہ اعضا پر پانی چھڑکے۔ اس سے سستی دور ہوتی ہے۔ اگر سستی اور پانی نہ ہو تو نہ کرے۔ بعد ازاں منتروں کو جپ کرتے ہوئے "پرانا یام" منسا پر کرمن اور اُپستھان" کے بعد پرمیشور کی ستتی پرارتھنا اور اُپاسنا کا طریق سکھلانا چاہیئے۔ بعد ازاں "اگھمرشن" جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ گناہ کرنے کی خواہش کبھی نہ کرے۔

یہ سندھیا اُپاسنا تنہا جگہ میں توجہ کو ایک طرف لگا کر کرنی چاہیئے

नियतो नैत्यकं विधिमास्थितः । सावित्रीमप्य

धी गत्वारण्यं समाहितः ॥ (मनु० अ० २ । १०२)

چلن سے من علم و جفاکشی یعنی سب قسم کی تکلیف بھی برداشت کرکے دھرم پر ہی عمل کرنے سے جیوآتما اور گیان یعنی زمین سے لیکر پرمیشور تک وجودوں کی ماہیت جاننے سے عقل یقیناً پوتر ہو جاتی ہے۔ لہذا کھانے سے پہلے ضرور اشنان کرنا چاہئے۔

"پرانایام" ۱۰۔ دوسرا پرانایام (ضبط دم) اس کا ثبوت۔

योगाङ्गानुष्ठानादशुद्धिक्षये ज्ञानदीप्तिराविवेकख्यातेः ॥ (यो० साधनपादे सू० २८)

یہ یوگ شاستر سادھن پاد کا سوتر ہے جب انسان پرانایام کرتا ہے۔ تو ہر لمحہ ساعت بساعت سلسلہ وار ناپاکی دور اور عرفان کا ظہور ہوتا چلا جاتا ہے۔ جب تک مکتی نہ ہو تب تک آتما میں عرفان برابر بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔

दह्यन्ते ध्मायमानानां धातूनां हि यथा मलाः । तथेन्द्रियाणां दह्यन्ते दोषाः प्राणस्य निग्रहात् ॥ (मनु० अ० ६ । ७१)

یہ منوسمرتی ادھیائے ۶ کا ۷۱ شلوک ہے۔ جیسے آگ میں تپانے سے سونا وغیرہ دھاتیں کھوٹ دور ہو کر خالص ہو جاتی ہیں۔ ویسے ہی "پرانایام" کے عمل سے من وغیرہ حواس کے نقص رفع ہو جانے سے وہ پاک صاف ہو جاتے ہیں۔

प्रच्छर्दनविधारणाभ्यां वा प्राणस्य ॥ योग० (समाधिपादे सू० ३४)

"پرانایام" کا طریق عمل ۱۱۔ یوگ شاستر سادھن پاد سوتر ۳۴ جیسے سخت زور سے قے ہو کر کھایا پیا باہر نکل جاتا ہے۔ ویسے ہی دم کو زور سے باہر نکالکر حسب طاقت باہر ہی روک دینا چاہئے۔ لیکن جب دم باہر نکالنا ہو۔ تو مُول اندریہ کو اسوقت تک کھینچ رکھنا چاہیئے جب تک کہ دم باہر رہتا ہے۔ اسی طریق سے دم باہر زیادہ ٹھہر سکتا ہے۔ جب گھبراہٹ ہو تب آہستہ آہستہ ہوا کو اندر لے کر پھر بھی جسقدر طاقت اور خواہش ہو۔ ویسے ہی کرتا جائے اور من میں اوم کا جپ کرتا جائے۔ اسطرح عمل کرنے سے آتما اور من کو پاکیزگی اور قیام ہوتا ہے۔

پرانایام کی قسمیں اور اس کا فائدہ ۱۲۔ ایک "باہیہ وشے" یعنی باہر ہی زیادہ روکنا۔ دوسرا "ابھینتر" یعنی اندر جتنا دم روکا جائے۔ اتنا روکنا۔ تیسرا "ستمبھ ورتی" یعنی یکبارگی جہاں ہو

ہاتھ دھونے کے واسطے پانی لیا آسان ہے۔ بعد ازاں اس گھی کو اچھی طرح سے دیکھ لیوے اور پھر ان منتروں سے ہوم کرے۔

ओं भूरग्नये प्राणाय स्वाहा । भुवर्वायवेऽपानाय स्वाहा ।

स्वरादित्याय व्यानाय स्वाहा । भूर्भुवः स्वरग्निवाय्वादित्येभ्यः

प्राणापानव्यानेभ्यः स्वाहा ॥

ایسے ایسے اگنی ہوتر کے ہر ایک منتر کو پڑھ کر ایک ایک آہوتی[1] دیوے اور جو زیادہ آہوتی دینی ہوں تو

विश्वानि देव सवितर्दुरितानि परा सुव ।

منتر کا ارتھ

اس منتر اور گایتری منتر مذکورہ سے آہوتی دیوے "اوم" "بھو" اور "پران" وغیرہ سب پرمیشور کے نام ہیں۔ اُن کے معنی بیان کر چکے ہیں۔ "سواہا" لفظ کے معنے ہیں۔ کہ جیسا گیان آتما میں ہو۔ ویسا ہی زبان سے بولے اُلٹا نہیں۔ جیسا پرمیشور نے سب جانداروں کی راحت کی خاطر اس دُنیا کی نعمتوں کو پیدا کیا ہے۔ ویسے ہی انسان کو بھی دُوسروں کی بہتری کے کام کرنے چاہئیں۔

ہون کرنے کے فوائد

۱۶۔ سوال۔ ہون کرنے سے کیا کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب۔ سب لوگ جانتے ہیں۔ کہ بدبودار ہوا اور پانی سے بیماری۔ بیماری سے جانداروں کو تکلیف۔ اور خوشبودار ہوا اور پانی سے تندرستی اور بیماری کے نہ ہونے سے راحت ہوتی ہے۔

ہون پر اعتراض

۱۷۔ سوال۔ چندن وغیرہ گھس کر کسی کو لگایا جاتا۔ یا گھی وغیرہ کھانے کو دیویں۔ تو بڑا اپکار ہو۔ آگ میں ڈالکر بے فائدہ ضائع کرنا عقلمندوں کا کام نہیں۔

جواب۔ جو تم علم خواص الاشیا جانتے۔ تو کبھی ایسی بات نہ کہتے۔ کیونکہ کوئی جوہر فنا نہیں ہوتا۔ دیکھو جس جگہ ہوم ہوتا ہے وہاں سے دُور جگہ پر بیٹھے آدمی کی ناک کو خوشبو محسوس ہوتی ہے۔ ویسے بدبو بھی۔ اتنے ہی سے سمجھ لو کہ آگ میں ڈالی ہوئی چیز لطیف ہو کر پھیلتی ہے۔ اور ہوا کے ساتھ دُور جا کر بدبو کو رفع کرتی ہے۔

دوسرا اعتراض

۱۸۔ سوال۔ جب ایسا ہی ہے۔ تو کیسر۔ کستوری۔ خوشبودار پھول اور عطر وغیرہ کے گھر رکھنے سے ہوا خوشبودار ہو کر راحت بخش ہو جاویگی؟

جواب۔ اس خوشبو میں یہ طاقت نہیں ہے کہ گھر کی گندی ہوا کو باہر نکال کر مصفا

[1] ہون کے وقت جو گھی یا سامگری اگنی میں چمچے کے ذریعہ یا ہاتھ سے ڈالی جاتی ہے۔ اس کو آہوتی کہتے

ہواکو اندر داخل کر اسکے۔کیونکہ اس میں منتشر کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ یہ صرف آگ ہی کی طاقت ہے۔ کہ اس ہوا اور بدبو دار چیزوں کو منتشر اور ہلکا کر کے باہر نکال دیتی ہے۔ اور صاف ہواکو اندر داخل کرتی ہے۔

ہون کے وقت منتروں کے پڑھنے کے فوائد

۱۹-سوال۔ تو منتر پڑھکر ہون کرنے کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ منتروں میں وہ ہدایت موجود ہے کہ جس سے ہون کرنے کے فوائد ظاہر ہو جاویں اور بوجہ دوہرائے جانے کے منتر حفظ رہیں۔ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا اور اُن کی حفاظت بھی ہو۔

ہون نہ کرنے سے پاپ ہوتا ہے

۲۰-سوال۔ کیا ہون کرنے کے بغیر پاپ ہوتا ہے؟

جواب۔ ہاں! کیونکہ جس آدمی کے بدن سے جتنی بدبو پیدا ہو کر ہوا اور پانی کو بگاڑتی ہے۔ اور بیماری پیدا کرنے کا باعث ہونے سے جانداروں کو دکھ پہنچاتی ہے۔ اتنا ہی پاپ اُس آدمی کو ہوتا ہے۔ اس لئے اس پاپ کو رفع کرنے کی غرض سے ہوا اور پانی میں اُس قدر یا اُس سے زیادہ خوشبو پھیلانی چاہیئے +

ہون سے کھلانے پلانے کی نسبت زیادہ فائدہ

۲۱۔ کھلانے پلانے سے اُسی ایک کھانے پینے والے فرد خاص کو سُکھ ہوتا ہے۔ جتنا گھی اور خوشبو وغیرہ ایک آدمی کھاتا ہے۔ اتنی چیزوں کے ہون سے لاکھوں آدمیوں کو فیض پہنچتا ہے۔ لیکن اگر آدمی گھی وغیرہ عمدہ چیزیں نہ کھاویں۔ تو ان کی جسمانی اور رُوحانی طاقت کی ترقی نہ ہو سکے گی۔ اس واسطے عمدہ اشیا بھی کھلانی پلانی چاہئیں۔ لیکن اس سے بڑھ کر ہون کرنا واجب ہے۔ اس لئے ہون کرنا نہایت ضروری ہے۔

ہون کا اندازہ

۲۲-سوال۔ ہر ایک آدمی کتنی آہوتی کرے اور ایک ایک آہوتی کا اندازہ کتنا ہے؟

جواب۔ ہر ایک آدمی کو سولہ سولہ آہوتی اور چھ چھ ماشہ گھی وغیرہ ہر ایک آہوتی کا اندازہ کم از کم ہونا چاہئیے۔ اور جو اس سے زیادہ کرے بہت اچھا ہے۔

زمانہ قدیم میں ہون یگیہ کا رواج

۲۳۔ اسی واسطے بڑے بڑے افضل و سرتاج آریہ۔ رشی مہرشی۔ راجہ مہاراجہ بہت سے یگیہ کرتے اور کراتے تھے۔ جب تک ہون کا رواج رہا۔ تب تک آریہ ورت دیش بیماریوں سے محفوظ اور آسائشوں سے بھرپور تھا اب بھی رواج ہو تو ویسا ہی ہو جائے

طالبعلم کیلئے ہر روز کرنا ہے اور گھی ہون کرنا فرض ہے

۲۴۔ یہ دو پہلے روزانہ یگیہ ہیں۔

अथ यानि चतुश्चत्वारिंशद्वर्षाणि तन्माध्यन्दिनं सवनं चतुश्चत्वारिंशदक्षरा त्रिष्टुप् त्रैष्टुभं माध्यन्दिनं सवनं तदस्य रुद्रा अन्वायत्ताः प्राणा वाव रुद्रा एते हीदं सर्वं रोदयन्ति ॥ ३ ॥

तं चेदेतस्मिन्वयसि किञ्चिदुपतपेत्स ब्रूयात्प्राणा रुद्रा इदं मे माध्यन्दिनं सवनं तृतीयसवनमनुसंतनुतेति माहं प्राणानां रुद्राणां मध्ये यज्ञो विलोप्सीयेत्युद्धैव तत एत्यगदो ह भवति ॥ ४ ॥

अथ यान्यष्टाचत्वारिंशद्वर्षाणि तत्तृतीयसवनमष्टाचत्वारिंशदक्षरा जगती जागतं तृतीयसवनं तदस्यादित्या अन्वायत्ताः प्राणा वावादित्या एते हीदं सर्वमाददते ॥ ५ ॥

तं चेदेतस्मिन्वयसि किञ्चिदुपतपेत्स ब्रूयात्प्राणा आदित्या इदं मे तृतीयसवनमायुरनुसंतनुतेति माहं प्राणानामादित्यानां मध्ये यज्ञो विलोप्सीयेत्युद्धैव तत एत्यगदो हैव भवति ॥

برہمچریہ کی اقسام بموجب چھاندوگیہ اُپنشد

(۷) یہ چھاندوگیہ اُپنشد پرپاٹھک ۳ کھنڈ ۱۶ کا قول ہے۔ برہمچریہ تین قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) ادنٰے (۲) متوسط (۳) اعلیٰ۔
(۱) ادنٰے۔ پُرش جو پوری یعنی غذا کے جوہر سے تیار شدہ جسم اور شیَن (یعنی جسم میں آرام کرنیوالے جیوآتما) کا ایک مجموعہ ہے۔ وہ ایک یگیہ یعنی نہایت ہی مبارک و معقول حاصل کرنے اور سچے کرم کرنیکے قابل ہے۔ اس کو ضروری ہے کہ ۲۴ برس تک غالب الخواہش یعنی برہمچاری رہ کر وید وغیرہ علم اور نیک تربیت کو حاصل کرے اور شادی کر کے بھی شہوت پرست نہ ہو۔ اس طور پر اس کے پران قوت پا کر وسو یعنی مبارک اوصاف کو جسم میں بسانیوالے ہوتے ہیں۔ اس لئے پہلی عمر میں تحصیل علم کے لئے اس کو اپنے آپ کو ریاضت میں مصروف کرے اور آچاریہ برہمچاری کو ایسی ہی ہدایت کرے اور برہمچاری بھی

جواب۔ نہیں اگر پچیس سال تک مرد برہمچریہ کرے۔ تو سولہ سال تک لڑکی اگر مرد تیس سال تک برہمچاری رہے۔ تو عورت ۱۷ برس تک اگر مرد چھتیس سال تک رہے تو عورت ۱۸ برس تک اگر مرد چالیس سال تک برہمچریہ کرے تو عورت بیس برس تک اگر مرد ۴۴ سال تک برہمچریہ کرے تو عورت ۲۲ برس تک اگر مرد ۴۸ برس تک برہمچریہ کرے تو عورت ۲۴ برس تک برہمچریہ رکھے یعنی ۴۸ سال سے آگے مرد اور چوبیس سال سے آگے عورت کو برہمچریہ نہ رکھنا چاہئے۔ لیکن یہ قاعدہ شادی کرنیوالے مرد اور عورتوں کا ہے۔ اور جو شادی کرنا ہی نہ چاہیں۔ وہ مرنے تک برہمچاری رہ سکیں تو اچھا ہے مگر یہ کام فاضل اجل غالب الحواس اور بے عیب یوگی عورت اور مرد کا ہے۔ یہ بڑا مشکل کام ہے۔ کہ کوئی شہوت کی تیزی کو تھام کر حواس کو قابو میں رکھے۔

ऋतं च स्वाध्यायप्रवचने च। सत्यं च स्वाध्यायप्रवचने च। तपश्च स्वाध्यायप्रवचने च। दमश्च स्वाध्यायप्रवचने च। शमश्च स्वाध्यायप्रवचने च। अग्नयश्च स्वाध्यायप्रवचने च। अग्निहोत्रं च स्वाध्यायप्रवचने च। अतिथयश्च स्वाध्यायप्रवचने च। मानुषं च स्वाध्यायप्रवचने च। प्रजा च स्वाध्यायप्रवचने च। प्रजनश्च स्वाध्यायप्रवचने च। प्रजातिश्च स्वाध्यायप्रवचने च।

پڑھنے پڑھانے والوں کو ہدایات

۳۶۔ یہ تیتریہ اپنشد پرپاٹھک ۷۔ انواک ۹ کا قول ہے پڑھنے پڑھانے والوں کے قواعد یہ ہیں۔

(۱) درست چلن رکھ کے پڑھیں اور پڑھاویں۔
(۲) راستی کا چلن رکھ کے سچے علوم کو پڑھیں اور پڑھاویں۔
(۳) ریاضت یعنی دھرم کے کام کرتے ہوئے وید وغیرہ شاستروں کو پڑھیں اور پڑھاویں۔
(۴) حواس بیرونی کو بد چلنیوں سے روک کے پڑھتے پڑھاتے جاویں۔
(۵) دلی جذبات کو سب قسم کے عیبوں سے ہٹا کر پڑھتے پڑھاتے جاویں۔
(۶) آہونیہ وغیرہ اگنی اور بجلی وغیرہ کی خاصیتوں کو جان کر پڑھتے پڑھاتے جاویں۔
(۷) اگنی ہوتر کرتے ہوئے پڑھیں پڑھاویں۔

चतस्रोऽवस्थाः शरीरस्य वृद्धिर्यौवनं सम्पूर्णता किञ्चित्परिहाणिश्चेति। आषोडशाद्वृद्धिः। आपञ्चविंशतेर्यौवनम्। आचत्वारिंशतः सम्पूर्णता। ततः किञ्चित्परिहाणिश्चेति॥ पञ्चविंशे ततो वर्षे पुमान् नारी तु षोडशे। समत्वागतवीर्यौ तौ जानीयात्कुशलो भिषक्॥

سشرت کے بموجب بدن کی چار حالتیں ۱ اول بالیدگی

۳۱- یہ سشرت کے سوتر استھان ۳۵ ادھیائے کا قول ہے۔ اس جسم کی چار حالتیں ہیں۔ ایک وردھی (بالیدگی) جس میں سولہویں برس سے لیکر پچیسویں برس تک تمام دھاتو بڑھتی رہتی ہیں۔

دوم آغاز شباب

۳۲- دوسری "یوون" (شباب) جو پچیسویں سال سے لیکر چالیسویں کے شروع میں جوانی کا آغاز ہوتا ہے۔

سوم تکمیل شباب

۳۳- تیسرے "سمپورنتا" (تکمیل) جو پچیسویں سال سے لے کر چالیسویں سال تک تمام دھاتوؤں کی پختگی ہوتی ہے۔

چہارم زوال

۳۴- چوتھی "کنچت پری ہانی" (زوال) جب ہر ایک پہلو سے جسم کی تمام دھاتوئیں پختہ ہوکر تکمیل حاصل کرتی ہیں۔ تب بعد اس کے جو ویرج جسم کے وہ بدن میں نہیں رہتی بلکہ خواب اور پسینہ وغیرہ ذریعہ خارج ہو جاتی ہے وہی چالیس سال عمدہ وقت شادی کرنے کا ہے۔ بلکہ اڑتالیسویں سال میں سال میں شادی کرنی عمدہ سے عمدہ ہے۔

قوت کب تک برہمچریہ رکھے

۳۵- سوال۔ کیا برہمچریہ کا قاعدہ عورت اور مرد دونوں کیلئے مساوی ہے

[1] کتاب سشرت کے ایک حصہ کا نام ہے۔ ویدک طب کے مطابق۔ خون چربی۔ گوشت منی۔ ہڈی وغیرہ سات چیزوں کا نام دھاتو ہے نیز اس کے مطابق سولہویں سال میں جسم کی بناوٹ ختم ہوتی ہے۔ بناوٹ کے اختتام کے بعد دھاتوؤں میں ترقی شروع ہوتی ہے جو ۲۵ سال کی عمر تک ہوتی رہتی ہے اگر اس اثنا میں نوجوان لوگ سنبھلے نہ رہیں تو دھاتوؤں کی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ ۲۵ سال کی عمر سے پہلے شادی نہیں کرنی چاہئے پچیسویں سال کے بعد چالیسویں سال تک دھاتو پختہ ہوکر جسم کا جزو بنتا رہتا ہے بشرطیکہ برہمچریہ کی ہدایات کے مطابق عمل کیا جائے۔ اور جتنا جتنا کر ۳۰۔ ۳۱ یا ۴۰ سال کی عمر تک شخص ان ہدایات پر عمل کرے اسکے اسقدر قوائے جسمی اور دماغی میں عمدہ ترقی ہوتی ہے (مترجم)

بالکل بے پرواہ ہوکر بلاکسی کے ڈرے رہنا قناعت نہیں۔ بلکہ جسقدر کوشش ہوسکے۔ اسقدر کرنا۔ نقصان میں خوشی یا غم نہ کرنا۔ تپ۔ ریاضت یعنی باوجودیکہ نقصان برداشت کرنے کے بھی دھرم کے کام کرنا۔ سوادھیائے۔ مطالعہ کتب یعنی پڑھنا پڑھانا۔ ایشور پرنی دھان۔ عبادت الٰہی یعنی پرمیشور کی خاص عبادت میں آتما کو لگائے رکھنا یہ پانچ نیم کہلاتے ہیں۔

محض نیموں پر چلنے سے فائدہ نہیں

۳۹۔ یموں کے بغیر محض نیموں کو اختیار نہ کرے۔ بلکہ دونوں پر عمل کیا کرے۔ جو شخص یموں پر عمل کرنا چھوڑ کر محض نیموں پر عمل کرتا ہے وہ ترقی حاصل نہیں کرتا۔ بلکہ تنزل یعنی دنیا میں گرا رہتا ہے۔

कामात्मता न प्रशस्ता न चैवेहास्त्यकामता।
काम्यो हि वेदाधिगमः कर्मयोगश्च वैदिकः॥ मनु० अ० २।१९

خواہش میں افراط اچھی نہیں

۴۰۔ مطلب۔ غایت درجہ کی خواہش اور عدم خواہش کسی کیلئے بھی اچھی نہیں۔ کیونکہ اگر خواہش نہ کی جائے۔ تو ویدوں کا گیان اور ویدوں کے فرمودہ نیک افعال وغیرہ کسی سے نہ ہوسکیں (منو ۲-۲)

स्वाध्यायेन जपैर्होमैस्त्रैविद्येनेज्यया सुतैः।
महायज्ञैश्च यज्ञैश्च ब्राह्मीयं क्रियते तनुः॥ (मनु० अ० २।२८)

برہمن کے اوصاف

۴۱۔ مطلب (۱) تمام علوم کے پڑھنے پڑھانے (۲) برہمچریہ راستگوئی وغیرہ اصول پر عمل کرنے (۳) اگنی ہوتر وغیرہ ہوم۔ راستی کو حاصل اور ناراستی کو ترک کرنے اور سچے علوم کی خیرات دینے (۴) ویدوں کے کرم۔ اُپاسنا اور گیان ودیا کے حاصل کرنے (۵) پکشیشٹی وغیرہ ہوم کرنے (۶) نیک اولاد پیدا کرنے (۷) برہم۔ دیو۔ پتر۔ ویشو دیو اور اتتھیوں کی خدمت جو پانچ مہا یگیہ کہلاتے ہیں۔ ان کے کرنے (۸) اگنی شٹوم وغیرہ اور نیز علوم حرفت کاری وغیرہ یگیوں کے عمل درآمد کرنے سے یہ بدن برہمی یعنے برہمن کا جسم بنتا ہے۔ جو وید اور پرمیشور کی عبادت کا مسکن ہے۔ بغیر اتنی باتوں کے برہمن کا جسم نہیں بن سکتا۔ (منو ۲-۲۸)

इन्द्रियाणां विचरतां विषयेष्वप॰ ... ।
संयमे यत्नमातिष्ठेद्विद्वान् यन्तेव वाजिनाम्॥

(۸) اتتھیوں (مقدس مہمانوں) کی خدمت کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاویں۔
(۹) انسانوں سے متعلق جو کاروبار ہیں۔ ان کو مناسب طور پر کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاویں۔
(۱۰) اولاد اور رعایا کی پرورش کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاویں۔
(۱۱) دیہہ کی حفاظت اور ترقی کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاویں۔
(۱۲) اپنی اولاد اور شاگردوں کی پرورش کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاویں

यमान् सेवेत सततं न नियमान् बुधः ।

यमान्पतत्य कुर्वाणो न नियमान् केवलान् भजन् ॥

دانا آدمی یموں (ترک کرنے کے قابل باتوں) کو ہمیشہ اختیار کرے۔ نہ کہ فقط نیموں (اختیار کرنے کے قابل باتوں) کو کیونکہ یموں (ترک کرنے کے قابل باتوں) کو نہ کرتا ہوا گر جاتا ہے (مترجم)

अहिंसासत्यास्तेयब्रह्मचर्यापरिग्रहा यमाः ॥ योग०

साधनपादे सू० ३०

یم ۳۷۔ یم پانچ ہیں۔

یوگ۔ درشن۔ سادھن پاد۔ سوتر ۳۰

ان میں اہنسا۔ ستیہ۔ استیہ۔ برہمچریہ۔ اپری گرہ یم کہلاتے ہیں (مترجم)

معنی (اہنسا) ترک دشمنی (ستیہ) سچ ماننا۔ سچ بولنا۔ اور سچ ہی کرنا (استیہ) یعنی من قول اور فعل سے چوری کا ترک کرنا (برہمچریہ) یعنی عضو تناسل کی حفاظت (اپری گرہ) نہایت درجہ کی حرص اور خود بینی (غرور) کا ترک کرنا ان پانچ یموں پر ہمیشہ عمل کریں۔

نیم ۳۸۔ نیم پانچ ہیں

शौचसन्तोषतपःस्वाध्यायेश्वरप्रणिधानानि नियमाः ॥ योग०

[साधनपादे सू० ३२]

یوگ درشن سادھن پاد۔ سوتر ۳۲۔

(شوچ) سنتوش۔ تپ۔ سوادھیائے ایشور پرنی دھان یہ نیم کہلاتے ہیں (مترجم)

(شوچ) (طہارت) یعنی غسل نہانے دھونے سے صفائی رکھنا۔ سنتوش (قناعت

نوٹ: اہنسا کا نام ترک دشمنی اس لئے زیادہ تر دیسی مسئلوں میں آیا ہے۔ رشیوں کا منشا یہ ہے کہ جو ضرر رسی یا ایذا رسانی کی نیت یا اس کا خیال تک بھی دل میں نہ آنا چاہئے۔ چونکہ اس درجہ تک [illegible] دشمنی کے نا ممکن ہے۔ اس لئے اہنسا۔ ترک دشمنی کہا گیا ہے۔

وغیرہ شاستر نیک لوگوں کا چلن جو قدیمی یعنی وید کے ذریعہ پرمیشور کے تبلائے ہوئے کام ہیں اور جو آتما کو پسند ہے یعنی جسکو آتما چاہتا ہے مثلاً راستگوئی یہ چار دھرم کے معیار ہیں۔ یعنی انہیں کے ذریعہ دہرم اور ادہرم کی تحقیق کیجاتی ہے۔ جو رو رعایت چھوڑ منصفانہ یعنی حق کو قبول جھوٹ کو بالکل ترک کر دینے کا رویہ ہے۔ اسکا نام دہرم اور اسکے خلاف جو طرفداری سے بھرا بے انصافانہ رویہ یعنی حق کو ترک اور باطل کو قبول کرنے کا فعل ہے۔ اسی کو ادھرم کہتے ہیں۔

अर्थकामेष्वसक्तानां धर्मज्ञानं विधीयते।

धर्मं जिज्ञासमानानां प्रमाणं परमं श्रुतिः॥ मनु० (२।१३)

دہرم کی تحقیق اور وید شاستر کا پڑھنا

۵۴۔ جو لوگ اَرتھ (زر) یعنی سونا وغیرہ جواہرات اور کام یعنی عورتوں کی صحبت وغیرہ میں نہیں پھنستے۔ انہیں کو دہرم کی واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ جو دہرم کو جاننے کی خواہش کریں وہ بذریعہ ویدوں کے دہرم کی تحقیق کریں۔ کیونکہ دہرم اور ادھرم کی تحقیق سوائے ویدوں کے ٹھیک ٹھیک نہیں ہوسکتی۔

اسطرح استاد اپنے شاگرد کو نصیحت کرے اور خاصکر راجاؤں کو چاہیئے۔ کہ دیگر کشتری ویش اور اعلیٰ شودروں کو بھی ضرور تحصیل علم کراویں۔ کیونکہ جو برہمن ہے اگر وہ محض تحصیل علم کریں۔ اور کشتری وغیرہ نہ کریں۔ تو علم۔ دہرم۔ راج اور دولت وغیرہ کی ترقی کبھی نہیں ہوسکتی کیونکہ برہمن تو محض پڑھنے پڑھانے اور کشتری وغیرہ سے گذارا پانے پر زندگی بسر کرسکتے ہیں۔ تو اُن کے روزی سے محتاج ہونے اور پھر کشتری وغیرہ کیلئے ہدایت کرنے والے ہونے سے اور سر پر ٹھیک ٹھیک پڑتال کرکے سزا دینے والے کے نہ ہونے سے برہمن وغیرہ سب ورن جال میں پھنس جاتے ہیں۔ اور جبکہ کشتری وغیرہ لوگ صاحب علم ہوتے ہیں تو برہمن بھی زیادہ تر تحصیل علم کرتے اور دہرم کے راستہ پر چلتے ہیں۔ اور ان کشتری عالموں کے سامنے پاکھنڈ یعنی جھوٹی کارروائی نہیں کرسکتے۔ بخلاف اس کے جب کشتری وغیرہ لوگ بے علم ہوتے ہیں۔ تو جیسا اپنے دل میں آتا ہے۔ ویسا ہی کرتے کراتے ہیں۔ اس لئے اگر برہمن اپنا بھلا چاہیں۔ تو کشتری وغیرہ لوگوں کو وید وغیرہ سچے شاستر کی تعلیم خوب محنت سے دیں۔ کیونکہ کشتری وغیرہ لوگ ہی علم۔ دہرم۔ راج اور دولت کو ترقی دینے والے ہیں۔ وہ کبھی دوسروں سے گذارہ نہیں مانگتے۔ اس لئے علم کے معاملہ میں طرفداری

تیتری اپنشد - پرپاٹھک ۷ - انوواک ۱۱ - ک ۱ تا ۴ -

अकामस्य क्रिया काचिद् दृश्यते नेह कर्हिचित् ।

यद्यद्धि कुरुते किंचित् तत्तत्कामस्य चेष्टितम् ॥

ہر حرکت کیلئے خواہش ضروری ہے

۵۰ - آدمیوں کو یقین کرنا چاہئے کہ جس شخص میں کوئی خواہش نہ ہو اس کی آنکھ کا کھلنا یا بند ہونا بھی ناممکن ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آدمی چاہے کچھ ہی حرکت کرتا ہو - وہ بلا خواہش کے نہیں ہوتی - منو ۲-۴

आचारः परमो धर्मः श्रुत्युक्तः स्मार्त एव च ।

तस्मादस्मिन्सदा युक्तो नित्यं स्यादात्मवान् द्विजः ॥१॥

आचाराद्विच्युतो विप्रो न वेदफलमश्नुते ।

आचारेण तु संयुक्तः सम्पूर्णफलभाग्भवेत् ॥२॥

منو ۱ - ۱۰۹

پڑھنے پڑھانے کا پھل

۵۱ - کہنے سننے سنانے - پڑھنے پڑھانے کا پھل یہی ہے کہ جو دھرم ویدوں اور وید کے مطابق سمرتیوں میں بیان کیا گیا ہے - اس پر عملدرآمد کیا جائے اسلئے دھرم کے مطابق عمل کرتے رہنا چاہئے - کیونکہ جس کا دھرم کے مطابق چال چلن نہیں ہے - وہ اس راحت کے پھل کو جو ویدوں کے بیان کئے ہوئے دھرم پر چلنے سے پیدا ہوتا ہے - حاصل نہیں کر سکتا - اور جو علم پڑھ کر دھرم کا چلن رکھتا ہے - وہ پوری راحت حاصل کرتا ہے - منو ۱ - ۱۰۸ - ۱۰۹

योऽवमन्येत ते मूले हेतुशास्त्राश्रयाद् द्विजः ।

स साधुभिर्बहिष्कार्यो नास्तिको वेदनिन्दकः ॥ मनु० (२।११)

ویدوں کی مذمت کرنے والے کیلئے سزا

۵۲ - جو شخص وید اور عابد لوگوں کی وید کے مطابق بنائی ہوئی کتابوں کی بے عزتی کرتا ہے - اس وید کی برائی کرنے والے منکر کو ذات - جماعت اور ملک سے نکال دینا چاہئے - منو ۲-۱۱

वेदः स्मृतिः सदाचारः स्वस्य च प्रियमात्मनः ।

एतच्चतुर्विधं प्राहुः साक्षाद्धर्मस्य लक्षणम् ॥ मनु० (२।१२)

دھرم کے معیار چار ہیں

۵۳ - وید سمرتی ویدوں کے مطابق ویدوں کے بنائے ہوئے منوسمرتی

اندریہ اور ارتھ کے ملاپ سے جوگیان خالی از ویپدیش۔ خالی از وبھچار نتیجہ آتمک ہو اس کو پرتیکش کہتے ہیں (مترجم) نیائے ۱-۱-۴

پرتیکش یعنی ثبوت عین الیقین کی تعریف

کان۔ چمڑہ۔ آنکھ۔ زبان۔ ناک کا پادہ اسمٰیٰ تعلق جیسا کہ لمس۔ شکل۔ ذائقہ اور بو کے ساتھ ہو اور من (جوہر دراکہ) کا حواس جیسا کہ دو آتما کا من کے ساتھ تو ایسے تعلق سے جو گیان پیدا ہوتا ہے۔ اس کو پرتیکش (بدیہی) کہتے ہیں۔

ادھویپدیش یعنی علم بالمشافہ

جو علم کہ اسم اور موسوم (نام اور نام والی چیز) کے رشتہ کا ہوتا ہے۔ وہ پرتیکش نہیں مثلاً کسی نے کسی سے کہا تو جل لے آ۔ اور اس نے لاکر اس کے آگے کہا اور کہا کہ تو جل ہے۔ اس جگہ لانیوالا اور منگانیوالا دو لو دو حروف سے مرکب اسم جس کو نہیں دیکھ سکتے۔ کیونکہ الفاظ آنکھ کا وشے نہیں۔ بلکہ صرف شے کو جس کا نام یہاں جل کہا گیا دیکھتے ہیں۔ لفظ سے جو علم پیدا ہوتا ہے۔ وہ شبد پرمان سے متعلق ہے۔[1]

خالی از وبھچار یعنی غیر فاسد

خالی از وبھچار (غیر فاسد) کسی شخص نے رات کے وقت ایک ستون دیکھ کر یقین کیا کہ آدمی ہے۔ مگر جب دن کیوقت دیکھا۔ تو جو آدمی کا علم رات کیوقت پیدا ہوا تھا وہ جاتا رہا اور ستون کا علم قائم ہوا۔ ایسے علم کو وبھچاری (فاسد) کہتے ہیں پرتیکش نہیں کہتے۔

نتیجہ آتمک

نتیجہ آتمک (یقینی) کسی شخص نے دور سے دریا کی ریت کو دیکھکر کہا۔ کہ وہاں تو کپڑے سوکھ رہے ہیں یا پانی یا کوئی اور چیز ہے۔ وہ دیودت کھڑا ہے یا یگیہ دت۔ جب تک ایک بات کا یقین نہ ہو جائے۔ تب تک وہ علم پرتیکش نہیں ہے۔ پس جو علم کہ بالمشافہ اصل شے کا غیر فاسد اور یقینی ہو۔ اُسکو پرتیکش (عین الیقین) کہتے ہیں

(۲) انومان (قیاس یا ثبوت التزامی)

अथ तत्पूर्वकं त्रिविधमनुमानं पूर्ववच्छेषवत्सामान्यतो

दृष्टं च ।　　　　نیائے ۱-۱-۵

[1] اس مثال میں جس میں کہ جل منگایا گیا ہے۔ محض اسقدر کہ دینے سے کہ جل لاؤ" اصل شے جل کا پرتیکش نہیں ہوتا مگر اسم جل کا جب جل سامنے آگیا۔ اسوقت محض اصلی شے جل کا پرتیکش ہوا کیونکہ جل زبان اور آنکھ کا وشے ہے اور الفاظ جل" محض کان کا وشے ہے۔

و خود غرضی نہیں کر سکتے اور جب سب ورنوں میں علم اور نیک تربیت ہوتی ہے۔ تو کوئی بھی پاکھنڈ اور ادھرم اور جھوٹ کی کارروائی کو نہیں چلا سکتا گویا کشتری وغیرہ لوگوں کو نیم میں چلانے والے برہمن اور سنیاسی ہیں اور برہمن اور سنیاسی کو نیم میں ٹھیک چلانیوالے کشتری وغیرہ لوگ ہوتے ہیں۔ پس سب ورنوں کے عورت مردوں میں علم اور دھرم کی اشاعت ضرور ہونی چاہیئے۔

تحقیق کرنیکے پانچ طریقے

۵۵۔ اب جو جو پڑھنا پڑھانا ہو واجب ہے کہ وہ اچھی طرح سے تحقیق شدہ ہو۔ تحقیق پانچ قسم کی ہوتی ہے۔

عـ۱ پرمیشور کے اوصاف اور ویدوں کے مطابق ہو

اول۔ جو جو پرمیشور کی صفت کام۔ عادت اور ویدوں کے مطابق ہو وہ سچ اور اس کے برخلاف سب جھوٹ ہے۔

عـ۲ سلسلہ کائنات کے مطابق ہو

دوم۔ جو قانون قدرت کے مطابق ہے۔ وہ سچ اور جو قدرت کے خلاف ہے وہ سب باطل ہے۔ مثلاً کوئی کہے۔ کہ ماں باپ کے وصل کے بغیر لڑکا پیدا ہوا تو یہ قانون قدرت کے خلاف ہونے سے غلط ہے۔

عـ۳ آپت لوگوں کے مطابق ہو

سوم۔ جو آپت یعنی دھرماتما۔ عالم راستگو۔ مکرنہ کرنیوالے آدمیوں کی سچی ہدایت کے مطابق ہے۔ وہ قابل تسلیم اور جو خلاف ہو وہ ناقابل تسلیم ہے۔

عـ۴ اپنی ضمیر کے مطابق ہو

چہارم۔ اپنے آتما کی پاکیزگی علم کے مطابق ہو۔ مثلاً اپنے آپ کو خوشی پسند اور رنج ناپسند ہے۔ ویسے ہی ہر حالت میں سمجھنا چاہیئے۔ کہ اگر میں کسی کو تکلیف یا خوشی پہنچاؤنگا۔ تو وہ بھی رنجیدہ یا خوش ہوگا۔

عـ۵ آٹھ پرمانوں کے مطابق ہو

پنجم۔ آٹھ قسم کے پرمان (ثبوت) یعنی (۱) پرتیکش (۲) انومان (۳) اُپمان (۴) شبد (۵) ایتہیہ (۶) ارتھاپتی (۷) سنبھو (۸) ابھاو (ان کی تشریح آگے درج ہے)

پرمانوں کی مفصل تشریح

۵۶۔ ان میں سے پرتیکش وغیرہ کی تعریف میں جو جو سوتر ذیل میں لکھے جاوینگے وہ سب نیائے شاستر (کتاب منطق مصنفہ مہرشی گوتم) کے ادھیائے اول و دوم ادھیائے کے سمجھو۔

۱۔ پرتیکش (ثبوت عین الیقین)

इन्द्रियार्थसन्निकर्षोत्पन्नं ज्ञानमव्यपदेश्यमव्यभिचारि

व्यवसायात्मकं प्रत्यक्षम् ॥ अ० १ । आह्निक १ । सू० ४ ॥.

کسی قسم کی مشابہت رکھتے ہوں۔ مثلاً کوئی شخص بلا چلنے کے خود دوسرے کے مکان میں نہیں جاسکتا۔ ویسے ہی دوسرے لوگوں کا بھی بلا چلنے کے دوسرے مکان میں جانا نہیں ہوسکتا۔

لفظ انومان کے معنی　انومان لفظ کے معنے یہ ہیں کہ جو پرتیکش کے بعد پیدا ہو۔ جیسے دھوئیں کے پرتیکش دیکھنے کے بغیر غائب از نظر آگ کا علم کبھی نہیں ہوسکتا۔

۳- اُپمان (تشبیہ)

प्रसिद्धसाधर्म्यात्साध्यसाधनमुपमानम् ॥

نیائے ۱-۱-۶-

پرسدھ کے سادھرمیہ سے سادھیہ کے سادھن کو اُپمان کہتے ہیں (مترجم ۱-۱-۶)

ایک صریح پرتیکش چیز کی مشابہہ صفت اگر کسی مقصود کے ثبوت کی دلیل ہو۔ تو اس کو اُپمان کہتے ہیں۔ اُپمان کے لفظی معنی یہ ہیں۔ کہ جس سے تشبیہہ دی جاوے۔ مثلاً کسی شخص نے اپنے نوکر سے کہا کہ دشنومتر جو دیودت کی مانند ہے اُس کو بُلالا۔ اُس نے جواب دیا کہ میں نے تو اُس کو کبھی نہیں دیکھا۔ مالک نے کہا کہ جیسا یہ دیودت ہے ویسا ہی دشنومتر ہے کسی کو کہا گیا کہ جیسے یہ گائے ہے ویسی ہی نیل گائے ہوتی ہے پس اسکا نوکر جب اس جگہ پہنچا۔ اس شخص کو دیودت کی مانند پاکر یقین کیا کہ یہی دشنومتر ہے اور اسکو لے آیا۔ یا کسی جنگل میں جاکر جس جانور کو گائے کی مانند دیکھا یقین کیا کہ اسی کا نام نیل گائے ہے

۴- شبد (وید اور ستیہ اُپدیش)

आप्तोपदेशः शब्दः ॥ न्या० । अ० १ । आ० १ । सू० ७ ॥

آپت کا اُپدیش شبد پرمان ہے۔ (مترجم) نیائے ۱-۱-۷

جو شخص "آپت" ہو۔ یعنی عالم۔ فاضل۔ دھرماتما۔ سب کی بہبودی چاہنے والا۔ راستباز باہمت حواس پر غائب ہو۔ جیسے اپنے آتما میں جانتا ہو۔ اور جس بات سے خود سُکھ پایا ہو۔ اُسیکو منہ سے بولنے کی خواہش رکھتا ہو۔ انسانوں کے فائدے کی خاطر اُپدیش کرنے والا ہو۔ پرتھوی سے لیکر ایشور تک جتنے پدارتھ ہیں۔ ان کا علم حاصل کرکے اُپدیش کرتا ہو۔ ایسے شخصوں کے اُپدیش اور نیز کامل آپت "پرمیشور" کے اُپدیش وید کو شبد پرمان سمجھنا چاہئے

جس سے پہلے پرتیکش کا وجود ہو یعنی جس پدارتھ کا جزو یا کل کسی وقت یا جگہ پرتیکش ہوا ہو۔ اُس کے ساتھ رہنے والے جزو کے دور سے مشاہدہ ہونے کی صورت میں اس غائب از نظر کے علم ہونے کو انومان کہتے ہیں۔ جیسا کہ بیٹے کو دیکھ کر باپ کا۔ پہاڑ وغیرہ میں دھواں دیکھ کر آگ کا۔ دُنیا میں سُکھ دُکھ دیکھکر سابقہ جنم کا علم ہوتا ہے۔

انومان کی تین قسمیں

انومان پرمان تین قسم کا ہے (الف) پوروَوت[۱] (علت سے معلول) جیسے بادلوں کو دیکھکر بارش کا۔ وواہ یعنی شادی کو دیکھکر اولاد پیدا ہونے کا۔ پڑھتے ہوئے طالب علموں کو دیکھکر علم سیکھ جانے کا یقین ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔
جہاں کہیں علت دیکھ کر معلول کا علم ہو۔ اس کو پوروَوت (پہلے کیطرح جیسا سابق) کہتے ہیں +

شیش وت

(ب) شیش وت (معلول سے علت) یعنی جہاں معلول کو دیکھ کر علت کا علم ہو۔ جیسے دریا کے بہاؤ کی زیادتی کو دیکھکر اوپر کی طرف بارش ہونے کا۔ بیٹے کو دیکھ کر باپ کا۔ جگت کو دیکھ کر قدیمی علت مادی اور فاعل حقیقی خداوند تعالیٰ کا[۱]۔ سُکھ دکھ کو دیکھ کر نیک اور بداعمال کا علم ہوتا ہے۔ اسی کو شیش وت کہتے ہیں۔
(ج) سامانیتو درشٹ (متشابہ) جو کسی کی علت معلول تو نہ ہوں۔ مگر ایک دوسرے سے

[۱] سوال یہ ہو کہ قبل از انومان فاعل حقیقی خداوند تعالےٰ کا پرتیکش ہونا بھی اسکے انومان کئے جانے کیلئے حسب تعریف انومان ضروری ہے پس خداوند تعالےٰ پرتیکش کسطرح سے ہے؟ تو بجواب اسکے معلوم رہے۔ کہ حسب تعریف پرتیکش جب چیز کا علم حواس ظاہری اور باطنی اور آتما کے باہمی تعلق سے ہو۔ اس چیز کو پرتیکش کہا جاتا ہے۔ سو پرتیکش کے ہمیشہ اوصاف ہی پرتیکش ہوا کرتے ہیں۔ اور ہمیشہ اوصاف کے پرتیکش ہونے پر ہی (موصوف کو پرتیکش کہتے ہیں) مثلاً پرتھوی کا جب علم ہوتا ہے تو لمس شکل۔ ذائقہ۔ بو وغیرہ اسکے اوصاف ہی پرتیکش ہوتے ہیں۔ اور بعض ان اوصاف کے پرتیکش ہونے پر ہی پرتھوی آتما سے ملے ہوئے من کیساتھ پرتیکش ہوتی ہے پس اسی طرح زیر مشاہدہ عالمگیر پر قدرت صفت علم انتظام وغیرہ اوصاف کے پرتیکش ہونے پر اُن کا موصوف فاعل حقیقی خداوند تعالےٰ پرتیکش کیوں نہیں؟ شکل لمس ذائقہ بو وغیرہ کے ذریعہ سے اسکے پرتیکش نہ ہونے کا عذر کوئی معقول عذر نہیں۔ کیونکہ وہ کوئی پرتھوی کا جنس نہیں ہے نہ کبھی ایسا ہو سکتا ہے بلکہ جہاں تک غور کیا جائے۔ وہ روح اعظم پرماتما ہے شکل لطیف بسرو یا پی جیتن وغیرہ ہی ہو سکتا ہے فقط (از باب نمبر ۸) وہ از روئے اوصاف ہمہ تن اور محیط عالم کی حیثیت میں پرتیکش ہے اور روح یا محیط عالم کی کبھی شکل وغیرہ نہیں ہو سکتی۔ (مترجم)

۴- اتیہیہ (جیون یا تاریخ)

न चतुष्ट्वमैतिह्यार्थापत्तिसम्भवाभावप्रामाण्यात्॥

न्या० । अ० २ । आ० २ । सू० १

نیائے ۲-۲-۱

لفظی ترجمہ- اتیہیہ- ارتھاپتی- سنبھو- ابھاؤ کے پرمان ہونے سے صرف مذکورہ بالا چار پرمان نہیں ہیں۔

اتیہیہ کی تعریف | مثلاً فلاں آدمی اس قسم کا تھا۔ اس نے اس قسم کا کام کیا یعنی کسی کی سوانحعمری (تاریخ) کا نام اتیہیہ ہے۔

ارتھاپتی کی تعریف | (۶) ارتھاپتی کے معنی یہ ہیں کہ جس میں ایک مطلب سے دوسرا مطلب نکلے۔ مثلاً کسی نے کسی سے کہا کہ بادل کے ہونے سے بارش اور علت کے ہونے سے معلول پیدا ہوتا ہے۔ اس قول سے بلا مزید ذکر کرنے کے دوسری بات یہ پائی جاتی ہے کہ سوائے بادل کے بارش اور سوائے علت کے معلول کبھی نہیں ہو سکتا۔

سنبھو کی تعریف | (۷) سنبھو وہ ہے کہ جس میں کسی بات کا ہونا ممکن ہو نہ کہ اس کے خلاف مثلاً کوئی شخص بیان کرے کہ ماں باپ کے بغیر اولاد پیدا ہوئی۔ کسی نے مُردوں کو زندہ کیا۔ پہاڑ اُٹھائے۔ سمندر میں پتھر تیرائے۔ چاند کے ٹکڑے کئے۔ پرمیشور کا اوتار ہوا۔ انسان کے سینگ دیکھے۔ بانجھ عورت کے بیٹے بیٹی کی شادی کی وغیرہ وغیرہ۔ تو سب ناممکن باتیں ہیں کیونکہ قانون قدرت کے خلاف ہیں۔ اسلئے جو بات قانون قدرت کے مطابق ہو وہی سنبھو (ممکن) ہے۔

ابھاؤ کی تعریف | (۸) ابھاؤ اسکو کہتے ہیں۔ جس میں نہ ہونا پایا جاوے۔[1] مثلاً کسی شخص نے کسی سے کہا کہ ہاتھی لے آ۔ وہ اسجگہ ہاتھی کی عدم موجودگی دیکھ کر جہاں ہاتھی موجود تھا وہاں سے لایا۔

کس طرح صرف چار پرمان شمار ہو سکتے ہیں | آٹھ پرمان مذکورہ بالا میں سے اتیہیہ کو شبد پرمان میں اور ارتھاپتی سنبھو اور ابھاؤ کو انومان میں شمار کیا جائے۔ تو صرف چار پرمان باقی رہ جاتے ہیں۔

سچ اور جھوٹ کی تمیز کیونکر ہو | ۵۷- انسان سچ جھوٹ کی تمیز[2] پانچ قسم کی پریکشاؤں (معیار)

---

[1] مطلب یہ ہے کہ اس جگہ اس کی عدم موجودگی سے دلیل کا پیدا ہونا ابھاؤ پرمان کہلاتا ہے۔

[2] یعنی (الف) پرمیشور کے اوصاف اور ویدوں کی مطابقت سے (ب) قانون قدرت کی مطابقت سے (ج) آپت پُرشوں کی شہادت سے (د) اپنے آتما کی تمیز اور باطن کی پاکیزگی سے (ہ) پرتیکش انومان وغیرہ اقسام دلائل

| وایو کی تعریف | سپرش کی صفت والا درویہ وایو (باد یا ہوا) ہے۔ لیکن اس میں بھی حرارت اور خنکی۔ تیج اور جل کی آمیزش سے ہوتی ہیں۔

त आकाशे न विद्यन्ते ॥ वै० [अ० २, आ० १ । सू० ५]

| آکاش کی تعریف | آکاش میں روپ۔ رس۔ گندھ نہیں ہوتے۔ بلکہ شبد ہی اس کی صفت ہے۔ ویشیشک ۲-۱-۵

निष्क्रमणं प्रवेशनमित्याकाशस्य लिङ्गम् ॥

ویشیشک ۲-۱-۲۰

| آکاس کی علامت | جس میں داخل ہونا اور نکلنا ہوتا ہے۔ اُسے آکاش کہتے ہیں۔

कार्यान्तराप्रादुर्भावाच्च शब्दः स्पर्शवतामगुणः ॥

ویشیشک ۲-۱-۲۵

| شبد آکاش ہی کا گن کیوں ہے؟ | چونکہ بجز آکاش کے باقی پرتھوی وغیرہ معلومات سے شبد نمودار نہیں ہوتا۔ اس واسطے وہ پرتھوی وغیرہ سپرش والے درویوں کا گن نہیں ہے۔ بلکہ شبد محض آکاش کا گن ہے۔

अपरस्मिन्नपरं युगपच्चिरं क्षिप्रमिति काललिङ्गानि ॥

ویشیشک ۲-۲-۶

| کال کی تعریف | جس میں پہلے پیچھے۔ یکبار۔ جلد۔ دیر وغیرہ وغیرہ کا اطلاق ہو۔ اُس کو کال (وقت یا زمان) کہتے ہیں۔

नित्येष्वभावादनित्येषु भावात्कारणे कालाख्येति ॥

ویشیشک ۲-۲-۹

| کال علت ہے معلول نہیں ہوتا | چونکہ وقت یا زمانہ قدیم کے پدارتھوں میں اطلاق نہیں پاتا اور حادث پدارتھوں میں اطلاق پاتا ہے۔ اس لئے کال محض علت ہی شمار ہوتا ہے

| دشا کیا ہے؟ |

इत इदमिति यतस्तद्दिश्यं लिङ्गम् ॥

ویشیشک ۲-۲-۱۰

لفظی ترجمہ۔ یہاں سے یہ فلاں طرف ہے۔ جس میں یہ اطلاق پاوے۔ وہ دشا کا لنگ ہے۔ (مترجم)

سمواۓ کارن | ۶۱- سمواۓ وہ ہے جس کی مادت ملنے یا ترکیب پانے کی ہو اور کارن وہ ہے جس کا وجود پہلے ہو۔ پس سمواۓ کارن وہ ہے جس کا وجود پہلے ہو اور ملنے اور ترکیب پانے کی خاصیت رکھتا ہو۔

لکشن کی تعریف | ۶۲- لکشن وہ ہے جس سے شے معرف پہچانی جاوے۔

دردیہ کی مزید تشریح | ۶۳- جس علّت کی خاصیت ترکیب پانے کی ہو اور زمان میں معلول سے پہلے ہو۔ اس کو دردیہ یعنی جوہر کہتے ہیں۔

ویشیشک ۲-۱-۱

रूपरसगन्धस्पर्शवती पृथिवी ॥

پرتھوی کی تعریف | پرتھوی (خاک) وہ جوہر ہے جو روپ (صورت) رس (ذائقہ) گندھ (بو) اور سپرش (لمس) رکھتا ہو۔ مگر اس میں روپ اگنی (آتش) کی آمیزش سے ہے۔ رس جل (آب۔ پانی) کی آمیزش سے اور سپرش وایو (باد۔ ہوا) کی آمیزش سے ہے۔

ویشیشک ۲-۲-۲

व्यवस्थितः पृथिव्यां गन्धः ॥

جس طرح پرتھوی میں گندھ کی صفت طبعی ہے۔ اسی طرح جل میں رس۔ اگنی میں روپ وایو میں سپرش اور آکاش میں شبد (آواز) طبعی ہیں۔

रूपरसस्पर्शवत्य आपो द्रवाः स्निग्धाः ॥ वै० अ० २ । आ० १

ویشیشک ۲-۱-۲

جل کی تعریف | وہ سائل (بہنے والا) اور رقیق جوہر جو روپ (شکل) رس (ذائقہ) اور سپرش (لمس) والا ہے۔ جل کہلاتا ہے۔ لیکن ان میں سے رس جل کی طبعی صفت ہے۔ اور روپ اور سپرش اگنی اور وایو کی آمیزش سے پائے جاتے ہیں۔

अप्सु शीतता ॥ वै० । अ० २ । आ० २ सू० [illegible]

یعنی سردی بھی جل کی طبعی صفت ہے

ویشیشک ۲-۱-۳

तेजो रूपस्पर्शवत् ॥ वै० अ० २ आ० [illegible]

اگنی کی تعریف | تیج (آتش) وہ دردیہ ہے جو روپ اور سپرش رکھتا ہے۔ لیکن روپ تو اس میں طبعی ہے۔ اور سپرش وایو کی آمیزش سے پایا جاتا ہے۔

[illegible] ॥ वै० । अ० २ । आ० १ । सू० [illegible]

انتروکار۔ سکھ۔ دکھ۔ اچھا۔ دویش۔ پریتن۔ آتما کے لنگ ہیں (مترجم)

پران (دم اندر لینا) اپان (دم باہر نکالنا) نمیش (پلک سے آنکھ بند کرنا) انمیش (پلک اٹھا کر آنکھ کھولنا) جیون (زندگی قائم رکھنا) من (تمیز یعنی گیان) گتی (حرکت اختیاری) اندریہ (حواس کو اشیا میں رجوع کرنا) ورکیے محسوسات بیان کرنا، انتروکار۔ بھوک۔ پیاس۔ بخار۔ و۔ د وغیرہ عارضوں کا ہونا سکھ (راحت) دکھ (رنج) اچھا (خواہش) دویش (تنفر) اور پریتن (جدوجہد) سب آتما کے لنگ یعنی افعال اور اوصاف ہیں۔

युगपज्ज्ञानानुत्पत्तिर्मनसो लिङ्गम् ॥

نیائے ۱-۱-۱۶

من کی تعریف جس سے ایک وقت میں دو چیزوں کے سمجھنے کا علم نہیں ہوتا۔ اسکو من (جوہر اور اکیہ) کہتے ہیں۔

گن ۲۴۔ دروتیہ کی ماہیت اور خاصیت اوپر بیان ہو چکی ہے۔ اب گنوں یعنی صفات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

रूपरसगन्धस्पर्शाः संख्यापरिमाणानि पृथक्त्वं संयोगवि-
भागौ परत्वाऽपरत्वे बुद्धयः सुखदुःखे इच्छाद्वेषौ प्रयत्नाश्च

ویشیشک ۱-۱-۶

اس کی ۲۴ اقسام ہیں صورت۔ ذائقہ۔ بو۔ لمس۔ شمار۔ مقدار۔ جدائی۔ ملاپ۔ تقسیم۔ نزدیکی۔ فاصلہ۔ عقل۔ راحت۔ رنج۔ خواہش۔ نفرت۔ کوشش۔ وزن۔ رقیق بنا۔ (چکناہٹ) محبت۔ آثر دھرم (انصاف نرمی وغیرہ) ادھرم (ظلم و سختی) اور آواز یہ چوبیس گن یعنی صفات کہلاتی ہیں۔

द्रव्याश्रय्यगुणवान् संयोगविभागेष्वकारणमनपेक्ष इति
गुणलक्षणम् । वै० । अ० १ ।

ویشیشک ۱-۲-۱۶

لفظی ترجمہ۔ گن کی خاصیت یہ ہے کہ دروتیہ (جوہر) میں رہے خود گن نہ رکھتا ہو سنیوگ وبھاگ کرنے میں کارن نہ ہو۔ یعنی دوسرے کی اپیکشا نہ رکھتا ہو (مترجم)

مطلب۔ گن اسکو کہتے ہیں کہ کسی جوہر میں رہے۔ مگر خود کوئی صفت نہ رکھتا ہو۔

جس میں یہ محاورہ استعمال ہو۔ کہ یہاں سے یہ چیز مشرق - جنوب مغرب شمال اور اوپر نیچے ہے۔ اسکو دشا (سمت) کہتے ہیں۔

आदित्यसंयोगाद् भूतपूर्वाद् भविष्यतो भूताच्च प्राची

ویشیشک ۲-۲-۱۴

لفظی ترجمہ: پہلے سوریہ کا ظہور جس طرف ہوا - یا ہوتا ہے یا ہوگا - وہ سمت مشرق ہے۔ (مترجم)

سمتوں کی پہچان جس سمت میں پہلے سورج کا طلوع ہوا - یا ہوتا ہے یا ہوگا۔ اُسکو سمت مشرق کہتے ہیں اور جہاں چھپے اُس کو مغرب کہتے ہیں - جو شخص رو بطرف مشرق رکھتا ہو۔ اُس کے دہنی سمت کو جنوب اور بائیں سمت کو شمال ہوتا ہے۔

एतेन दिगन्तरालानि व्याख्यातानि ॥

ویشیشک ۲-۲-۱۶

لفظی ترجمہ (اس سے سمتوں کے درمیانی کونے بیان ہو گئے ہیں۔ (مترجم)

سمتوں کے درمیانی کونے علیٰ ہذالقیاس مشرق اور جنوب کے درمیانی سمت کو آگنیئی (جنوب مشرق) جنوب اور مغرب کے درمیان کو نیرتی (جنوب مغرب) مغرب اور شمال کے درمیان کو وایوی (شمال مغرب) شمال اور مشرق کے درمیان کو ایشانی (شمال مشرق) کہتے ہیں۔

آتما کی تعریف इच्छाद्वेषप्रयत्नसुखदुःखज्ञानान्यात्मनो लिङ्गमिति ॥

نیائے ۱-۱-۱۰

لفظی ترجمہ (اچھا - دویش - پریتن - سکھ - دکھ اور گیان آتما کے لنگ ہیں (مترجم)

جس میں اچھا (خواہش) دویش (نفرت) پریتن (فعل) سکھ (راحت) دکھ (رنج) گیان (علم) پائے جائیں - اُس کو جیو آتما کہتے ہیں -

مگر ویشیشک شاستر میں اس سے زیادہ علامات بیان کی گئی ہیں۔

प्राणापाननिमेषोन्मेषजीवनमनोगतीन्द्रियान्तरविकाराः

सुखदुःखेच्छाद्वेषप्रयत्नाश्चात्मनो लिङ्गानि ॥

ویشیشک ۳-۲-۴

لفظی ترجمہ (پران - اپان - نمیش - انمیش - جیون - من - گتی - اندریہ

بھاری پن کو وزن کہتے ہیں۔
پگھل جانا۔ دروتو (مائعیت) ہے
محبت اور چکناہٹ کا نام سنیہہ ہے۔
دوسرے کے اتصال سے جو تاثرات پیدا ہوتی ہیں۔ ان کو سنسکار النقش کہتے ہیں
انصاف کی خصلت اور چیزوں کی سختی وغیرہ ذاتی صفت کا نام دھرم ہے۔
بے انصافی کی خصلت اور چیزوں کی ذاتی صفت کے برعکس یعنی ان کی سختی وغیرہ کے خلاف نرمی وغیرہ ادھرم ہے

उत्क्षेपणमवक्षेपणमाकुञ्चनं प्रसारणं
गमनमिति कर्माणि वै० । अ० १ । सू० ७

۶۶۔ | تیسرا پدارتھ کرم

ویشیشک ۱-۱-۷

لفظی ترجمہ :۔ اُت کشیپن۔ اوکشیپن۔ آکنچن۔ پرسارن اور گمن یہ کرم ہیں۔ (مترجم) (۱) اوپر کو حرکت کرنا (۲) نیچے کو حرکت کرنا (۳) سکڑنا (۴) پھیلنا (۵) آنا جانا۔ گھومنا وغیرہ ان پانچ قسم کی حرکت کو کرم۔ حرکت یا فعل کہتے ہیں۔

۶۷۔ اب کرم کا لکھشن بیان کیا جاتا ہے۔

एकद्रव्यमगुणं
संयोगविभागेष्वनपेक्षकारणमिति कर्मलक्षणम्
वै० । अ० १ । आ० १ । सू० १७ ॥

ویشیشک ۱-۱-

ترجمہ :۔ ایک "دروبیہ"۔ "اگن"۔ سنیوگ وبھاگ میں انپیکشا رہت کارن یہ کرم کے لکھشن ہیں۔ (مترجم) (تشریح) ایک "دروبیہ" اس کو کہتے ہیں۔ جس کا سہارا کوئی ایک جوہر ہو۔ "اگن" وہ ہے جس کی یا جس میں کوئی صفت نہ ہو۔ انپیکشا رہت کارن وہ ہے جو ترکیب وتقسیم میں علت بلا احتیاج غیرے ہو۔

پس یہی حرکت یا فعل کی کیفیت ہے۔ یا یوں کہو۔ کہ کرم وہ ہے۔ جو کیا جاوے اور لکشن وہ ہے۔ جس سے کسی چیز کی کیفیت معلوم ہو۔ پس کرم کا لکشن وہ ہوا۔ جس سے حرکت (فعل) کی کیفیت معلوم ہو۔

اس تشریح سے کرم کی تعریف کا اخذ | جو کسی جوہر میں رہے۔ خود خالی [illegible] اور تقسیم ہونے میں علت بلا احتیاج غیرے ہو۔ اس کرم (حرکت یا [illegible]) [illegible]

द्रव्यगुणकर्मणां द्रव्यं कारणं सामान्यम् ॥ ۶۸ | دروبیہ گن اور کرم سامانیہ ہیں

ترکیب اور تفریق کرنے میں علت نہ ہو اور نہ دوسری صفت کی احتیاج رکھتا ہو

گن کی تعریف

श्रोत्रोपलब्धिर्बुद्धिनिर्ग्राह्यः प्रयोगेणाभिज्वलित
आकाश-देशः शब्दः ॥ महाभाष्ये ॥

ترجمہ: جو کانوں سے سُنا جائے۔ عقل سے مفہوم ہونے کے قابل ہو۔ تلفظ سے ظہور میں آئے اور آکاش (یعنی خلا) جس کا مسکن ہو۔ اُس کو شبد[1] کہتے ہیں۔

جو آنکھوں سے دکھائی دیتا ہے اس کو روپ یعنی صورت کہتے ہیں۔

زبان سے جس کا علم ہوتا ہے۔ اس کو رس (ذائقہ) کہتے ہیں۔

جس کا ناک سے ادراک ہوتا ہے اُسکو گندھ (بُو) کہتے ہیں۔

قوت لامسہ (چھونے) سے جس کا فہم ہو اس کو سپرش (حس) کہتے ہیں۔

جس میں ایک دو وغیرہ کی گنتی ہو اس کو سنکھیا (شمار) کہتے ہیں۔

جس سے تول یعنی ہلکا بھاری ظاہر ہو۔ اُس کو پریمان (کمیت) کہتے ہیں۔

ایک دوسرے سے الگ ہونے کو پرتھک تو (تفریق یا جدائی) کہتے ہیں۔

ایک دوسرے کے ساتھ ملنا سنیوگ (ترکیب) کہلاتا ہے۔

جو ایک دوسرے سے ملا ہُوا ہو۔ اس کے کئی ایک ٹکڑے کرنے کو وبھاگ (تقسیم) کہتے ہیں۔

پرتو (دوری۔فاصلہ) یہ ہے کہ مثلاً فلاں چیز فلاں سے دُور ہے۔

اپرتو یعنی قرب یہ ہے کہ ایک چیز دوسرے سے نزدیک ہو۔

جس سے اچھے بُرے کی پہچان ہوتی ہے اسکو بدھی یعنی عقل یا علم کہتے ہیں۔

خوشی کا نام سکھ (راحت) ہے۔

تکلیف کا نام دُکھ (رنج) ہے۔

اچھا کے معنی خواہش کے ہیں۔

دویش کے معنی تنفر (نفرت۔مخالفت) کے ہیں۔

مختلف قسم کی طاقت کو ہمت اور پریتن کہتے ہیں۔

---

[1] ضمن ۲۴ میں شبد کا لفظ ۲۴ نمبر پر ہے۔ مگر ہندی ستیارتھ پرکاش میں اس کی تعریف سب سے پہلے کی ہے۔ اس لئے یہاں بھی نمبر ۲۴ کو اوّل رکھا ہے۔

علت یعنی اجزا سے کُل کا فعل سے فاعل کا۔ صفت سے موصوف کا۔ جنس سے افراد کا معلول سے علت کا حصص سے مجموعہ کا جو دائمی تعلق ہے۔ اس کو سموا یہ (التزام) کہتے ہیں۔ اور جو جو جوہروں کا دوسرا تعلق آپس میں ہوتا ہے۔ وہ پیوستگی یعنی عارضی تعلق ہے

ساده رمیہ کی تعریف

۴۴- द्रव्यगुणयोः सजातीयारम्भकत्वं साधर्म्यम् वै० । अ० १ । आ० १ । सू० ९ ।

ویشیشک ۱-۱-۹

لفظی ترجمہ :- جوہر اور صفت میں جو ہمجنس پیدا کرنے کا مادہ ہے۔ اس کو سادھرمیہ کہتے ہیں۔ (مترجم)

جوہر اور صفت میں ہمجنس پیدا کرنے کے خاصہ کو سادھرمیہ کہتے ہیں جیسے مٹی میں بیجان ہونے کی خاصیت اور اپنے ہمجنس گھڑا وغیرہ میں معلوم پیدا کرنے کی صفت ہے ویسے ہی پانی میں بھی بے جان ہونے اور اپنا ہمجنس برف وغیرہ پیدا کرنے کا خاصہ ہے پس مٹی پانی کیساتھ اور پانی مٹی کے ساتھ اس خاصہ میں مساوی صفت رکھتا ہے۔

ویدھرمیہ یعنی صفت مخالف ذات

۴۵- تشریح بالا سے حسب ذیل نتیجہ نکلتا ہے۔

"द्रव्यगुणयोर्विजातीयारम्भकत्वं वैधर्म्यम्

لفظی ترجمہ :- جوہر اور صفت میں غیر جنس پیدا ہونا ویدھرمیہ ہے۔ (مترجم)

کسی جوہر اور صفت کے مخالف خاصہ اور معلول جو پیدا ہوتا ہے۔ اس کو ویدھرمیہ (صفت مخالفت) کہتے ہیں۔ جیسے مٹی میں سختی خشکی اور بُو کا ہونا خواص آب (جل) سے مختلف ہیں۔ اور پانی کے بہنے نرمی اور ذائقہ کی صفتیں مٹی کے خواص سے مختلف ہیں

معلول کیواسطے علت لازمی ہے

۴۶- कारणाभावात्कार्याभावः

॥ वै० । अ० ४ । आ० १ । सू० ३ ॥

ویشیشک ۴-۱-۳

علت کے ہونے سے ہی معلول ہوتا ہے۔

معلول علت کیلئے لازمی نہیں

۴۷- न तु कार्याभावात्कारणाभावः ॥

वै० । अ० १ । आ० २ सू० २ ।

ویشیشک ۱-۲-۲

معلول کے نہ ہونے سے علت کا عدم نہیں ہوتا۔

कारणाऽभावात्कार्याऽभावः ॥ वै० । अ० १ । आ० २ सू० १ ॥

۴۸- علت کے نہ ہونے سے معلول نہیں ہوتا۔ ویشیشک ۱-۲-۱

वै० अ० १ । आ० १ । सू० १८ — ویشیشک ۱-۱-۱۸

لفظی ترجمہ :- درویہ۔ گن اور کرم تینوں ورتویہ سامانیہ کارن ہے۔ (مترجم)

معلول صفت اور فعل تینوں میں عام علت (مشترکہ سبب) جوہر ہے۔ گویا جوہر اس بات میں ان تینوں سے تعمیم یعنی یکساں نسبت رکھتا ہے۔

۷۹- معلول جوہروں میں تعمیم یعنی یکسانیت

द्रव्याणां द्रव्यं कार्यं सामान्यम् ॥ वै० । अ० १ । आ० १ । सू० २३ ॥

چونکہ جوہر بصورت معلول چند جوہروں کا معلول ہے۔ پس معلولیت کے لحاظ سے سب معلولوں میں تعمیم یعنے یکسانیت پائی جاتی ہے۔ ویشیشک ۱-۱-۲۳

۸۰- سامانیہ اور وشیش

द्रव्यत्वं गुणत्वं कर्मत्वञ्च सामान्यानि विशेषाश्च ॥ वै० ॥ अ० १ । आ० २ सू० ५ ॥ ویشیشک ۱-۲-۵

لفظی ترجمہ :- درویہ پن۔ گن پن اور کرم پن سامانیہ اور وشیش ہیں (مترجم)

جوہروں میں جوہریت۔ صفتوں میں صفت پن۔ افعال میں فعلیت کو تعمیم اور تخصیص کہتے ہیں کیونکہ جوہروں میں جوہر پن تعمیم ہے۔ مگر وصف اور فعلیت کے مقابلہ میں وہی جوہریت تخصیص ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اور بھی سب سمجھ لو۔

۸۱- تعمیم اور تخصیص کی تمیز

सामान्यं विशेष इति बुद्ध्यपेक्षम् ॥ अ० १ । आ० २ । सू० ३ ॥

ویشیشک ۱-۲-۳

لفظی ترجمہ :- تعمیم اور تخصیص بلحاظ عقل کے ہیں۔ (مترجم)

تعمیم اور تخصیص بلحاظ عقل کے جانی جاتی ہیں۔ مثلاً انسانیت ہر فرد انسان میں تعمیم ہے مگر بخیال حیوانیت وغیرہ کے تخصیص ہے۔ اسی طرح نر و مادہ میں برہمن پن کھشتری پن ویش پن اور شودر پن بھی تخصیص ہیں۔ برہمن پن برہمنوں میں فرداً فرداً تعمیم ہے مگر کھشتریوں وغیرہ کی نسبت تخصیص ہے علیٰ ہذا القیاس۔ ہر جگہ ایسا سمجھو۔

سمواے کی تعریف

इहेदमिति यतः कार्यकारणयोः स समवायः

वै० । अ० ७ । आ० २ । सू० २६ ॥

۸۲- ویشیشک ۷-۲-۲۶

لفظی ترجمہ :- معلول اور علت میں جہاں یہ محاورہ اطلاق پاوے۔ کہ یہ اس میں ہے اس کو سمواے کہتے ہیں۔ (مترجم)

ابھاو | ۱۰۸۔ اُوپر جو سلسلہ بیان ہوا۔ وہ ان جوہروں کا ہے۔ جو فی نفسہٖ (ہستی والے) موجود ہیں۔ اور جو عدم (نہ ہونا) ہے۔ وہ پانچ قسم کا ہے۔

(۱) پراک ابھاو | क्रियागुणव्यपदेशाभावात्प्रागसत् ॥ वै० अ० ९ ।

ویشیشک ۹۔ ۱۔ ۱

لفظی ترجمہ:۔ فعل اور صفت کے واقع نہ ہونے سے جو عدم ہے۔ اس کو پراگ اَست کہتے ہیں۔ (مترجم)

فعل اور خاصیت کے خاص تعلقات کے ظہور میں آنے سے پہلے جس کا وجود نہ تھا جیسے گھڑا و کپڑا وغیرہ ساخت کے پہلے نہیں تھے۔ اس موجود نہ ہونے کا نام "پراگ ابھاو" (عدم ماقبل) ہے۔

(۲) پردھونس ابھاو | सदसत् ॥ वै० । अ० ९ । आ० १ सू० २ ॥

ویشیشک ۹۔ ۱۔ ۲

(لفظی ترجمہ) جو ہو کر نہ رہے (مترجم)

جو موجود ہو کے نہ رہے۔ جیسے گھڑا وجود میں آکر معدوم ہو جائے اس کو "پردھونس ابھاو" (عدم مابعد) کہتے ہیں۔

(۳) اینا نیہ ابھاو | सच्चासत् ॥ वै० । अ० ९ । आ० १ सू० ४ ॥

(لفظی ترجمہ) ہو اور نہ ہو۔ (مترجم) ویشیشک ۹۔ ۱۔ ۴

جس کا وجود ہو۔ اور نہ بھی ہو۔ جیسے یہ گھوڑا گائے نہیں۔ اور گائے گھوڑا نہیں۔ یعنی گھوڑے میں گائے پن اور گائے میں گھوڑا پن موجود نہیں ہے۔ مگر گائے میں گائے پن اور گھوڑے میں گھوڑا پن موجود ہے۔ اس کو "اینیا نیہ ابھاو" (عدم موجودیت بہ نفس غیر) کہتے ہیں۔

(۴) اتینت ابھاو | यच्चान्यदसदतस्तदसत् ॥ वै० । अ० ९ ।

ویشیشک ۹۔ ۱۔ ۵

لفظی ترجمہ:۔ جو اس سے علاوہ اسَت (نہ ہونا) ہے۔ وہ ایک اسَت ہے (مترجم)

جو مذکورہ بالا تینوں عدموں کے علاوہ ہے۔ اس کو "اتینت ابھاو" (عدم مطلق) کہتے ہیں۔ جیسے آدمی کا سینگ۔ آکاش کا پھول۔ بانجھ کا بیٹا وغیرہ وغیرہ۔

(۵) سنسرگ ابھاو | नास्ति घटो गेहे इति सतो घटस्य गेहसंसर्गप्रतिषेधः

कारणगुणपूर्वकः कार्यगुणो दृष्टः | معلول میں علت والے ہی اوصاف ہوتے ہیں

वै० । अ० २ । आ० १ । सू० २४ ویشیشک ۲-۱-۲۴

جیسے علت میں اوصاف ہوں۔ ویسے معلول میں ہوتے ہیں[1]

अणुमहदिति तस्मिन्विशेष ۴۰۔ پریمان کی دو قسمیں ہیں :-

भावाद्विशेषाभावाच्च ویشیشک ۷-۱-۱۱

لفظی ترجمہ :۔ چھوٹا۔ بڑا۔ اس میں زیادتی کے ہونے سے اور زیادتی کے نہ ہونے سے (مترجم)

(۱) اَنو چھوٹا اور (۲) महत् بڑا جیسے ترسرینو۔ تکھشا سے چھوٹا اور دوینک سے بڑا ہوتا ہے۔ ویسے ہی پہاڑ زمین سے چھوٹا اور درختوں سے بڑا ہوتا ہے۔[2]

सदिति यतो द्रव्यगुणकर्मसु सा सत्ता | ستا یعنے کسی چیز کی موجودیت

वै० । अ० १ । आ० २ । सू० ७ ॥ ویشیشک ۱-۲-۷

لفظی ترجمہ :۔ جوہر صفت اور فعل میں جس سے ہونیکا اطلاق آوے۔ وہ ستا ہے۔ (مترجم)

جوہر صفت اور فعل میں لفظ "ہے" کا ارتباط ہمیشہ رہتا ہے۔ یعنی مثلاً جوہر ہے۔ صفت ہے فعل ہے۔ مطلب یہ کہ اس لفظ صیغۂ حال کا اطلاق سب کے ساتھ برابر رہتا ہے

भावोऽनुवृत्तेरेव हेतुत्वात्सामान्यमेव ॥४ | موجودیت یعنی ہستی تعمیم اعلےٰ ہے

वै० । अ० १ । आ० २ । सू० ४ ॥ ویشیشک ۱-۲-۴

لفظی ترجمہ :۔ ہستی ایک سامانیہ پدارتھ ہے۔ کیونکہ اس میں محض انوورتی پائی جاتی ہے ہستی بوجہ اس کے کہ سب کے ساتھ اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ مہا سامانیہ تعمیم اعلےٰ کہلاتی ہے

---

[1] مثلاً مادہ کے اوصاف غیر تغیت وغیرہ اس کے معلول میں بھی قائم رہتے ہیں۔ نیز واضح رہے کہ اگر کوئی چیز ایک ہی جوہر کا معلول ہو۔ تو اس میں علت کے اوصاف علانیہ طور پر نمایاں رہتے ہیں لیکن جب کئی جوہر آپس میں مل جائیں۔ تو ان کی جدا جدا شناخت مشکل ہو جاتی ہے۔ الا پھر بھی غیر تغیت وغیرہ اس کی مخصوص صفتیں معدوم نہیں ہو سکتیں۔

[2] انو = ۶۰ پرمانو + ترسرینو = ۳۰۰ پرمانو + دوینک = ۲۰ ۔ ر ۱۰
تکھشا = ۴ ترسرینو

वन्नित्यम् । वै० । अ० ४ । आ० १ । सू० १ ॥

لفظی ترجمہ :- جو ہو بلا علت وہ نت ہے (مترجم) ویشیشک ۴-۱-۱

جو وجود رکھتا ہو۔ اور جس کی علت کوئی بھی نہ ہو۔ وہ نت (ابدی) پس جو علت رکھنے والی صفتیں بصورت معلول ہیں۔ ان کو انت (عارضی) کہتے ہیں

لینگک گیان یعنی استدلالی علم | ۹۸ -

अस्येदं कार्यं कारणं संयोगि विरोधि समवायि चेति लैङ्गिकम् । वै० । अ० ९ । आ० २ । सू० १ ॥

ویشیشک ۹-۲-۱

لفظی ترجمہ :- اس کا یہ کاریہ۔ کارن۔ سنیوگی۔ ورودھی۔ سموائی ہے۔ ایسا گیان لنگک ہے (مترجم)

اس کا یہ معلول یا علت ہے وغیرہ سموائی۔ سنیوگی۔ ایک ارتھ سموائی اور ورودھی یہ چار قسم کا لینگک (استدلالی) علم ہوتا ہے۔ یعنی وہ علم جو دلیل و مدلول کے تعلق سے پیدا ہو۔

استدلال کی تمثیلیں | سموائی (دائمی ظرفی تعلق) جیسے آکاش[1] حد والا ہے۔ سنیوگی (ترکیبی) جیسے جسم چمڑا[2] رکھتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ کا تعلق دائمی ہے۔

ایک ارتھ سموائی (کسی ایک موصوف میں ایک صفت کا دوسری صفت کی دلیل ہونا جیسے ہر ایک معلول میں شکل۔ لامسہ پر بھی دلالت کرتی ہے۔ ایک جوہر میں دو لازم و ملزوم صفات کا رہنا)

ورودھی (متضاد) جیسے بارش جو ہوئی۔ نہ ہونے والی بارش کی متضاد دلیل ہے

ویاپتی | ۹۰

नियतधर्मसाहित्यमुभयोरेकतरस्य वा व्याप्तिः ॥

निजशक्त्युद्भवमित्याचार्याः ॥

आधेयशक्तियोग इति पञ्चशिखः ॥

(جو یقینی صفت کا لازم ملزوم ہے۔ خواہ دونوں شے (قابل ثبوت اور جس سے ثابت

---

[1] آکاش کو محدود کہنا۔ آکاش کا محدود شے کے ساتھ تعلق کی دلیل ہے۔

[2] جسم چمڑے کی دلیل ہے۔

ویشیشک ۹-۱-۱۰

(گھڑا گھر میں نہیں ہے۔ یعنی گھڑے کے وجود کا گھر کے ساتھ تعلق نہیں) گھر میں گھڑا نہیں۔ یعنی کسی دوسری جگہ ہے۔ مگر گھر کے ساتھ گھڑے کا تعلق نہیں ہے۔ یہ پانچ ابھاؤ (عدم) کہلاتے ہیں

اودیا اُتپتی

۸۴ - इन्द्रियदोषात् संस्कारदोषाच्चाविद्या ॥

ویشیشک ۹-۲-۱۰

اِندریوں اور سنسکار (مختلف تعلقات سے پیدا شدہ دماغی تاثیرات) کے نقص سے اودیا (جہالت) پیدا ہوتی ہے۔

اودیا کیا ہے؟

۸۵ - तद्दुष्टज्ञानम् ॥ वै० । अ० ९ । अ० २ ।

ویشیشک ۹-۲-۱۱

جو ناقص یعنی علم برعکس ہے۔ اس کو اوِدیا کہتے ہیں۔

ودیا کیا ہے؟

۸۶ - अदुष्टं विद्या ॥ वै० । अ० ९ । आ० २

ویشیشک ۹-۲-۱۲

جو غیر ناقص یعنی صحیح علم ہے۔ اس کو ودیا کہتے ہیں۔

صفات حادث اور صفات ابدی

۸۷ - पृथिव्यादिरूपरसगन्धस्पर्शा द्रव्यानित्यत्वादनित्याश्च ॥

वै० । अ० ७ । आ० १ सू० २

لفظی ترجمہ:- معلول جوہروں مثل زمین وغیرہ کے حادث ہونے سے زمین وغیرہ کے صفات۔ روپ رس۔ گندھ اور سپرش بھی حادث ہیں۔ اس سے ابدی جوہروں میں ابدیت بھی بیان ہو گئی۔ (مترجم) ویشیشک ۷-۱-۲

زمین وغیرہ مرکب جوہروں کے حادث ہونے کی وجہ سے زمین وغیرہ سب معلول چیزیں اور ان کی صفات۔ شکل۔ بو۔ ذائقہ۔ لامسہ وغیرہ بھی حادث ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے۔ کہ بحالت علت خاک وغیرہ جوہر اور ان کی بو وغیرہ صفات بھی ابدی ہیں

نت یعنی ابدی اور انت (عارضی)

۸۸ - एतेन नित्येषु नित्यत्वमुक्तम्

خواص الاشیاء (مثلاً جو پرتھوی ہے۔ اس میں گندھ کی خاصیت ہے۔ اور پرتیکش پرمان (ثبوت عین الیقین) وغیرہ سے صحیح اور غلط کی ۱۱ پہ ارکھتوں کی تنقیح ہو سکتی ہے۔ اس کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

پڑھنے پڑھانے کا دستور العمل

اب پڑھنے پڑھانے کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے

حروف تہجی | ۹۲۔ اول پانینی منی کی تصنیف شکشا جو بصورت سوتروں کے ہے اس کا طریق مثلاً اس حرف کا یہ ستھان (مخرج) یہ پریتن (حرکت) یہ کرن (زبان کو خاص خاص موقعہ پر لگانا) جیسے حرف (پ) کا مخرج لب ہے۔ پریتن سپرشٹ[1] ہے۔ سانس اور زبان کی حرکت کو کرن کہتے ہیں۔ ماں باپ اُستاد کو چاہیئے۔ کہ اسی طرح مناسب طور پر تمام حروف کا تلفظ سکھاویں۔

ویاکرن یعنے صرف نحو پڑھانا | ۹۳۔ بعد ازاں ویاکرن۔ یعنی پہلے تو اشٹادھیائی کے سوتروں کا پاٹھ یعنے قرأت جیسے वृद्धिरादैच् بعد ازاں پد چھید یعنی تقسیم لفظی جیسے वृद्धिः, आत्, ऐच् वा आदैच् پھر سماس (ترکیب لفظی) جیسے आत् [illegible] आदैच्

ورتّی | اور پھر معنی جیسے आदैचां वृद्धिसंज्ञा क्रियते یعنی औ اور दे اور औ کو اصطلاح میں वृद्धि کہتے ہیں۔ دیگر جیسے

तः परो यस्मात्स तपरस्तादपि परस्तपरः ।

یعنی جس کے بعد حرف (ت) آوے یا جو حرف (ت) سے بعد آوے۔ اس کو اصطلاح میں तपर (تپر) کہتے ہیں۔ اس سے یہ مطلب نکلتا ہے۔ کہ جو आ کے بعد त ہے۔ اور ऐ کے بعد ہے۔ ऐच یہ دونوں تپر تपर۔ اور

[1] یعنی حرکت بغرض بولنے کے دونوں لبوں کا باہم ملنا۔

کی جاوے) یا محض ایک ہو (جس سے ثابت ہو سکے) اس کو ویاپتی کہتے ہیں (ساتھ رہنے والی یقینی صفت کا نام ویاپتی ہے)

بعض آچاریہ (حکما) قوت ذاتی سے ظہور میں آنا ویاپتی مانتے ہیں۔

جو چیز کسی کے سہارے ہو۔ اس کے ظہور کو جبکہ وہ ظہور سہارا رکھنے والی چیز کی ہمراہی بغیر پایا جائے۔ پنچ شکھا آچاریہ ویاپتی مانتے ہیں (مترجم)

ویاپتی کی عام تعریف

قابل ثبوت اور ثبوت کنندہ دونوں کی یا محض ثبوت کے ساتھ رہنے والی یقینی صفت کو ویاپتی کہتے ہیں۔ جیسے دھوآں اور آگ اکٹھے رہتے ہیں۔ (دھوآں اور آگ میں اکٹھا رہنے کی یقینی صفت ہے)۔ ۲۹

ویاپتی کی تعریف بموجب آچاریوں کے

اور دھوآں جو ایک پھیلنے والی (محیط) شے ہے۔ وہ اس کی اپنی ذاتی قوت سے ظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جب دھوآں دور دراز مقام پر جاتا ہے۔ تو وہ خود بخود آگ کے ملاپ کے بغیر بھی رہتا ہے۔ اسی کا نام ویاپتی ہے۔ بدیں وجہ کہ پانی وغیرہ کے اجزاء آگ کی منتشر کرنیوالی طاقت سے دھوئیں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ ۳۱

ویاپتی کی تعریف بموجب پنچ سشکھا آچاریہ

جیسے عناصر (مادہ لطیف درجہ دوم) وغیرہ میں پرکرتی (مادہ لطیف درجہ اوّل) وغیرہ محیط اور مہت تتو وغیرہ کے محاط ہونے کی صفت کے تعلق کا نام ویاپتی ہے۔ اور جیسے طاقت میں مظروف اور صاحب طاقت میں ظرف کا تعلق ہے۔ ۳۲

پڑھنے نہ پڑھنے کے لائق کتابوں کی جانچ

۹۱۔ شاستروں کے ایسے دلائل وغیرہ سے امتحان کر کے پڑھنا پڑھانا چاہیئے۔ ورنہ طلبا پر راستی کی حقیقت کبھی نہیں کھلتی جس جس کتاب کو پڑھانا ہو اس کی تحقیق حسب طریقہ متذکرہ بالا کئے جانے پر جو سچی کتاب معلوم ہو۔ وہ پڑھانی چاہیئے۔ اور جو تحقیق سے غلط ثابت ہو۔ اس کو نہ خود پڑھنا چاہیئے۔ اور نہ دوسروں کو پڑھانا چاہیئے۔ کیونکہ * [illegible]

لہ پوشیدہ آگ کی ہستی کو دھوئیں کے وجود سے ثابت کیا جاتا ہے۔ نیز دھوئیں کا آگ سے پیدا ہونا امر مسلمہ ہے پس آگ اور دھوئیں کا باہم ایک دوسرے سے وابستہ ہونا دونوں کی یقینی صفت ہے جس کو سنسکرت میں ویاپتی کہتے ہیں۔

مل جانے کے باعث [illegible] + [illegible] ہوا۔ اب [illegible] حذف ہوا۔ اور [illegible] کی تبدیلی [illegible] میں ہوکر [illegible] حذف ہوا اور [illegible] رہا۔ اب [illegible] کی جگہ : وسرگ ہوکر صورت لفظ کی [illegible] ثابت ہوئی۔

اشٹادھیائی کے بعد دھاتو پاٹھ یعنی پڑھانا

جس جس سوتر کا جو عمل ہوتا ہے۔ اس کو پڑھ پڑھاکر اور لکھوا کر عمل کرنا چاہیئے۔ اس طرح پڑھنے پڑھانے سے بہت جلدی پختہ واقفیت ہوجاتی ہے۔ ایک دفعہ تو اسی طرح اشٹادھیائی پڑھا کے دھاتو پاٹھ (مصادر) باتعنی اور دس لکاروں (زمانہ و حالت) کے صیغے اور جدا جدا ابواب (پرکریا) پڑھانے چاہئیں۔

اطلاق عام اور قاعدہ کلیہ میں آنے والے سوتر

سوتروں میں سے اُتسرگ یعنے قاعدہ کلیہ والے سوتر کون ہیں۔ جیسے [illegible] جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جس کسی دھاتو کے پہلے کوئی لفظ یعنی مفعول آوے۔ تو اس کو علامت [illegible] لگ جاتی ہے مثلاً [illegible]

سوتر اطلاق خاص والے یعنی مستثنیات

بعد ازاں اپواد (مستثنیات) کے سوتر جیسے [illegible] جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر کسی دھاتو کے ماقبل کوئی لفظ یعنی مفعول لگا ہو۔ جس کے پہلے کوئی اپسرگ نہ ہو۔ تو جو دھاتو [illegible] آخر میں رکھتا ہو اس کے بعد [illegible] ([illegible]) علامت آتی ہے۔ کثرت اطلاق قاعدہ کی یہ ہے۔ کہ اگر کوئی لفظ یعنی مفعول دھاتو کے پہلے لگا ہو۔ تو سب دھاتوؤں پر [illegible] لگتا ہے۔ اس سے خاص یعنی قلت اطلاق یہ ہے۔ کہ اسی پہلے سوتر کے قاعدہ میں سے ایسے دھاتو کو جس کے آخر میں [illegible] آوے۔ [illegible] علامت نے مستثنیٰ کر لیا۔ جیسے سوتر قاعدہ کلیہ کے اطلاق میں سوتر مستثنیات داخل ہیں۔ ویسے سوتر مستثنیات کے اطلاق میں سوتر قاعدہ کلیہ والے داخل نہیں ہیں۔ جس طرح شہنشاہ روئے زمین کی حکومت میں مختص المقام بادشاہ اور صوبہ کے امیر شامل ہوتے ہیں۔ مگر شہنشاہ روئے زمین ان کے دائرہ حکومت میں نہیں ہوتا۔

اشٹادھیائی اور مہا بھاشیہ ختم کرکے سنسکرت زبان سیکھنا

مہرشی پانینی جی نے اسی طرح ایک ہزار شلوک کے اندر تمام الفاظ ان کے معنی اور تعلقات کے علم کو بیان کیا ہے

کی ترکیب اور تقطیع چار ماہ میں پڑھ پڑھا کر سیکھی جا سکتی ہے۔ مگر ورت رتناکر وغیرہ کتابوں میں جو کم علم آدمیوں کی تصنیف شدہ ہیں۔ بہت سے سال ضائع نہ کریں۔

منوسمرتی وغیرہ کے انتخابات | ۹۶۔ بعد ازاں منوسمرتی والمیکی رامائن اور مہابھارت کے ادیوگ پرب میں جو ودر نیتی وغیرہ اچھے اچھے مضامین ہیں۔ کہ جن کے پڑھنے سے بدعادتیں دور اور خوبی اور تہذیب حاصل ہو۔ ان کو بطریقۂ نظم پڑھیں یعنی لفظوں کی تقسیم۔ ان کے معنے۔ ان کی ترتیب صفت موصوف اور مطلب استاد سمجھا دیں۔ اور طالب علم سمجھتے جائیں۔ ان کو ایک سال کے اندر پڑھ لینا چاہیئے۔

چھ درشن اور دس اپنشد کی تعلیم | ۹۷۔ اس کے بعد پوروممانسا۔ ویشیشک۔ نیائے۔ یوگ سانکھیہ اور ویدانت ۶ درشن پڑھیں۔ مگر جہاں تک ہوسکے۔ ان کو یا تو رشیوں کی تفسیروں یا فاضل آدمیوں کی شرح کے ساتھ پڑھیں اور پڑھاویں۔ لیکن ویدانت سوتروں کے شروع کرنے سے پہلے دس اپنشد یعنے ایش۔ کین۔ کٹھ۔ پرشن۔ منڈک۔ منڈوکیہ ایتریہ۔ تیتریہ۔ چھاندوگیہ۔ برہدارنیک کو پڑھ لینا چاہیئے۔ چھ شاستروں کو معہ ان کی تفسیر کے دو سال کے اندر پڑھیں اور پڑھاویں۔

چاروں ویدوں اور برہمن گرنتھوں کی تعلیم | ۹۸۔ بعد ازاں ۶ سال کے اندر ایتریہ شت پتھ سام اور گوپتھ ان چار برہمن گرنتھوں کے ساتھ چاروں ویدوں کو معہ ان کے سور الفاظ اور معنی کے باہمی تعلقات اور موقع استعمال (کریا) کے پڑھنا واجب ہے۔

اس کے متعلق برہان ذیل میں لکھا جاتا ہے

स्थाणुरयं भारहारः किलाभूदधीत्य वेदं न विजानाति योऽर्थम्।
योऽर्थज्ञ इत्सकलं भद्रमश्नुते नाकमेति ज्ञानविधूतपाप्मा॥

نرکت ادھیائے ۱۔ ۱۸

(निरुक्त १।१८)

ویدوں کو با معنی پڑھیں | ۹۹۔ یہ منتر نرکت میں آیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ویدوں کے محض سوروں اور منتروں کو پڑھ کے معنی نہیں جانتا۔ وہ ایسا بوجھ اٹھانے والا ہے۔ جیسے درخت کی ڈالی پتے۔ پھل کو یا کوئی جانور اناج وغیرہ کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ مگر جو شخص وید پڑھتا ہے۔ اور ان کے معنے ٹھیک طور پر جانتا ہے۔ وہی شخص پوری

دھاتو کے بعد اُنادی ۔ ۔ پاٹھ پڑہانا چاہیئے۔ اس میں سو بنت [illegible] کا سب
بیان اچھی طرح سمجھانا چاہیئے۔ بعد ازاں دوبارہ اشٹا دھیائی اس طرح پڑھانی چاہئے
کہ جو جو شکوک پیدا ہوں۔ ان کو رفع کیا جائے۔ اور وارتک کارکا پری بھاشا سوتروں کا
جیسے جیسے تعلق ہو۔ وہ بتلانا چاہیئے۔ اور پھر مہا بھاشیہ پڑھانا چاہیئے۔ خلاصہ اسکا یہ ہے
کہ اگر فہیدہ (سمجھدار) اور محنتی آدمی جن کے دل میں کوئی فریب نہ ہو۔ اور ترقی علم کے خواہشمند
ہوں۔ پڑھیں پڑھائیں۔ تو ڈیڑھ سال میں اسٹا دھیائی اور ڈیڑھ سال میں مہا بھاشیہ ختم
کرکے تین سال کے اندر پورے ویاکرنی (علم صرف نحو کے ماہر) ہو کر ویدک اور لوکک
اصطلاحات وید اور اصطلاحات زبان عام کے متعلق) الفاظ کو بذریعہ ویاکرن کے جان کر دیگر
شاستروں کو جلدی اور سہولت سے پڑھ پڑھا سکتے ہیں۔ بھاری محنت جسقدر کہ ویاکرن
میں کرنی پڑتی ہے۔ ویسی دوسرے شاستروں میں نہیں کرنی پڑتی۔ اور ان کے پڑھنے سے
جسقدر سمجھ تین سالوں میں ہوتی ہے۔ اتنی سمجھ بے اصولی کتب بمثل سارسوت۔ چندرکا کودی
منورما آدمی کے پڑھنے سے پچاس برس میں بھی نہیں ہو سکتی۔ جیسا اعلےٰ مقصد والے
مہرشی لوگوں نے دقیق مضامین کو اپنی کتابوں میں بڑے آسان طریقہ پر ظاہر کیا ہے
ویسا ان تنگدل آدمیوں کی بنائی ہوئی کتابوں میں ہونا کیونکر ممکن ہے۔ مہرشی لوگوں کا
مطلب جہاں تک ہو سکے۔ وہاں تک سلیس اور ایسا ہوتا ہے۔ کہ جس کے حاصل کرنے
میں تھوڑا وقت صرف ہو۔ برخلاف اس کے تنگخیال لوگوں کا یہ منشا ہوتا ہے۔ کہ
جہاں تک بنے ۔ وہاں تک اپنی تصنیف کو مشکل کریں۔ جس کو سخت محنت سے پڑھ
کر بھی تھوڑا فائدہ اُٹھا سکیں جیسے پہاڑ کو کھودنا اور کوڑی ملنا۔ اور رشیوں کی
کتابوں کا پڑھنا ایسا ہے۔ جیسے ایک غوطہ کے لگانے سے بیش بہا موتی پانا۔

نرکت اور نگھنٹو کی تعلیم | ۹۴۔ ویاکرن کو پڑھ کے یاسک منی جی کی تصنیف نگھنٹو
اور نرکت ۶ سے ۸ ماہ تک با معنے پڑھی پڑھائی جا سکتی ہیں۔ دیگر ناستکوں (ادھرمیوں) کی
تصنیف بمثل امر کوش وغیرہ میں کئی ایک سال ضایع نہ کریں۔

علم عروض کی تعلیم | ۹۵۔ اس کے بعد پنگل آچاریہ کی تصنیف متعلقہ علم عروض پڑھیں
جس سے ویدک (متعلق وید) لوکک (دنیاوی) چھندوں یعنی نظم کا علم۔ نئے شعر اشعار
بنانے کا طریق بھی جیسا کہ چاہیئے۔ سیکھیں۔ اس کتاب کی تعلیم اور شعر اشعار

علاج تشخیص مرض۔ دواؤں کا پرہیز۔ بدن۔ وقت۔ مقام اور اشیاء کے خواص
کا علم ہو جائے۔

دھنروید (علم سیاست ملکی) کی تعلیم

۱۰۱۔ بعد ازاں علم سیاست یعنی جو راج کے متعلق کام
ہیں۔ اس کے دو حصے ہیں۔ ایک متعلق ملازمان شاہی اور دوسرا متعلق رعایا کے۔ راج
کے کاروبار میں سب سپاہ سے تا ظم پھینکنے اور مارنے والے اسلحہ کا علم اور مختلف قسم کی
صف آرائی کی مشق جس کو آج کل قواعد کہتے ہیں۔ یعنی جو دشمنوں سے لڑائی کرنے کے وقت
حرکت کرنی ہوتی ہے۔ ان سب کو بطریق واجب سیکھیں اور جو طریقے رعایا کی پرورش
اور ترقی کے ہیں۔ ان کو سیکھکر تمام رعایا کو عدل و انصاف کے ساتھ خوش وخرم رکھیں
بدمعاشوں کو مناسب سزا دینے اور نیک معاشوں کی پرورش کرنے کے طریق کو بھی یہ وید
سیکھیں۔ اس علم سیاست کو دو سال میں ختم کریں۔

گاندھرو وید (علم موسیقی) کی تعلیم

۱۰۲۔ گاندھرو وید جس کو علم موسیقی کہتے ہیں۔ اس میں
سُر۔ راگ۔ راگنی۔ سم۔ تال۔ گرام۔ تان۔ ساز۔ بجانا۔ ناچنا اور گیت وغیرہ کو قرار
واقعی سیکھنا چاہیئے لیکن سب سے مقدم سام وید کو باجہ اور ساز کے ساتھ گانا سیکھنا چاہیئے
اور نارد سنگھتا وغیرہ جو جو رشیوں کی تصانیف ہیں۔ ان کو پڑھیں۔ لیکن ڈوم (طوائف اور
شہوت انگیز باویراگیوں کے آواز خر) کی طرح بے فائدہ الاپ نہ کریں۔

ارتھ وید یعنی علم طبعیات و صنعت وحرفت

۱۰۳۔ ارتھ وید جسکو حرفت و تجارت کہتے ہیں علم خواص الاشیا
و تجربیات عملی و ہنر و مختلف اقسام کی چیزوں کی ساخت اور
پرتھوی سے لے کر آکاش تک کے علم کو ٹھیک ٹھیک سیکھیں۔ تاکہ ارتھ (دولت) یعنی جس علم سے
حشمت و عظمت بڑھتی ہے۔ وہ حاصل ہو جائے۔ دو سال کے اندر علم ریاضی کی کتب
سوریہ سدھانت وغیرہ جس میں جبر و مقابلہ۔ حساب۔ علم۔ جغرافیہ و ہیئت علم طبقات
الارض وغیرہ شامل ہیں۔ قرار واقعی پڑھیں۔ بعد ازاں سب قسم کی دستکاری اور کلوں
وغیرہ کی ساخت کو سیکھیں لیکن جتنی کتابوں میں سیارات (گرہوں) نکشتروں جنم
پتر (زائچہ) راشی (بروج) مہورت (نیک و بد ساعت وغیرہ) کے پھل کا بیان ہے
ان کو جھوٹ سمجھ کر کبھی نہیں پڑھنا پڑھانا چاہیئے۔

راحت حاصل کرتا ہے۔ اور علم کے نتیجل گناہوں کو چھوڑ کر پاکیزہ اور نیک اطوار ہونے کی برکت سے مرنے کے بعد فرحت پاتا ہے۔

उत त्वः पश्यन्न ददर्श वाचमुत त्वः शृण्वन्न शृणोत्येनाम् । उतो त्वस्मै तन्वं१ वि सस्रे जायेव पत्य उशती सुवासाः ॥
ऋ० । मं० १० । सू० ७१ । मं० ४ ॥

رگوید منڈل ۱۰۔ ۷۱۔ ۴

عالم ہی علم کلام سے حظ اٹھا سکتے ہیں

جو بے علم ہیں۔ وہ سنتے ہوئے بھی نہیں سنتے۔ دیکھتے ہوئے بھی نہیں دیکھتے۔ بولتے ہوئے بھی نہیں بولتے۔ یعنی جاہل لوگ اس علم کلام کے راز کو نہیں جان سکتے۔ لیکن جو شخص الفاظ، ان کے معنے اور تعلقات کو جانتا ہے۔ ایسے عالم شخص کے لئے جسطرح شوہر کی خواہش کرنے والی بیوی خوبصورت لباس اور زیور پہن کر اپنے جسم اور خوبصورتی کا اظہار شوہر کے آگے کرتی ہے ویسے علم ہی علمیت اپنے جلوہ کا اظہار کرتی ہے۔ بے علم اسکو دیکھ سکتے نہیں۔

ऋचो अक्षरे परमे व्योमन्यस्मिन्देवा अधि विश्वे निषेदुः ।
यस्तन्न वेद किमृचा करिष्यति य इत्तद्विदुस्त इमे समासते ॥
ऋ० १ । सू० १६४ । मं० ३९ ॥

رگ وید ۱۔ ۱۶۴۔ ۳۹

ویدوں کو با معنی پڑھنے پڑھانے سے معرفت الٰہی

جس (ہر جگہ موجود، غیر فانی، لا زوال) پرمیشور میں کل عالم اور زمین، سورج وغیرہ سب دیوتا قائم ہیں۔ جس کا جتلانا سب ویدوں کا اصل مدعا ہے۔ جو شخص اس برہم کو نہیں جانتا۔ وہ رگوید وغیرہ سے کیا راحت حاصل کر سکتا ہے۔ کبھی نہیں۔ لیکن جو شخص ویدوں کو پڑھکر دھرماتما یوگی ہوکر اس برہم کو جانتے ہیں، وہ سب پرمیشور میں قائم ہوکر اعلےٰ راحت۔ مکتی (نجات) کو حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے جو کچھ پڑھنا پڑھانا ہو۔ وہ سب با معنی ہونا چاہیئے۔

آیوروید (علم طب اور جراحی کی تعلیم)

۱۰۔ اسی طرح سب ویدوں کو پڑھکر علم طب یعنی جو رشیوں، منیوں کی تصنیف کردہ چرک، سشرت وغیرہ ہی کتب ہیں۔ ان کو چار سال میں اس طریقہ سے پڑھیں اور پڑھاویں کہ جس سے ان کے معنے اور دوائیوں کے تیار کرنے کی ترکیب اور اوزاروں کا استعمال۔ چیر پھاڑ (جراحی) لیپ (مرہم۔ پٹی)

منترہ من الخطا اور ثابت بالذات ہیں۔ یعنی وید کا ثبوت وید ہی ہوتا ہے۔ مگر برہمن وغیرہ کتابیں محتاج ثبوت ہیں۔ یعنے اُن کے ثبوت کا حصر ویدوں پر ہے ویدوں کی مزید توضیح کتاب موسومۂ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا" میں دیکھ لیجئے۔ اور اس کتاب میں آگے لکھا جائے گا۔

کون کون کتاب ناقابل تسلیم ہے

۱۰۸ اب اُن کتابوں کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔ جو ناقابل تسلیم ہیں۔ یعنی جو جو کتاب ذیل میں لکھی جاویگی۔ اس کو دھوکے کی ٹٹی سمجھنا چاہئے۔

(الف) ویاکرن یعنی صرف و نحو میں سے کاتنتر۔ سارسوت۔ چندر کا۔ مگدھ بودھ کومدی۔ شیکھر۔ منورما وغیرہ۔

(ب) لغت میں امر کوش وغیرہ۔

(ج) چھند گرنتھ (علم عروض) میں ورت رتناکر وغیرہ۔

(د) شکشا میں وہ کتاب جس میں ایسا لکھا ہوا ہو۔ کہ میں پانی کے مسلمہ اصول کے مطابق شکشا کا بیان کرونگا۔ وغیرہ۔

(ھ) جوتش یعنی علم ہیئت میں شیگھر بودھ۔ مہورت چنتامنی وغیرہ۔

(و) کاویہ یعنی نظم میں نایکہ بھید۔ کوولیانند۔ رگھو ونش۔ ماگھ۔ کراتار جونیہ وغیرہ ÷

(ز) میمانسا میں دھرم سندھو۔ ورت ارک وغیرہ ÷

(ح) ویشیشک میں ترک سنگرہ وغیرہ ÷

(ط) نیائے میں جاگدیشی وغیرہ ÷

(ی) یوگ میں ہٹھ پردیپکا وغیرہ ÷

(ک) سانکھیہ میں سانکھیہ تتو کومدی وغیرہ ÷

(ل) ویدانت میں یوگ وشسشٹھ پنچ دشی وغیرہ ÷

(م) ویدک میں سارنگدھر وغیرہ ÷

(ن) سمرتیوں میں سوائے ایک منوسمرتی کے باقی سب سمرتیاں اور منوسمرتی میں بھی تحریف شدہ شلوک۔

اس طریق تعلیم سے وقت کی بچت

۱۰۴۔ اُستاد وشاگرد ایسی کوشش کریں۔ کہ بیس اکیس سال کے اندر تمام علم اور اعلیٰ درجہ کی تربیت حاصل ہو جائے۔ اور انسان کامیاب ہو کر ہمیشہ راحت میں رہیں۔ اس طریقہ سے جتنا علم بیس یا اکیس سال میں حاصل ہو سکتا ہے کسی دوسرے طریقہ سے اتنا سو سال میں بھی نہیں ہو سکتا۔

غیر از رشیوں کی تصانیف نہ پڑھیں

۱۰۵۔ رشیوں کی تصانیف کو اس لئے پڑھنا چاہیئے۔ کہ وہ بڑے لائق عالم سب شاستروں میں ماہر اور دھرماتما تھے۔ مگر جو رشی نہیں ہوتے۔ یعنی جو محض خفیف علم پڑھے ہوں۔ اور جن کا آتما تعصب سے بھرا ہو۔ ان کی تصانیف بھی ویسی ہی ہوتی ہے۔ اسی لئے ان کی تصانیف کا مطالعہ نہیں کرنا چاہیئے۔

ورشتوں کی صحیح شرح

۱۰۶۔ پُوروَ میمانسا پر ویاس منی جی کی وتی۔ ویشیشک پر گوتم منی جی کی۔ نیائے سوتروں پر واتسیاین منی جی کی۔ پتنجلی منی جی کے سوتروں پر ویاس منی جی کی۔ کپل منی جی کے سانکھیہ سوتروں پر بھاگوری منی جی کی۔ ویاس منی کے ویدانت سوتروں پر واتسیاین منی جی کی یا بودھاین منی جی کی تفسیر یا معنی و یا تشریح پڑھنی پڑھانی چاہئیں۔ سُوتر ہے۔ مذکورہ بالا کو کلپ انگ میں بھی شمار کرنا چاہیئے۔

چاروں وید ثابت بالذات، دیگر گرنتھ محتاج ثبوت

۱۰۷۔ جیساکہ رگ۔ یجر۔ سام اور اتھرو چاروں وید پرمیشور کا الہام ہیں۔ ویسے ہی ایتریہ۔ شت پتھ۔ سام اور گوپتھ چاروں براہمن۔ شکشا۔ کلپ۔ ویاکرن۔ نگھنٹو۔ نرکت۔ چھند اور جوتش چھ وید انگ۔ میمانسا وغیرہ چھ شاستر۔ ویدوں کے اُپانگ۔ آیور وید۔ دھنر وید۔ گاندھرو وید اور ارتھ وید یہ چاروں ویدوں کے اُپ وید وغیرہ سب رشی منیوں کی تصانیف ہیں۔ ان میں جو جو بات ویدوں سے مخالف پائی جائے۔ اس کو ترک کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ
وید تو بوجہ پرمیشور کا
الہام ہونے کے

سنہ کلپ یعنی کُتب متعلقہ سمیات اور یگیہ وغیرہ کا نام ہے جنکو وید کا انگ کہا گیا ہے۔

کے اپنے گھر کا ہے۔ وید وغیرہ ست شاستروں کی تعلیم میں سب سچائی تسلیم ہو جاتی ہے۔ مگر جو کوئی اِن باطل کتابوں سے سچائی حاصل کرنا چاہے۔ تو جھوٹ بھی اُس کے گلے پڑ جاتا ہے اس لئے کہا گیا ہے "असत्यमिश्रं सत्यं दूरतस्त्याज्यमिति"

"جھوٹ سے ملی ہوئی راستی بھی قابلِ ترک ہے یعنی ایسی راستی جو دروغ آمیز کتابوں میں ہے اس کو ویسے ہی ترک کرنا چاہیئے۔ جیسے زہر آلودہ کھانے کی چیزیں ترک کر دینی چاہیئیں[۱]"

ویدمت تمام نوعِ انسان کے لئے قابلِ تسلیم

۱۱۱-سوال- تمہارا اعتقاد کیا ہے؟

جواب- "وید" یعنی جس جس امر کی بابت ویدوں میں ہدایت کرنے یا چھوڑنے کی کی گئی ہے۔ ہم اسی کو ٹھیک ٹھیک عمل میں لانا یا ترک کرنا چاہتے ہیں۔ اور چونکہ وید ہی ہم کو قابلِ تسلیم ہے۔ اسواسطے ہمارا اعتقاد وید ہے۔ سب آدمیوں کو خاصکر آریوں کو ایسا مان کر ایک مت ہو کر رہنا چاہیئے۔

چھ درشن آپس میں مطابق

۱۱۲-سوال- جس طرح سچ جھوٹ اور باہمی اختلاف دوسری کتابوں میں ہے۔ اسی طرح اور شاستروں میں بھی پایا جاتا ہے۔ مثلاً پیدائش دُنیا کے متعلق چھ شاستروں میں اختلاف ہے۔ یعنی میمانسا کرم یعنی فعل سے ویشیشک کال یعنے زمان سے نیائے پرماتو یعنے مادہ سے یوگ کوشش سے۔ سانکھیہ پرکرتی یعنی علت مادی سے اور ویدانت برہم یعنی خالق سے جگت کی پیدائش مانتے ہیں۔ کیا یہ اختلاف نہیں ہے۔

جواب- اوّل تو بجز سانکھیہ اور ویدانت درشن کے باقی چار شاستروں میں

---

[۱] سنسکرت میں رشیوں کی تصانیف سے بڑھکر کوئی کتاب نہیں ہے جیسا کہ صرف نحو کے بارہ میں اشٹادھیائی دمہابھاش وغیرہ سے بڑھکر ہیں جن مضامین کا علم رشیوں کی تصانیف سے ممکن ہے اُن کیلئے ایسی دیگر کتابوں کا پڑھنا پڑھانا جن میں وہ مضامین ویسی عمدگی اور وسعت سے بیان نہیں ہوئے محض تضیع اوقات ہے بلکہ کئی جھوٹے اور ناقص مضمونوں کی وجہ سے وہ طالب علموں کیلئے مضر بھی ہیں (مترجم)

(س) سب تنتر گرنتھ - پُران - اُپ پُران - بھاشا رامائن مصنفہ تلسی داس رکمنی منگل وغیرہ اور دیگر سب بھاشا گرنتھ یہ سب طبع زاد اور باطل کتابیں ہیں -

سوال - کیا ان کتابوں میں کچھ بھی سچ نہیں ہے ؟

جواب - تھوڑا سا سچ تو ہے - لیکن بہت سا جھوٹ بھی ملا ہوا ہے
ہیں جیسے

"विषसम्पृक्तान्नवत् त्याज्याः"

یعنی عمدہ سے عمدہ کھانے کی چیز بھی اگر زہر آلودہ ہو - تو لائق پھینک دینے کے ہے - ویسے ہی یہ کتابیں ہیں -

پُران اور اتی ہاس

۱۰۹ - سوال - کیا آپ پُران اور اتی ہاس کو نہیں مانتے

جواب - مانتے ہیں - لیکن سچ کو مانتے ہیں - جھوٹ کو نہیں مانتے -

سوال - کون سچا ہے اور کون جھوٹا ؟

جواب -

ब्राह्मणानीतिहासान् पुराणानि कल्पान् गाथा नाराशंसीरिति

(برہمن گرنتھ - اتہاس و پوران و کلپ و گاتھا و ناراشنسی ہیں - مترجم)

یہ مقولہ گرھیہ سوتر وغیرہ میں آیا ہے - مطلب اس کا یہ ہے - کہ ایتریہ شت پتھ وغیرہ برہمن گرنتھ جن کا ذکر اوپر آچکا ہے - انہیں کے اتہاس پوران کلپ گاتھا اور ناراشنسی پانچ نام ہیں - شریمد بھاگوت وغیرہ کا نام پوران نہیں ہے ÷

ناقابل تسلیم کتابوں میں بیان شدہ سچائی مثل زہر آلودہ خوراک ہے

۱۱۰ - سوال - ناقابل تسلیم کتابوں میں جو سچائی ہے اُس کو تم کیوں تسلیم نہیں کرتے ؟

جواب - جو جو سچائی ان میں پائی جاتی ہے - وہ سب وید وغیرہ ست شاستروں کی ہے - اور جو جو جھوٹ ان میں لکھا ہے - وہ ان

سلہ مراد ان کتابوں سے ہے - جو بھاشا میں بہت سی باطل کتابوں کے خیالات پر مبنی موجود ہیں (مترجم)

برہمچریہ کا نہ ہونا۔ راجہ اور ماں باپ اور عالموں کا وید مقدس وغیرہ شاستروں کی اشاعت میں میلان نہ ہونا۔ حد سے زیادہ کھانا اور سونا جاگنا۔ پڑھنے اور پڑھانے امتحانات لینے اور دینے میں سستی اور فریب کرنا علم جیسی اعلےٰ چیز کا فائدہ نہ سمجھنا۔ برہمچریہ کو طاقت و عقل و شجاعت و صحت و ترقی دولت حکومت کا ذریعہ نہ ماننا۔ پرمیشور کے دھیان کو چھوڑ کر پتھر وغیرہ بے جان بتوں کی زیارت اور پرستش میں بے فائدہ وقت کھونا۔ ماں باپ اور اتتھی (مہمان) اور استاد اور فاضل لوگوں کو اصلی قابل عزت نہ مان کر ان کی خدمت اور صحبت میں نہ رہنا۔ ورن آشرم کے فرائض چھوڑ کر اور دھوپنڈری٭ - تری پونڈری تلک لگانے اور کنٹھی مالا پہننے۔ اکادشی تیرودشی وغیرہ برت کے رکھنے کاشی وغیرہ تیرتھ کرنے اور رام کرشن۔ نارائن شو بھگوتی گنیش وغیرہ کے نام جپنے سے پاپوں کے دُور ہونے کا اعتقاد رکھنا۔ پاکھنڈیوں کی باتوں کو سُن کر علم وغیرہ پڑھنے کی پرواہ نہ کرنا۔ علم ودھرم ویوگ اور پرمیشور کی عبادت کی بجائے بھاگوت وغیرہ جھوٹے پرانے نام پوران مثل بھاگوت وغیرہ کی کتھا وغیرہ سے مُکتی ماننا۔ لالچ سے دولت وغیرہ میں پھنس کر علم میں شوق نہ رکھنا۔ اِدھر اُدھر آوارہ گردی کرتے رہنا وغیرہ وغیرہ غلط رویوں میں پھنس کر برہمچریہ اور علم کے فوائد سے محروم ہو کر مریض اور جاہل بنے رہتے ہیں۔

برہمن کیوں کشتری وغیرہ کی تعلیم کے خلاف ہیں

۱۱۴۔ آجکل کے فرقہ بند خود غرض برہمن وغیرہ جو دوسروں کو علم اور نیک صحبت سے ہٹا کر اپنے جال میں پھنساتے ہیں اور اُن کے تن من دھن کو برباد کرتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ اگر کشتری وغیرہ ورن کے لوگ پڑھ کر صاحب علم ہو جاوینگے۔ تو ہمارے گمراہ کرنے والے جال سے چھوٹ اور ہماری چالاکی کو جان کر ہماری بے عزتی کرینگے اِن سب رکاوٹوں کو راجہ اور رعایا رفع کریں۔ اور اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو صاحب علم

٭ اور دھوپنڈری اِس شکل کا تلک (قشقہ) ہوتا ہے کہ ⋁ جو ویشنومت کے لوگ پیشانی پر لگاتے ہیں۔ تری پُنڈری اِس شکل کے تلک یعنی قشقہ کو کہتے ہیں ☰ جو شیو اور شاکتک مت کے لوگ اپنے ماتھے پر لگایا کرتے ہیں۔ مترجم

جگت کی پیدائش کا ذکر صریح نہیں آیا (دوم) ان میں اختلاف بھی نہیں کیونکہ تم کو اختلاف اور مطابقت کا علم نہیں۔ میں تم سے پوچھتا ہوں کہ اختلاف کس موقعہ پر ہوتا ہے؟ آیا ایک مضمون میں یا جدا جدا مضامین میں؟ بہرحال جواب یہی دوگے کہ اگر ایک مضمون میں زیادہ ایک آدمیوں کا ایک دوسرے سے مخالف بیان ہو۔ تو اس کو اختلاف کہتے ہیں۔ یہاں ایک ہی مضمون پیدائش کا ہے پس ہم پوچھتے ہیں کہ علم ایک ہے یا دو؟ اگر جواب یہ ہو۔ کہ ایک۔ تو صرف و نحو۔ طب۔ علم ہیئت کا باہم مختلف مضمون کیوں ہے؟ پس جیسا کہ محض علم کے نام میں علم کی کئی ایک شاخوں کا بیان ایک دوسرے سے مختلف کیا جاتا ہے۔ ویسے ہی علم پیدائش عالم کے مختلف چھ حصوں کا چھ شاستروں میں بیان ایک دوسرے کا مخالف نہیں ہو سکتا۔ جیسے ایک گھڑے کے بنانے میں فعل[۱] - زمان[۲] - مٹی[۳] علم[۴] - میل[۵] وجدائی[۶] وغیرہ کا عمل (مادے کے خواص) اور کمہار علت ہیں۔ ویسے ہی بوقت پیدائش کائنات میں کرم یعنی فعل جو ایک علت ہے۔ اس کا میمانسا میں۔ زمان کا ویشیشک میں۔ علت مادی کا نیائے میں کوشش کا یوگ میں۔ تتوں کے سلسلہ وار شمار کا سانکھیہ میں اور علت فاعلی جو پرمیشور ہے۔ اس کا بیان ویدانت شاستر میں درج ہے۔ پس اس میں کچھ بھی اختلاف باہمی نہیں۔

جیسے علم طب (حکمت) میں تشخیص مرض۔ علاج۔ ادویہ۔ دان یعنی دوائیوں کا دینا اور پرہیز کے مضامین علیحدہ علیحدہ بیان کئے گئے ہیں۔ مگر سب کا مدعا رفع مرض ہے۔ ویسے ہی پیدائش عالم کی چھ علتیں ہیں۔ اور ان میں سے ایک ایک کی تشریح ایک ایک شاستر کے مصنف نے کی ہے۔ اس لئے ان میں کچھ بھی باہمی اختلاف نہیں۔ چنانچہ اس کی زیادہ تفصیل پیدائش کے بیان میں کی جاوے گی۔

سب جو تحصیل علم میں سد راہ ہیں

۱۱۳۔ علم کے پڑھنے پڑھانے میں جو جو روکاوٹیں ہیں۔ ان کو دور کرنا چاہئے۔ مثلاً بد صحبت یعنی بداعمال اور نفس پرست آدمیوں کی صحبت۔ بد عادات جیسا شراب وغیرہ کا استعمال۔ رنڈی بازی وغیرہ۔ بچپن کی شادی یعنی مرد کا پچیسویں اور عورت کا سولہویں سال سے پہلے شادی کرنا

آپ کی بات مانیں یا پرمیشور کی؟ بہرحال پرمیشور کی بات لازمی طور پر لائق تسلیم ہے اور اب بھی اگر کوئی شخص اس کو نہیں مانے گا۔ تو وہ ناستک یعنی منکر کہلائیگا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ:-

नास्तिको वेदनिन्दकः

ویدوں کی بُرائی کرنے والا اور ان کو نہ ماننے والا ناستک کہلاتا ہے۔ یعنی کیا پرمیشور شودروں کا بھلا کرنا نہیں چاہتا کیا وہ طرفداری کرنیوالا ہے کہ شودروں کیواسطے تو ویدوں کے پڑھنے پڑھانے کی ممانعت کرے اور دوجوں (زنار پوشوں) کے واسطے اجازت دیوے اگر پرمیشور کا منشا شودر وغیرہ آدمیوں کے پڑھانے سنانے کا نہ ہوتا تو ان کے جسم میں بولنے اور سُننے کے حواس کیوں پیدا کرتا۔ جیسے پرماتمانے زمین - آگ - پانی - ہوا - چاند - سورج اور اناج وغیرہ اشیاء سب کے واسطے بنائی ہیں۔ اسی طرح وید بھی سب کے واسطے ظاہر فرمائے ہیں۔ اور جہاں کہیں ممانعت بھی کی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جس شخص کو باوجود پڑھنے پڑھانے کے کچھ بھی حاصل نہ ہو۔ وہ بوجہ بے عقل اور جاہل ہونے کے شودر کہلاتا ہے۔ اس کا پڑھنا پڑھانا بے سود ہے ﴿

عورتوں کے پڑھنے وغیرہ کا ثبوت

۱۱۶- اور جو تم عورتوں کے پڑھنے کی ممانعت بتلاتے ہو۔ یہ تمہاری جہالت خود غرضی اور بے عقلی کا نتیجہ ہے۔ دیکھو وید میں لڑکیوں کے پڑھنے کا ثبوت موجود ہے

ब्रह्मचर्येण कन्या युवानं विन्दते पतिम्

अथर्व० (कां ११ । प्र० २४ । अ० ३ । मं० १८

اتھرو۔ ۱۱-۲۴-۳-۱۸-

इमं मन्त्रं पत्नी पठेत् ॥

(لفظی ترجمہ - برہمچریہ کرکے لڑکی جوان پتی کو حاصل کرے۔ مترجم)

جسطرح لڑکے بذریعہ قائم رکھنے برہمچریہ کے کامل علم اور تربیت کو حاصل کرکے جوان فاضلہ موافق طبیعت یعنی مرغوب خاطر اور اپنی ہم اوصاف عورتوں سے ساتھ شادی کرتے ہیں۔ ویسے ہی لڑکیوں کو بھی چاہیئے کہ بذریعہ قائم رکھنے برہمچریہ وغیرہ شاستروں کو پڑھیں اور کامل علم اور اعلےٰ تربیت حاصل کریں۔ اور جوان ہوکر جب پوری بالغہ ہوجاویں تو اپنے ہم اوصاف مرغوب خاطر صاحب علم اور پوری جوانی کو پہنچے ہوئے مرد کے ساتھ شادی کریں۔ پس عورتوں کیلئے بھی برہمچریہ قائم

بنانے میں تن من دھن سے کوشش کریں۔

استری اور شودر کو وید پڑھنے کا ادھیکار

۱۱۵- سوال- کیا عورت اور شودر بھی وید پڑھیں؟ جو یہ پڑھینگے۔ تو پھر ہم کیا کرینگے؟ علاوہ ازیں اِن کے پڑھنے میں کوئی دلیل و اجازت نہیں پائی جاتی۔ جیساکہ ممانعت موجود ہے

स्त्रीशूद्रौ नाधीयातामिति श्रुतेः ।

یعنی عورت اور شودر نہ پڑھیں۔ یہ سترتی ہے

جواب۔ سب زن و مرد یعنی نوع انسان کو پڑھنے کا حق ہے۔ تم کنوئیں میں گرو اور تمہاری یہ شرتی طبع زاد ہے۔ کسی معتبر کتاب کی نہیں ہے۔ تمام نوع انسان کے وید وغیرہ شاستر پڑھنے اور سننے کے مستحق ہونے کی تصدیق تو یجروید کے چھبیسویں ادھیائے کے دوسرے منتر میں موجود ہے۔

यथेमां वाचं कल्याणीमावदानि जनेभ्यः ।
ब्रह्मराजन्याभ्यां शूद्राय चार्याय च स्वाय चारणाय ।

(यजु० अ० २६)

پرمیشور فرماتا ہے کہ جیسے میں سب جن یعنی انسان کی خاطر اس راحت بخش یعنے دُنیا اور مکتی کی مسرت بخش رگ وغیرہ چاروں ویدوں کے کلام کی ہدایت کرتا ہوں۔ ویسے تم بھی کیا کرو (یجو ۲۶-۲) اور اگر اس موقعہ پر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ جن لفظ سے مراد دوجوں (زنار پوشوں) سے لینی چاہیئے۔ بدیں وجہ کہ سمرتی وغیرہ کتابوں میں برہمن و کہشتری و ویش ہی کو ویدوں کے پڑھنے کا حق لکھا ہے۔ مگر عورت و شودر وغیرہ ذاتوں کو نہیں۔ تو جواب یہ ہے۔ کہ اس منتر میں الفاظ **ब्रह्मराजन्याभ्याम्** وغیرہ کو دیکھو۔ پرمیشور خود فرماتا ہے۔ کہ ہم نے برہمن کشتری **आर्याय** ویش **शूद्राय** شودر اور **स्वाय** ملازم اور عورت وغیرہ اور **अरणाय** نیچ سے نیچ درجہ کے شودر وغیرہ لوگوں کے واسطے بھی ویدوں کا ظہور کیا ہے مطلب یہ ہے۔ کہ تمام انسان پڑھ پڑھا کر سن سنا کر اپنے علم کو بڑھاویں۔ اور اچھی باتوں کو اختیار کر کے بُری باتوں سے پرہیز رکھیں تاکہ تکلیفات سے چھوٹ کر راحت کو حاصل کریں۔ فرمایئے

کرنا۔ اِن کی پرورش کر کے بڑا کرنا اور ادب سکھانا۔ گھر کے کاروبار کو جیسا چاہیئے۔ ویسا کرنا کرانا اور بموجب اصُول طب صحت بخش خوراک کا بنانا یا بنوانا نہیں کر سکتیں۔ جس سے گھر میں کبھی بیماری پیدا نہ ہو اور سب اہل خاندان خوش و خورم رہیں۔ اگر علم صنعت و حرفت سے واقف نہ ہوگی۔ تو گھر کی تعمیر و مرمت کی نگرانی اور پوشاک و زیورات وغیرہ کے بنانے یا بنوانے وغیرہ کا اہتمام اس سے نہ ہو سکیگا۔ اگر حساب نہ جانتی ہو۔ تو کبھی کا حساب سمجھ سمجھا نہ سکے گی۔ اور اگر وید وغیرہ شاستروں کی تعلیم سے بے بہرہ ہوگی۔ تو پرمیشور اور دھرم کی پہچان سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے کبھی ادھرم سے نہ بچ سکے گی۔

علم کی فضیلت ۱۲۰۔ اس لئے وہی لوگ لائق مبارکباد اور اپنے فرائض ادا کرنے میں کامیاب گنے جاتے ہیں۔ جو برہمچریہ اعلےٰ تربیت اور علم کے ذریعہ اپنی اولاد کے جسم اور آتما کی طاقتوں کو پورے طور پر بڑھاتے ہیں۔ تاکہ وہ ماں باپ شوہر خسر راجا رعیت پڑوسی عزیزوں دوستوں اور اولاد وغیرہ سے بحفظ مراتب دھرم کا برتاؤ رکھیں۔ یہی خزانہ لازوال ہے۔ اس کو جسقدر خرچ کرو۔ اُسی قدر بڑھتا ہے۔ باقی سب خزانے خرچ کرنے سے گھٹتے ہیں۔ مگر علم کے خزانہ کا نہ کوئی چور اور نہ کوئی شریک ہو سکتا ہے۔ اِس خزانے کی حفاظت کرنے والا اور اِس کو ترقی دینے والا خصوصاً راجہ ہے۔ گو رعایا بھی ہے۔

علم کی حفاظت و ترقی ۱۲۱۔ कन्यानां सम्प्रदानं च कुमाराणां च रक्षणम्॥ मनु० [७।१५२] منو ۷ - ۱۵۲

راجا کو واجب ہے۔ کہ سب لڑکوں اور لڑکیوں کو وقت مقررہ سے وقت مقررہ تک برہمچریہ یعنی طالب علمی کی حالت میں رکھ کر اُن کو صاحب علم بناوے۔ جو کوئی اِس حکم کی خلاف ورزی کرے۔ اس کے والدین کو سزا دیوے۔ یعنی راجا کا حکم ہونا چاہیئے۔ کہ کوئی شخص آٹھ برس کی عمر کے بعد اپنے لڑکے یا لڑکی کو گھر میں نہ رکھے۔ بلکہ وُہ آچاریہ کل (اتالیق خانہ) میں رہیں۔ اور جب تک "سماورتن" (یعنے رسم ختم التعلیم) کا وقت نہ آوے۔ تب تک اُن کی شادی نہ ہونے پائے۔

رکھنا اور علم حاصل کرنا ضروری ہے۔

عورتوں کا تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے۔

۱۱۷۔ سوال۔ کیا عورتیں بھی وید پڑھیں؟

جواب۔ بلاشک۔ دیکھو شرت سوتر وغیرہ میں آیا ہے۔ کہ इमं मन्त्र पत्नी पठत یعنی یگ میں بیوی اس منتر کو پڑھے۔ اگر وید وغیرہ شاستر نہ پڑھی ہوگی۔ تو یگ میں سوروں کے ساتھ منتروں کو کس طرح ادا کر سکے گی اور سنسکرت کیسے بول سکے گی۔

بھارت ورش کی عورتوں کی زینت گارگی وغیرہ وید اور دیگر شاستروں کو پڑھ کر کامل علم کو پہنچی تھیں۔ چنانچہ شت پتھ براہمن میں اس بات کا ذکر صاف لکھا ہے۔

بھلا اگر مرد صاحب علم ہو اور عورت جاہل یا عالمہ ہو۔ اور مرد جاہل۔ تو گھر میں ہمیشہ علم و جہالت کا جنگ مچا رہے گا۔ پھر خوشی کہاں سے آوے گی۔ علاوہ ازیں اگر عورتیں نہ پڑھیں۔ تو لڑکیوں کے مدرسہ میں اُستانیاں کیونکر پیدا ہوں۔ نیز ریاست کے متعلق انصاف و کاروبار خانگی (گرہ آشرم) جو بیوی کو شوہر کا اور شوہر کو بیوی کا خوش رکھنا اور گھر کے دیگر کاموں کو عورت کے اختیار میں دینا وغیرہ۔ اِس قسم کے کام بلا علم کے کبھی اچھی طرح سرانجام نہیں پا سکتے ؀

پُرانے زمانے میں عورتیں فن جنگ بھی جانتی تھیں

۱۱۸۔ دیکھو آریہ ورت کے راج پرشوں (حاکمان) کی عورتیں فن جنگ بھی اچھی طرح جانتی تھیں۔ اگر نہ جانتیں تو کیکئی وغیرہ کیوں کر دشرتھ وغیرہ کے ساتھ میدان جنگ میں جا سکتیں اور لڑائی کر سکتیں ؀

استریوں کو کون سے علم جاننے ضروری ہیں

۱۱۹۔ اس لئے براہمنی اور کشترانی کو تو سب قسم کے علوم ویش عورت کو بیوپار (سوداگری کا علم) اور شودر عورت کو کھانا پکانا وغیرہ خدمت کا علم ضرور ہی پڑھنا چاہئے۔ جیسے مردوں کو کم از کم ویاکرن دھرم اور اپنے کاروبار کے متعلق ضرور پڑھنا لازم ہے۔ ایسے ہی عورتوں کو بھی ویاکرن۔ دھرم طب حساب اور دستکاری تو ضرور سیکھنی چاہئے۔ کیونکہ بجز اُن کے سیکھنے کے سچ اور جھوٹ کی پہچان۔ اپنے شوہر وغیرہ سے مناسب برتاؤ کرنا۔ مناسب اولاد کا پیدا

چوتھا باب

واپسی از گوروکل شادی اور خانہ داری کا بیان

वेदानधीत्य वेदौ वा वेदं वापि यथाक्रमम्।

अविप्लुतब्रह्मचर्यो गृहस्थाश्रममाविशेत् ॥ मनु० (३।२।) منو

گرہ آشرم میں پرویش

ٹھیک طور پر برہمچریہ آشرم میں دھرم کے مطابق آچاریہ (استاد کی ہدایت پر چل کر چاروں۔ تین۔ دو یا ایک وید کو معہ انگوں یا اپانگوں کے پڑھ کر جس کا برہمچریہ ٹوٹا نہ ہو۔ گرہ آشرم (خانہ داری) میں پرویش کرے+

तं प्रतीतं स्वधर्मेण ब्रह्मदायहरं पितुः।

स्रग्विणं तल्प आसीनमर्हयेत्प्रथमं गवा। मनु० (३।३।) منو

گئو دان سے تعظیم

اتالیق (استاد) اور شاگرد کے ٹھیک ٹھیک فرائض سے واقف کار باپ یا استاد سے علم کا ورثہ حاصل کرنے اور مالا کے پہننے والے پلنگ پر بیٹھے ہوئے برہمچاری کے پتا (گرو) کی اول گئو دان سے تعظیم کرے ایسے اوصاف رکھنے والی برہمچارنی (لڑکی) کا باپ بھی لڑکی کی عزت کرے۔

गुरुणानुमतः स्नात्वा समावृत्तो यथाविधि।

उद्वहेत द्विजो भार्यां सवर्णां लक्षणान्विताम् ॥ منو ۳-۴

بیاہ کے لئے اجازت

(استاد) گورو کی اجازت سے اشنان کر اور گوروکل سے حسب قاعدہ واپس آ۔ برہمن کھشتری اور ویش اپنے اپنے ورن کے مطابق عمدہ صفات والی لڑکی سے شادی کرے۔

असपिण्डा च या मातुरसगोत्रा च या पितुः। منو ۳-۵

میں نہیں۔ اور جیسا دُور جگہوں کے رہنے والوں میں دُور دُور تک محبت کا رشتہ بڑھ جاتا ہے۔ ایسا نزدیک کے رہنے والوں کے بیاہ میں نہیں۔

(ششم) دُور دراز ملک کے حالات اور اشیا بھی دُور رشتہ ہونے میں باہمی امداد سے مل سکتی ہیں۔ نزدیک کے بیاہ ہونے میں نہیں۔ کیونکہ

हिता दुहिता दूरेहिता भवतीति ॥ نروکت ۳-۴

لڑکی کا نام دوھتا (دختر) اس سبب سے ہے۔ کہ اس کا بیاہ دُور ملک میں ہونے سے فائدہ بخش ہوتا ہے۔ نزدیک ہونے میں نہیں۔

(ہفتم) لڑکی کے باپ کے خاندان میں مفلسی کا ہونا بھی ممکن ہے۔ کیونکہ جب لڑکی باپ کے خاندان میں آئے گی۔ تب اس کو کچھ نہ کچھ دینا ہی ہوگا۔

(ہشتم) نزدیک ہونے سے ایک دُوسرے کو اپنے اپنے باپ کے خاندان کی مدد کا گھمنڈ ہوگا۔ اور جب کچھ بھی دونوں میں ناراضگی ہوگی۔ تب عورت فوراً ہی باپ کے خاندان میں چلی جائے گی۔ اس طرح سے ایک دُوسرے کی مذمت زیادہ ہوگی اور رنجش بھی۔ کیونکہ اکثر عورتوں کا مزاج تیز اور نرم (جلد اثر پذیر) ہوتا ہے ٭

ایسی ہی وجوہات سے باپ کے ایک گوتر۔ ماں کی چھ پُشتوں میں اور نزدیک جگہ رشتہ کرنا اچھا نہیں ہے۔

महान्त्यपि समृद्धानि गोऽजाविधनधान्यतः ।

स्त्रीसम्बन्धे दशैतानि कुलानि परिवर्जयेत् ॥ منو ۳-۶

چند خاندان جن میں شادی منع ہے

چاہے یہ خاندان کتنی ہی دولت۔ اجناس۔ گائے۔ بکری۔ ہاتھی۔ گھوڑے۔ حکومت۔ زر وغیرہ سے مالا مال ہوں۔ تو بھی شادی کرنے میں مندرجہ ذیل دس خاندانوں کو ترک کر دینا چاہیئے۔

हीनक्रियं निष्पुरुषं निश्छन्दो रोमशार्शसम् । منو ۳-۷

क्षय्यामयाव्यपस्मारिश्वित्रिकुष्ठिकुलानि च ॥

جو خاندان نیک عمل سے گرا ہو۔ نیک آدمی جس میں نہ ہوں۔ جس میں ویدکی تعلیم کے برخلاف عمل ہوتا ہو۔ جسم پر بڑے بڑے بال یا جن میں بواسیر۔ تپ دق۔ دمہ کھانسی۔ امراض معدہ۔ مرگی۔ جذام یعنے سفید یا گلت کوڑھ ہوں۔ اُن خاندانوں

सा प्रशस्ता द्विजातीनां दारकर्मणि मैथुने

لڑکی کا خاندان اور گوتر

جو لڑکی کہ ماں کے خاندان کی چھ پشتوں میں اور باپ کے گوتر (نسب) کی نہ ہو۔ اس سے شادی کرنی چاہئے۔ کیونکہ۔

परोक्षप्रिया इव हि देवाः प्रत्यक्षद्विषः ॥ शतपथ० ॥

یہ تحقیق شدہ بات ہے کہ غیر موجود چیز سے جو محبت ہوتی ہے۔ وہ پاس کی چیز سے نہیں ہوتی۔ جیسے کسی نے مصری کی تعریف سنی ہو۔ مگر کھائی نہ ہو۔ تو اس کا دل اسی کو چاہتا رہتا ہے (پس) جس وجہ سے کہ کسی غائب النظر چیز کی تعریف سنکر اس کو حاصل کرنے کی زبردست خواہش ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے دور جگہ یعنی جو اپنے نسب اور ماں کے خاندان پدری میں نزدیک کے رشتہ کی نہ ہو۔ اسی لڑکی سے لڑکے کا بیاہ ہونا چاہئے۔

نزدیکی ملک و رشتہ میں شادی

۱۔ نزدیک اور دور کے بیاہ کرنیکے یہ نتیجے ہیں۔

(اوّل) جو بچے بچپن سے نزدیک رہتے ہیں۔ باہم کھیل۔ لڑائی اور محبت کرتے اور ایک دوسرے کی خوبی نقص۔ عادت یا بچپن کی بدچلنی کو جانتے ہیں۔ اور ننگے بھی ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔ اُن کی باہم شادی ہونے سے محبت کبھی نہیں ہو سکتی۔

(دوئم) جیسے پانی میں پانی ملنے سے نرالی صفت پیدا نہیں ہوتی۔ ویسے ہی ایک گوتر ماں یا باپ کے خاندان میں شادی ہونے سے دھاتوؤں کا بدل نہ ہونے سے ترقی نہیں ہوتی۔

(سوئم) جیسے دودھ میں مصری یا سونٹھ وغیرہ دوائیوں کے ملاپ سے عمدگی ہوتی ہے۔ ویسے ہی مختلف گوتر والے یعنی جن کے ماں باپ مختلف خاندان سے ہوں۔ ایسے مرد و عورت کا بیاہ ہونا افضل ہے۔

(چہارم) جیسے اگر کوئی ایک ملک میں مریض ہو۔ وہ دوسرے ملک میں ہوا اور کھانے پینے کی تبدیلی سے تندرست ہوتا ہے ویسے ہی دور ملکوں کے رہنے والوں کے بیاہ ہونے میں بھی عمدگی ہے

(پنجم) نزدیک رشتہ کرنے میں ایک دوسرے کے نزدیک ہونے سے خوشی غمی کا معلوم ہونا اور باہمی رنجیدگی کا ہو جانا بھی ممکن ہے۔ دور ملک کے رہنے والوں

چال ہو۔ جس کا رونگٹا چھوٹا اور ملائم ہو۔ سر کے بال اور دانت باریک ہوں اور جس کے دیگر سب اعضا ملائم ہوں۔ ایسی عورت کے ساتھ بیاہ کرنا چاہیئے۔

بیاہ کی عمر

۱۲۔ سوال۔ بیاہ کس عمر میں اور کس طور پر ہونا چاہیئے؟

جواب۔ سولہویں برس سے لیکر چوبیسویں برس تک لڑکی اور پچیسویں برس سے لیکر اڑتالیسویں برس تک مرد کی شادی کا وقت اچھا ہے۔ ان میں سے اگر ۱۶ برس یا پچیسویں برس میں بیاہ کرے تو ادنےٰ درجہ کا اگر اٹھارہ برس یا بیس برس کی عورت اور تیس بتیس یا چالیس برس کا مرد ہو تو درمیانہ درجہ کا۔ اگر چوبیس برس کی عورت اور اڑتالیس برس کے مرد کا بیاہ ہو۔ تو وُہ اعلےٰ درجہ کا بیاہ ہے۔

ملکی ترقی و تنزل کا جزو اعظم

۱۳۔ جس مُلک میں بیاہ کا طریق ایسا عمدہ (جیسا کہ اُوپر درج کیا گیا ہے) اور برہمچریہ و تعلیم کی کثرت ہوتی ہے۔ وُہ خوشحال اور جس مُلک میں برہمچریہ و تحصیل علم سے محروم کم سن اور ناقابل شخصوں کی شادی ہوتی ہے وُہ سدا دکھ (تکالیف) میں ڈوب جاتا ہے۔

گویا برہمچریہ اور تحصیل علم کے بعد ہی بیاہ ہونا چاہیئے۔ اسی سُدھار سے سب باتوں کا سُدھار اور اسی کے بگڑنے سے بگاڑ ہوتا ہے۔

अष्टवर्षा भवेद् गौरी नववर्षा च रोहिणी ।

दशवर्षा भवेत्कन्या तत ऊर्ध्वं रजस्वला ॥ १ ॥

माता चैव पिता तस्या ज्येष्ठो भ्राता तथैव च ।

त्रयस्ते नरकं यान्ति दृष्ट्वा कन्यां रजस्वलाम् ॥ २ ॥

صغیر سنی کی شادی

۱۴۔ سوال۔ یہ شلوک پاراشری اور شیگھر بودھ میں لکھے ہیں ان کا ارتھ یہ ہے کہ لڑکی کا آٹھویں برس گوری۔ نویں برس روہنی۔ دسویں برس کنیا اور اس کے بعد رجسولا (حیض والی) نام ہوتا ہے۔ دسویں برس تک بیاہ نہ کرکے رجسولا لڑکی کو ماں باپ اور اس کا بڑا بھائی یہ تینوں دیکھ کر نرک میں گرتے ہیں۔

एकक्षणा भवेद् गौरी द्विक्षणेयन्तु रोहिणी ।

त्रिक्षणा सा भवेत्कन्या ह्यत ऊर्ध्वं रजस्वला ॥ १ ॥

کی لڑکی یا لڑکے، کے ساتھ بیاہ نہ ہونا چاہیئے +
کیونکہ یہ سب عیب اور بیماریاں بیاہ کرنیوالے کے خاندان میں بھی آجاتی ہیں اس لئے شریف اور تندرست خاندان کے لڑکے اور لڑکیوں کا ہی آپسمیں بیاہ ہونا چاہیئے

नोद्वहेत्कपिलां कन्यां नाऽधिकाङ्गीं न रोगिणीम् ।
नालोमिकां नातिलोमां न वाचाटान्न पिङ्गलाम् ॥ منو ۳-۸

کس قسم کی عورت سے شادی نہ کرنی چاہیئے — زرد رنگ والی - ادھک انگی (مرد سے زیادہ لمبی چوڑی یا زیادہ طاقتور) بیمار وہ جسکے جسم پر بالکل بال نہ ہوں - بہت بال والی بکواس کرنے والی اور بھوری آنکھ والی عورت سے ہرگز شادی نہیں کرنی چاہیئے۔

नर्क्षवृक्षनदीनाम्नीं नान्त्यपर्वतनामिकाम् ।
न पक्ष्यहिप्रेष्यनाम्नीं न च भीषणनामिकाम् । منو ۳-۹

رکش یعنی اشونی - بھرنی - روہنی دیئی - ریوتی بائی - چتری وغیرہ ستاروں کے نام والی - تلسیا یا گیندا - گلابی - چمپہ - چنبیلی وغیرہ پودوں کے نام والی - گنگا - جمنا ندی نام والی وغیرہ - چانڈالی وغیرہ پنچ نام والی - بندھیا - ہمالیہ - پاربتی وغیرہ پہاڑ نام والی کوکلا - مینا وغیرہ پرند نام والی - ناگی بھجنگا وغیرہ سانپ نام والی - مادھو داسی میراں داسی وغیرہ خدمتگار نام والی اور بھیم کماری - چنڈ کا کالی وغیرہ ڈراونے نام والی لڑکیوں کے ساتھ شادی نہ کرنی چاہیئے - کیونکہ یہ نام خراب اور دیگر اشیاء کے بھی ہیں -

अव्यङ्गाङ्गीं सौम्यनाम्नीं हंसवारणगामिनीम् ।
तनुलोमकेशदशनां मृद्वङ्गीमुद्वहेत्स्त्रियम् ॥ منو ۳-۱۰

کس قسم کی لڑکی سے بیاہ کرے — جس کے اعضا صاف سیدھے ہوں یعنی پسندیدہ ہوں - اور جس کا نام عمدہ جیسے سکھی، ایشودھا وغیرہ ہو اور ہنس اور ہتھنی جیسی جسکی

ف یعنی جب تک منحوس نام بدل نہ لے - شادی نہ کرے - منوجی مہاراج کی ہدایت کا یہی منشا معلوم ہوتا ہے کہ والدین ایسے معیوب نام اپنی لڑکیوں کے نہ رکھا کریں -

اولاد کا پیدا ہونا ناممکن ہے۔ ویسے ہی گوری۔ روہنی نام رکھنا بھی غیر مناسب ہے +

اگر گوری (سفید رنگت والی) کنیا نہ ہو۔ بلکہ کالی ہو۔ تو اس کا نام گوری رکھنا فضول ہے۔ اور گوری مہادیو کی زوجہ۔ روہنی وسودیو کی زوجہ تھی۔ ان کو تم پورانک لوگ ماں کے برابر مانتے ہو۔ جب ہر ایک لڑکی میں گوری وغیرہ کی بھاؤنا (تصور) کرتے ہو۔ تو پھر ان سے بیاہ کرنا کیسے ممکن اور دھرم کے مطابق ہو سکتا ہے؟ اس لئے تمہارے اور ہمارے شلوک جھوٹے ہیں۔ کیونکہ جیسا ہم نے "برہمو واچ" کرکے شلوک بنا لئے ہیں۔ ویسے انہوں نے بھی پاراشر وغیرہ کے نام سے بنا لئے ہیں اس لئے ان سب کا پرمان یعنی سند چھوڑ کر ویدوں کے پرمان سے سب کام کرو۔ دیکھو منو میں لکھا ہے:۔

ऊन षोडश वर्षायामप्राप्तः पंच विंशतिम् ।
यद्या धत्ते पुमान् गर्भं कुक्षिस्थः स विपद्यते ॥ १ ॥
जातो वा न चिरंजीवेज्जीवे द्वा दुर्बलेन्द्रियः ।
तस्मादत्यन्त बालायां गर्भाधानं न कारयेत् ॥ २ ॥
सुश्रुत शरीरस्थाने अ० १० । श्लोक ४७ । ४८ ॥

سُشرت شریر استھان
ادھیائے ۱۰ شلوک ۴۷-۴۸

ارتھ :۔ سولہ برس سے کم عمر والی عورت میں پچیس برس سے کم عمر والا مرد اگر حمل کو ٹھیرا وے۔ تو اس کا اسقاط ہو جاتا ہے۔ یعنی پورے وقت تک رحم میں رہ کر پیدا نہیں ہوتا۔ یا پیدا ہو۔ تو بہت دیر تک زندہ نہیں رہتا۔ اگر زندہ رہے۔ تو کمزور اعضاء والا ہوتا ہے۔ اس واسطے صغیر سن عورت میں حمل نہ ٹھیرائے +

ایسے ایسے شاستر کے بتائے ہوئے اصول اور قانون قدرت کو دیکھنے اور عقل سے سوچنے پر یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ سولہ برس سے کم عمر والی عورت اور پچیس برس سے کم عمر والا مرد کبھی حمل ٹھیرانے کے لائق نہیں ہوتے۔ ان اصولوں کے برخلاف جو چلتے ہیں وہ دکھ میں مبتلا ہوتے ہیں

माता पिता तथा भ्राता मातुलो भगिनी स्वका ।
सर्वे ते नरकं यान्ति दृष्ट्वा कन्यां रजस्वलाम् ॥ २ ॥

جواب۔ یہ اسی وقت کے بنائے ہوئے برہم پران کا مقولہ ہے۔
ارتھ۔ جتنے وقت میں پرمانو (ذرّہ) ایک پلٹا کھائے اتنے وقت کو کھشن (لمحہ) کہتے ہیں۔ جب کنیا پیدا ہو۔ تب ایک کھشن میں گوری دوسرے میں روہنی تیسرے میں کنیا اور چوتھے میں رجسلا ہو جاتی ہے (۱) اس رجسلا کو دیکھ کر اُس کے ماں۔ باپ۔ بھائی۔ ماموں اور بہن سب نرک کو جاتے ہیں۔

سوال۔ یہ شلوک پرمان (مستند) نہیں۔

جواب۔ کیوں مستند نہیں۔ اگر برہماجی کے شلوک مستند نہیں۔ تو تمہارے بھی مستند نہیں ہو سکتے +

سوال۔ واہ! واہ۔ پاراشر اور کاشی ناتھ کو پرمان نہیں مانتے +

جواب۔ واہ جی واہ! کیا تم برہماجی کا پرمان نہیں مانتے۔ پاراشر کاشی ناتھ سے برہماجی بڑے نہیں ہیں؟ اگر تم برہماجی کے شلوکوں کو نہیں مانتے۔ تو ہم بھی پاراشر اور کاشی ناتھ کے شلوکوں کو نہیں مانتے +

سوال۔ تمہارے شلوک ناممکن ہیں۔ اسواسطے ماننے کے لائق نہیں کیونکہ ہزاروں کھشن (لمحہ) پیدا ہوتے ہی گذر جاتے ہیں۔ تو بیاہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اور اسوقت بیاہ کرنے کا کچھ فائدہ بھی نظر نہیں آتا۔

جواب۔ اگر ہمارے شلوک ناممکن ہیں۔ تو تمہارے بھی ناممکن ہیں۔ کیونکہ آٹھ نو اور دسویں برس میں بھی بیاہ کرنا بے فائدہ ہے کیونکہ سولہویں برس بعد چوبیسویں برس تک بیاہ کیا جاوے۔ تو عورت کا رحم پورا اور جسم طاقتور ہوگا اور طاقتور مرد کے پختہ نطفہ سے اولاد عمدہ پیدا ہوگی۔ جیسے آٹھ برس کی لڑکی سے

لہ مناسب وقت سے کم عمر والی عورت و مرد کو حمل ٹھیرانا مُنی ورد فاضل (دھنونتری جی شسترت میں منع کرتے ہیں۔ بقیہ نوٹ صفحہ ۱۴۵ پر ملاحظہ ہو۔

کس گھر میں راحت قیام کرتی ہے

جس خاندان میں عورت سے مرد اور مرد سے عورت ہمیشہ خوش رہتے ہیں۔ اسی خاندان میں راحت۔ دولت۔ اور نیک نامی قیام کرتی ہے۔ اور جہاں رنجیدگی اور شورش ہوتی ہے۔ وہاں دکھ۔ مفلسی اور بدنامی رہا کرتی ہے۔

سوئمبر

۱۹۔ اس لئے جو سوئمبر کا طریقہ آریہ ورت میں زمانہ قدیم سے چلا آتا ہے۔ وہی طریقہ افضل ہے۔

جب عورت مرد بیاہ کرنا چاہیں۔ تب۔ علم۔ انکساری۔ سیرت۔ شکل۔ عمر طاقت۔ خاندان۔ جسم کا اندازہ وغیرہ بطریق مناسب ہونا چاہیئے۔ جب تک ان کا میل نہیں ہوتا۔ تب تک بیاہ میں کچھ راحت نہیں ہوتی ہے۔ اور نہ ہی بچپن میں بیاہ کرنے سے راحت ہوتی ہے۔

युवा सुवासाः परिवीत आगात्स उ श्रेयान्भवति जायमानः
तं धीरासः कवय उन्नयन्ति स्वाध्यो मनसा देवयन्तः ॥१॥
ऋ० ॥ मं० ३ । सू० ८ । मं० ४ ॥ رگ وید منڈل ۳ سوکت ۸ منتر ۴

आ धेनवो धुनयन्तामशिश्वीः सबर्दुघाः शशया अप्रदुग्धाः
नव्यानव्या युवतयो भवन्तीर्महद्देवानामसुरत्वमेकम् ॥ २ ॥
ऋ० ॥ मं० ३ । सू० ५५ । मं० १६ ॥ رگ ۳۔ ۵۵۔ ۱۶

पूर्वीरहं शरदः शश्रमाणा दोषावस्तोरुषसो जरयन्तीः ।
मिनाति श्रियं जरिमा तनूनामप्यनु पत्नीर्वृषणो जगम्युः ३
ऋ० ॥ मं० १ । सू० १७९ । मं० १ ॥ رگ ۱۔ ۱۷۹۔ ۱

وید مقدس کی ہدایت

(ارتھ) جو آدمی پورے طور پر محفوظ بذریعہ قائم رہنے برہمچریہ کے اعلیٰ تربیت اور علم سے آراستہ۔ خوشنما پوشاک پہنے ہوئے برہمچاری ہے۔

اور پورا جوان ہو کر بعد تحصیل علم گرہستھ آشرم میں آتا ہے۔ وہی دوسرے جنم یعنی ودیا جنم (حالت طالب علمی) میں سے گذرا ہوا شائستہ مبارک اور برکت پھیلانے والا ہوتا ہے۔ اسی آدمی کو اچھی طرح غور کرنے والے دل و جان سے

त्रीणि वर्षाण्युदीक्षेत कुमार्यृतुमती सती । منو ۹ — ۹۰

ऊर्ध्वं तु कालादेतस्माद्विन्देत सदृशं पतिम् ।

رجسولا ہونے کے تین برس بعد شادی ہو

حیض آنے سے تین برس بعد لڑکی خاوند تلاش کرے۔ اور جو اپنے لائق ہو۔ اس کو بیاہے +

جب ہر ماہ بعد حیض آتا ہے۔ تو تین برسوں میں چھتیس (۳۶) بار حیض ہو جانے کے پیچھے بیاہ کرنا مناسب ہے۔ اس سے پہلے نہیں۔

काममारणात्तिष्ठेद् गृहे कन्यर्तुमत्यपि । منو ۹ — ۸۹

न चैवैनां प्रयच्छेत्तु गुणहीनाय कर्हिचित् ॥ म०

کس حالت میں عمر بھر شادی نہ کریں

چاہے لڑکا لڑکی موت تک کنوارے رہیں۔ لیکن اس وصف یعنی باہم مخالف وصف عمل اور فطرت رکھنے والے کا بیاہ کبھی نہ ہونا چاہیئے۔

اس سے ثابت ہوا۔ کہ مذکورہ بالا وقت سے پیشتر یا مخالف طبیعت والوں کا بیاہ ہونا مناسب نہیں۔

شادی کا اختیار

۱۷۔ سوال :۔ بیاہ ماں۔ باپ کے اختیار میں ہونا چاہیئے یا لڑکے لڑکی کے اختیار میں ؟

جواب :۔ لڑکا لڑکی کے اختیار میں بیاہ کا ہونا افضل ہے۔ اگر ماں باپ بیاہ کرنا کبھی سوچیں۔ تو بھی لڑکا لڑکی کی رضامندی کے بغیر نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ایک دوسرے کی رضامندی سے بیاہ ہونے پر رنجیدگی کے بہت کم پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے اور اولاد بھی عمدہ ہوتی ہے۔ بلا فریقین کی رضامندی کے بیاہ میں ہمیشہ تکلیف رہتی ہے۔ بیاہ میں خاص تعلق لڑکے لڑکی کا ہے۔ ماں باپ کا نہیں۔ کیونکہ اگر ان میں باہم خوشی رہے۔ تو انہیں کو راحت اور رنجیدگی میں انہیں کو دکھ ہوتا ہے۔

सन्तुष्टो भार्यया भर्ता भर्त्रा भार्या तथैव च । منو ۳ — ۶۰

यस्मिन्नेव कुले नित्यं कल्याणं तत्र वै ध्रुवम् ॥ म० (३।६०)

آریہ ورت کی تنزلی کی بنیاد | ۲۱۔ جب تک اسی طرح سب رشی منی۔ راجہ مہاراجہ۔ آریہ لوگ برہم چریہ سے ودیا پڑھ کر ہی سوئمبر بیاہ کرتے تھے۔ تب تک اس ملک کی ہمیشہ ترقی ہوتی تھی۔

جب سے برہم چریہ کے نہ کرنے اور ودیا کے نہ پڑھنے سے بچپن میں محتاج یا بغیر یعنی ماں باپ کے اختیار سے ہی بیاہ ہونے لگا۔ تب سے رفتہ رفتہ آریہ ورت ملک کا زوال ہوتا چلا آیا ہے۔ اس لئے اس بُرے کام کو چھوڑ کر شریف لوگ مذکورہ بالا طریق سے سوئمبر بیاہ کریں۔

بیاہ ورن کے مطابق کریں۔ اور ورن بیوستھا بھی وصف عمل اور فطرت کے مطابق ہونی چاہیئے +

ورن پیدائش سے نہیں | ۲۲۔ سوال :۔ کیا جس کے ماں باپ برہمن ہوں۔ وہ برہمن ہوتا ہے۔ یا جس کے ماں باپ دوسرے ورن کے ہوں۔ وہ اولاد بھی برہمن ہو سکتی ہے؟

جواب :۔ ہاں بہت سے ہو گئے ہوتے ہیں۔ اور ہوں گے بھی۔ جیسے چھاندو اپنشد میں۔ جاوال رشی نامعلوم خاندان۔ مہابھارت میں وشوامتر۔ کشتری ورن اور ماتنگ رشی چانڈال خاندان سے برہمن ہو گئے تھے۔ اب بھی جو عمدہ علم و عمل والا ہے۔ وہی برہمن ہونے کے لائق اور جاہل شودر کہلانے کے لائق ہوتا ہے۔ اور ایسا ہی آئندہ بھی ہوگا۔

برہمن کا جسم ویریہ سے نہیں بنتا | ۲۳۔ سوال :۔ بھلا جو رج (خون) ویریہ (منی) سے جسم بنا ہے۔ وہ بدل کر دوسرے ورن کے لائق کیسے ہو سکتا ہے؟

جواب :۔ رج۔ ویریہ کے ملاپ سے برہمن کا جسم نہیں ہوتا۔ بلکہ

منو۔ ۲۸

स्वाध्यायेन जपैर्होमैस्त्रैविद्येनेज्यया सुतैः । महायज्ञैश्च यज्ञैश्च ब्राह्मीयं क्रियते तनुः ॥

اس کا ارتھ پہلے کر آئے ہیں۔ اب یہاں بھی مختصراً لکھتے ہیں۔ پڑھنے پڑھانے وچار کرنے کرانے مختلف اقسام کے ہوم کے کرنے۔ سارے ویدوں

علم کی ترقی کی خواہش کرنے والے صاحب حوصلہ۔ عالم لوگ۔ ترقی کی طرف راغب کرکے عزت بخشتے ہیں :۔ (۱)

جو بغیر قایم رکھنے برہمچریہ کے۔ و بغیر حاصل کرنے علم کے اعلےٰ تربیت کے یا صغیر سنی میں شادی کرتے ہیں۔ وہ مرد عورت خراب خستہ ہو کر عالموں کے درمیان عزت حاصل نہیں کرتے۔

جو گائیں کسی نے دوہی نہ ہوں۔ ان کی مانند (یعنی کنوارشے) بچپن سے گذری ہوئی سب قسم کے عمدہ کاروبار کو پورا کرنے والی۔ نابالغی کو طے کی ہوئی۔ نئی۔ نئی تربیت اور نوجوانی حاصل کرکے عالم شباب کے کمال کو پہنچی ہوئی عورتیں مثل ان عالموں کے جنلوں نے باقاعدہ برہم چریہ پورا کیا ہے۔ لاثانی عقل سلیم یعنی تعلیم و تربیت سے آراستہ عقل پائی ہوئی جوان خاوندوں کو حاصل کرکے گربھ دھان (قیام حمل) کریں۔ کبھی بھول سے بھی لڑکپن میں مرد کا خیال دل میں نہ لاویں کیونکہ یہی فعل موجودہ اور آئندہ جہان کی راحت کا دینے والا ہے۔ لڑکپن میں بیاہ کرنے سے مرد کی نسبت عورت کو بہت زیادہ نقصان پہنچتا ہے :۔ (۲)

جس طریق سے کہ کھیتی سے نہایت محنت کرنے والے ویریہ (منی) سینچنے کے قابل پورے جوان مرد۔ ان عورات کو جو جوانوں کو پیاری ہیں۔ حاصل کرکے پورے سو برس کی یا اس سے زیادہ عمر راحت سے بھوگتے ہیں۔ اور بیٹے پوتوں والے ہوتے ہیں۔ اسی طریق سے عورت مرد ہمیشہ عمل کریں۔ جیسے گزشتہ جاڑوں یا بڑھاپا پیدا کرنے والی صبحوں کو رات دن اور جسم کی طاقت و حسن کو بہت بڑھاپا زایل کر دیتا ہے۔ ویسے عورت یا مرد اچھی طرح بذریعہ برہمچریہ کے علم و تربیت اور جسم و آتما کی طاقت اور جوانی کو حاصل کرکے بیاہ کریں (۳) اس کے خلاف عمل کرنا برخلاف وید کے ہے۔ اور کبھی راحت بخش نہیں ہوتا +

ٹ گائیں سے دودھ دوہنا مقصود ہوتا ہے۔ جو گائیں کسی نے نہیں دوہیں۔ ان سے تمتع نہیں پایا گیا۔ ان کی مانند وہ عورتیں ہیں۔ جن کا کنوارا پن قایم ہے۔ اور جنہوں نے کسی سے مباشرت نہیں کی۔ (مترجم)

کن بزرگوں کی تقلید ہو

جس طریق پر اس کے باپ دادا گئے ہوں۔ اس طریق پر اولاد بھی چلے۔ لیکن جو راہِ راست پر چلنے والے باپ دادا ہوں۔ انہیں کے طریق پر چلیں۔ اگر باپ دادا بد ہوں۔ تو ان کے طریق پر کبھی نہ چلیں۔ کیونکہ اچھے دھرماتما لوگوں کے طریق پر چلنے سے تکلیف کبھی نہیں ہوئی۔

اس کو تم مانتے ہو یا نہیں؟ ہاں ہاں مانتے ہیں۔

سناتن لفظ کے اصلی معنی

۲۶۔ اور دیکھو۔ جو پرمیشور کا الہام ویدوں میں ہے وہی سناتن (قدیم) اور جو بات اس کے خلاف ہے۔ وہ کبھی قدیم نہیں ہو سکتی ایسا ہی سب لوگوں کو ماننا چاہیئے۔ یا نہیں؟ ضرور چاہیئے۔ اگر کوئی ایسا نہ مانے۔ تو اس سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ اگر کسی کا باپ مفلس ہو۔ اور اس کا بیٹا دولتمند ہو۔ تو کیا وہ اپنے باپ کی مفلسی کے غرور سے دھن کو پھینک دے؟ کیا جس کا باپ اندھا ہو۔ اس کا لڑکا بھی اپنی آنکھوں کو پھوڑ ڈالے؟ جس کا باپ بدچلن ہو۔ اس کا لڑکا بھی بدچلنی ہی کرے؟ نہیں نہیں۔ بلکہ جو جو انسانوں کے اچھے کام ہوں۔ ان پر عمل کرنا اور بُرے کاموں کو ترک کر دینا سب کے لیئے ضروری ہے۔

جنم سے ورن ماننے کے خلاف دلیل

۲۷۔ اگر کوئی رج ویریہ (حیض ومنی) کے میل (جنم) سے ورن آشرم ہو سکتا مانے۔ اور وصف وعمل کے مطابق نہ مانے تو اس سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ اگر کوئی اپنے ورن کو چھوڑ کر نیچ۔ چنڈال یا عیسائی۔ مسلمان ہو گیا ہو۔ اس کو بھی برہمن کیوں نہیں مانتے؟ اس پر یہی کہو گے۔ کہ اس نے برہمن کے عمل چھوڑ دئیے۔ اس لئے وہ برہمن نہیں ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ جو برہمن وغیرہ اچھے کام کرتے ہیں۔ وے ہی براہمن وغیرہ اور جو نیچ خاندان میں پیدا ہو کر بھی اعلےٰ ورن کے وصفِ عمل اور فطرت والا ہو۔ اس کو اعلےٰ ورن میں اور جو اعلےٰ ورن کا ہو کر نیچ کام کرے۔ تو اس کو نیچ ورن میں شمار کرنا چاہیئے۔

وید اور ورن ہو سکتا

۲۸۔

ब्राह्मणोऽस्य मुखमासीद्बाहू राजन्यः कृतः । ऊरू तदस्य यद्वैश्यः पद्भ्यां शूद्रो अजायत ॥

کو شِید (الفاظ) ارتھ (مفہومات) سمبندھ (تعلقات) سُوروں کے اُچارن (تلفظ) کے ساتھ پڑھنے پڑھانے۔ پورنماشی۔ اشٹی[1] وغیرہ جن کا ذکر پہلے کیا گیا ہے ان کے کرنے۔ دھرم سے اولاد پیدا کرنے۔ برہم یگ۔ دیویگ۔ پتری یگ۔ ویشو دیو یگ۔ اور اتتھی یگ۔ جن کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ اگنی شٹوم آدی یگ فاضلوں کی صحبت و تعظیم۔ راست گفتاری۔ رفاہ عام وغیرہ نیک کام اور ہر قسم کی شلپ وِدیا[2] وغیرہ پڑھ کر بدچلنی چھوڑ۔ نیک چلنی سے یہ جسم برہمن کا بنتا ہے کیا اس شلوک کو تم نہیں مانتے؟ مانتے ہیں۔ پھر کیوں رَج ویریہ کے ملاپ (تناسل) سے ورن ہو سکتا مانتے ہو؟ میں اکیلا نہیں مانتا۔ بلکہ بہت سے لوگ زمانۂ قدیم سے ایسا ہی مانتے ہیں۔

پرم پرا کی تشریح | سوال:۔ کیا تم پرم پرا[3] کی بھی تردید کروگے؟

جواب:۔ نہیں۔ لیکن تمہاری اُلٹی سمجھ کو نہیں مانتے۔ اور اس کی تردید بھی کرتے ہیں۔

سوال:۔ ہماری اُلٹی اور تمہاری سیدھی۔ اس میں کیا ثبوت ہے؟

جواب:۔ یہی ثبوت ہے۔ کہ تم پانچ سات پشتوں کے رواج کو قدیم رواج مانتے ہو۔ اور ہم وید و نیز دنیا کے ابتدا سے جو آج تک چلا آیا۔ اس کو پرم پرا مانتے ہیں۔ دیکھو جس کا باپ نیک۔ بیٹا بد۔ اور جس کا بیٹا نیک اس کا باپ بد۔ نیز کہیں دونوں نیک۔ یا دونوں بد۔ دیکھنے میں آتے ہیں۔ اس لئے تم لوگ وہم میں پڑے ہو۔ دیکھو منو جی مہاراج نے کیا کہا ہے:۔

منو ۴ - ۱۷۸

येनास्य पितरो याता येन याता पितामहाः। तेन
यायात्सतां मार्गं तेन गच्छन्न रिष्यते ॥ मनु० (४।१७८)

---

[1] اشٹی ایک خاص قسم کا یگ ہوتا ہے (مترجم)

[2] شلپ ودیا۔ حرفت وصنعت اور کلوں وغیرہ کا بنانا اور ان سے کام لینا۔ (مترجم)

[3] پرم پرا یعنی "زمانۂ قدیم" (مترجم)

میں افضل کہلاتا ہے۔ جب پرمیشور کے بغیر مجسم ہونے سے اس کے منہ وغیرہ اعضا ہی نہیں۔ تو منہ سے پیدا ہونا کبھی ناممکن ہے۔ جیسا کہ بانجھ اعورت وغیرہ کے لڑکے کا بیاہ ہونا۔

برہمن منہ سے پیدا نہیں ہوتے | ۱۲۰۔ اور اگر منہ وغیرہ اعضا سے براہمن پیدا ہوتے تو علت مادی کی مانند براہمن وغیرہ کی شکل ضرور ہوتی۔ جیسے منہ کی شکل گول مول ہے۔ ویسے ہی ان کے جسم کی شکل بھی منہ کی مانند گول مول ہونی چاہیئے تھی کھشتریوں کے جسم بازو کی مانند۔ ویشوں کے جسم ران کی مانند اور شودروں کے جسم پاؤں کی مانند شکل والے ہونے چاہئیں۔ مگر ایسا نہیں ہوتا۔ اگر کوئی تم سے سوال کرے۔ کہ جو جو منہ وغیرہ سے پیدا ہوئے تھے۔ ان کا نام برہمن وغیرہ ہوا۔ لیکن تمہارا نہیں۔ کیونکہ جیسے سب لوگ رحم سے پیدا ہوتے ہیں۔ ویسے تم بھی ہوتے ہو۔ تم منہ وغیرہ سے پیدا نہیں ہوئے پھر بھی برہمن وغیرہ نام کا گھمنڈ کرتے ہو۔ اسلئے تمہارے کئے ہوئے معنی فضول ہیں۔ اور جو ہم نے معنے کئے ہیں۔ وہی سچے ہیں ۱۲۱۔ ایسا ہی منوسمرتی میں بھی کہا ہے۔ جیسے

منو۔ ۱۰۔ ۶۵

शूद्रो ब्राह्मणतामेति ब्राह्मणश्चैति शूद्रताम्। क्षत्रियाज्जातमेवन्तु विद्याद्वैश्यात्तथैव च॥ मनु० (१०। ६५)

منوسمرتی اور ورن بدل سکتا | ۱۲۲۔ شودر خاندان میں پیدا ہو کر اگر برہمن کھشتری کی مانند وصف۔ عمل اور فطرت والا ہو۔ تو وہ شودر برہمن۔ کھشتری اور ویش بن جاتا ہے۔ ویسے ہی جو براہمن۔ کھشتری اور ویش خاندان میں پیدا ہوا ہو۔ اور اس کے وصف عمل اور فطرت شودر کی مانند ہوں۔ تو وہ شودر بن جاتا ہے۔ اسی طرح جو شخص کھشتری یا ویش کے خاندان میں پیدا ہو کر برہمن یا شودر کی مانند وصف۔ عمل اور فطرت والا ہو۔ وہ برہمن یا شودر بھی ہو جاتا ہے۔ گویا چاروں ورنوں میں جس جس ورن کی مانند جو جو مرد یا عورت ہوں۔ وہ اسی اسی ورن میں گنے جائیں گے۔

धर्मचर्य्यया जघन्यो वर्णः पूर्वं २ वर्णमापद्यते जातिपरिवृत्तौ ॥१॥ अधर्मचर्य्यया पूर्वो वर्णो जघन्यं जघन्यं वर्णमापद्यते

سوال:- یہ یجروید کے اکتیسویں ادھیائے کا گیارھواں منتر ہے۔ اس کا یہ ارتھ ہے۔ کہ براہمن ایشور کے منہ سے۔ کھشتری بازو سے۔ ویش ران سے اور شودر پاؤں سے پیدا ہوئے ہیں۔ اس لئے جیسے نہ منہ بازو وغیرہ اور نہ بازو وغیرہ منہ ہوتے ہیں اسی طرح نہ برہمن کھشتری وغیرہ اور نہ کھشتری براہمن وغیرہ ہو سکتے ہیں؟

جواب:- اس منتر کا ارتھ جو تم نے کیا۔ وہ ٹھیک نہیں کیونکہ یہاں پُرش یعنی غیر مجسّم ہمہ جا موجود بالذات پرمیشور کا استدلال ہے۔ (اسی کا ذکر پیچھے سے چلا آرہا ہے) جب وہ غیر مجسّم ہے۔ تو اس کے منہ وغیرہ اعضاء نہیں ہو سکتے۔ اگر منہ وغیرہ اعضاء والا ہو۔ تو وہ پُرش موجود کل نہیں۔ اور جو موجود کل نہیں۔ وہ قادر مطلق دُنیا کو پیدا۔ قایم اور فنا کرنے والا۔ روحوں کے نیک و بد اعمال کی سزا جزا دینے والا۔ علیم کل۔ خدا۔ غیر فانی اوصاف والا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس کا یہ ارتھ ہے۔ کہ:-

اصلی معنی | جو موجود کل پرمیشور کی خلقت میں منہ کی مانند سب میں سردار۔ افضل ہو۔ وہ براہمن شت پتھ براہمن کے حوالہ سے طاقت و توانائی کا نام باہو ہے یہ جس میں زیادہ ہو۔ وہ کھشتری۔ کمر کے نچلے حصہ اور زانو کے اوپر کے حصہ کو ارو کہتے ہیں۔ جو سب اشیاء اور سب ملکوں میں رانوں کی طاقت سے جاوے آوے سفر کرے۔ وہ ویش اور جو پاؤں یعنی نچلے عضو کی مانند بے عقلی وغیرہ اوصاف والا ہو۔ وہ شودر ہے۔

شت پتھ براہمن میں اس منتر کے معنے

۲۵- اور جگہ مثل شت پتھ براہمن وغیرہ میں بھی اس منتر کا ایسا ہی ارتھ کیا ہے۔ دیکھئے:-

यस्मादेते मुख्यास्तस्मान्मुखतो ह्यसृज्यन्त इत्यादि ।

چونکہ یہ مکھ (سردار) ہیں۔ اس لئے مکھ (منہ) سے پیدا ہوئے۔ یہ قول عین مطابق ہے۔ یعنی جیسے منہ سب اعضاء میں افضل ہے۔ ویسے پورے علم اور اعلٰے وصف۔ عمل اور فطرات کے رکھنے کے باعث براہمن بنی نوع انسان

अध्यापनमध्ययनं यजनं याजनं तथा। दानं प्रतिग्रहश्चैव ब्राह्मणानामकल्पयत् ॥ १ ॥ मनु० (१। ८८)

शमो दमस्तपः शौचं क्षान्तिरार्जवमेव च। ज्ञानं विज्ञानमास्तिक्यं ब्रह्मकर्म स्वभावजम् ॥ २ ॥

بھگوت گیتا۔ ۱۸-۴۲

برہمن کے فرائض

۳۵ - برہمن کے پڑھنا - پڑھانا - یگ کرنا - کرانا - دان دینا اور لینا یہ چھ کام ہیں۔ لیکن منو کے قول کے مطابق لیتا پنچ کام ہے (۱) شم سکون طبیعت یعنی دل سے بُرے کام کی خواہش بھی نہ کرنی - اور نہ اس کو ادھرم میں کبھی راغب ہونے دینا۔ دم حواس پر قدرت یعنی کان اور آنکھ وغیرہ حواس کو بے انصافی کے کام سے روک کر دھرم میں چلانا - ہمیشہ برہمچاری کی طرح نفس پر قادر ہوکر دھرم کے کام کرنا - پاکیزگی یعنے

अद्भिर्गात्राणि शुध्यन्ति मनः सत्येन शुध्यति। विद्यातपोभ्यां भूतात्मा बुद्धिर्ज्ञानेन शुध्यति ॥ मनु० (५। १०६)

پانی سے باہر کے اعضا - راستی پرش ہرے سے دل - ودیا اور روحدھرم کے کام کرنے سے روح اور گیان سے عقل پاکیزہ ہوتی ہے - اندرونی عشق و نفرت وغیرہ عیب اور بیرونی غلاظتوں کو دور کر پاکیزہ رہنا یعنے سچ جھوٹ کی تمیز کرتے ہوئے سچائی کے قبول اور جھوٹ کے ترک سے اعتقاد پاک ہوتا ہے۔ ضبط - مذمت و تعریف۔ رنج و راحت۔ سردی گرمی۔ بھوک۔ پیاس۔ نفع و نقصان عزت بے عزتی وغیرہ میں - خوشی و غم چھوڑ کر دھرم میں مضبوط اعتقادی کا قائم رہنا۔ نرمی۔ انکساری - سادگی - سادہ طبیعت رکھنا۔ کجروی وغیرہ عیب چھوڑ دینا۔ علم روحانی سب وید وغیرہ شاستروں کو بمعہ انگ و اُپانگ کے پڑھکر پڑھانے کی طاقت۔ امتیاز - سچ کی تحقیق جو چیز جیسی ہو - یعنی غیر ذی روح کو غیر ذی روح اور ذی روح کو ذی روح جاننا یا ماننا - علم دنیاوی زمین سے لے کر پرمیشور تک سب اشیائے کو اچھی طرح جان کر ان سے مناسب فائدہ اُٹھانا - تسلیم فرائض - کبھی وید - پرمیشور - پورب جنم ... دھرم

जातिपरिवृत्तौ ॥२॥

یہ آپستمب کے سوتر ہیں۔ دھرم پر چلنے سے اونٹے ورن اپنے سے اعلےٰ ورن کو حاصل کرتا ہے۔ اور وہ اسی ورن میں گنا جائے۔ کہ جسکے لائق ہو۔ ا۔ ویسے ہی ادھرم پر چلنے سے اعلےٰ ورن والا انسان اپنے سے اونٹے ورن کو حاصل کرتا ہے۔ اور اسی ورن میں گنا جانا چاہیئے۔ (۲)

جس طرح مرد ہر ایک ورن کے لائق ہوتا ہے۔ اسی طرح عورتوں کی بھی حالت سمجھنی چاہیئے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ اس طرح ہونے سے سب ورن اپنے اپنے وصف۔ عمل اور فطرت رکھتے ہوئے۔ پاکیزگی کے ساتھ رہتے ہیں یعنی برہمن خاندان میں کوئی شخص جو کھشتری۔ ویش اور شودر کی مانند ہو۔ نہیں رہتا۔ اور کھشتری ویش نیز شودر ورن شدہ رہتے ہیں۔ یعنی ورنوں کی خلط ملط نہیں ہوگی۔ اس سے کسی ورن کی مذمت یا ناقابلیت بھی نہ ہوگی۔

ورن ویوستھا کا خاص انتظام | ۴۳۔ سوال:۔ اگر کسی کا ایک ہی لڑکا یا لڑکی ہو اور وہ دوسرے ورن میں داخل ہو جائے۔ تو اس کے ماں باپ کی خدمت کون کریگا۔ اور قطع نسل بھی ہو جائیگی۔ اس کا کیا انتظام ہونا چاہیئے؟

جواب:۔ نہ کسی کی خدمت میں حرج اور نہ قطع نسل ہوگی۔ کیونکہ ان کو اپنے لڑکے لڑکیوں کے بدلے اپنے ورن کے مطابق دوسری اولاد ودیا سبھا اور راج سبھا کے انتظام سے ملیگی۔ اس لئے کچھ بھی بدانتظامی نہ ہوگی۔

ورن کا خطاب | ۴۴۔ یہ اوصاف و اعمال کے مطابق ورنوں کی ویوستھا لڑکیوں کی سولھویں برس اور مردوں کی پچیسویں برس کے امتحان میں مقرر کرنی چاہیئے۔ اور اسی طرح سے یعنی برہمن ورن کا برہمنی کھشتری ورن کا کھشترانی۔ ویش ورن کا ویش عورت اور شودر ورن کا شودر عورت کے ساتھ بیاہ ہونا چاہیئے تب ہی اپنے اپنے ورنوں کے کام اور باہم محبت بھی ٹھیک رہے گی۔ ان چاروں ورنوں کے فرائض اور اوصاف یہ ہیں:۔

पशूनां रक्षणं दानमिज्याध्ययनमेव च। वणिक्पथं कुसीदं च वैश्यस्य कृषिमेव च॥ मनु० (१।९०)

ویش کے فرائض ۴۷ — (۱) گائے وغیرہ حیوانوں کی پرورش و ترقی [illegible] (اخلاق) کی ترقی کرنے کرانے کے لئے دولت وغیرہ کا خرچ [illegible] وغیرہ یگوں کا کرنا (۴) وید وغیرہ شاستروں کا پڑھنا (۵) سب قسم کی تجارت [illegible] (۶) فی سینکڑہ چار — چھ — آٹھ — بارہ — سولہ یا بیس آنہ [illegible] لینا اور اصل رقم سے دگنا یعنے ایک روپیہ دیا ہو۔ تو سو برس [illegible] دو روپے سے زیادہ نہ لینا اور نہ دینا (۷) کھیتی کرنا۔ یہ ویش کے [illegible] اور عمل ہیں۔

एकमेव तु शूद्रस्य प्रभुः कर्म समादिशत्। एतेषामेव वर्णानां शुश्रूषामनसूयया॥ मनु० (१।९१)

شودر کا کام ۴۸ — شودر کو چاہیئے۔ کہ نندا۔ حسد۔ [illegible] کو چھوڑ کر برہمن کھشتری اور ویشوں کی خدمت مناسب طور پر کرے [illegible] سے اپنا ذریعہ معاش پیدا کرے۔ شودر کا یہی ایک وصف اور کام [illegible]

ورن ویوستھا کے فوائد ۴۹ — یہ مختصر طور پر ورنوں کے اوصاف [illegible] لکھے ہیں۔ جس جس شخص کے جس جس ورن کے لائق اوصاف و کام ہوں [illegible] اس ورن کا اس کو حق دینا۔ ایسی آئین رکھنے سے سب لوگوں کا ترقی کی طرف میلان رہتا ہے۔ کیونکہ اعلےٰ ورنوں کو خوف ہوگا۔ کہ اگر ہماری اولاد [illegible] عیب والی ہوگی۔ تو شودر ہو جائے گی۔ اور اولاد بھی ڈرتی رہیگی کہ اگر ہم [illegible] بالا چال چلن اور علم والے نہ ہوں گے۔ تو شودر ہونا پڑے گا۔ اور [illegible] کا اعلےٰ ورنوں میں شامل ہونے کے لئے حوصلہ بڑھے گا۔

خلاصہ ۵۰ — ودیا اور دھرم کی اشاعت کا کام برہمنوں کو [illegible] چاہیئے۔ کیونکہ وہ پورے فاضل اور دھارمک ہو سکتے ہیں [illegible] اس کام کو ٹھیک طور پر چلا سکتے ہیں۔ کھشتریوں کو سلطنت کے کاروبار لگانے سے سلطنت کا زوال و نقصان نہیں ہوتا

علم۔ نیک صحبت۔ ماں باپ۔ آچاریہ اور مہمانوں کی خدمت کو نہ چھوڑنا۔ اور ان کی مذمت کبھی نہ کرنا۔ یہ پندرہ (۱۵) عمل اور وصف برہمن ورن کے آدمیوں میں ضرور ہونے چاہئیں۔
منو ۱-۹۸

प्रजानां रक्षणं दानमिज्याऽध्ययनमेव च । विषयेष्वप्रसक्तिश्च क्षत्रियस्य समासतः । (मनु० १ । ८९) शौर्यं तेजो धृतिर्दाक्ष्यं युद्धे चाप्यपलायनम् । दानमीश्वरभावश्च क्षात्रं कर्म स्वभावजम् ॥ २ ॥ भ० गी० (अध्याय १८ । श्लोक ४३)

بھگوت گیتا ۱۸-۴۳

کھشتری کے فرائض ۴۳ - انصاف و عدل سے رعیت کی حفاظت یعنی رو رعایت چھوڑ کر نیکوں کی عزت اور بدوں کی بے قدری کرنا۔ ہر طرح سے سب کی پرورش دان یعنی علم و اخلاق کے پھیلانے اور مستحق لوگوں کی خدمت کرنے میں دولت وغیرہ اشیاء کا خرچ کرنا۔ اگنی ہوتر وغیرہ یگیہ کرنا۔ تحصیل علم جیسے وید وغیرہ شاستروں کا پڑھنا۔ عیاشیوں میں نہ پھنس کر نفس پر قادر رہ کر ہمیشہ جسم اور روح کو طاقتور رکھنا (بہادری) سینکڑوں اور ہزاروں سے بھی جنگ کرنے میں اکیلے کو خوف نہ ہونا (خودداری) ہمیشہ تیجسوی یعنی عاجزی سے مبرا۔ اپنے پر بھروسہ رکھنا مستقل مزاج رہنا۔ (ہوشیاری) راجا اور رعیت کے متعلق کاروبار میں۔ اور سب شاستروں میں ہوشیار ہونا۔ (جنگ جوئی) جنگ میں بھی مضبوط۔ بے خوف رہ کر اس سے کبھی نہ ہٹنا۔ نہ بھاگنا یعنی اس طرح لڑنا کہ جس سے یقیناً فتح ہو۔ اپنی حفاظت کرنا۔ اگر بھاگنے سے یا دشمنوں کے ساتھ داؤ کھیلنے سے فتح ہوتی ہو۔ تو ایسا ہی کرنا۔ فیاضی۔ خیرات کرنے کی عادت رکھنا۔ آقاپنا۔ طرفداری کو چھوڑ کر سب کے ساتھ مناسب برتاؤ کرنا۔ سوچ کر دینا وعدہ کا پورا کرنا۔ اس کو کبھی نہ ٹوٹنے دینا۔ یہ گیارہ کھشتری ورن کے عمل اور اوصاف ہیں۔

(۴) دونوں کا بیاہ دھرم کی ترقی کے لئے ہونا پرجاپت (۵) دولھا اور دلہن کو کچھ دے کر بیاہ کرنا آسُر (۶) بے قاعدہ بے موقع کسی وجہ سے دولھا اور دلہن کا فرضی باہم میل ہونا گاندھرب (۷) لڑائی کر کے یعنی چھین۔ جھپٹ یا فریب سے لڑکی کو حاصل کرنا راکشس (۸) سوئی ہوئی یا شراب وغیرہ پی کر بے ہوش ہوئی ہوئی یا پاگل لڑکی سے بالجبر ہم بستر ہونا پیشاچ بیاہ کہلاتا ہے۔

ان سب بیاہوں میں براہم بیاہ سب سے افضل۔ دیو۔ آرش اور پرجاپت متوسط۔ آسُر اور گاندھرب ادنٰے۔ راکشس مذموم اور پیشاچ نہایت مکروہ ہے۔

تردید کورٹ شپ اور انتخاب کا عمدہ طریق | ۲ لہٰ۔ اس لئے اس بات کا دھیان رکھنا چاہیئے۔ کہ لڑکی اور لڑکے کا شادی سے پہلے اکیلی جگہ پر میل نہ ہو کیونکہ جوانی میں عورت مرد کا اکیلی جگہ میں ٹھہرنا موجب خرابی ہے۔ لیکن جب لڑکی یا لڑکے کی شادی کا دن ہو۔ یعنی ایک برس یا چھ مہینے برہم چریہ آشرم اور تحصیل علم کے ختم ہونے میں باقی رہیں۔ تب ان لڑکی اور لڑکوں کا پرتی بمب یعنی عکس جس کو فوٹو کہتے ہیں۔ یا تصویر اتار کر لڑکیوں کی پڑھانے والیوں کے پاس کنوارے لڑکوں کی۔ لڑکوں کے استادوں کے پاس لڑکیوں کی تصاویر بھیج دیں۔ جس جس کا روپ مل جائے۔ اس اس کے اتہاس یعنے پیدائش سے لے کر اس دن تک جنم چرتر یعنی سوانح عمری کی کتاب کو۔ اس کو پڑھانے والے منگوا کر دیکھیں جب دونوں کے وصف۔ عمل۔ فطرت مطابق ہوں۔ تب جس جس کے ساتھ جس جس کا بیاہ ہونا مناسب سمجھیں۔ اس اس لڑکے اور لڑکی کی عکسی تصویر اور اتہاس لڑکی اور لڑکے کے ہاتھ میں دے دیں۔

" یہ بات مشتبہ ہے۔ کیونکہ آگے منوسمرتی میں تشدد کیا ہے۔ اور یکتی وردھ بھی ہے۔ اس لئے کچھ بھی نہ نے دے کر دونوں کی پرستتا سے پانی گرہن ہونا آرش ودواہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اصل عبارت میں لفظ "نہ" رہ گیا ہے۔ (مترجم)

مویشی کی پرورش وغیرہ کا کام ویشوں ہی کو ملنا مناسب ہے۔ کیونکہ وہ اس کام کو اچھی طرح کر سکتے ہیں۔

شودروں کو خدمت کا کام اس لئے دیا جاتا ہے۔ کہ وہ علم سے بے بہرہ و جاہل ہوتے ہیں۔ اور علم کے متعلق کچھ بھی کام نہیں کر سکتے۔ مگر جسم کے متعلق سب کام کر سکتے ہیں۔ اس طرح سب ورنوں کو اپنے اپنے کام میں لگائے رکھنا راجا وغیرہ اہل مجلس کا کام ہے۔

وواہ کی کیفیت

منو ۳-۲۱

ब्राह्मो दैवस्तथैवार्षः प्राजापत्यस्तथाऽसुरः । गान्धर्वो राक्षसश्चैव पैशाचश्चाष्टमोऽधमः ॥ मनु० (३ । २१)

بیاہ کی آٹھ قسمیں | بیاہ (اولاد پیدا کرنے کا طریق) آٹھ قسم کا ہوتا ہے۔ ایک برہم دوسرا دیو۔ تیسرا آرش۔ چوتھا پرجاپت۔ پانچواں آسر۔ چھٹا گاندھرب۔ ساتواں راکشس۔ اور آٹھواں پیشاچ۔

ان بیاہوں کی تفصیل یہ ہے۔ (۱) دولھا دلہن دونوں کامل برہمچاری۔ پورے فاضل دھارمک اور نیک سیرت ہوں۔ ان کا رضامندی سے بیاہ ہونا۔ براہم کہلاتا ہے (۲) بڑے یگیہ میں عمدہ طور پر یگیہ کرتے ہوئے داماد کو زیور پہنی ہوئی لڑکی کا دینا۔ دیو (۳) دولھا سے کچھ لے کر وواہ ہونا آرش۔

لے سبھیہ جن کا لفظی ترجمہ مہذب لوگ یا سبھا سد ہو سکتا ہے۔ یہاں مراد اراکین سلطنت یعنی ودیا سبھا اور راج سبھا کے ممبران سے معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ ان الفاظ کا تعلق راجا کے ساتھ اس فقرہ میں ہے اور پہلا فصل مصنف لکھ آئے ہیں۔ کہ ورنوں کا انتظام ودیا سبھا اور راج سبھا کے ماتحت رہنا چاہئیے۔ دیکھو دفعہ ۳۳۔ (مترجم)

سلے سنسکار ودھی کے صفحہ ۱۱۱ پر اسی کے متعلق سوامی جی کا یہ نوٹ درج ہے۔

عورت ویریہ حاصل کرنیکے وقت اپان وایو کو اُوپر کھینچے۔ جائے مخصوص کو اُوپر سکوڑ۔ ویریہ کو اُوپر کو کشش کرکے رحم میں ٹھیرا دے۔ پھر دونوں صاف پانی سے غسل کریں۔ حمل ٹھیر جانے کا بخوبی علم سمجھ دار عورت کو تو اسی وقت ہو جاتا ہے لیکن اس کا یقین ایک مہینے کے پیچھے حیض نہ ہونے پر سب کو ہو جاتا ہے سونٹھ کیسر۔ اسگندھ۔ الائچی خورد۔ اور تعلب مصری ڈال کر گرم سارہ (صحبت کے بعد غسل) کرکے جو پیشتر ہی رکھا ہوا ٹھنڈا دُودھ ہے اس کو حسب خواہش دونوں پی کر الگ الگ اپنے اپنے پلنگ پر سو رہیں۔ یہی ترکیب جب جب گربھ دھارن کا فعل کریں۔ تب تب کرنی مناسب ہے۔ جب مہینے بھر میں حیض نہ آنے سے حمل ٹھیرنے کا یقین ہو جائے۔ تب سے ایک برس (یہ کم از کم میعاد ہے) تک عورت مرد ہرگز ہم بستر نہ ہوں۔ کیونکہ ایسا ہونے سے اولاد عمدہ اور دُوسری اولاد بھی ویسی ہی ہوتی ہے۔ ورنہ ویریہ ضائع ہوتا ہے۔ دونوں کی عمر گھٹ جاتی ہے۔ اور کئی قسم کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اُوپر سے گفتگو وغیرہ یا محبت کا سلوک دونوں کو ضرور رکھنا چاہئے۔ مرد ویریہ کو ضبط اور عورت حمل کی حفاظت کرے۔ خورد و نوش اس قسم کا کریں۔ کہ جس سے عورت اور مرد کا ویریہ خواب میں بھی ضائع نہ ہو۔ اور حمل میں بچے کا جسم بہت عمدہ شکل۔ خوبصورتی۔ مضبوطی۔ طاقت اور حوصلہ والا ہو کر دسویں مہینے میں پیدا ہو۔ اس کی زیادہ حفاظت چوتھے مہینے سے اور زیادہ تر آٹھویں مہینے سے آگے کرنی چاہئے۔ حاملہ عورت دست آور خشک اور نشہ آور چیزیں جو عقل اور طاقت کو نقصان پہنچانے والی ہوں۔ کھانے وغیرہ کے کام میں نہ لائے۔ بلکہ گھی دُودھ۔ عمدہ چاول۔ گیہوں۔ مونگ اُڑد وغیرہ اناج کا کھانا اختیار کرے۔ اور مقام اور وقت کا بھی لحاظ غذا سے کرے۔

ایام حمل میں سنسکار ۴۴۔ الغرض حمل میں دو سنسکار ایک چوتھے مہینے میں پنستون اور دُوسرا آٹھویں مہینے میں سیمنتولین بموجب طریق مقررہ کے کرے۔

جات کرم سنسکار ۴۵۔ جب اولاد پیدا ہو۔ تب عورت اور لڑکے کے جسم کی حفاظت بہت ہوشیاری سے کرے۔ (زچہ کے لئے) شونٹھی پاک یا سوبھاگیہ

اور کہیں۔ کہ اس میں جو تمہاری منشا ہو۔ سو ہم کو بتا دینا۔ جب ان دونوں کا پختہ ارادہ شادی کرنے کا ہو جائے۔ تب ان دونوں کا سماورتن (گورو کل سے واپسی) ایک ہی وقت میں ہونا چاہیئے۔ اگر وہ دونوں پڑھانے والوں کے سامنے بیاہ کرنا چاہیں۔ تو وہاں۔ نہیں تو لڑکی کے ماں باپ کے گھر میں بیاہ ہونا مناسب ہے۔ جب وہ سامنے ہوں۔ تب ان استادوں یا لڑکی کے ماں باپ وغیرہ نیک آدمیوں کے سامنے ان دونوں کی آپس میں بات چیت۔ شاستراتھ کرانا۔ اور جو کچھ پوشیدہ بات پوچھیں۔ وہ بھی مجلس میں لکھ کر ایک دوسرے کے ہاتھ میں دے کر سوال و جواب کر لیں۔ جب دونوں کی پوری رغبت بیاہ کرانے میں ہو جائے۔ تب ان کے خورد و نوش کا عمدہ انتظام ہونا چاہیئے۔ کہ جس سے ان کا جسم جو پہلے برہم چریہ اور علم حاصل کرنے کی ریاضت اور تکلیف میں کمزور ہوتا رہا ہے۔ چاند کی کلا کی مانند تھوڑے ہی دنوں میں بڑھ کر طاقتور ہو جائے۔ پھر جس دن لڑکی رجسولا (حیض والی) ہو کر جب شدھ ہو جائے۔ تب ویدی اور منڈپ بنا کر کئی خوشبودار چیزیں اور گھی وغیرہ کا ہوم۔ نیز اپنے (واقف کار) فاضل مرد۔ عورتوں کی مناسب عزت کریں۔

گربھا دھان سنسکار (۱۳۴) ۔ پھر جس دن رِتو دان دینا مناسب سمجھیں۔ اس دن سنسکار ودھی میں لکھے ہوئے طریق کے مطابق سب عمل کر کے آدھی رات یا دس بجے نہایت خوشی سے سب کے سامنے پانی گرہن سے بیاہ کے طریق کو پورا کرنے کے بعد خلوت میں چلے جائیں۔ مرد منی ڈالنے اور عورت منی کھینچنے کی ترکیب جو ہے۔ اسی کے مطابق دونوں کریں۔ جہاں تک بنے۔ وہاں تک برہم چریہ کے ویریہ کو فضول ضائع نہ کریں۔ کیونکہ اس ویریہ یا رج سے جو جسم پیدا ہوتا ہے۔ وہ بے نظیر عمدہ اولاد ہوتی ہے۔ جب ویریہ کے رحم میں گرنے کا وقت ہو۔ اس وقت عورت مرد دونوں بے حرکت ناک کے سامنے ناک۔ آنکھ کے سامنے آنکھ۔ یعنی سیدھا جسم رکھیں۔ اور نہایت خوش دل رہیں۔ ہلیں نہیں۔ مرد اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑے اور

اور اسی میں زچہ نیز بچہ کو رکھے ۔ چھ دن تک ماں کا دُودھ پئے ۔ وہ عورت بھی اپنے جسم کی طاقت کے لئے کئی قسم کی عمدہ خوراک کھائے ۔ اور یونی سنکوچ وغیرہ بھی کرے ۔ چھٹے دن عورت باہر نکلے ۔ اور بچہ کے دُودھ پینے کے لئے کوئی دائی رکھے ۔ اِس کو خورد و نوش عمدہ کرائے ۔ وہ بچہ کو دُودھ پلایا کرے ۔ اور پرورش بھی کرے ۔ لیکن اس کی ماں بچہ پر پُوری نظر رکھے ۔ کسی قسم کا نامناسب عمل اس کی پرورش میں نہ ہو ۔ عورت دُودھ بند کرنے کے لئے پستاں کے اگلے حصّہ پر ایسا لیپ کرے ۔ کہ جس سے دُودھ نہ ٹپکے ۔ (یہ طریق خاص ہے عام طریق سنسکار وِدھی میں درج ہے) اسی طرح خورد و نوش کا بندوبست بھی ٹھیک ٹھیک رکھے ۔ پھر نام کرن وغیرہ سنسکار "سنسکار ودھی" کے طریق سے مناسب وقت پر کرتا جائے ۔ جب عورت پھر حیض والی ہو ۔ تب پاک ہونے کے بعد اسی طرح رتُودان[1] دے ۔

ऋतुकालाभिगामी स्यात्स्वदारनिरतः सदा
ब्रह्मचार्येव भवति यत्र तत्राश्रमे वसन् ॥ २ — منو ۳-۴۵

گرہستی برہمچاری کی مانند

۴۶ ۔ جو اپنی ہی عورت سے خوش ۔ ممنوع راتوں میں عورت سے الگ رہتا ہے ۔ اور رتُوگامی ہوتا ہے ۔ وہ گرہستی بھی برہمچاری کی مانند ہے ۔

सन्तुष्टो भार्यया भर्त्ता भर्त्रा भार्या तथैव च ।
यस्मिन्नेव कुले नित्यं कल्याणं तत्र वै ध्रुवम् ॥ १ ॥

यदि हि स्त्री न रोचेत पुमांसं न प्रमोदयेत् ।
अप्रमोदात्पुनः पुंसः प्रजनं न प्रवर्तते ॥ २ ॥

[1] مہینے میں صرف اس وقت جبکہ عورت حیض سے پاک ہوتی ہے ۔ تب اولاد کی خاطر عورت سے میل کرنے کو رتُودان کہتے ہیں ۔ (مترجم)

شونتھی پاک پیشتر سے ہی تیار کر رکھے۔ اس وقت خوشبودار پانی سے جو قدرے
گرم ہو عورت غسل کرے اور بچے کو بھی نہلا دے بعد ازاں ناڑی چھیدن (کریں) یعنی
بچے کی ناف کی جڑ میں ایک ملائم سوت باندھ کر چار انگل چھوڑ کر اوپر سے کاٹ ڈالے
اور اس کو ایسا باندھے جس سے خون کا ایک بھی قطرہ نہ جانے پائے۔ پھر اس
مکان کو صاف کرکے اندر خوشبو والے گھی وغیرہ کا ہوم کرے۔ بعد ازاں
بچے کے کان میں باپ "وید وسی اتی" یعنی تو وید (صاحب شعور یا چیتن) ہے
کہہ کر اور شہد کو لے کر سونے کی سلائی سے زبان پر لفظ ओ३म् (اوم)
لکھ کر شہد اور گھی کو اسی سلائی سے چٹا دے۔ پھر بچہ ماں کو دے دے۔ اگر
بچہ دودھ پینا چاہے تو اس کی ماں پلا دے۔ اگر اس کی ماں کا دودھ نہ ہو۔
تو کسی عورت کی آزمائش کرکے اس کا دودھ پلا دے۔ پھر دوسری صاف
کوٹھڑی یا جہاں کی ہوا پاک ہو۔ اس میں خوشبودار گھی کا ہوم صبح اور شام کیا کرے

سلہ (مترجم) راولپنڈی کے نواسی پنڈت سیتا رام جی شاستری وید سے سوبھاگیہ شونتھی کا حسب ذیل نسخہ جو کہ چرک شاستر کے مطابق ہے۔ ہم نے دریافت کیا ہے۔

سونٹھ۔ مرچ کالی۔ پیپلی۔ ہرڑ۔ بہیڑہ۔ آملہ۔ زیرہ سفید۔ الائچی کلاں۔ تیج پتر۔ دارچینی۔ ناگ کیسر۔ موتھا۔ جائفل۔ سیتل چینی۔ کباب چینی۔ دھنیا۔ لونگ۔ سونف۔ تالیسا۔ مین پھل۔ اجوائن۔ اجمودہ یا بن زبانی۔ دائی کے پھول۔ شتاور۔ تال مولی۔ اودہ۔ گج پیپلی۔ چترک۔ سدہ سوئی (ثعلب مصری) ایک لال چندن۔ سفید چندن۔ ہر ایک دوائی ایک تولہ وزن میں لینی چاہئے۔ اس کے علاوہ سونٹھ دو سیر گھی ۳۲ تولہ دودھ ۲ سیر۔ کھانڈ اڑھائی سیر لینی چاہئے۔ پہلے سونٹھ کو کچھ بھوننا چاہئے۔ بعد ازاں دیگر ادویات کو کوٹ کر بھون لو۔ پھر سونٹھ اور دیگر ادویات کو ملا لینا چاہئے۔ پھر گھی گرم کرکے ان میں ڈال کر پکائیں۔ پھر دودھ ڈال کر پکائیں۔ پھر کھانڈ ڈال کر اتار لیں۔ پکانے بھوننے وغیرہ کے لئے مٹی کا برتن استعمال کرنا چاہئے۔ خوراک ایک تولہ ہے۔ علی الصبح یہ دوائی کھائے۔ دوائی کھانے کے ایک گھنٹہ بعد یا دوائی کے ساتھ ہی بکری کا دودھ پینا چاہئے۔ اعضاء کے درد۔ کھانسی کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس سے پستان بھی طاقت پاتے ہیں۔ باقاعدہ استعمال کرنے والی عورت کو طاقت و توانائی دیتی ہے نیز تمام ترش اشیاء سے پرہیز لازم ہے۔ کھانا دوائی ہضم ہونے کے بعد کھانا چاہئے۔ (مترجم)

نام پاتے ہیں۔ اور راحت سے رہتے ہیں۔ اور جس گھر میں عورتوں کی عزّت نہیں ہوتی۔ وہاں سب کام بگڑ جاتے ہیں ॰ (۲)

جس گھر یا خاندان میں عورتیں غمگین ہو کر تکلیف پاتی ہیں۔ وہ خاندان جلد تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ اور جس گھر یا خاندان میں عورتیں آنند سے پُر حوصلہ اور خوشی میں بھری رہتی ہیں۔ وہ خاندان ہمیشہ بڑھتا رہتا ہے۔ (۳)

اس لئے حشمت کی خواہش کرنے والے آدمیوں کو مناسب ہے کہ عزّت اور تیوہار کے موقع پر زیورات۔ پوشاک اور خوراک وغیرہ سے عورتوں کی ہمیشہ عزّت کیا کریں۔ (۴)

پوجا سے کیا مراد ہے

۴۹- یہ بات ہمیشہ خیال میں رکھنی چاہیئے۔ کہ لفظ پوجا کے معنے "عزّت" کے ہیں۔

پس دن رات میں جب جب پہلے پہل ملیں یا جُدا ہوں۔ تب تب ایک دُوسرے سے محبّت سے "نمستے" کریں۔

منو ۵-۱۵۰

सदा प्रहृष्टया भाव्यं गृहकार्येषु दक्षया ।

सुसंस्कृतोपस्करया व्यये चामुक्तहस्तया ॥

عورت کے فرائض

۵۰- عورت کو چاہیئے۔ کہ بڑی خوشی سے گھر کے کاموں میں ہوشیاری سے رہے۔ سب چیزوں کو عمدگی سے بنا دے۔ گھر کی صفائی رکھے۔ اور خرچ میں بہت بے پرواہی نہ کرے۔ یعنی مناسب خرچ کرے۔ سب چیزیں صاف رکھے اور خوراک اس طرح بنائے کہ جو دوائی بن کر جسم یا رُوح میں بیماری کو نہ آنے دے جو جو خرچ ہو۔ اس کا حساب ٹھیک ٹھیک رکھ کر خاوند وغیرہ کو سُنا دیا کرے۔ گھر کے نوکر چاکروں سے مناسب کام لے۔ گھر کے کسی کام کو بگڑنے نہ دے ॰

منو ۲-۲۴۰

स्त्रियो रत्नान्यथो विद्या सत्यं शौचं सुभाषितम् ।

विविधानि च शिल्पानि समादेयानि सर्वतः ॥

یہ چیزیں جہاں سے ملیں حاصل کرو

۵۱- عمدہ عورت- طرح طرح کے جواہرات علم

स्त्रियां तु रोचमानायां सर्वं तद्रोचते कुलम् ।

منو ۳-۶۰ تا ۶۲

عورت کو خوش رکھنا چاہئے

۴۷- جس خاندان میں عورت سے خاوند اور خاوند سے عورت اچھی طرح خوش رہتی ہے۔ اسی خاندان میں خوش نصیبی اور اقبال مندی قیام کرتی ہے۔ جہاں فساد و شر رہتا ہے۔ وہاں بدبختی اور مفلسی رہا کرتی ہے ۔ (۱)

جب عورت خاوند سے محبت نہیں رکھتی۔ اور اس کو خوش نہیں کرتی تو خاوند کے ناخوش ہونے سے اس میں (خاوند میں) اولاد کی خواہش پیدا نہیں ہوتی ۔ (۲)

چونکہ عورت کی خوشی سے سب خاندان خوش رہتا ہے۔ اس لئے اس کی ناخوشی میں سب ناخوش رہتے اور تکلیف پاتے ہیں ۔ (۳)

पितृभिर्भ्रातृभिश्चैताः पतिभिर्देवरैस्तथा ।

पूज्या भूषयितव्याश्च बहुकल्याणमीप्सुभिः ॥ १ ॥

यत्र नार्यस्तु पूज्यन्ते रमन्ते तत्र देवताः ।

यत्रैतास्तु न पूज्यन्ते सर्वास्तत्राफलाः क्रियाः ॥ २ ॥

शोचन्ति जामयो यत्र विनश्यत्याशु तत्कुलम् ।

न शोचन्ति तु यत्रैता वर्धते तद्धि सर्वदा ॥ ३ ॥

तस्मादेताः सदा पूज्या भूषणाच्छादनाशनैः ।

भूतिकामैर्नरैर्नित्यं सत्कारेषूत्सवेषु च ॥ ४ ॥

منو ۳-۵۵ لغایت ۵۹

عورتوں کی پوجا

۴۸- باپ بھائی۔ خاوند اور دیور ان کی (عورتوں کی) عزت کریں۔ اور زیور وغیرہ سے خوش رکھیں۔ جن کو بہت بہتری کی خواہش ہو۔ وہ ایسا کریں ۔ (۱)

جس گھر میں عورتوں کی عزت ہوتی ہے۔ اس میں آدمی باعلم ہو کر دیوتا کا

کہ نیک اوصاف والا نہیں ہو سکتا۔

نندا کی ممانعت

۵۵ - کبھی کسی کی نندا نہ کرنی چاہئے - یعنی نیک کو بد نہ کہے جیسے

गुणेषु दोषारोपणमसूया" "दोषेषु गुणारोपणमप्यसूया
गुणेषु गुणारोपणं दोषेषु दोषारोपणं च स्तुतिः"

ستتی اور نندا کسے کہتے ہیں

۵۶ - خوبیوں کو عیب اور عیبوں کو خوبی بتلانا نندا (مذمت) اور خوبیوں کو خوبی اور عیبوں کو عیب بتلانا - ستتی (تعریف) کہلاتی ہے جھوٹ بولنے کا نام نندا اور سچ بولنے کا نام ستتی ہے۔

बुद्धिवृद्धिकराण्याशु धन्यानि च हितानि च ।
नित्यं शास्त्राण्यवेक्षेत निगमांश्चैव वैदिकान् ॥ १ ॥
यथा यथा हि पुरुषः शास्त्रं समधिगच्छति ।
तथा तथा विजानाति विज्ञानं चास्य रोचते ॥ २ ॥ منو ۴-۱۹-۲۰

گرہستی سوادھیائے کریں

۵۷ - وید اور جو شاستر عقل دولت اور بھلائی کی جلد ترقی کرنے والے ہیں - ان کو ہمیشہ سنیں اور سناویں - اور برہمچریہ آشرم میں جو کتابیں پڑھی ہوں - ان کو عورت مرد ہمیشہ مطالعہ کریں - اور پڑھایا کریں -

کیونکہ جیوں جیوں انسان شاستروں کو ٹھیک جانتا ہے - تیوں تیوں علم کی حقیقت اس پر کھلتی جاتی ہے - اور اسی میں اس کی رغبت

ف ترجمہ منجانب مترجم - رشی یگیہ دیو یگیہ بھوت یگیہ - نر یگیہ اور پتر یگیہ ان کو حتی الامکان کبھی نہ چھوڑے ہمیشہ کرتا رہے - منو ۴-۲۱ - پڑھنا (برہم یگیہ) ترپن یعنی خوش کرنا - (پتر یگیہ) ہوم (دیو یگیہ) و پرورش متعلقین (بھوت یگیہ) و مہمان نوازی (اتتھی یگیہ) کہلاتی ہے - منو ۳-۷۰ مطالعہ سے رشیوں ہوم سے دیوتاؤں (ودوان یا بیجان چیزوں) اور خدمت سے بزرگوں کو کھلانے پلانے سے دوسرے لوگوں اور بلی کرم سے دوسرے جانداروں کی عزت کی جاوے - منو ۳-۸۱ -

سچائی - پاکیزگی - خوشگوئی اور طرح طرح کی شلپ ودیا یعنی کارگیری سب ملکوں نیز سب لوگوں سے حاصل کرے +

सत्यं ब्रूयात् प्रियं ब्रूयात् न ब्रूयात् "सत्यमप्रियम्

प्रियं च नानृतं ब्रूयादेष धर्मः सनातनः ॥ १ ॥

भद्रं भद्रमिति ब्रूयाद्भद्रमित्येव वा वदेत् ।

शुष्कवैरं विवादं च न कुर्यात्केनचित्सह ॥ २ ॥

منو ۴-۱۳۸-۱۳۹

شیریں زبان سے ہمیشہ سچ ہی بولے

۵۲ - ہمیشہ میٹھی - سچی اور دوسرے کو فائدہ پہنچانے والی بات منہ سے نکالے ۔ ناگوار سچی بات یعنی کاسنے کو کانا نہ بولے ۔ اگرچہ یعنی جھوٹ دوسرے کو خوش کرنے کیلئے (بھی) نہ بولے +

ہمیشہ بھدر یعنی سب کی بھلائی والے کلام نکالے - بلا وجہ دشمنی یعنی بغیر قصور کسی کے ساتھ دشمنی یا جھگڑا نہ کرے +

سچ کہنے سے کبھی گریز نہ کرے

۵۳ - جو جو دوسرے کی بھلائی کرنے والے (کلام) ہوں - چاہے کوئی بُرا بھی مانے - تو کبھی کہے بغیر نہ رہے +

पुरुषा बहवो राजन् सततं प्रियवादिनः ।

अप्रियस्य तु पथ्यस्य वक्ता श्रोता च दुर्लभः ॥

उद्योगपर्व—विदुरनीति ।

(ودُر نیتی اُدیوگ پرب)

خوشامدی اور اصلی نیک مرد

۵۴ - اے دھرت راشٹر! اس دُنیا میں دوسرے کو خوش کرنے کے لئے شیریں زبان (تعریف کرنے والے) بہت ہیں - لیکن سُننے میں تلخ معلوم ہو - مگر اصل میں فائدہ بخش کلام ہو - اس کو کہنے اور سُننے والا انسان کم یاب ہے -

کیونکہ نیک مردوں کو مناسب ہے - کہ منہ پر دُوسرے کے عیب کہنا اور اپنے عیب سننا - غیبت میں ہمیشہ دُوسرے کی تعریف کرنا - اور بدوں کا یہ شیوہ ہے - کہ سامنے تعریف کرنا اور غیبت میں عیبوں کو ظاہر کرنا - جب تک انسان دُوسرے سے اپنے عیب نہیں کہتا تب تک انسان عیبوں سے چھوٹ

صبح اور شام کے ہوم کے فوائد

۶۰- جو شام کے وقت ہوم کیا جاتا ہے۔ وہ ہوم کی ہوئی چیزیں صبح تک ہوا کو پاک رکھنے سے آرام دہ ہوتی ہیں۔ اور جو ہوم صبح کے وقت اگنی میں ڈالا جاتا ہے۔ وہ ہوم کی چیزیں شام تک ہوا کو پاک رکھنے سے طاقت عقل اور صحت کے دینے والی ہوتی ہیں ۱-۲۔

دو کال سندھیا

۶۱- اس لیئے دن اور رات کے ملاپ میں یعنی طلوع و غروب آفتاب کے وقت پرمیشور کا دھیان اور اگنی ہوتر ضرور کرنا چاہیئے۔ ۳۔

سندھیا و ہوم نہ کرنیوالا شودر کی مانند ہے

۶۲- جو شخص یہ دونوں کام صبح شام کے وقت نہ کرے اس کو بھلے لوگ سب دوجوں کے کاموں سے باہر نکال دیں۔ یعنی اس کو شودر کی مانند سمجھیں۔ ۴۔

سندھیا دو ہی وقت ہے

۶۳- سوال - تین وقت سندھیا کیوں نہیں کرنی چاہیئے۔

جواب - تین وقت میں سندھی (اتصال) نہیں ہوتی روشنی اور تاریکی کا ملاپ بھی شام اور صبح دو ہی وقت ہوتا ہے جو اس کو نہ مان کر دوپہر کے وقت تیسری سندھیا مانے۔ وہ آدھی رات کو بھی سندھیو پاسن کیوں نہ کرے۔ جو آدھی رات میں بھی کرنا چاہے تو پہر پہر۔ گھڑی گھڑی - پل پل - اور کھشن کھشن کی بھی سندھی ہوتی ہیں۔ ان میں بھی سندھیو پاسن کیا کرے۔ اور اگر ایسا کرنا چاہے۔ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ اور دوپہر کی سندھیا کا حوالہ کسی شاستر میں بھی نہیں۔ اس لئے دونوں وقت میں سندھیا اور اگنی ہوتر کرنا ٹھیک و مناسب ہے۔ تیسرے وقت میں نہیں۔ اور جو تین وقت ہوتے ہیں۔ وہ ماضی و مستقبل اور حال کے لحاظ سے ہیں۔ سندھیو پاسن کے لحاظ سے نہیں ÷

۶۴- تیسرا پتری یگ ہے یعنی جس فاضل ستی - پڑھنے پڑھانے والے بزرگ ماں باپ وغیرہ بوڑھے وگیانی اور پرم یوگیوں کی خدمت کرنی +
پتری یگ کی دو قسمیں ہیں - ایک شرادھ دوسرا ترپن - شرادھ یعنی "شرت" سچ کا نام ہے +

گرہستی رہتی ہے ۰

پانچ مہا یگیہ ۵۸ - منو - ۴ - ۲۱

ऋषियज्ञं देवयज्ञं भूतयज्ञं च सर्वदा ।
नृयज्ञं पितृयज्ञं च यथाशक्ति न हापयेत् ॥ १ ॥

अध्यापनं ब्रह्मयज्ञः पितृयज्ञस्तु तर्पणम् ।
होमो दैवो बलिर्भौतो नृयज्ञोऽतिथिपूजनम् ॥ २ ॥

स्वाध्यायेनार्चयेदृषीन् होमैर्देवान् यथाविधि ।
पितॄन् श्राद्धैश्च नॄनन्नैर्भूतानि बलिकर्मणा ॥ ३ ॥

منو ۳ - ۷۰

منو ۳ - ۸۱

برہم یگیہ اور دیو یگیہ ۵۹ - وہ یگیہ (یگیہ) برہمچریہ میں لکھ آئے ہیں۔ ان میں سب سے اول برہم یگیہ یعنی وید آدی شاستروں کا پڑھنا پڑھانا۔ سندھیا (اپاسنا) (عبادت) یوگا بھیاس کرنا۔ دوسرا دیو یگیہ یعنی عالموں کی صحبت اور خدمت پاکیزگی۔ اعلیٰ اوصاف کا رکھنا۔ سخاوت۔ علم کی ترقی کرنا۔ یہ دونوں یگ صبح اور شام کرنے چاہئیں۔

सायंसायं गृहपतिर्नो अग्निः प्रातःप्रातः सौमनसस्य दाता ॥ १ ॥
प्रातःप्रातर्गृहपतिर्नो अग्निः सायंसायं सौमनसस्य दाता ॥ २ ॥

अ० कां० १९ । अनु० ७ मं० ३ । ४ ॥

तस्मादहोरात्रस्य संयोगे ब्राह्मणः सन्ध्यामुपासीत ।
उद्यन्तमस्तं यान्तमादित्यमभिध्यायन् ॥ ३ ॥

ब्राह्मणे (षड्विंशब्राह्मणे प्र० ४ । खं० ५)

न तिष्ठति तु यः पूर्वां नोपास्ते यस्तु पश्चिमाम् ।
स शूद्रवद्बहिष्कार्यः सर्वस्माद् द्विजकर्मणः ॥ ४ ॥

मनु० (२ । १०३)

ओं सोमसदः पितरस्तृप्यन्ताम् । अग्निष्वात्ताः पितरस्तृप्य
न्ताम् । बर्हिषदः पितरस्तृप्यन्ताम् । सोमपाः पितरस्तृप्य-
न्ताम् । हविर्भुजः पितरस्तृप्यन्ताम् । आज्यपाः पितरस्तृ-
प्यन्ताम् । (सुकालिनः पितरस्तृप्यन्ताम् ।) यमादिभ्यो नमः
यमादींस्तर्पयामि । पित्रे स्वधा नमः पितरं तर्पयामि ।
पितामहाय स्वधा नमः पितामहं तर्पयामि । (प्रपितामहाय
स्वधा नमः प्रपितामहं तर्पयामि ।) मात्रे स्वधा नमो मातरं
तर्पयामि । पितामह्यै स्वधा नमः पितामहीं तर्पयामि ।
(प्रपितामह्यै स्वधा नमः प्रपितामहीं तर्पयामि ।) स्वपत्न्यै
स्वधा नमः स्वपत्नीं तर्पयामि सम्बन्धिभ्यः स्वधा नमः
सम्बन्धिनस्तर्पयामि । सगोत्रेभ्यः स्वधा नमः सगो-
त्रांस्तर्पयामि ॥ अथ पितृतर्पणम्

پتری ترپن

۷۹ - جو علم الہیات اور علم طبعیات جس سے خواص اشیا جانے جاتے ہیں۔ اِن میں ماہر ہوں وہ سوم سد ہیں۔

جو اگنی یعنے بجلی وغیرہ اشیاء کے جاننے والے ہوں۔ وہ اگنی شواتا ہیں۔

جو عمدہ کام یعنی اشاعت تعلیم میں مصروف ہوں۔ وہ برہشد ہیں۔

جو دولت و حشمت کے محافظ اور اعلیٰ درجہ کے ادویات کے عرق پینے سے تندرست اور دوسروں کے جاہ و جلال کے محافظ۔ دوائیوں کے دینے سے بیماری کو دفع کرنے والے ہوں۔ وہ سوم پا ہیں۔

جو نشی اور ضرر رساں اشیاء کو چھوڑ کر خوراک کھانے والے ہوں۔ وہ ہوربھج ہیں۔

جو جاننے کے لائق شے کے محافظ اور گھی دودھ وغیرہ کھانے اور پینے والے ہوں۔ وہ آجیہ پا ہیں۔

"सत्यं दधाति यया क्रियया सा श्रद्धा श्रद्धया यत् क्रियते तच्छ्राद्धम्"

شرادھ کی تعریف

۶۵۔ جس فعل سے سچائی کو قبول کیا جاوے۔ اس کو شردھا اور جو شردھا سے کام کیا جاوے۔ اس کا نام شرادھ ہے اور

ترپن کی تعریف

۶۶۔ جس جس عمل سے ترپت یعنی زندہ ماں باپ وغیرہ بزرگ خوش ہوں۔ اور خوش کئے جائیں۔ اس کا نام ترپن ہے۔ لیکن وہ زندوں کے لئے ہے۔ مردوں کے لئے نہیں ٭

ओं ब्रह्मादयो देवास्तृप्यन्ताम् । ब्रह्मादिदेवपत्न्यस्तृप्यन्ताम् ।
ब्रह्मादिदेवसुतास्तृप्यन्ताम् । ब्रह्मादिदेवगणास्तृप्यन्ताम् ॥

इति देवतर्पणम्

دیو ترپن

۶۷۔ یہ شست پتھ برہمن کا مقولہ ہے۔ جو عالم ہیں۔ انہی کو دیو کہتے ہیں۔ انگ اور اپانگ کے ساتھ چاروں ویدوں کے جاننے والے جو ہوں۔ ان کا نام برہما ہے۔ اور نیز جو ان سے کمتر ہوں۔ ان کا بھی نام دیو یعنی عالم ہے۔ ان کے مانند ان کی عالمہ عورت براہمنی دیوی اور ان کے برابر جو لڑکے اور شاگرد ہیں۔ اور ان کے ملازم۔ ان سب کی خدمت کرنا۔ اس کا نام شرادھ اور ترپن ہے۔

अथर्षितर्पणम्

ओं मरीच्यादय ऋषयस्तृप्यन्ताम् । मरीच्याद्यृषिपत्न्यस्तृप्यन्ताम् । मरीच्याद्यृषिसुतास्तृप्यन्ताम् । मरीच्याद्यृषिगणास्तृप्यन्ताम् ॥ इति ऋषितर्पणम्

رشی ترپن

۶۸۔ جو برہما کے پڑپوتے مریچ کی طرح عالم ہو کر پڑھاویں۔ اور جو ان کی مانند عالمہ ان کی عورتیں لڑکیوں کو علم پڑھاویں۔ اور انہیں کی مانند لڑکے اور شاگرد ہوں۔ اور جو ان کے ملازم ہوں۔ ان سب کی خدمت اور عزت کرنا یہ رشی ترپن ہے ٭

होम करने के मन्त्र

ओं अग्नये स्वाहा । सोमाय स्वाहा । अग्नीषोमाभ्यां स्वाहा । विश्वेभ्यो देवेभ्यः स्वाहा । धन्वन्तरये स्वाहा । कुह्वै स्वाहा । अनुमत्यै स्वाहा । प्रजापतये स्वाहा । सह द्यावापृथिवीभ्यां स्वाहा । स्विष्टकृते स्वाहा ॥

کھٹی اور کھاس والے اولے سے آہوتیاں

۷۲- اِن منتروں میں سے ہر ایک سے ایک ایک بار آہوتی جلتی آگ میں ڈالے۔

بعد ازاں تھالی یا زمین پر پتہ رکھ کر سمت مشرق وغیرہ میں علے الترتیب اِن منتروں سے حصّہ رکھے[1]۔

ओं सानुगायेन्द्राय नमः । सानुगाय यमाय नमः सानुगाय वरुणाय नमः । सानुगाय सोमाय नमः । मरुद्भ्यो नमः । अद्भ्यो नमः । वनस्पतिभ्यो नमः । श्रियै नमः । भद्रकाल्यै नमः । ब्रह्मपतये नमः । वास्तुपतये नमः । विश्वेभ्यो देवेभ्यो नमः । दिवाचरेभ्यो भूतेभ्यो नमः । नक्तञ्चारिभ्यो भूतेभ्यो नमः । सर्वात्मभूतये नमः ॥

مٹھاس والے اناج کے بھاگ

۷۳- اِن حصّوں کو اگر کوئی اتتھی آوے۔ تو اس کو کھلاوے۔ ورنہ آگ میں ڈال دے۔

نمکین کھانے کے بھاگ

۷۴- اِس کے بعد نمکین خوراک یعنی دال۔ بھات۔ ساگ۔ روٹی وغیرہ لے کر چھ حصّے زمین پر رکھے۔ اس میں حوالہ۔

शुनां च पतितानां च श्वपचां पापरोगिणाम् ।
वायसानां कृमीणां च शनकैर्निर्वपेद्भुवि ॥

منو ۳-۹۲

اس طرح

[1] یہ آہوتیاں جو متذکرہ بالا منتروں کے نام یا موصوف کے نام سے کر ڈالی جاتی ہیں اس کا منشا یہ ہے کہ متذکرہ بالا صفت کھانا کھانے سے پیشتر یاد رہیں۔ اگر موصوف بھی موجود ہوں تو ان کی بھی تواضع کرے۔

جن کا وقت اچھا یعنی دھرم کرنے اور شکھ پہنچانے میں گذرتا ہو۔ وہ شکالس ہیں۔

جو بدکاروں کو سزا دینے اور نیکوں کی پرورش کرنے والے عادل ہوں دویم ہیں۔

جو اولاد کو پیدا کرتا ہے۔ یا خوراک دینے اور بہبودی کرنے سے ان کی حفاظت کرتا ہے وہ پتا ہے۔

جو باپ کا باپ ہو وہ پتا مہا اور جو پتا مہا کا باپ ہو۔ وہ پرپتا مہا ہے۔

جو خوراک اور محبت سے بچوں کی خدمت کرے۔ وہ ماتا ہے۔

جو باپ کی ماں ہو وہ پتا مہی اور جو دادا کی ماں ہو وہ پرپتا مہی ہے۔

اپنی عورت نیز بہن۔ رشتہ دار اور ایک گوتر کے دیگر جو نیک آدمی یا بزرگ ہوں۔ ان سب کو نہایت شردھا سے عمدہ خوراک پوشاک۔ خوبصورت سواری وغیرہ دے کر اچھی طرح جو ترپت (سیر) کرنا یعنے جس جس کام سے اُن کی آتما خوش اور جسم تندرست رہے۔ اُس اُس کام سے محبت کے ساتھ اُن کی خدمت کرنی وہ شرادھ اور ترپن کہاتا ہے۔

ویشودیو یگ

۷۰۔ چوتھا۔ ویشودیو۔ یعنی جب کھانا تیار ہو۔ تب جو کھانے کیلئے بنے۔ اُس میں سے کھٹا۔ نمکین اور کھاری کو چھوڑ کر گھی میٹھاس والا اناج لے کر چولھے سے آگ الگ رکھ کر مندرجہ ذیل منتروں سے آہوتی دے۔ اور الگ الگ حصے رکھے۔

वैश्वदेवस्य सिद्धस्य गृह्येऽग्नौ विधिपूर्वकम् ।

आभ्यः कुर्याद्देवताभ्यो ब्राह्मणो होममन्वहम् ॥ मनु० (३।८४

جو کچھ رسوئی خانہ میں کھانے کے لئے تیار ہو۔ اس کی عمدہ صفات حاصل کرنے کے لئے اسی چولھے کی آگ میں مندرجہ ذیل منتروں سے طریقہ معینہ کے مطابق ہمیشہ ہوم کرے۔ منو ۳۔ ۸۴

ہوم کے منتر

۷۱۔ ہوم کرنے کے منتر (یہ ہیں)

پاکھنڈیوں کی تواضع نہیں کرنی چاہیئے

۸۰۔ پاکھنڈی یعنی وید کی مذمت کرنے والے اور وید کے برخلاف عمل کرنے والے (وکرمستھ) جو وید کے خلاف کرنے والے۔ جھوٹ وغیرہ کے عادی۔ جیسے بلا چھُپ کر۔ جم کر۔ تاکتا تاکتا۔ جھپٹ سے چوہے وغیرہ جانداروں کو مار اپنا پیٹ بھرتا ہے۔ اس قسم کے لوگوں کا نام ویڈال درتک (ستھ) یعنی ہٹھ اور ضد کرنے والے مغرور جو آپ جانیں نہیں۔ اوروں کا کہا مانیں نہیں (ہیتک) لچر دلیلیں دینے والے۔ بے فائدہ بولنے والے جیسے کہ آجکل کے ویدانتی کہتے ہیں۔ کہ ہم خدا اور جہان جھوٹا ہے۔ وید وغیرہ شاستر اور ایشور بھی فرضی ہے۔ اس قسم کے گپوڑے ہانکنے والے (وک ورتی) جیسے بگلا ایک پیر اٹھا کر دھیان میں بیٹھے ہوئے کی مانند فوراً مچھلی کو دبوچ کر اپنی غرض پوری کرتا ہے۔ ایسے آج کل کے بیراگی اور خاکی وغیرہ ہٹھ اور ضد کرنے والے وید کے مخالف ہیں۔ ایسے لوگوں کی تواضع زبان سے بھی نہ کرنی چاہیئے۔

تواضع نہ کرنے کی وجہ

۸۱۔ کیونکہ اُن کی عزت کرنے سے وہ ترقی پاکر دُنیا کو ادہرم والا کرتے ہیں۔ آپ تو تنزل کے کام کرتے ہی ہیں۔ لیکن ساتھ ہی خدمت کرنے والے کو بھی بے علمی کے گہرے سمندر میں ڈبو دیتے ہیں۔

پنچ مہایگوں کے فوائد

۸۲۔ ان پانچ مہایگوں کا پھل یہ ہے۔ (۱) برہم یگ کرنے سے تعلیم۔ تربیت۔ دھرم۔ شائستگی وغیرہ عمدہ صفات کی ترقی (۲) اگنی ہوتر سے ہوا۔ بارش۔ پانی کی صفائی ہوکر بارش کے ذریعہ سے دُنیا کو آرام کا ملنا اور پاک ہوا کے سانس لینے اور چھونے سے اور پاکیزہ چیزوں کے کھانے سے صحت۔ عقل۔ طاقت اور ہمت بڑھ کر دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش واصل ہوتے ہیں۔ اسی لئے اس کو دیویگیہ کہتے ہیں۔ کہ یہ ہوا وغیرہ اشیاء کو پاک کر دیتا ہے۔ (۳) پتری یگ سے جب ماں باپ اور فاضل مہاتماؤں کی خدمت کریگا۔ تب اس کا علم بڑھے گا۔ اس کے ذریعہ سچ جھوٹ کا فیصلہ کر سچائی کو

"श्वभ्यो नमः, पतितेभ्यो नमः, श्वपचेभ्यो नमः, पापरोगिभ्यो नमः, वायसेभ्यो नमः, कृमिभ्यो नमः"

رکھ کر کسی دُکھی۔ بھوکے آدمی یا کتّے۔ کوّے وغیرہ کو دیدے ٭

نمہ لفظ کے معنے اناج | ۷۶۔ یہاں نمہ لفظ کے معنے اناج ہیں۔ یعنی کتّے۔ پاپی۔ چنڈال۔ پاپ روگی۔ (لعنت بیمار) کوّے اور کرمی یعنے چیونٹی وغیرہ کا اناج دینا یہ منوسمرتی وغیرہ کی ہدایت ہے ٭

اس ہوم کا مدعا | ۷۷۔ ہوّن کہنے کا مدعا یہ ہے۔ کہ رسوئی خانہ کی ہوا صاف پاک ہو۔ اور جو بے خبری سے نظر نہ آنے والے جانداروں کو ایذا پہنچی ہے۔ اس کے عوض میں بھلا کر دینا ٭

اتتھی یگ کا بیان | ۷۸۔ پانچویں اتتھی سیوا ہے ٭

اتتھی اس کو کہتے ہیں۔ کہ جس کی کوئی تتھی (تاریخ) مقررہ نہ ہو۔ یعنی دھارمک ستی کا وعظ کرنے والا۔ سب کی بھلائی کی خاطر سب جگہ گھومنے والا۔ عالم کامل پرم یوگی سنیاسی کسی گرہستی کے ہاں اچانک آوے۔ تو اس کو اوّل پادیہ[1]۔ ارگھ[2] اور آچمنیہ[3] تین پرکار کا جل دیوے۔ پھر آسن (مسند) پر عزت سے بٹھا کر خورد و نوش وغیرہ عمدہ سے عمدہ چیزوں سے خدمت تواضع کر کے ان کو خوش کرے۔ پھر ست سنگ کر اُن سے گیان وگیان وغیرہ حاصل کرے۔ جن سے دھرم ارتھ۔ کام اور موکش کا حصول ہو۔ ایسے ایسے اُپدیش کو سُنے اور اپنا چال چلن بھی اُن کے سچے اُپدیش کے مطابق بناوے ٭

اتتھی کے معنے | ۷۹۔ وقت پر گرہستی اور راجا وغیرہ بھی اتتھی کی طرح عزت کرنے کے لائق ہیں ٭

पाषण्डिनो विकर्मस्थान् बैडालव्रतिकान् शठान्। منو ۴-۳۰

हैतुकान् बकवृत्तींश्च वाङ्मात्रेणापि नार्चयेत् ॥ मनु० ४ । ३०।

---

[1] پادیہ۔ پاؤں دھونے کے لئے پانی۔ [2] ارگھ۔ ہاتھ دھونے کے لئے پانی۔
[3] آچمنیہ کلی کرنے کے لئے پانی۔ (مترجم)

ततः सपत्नाञ्जयति समूलस्तु विनश्यति ।

[پاپی کی تباہی] ۸۵- پاپی انسان - دھرم کی راہ چھوڑ (جیسے تالاب کے بند توڑنے سے پانی چاروں طرف پھیل جاتا ہے ویسے) جھوٹ بولنا۔ فریب پاکھنڈ اور مخالفت کرنے والے ویدوں کی تردید اور معاہدہ شکنی وغیرہ کاموں سے بیگانے مال مار کر دل بڑھتا ہے۔ بعد ازاں دولت وغیرہ مال و متاع سے کھانا - پینا - پوشاک - زیور - سواری - مکان - عزت - رتبہ وحشم بڑھتے ہیں۔ بے انصافی سے دشمنوں کو بھی فتح کرتا ہے۔ اس کے پیچھے جلد تباہ ہو جاتا ہے۔ جیسے جڑ کٹا ہوا درخت تباہ ہو جاتا ہے۔ ویسے پاپی برباد ہو جاتا ہے +

منو ۴ - ۱۷۵

सत्यधर्मार्यवृत्तेषु शौचे चैवारमेत्सदा ।

शिष्यांश्च शिष्याद्धर्मेण वाग्बाहूदरसंयतः ॥

[علم کس طرح شاگردوں کی تربیت کرے] ۸۶- عالم لوگ - ویدوں میں کہے ہوئے سچے دھرم یعنی بے رو رعایت سچائی کو قبول کرنا - اور جھوٹ کو چھوڑ دینا اور ویدوں سے بتائے ہوئے انصاف وغیرہ کے دھرم پر عمل کرتے ہوئے شخص کی مانند دھرم کے ساتھ شاگردوں کو تربیت کیا کریں۔

منو ۴ - ۱۷۹ - ۱۸۰

ऋत्विक्पुरोहिताचार्यैर्मातुलातिथिसंश्रितैः ।

बालवृद्धातुरैर्वैद्यैर्ज्ञातिसम्बन्धिबान्धवैः ॥ १ ॥

मातापितृभ्यां यामीभिर्भ्रात्रा पुत्रेण भार्यया ।

दुहित्रा दासवर्गेण विवादं न समाचरेत् ॥ २ ॥

[کس کے ساتھ [illegible]] ۸۷- (رتوک) یگ کا کرنے والا (پروہت) ہمیشہ نیک چال چلن کی ہدایت کرنے والا (آچاریہ) علم پڑھانے والا [illegible] (اتتھی) یعنی جس کی کوئی آنے جانے کی مقررہ تاریخ نہ ہو۔ [illegible] کا گذارہ اپنے پر ہو یعنی (بال) بچے - بوڑھے [illegible] مصیبت میں [illegible] حکمت اور طب کا فاضل [illegible] اپنے گوتر یا اپنے ورن والا [illegible]۔

قبول اور جھوٹ کو ترک کرکے آسودہ رہے گا۔ دوم شکر گذاری یعنی جیسی خدمت ماں باپ اور آچاریہ نے اولاد اور شاگردوں کی کی ہے اس کا عوض دینا مناسب ہی ہے۔ (۴) بلی ویشو دیو کا بھی پھل جو پہلے کہہ آئے ہیں۔ وہی ہے۔ (۵) جب تک اُتم اتتھی (واعظ) دنیا میں پیدا نہیں ہوتے۔ تب تک ترقی ہی نہیں ہوتی ان کے سب ملکوں میں گھومنے اور ست اپدیش کرنے سے پرعت (مکاری) کی ترقی نہیں ہوتی۔ اور سب جگہ گرہستھیوں کو باسانی ست وگیان (علم معرفت) حاصل ہوتا رہتا ہے۔ اور سب انسانوں میں ایک ہی دھرم قائم رہتا ہے۔ بنا واعظوں کے شک رفع نہیں ہوتے۔ شک رفع ہونے کے بدوں پختہ اعتقاد بھی نہیں ہوتا۔ اعتقاد بغیر سُکھ کہاں ‌‌*

منو ۴-

ब्राह्मे मुहूर्ते बुध्येत धर्मार्थौ चानुचिन्तयेत् ।

कायक्लेशांश्च तन्मूलान् वेदतत्त्वार्थमेव च ॥

سوکر کس وقت اُٹھے

۸۳- رات کے چوتھے پہر۔ یعنی چار گھڑی رات سے اُٹھے حاجات ضروری کو پورا کرکے دھرم اور ارتھ وجسمانی امراض کے موجبات پر غور کرے۔ اور پرمیشور کا دھیان کرے۔ کبھی ادھرم کا آچرن (نگل) نہ کرے کیونکہ

منو ۴- ۱۷۲

नाधर्मश्चरितो लोके सद्यः फलति गौरिव ।

शनैरावर्त्यमानस्तु कर्तुर्मूलानि कृन्तति ॥

ادہرم کا نتیجہ

۸۴- ادہرم (گناہ) کیا ہُوا۔ نشپھل (بلانتیجہ) نہیں۔ مگر جس وقت گناہ کرتا ہے۔ اُسی وقت نتیجہ بھی نہیں ملتا۔ اس لئے بے علم لوگ ادہرم کرنے سے نہیں ڈرتے۔ تاہم یقین جانو کہ ادھرم کا کام آہستہ آہستہ تمہارے سُکھ کی جڑوں کو کاٹتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح سے

منو ۴-۱۷۴

अधर्मेणैधते तावत्ततो भद्राणि पश्यति ।

لے ایسے سب مضمون زندوں کا ہی شرادھ ترپن برتاؤ کرتے ہیں۔ (مترجم)

पाखण्डियों के लक्षण

धर्मध्वजी सदालुब्धश्छाद्मिको लोकदम्भकः ।
बैडालव्रतिको ज्ञेयो हिंस्रः सर्वाभिसन्धकः ॥ १
अधोदृष्टिर्नैष्कृतिकः स्वार्थसाधनतत्परः ।
शठो मिथ्याविनीतश्च बकव्रतचरो द्विजः ॥ २ ॥

منو ۴- ۱۹۵- ۱۹۶

دہرم دہوجی (گندم نما جو فروش) دہرم کچھ نہ کرے - مگر دہرم کے نام سے لوگوں کو ٹھگے (حریص) ہمیشہ لالچ میں پھنسا ہُوا - فریبی - نشان - (رنگا گیدڑ) دُنیا داروں کے سامنے اپنی بڑائی کے گپوڑے مارنے والا (ایذا دہندہ) جانداروں کے مارنے یا دُوسروں سے دشمنی رکھنے والا (سازشی) اچھے بُروں میں سب سے ساز باز رکھنے والا - اِن کو گربہ چشم یعنے بِلّی کی مانند دغاباز اور کمینہ سمجھو ❊

نیچی نگاہ رکھنے والا - تعریف کے لئے نیچی نگاہ رکھنے والا (کینہ ور) کسی نے پیسہ بھر قصور کیا ہو تو بدلے میں جان تک لینے پر مستعد (خود غرض) چاہے فریب دہرم اور وعدہ شکنی بھی کیوں نہ ہو جائے - مگر مطلب نکالنے میں ہوشیار (ضدی) چاہے اپنی بات جھوٹ ہی کیوں نہ ہو - مگر ہٹھ نہ چھوڑنے والا (بجز رو پیہ) جھوٹ موٹ باہر سے نیک خصلت - صبر اور صاف دلی دکھلانے والا - ان سب کو (بگلا بھگت) بگلے کی مانند مینڈ سمجھو ❊

ایسی ایسی علامات والے گمراہ کُن ہوتے ہیں - ان کا اعتبار یا خدمت کبھی نہ کریں ❊

[illegible]नैः सञ्चिनुयाद् वल्मीकमिव पुत्तिकाः ।
परलोकसहायार्थं सर्वभूतान्यपीडयन् ॥ १ ॥
नामुत्र हि सहायार्थं पिता माता च तिष्ठतः ।
न पुत्रदारं न ज्ञातिर्धर्मस्तिष्ठति केवलः ॥ २ ॥
एकः प्रजायते जन्तुरेक एव प्रलीयते ।
एकोऽनुभुङ्क्ते सुकृतमेक एव च दुष्कृतम् ॥ ३ ॥

परलोकं नयत्याशु भास्वन्तं खशरीरिणम् ॥

मनु० [४ । २४२ । २४३]

منو ۴-۲۴۲-۲۴۳-

دہرم ہی پرمیشور تک پہنچاتا ہے

۹۲- اس وجہ سے پرلوک یعنی آئندہ جنم میں سُکھ اور عمدہ جنم پانے کے لئے ہمیشہ دہرم کو آہستہ آہستہ اکٹھا کرتا جائے۔ کیونکہ دہرم ہی کی مدد سے بڑے مشکل دُکھ کے سمندر کو جیو پار کر سکتا ہے۔

جو انسان دہرم ہی کو افضل سمجھتا ہے۔ اور جو دہرم کا عادی ہو جانے سے آئندہ پاپ کرنے سے رُک جاتا ہے اس کو موجود بالذات اور آکاش جس کے جسم کی مانند ہے۔ اس کو پرلوک یعنی قابل دید پرمیشور کے پاس دہرم ہی جلد پہنچاتا ہے۔ اس لئے

दृढकारी मृदुर्दान्तः क्रूराचारैरसंवसन् ।

अहिंस्रो दमदानाभ्यां जयेत्स्वर्गं तथाव्रतः ॥ १ ॥

वाच्यर्था नियताः सर्वे वाङ्मूला वाग्विनिःसृताः ।

तांस्तु यः स्तेनयेद्वाचं स सर्वस्तेयकृन्नरः ॥ २ ॥

आचाराल्लभते ह्यायुराचारादीप्सिताः प्रजाः ।

आचाराद्धनमक्षय्यमाचारो हन्त्यलक्षणम् ॥ ३ ॥

منو ۴-۲۴۶-۲۵۶-۱۵۶-

عمدہ چال چلن سے رہنا چاہیئے

۹۳- ہمیشہ مستقل مزاجی سے کام کرنے والے حلیم طبع اپنے حواس پر قادر اور تکلیف دہ بدچلن آدمیوں سے جدا رہنے والے دھرماتما آدمی کو چاہیئے کہ من کو جیتے اور علم وغیرہ کے دان سے سُکھ کو حاصل کرے۔

لیکن یہ بھی خیال رکھے۔ کہ کلام سے مطلب سمجھ میں آتا ہے کلام ہی اس کی جڑ اور کلام ہی سے سب کاروبار پورے ہوتے ہیں۔ ایسے کلام کو جو چراتا یعنی جھوٹ بولتا ہے۔ وہ سب چوری وغیرہ گناہوں کا کرنے والا ہے

اس لئے دروغ گوئی وغیرہ پاپ کو چھوڑ۔ جس نیک چلنی یعنی برہمچریہ اور حواس پر قادر رہنے سے پوری عمر اور جس دہرم کے دستور العمل سے عمدہ اولاد اور لازوال دولت حاصل ہوتی ہے۔ اور جس دہرم کے دستور العمل سے بداوصاف

एकः पापानि कुरुते फलं भुंक्ते महाजनः ।
भोक्तारो विप्रमुच्यन्ते कर्त्ता दोषेण लिप्यते ॥ ४ ॥

منو ۴ - ۲۴۰ تا ۲۴۲ -

(महाभारते उद्योग प० प्रजागरप० । अ० ३२)
मृतं शरीरमुत्सृज्य काष्ठलोष्ठसमं क्षितौ
विमुखा बान्धवा यान्ति धर्मस्तमनुगच्छति ॥ ५ ॥

مہابھارت پرجاگر پرب ادھیائے ۳۲

دہرم کی فضیلت ۹۱ - عورت اور مرد کو چاہئے۔ کہ جیسے پُتّیکا یعنی دیمک بِل کو بناتی ہے۔ ویسے کسی جاندار کو تکلیف نہ دے۔ بلکہ پرلوک یعنی پُنرجنم (آئندہ زندگی) کے سُکھ کے لئے آہستہ آہستہ دہرم کو جمع کریں۔ (۱)

کیونکہ پرلوک میں نہ ماں نہ باپ نہ لڑکا نہ عورت اپنے گوتر والے مدد دے سکتے ہیں۔ بلکہ محض دہرم ہی مددگار ہوتا ہے۔ (۲)

دیکھئے اکیلا ہی جیو جنم (پیدائش) اور مرن (موت) کو حاصل ہوتا ہے۔ صرف دہرم کا ثمرہ جو سُکھ اور ادہرم کا مجسم ثمرہ جو دُکھ ہے۔ اس کو بھوگتا ہے۔ (۳)

یہ بھی سمجھ لو۔ کہ خاندان میں ایک آدمی گناہ کر کے چیزیں لاتا ہے۔ اور مہاجن یعنی سب خاندان اس کو بھوگتا ہے۔ بھوگنے والے گنہگار نہیں ہوتے بلکہ ادہرم کا کرنے والا ہی گنہگار ہوتا ہے۔ (۴)

جب کوئی کسی کا رشتہ دار مر جاتا ہے۔ اس کو مٹی کے ڈھیلے کی مانند زمین پر چھوڑ بیٹھ دے۔ دوست لوگ منہ پھیر کر چلے جاتے ہیں۔ کوئی اُس کے ساتھ جانے والا نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف دہرم ہی اس کا ساتھی ہوتا ہے۔ (۵)

तस्माद्धर्मं सहायार्थं नित्यं सञ्चिनुयाच्छनैः ।
धर्मेण हि सहायेन तमस्तरति दुस्तरम् ॥ ६ ॥
धर्मप्रधानं पुरुषं तपसा हतकिल्बिषम् ।

کام ہیں۔ اِن کو چھوڑ کر اپنے خاوند کے ساتھ عورت اور عورت کے ساتھ خاوند ہمیشہ خوش رہیں۔

جو براہمن ورن کے ہوں۔ تو مرد لڑکوں کو پڑھاوے۔ نیز تعلیم یافتہ عورت لڑکیوں کو پڑھاوے۔ طرح طرح کے اُپدیش اور تقریر کر کے۔ اِن کو عالم بنائیں۔ عورت کا عزت کے لائق دیوتا خاوند اور خاوند کی پوجنے کے قابل عزت کے لائق (دیوی) عورت ہے۔ جب تک گُروکل میں رہیں۔ تب تک ماں باپ کے مانند اُستادوں کو سمجھیں اور اُستاد اپنی اولاد کے برابر شاگردوں کو سمجھیں۔

پڑھانے والے اُستاد اور اُستانیاں کیسی ہونی چاہئیں۔

आत्मज्ञानं समारम्भस्तितिक्षा धर्मनित्यता ।
यमर्था नापकर्षन्ति स वै पण्डित उच्यते ॥ १ ॥
निषेवते प्रशस्तानि निन्दितानि न सेवते ।
अनास्तिकः श्रद्दधान एतत्पण्डितलक्षणम् ॥ २ ॥
क्षिप्रं विजानाति चिरं शृणोति,
विज्ञाय चार्थं भजते न कामात् ।
नासम्पृष्टो ह्युपयुङ्क्ते परार्थे,
तत्प्रज्ञानं प्रथमं पण्डितस्य ॥ ३ ॥
नाप्राप्यमभिवाञ्छन्ति नष्टं नेच्छन्ति शोचितुम् ।
आपत्सु च न मुह्यन्ति नराः पण्डितबुद्धयः ॥ ४ ॥
प्रवृत्तवाक् चित्रकथ ऊहवान् प्रतिभानवान् ।
आशु ग्रन्थस्य वक्ता च यः स पण्डित उच्यते ॥ ५ ॥
श्रुतं प्रज्ञानुगं यस्य प्रज्ञा चैव श्रुतानुगा ।
असंभिन्नार्यमर्यादः पण्डिताख्यां लभेत सः ॥ ६ ॥

یہ سب مہابھارت اُدیوگ پرب ودُر پرجاگر دھیائے ۳۳ کے شلوک ہیں۔

پنڈت کی پہچان ۹۷۔ (ارتھ) ۱۔ جو علم روحانی میں ماہر سمیک یعنی جو نکما سُست کبھی نہ رہے۔ راحت۔ رنج۔ نفع۔ نقصان۔ عزت۔ بے عزتی۔ مذمت تعریف میں خوشی یا غم کبھی نہ کرے۔ دھرم ہی پر ہمیشہ قائم رہے۔

دُور ہوتے ہیں۔ اِس کی پابندی ہمیشہ کیا کرے کیونکہ۔

दुराचारो हि पुरुषो लोके भवति निन्दितः। منو ۴۔۱۵۷

दुःखभागी च सततं व्याधितोऽल्पायुरेव च मनु० [४ । १५७

۹۴۔ جو بدچلن آدمی ہے۔ وہ دُنیا میں بھلے آدمیوں کے درمیان مذمّت کو حاصل کرتا ہے۔ دُکھ بھوگ کر ہمیشہ بیمار رہ کر کم عمر والا بھی ہوتا ہے۔ اِس لئے ایسی کوشش کرے کہ

यद्यत्परवशं कर्म तत्तद्यत्नेन वर्जयेत्।

यद्यदात्मवशं तु स्यात्तत्तत्सेवेत यत्नतः॥ १॥

सर्वं परवशं दुःखं सर्वमात्मवशं सुखम्।

एतद्विद्यात्समासेन लक्षणं सुखदुःखयोः॥ २॥ منو ۴۔۱۵۹۔۱۶۰۔

محتاج بالغیر کام

۹۵۔ جو جو دوسروں کے ماتحت کام ہوں۔ ان کو کوشش سے اور جو جو خود مختاری کے کام ہوں۔ اُن پر کوشش سے عمل کرے۔ (۱)
کیونکہ جو جو دُوسرے کی محتاجی ہے۔ وہ سب دُکھ اور جو جو خود مختاری ہے۔ وہ سب سُکھ یہی مختصر طور پر سُکھ دُکھ کے جاننے کا ذریعہ جاننا چاہئے۔ (۲)

ماتحتی کے کام

۹۶۔ لیکن جو ایک دُوسرے کے ماتحت کام ہے۔ وہ ماتحتی ہی سے کرنا چاہئے۔ جیسا کہ عورت اور مرد کا ایک دُوسرے کے ماتحت کاروبار یعنی عورت مرد کا اور مرد عورت کا باہم محبّت کے ساتھ عمدہ سلوک کرنا۔ زناکاری یا مخالفت کبھی نہ کرنا۔ گھر کے کام عورت کی زیرِ ہدایت۔ اور باہر کے کام مرد کے ماتحت رہنا بد شغلی میں پھنسنے سے ایک دُوسرے کو روکنا۔ مطلب یہ ہے۔ کہ یقین رکھنا چاہئے کہ جب بیاہ ہوتا ہے۔ تب عورت کے ہاتھ مرد۔ اور مرد کے ہاتھ عورت بک جاتی ہے۔ یعنی عورت اور مرد کا سب کچھ ناخن سے لیکر چوٹی تک جو کچھ ہیں۔ وہ ویریہ وغیرہ ایک دُوسرے کے ماتحت ہو جاتے ہیں۔ عورت یا مرد بلا رضامندی ایک دُوسرے کے کوئی بھی کام نہ کریں۔ اِن میں سے بڑی نفرت پیدا کرنے والے زناکاری یعنی رنڈی بازی اور غیر مرد کے ساتھ مجامعت وغیرہ

विदुर प्रजागर [अ० ३२]

یہ شلوک بھی مہابھارت اُدیوگ پرب وِدر پرجاگر باب ۳۲ کے ہیں۔

بیوقوف کی علامات

۹۸۔ (ارتھ) (۱) جس نے کوئی شاستر نہ پڑھا نہ سُنا۔ مگر نہایت مغرور مفلس ہوکر بڑے بڑے خیالی پلاؤ پکانے والا۔ بغیر کام کئے چیزوں کے ملنے کی خواہش کرنے والا ہو۔ اس کو عقلمند لوگ ابلہ یا موڑھ کہتے ہیں۔

(۲) جو بغیر بلائے مجلس یا کسی کے گھر میں داخل ہو۔ اعلیٰ مسند پر بیٹھنا چاہے۔ بغیر پوچھے مجلس میں بہت بولے۔ ناقابل اعتبار چیز یا انسان میں اعتقاد رکھے وہی ابلہ (بیوقوف) اور سب آدمیوں میں ادنےٰ کہاتا ہے۔

جہاں ایسے آدمی اُستاد۔ اُپدیشک۔ گورو۔ اور قابل عزت مانے جاتے ہیں۔ وہاں جہالت۔ ادہرم۔ ناشائستگی۔ مخالفت اور پھوٹ بڑھ کر دُکھ بڑھ جاتا ہے +

اب طالب علموں کے علامات لکھتے ہیں۔

आलस्यं मदमोहौ च चापल्यं गोष्ठिरेव च ।
स्तब्धता चाभिमानित्वं तथाऽत्यागित्वमेव च ।
एते वै सप्त दोषाः स्युः सदा विद्यार्थिनां मताः ॥ १ ॥
सुखार्थिनः कुतो विद्या कुतो विद्यार्थिनः सुखम् ।
सुखार्थी वा त्यजेद्विद्यां विद्यार्थी वा त्यजेत्सुखम् ॥ २ ॥

یہ بھی وِدُر پرجاگر باب ۴۰ کے شلوک ہیں۔

طالب علم کیسے ہونے چاہئیں

۹۹۔ (۱) آلسیہ۔ جسم اور عقل میں سُستی۔ نشہ۔ موہ یعنی کسی چیز میں پھنسنا۔ چنچل ہونا۔ اور اِدھر اُدھر کی بیہودہ باتیں کرنا۔ سُننا۔ پڑھتے پڑھاتے رُک جانا۔ مغرور۔ غیر تارک ہونا۔ یہ سات عیب طالب علموں میں ہوتے ہیں۔ ا۔ جو ایسے ہیں ان کو علم حاصل نہیں ہوتا۔

(۲) آرام کی خواہش کرنے والے کو علم کہاں؟ اور علم پڑھنے والے کو آرام کہاں؟ کیونکہ عیش و آرام کا خواہشمند علم کو اور علم کا خواہشمند عیش و آرام

جس کے من کو عمدہ عمدہ چیزیں یعنی عیش کے سامان کشش نہ کر سکیں وہی پنڈت کہلاتا ہے۔

(۲) ہمیشہ دھرم کے کاموں پر عمل کرنے اور ادھرم کے کاموں کو ترک کرنے والا۔ پرمیشور وید اور نیک کاموں کی مذمت کرنے والا نہ ہو۔ اور پرمیشور وغیرہ میں پورا اعتقاد رکھتا ہو۔ یہی پنڈت کے کرنے اور نہ کرنے کے لائق کام ہیں۔

(۳) جو مشکل مضمون کو بھی جلد سمجھ سکے۔ بہت زمانہ تک شاستروں کو پڑھے سنے اور سوچے۔ اور جو کچھ جانے اس کو عام کی بھلائی کے لئے لگائے خود غرضی کے لئے کوئی کام نہ کرے۔ بلا پوچھے یا بغیر مناسب موقع جانے۔ دوسرے کے معاملہ میں رائے نہ دے۔ یہی پہلی تمیز پنڈت کی ہونی چاہیئے +

(۴) جو نہ ملنے کے قابل چیز کی خواہش کبھی نہ کرے۔ ضائع یا گئی ہوئی چیز کا غم نہ کرے۔ مصیبت کے وقت موہ میں نہ پڑے۔ یعنی گھبرائے نہیں۔ وہی عقلمند پنڈت ہے +

(۵) جس کی زبان سب علموں اور سوال وجواب کے کرنے میں نہایت ہوشیار ہو جو عجیب وغریب شاستروں کے مضامین کا بیان کرنے والا ٹھیک ٹھیک دلیل دینے والا۔ اچھے حافظہ والا اور کتابوں کے صحیح معنوں کو فوراً بتانے والا ہو۔ وہی پنڈت کہلاتا ہے +

(۶) جس کی عقل سلیم سنے ہوئے صحیح معنوں کے مطابق اور جس کی معلومات عقل کے مطابق ہوں۔ جو کبھی آریہ یعنی نیک دل نیک لوگوں کے قواعد کو نہ توڑے وہی پنڈت کے نام سے ممتاز ہو +

جہاں ایسے ایسے مرد اور عورت پڑھانے والے ہوتے ہیں۔ وہاں علم دھرم اور نیک چلنی کی ترقی ہو کر ہر روز خوشی ہی بڑھتی رہتی ہے +

پڑھنے میں نا قابل اور بیوقوف کی علامات۔

अश्रुतश्च समुन्नद्धो दरिद्रश्च महामनाः ।
अर्थांश्चाऽकर्मणा प्रेप्सुर्मूढ इत्युच्यते बुधैः ॥ १ ॥

अनाहूतः प्रविशति ह्यपृष्टो बहु भाषते ।
अविश्वस्ते विश्वसिति मूढचेता नराधमः ॥ २ ॥

حفاظت ایسی کرنی کہ جس سے کوئی چیز تلف نہ ہونے پائے۔

شودروں کے خاص فرائض

۱۰۴۔ شودر سب خدمتوں میں ہوشیار۔ کھانا پکانے کے علم میں ماہر ہو۔ نہایت محبّت سے دُوِجوں کی خدمت کو اُنہی سے اپنی روزی بسر کرے اور دُوِج لوگ اس کے کھانے پینے۔ پوشاک۔ مکان بیاہ وغیرہ میں جو کچھ خرچ ہو۔ سب کچھ دیں۔ یا ماہوار تنخواہ دیا کریں +

چاروں ورنوں کا باہمی برتاؤ

۱۰۵۔ چاروں ورنوں کو باہم محبّت۔ فیض رسانی۔ نیک سلوک رنج وراحت نفع ونقصان میں ہم خیال ہو کر سلطنت اور رعیت کی ترقی میں دل وجان اور مال کو صرف کرتے رہنا چاہئیے۔

عورت مرد کی جدائی کبھی نہ ہو

۱۰۶۔ عورت و مرد کا بچھوڑا کبھی نہ ہونا چاہئیے کیونکہ

منو ۹۔۳

पानं दुर्जनसंसर्गः पत्या च विरहोऽटनम्।

स्वप्नोऽन्यगेहवासश्च नारीसंदूषणानि षट्॥ मनु० [९।१३

(۱) شراب۔ گوشت وغیرہ نشہ دار چیزوں کا پینا (۲) بُرے آدمیوں کی صحبت (۳) خاوند سے جُدائی (۴) اکیلی اِدھر اُدھر بے فائدہ یا کھنڈی وغیرہ کے درشن کے بہانہ سے پھرتے رہنا (۵) اور بیگانے گھر میں جاکر سونا (۶) یا بُود و باش اختیار کرنا۔ یہ چھ عیب عورت کو داغ لگانے والے ہیں۔ اور یہ مردوں کے لئے بھی ایسے ہی باعث ذلت ہیں +

خاوند اور عورت کی جُدائی دو قسم کی ہوتی ہے۔

استری پُرش کی جدائی

۱۰۷۔ اوّل کہیں کام کے لئے ممالک غیر میں جانا اور دُوسرے موت سے جُدائی ہو جانی۔

اِن میں سے اوّل کا علاج یہی ہے۔ کہ دور ملک میں سفر کے لئے۔ اور تو عورت کو بھی ساتھ رکھے۔ اس کا مدعا یہ ہے۔ کہ بہت عرصہ تک جُدائی نہ رہنی چاہئیے +

پُنر وِواہ اور نیوگ

۱۰۸۔ سوال۔ عورت اور مرد کے ایک سے زیادہ بیاہ ہونے چاہئیں یا نہیں؟

کو چھوڑ دے ۔

ایسے کئے بغیر علم کبھی نصیب نہیں ہوتا۔ یس۔
ایسے ہی شخص کو علم نصیب ہوتا ہے۔ جو عیش و آرام کو چھوڑ دے ۔

सत्ये रतानां सततं दान्तानामूर्ध्वरेतसाम् ।
ब्रह्मचर्यं दहेद्राजन् सर्वपापान्युपासितम् ॥

حصول علم کے لئے برہمچریہ

۱۰۰۔ ہمیشہ نیک چال پر چلنے والے نفس پر غالب اور جن کا ویرج کبھی نہیں خارج ہوتا۔ انہی کا برہمچریہ سچا اور وہ ہی عالم ہوتے ہیں ۔

برہمن کے خاص فرائض

۱۰۱۔ اِس لئے اُستاد اور طالب علموں کو نیک صفتوں والا ہونا چاہئے۔ استاد ایسی کوشش کیا کریں۔ کہ جس سے شاگرد سچ بولنے ماننے اور کرنے والے۔ مہذب۔ نفس پر غلبہ رکھنے والے نیک خصلت۔ نیک چلن اور جسم اور آتما کی پوری طاقت بڑھا کر سارے وید وغیرہ شاستروں کے جاننے والے ہوں۔ ہمیشہ اُن کی بدحرکات چھڑاتے اور علم پڑھانے میں کوشش کیا کریں۔ اور طالب علم ہمیشہ نفس پر قادر۔ شانت۔ پڑھانے والوں سے محبت کرنے والے۔ سوچنے کی عادت والے۔ محنتی ہو کر ایسی کوشش کریں کہ جس سے پورا علم۔ پوری عمر۔ پورا دھرم اور کوشش کرنا آجائے وغیرہ۔ یہ سب برہمن ورن کے کام ہیں ۔

کھستریوں کے خاص فرائض

۱۰۲۔ کھشتریوں کا فرض راج دھرم میں کہیں گے۔

ویشوں کے خاص فرائض

۱۰۳۔ ویشوں کے فرائض یہ ہیں۔ کہ برہمچریہ وغیرہ سے وید وغیرہ ودیا پڑھ کر بیاہ کرنا۔ ملکوں کی زبانیں سیکھنا۔ نئی قسم کی تجارت کے طریقے۔ اِن کے نرخ جاننا۔ بیچنا۔ خریدنا۔ ممالک غیر میں جانا آنا۔ فائدہ کے لئے کام کو شروع کرنا۔ مویشیوں کی پرورش اور زراعت کی ترقی ہوشیاری سے کرنی کرانی ۔

دولت کا بڑھانا اور بڑھا کر علم اور دھرم کی ترقی میں خرچ کرنا۔ راستگو ہو کر مکر و فریب چھوڑ کر۔ سچائی کے ساتھ سب قسم کا بیوپار کرنا۔ اور سب چیزوں کی

نقصوں کے سبب دوجوں میں پُنر بواہ یا ایک سے زیادہ بواہ کبھی نہ ہونے چاہئیں +

سوال۔ جب قطع نسل ہو جائے تب بھی اس کا خاندان معدوم ہو جائیگا۔ اور عورت مرد زناکاری وغیرہ میں لگ کر اسقاط حمل وغیرہ بہت سی بدفعلیاں کرینگے۔ اس لئے پُنر بواہ ہونا اچھا ہے +

جواب۔ نہیں نہیں۔ کیونکہ اگر عورت مرد برہمچریہ میں قائم رہنا چاہیں تو کوئی بھی خرابی برپا نہ ہوگی۔ اور اگر خاندان کے سلسلہ کو جاری رکھنے کے لئے کسی اپنی ذات والے کا لڑکا گود لے لیں گے۔ تو اس سے خاندان چلے گا۔ اور زناکاری بھی نہ ہوگی۔ اور اگر برہمچریہ نہ رکھ سکیں۔ تو نیوگ کرکے اولاد پیدا کر لیں۔

پُنر وواہ اور نیوگ میں فرق

۱۱۱۔ سوال۔ پُنر وواہ اور نیوگ میں کیا فرق ہے؟

جواب۔ پہلا بیاہ کرنے میں لڑکی اپنے باپ کا گھر چھوڑ خاوند کے گھر جاتی ہے۔ اور اس کا باپ سے زیادہ تعلق نہیں رہتا۔ مگر نیوگ کی صورت میں عورت اسی بیاہے خاوند کے گھر میں رہتی ہے۔

دُوسرا اسی بیاہی عورت کے لڑکے اسی بیاہے خاوند کے وارث ہوتے ہیں۔ مگر نیکت عورت (جس نے نیوگ کیا ہو) کے لڑکے دیرج داتا کے بیٹے کہلاتے ہیں۔ (چاہے عورت نے نیوگ اپنی اولاد کے لئے کیا ہو) نہ اس کا گوتر ہوتا ہے اور نہ اس کا اختیار اُن لڑکوں پر رہتا ہے۔ بلکہ وہ متوفی خاوند کے بیٹے کہلاتے ہیں۔ اسی کا گوتر رہتا ہے۔ اور اسی کی جائداد کے وارث ہوکر اس گھر میں رہتے ہیں۔

تیسرا بیاہی عورت مرد کو باہم خدمت اور پرورش کرنی لازمی ہے۔ مگر نیکت (نیوگ شدہ) عورت مرد کا اس قسم کا کوئی تعلق نہیں رہتا۔

چوتھا بیاہی عورت مرد کا تعلق دونوں کی موت تک رہتا ہے۔ مگر نیوگ شدہ عورت مرد کا تعلق کاریہ کے بعد چھوٹ جاتا ہے۔

پانچواں بیاہی عورت مرد باہم گھر کے کاموں کو سرانجام دینے

جواب - ایک وقت میں نہیں +

سوال - کیا مختلف وقتوں میں ایک سے زیادہ بیاہ ہونے چاہئیں +

جواب - ہاں - جیسے -

منو ۹-۱۷۶

सा चेदक्षतयोनिः स्याद्गतप्रत्यागताऽपि वा ।
पौनर्भवेन भर्त्रा सा पुनः संस्कारमर्हति ॥ म० [९ । ७६]

دوِجوں میں عقدِ ثانی

۱۰۹ - جس عورت یا مرد کا پانی گرہن ماتر سنسکار ہؤا ہو (محض رسومات شادی ادا ہوئی ہوں) اور میل نہ ہؤا ہو یعنی جو اکھشت یونی استری (باکرہ عورت) اور اکھشت ویریہ مرد ہو - ان کا دُوسری عورت یا مرد کے ساتھ پُنر وواہ (مکرّر ازدواج) ہونا چاہئے +

اس سے کیا نتیجہ نکلا - کہ برہمن کھشتری ورنوں میں اکھشت یونی عورت اور اکھشت ویریہ مرد (جن کی مجامعت ہو چکی ہو) کا پُنر وواہ (مکرّر بیاہ) نہ ہونا چاہئے +

۱۱۰ - سوال - پُنر وواہ میں کیا نقص ہے +

جواب - پہلا عورت و مرد میں محبت کا کم ہونا - کیونکہ جب چاہے - تب مرد کو عورت اور عورت کو مرد چھوڑ کر دُوسرے کے ساتھ تعلق پیدا کر لیں گے +

دُوسرا جب عورت اپنے خاوند کے مرنے پر یا مرد اپنی عورت کے مرنے کے پیچھے دُوسرا بیاہ کرنا چاہیں - تب پہلی عورت کی یا پہلے خاوند کی جائداد کو اُڑا لیجانا اور اُن کے کنبہ والوں کا اُن سے جھگڑا کرنا +

تیسرا بہت سے اچھے خاندانوں کا نام و نشان مٹ کر ان کی جائداد کا برباد ہو جانا +

چوتھا - پتی برت[1] اور استری برت دھرموں کا برباد ہونا - اس قسم کے

[1] پتی برت سے خاوند کی حلف اور استری برت سے زوجہ کی حلف مراد ہے - مکرّر وواہ سے یہ حلف ٹوٹ جاتی ہے - کیونکہ دونوں نے بیاہ کے وقت پرمیشور کو حاضر ناظر جان کر قسمیہ عہد کیا تھا کہ اپنی حین حیات تک کسی دُوسرے سے ساتھ بیاہ نہیں کرینگے (مترجم)

اولاد پیدا کرنے کی اجازت وید میں ہے۔

इमां त्वमिन्द्र मीढ्वः सुपुत्रां सुभगां कृणु ।

दशास्यां पुत्राना धेहि पतिमेकादशं कृधि ॥

ऋ० ॥ मं० १० । सू० ८५ । मं० ४५ ॥ رگ ۱۰-۸۵-۴۵

ویدمنتر کا پرمان ۱۱۸۔ اے ویریہ سینچنے کے قابل طاقتور مرد! اس بیاہی عورت یا بیوہ عورتوں کو نیک اولاد والی اور خوش نصیب کر۔ اس بیاہی عورت میں دس اولاد پیدا کر۔ اور گیارہویں عورت کو مان۔ اے عورت! تو بھی بیاہے مرد یا نیوک شدہ مردوں سے دس بچے پیدا کر اور گیارہویں خاوند کو سمجھ۔

زیادہ اولاد پیدا کرنے کی خرابیاں ۱۱۹۔ وید کے اس حکم کے مطابق برہمن کھشتری اور ویش ورن والی عورت اور مرد دس دس اولاد سے زیادہ پیدا نہ کریں۔ کیونکہ زیادہ کرنے سے اولاد کمزور۔ کم عقل۔ کم عمر ہوتی ہے۔ اور عورت و مرد بھی کمزور کم عمر اور بیمار ہو کر بڑھاپے میں بہت سا دکھ پاتے ہیں۔

نیوگ زناکاری نہیں ہے ۱۲۰۔ سوال۔ یہ نیوگ کی بات زناکاری کی مانند نظر آتی ہے؟

جواب۔ جیسے بغیر بیاہے لوگوں کی (مجامعت) زناکاری ہوتی ہے۔ ویسے جو نیوگ شدہ نہیں۔ اِن کی زناکاری کہلاتی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ جیسا قاعدے کے مطابق بیاہ ہونے پر زناکاری نہیں کہلاتی۔ تو باقاعدہ نیوگ ہونے پر زناکاری نہ کہی جائے گی۔ جیسے ایک کی لڑکی کا دوسرے کے کمار کے ساتھ شاستر کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق بیاہ ہونے پر مجامعت میں زناکاری یا گناہ یا شرم نہیں ہوتی ویسے ہی وید شاستروں کے فرمان کے مطابق نیوگ میں زناکاری گناہ اور شرم نہ ماننی چاہیئے۔

سوال۔ ہے تو ٹھیک۔ لیکن یہ بیسوا کا سا کام نظر آتا ہے۔

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ رنڈی بازی میں کوئی مقرر آدمی یا کوئی قاعدہ نہیں ہے اور نیوگ میں بیاہ کی مانند قواعد ہیں۔ جیسے دوسرے کو لڑکی دینے اور بیاہ کے بعد دوسرے کے ساتھ مجامعت میں شرم نہیں ہوتی۔ ویسے ہی نیوگ میں بھی

میں کوشش کیا کرتے ہیں۔ اور نیوگ شدہ عورت مرد اپنے اپنے گھر کے کام کیا کرتے ہیں۔

بیاہ اور نیوگ کے قواعد

۱۱۲۔سوال۔ بیاہ اور نیوگ کے قواعد یکساں ہیں۔ یا مختلف؟

جواب۔ کچھ تھوڑا سا فرق ہے۔ جس قدر کہ اوپر کہہ آئے اور یہ (۶) کہ بیاہی عورت مرد ایک خاوند ایک ہی عورت ملکر دس اولاد پیدا کر سکتے ہیں۔

نیوگ سے اولاد

۱۱۳۔ مگر نیوگ شدہ عورت مرد دو یا چار سے زیادہ اولاد پیدا نہیں کر سکتے۔

کنواروں کا نیوگ منع

۱۱۴ (۷) ماسوا اس کے جیسے کنوارے اور کنواری کا بیاہ ہوتا ہے۔ ویسے جس کی عورت یا مرد مرجاتا ہے۔ انہی کا نیوگ ہوتا ہے۔ کنوارے کنواری کا نہیں۔

نیوگ شدہ مرد عورت سوائے رتودان کے اکٹھے نہیں رہ سکتے

۱۱۵۔ (۸) جس طرح بیاہی عورت مرد ہمیشہ اکٹھے رہتے ہیں۔ ویسے نیوگ شدہ عورت مرد کا برتاؤ نہیں۔ بلکہ بغیر رتودان[1] کے وقت کے اکٹھے نہ ہوں۔

دوسرے حمل کے ٹھیرنے کے بعد قطع تعلق

۱۱۶۔ (۹) اگر عورت اپنے لئے نیوگ کرے، تو جب حمل ٹھیر جائے۔ اسی دن سے عورت مرد کا تعلق قطع ہو جاتا ہے اور اگر مرد اپنے لئے کرے تو بھی حمل کے ٹھیرنے سے تعلق قطع ہو جاتا ہے لیکن وہی نیوگ شدہ عورت دو تین برس تک اُن لڑکوں کی پرورش کر کے نیوگ شدہ مرد کو دے دیوے۔

نیوگ سے دس اولاد

۱۱۷۔ گویا ایک بیوہ عورت دو اولاد اپنے لئے اور دو دو دیگر چار نیوگ شدہ مردوں کے لئے پیدا کر سکتی ہے۔ اور ایک رنڈوا مرد بھی دو اولاد اپنے لئے اور دو دو اور دیگر چار بیوگان کے لئے پیدا کر سکتا ہے۔ اسی طرح ملکر دس

---

[1] رتودان یا گربھادھان وہ فعل ہے۔ جو محض اولاد پیدا کرنے کے لئے اس وقت کیا جاتا ہے۔ جب کہ عورت حیض کی حالت سے نہا دھو کر بالکل پاک ہو جائے۔ (مترجم)

میں بھی ہونی چاہیئے۔ یعنے جب عورت مرد کا نیوگ ہونا ہو۔ تب اپنے خاندان میں مرد عورتوں کے سامنے ظاہر کریں۔ کہ ہم دونوں اولاد پیدا کرنے کی غرض سے نیوگ کرتے ہیں۔ جب نیوگ کا مُدعا پورا ہو جائے گا۔ تب ہمارا قطع تعلق ہو گا۔ اگر اس کے برخلاف کریں۔ تو گنہگار۔ اور پنچایت یا راجا کی سزا کے مستوجب ہوں مہینے میں ایک بار گربھا دان کا کام کریں گے۔ حمل کے قیام کے ایک برس بعد تک جدا رہیں گے۔

نیوگ کس ورن سے ہو؟ | ۱۲۴۔ سوال۔ نیوگ اپنے ورن میں ہونا چاہیئے۔ یا دیگر ورنوں کے ساتھ بھی؟

جواب۔ اپنے ورن میں یا اپنے سے اونچے ورن والے مرد کے ساتھ یعنی ویش عورت۔ ویش کھشتری۔ اور براہمن مرد کے ساتھ کھشترانی۔ کھشتری اور براہمن کے ساتھ۔ اور براہمنی براہمن کے ساتھ نیوگ کر سکتی ہے۔

مذکورہ بالا طریق کا مُدعا | ۱۲۵۔ اس کا مُدعا یہ ہے۔ کہ ویرج برابر یا افضل ورن کا ہونا چاہیئے اپنے سے ادنیٰ ورن کا نہیں۔

استری و پُرش کی پیدائش کا مُدعا | ۱۲۶۔ عورت اور مرد کی پیدائش کا یہی مدعا ہے۔ کہ دھرم سے یعنی وید کے حکم کے مطابق بیاہ یا نیوگ سے اولاد پیدا کریں؟

دوجوں میں ایک ہی بار دواہ | ۱۲۷۔ سوال۔ مرد کو نیوگ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیونکہ وہ دوسرا بیاہ کرلے گا؟

جواب۔ ہم لکھ آئے ہیں کہ دوجوں میں عورت اور مرد کا ایک ہی بار بیاہ ہونا وید آدی شاستروں میں لکھا ہے دوسری بار نہیں۔

کنوارے اور کنواری ہی کے بیاہ ہونے [illegible] اور بیوہ عورت کیساتھ کنوارے مرد اور کنواری عورت کیساتھ رنڈوے مرد کے بیاہ ہونے میں بے انصافی یعنی پاپ ہے۔ جیسے بیوہ عورت کے ساتھ کنوارا بیاہ نہیں کرنا چاہتا۔ ویسے ہی بیاہ شدہ یعنی عورت سے مجامعت کئے ہوئے مرد کے ساتھ کنواری بھی بیاہ کرنے کی خواہش نہ کرے گی۔

نہ ہونی چاہیئے۔ ہاں جو زناکار مرد یا عورت ہوتے ہیں۔ وہ بیاہ ہونے پر بھی بدفعلی سے نہیں بچتے ÷

نیوگ کے کرنے میں گناہ نہیں

۱۲۱۔ سوال ۔ ہم کو نیوگ کی بات میں گناہ معلوم ہوتا ہے ؟

جواب ۔ اگر نیوگ کی بات میں گناہ مانتے ہو۔ تو بیاہ میں گناہ کیوں نہیں مانتے گناہ تو نیوگ کے روکنے میں ہے۔ کیونکہ ایشور کے قواعد پیدائش کے مطابق عورت و مرد کا فطرتی عمل رُک ہی نہیں سکتا۔ بجز تارک الدنیا عالم باکمال اور یوگیوں کے ۔

کیا اسقاط حمل سے بچہ کشی اور بیوہ عورت اور رنڈوے مردوں کی سخت تکلیف کو گناہ نہیں گنتے ہو؟ کیونکہ جب تک وہ جوانی میں ہیں۔ دل میں اولاد کی پیدائش اور شہوت کی خواہش رکھنے والوں اور سرکار یا برادری کے قاعدہ سے رکاوٹ ہونے پر خفیہ خفیہ بدفعلی بدچلنیاں ہوتی رہتی ہیں ۔ اس زناکاری اور بدفعلی کے روکنے کی ایک یہی عمدہ تدبیر ہے۔ کہ اگر نفس پر قادر رہ سکیں یعنی بیاہ یا نیوگ بھی نہ کریں۔ تو ٹھیک ہے۔ لیکن جو ایسے نہیں ہیں۔ ان کا بیاہ اور آپت کال یعنی لاچاری کی حالتوں میں نیوگ ضرور ہونا چاہیئے ÷

نیوگ اور وواہ کے فوائد

۱۲۲۔ اس سے زناکاری کا کم ہونا۔ محبت سے عمدہ اولاد ہوکر انسانوں کی ترقی ہونا ممکن ہے۔ اور حمل کا اسقاط کرانا بالکل بند ہو جاتا ہے ÷

رذیل مردوں سے اعلیٰ عورت اور رنڈی وغیرہ رذیل عورتوں سے اعلیٰ مردوں کی زناکاری اعلیٰ خاندان کا کلنک اور نسل کا قطع ہونا۔ عورت مردوں کی تکلیف اور اسقاط حمل وغیرہ بدفعلیوں کا بیاہ اور نیوگ سے دفعیہ ہو جاتا ہے ۔ اس لئے نیوگ کرنا چاہیئے ÷

نیوگ کی رسومات

۱۲۳۔ سوال ۔ نیوگ میں کیا کیا بات ہونی چاہیئے ؟

جواب ۔ جیسے علانیہ بیاہ ۔ ویسے علانیہ نیوگ۔ جس طرح بیاہ میں نیک اشخاص کی صلاح اور دولہا دولہن کی رضامندی ہوتی ہے ۔ ویسے نیوگ

کو حاصل کر کے بیوہ عورت بھی اولاد پیدا کر لے

دیور لفظ کے معنی | ۱۲۳ سوال۔ اگر کسی کا چھوٹا بھائی ہی نہ ہو۔ تو بیوہ نیوگ کس کے ساتھ کرے؟

جواب۔ دیور کے ساتھ۔ لیکن "دیور" لفظ کے معنی جیسے تم سمجھتے ہو۔ ویسے نہیں دیکھو نروکت میں۔

देवरः कस्माद् द्वितीयो वर उच्यते ॥ निरु० अ० ३। खं० १५ ॥

(دوسرا ور۔)

دیور اس کو کہتے ہیں۔ کہ جو بیوہ کا دوسرا خاوند ہوتا ہے۔ چاہے چھوٹا بھائی یا بڑا بھائی۔ یا اپنے ورن یا اپنے سے اونچے ورن والا ہو۔ جس سے نیوگ کرے۔ اسی کا نام دیور ہے ۔

دوسرے منتر کے معنی | ۱۲۴ اے بیوہ عورت! تو اس مرے ہوئے خاوند کی امید چھوڑ کر۔ باقی مردوں میں سے دوسرے زندہ خاوند کو حاصل کر۔ اور اس بات کا خیال اور یقین رکھ کہ اگر تجھ بیوہ کے دوبارہ پانی گرہن یعنے نیوگ کرنے والے خاوند کے لئے نیوگ ہوگا۔ تو پیدا شدہ بچہ اسی نیوگ کرنیوالے خاوند کا ہوگا۔ اور اگر تو اپنے لئے نیوگ کرے گی۔ تو پیدا اولاد تیری ہوگی۔ اور نیوگ کرنے والا مرد بھی اسی اصول کی پابندی کرے۔

अदेवृघ्न्यपतिघ्नी हैधि शिवा पशुभ्यः सुयमाः सुवर्चाः ।
प्रजावती वीरसूर्देवृकामा स्योनेममग्निं गार्हपत्यं सपर्य ॥
अथर्व० ॥ कां० १४ । अनु० २ । मं० १८ ।

تیسرے منتر کا ترجمہ | ۱۲۵ اے پتی اور دیور کو دکھ نہ دینے والی عورت! اس گرہستھ آشرم میں تو جانوروں کے ساتھ بھلائی کرنے والی اچھی طرح دھرم کے اصول پر عمل کرنیوالی۔ خوبصورت۔ تمام شاستروں کو جاننے والی اولاد پیدا کرنے والی بہادر لڑکوں کے جننے والی۔ دیور کی خواہش کرنیوالی۔ سکھ دینے والی۔ پتی یا دیور کو حاصل کر کے گرہستھ کے متعلق جو اگنی ہوتر ہے

نیوگ کی ضرورت کب ہو سکتی ہے ۱۲۸۔ جب بیاہ کئے ہوئے مرد کو کوئی کنواری لڑکی اور بیوہ عورت کو کوئی کنوارا مرد پسند نہ کرے گا۔ تب مرد اور عورت کو نیوگ کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اور یہی دھرم ہے کہ جیسے کے ساتھ تیسے کا ہی رشتہ ہونا چاہیئے۔

نیوگ میں پرمان ۱۲۹۔ سوال جیسے بیاہ کے لئے وید آدی شاستروں کی سند ہے۔ ویسے نیوگ میں سند ہے یا نہیں؟

جواب۔ اس بارہ میں بہت سی سندات ہیں۔ دیکھو اور سنو۔

कुह स्विद्दोषा कुह वस्तोरश्विना कुहाभिपित्वं करतः कुहोषतुः।
को वां शयुत्रा विधवेव देवरं मर्यं न योषा कृणुते सधस्थ
आ॥ ऋ० ॥ मं० १० । सू० ४० मं० २॥

उदीर्ष्व नार्यभि जीवलोकं गतासुमेतमुप शेष एहि। हस्तग्रा-
भस्य दिधिषोस्तवेदं पत्युर्जनित्वमभि सं बभूथ॥
ऋ० ॥ मं० १० । सू० १८ । मं० ८॥

پہلے منتر کے معنے ۱۳۰۔ اے عورت مرد! جیسے دیور کے ساتھ بیوہ عورت اور بیاہی عورت اپنے خاوند سے ہمبستری کر کے اولاد کو بہتر طور پر پیدا کرتی ہے ویسے تم دونوں بیاہتا عورت مرد کہاں رات[5] اور کہاں[6] دن میں بسے تھے؟ کہاں[7] اشیاء کو حاصل کیا؟ اور کس وقت کہاں[8] رہتے رہے؟ تمہارے سونے کی جگہ (گھر) کہاں ہے؟ نیز کون ہو؟ یا کس ملک کے رہنے والے ہو؟

پہلے منتر کا نتیجہ ۱۳۱۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ اپنے ملک یا غیر ملک میں شادی شدہ مرد عورت اکٹھے ہی ہیں۔ اور بیاہے خاوند کی مانند نیوگ شدہ خاوند

---

[5] رات کہاں بسر کرتے تھے یعنی گھر کہاں تھا۔
[6] دن میں کہاں رہا کرتے تھے۔ یعنی کہاں کاروبار کرتے تھے۔
[7] اب کس دیش یا مقام پر کاروبار کرتے ہو۔
[8] تم کس کس جگہ۔ اور کب کب اور کیا کیا کاروبار کرتے رہے ہو۔

اس کو عمل میں لانے والی ہو۔

तामनेन विधानेन निजो विन्देत देवरः ॥ मनु॰

اس بارہ میں منو کا پرمان

۱۳۵۔ اگر کنواری عورت بیوہ ہو جائے۔ تو خاوند کا حقیقی چھوٹا بھائی اس سے بیاہ کر سکتا ہے۔

نیوگ کی تعداد

۱۳۶۔ سوال۔ ایک عورت یا مرد کتنے نیوگ کر سکتے ہیں۔ اور بیاہ ہے اور نیوگ شدہ خاوندوں کے نام کیا ہوتے ہیں؟ (منو ۹-۶۹)

सोमः प्रथमो विविदे गन्धर्वो विविद उत्तरः ।

तृतीयो अग्निष्टे पतिस्तुरीयस्ते मनुष्यजाः ॥

ऋ॰ ॥ मं॰ १० । सू॰ ८५ । मं॰ ४० ॥ رگ ۱۰-۸۵-۴۰

اے عورت! تجھ کو جو پہلا بیاہا ہوا خاوند ملتا ہے۔ اس کا نام نزاکت وغیرہ اوصاف والا ہونے سے سوم ہے۔ جو دوسرا نیوگ سے حاصل ہوتا ہے وہ گندھرو ہے۔ جو دو کے پیچھے تیسرا خاوند ہوتا ہے۔ وہ بہت حرارت رکھنے والا اگنی نام والا ہے۔ جو تیسرے چوتھے سے لے کر گیارہویں تک نیوگ سے خاوند ہوتے ہیں۔ وہ منش نام سے موسوم ہوتے ہیں۔

اور جیسے [illegible] اس منتر سے گیا۔ گیارہویں مرد تک عورت نیوگ کر سکتی ہے۔ ویسے مرد بھی گیارہویں عورت تک نیوگ کر سکتا ہے۔

سوال۔ ایکادش لفظ سے دس لڑکے اور گیارہواں خاوند کیوں نہ شمار کریں۔

جواب۔ اگر ایسا ترجمہ کرو گے تو "**विधवेव देवरम्**" اور "**देवरः कस्माद् द्वितीयो वर उच्यते**" "**अदेवृघ्नि**"

وید کے حوالجات سے الٹے معنے ہوں گے۔ کیونکہ تمہارے ترجمہ سے دوسرا خاوند کا کرنا ہی نہیں ہو سکتا۔

ہو جائے۔ ویسے ہی مرد کے لئے بھی قاعدہ ہے کہ
عورت بانجھ ہو تو آٹھویں برس (بیاہ سے آٹھ برس تک اگر عورت کو حمل نہ ٹھیرے) اولاد ہو کر مرجائے۔ تو دسویں برس جب جب اولاد ہو تب تب لڑکیاں ہی ہوں لڑکے نہ ہوں۔ تو گیارہویں برس تک۔ اور جو بدکلام بولنے والی عورت ہو تو جلد ہی اس عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کرے۔ ۴۲

ویسے ہی اگر مرد تکلیف دہندہ ہو۔ تو عورت کو چاہیئے۔ کہ اسکو چھوڑ کر دوسرے مرد سے نیوگ کر کے اسی بیاہے خاوند کی وارث اولاد پیدا کرے
متذکرہ بالا حوالوں اور دلیلوں کے مطابق سوئمبر بیاہ اور نیوگ سے اپنے اپنے خاندان کی ترقی کریں۔

نیوگ سے پیدا شدہ لڑکا باپ کا وارث ہوتا ہے	۳۱۔ جیسا اورس یعنی بیاہ ... ہے۔ خاوند سے پیدا شدہ لڑکا باپ کی جائیداد کا مالک ہوتا ہے ویسے ہی کشیترج"

یعنی نیوگ سے پیدا ہوئے لڑکے بھی مرحوم باپ کے وارث ہوتے ہیں۔

ویریہ کو وچار میں کھینے والا از حد جاہل ہے۔	۳۲۔ اب اس پر عورت اور مرد کو دھیان رکھنا چاہیئے کہ ویریہ اور رج کو بے بہا سمجھیں۔ جو کوئی اس

بیش قیمت چیز کو بیگانی عورت رنڈی یا بُرے مردوں کی صحبت میں کھوتے ہیں۔ وہ بڑے بے عقل ہوتے ہیں۔ کیونکہ کسان یا مالی جاہل ہو کر بھی اپنے کھیت یا باغیچے کے سوائے اور کہیں بیج نہیں بوتے۔ جبکہ معمولی بیج اور جاہل کا ایسا دستور ہے۔ تو جو شخص سب سے اعلیٰ انسانی جسم کے درخت کے بیج کو بُرے کھیت میں بوتا ہے۔ وہ بڑا ہی بیوقوف ہے۔ کیونکہ اسکا پھل اسکو نہیں ملتا۔ اور

"आत्मा वै जायते पुत्रः"

بیٹا باپ کا آتما ہے	۳۳۔ یہ برہمن گرنتھوں کا قول ہے۔

نرکت ۳۔۴۔

अङ्गादङ्गात्सम्भवसि हृदयादधिजायसे ।
आत्मा वै पुत्रनामासि स जीव शरदः शतम् ॥ निरु० ३ । ४ ॥

अन्यमिच्छस्व सुभगे पतिं मत् ॥ ऋ० ॥ मं० १० । सू० १० ॥

رگ ۱۰-۱۰-۱۰

جب خاوند اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو۔ تب اپنی عورت کو اجازت دے کہ اے نیک بخت اولاد کی خواہش کرنیوالی عورت! تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی خواہش کر۔ کیونکہ اب مجھ سے تو اولاد نہ ہوسکے گی۔ تب عورت دوسرے سے ساتھ نیوگ کر کے اولاد پیدا کر لے۔ لیکن اس بیاہتے عالی حوصلہ خاوند کی خدمت میں کمربستہ رہے۔ ویسے ہی عورت بھی جب بیماری وغیرہ میں پھنسکر اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو۔ تب اپنے خاوند کو اجازت دے کہ اے مالک! آپ اولاد کی امید مجھ سے چھوڑ کر کسی دوسری بیوہ عورت سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کیجئے ؛

تاریخی واقعات ۱۳۹۔ جیسا کہ پانڈو راجا کی عورت کنتی اور مادری وغیرہ نے کیا۔ اور جیسا ویاس جی نے چترانگد اور وچترویرج کے مرجانے پر ان اپنے بھائیوں کی عورتوں سے نیوگ کر کے امبکا سے دھرت راشٹر اور امبالیکا سے پانڈو اور داسی سے ودر کو پیدا کیا۔ اس قسم کے تاریخی واقعات بھی اس بارہ میں ثبوت ہیں ؛

प्रोषितो धर्मकार्यार्थं प्रतीक्ष्योऽष्टौ नरः समाः ।
विद्यार्थं षड् यशोऽर्थं वा कामार्थं त्रींस्तु वत्सरान् ॥ १ ॥
वन्ध्याष्टमेऽधिवेद्याब्दे दशमे तु मृतप्रजा ।
एकादशे स्त्रीजननी सद्यस्त्वप्रियवादिनी ॥ २ ॥
मनु० (९ । ७६ । ८)

منوسمرتی کے شلوک ۱۴۰۔ بیاہا خاوند دھرم کی غرض سے غیر ملک میں گیا ہو تو بیاہی عورت آٹھ برس، اگر علم و نیک نامی کے لئے گیا ہو تو چھ برس اور دولت وغیرہ مقصد کے لئے گیا ہو تو تین برس تک انتظار کرے۔ پھر نیوگ کر کے اولاد پیدا کر لے۔

جب شادی شدہ خاوند سے۔ تب نیوگ شدہ خاوند سے قطع تعلق

مرد کی عورت سے نہ رہا جائے۔ تو کسی سے نیوگ کر کے اُسکے لئے اولاد پیدا کرے لیکن رنڈی بازی یا زناکاری کبھی نہ کریں ۔

چار قسم کا پُرشارتھ ۱۴۷۔ جہاں تک ہو سکے غیر حاصل شدہ چیز کی خواہش۔ حاصل کردہ کی حفاظت اور محفوظ کی ترقی۔ ترقی کردہ دولت کا خرچ ملک کی بہبودی میں کیا کریں۔

سب قسم کے یعنی اپنے اپنے ورن آشرم کے کاموں کو مذکورہ بالا طریق سے بڑے شوق کوشش کے ساتھ تن من دھن لگا کر ہمیشہ سب کی بھلائی کے خیال سے کیا کریں ۔

گرہستی کے فرائض ۱۴۸۔ اپنے ماں باپ۔ ساس سسر کی خدمت کریں۔ دوست ہمسایہ۔ راجا۔ فاضل۔ حکیم۔ اور نیک مردوں سے محبت رکھیں۔ اور جو بدمعاش ادھرمی ہوں۔ ان سے اُپیکھشا یعنی کینہ چھوڑ کر اُن کی اصلاح کی کوشش کیا کریں۔

جہاں تک ہو سکے وہاں تک محبت سے اپنے بچوں کے عالم و تربیت یافتہ بنانے میں دولت وغیرہ کو خرچ کر کے نکو۔ سب عالم اور تربیت یافتہ بنا دیں اور دھرم کے کام کر کے موکش (نجات) کی تدابیر کیا کریں۔ کہ جس کے حصول سے سرور اور راحت حاصل ہو۔

جعلی شلوک ناقابل تسلیم ۱۴۹۔ ایسے ایسے شلوکوں کو ہرگز نہ مانیں جیسے

पतितोपि द्विजः श्रेष्ठो न च शूद्रो जितेन्द्रियः ।
निर्दुग्धा चापि गौः पूज्या न च दुग्धवती खरी ॥ १ ॥
अश्वालम्भं गवालम्भं संन्यासं पलपैतृकम् ।
देवराच्च सुतोत्पत्तिं कलौ पञ्च विवर्जयेत् ॥ २ ॥
नष्टे मृते प्रव्रजिते क्लीबे च पतिते पतौ ।
पञ्चस्वापत्सु नारीणां पतिरन्यो विधीयते ॥ ३ ॥

یہ من گھڑت پراشری کے شلوک ہیں ۔

اے فرزند! تو عضو عضو سے پیدا ہوئے وریہ سے اور دل سے
ہوتا ہے۔ اس لئے تو میرا آتما ہے۔ مجھ سے پہلے مت فوت ہو۔ بلکہ سو
تک زندہ رہ۔

بدفعلی کرنا بھاری گناہ ہے

۱۴۴۔ جس سے ایسے ایسے نیک نہاد اور بلند
خیال انسانوں کے جسم پیدا ہوتے ہیں۔ اسکو رنڈی وغیرہ بُرے کھیت
یا خراب بیج اپنے اچھے کھیت میں ڈالنا بڑا بھاری گناہ ہے۔

آزادانہ محبت کی تردید

۱۴۵۔ سوال۔ بیاہ کرنے سے فائدہ ہی کیا۔
کیونکہ اس سے مرد۔ عورت کو بندش میں پڑ کر بہت تنگ ہونا اور دُکھ بھی
پڑتا ہے۔ اس لئے جس کے ساتھ جسکی محبت ہو۔ تب تک تعلق رکھیں۔ ج
محبت چھوٹ جائے تو چھوڑ دیں۔

جواب۔ یہ حیوانوں پرندوں کا طریقہ ہے۔ انسانوں کا نہیں۔ اگر ا
میں بیاہ کا قاعدہ نہ رہے تو سب گرہست آشرم کے اچھے اچھے کام خر
ہو جائیں۔ کوئی کسی کی خدمت بھی نہ کرے۔ اور بھاری زناکاری بڑھ کر
بیمار۔ کمزور۔ اور کم عمر ہو کر جلد مر جائیں۔ کوئی کسی سے خوف یا شرم نہ کرے۔
بڑھاپے میں کوئی کسی کی خدمت نہیں کرے گا۔ اور بھاری زناکاری ب
سب مریض کمزور اور کم عمر ہو کر خاندانوں کے خاندان تباہ ہو جائیں گے
کی جائیداد کا مالک یا وارث بھی نہ ہو سکیگا۔ اور نہ کسی کا کسی چیز پر دیر تک
رہ سکیگا۔ اس قسم کی خرابیوں کے رفع کرنے کے لئے شادی کا
جائز ہے۔

عورت کے حاملہ ہونے پر مرد کا نیوگ کرنا

۱۴۶۔ سوال۔ جب ایک بیاہ ہوگا۔ ایک
کے لئے ایک عورت کے لئے ایک مرد ر
اس عرصہ میں اگر عورت حاملہ۔ دائم المریض یا مرد دائم المریض ہ
اور دونوں کا عالم شباب ہو اور رہا نہ جائے۔ تو پھر کیا کریں۔

جواب۔ اس کا جواب نیوگ کے مضمون میں دے چکے ہیں۔ ا
عورت سے ایک ایک سال صحبت نہ کرنے کے عرصہ میں مرد سے یا دا

کرلے۔ اُسی وقت بیاہتا خاوند آجائے۔ تو وہ کس کی عورت ہوگی؟ اگر کوئی کہے کہ بیاہے خاوند کی۔ تو ہم نے مانا۔ لیکن یہ انتظام پاراشری میں تو نہیں لکھا۔ کیا عورت کے پانچ ہی مصیبت کے مواقع ہیں؟ اگر بیمار پڑا ہو۔ یا لڑائی ہو گئی ہو۔ اس قسم کی مصیبت کے مواقع پانچ سے بھی زیادہ ہیں۔ اس لئے ایسے ایسے شلوکوں کو کبھی نہ ماننا چاہیئے

ویدکے خلاف کسی کتاب کو نہیں ماننا چاہیئے | ۱۵۱۔ سوال۔ کیوں جی تم پاراشر منی کے قول کو بھی نہیں مانتے؟

جواب۔ چاہے کسی کا قول ہو۔ لیکن وید کے برخلاف ہونے سے نہیں مانتے یہ تو پاراشر کا قول ہے بھی نہیں۔ کیونکہ بعض لوگ برہموواچ (برہما بولا) وششٹھوواچ (وششٹھ بولا) رامو واچ (رام بولا) شِوواچ (شِو بولا) وشنوواچ (وشنو بولا) دیوی اواچ (دیوی بولی) اس طرح نیک آدمیوں کے نام لکھ کر کتابیں بنا بنا کر اس واسطے کرتے ہیں۔ کہ سب کی تسلیم کے لائق آدمیوں کے نام سے انکو سب دنیا مان لے اور بھاری کمائی ہو۔ اس لئے لائق لوگ ہی ایسی کتابوں کو جو وید کے خلاف ہیں نہیں مانتے۔ کچھ کچھ ملاوٹی شلوکوں کو چھوڑ کر منوسمرتی ہی وید کے مطابق ہے۔ اور کوئی سمرتی نہیں۔ ایسا ہی دیگر کتابوں کا حال سمجھ لو۔

گرہست آشرم کی فضیلت | ۱۵۲۔ گرہست آشرم سب سے چھوٹا ہے۔ یا بڑا؟

جواب۔ اپنے اپنے فرائض کے لحاظ سے سب بڑے ہیں۔ لیکن

> यथा नदीनदाः सर्वे सागरे यान्ति संस्थितिम्।
>
> तथैवाश्रमिणः सर्वे गृहस्थे यान्ति संस्थितम्॥ १॥
>
> منو ۶-۹۰
>
> यथा वायुं समाश्रित्य वर्त्तन्ते सर्वजन्तवः।
>
> तथा गृहस्थमाश्रित्य वर्त्तन्ते सर्व आश्रमः॥ २॥
>
> यस्मात्त्रयोऽप्याश्रमिणो दानेनान्नेन चान्वहम्।
>
> गृहस्थेनैव धार्य्यन्ते तस्माज्ज्येष्ठाश्रमो गृही॥

ترجمہ:- بدمعاش دوِج بھی اچھا ہے۔ نیک چلن شودر ہو۔ تو وہ بھی اچھا نہیں۔ کیونکہ دودھ نہ دینے والی گائے قابل قدر ہے۔ اور دودھ دینے والی گدھی قابل قدر نہیں۔ گھوڑے[1] کو مار کر یگیہ میں ڈالنا۔ گائے[2] کو مار کر ہون میں ڈالنا سنیاس[3]۔ مانس کا پنڈ[4] دینا۔ دیور[5] سے اولاد پیدا کرنا کلجگ میں یہ پانچوں باتیں ممنوع ہیں[6]۔ خاوند کے غائب ہو جانے پر۔ موت پر[7]۔ سنیاسی ہونے پر۔ مخنث[8] ہونے پر۔ خارج کئے جانے پر۔ عورتوں کو ان پانچ تکلیفات میں دوسرے خاوند کی اجازت ہے۔ (مترجم)

ان جعلی شلوکوں پر اعتراض ۱۵۰۔ اگر بدکار دوِج کو نیک اور نیکوکار شودر کو ادنےٰ نہیں۔ تو اس سے بڑھکر طرفداری بے انصافی اور ادھرم کیا ہوگا۔ کیا جیسے دودھ دینے والی یا نہ دینے والی گائے گوالوں کے پرورش کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ ویسے کمہار وغیرہ کے لئے گدھی کی پرورش نہیں ہوتی۔ مگر یہ مثال بھی صادق نہیں آتی۔ کیونکہ دوِج اور شودر ایک ہی قسم کے انسان ہیں۔ اور گائے اور گدھی علیحدہ قسم کے جانور ہیں۔ اگر بالفرض جنس حیوانی کے لحاظ سے اس مثال کا ایک جزو (مثلاً) مل بھی جائے۔ تو بھی اسکا مطلب ٹھیک درست نہیں۔ اس واسطے یہ شلوک علمائے کے تسلیم کرنے کے لئے قابل کبھی نہیں ہوسکتے جبکہ اشوامیدھ یعنی گھوڑے کو مار کر گومیدھ گائے کو مار کر ہوم کرنا ہی وید کی ہدایت کے مطابق جائز نہیں ہے۔ تو ان کی بابت کلجگ میں ممانعت کرنا وید کے خلاف کیوں نہیں؟

اگر کلجگ میں اس مذموم فعل کی ممانعت مانی جائے۔ تو ترتیا وغیرہ میں ہدایت سمجھی جائے گی۔ مگر ایسے خراب کام کا ست جگ (نیک زمانہ) میں ہونا بالکل ناممکن ہے۔ اور سنیاس کی وید وغیرہ شاستروں میں ہدایت ہے۔ تو اس کی ممانعت کرنا بے بنیاد ہے۔ جب گوشت کی ممانعت ہے۔ تو پنڈ کی ممانعت ہے۔ جب دیور سے اولاد پیدا کرنا ویدوں میں لکھا ہے۔ تو اس شلوک کا مصنف کیوں بکواس کرتا ہے۔

اگر نشٹے یعنے خاوند کسی دور دراز ملک کو چلا گیا ہو۔ گھر میں عورت نیوگ

یہ مختصر طور پر سماورتن بیاہ اور گرہ آشرم کے بارہ میں ہدایت لکھی گئی ہے۔ اس کے آگے بان پرستھ اور سنیاس کے بارہ میں لکھا جائے گا۔

شریمد سوامی دیانند سرسوتی کی شستہ عبارت
سے آراستہ تصنیف
ستیارتھ پرکاش
کا چوتھا باب دربیان گرہ آشرم
ختم ہوا۔

स संधार्यः प्रयत्नेन स्वर्गमक्षयमिच्छता ।

सुखं चेहेच्छता नित्यं योऽधार्यो दुर्बलेन्द्रियैः ॥ ४ ॥

منو ۳-۷۷-۷۸-۷۹۔ (मनु० ३ । ७७—७९)

جیسے ندیاں اور بڑے بڑے دریا۔ تب تک چلتے رہتے ہیں۔ جب تک کہ سمندر میں پہنچ نہیں جاتے۔ ویسے گرہست ہی کے سہارے سے سب آشرم قائم رہتے ہیں۔ منو ۶-۹۰۔

جس طرح تمام جاندار ہوا کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اسی طرح بغیر اس آشرم کے کسی آشرم کا کوئی کاروبار پورا نہیں ہوتا۔ چونکہ برہمچاری بان پرستھ اور سنیاسی تین آشرموں کو دان اور اناج وغیرہ دیکر ہر روز گرہست ہی سہارا دیتا ہے۔ اس لئے گرہست جیشٹھ (بڑا) آشرم ہے۔ یعنے سب کاروبار میں دھرندر (تمام آشرموں کا گذارہ کرانیوالا) ہے۔ (منو ۳-۷۷-۷۸)

اس لئے جو موکش اور دنیوی راحت کی خواہش کرتا ہو وہ پوری قابلیت سے گرہست آشرم میں داخل ہو۔ جو گرہ آشرم دربل اندریہ یعنی ڈرپوک اور کمزور آدمیوں سے حاصل کرنے کے لائق نہیں۔ اسکو قابلیت کے ساتھ اختیار کرنا چاہیئے۔ منو ۳-۷۹)

گرہ آشرم کی مذمت کرنیوالا ۱۵۲۔ جتنا کچھ کاروبار دنیا میں ہے۔ اس کا سہارا گرہ آشرم ہے۔ اگر یہ گرہ آشرم نہ ہوتا تو اولاد کے نہ ہونے سے برہمچریہ بان پرستھ اور سنیاس آشرم کہاں سے ہو سکتے؟ جو کوئی گرہ آشرم کی برائی کرتا ہے۔ وہی برا ہے۔ اور جو تعریف کرتا ہے۔ وہی قابل تعریف ہے۔ لیکن گرہ آشرم میں راحت تب ہو سکتی ہے۔ جب عورت اور مرد دونو باہم خوش عالم محنتی اور سب کاموں سے واقف ہوں۔ اسی سے گرہ آشرم کی راحت کا اصلی سبب برہمچریہ اور پہلے بیان کیا ہوا سوئمبر بیاہ ہے۔

یعنی برہمن کھشتری اور ویش گرہستھ آشرم میں رہکر مستقل ارادہ کرکے اور حواس پر پوری غالب ہوکر جنگل میں جا بسے۔ مگر جب گرہستی کے سر کے بال سفید اور بدن کی کھال ڈھیلی پڑ جائے اور پوتا بھی ہو گیا ہو۔ تب جنگل میں جا کر بسے رہا گاؤں کے کھانے پینے کا سامان اور پوشاک وغیرہ سب عمدہ عمدہ چیزیں ترک کرکے عورت کو لڑکوں کے پاس چھوڑ یا اپنے ساتھ لیکر بن میں قیام کرے (۳) اگنی ہوتر کا تمام سامان ساتھ لیکر گاؤں سے نکل حواس کو ضبط میں رکھتا ہوا۔ آرنیہ (جنگل) میں جا کر بسے (۴) ؞

بان پرستی کے لئے ہدایتیں (۲)۔ طرح طرح کے ساما (سامک) وغیرہ اناج۔ اچھے اچھے ساگ۔ جڑیں پھول پھل۔ کند وغیرہ سے مذکورہ بالا پنچ مہایگوں کو کرے۔ اور انہیں سے اتیتھی (مہمانوں) کی خدمت اور اپنا بھی گذارہ کرے (۵) ؞

स्वाध्याये नित्ययुक्तः स्याद्दान्तो मैत्रः समाहितः ।
दाता नित्यमनादाता सर्वभूतानुकम्पकः ॥ १ ॥ منو ۶۔۸۔۲۶
अप्रयत्नः सुखार्थेषु ब्रह्मचारी धराशयः ।
शरणेष्वममश्चैव वृक्षमूलनिकेतनः ॥ २ ॥ मनु० (६।८- २६

سدا دھیائے یعنی پڑھنے پڑھانے میں ہمیشہ مصروف رہے۔ اپنے آتما کو قابو میں رکھے اور سب کا دوست ضابطہ الحواس۔ علم وغیرہ کا دان دینے والا اور سب پر رحم کرنیوالا ہووے۔ کسی سے کچھ بھی نہ لیوے اور ہمیشہ ایسا ہی برتاؤ رکھے (۱) راحت جسمانی کے لئے حد سے زیادہ کوشش نہ کرے بلکہ برہمچاری رہے۔ یعنی اگرچہ اپنی عورت ساتھ ہو تو بھی اس کے ساتھ نفسانی حرکت کچھ نہ کرے زمین پر سوئے۔ اپنی جگہ یا اپنی چیزوں سے الفت (محبت) نہ کرے اور درخت کی جڑ میں قیام کرے ؞ (۲)

तपःश्रद्धे ये ह्युपवसन्त्यरण्ये शान्ता विद्वांसो भैक्षचर्यां चरन्तः । सूर्यद्वारेण ते विरजाः प्रयान्ति यत्रा.ऽमृतः स पुरुषो ह्यव्ययात्मा ॥ १ ॥ मुण्डक० ॥ खंड २ । मं० ११ ॥

پانچواں باب

ब्रह्मचर्याश्रमं समाप्य गृही भवेत् गृही भूत्वा वनी भवेत् वनी भूत्वा प्रव्रजेत् ॥ शत० कां० १४ ॥

دربارۂ بان پرستھ اور سنیاس

شت پتھ کانڈ ۱۴

بان پرستھ کا وقت ان نوں بودا سب ہے۔ کہ برہمچریہ آشرم کو پورا کرکے گرہستھ میں داخل ہوں۔ اور اس کے بعد بان پرستھ اختیار کریں۔ بعد ازاں سنیاسی ہو جائیں آشرموں کی ترتیب اسی طرح بیان کی گئی ہے ۱۰۲۔۵

एवं गृहाश्रमे स्थित्वा विधिवत्स्नातको द्विजः ।

वने वसेत्तु नियतो यथावद्विजितेन्द्रियः ॥ १ ॥

गृहस्थस्तु यदा पश्येद्वलीपलितमात्मनः ।

अपत्यस्यैव चापत्यं तदारण्यं समाश्रयेत् ॥ २ ॥

संत्यज्य ग्राम्यमाहारं सर्वं चैव परिच्छदम् ।

पुत्रेषु भार्यां निःक्षिप्य वनं गच्छेत्सहैव वा ॥ ३ ॥

अग्निहोत्रं समादाय गृह्यं चाग्निपरिच्छदम् ।

ग्रामादरण्यं निःसृत्य निवसेन्नियतेन्द्रियः ॥ ४ ॥

मुन्यन्नैर्विविधैर्मेध्यैः शाकमूलफलेन वा ।

एतानेव महायज्ञान्निर्वपेद्विधिपूर्वकम् ॥ ५ ॥ मनु० (६ । १-५

اس طرح سناتک یعنی برہمچریہ آشرم کے بعد گرہستھ آشرم کو اختیار کرنے والا - دوج

منڈک ۲۔ ۱۱۔ جو شانت ودوان لوگ جنگل میں تپ یعنی ریاضت دھرم کی پابندی درستی میں اعتقاد رکھتے ہوئے اور جو کچھ بھکشا کھانے کی چیز وہ دیجائے۔ اسی سے گذارہ کرتے ہوئے جنگل میں بستے ہیں۔ وہ لازوال۔ ہمہ جا موجود نفع و نقصان سے بری پرمیشور کو پاکیزہ ہونے پران دوار سے حاصل کر کے مسرور ہوتے ہیں۔

अभ्याद्धामि समिधमग्ने व्रतपते त्वयि ।

व्रतञ्च श्रद्धां चोपैमीन्धे त्वा दीक्षितो अहम् ॥ १ ॥

یجروید ۲۰۔ ۲۴ بان پرستھی کو واجب ہے۔ کہ یہ خواہش کرے کہ میں آگ میں ہوم کرکے اور دکھشا پا کر برت یعنی سچائی پر عمل اور یقین حاصل کروں۔ بان پرستھ ہو وے۔ طرح طرح کی ریاضت نیک صحبت یوگ ابھیاس اور سچے وچار سے علم اور پاکیزگی حاصل کرے۔

اس کے بعد جب سنیاس لینے کی خواہش ہو۔ تب عورت کو لڑکوں کے پاس بھیجدیوے۔ اور پھر سنیاس لیوے ؛

یہ مختصر طور پر بان پرستھ کا طریقہ لکھا گیا ہے ؛

سنیاس کا طریق

منو ۶۔ ۳۳

वनेषु च विहृत्यैवं तृतीयं भागमायुषः ।

चतुर्थमायुषो भागं त्यक्त्वा सङ्गान् परिव्रजेत् । मनु० ६ । ३३

---

[1] جن کی طبیعت میں استقلال ہو [illegible]

[2] دیکشا سے ڈگری مراد ہے۔ کسی خاص آشرم میں داخل ہونے کی لیاقت تصدیق ہوکر دیکشا (سند) دیجاتی تھی ؛

[3] یوگ سے آتما کو پرمیشور کے دھیان میں لگانا اور ایشور کو پانا مراد ہے۔ لفظ ابھیاس کے معنی مشق کے ہیں۔ اس لئے یوگابھیاس سے وہ ریاضت یا مشق مراد ہے۔ جو ایشور کو پانے یا اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔

माना यथान्धाः ॥१॥ अविद्यायां बहुधा वर्त्तमाना वयं कृतार्था इत्यभिमन्यन्ति बालाः । यत्कर्मिणो न प्रवेदयन्ति रागात् तेनातुराः क्षीणलोकाश्च्यवन्ते ॥ २ ॥

मुण्ड० । खं० २ । मं० ८ । ९ ॥ منڈک ۱-۲-۸-۹

جو جہالت میں پھنسے ہوئے اپنے آپ کو عقلمند اور پنڈت مانتے ہیں۔ وہ اونی حالت کو پانیوالے بیوقوف اس طرح دکھ اٹھاتے ہیں جس طرح اندھے کے پیچھے چل کر خراب وخستہ ہوتے ہیں۔ گو بے علمی میں بہت زیادہ پھنسے ہوئے کم عقل یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم زندگی کا مقصد پا گئے ہیں۔ مگر محض کرم کرنیوالے دنیا میں پھنسے رہنے کی وجہ سے نہ خود اس مقصد یا خدا ہی کو جان سکتے ہیں۔ نہ اوروں کو بتا سکتے ہیں۔ اس لئے

वेदांतविज्ञानसुनिश्चितार्थाः संन्यासयोगाद्यतयः शुद्धसत्वाः । ते ब्रह्मलोकेषु परान्तकाले परामृताः परिमुच्यन्ति सर्वे ॥

मुण्ड० । खं० २ । मं० ६ ॥ منڈک ۳-۲-۶

جو ویدانت یعنی پرمیشور کے بتائے ہوئے وید منتروں کے معنی جاننے اور نیک چلنی میں اعتقاد کے ساتھ قائم رہنے والے سنیاس یوگ سے پاک باطن سنیاسی رہتے ہیں۔ وہ پرمیشور میں مکتی کا سکھ حاصل کر کے اور اس کو بھوگ کر جب مکتی کے سکھ کی میعاد پوری ہو جاتی ہے۔ تب وہاں سے واپس دنیا میں آتے ہیں۔ مکتی کے بغیر دکھ دور نہیں ہوتا۔ کیونکہ :-

न वै सशरीरस्य सतः प्रियाप्रिययोरपहतिरस्त्यशरीरं वावसन्तं न प्रियाप्रिये स्पृशतः । छान्दो० । प्र० ८ । खं० १२

چھاندوگیہ ۸-۱۲

جو جسم والا ہے۔ وہ رنج و راحت کے حصول سے جدا کبھی نہیں رہ سکتا۔ اور جو جسم کو چھوڑ کر جیو آتما مکتی میں ہمہ جا موجود پرمیشور کے ساتھ پاکیزہ ہو کر رہتا ہے۔ اس کو دنیوی رنج و راحت حاصل نہیں ہوتا۔ اس لئے

اس قسم کے ید ول (الفاظ) سے سنیاس کی ہدایت پائی جاتی ہے :-

नाविरतो दुश्चरितान्नाशान्तो नासमाहितः ॥

नाशान्त मानसो वापि प्रज्ञानेनैनमाप्नुयात् ॥

कठ० वल्ली । मं० २३ ॥ کٹھ ۲-۲۴

جس نے بدچلنی نہیں چھوڑی جس کو طبیعت کا قرار حاصل نہیں جس کی آتما یوگ میں قایم نہیں ہوتی - اور جس کا دل یکسو یا قائم نہیں - وہ سنیاس لے کر بھی علم و معرفت سے پرمیشور کو حاصل نہیں کرسکتا اس لیے

کٹھ ۳-۱۳ यच्छेद्वाङ् मनसी प्राज्ञस्तद्यच्छेज्ज्ञान आत्मनि *

عقلمند سنیاسی زبان اور دل کو ادھرم سے روک کر ان کو علم معرفت اور آتما کے گیان میں لگائے - اور اس علم و معرفت اور اپنی آتما کو پرمیشور میں لگائے - اور اس وگیان (علم و معرفت) کو برقرار مطلق آتما (پرماتما) میں قائم کرے -

परीक्ष्य लोकान् कर्मचितान् ब्राह्मणो निर्वेदमायान्नास्त्यकृतः कृतेन । तद्विज्ञानार्थं स गुरुमेवाभिगच्छेत् समित्पाणिः श्रोत्रियं ब्रह्मनिष्ठम् ॥ मुण्ड० । खं० २ । मं० १२ منڈک ۲-۱۲

یہ دیکھ کر کہ تمام دنیوی عیش و راحت (کرم و اعمال) سے حاصل ہوتے ہیں برہمن یعنی سنیاسی ویراگ اختیار کرے کیونکہ اکرت پرمیشور (فعل و حواس سے بالاتر پرماتما) کرت یعنی محض عمل سے حاصل نہیں ہوتا - اس لیے کچھ نذر کے طور پر ہاتھ میں لے کر وید کے ماہر اور پرمیشور کے جاننے والے گورو کے پاس علم و معرفت حاصل کرنے کے لئے جائے - اور وہاں جا کر تمام شکوک کو مٹا دے لیکن جن لوگوں کا ذکر نیچے کیا جاتا ہے - ان کی صحبت ترک کردے -

अविद्यायामन्तरे वर्तमानाः स्वयं धीरा पण्डितम्मन्य मानाः ।

जङ्घन्यमानाः परियन्ति मूढा अन्धेनैव नीय

*ज्ञानमात्मनि महति नियच्छेत्तद्यच्छेच्छान्त आत्मनि ॥ कठ० । वल्ली ३ । मं० १३ ॥

क्रुध्यन्तं न प्रतिक्रुध्येदाक्रुष्टः कुशलं वदेत् ।
सप्तद्वारावकीर्णां च न वाचमनृतां वदेत् ॥ २ ॥
अध्यात्मरतिरासीनो निरपेक्षो निरामिषः ।
आत्मनैव सहायेन सुखार्थी विचरेदिह ॥ ३ ॥
क्लृप्तकेशनखश्मश्रुः पात्री दण्डी कुसुम्भवान् ।
विचरेन्नियतो नित्यं सर्वभूतान्यपीडयन् ॥ ४ ॥
इन्द्रियाणां निरोधेन रागद्वेषक्षयेण च ।
अहिंसया च भूतानाममृतत्वाय कल्पते ॥ ५ ॥
दूषितोऽपि चरेद्धर्मं यत्र तत्राश्रमे रतः ।
समः सर्वेषु भूतेषु न लिङ्गं धर्मकारणम् ॥ ६ ॥
फलं कतकवृक्षस्य यद्यप्यम्बुप्रसादकम् ।
न नामग्रहणादेव तस्य वारि प्रसीदति ॥ ७ ॥
प्राणायामा ब्राह्मणस्य त्रयोपि विधिवत्कृताः ।
व्याहृतिप्रणवैर्युक्ता विज्ञेयं परमन्तपः ॥ ८ ॥
दह्यन्ते ध्मायमानानां धातूनां हि यथा मलाः ।
तथेन्द्रियाणां दह्यन्ते दोषाः प्राणस्य निग्रहात् ॥ ९ ॥
प्राणायामैर्दहेद्दोषान् धारणाभिश्च किल्बिषम् ।
प्रत्याहारेण संसर्गान् ध्यानेनानीश्वरान् गुणान् ॥ १० ॥
उच्चावचेषु भूतेषु दुर्ज्ञेयामकृतात्मभिः ।
ध्यानयोगेन संपश्येद् गतिमस्यान्तरात्मनः ॥ ११ ॥
अहिंसयेन्द्रियासङ्गैर्वैदिकैश्चैव कर्मभिः ।
तपश्चरणैश्चोग्रैस्साधयन्तीह तत्पदम् ॥ १२ ॥
यदा भावेन भवति सर्वभावेषु निस्पृहः ।
तदा सुखमाप्नोति प्रेत्य चेह च शाश्वतम् ॥ १३ ॥

पुत्रैषणायाश्च वित्तैषणायाश्च लोकैषणायाश्च व्युत्थायाथ भिक्षाचर्यं चरन्ति । शत० कां० १४ । (प्र०५ । ब्रा० २ । कं०

شت پتھ ۱۴۔۵۔۲۔۱

دنیا کی شہرت یا فائدہ۔دولت۔عزت اور اولاد وغیرہ کی محبت سے الگ ہو کر سنیاسی لوگ فقیر ہو کر رات دن نجات کی تدبیر میں مشغول رہتے ہیں۔

प्राजापत्यां निरूप्येष्टिं तस्यां सर्ववेदसं हुत्वा ब्राह्मणः

प्रव्रजेत् ॥ १ ॥ यजुर्वेद ब्राह्मणे ॥

प्राजापत्यां निरूप्येष्टिं सर्ववेदसदक्षिणाम्

आत्मन्यग्नीन्समारोप्य ब्राह्मणःप्रव्रजेद् गृहात् ॥ २० ॥

यो दत्वा सर्वभूतेभ्यः प्रव्रजत्यभयं गृहात् ।

तस्य तेजोमया लोका भवन्ति ब्रह्मवादिनः ॥ ३ ॥

मनु० [६ । ३८ । ३९]

منو ۶۔۳۸۔۳۹

سنیوگ اور چوٹی اور پانچ قسم کے یگ کی آگ کا چھوڑنا ۞۔ پرجاپتی یعنی پرمیشور تک پہنچنے کے لئے اِشٹی یعنی یگ کر کے اس میں یگیوپویت چوٹی وغیرہ نشانوں کو چھوڑ آونیہ وغیرہ پانچ قسم کی آگ کی بجائے پران۔ اپان۔ ویان۔ اُدان اور سمان ان پانچ پرانوں کو مان کر برہمن پرمیشور کو جاننے والا گھر سے نکل کر سنیاسی ہوتا ہے۔ اس برہم واری یعنی پرمیشور کے الہام کئے ہوئے ویدوں کے مطابق دھرم وغیرہ علوم کو پھیلانے والے سنیاسی کو پرکاش مئے یعنی مکتی کا پُرراحت لوک (درجہ) حاصل ہوتا ہے۔

سنیاسیوں کا دھرم | ۱۶۔ سوال:۔ سنیاسیوں کا کیا دھرم ہے؟

جواب:۔ دھرم تو بے رُو رعایت انصاف پر عمل کرنا۔ راستی کو قبول اور ناراستی کو ترک کرنا وید میں بتلائے ہوئے پرمیشور کے حکم کی فرماں برداری۔ دوسروں کی بھلائی۔ راست گفتاری وغیرہ وصف سب آشرم والوں کا یعنی ہر ایک انسان کا ایک ہی ہے۔ لیکن سنیاسی کا خاص دھرم یہ ہے:۔

दृष्टिपूतं न्यसेत्पादं वस्त्रपूतं जलं पिबेत्

सत्यपूतां वदेद्वाचं मनः पूतं समाचरेत् ॥ १ ॥

کپڑے وغیرہ نشان رکھنا۔ دھرم حاصل کرنے کے ذرائع نہیں ہیں۔ بلکہ کل انسانوں وغیرہ جانداروں کی اپنے سچے وعظ اور علم کے دان سے بہبودی کرنا سنیاسی کا فرض مقدم ہے۔ ۶۔ کیونکہ اگرچہ نرملی درخت کا پھل پیس کر گدلے پانی میں ڈالنے سے پانی صاف ہو جاتا ہے۔ تب بھی بغیر اُس کے ڈالے۔ اس کا نام لینے یا محض نام سننے سے پانی صاف نہیں ہو سکتا ہے۔ اس لئے برہمن یعنی پرمیشور کے جاننے والے سنیاسی کو واجب ہے کہ اوّل اوم اور اس کے ساتھ ساتھ ساتھ ویاہرتیوں[1] (اسماء اعظم) سے باقاعدہ پرانایام[2] ضبط دم۔ جتنی طاقت ہو۔ اتنا کرے۔ لیکن تین سے کم پرانایام کبھی نہ کرے۔ سنیاسی کی یہی بڑی ریاضت ہے۔ کیونکہ جیسے آگ میں تپانے اور گلانے سے دھاتوں کی میل کٹ جاتی ہے۔ ویسے ہی پرانوں کے روکنے سے من وغیرہ حواس کے عیب

---

[1] ساتھ ویاہرتیاں یہ ہیں۔ بھُو۔ بھُوا۔ سوا۔ مہا۔ جنہ۔ تپہ۔ ستیم۔ یہ سب پرمیشور کے نام ہیں اور ان کے معنے ترتیب وار حسب ذیل ہیں: حیّ و قیوم۔ راحت مطلق۔ ہمہ جا موجود۔ بزرگ و عظیم خالق جہاں۔ علیم کل و عادل۔ لایزال۔

[2] پرانایام سے مراد اندر سے باہر اور باہر سے اندر آنے والے سانس کو روکنے کی مشق کرنا ہے۔ یوگ کے مدارج میں سے یہ چوتھا درجہ ہے۔ یوگ شاستر میں چار قسم کے پرانایام گنائے ہیں۔ اوّل باہیہ یعنی سانس کو زور سے پھینک کر طاقت بھر باہر روکنا۔ دوسرا ابھینتر یعنی باہر سے پاک و صاف ہوا کو اندر کھینچ کر جہاں تک قوت ہو۔ اندر روکے رکھنا۔ تیسرے ستمبھ ورتی سانس کو جہاں کا تہاں روک دینا اور چوتھے باہیہ ابھینتر آکشپی۔ یہ سب سے زیادہ مشکل ہے۔ اور اعلے درجہ کے یوگی ہی اس کو کر سکتے ہیں۔ اس میں اگر سانس باہر جاتا ہو۔ تو اس کو اور بھی باہر کی طرف نکالنا پڑتا ہے۔ اور اگر اندر آتا ہو۔ تو متواتر ہی کھینچتے رہتے ہیں۔ خانہ داروں کو پرانایام اکثر مضر ہو جاتا ہے۔ جس کی کئی وجوہات ہیں۔ (۱) اندریوں کا بس میں نہ رہنا (۲) چت کا ڈانواڈول رہنا (۳) بدھی کا سنسار میں پھنسے رہنا (۴) پاک و صاف ہوا کا نہ ملنا۔ علاوہ ازیں جب تک یوگ کے پہلے دو درجے یعنی یم اور نیم طے نہ ہو جائیں۔ تب تک آگے ترقی نہیں ہو سکتی۔ یہ بھی واضح رہے کہ یوگ کی عملی باتیں کامل استاد کے بغیر نہیں آ سکتیں۔ اور جو شخص اپنی عقل پر اس بارہ میں بھروسہ کرتا ہے۔ وہ خطا کرتا ہے۔ اور ضرور تکلیف اٹھائے گا۔

चतुर्भिरपि चैवैतैर्नित्यमाश्रमिभिर्द्विजैः ।

दशलक्षणको धर्मः सेवितव्यः प्रयत्नतः ॥ १४ ॥

धृतिः क्षमा दमोऽस्तेयं शौचमिन्द्रियनिग्रहः ।

धीर्विद्या सत्यमक्रोधो दशकं धर्मलक्षणम् ॥ १५ ॥

अनेन विधिना सर्वांस्त्यक्त्वा सङ्गान् शनैः शनैः ।

सर्वद्वन्द्वविनिर्मुक्तो ब्रह्मण्येवावतिष्ठते ॥ १६ ॥

मनु० अ० ६ । [४६ । ४८ । ४९ । ५२ । ६० । ६६ । ६७ । ७० ।

منو ۶-۴۶-۴۸-۴۹-۵۲-۶۰-۶۶-۶۷-۷۰-۸۰-۸۳-۸۵-۹۱-۹۲

جب سنیاسی راستہ میں چلے۔ تب ادھر اُدھر نہ دیکھے۔ بلکہ نیچے زمین کی طرف نگاہ رکھکر چلے۔ ہمیشہ کپڑے سے چھان کر پانی پیئے۔ ہمیشہ سچ ہی بولے۔ ہمیشہ دل سے سوچ کر سچائی کو قبول کرے۔ اور جھوٹ کو ترک کرے۔ اگر کوئی وعظ یا مباحثہ وغیرہ میں سنیاسی پر غصہ کرے۔ یا اس کی مذمت کرے۔ تو سنیاسی کو لازم ہے کہ اس پر آپ غصہ نہ کرے۔ بلکہ ہمیشہ اس کی بھلائی کے لئے نصیحت ہی کرے اور ایک منہ۔ دونوں نتھنوں۔ دونوں آنکھوں اور دونوں کانوں کے سوراخوں میں پھیلی ہوئی زبان سے کسی باعث سے بھی کبھی جھوٹ نہ بولے (۲) اپنے آتما اور پرمیشور پر قائم۔ اوروں سے بے پرواہ اور شراب اور گوشت سے پرہیز کر کے آتما کی مدد سے راحت کا طلبگار ہو کر اس دنیا میں دھرم اور علم کی ترقی کی خاطر وعظ کے لئے ہمیشہ گھومتا رہے (۳) سر کے بال و ناخن۔ داڑھی۔ مونچھ کو منڈوا ڈالے۔ ایک اچھا سا برتن۔ سوٹا اور کسمبھ وغیرہ سے رنگے ہوئے کپڑوں کو پہن کر قائم مزاجی سے کسی جاندار کو ایذا نہ دے کر سب جگہ گھومے (۴) حواس کو ادھرم کے چلن سے روک۔ محبت و نفرت کو چھوڑ سب جانداروں سے بغیر دشمنی کے برتاؤ کرتے ہوئے موکش کے لئے طاقت بڑھایا کرے (۵) کوئی دنیا میں اس کو بُرا یا بھلا کہے۔ تاہم جس آشرم کے ساتھ سابقہ پڑے۔ وہ بھی سنیاسی سب جانداروں کے ساتھ رورعایت یا تعصب کو چھوڑ کر خود دھرماتما رہے۔ اور دوسروں کو دھرماتما بنانے میں کوشش کرے۔ اور اپنے دل میں یہ یقین رکھے کہ یہ سوٹا کمنڈل اور گیروے

यत्ने कृते यदि न सिध्यति कोऽत्र दोषः

تم یہ کہو کہ

ر یہ کسی شاعر کا قول ہے) (ترجمہ) جو کوشش کرنے سے بھی مطلب حاصل نہ ہو
تو اس میں کرنے والے کا کیا قصور؟ اس لئے ہم تم سے پوچھتے ہیں۔ کہ خانہ داری
سے بہت اولاد ہو کر آپس میں نفاق کر لڑ مریں۔ تو نقصان کتنا بڑا ہوتا ہے
اختلاف رائے سے لڑائی بہت ہوتی ہے۔ جب سنیاسی ایک ویدوکت دھرم
کے وعظ سے باہم محبت پیدا کریگا۔ تو لاکھوں انسانوں کو بچا دیگا۔ ہزاروں
عیالداروں کی مانند انسانوں کی ترقی کریگا۔ اور سب انسان تو سنیاس حاصل
کر ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ سب کی نفس پرستی کبھی نہیں چھوٹ سکیگی۔ جو جو لوگ
سنیاسیوں کے وعظ سے دھارمک ہوں گے۔ وہ سب سنیاسی کی اولاد کے برابر
سمجھے جائیں گے۔

۱۰۔ سوال: سنیاسی لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہم کو کچھ | سنیاسی کرم سے آزاد نہیں ہو جاتا
کرنا نہیں چاہیئے۔ کھانے کو روٹی اور پہننے کو کپڑا لیکر مزہ میں رہنا۔ جہالت جسم و دنیا
سے مغز زنی کیوں کریں؟ اپنے خدا کو مان کر قانع رہنا۔ کوئی آکر پوچھے۔ تو اس کو بھی
یہی ہدایت کرنا کہ تو بھی خدا ہے۔ تجھ کو گناہ و ثواب نہیں لگتا۔ کیونکہ سردی
گرمی جسم۔ بھوک پیاس پران اور رنج و راحت من کا خاصہ ہے۔ دنیا جھوٹی اور
دنیا کے سب کاروبار بھی فرضی یعنی جھوٹے ہیں۔ اس لئے اس میں پھنسنا داناؤں کا
کام نہیں۔ جو گناہ و ثواب ہوتا ہے۔ وہ جسم اور حواس کا خاصہ ہے۔ روح کا نہیں وغیرہ اسی
قسم کا وعظ کرتے ہیں۔ اور آپ نے کچھ عجیب ہی سنیاس کا دھرم کہا ہے۔ اب ہم
کس کی سچی اور کس کی جھوٹی مانیں؟

वैदिकैश्चैव

جواب:۔ کیا ان کو اچھے کام بھی نہیں کرنے چاہئیں؟
منوجی نے ویدک کرم جو دھرم کے سچے کام ہیں۔ سنیاسیوں کو بھی ضرور کرنے | कर्मा
چاہئیں۔ کیا کھانا پہننا وغیرہ وہ چھوڑ سکیں گے؟ جو یہ کام نہیں چھوٹ سکتے۔ تو کیا وہ
نیک کام چھوڑنے سے ذلیل اور گنہگار نہیں ہوں گے۔ جب گرہستیوں سے روٹی
کپڑا وغیرہ لیتے ہیں۔ اور ان کے عوض میں ان کی بھلائی کی کوشش نہیں کرتے
تو کیا وہ بھاری گنہگار نہیں ہوں گے؟ جیسے آنکھ سے دیکھا نہ جائے۔ کان سے سنا نہ

एष वोऽभिहितो धर्मो ब्राह्मणस्य चतुर्विधः ।
पुण्योऽक्षयफलः प्रेत्य राजधर्मान् निबोधत ॥ मनु० ६ । ९७ ॥

منوجی مہاراج کہتے ہیں۔ کہ اے رشیو! برہمچریہ گرہستھ بان پرستھ اور سنیاس ان چاروں آشرموں کا پالن کرنا برہمن کا دھرم ہے۔ یہاں موجودہ زمانہ میں تو اب اور جسم چھوڑنے کے پیچھے مکتی روپ اعلےٰ سرور کو دینے والا سنیاس دھرم ہے۔ اس سے آگے راجاؤں کا دھرم مجھ سے سنو ۶ - ۹۷

اس سے یہ ظاہر ہوا۔ کہ سنیاس لینے کا حق زیادہ تر برہمن کو حاصل ہے۔ اور کھشتری وغیرہ کا برہمچریہ آشرم ہے۔

سنیاس کی ضرورت

۹ - سوال - سنیاس لینے کی ضرورت کیا ہے؟

جواب :- جیسے جسم میں سر کی ضرورت ہے۔ ویسی ہی آشرموں میں سنیاس آشرم کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر علم و دھرم کبھی نہیں بڑھ سکتا۔ اور دوسرے آشرموں کو تحصیل علم۔ امور خانہ داری اور ریاضت وغیرہ میں مصروف ہونے کی وجہ سے فرصت بہت کم ملتی ہے۔ طرفداری چھوڑ کر برتاؤ کرنا دیگر آشرموں کیلئے مشکل ہے۔ جیسے سنیاسی سب طرح سے آزاد ہوکر دنیا کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ ویسا دوسرے آشرم والا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ سنیاسی کو سچے علم سے موجودات کے اعلےٰ علم کی ترقی کرنے کے لئے جتنی فرصت ملتی ہے۔ اتنی دوسرے آشرم والے کو نہیں مل سکتی۔ مگر برہمچریہ سے سنیاسی ہو کر دنیا کو سچی تعلیم و نصیحت حاصل کرنے والا جس قدر ترقی کر سکتا ہے۔ اتنی گرہستھ یا بان پرستھ آشرم کر کے سنیاس لینے والا نہیں کر سکتا۔

سوال :- سنیاس لینا ایشور کی منشا کے خلاف ہے۔ کیونکہ ایشور کا مدعا نسل انسان کی ترقی کا ہے۔ جب خانہ داری نہیں کریگا۔ تو اس سے اولاد ہی نہیں ہوتی۔ جب سنیاس آشرم ہی اعلےٰ ہے۔ اور سب انسان کرنے لگیں۔ تو انسانوں کی نسل قطع ہو جائے گی؟

جواب :- جبکہ بیاہ کر کے بھی بہت سے لوگوں کے اولاد نہیں ہوتی۔ یا ہو کر جلد مر جاتی ہے۔ پھر وہ بھی ایشور کے مدعا سے برخلاف کرنے والا ہوا۔ اگر

گھومنے کی فرصت سنیاسی کو ملتی ہے۔ اُتنی گرہستھ (خانہ دار) برہمن وغیرہ کو کبھی نہیں مل سکتی۔ جب برہمن وید کے خلاف چلیں۔ تب ان کا انتظام کرنے والا سنیاسی ہوتا ہے۔ اس لئے سنیاس کا ہونا مناسب ہے۔ "एकरात्रिं वसेद् ग्रामे"

سنیاسی ایک جگہ کب تک قیام کرے

۱۲۔ سوال:۔ ایسے قولوں سے سنیاسی کو ایک جگہ صرف ایک رات رہنا چاہیئے۔ زیادہ نہیں ٹھہرنا چاہیئے؟

جواب:۔ یہ بات کسی درجہ تک درست ہے۔ کیونکہ ایک جگہ رہنے سے دُنیا کا بھلا زیادہ نہیں ہو سکتا۔ اور ایک جگہ رہنے سے غرور ہو جاتا ہے۔ محبت و نفرت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن ایک جگہ رہنے سے زیادہ بہتری ہوتی ہو۔ تو بیشک رہے جیسے جنک راجہ کے ہاں چار چار مہینے تک پنچ شکھا وغیرہ اور دیگر سنیاسی کتنے ہی برسوں تک ٹھیرتے تھے۔ اور "ایک جگہ نہ رہنا" یہ بات آج کل کے پاکھنڈی سمپردائیوں نے اس لئے بنائی ہے۔ کہ اگر سنیاسی ایک جگہ زیادہ رہے گا۔ تو ہمارا پاکھنڈ ٹوٹ کر زیادہ نہ بڑھ سکیگا۔

यतीनां काञ्चनं दद्यात् ताम्बूलं ब्रह्मचारिणाम् ।

चौराणामभयं दद्यात् स नरो नरकं व्रजेत् ।

سنیاسی کو دان

۱۳۔ سوال:۔ کیا اس قسم کے قولوں کا مطلب یہ ہے۔ کہ سنیاسیوں کو جو سونا دان دے۔ تو دینے والا نرک کو حاصل کرے؟

جواب:۔ یہ بات بھی ورن آشرم کے مخالف فرقہ بند اور خود غرض پورانکوں کی گھڑی ہوئی ہے۔ کیونکہ (وہ جانتے ہیں) کہ اگر سنیاسیوں کو دولت ملیگی۔ تو وہ ہماری تردید زیادہ کریں گے۔ اور ہمارا نقصان ہوگا۔ نیز وہ ہمارے تابع کبھی نہ رہیں گے اور جب بھکشا کا کام ہمارے ماتحت رہیگا۔ تو وہ ڈرتے رہیں گے۔ جب جاہل اور خود غرضوں کو دان دینا اچھا سمجھا جاتا ہے۔ تو عالم اور فیض رساں سنیاسیوں کو دینے میں کچھ عیب نہیں ہو سکتا۔ دیکھو منو۔ ۱۱۔ ۶۔

لہ یعنی یہ غرور ہو جاتا ہے۔ کہ ہم سادھو ہیں۔ سادھو کسی کے پاس جایا نہیں کرتے۔ بلکہ راجہ وغیرہ خود سادھوؤں کے پاس آکر قدمبوسی حاصل کرتے ہیں۔

جاسئے۔ تو آنکھ اور کان کا ہونا فضول ہے ویسے ہی جو سنیاسی سچا وعظ اور وید
بیچے شاستروں کا پرچار اور ان کی اشاعت نہیں کرتے وہ بھی بیکار ہونے سے جگ
میں بوجھ ہی ہیں۔ اور جو یہ لکھتے اور کہتے ہیں کہ جہالت میں پھنسی ہوئی دنیا سے سر
کیوں کریں۔ ایسے وعظ کرنے والے ہی خود جھوٹے اور گناہ کے بڑھانے والے
گنہگار ہیں۔ جو کچھ جسم وغیرہ سے کام کیا جاتا ہے وہ سب آتما ہی کا ہے۔ اور اس کا
بھوگنے والا بھی آتما ہے۔ جو روح کو خدا بتلاتے ہیں۔ وہ جہالت کی نیند میں سوتے
کیونکہ روح محدود اور محدود علم والی ہے۔ اور خدا سب جگہ بذات خو
موجود اور سب کا جاننے والا ہے۔ پرمیشور ازلی۔ پاک۔ عالم۔ مکت۔ سبھاؤ والا
مطلق ہے۔ اور روح کبھی قید میں اور کبھی آزاد رہتی ہے۔ سب جگہ موجود اور
ہونے سے پرمیشور کو غلط فہمی یا غلط علم کبھی نہیں ہو سکتا۔ اور روح کو کبھی صحیح اور کبھی
غلط علم ہوتا ہے۔ پرمیشور پیدائش اور موت کی تکلیف میں کبھی نہیں پڑتا۔ اور روح
پڑتی ہے۔ اس لئے ان کا یہ وعظ فضول ہے۔

سوال۔ سنیاسی تمام کرموں سے چھوٹ جاتا ہے۔ اور آگ اور دھات کو نہ
چھونا۔ یہ بات سچ ہے یا نہیں؟ “सम्यङ् नित्यमास्तेयस्मिन्

جواب۔ نہیں

सम्यङ् न्यस्यन्ति दुःखानि कर्माणि येन स संन्यासः
प्रशस्तो विद्यते यस्य स संन्यासी”

جو برہمسنتھ (عابد) اور جس سے برے کاموں کو ترک کیا جائے۔ ایسی نیک خصلت
جس میں ہو۔ وہ سنیاسی کہلاتا ہے۔ اس لئے نیک کام کا فاعل اور برے کاموں
کا ناش کرنے والا سنیاسی کہلاتا ہے۔

سنیاسی کا کام گرہستی نہیں کر سکتے

۱۱۔ سوال:۔ وعظ اور تبلیغ گرہستی کیا کرتے ہیں
پھر سنیاسی کو کیا غرض ہے؟

جواب:۔ سچا وعظ سب آشرم والے کریں۔ اور سنیں لیکن جتنی فرصت اور
ناطرفداری سنیاسی کو ہوتی ہے گرہستیوں کو نہیں۔ ہاں جو برہمن ہیں۔ ان
یہی کام ہے کہ مرد مردوں کو اور عورت عورتوں کو سچا وعظ کریں اور پڑھاویں۔ جتنی

برہمچریہ آشرم سے سنیاس

۱۵۔ سوال ا۔ جو برہمچریہ سے سنیاس ملیگا۔ اس کو نبھانا مشکل ہوگا۔ اور شہوت کا روکنا بھی نہائت مشکل ہے۔ اس لئے گرہستی بان پرستھ ہوکر جب بوڑھا ہوجائے۔ تبھی سنیاس لے۔ تو اچھا ہے؟

جواب :۔ جو نبھا نہ سکے۔ جو اس کو قابو نہ کرسکے۔ وہ برہمچریہ سے سنیاس نہ لے لیکن جو روک سکے۔ وہ کیوں نہ لے۔ جس آدمی نے وشئے (نفس پرستی) کے عیب اور منی کی حفاظت کے فوائد جان لئے ہیں۔ وہ نفس پرست کبھی نہیں ہوتا۔ اور اس کی منی بچار (فکر وغوض) کی آگ کے ایندھن کی مانند ہے۔ یعنی اسی میں صرف ہوجاتی ہے۔ جیسے حکیم اور دوا کی ضرورت بیمار کے لئے ہوتی ہے۔ ویسے تندرست کیلئے نہیں۔ اسی طرح جس مرد یا عورت کو علم۔ دھرم کی ترقی اور سب عام کی بھلائی کرنی ہی مقصود ہو۔ وہ شادی نہ کرے۔ جیسے پنچ شکھا وغیرہ مرد اور گارگی وغیرہ عورتیں ہوئی تھیں۔ اس لئے سنیاسی ہونا انہی آدمیوں کو واجب ہے۔ جو اس کی قابلیت رکھتے ہوں۔ اور جو اس قابل نہ ہوتے ہوئے سنیاس اختیار کریگا۔ وہ آپ ڈوبیگا اور دوسروں کو بھی ڈبائیگا۔ جیسے "سمراٹ" چکرورتی راجہ ہوتا ہے۔ ویسے ہی پری ورراٹ سنیاسی ہوتا ہے۔ کیونکہ راجہ اپنے ملک یا اپنے رشتہ داروں میں عزت پاتا ہے۔ اور سنیاسی سب جگہ عزت پاتا ہے۔

विद्वत्वं च नृपत्वं च नैव तुल्यं कदाचन ।
स्वदेशे पूज्यते राजा विद्वान् सर्वत्र पूज्यते ॥ १ ॥

یہ چانکیہ نیتی شاستر کا شلوک ہے۔ کہ عالم اور راجہ کی کبھی برابری نہیں ہوسکتی کیونکہ راجہ اپنے راج ہی میں عزت و توقیر پاتا ہے۔ اور عالم سب جگہ عزت و تعظیم حاصل کرتا ہے۔

تمام آشرموں کا مقصد

۱۶۔ اس لئے علم پڑھنے۔ نیک ہدایت لینے اور زوردار ہونے وغیرہ کے لئے برہمچریہ۔ سب قسم کے اچھے کاروبار کی تکمیل کے لئے گرہستھ۔ وچار۔ دھیان اور گیان بڑھانے، ریاضت کرنے کے لئے بان پرستھ اور وید وغیرہ ست شاستروں کی اشاعت۔ دھرم کے کاروبار کے حصول اور بُرے کام کے ترک سچی وعظ اور سب کے شکوک رفع کرتے وغیرہ کے لئے سنیاس آشرم ہے۔ لیکن جو اس سنیاس

विविधानि च रत्नानि विविक्तेषूपपादयेत् ॥

طرح طرح کے جواہرات سونا وغیرہ دولت ودکت یعنی سنیاسیوں کو دویں اور یہ شلوک بھی بے معنی ہے۔ کیونکہ سنیاسی کو سونا دینے سے یجمان نرک کو جاوے۔ تو چاندی۔ موتی۔ ہیرا وغیرہ دینے سے سورگ کو جائے گا۔

سوال:۔ یہ پنڈت جی اس کی عبارت پڑھنے میں بھول گئے۔ یہ ایسا ہے۔ کہ

यति हस्ते धनंदद्यात् ॥

یعنی جو سنیاسیوں کے ہاتھ میں دولت دیتا ہے۔ وہ نرک میں جاتا ہے؟

جواب:۔ یہ قول بھی کسی بے علم نے من گھڑت بنایا ہے۔ کیونکہ اگر ہاتھ میں دولت دینے سے دینے والا نرک کو جائے۔ تو کیا پاؤں پر دھرنے یا گٹھڑی باندھ کر دینے سے سورگ کو جائیگا؟ اس لئے ایسی من گھڑت بات قابل تسلیم نہیں۔ ہاں یہ بات تو ہے۔ کہ اگر سنیاسی ضرورت سے زیادہ رکھیگا۔ تو چور وغیرہ کے ہاتھوں تکلیف میں پڑے گا۔ اور اس کی محبت میں پھنس جائیگا۔ لیکن جو عالم ہے۔ وہ نامناسب کارروائی کبھی نہ کریگا۔ نہ محبت میں پھنسے گا۔ کیونکہ وہ پہلے گرہ آشرم میں یا برہمچریہ میں سب کچھ بھوگ یا دیکھ چکا ہے۔ اور جو برہمچریہ سے (سنیاسی) ہوتا ہے۔ وہ پورا ویراگی ہونے سے کبھی اور کہیں نہیں پھنستا۔

شرادھ میں سنیاسی کو کھوجن | ۱۴۔ **سوال:**۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ شرادھ میں سنیاسی آئے۔ یا کھانا کھائے۔ تو اس کے پتر بھاگ جائیں۔ اور نرک میں گریں؟

جواب:۔ اول تو مرے ہوئے پتروں (بزرگوں) کا آنا۔ اور کیا ہوا شرادھ مرے ہوئے پتروں کو پہنچنا ناممکن اور وید اور دلیل کے خلاف ہونے کی وجہ سے جھوٹ ہے اور جب آتے ہی نہیں۔ تو بھاگ کون جائیں گے؟ جب اپنے گناہ و ثواب کے مطابق ایشور کے انتظام سے مرنے کے پیچھے جیو (روح) جنم لیتے ہیں۔ تو ان کا آنا کیسے ہوسکتا ہے؟ اس لئے یہ بات بھی خود غرض پورانکوں اور بیراگیوں کی جھوٹی گھڑی ہوئی ہے ہاں یہ تو ٹھیک ہے۔ کہ جہاں سنیاسی جائیں گے۔ وہاں یہ مُردے کا شرادھ کرنے کا پاکھنڈ وغیرہ شاستروں کے برخلاف ہونے سے دور بھاگ جائے گا۔

چھٹا باب

راج دھرم یعنی قوانین سلطنت

[منو ۷ ۔ ۱ ۔ ۲]

राजधर्मान् प्रवक्ष्यामि यथावृत्तो भवेन्नृपः।
संभवश्च यथा तस्य सिद्धिश्च परमा यथा॥ १॥
ब्राह्मं प्राप्तेन संस्कारं क्षत्रियेण यथाविधि।
सर्वस्यास्य यथान्यायं कर्त्तव्यं परिरक्षणम्॥ २॥

منو کا قول کہ راجہ کیسا ہو؟ ۱۔ منو جی مہاراج رشیوں کو فرماتے ہیں۔ کہ چاروں ورن اور چاروں آشرم کا دستور العمل بیان کر چکے جد اب راج دھرم (سیاست ملکی) کو بیان کریں گے۔ یعنی جو اوصاف کہ راجہ میں ہونے چاہئیں اور جس طریقے پر ان کا حاصل ہونا اور ان میں کمال حاصل ہونا ممکن ہے۔ اس کی تشریح کی جائیگی (منو ۷-۱)

کھشتری کو واجب ہے۔ کہ فاضل برہمن کی مانند عالم اور تربیت یافتہ ہو کر اپنی تمام سلطنت کی حفاظت انصاف سے ٹھیک طور پر کرے (منو ۷ - ۲)

त्रीणि राजाना विदथे पुरूणि परि विश्वानि भूषथः सदांसि
॥ ऋ० ॥ मं० ३। सू० ३८। मं० ६॥

ویدوں میں تین آریہ سبھا ۲۔ دستور العمل اس کا یہ ہے:۔ ایشور نصیحت کرتا ہے۔ کہ راجہ اور رعیت مل کر راحت اور علم و ہنر کی ترقی کے متعلق راجہ اور رعیت کے تعلقات کی شکل میں جو فرائض ہیں۔ ان کے لئے تین قسم کی مجلسیں یعنی (۱) آریہ ودیا سبھا (تعلیم یافتہ لوگوں کی مجلس برائے اشاعت تعلیم) (۲) آریہ دھرم سبھا (دھرم اور اخلاق پھیلانے والی تعلیم یافتہ لوگوں کی مجلس) (۳) آریہ راج سبھا (انتظام سلطنت کے متعلق تعلیم یافتہ لوگوں کی مجلس) بنا کر تمام رعایا کو ہر طرح کے علم۔ آزادی۔ دھرم۔ نیک تربیت اور دولت وغیرہ سے آراستہ کریں (رگوید منڈل ۳ سوکت ۳۸ منتر ۶)

तं सभा च समितिश्च सेना च॥ १॥
अथर्व० कां १५। अनु० २। व० ९। मं० २॥

کا اعلےٰ دھرم یعنی سچا وعظ وغیرہ نہیں کرتے۔ وہ گرے ہوئے اور نرک گامی ہیں۔ اس لئے سنیاسیوں کو چاہئیے کہ سچا وعظ شنکا سمادھان (اعتراضات کے جواب دے کر تسلی کرنا) وغیرہ سچے شاستروں کی تدریس اور ویدوکت دھرم کی ترقی اور کوشش کے ساتھ دنیا کی اصلاح و بہبودی کریں۔

آج کل کے سادھو ۱۸۔ سوال: سنیاسی کے علاوہ جو سادھو بیراگی گوسائیں خاکی وغیرہ ہیں۔ وہ بھی سنیاس آشرم میں گنے جائیں گے یا نہیں؟

جواب:- نہیں۔ کیونکہ ان میں سنیاسی کی ایک بھی صفت نہیں۔ وہ وید کے خلاف اُلٹے راستے پر چل کر اپنے فرقہ کے بانیوں کے قول کو وید کی بجائے مانتے اور اپنے ہی مت کی تعریف کرتے ہیں۔ اور جھوٹے بکھیڑے میں پھنس کر اپنی خود غرضی کے لئے دوسروں کو اپنے اپنے مت میں پھنساتے ہیں۔ اصلاح کرنی تو دُور رہی۔ اس کی بجائے دُنیا کو بہکا کر ذلیل حالت میں پہنچاتے اور اپنی مطلب براری کرتے ہیں۔ اس لئے ان کو سنیاس آشرم میں نہیں گن سکتے۔ بلکہ یہ سوارتھ آشرمی (خود غرض) تو پکے ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں۔

سچے سنیاسی کون ہیں؟ جو خود دھرم پر چل کر سب دُنیا کو چلاتے ہیں۔ جو اس لوک میں یعنی موجودہ جنم میں اور پرلوک میں راحت کا خود بھوگ کرتے اور سب دُنیا کو کراتے ہیں۔ وہی دھرماتما لوگ سنیاسی اور مہاتما ہیں۔

یہ مختصراً سنیاس آشرم کی ہدایت لکھی ہے۔ اب اس کے آگے راج پرجا دھرم کا مضمون لکھا جائیگا۔

شریمد سوامی دیانند سرسوتی جی کی بنائی ہوئی
سلیس زبان سے آراستہ ستیارتھ
پرکاش کا پانچواں باب ختم ہوا۔

اتھرو وید میں راجہ کے اوصاف

۵۔ اے انسانو! جو شخص انسانوں میں سب سے زیادہ شان و شوکت والا ہو۔ جو دشمن کو جیت سکے۔ اور آپ ان سے مغلوب نہ ہو سکے جو بادشاہوں میں سب پر حاوی اور غالب ہو۔ پریذیڈنٹ (اعلےٰ افسر سبھا) ہونے کی پوری قابلیت رکھتا ہو۔ قابل تعریف اوصاف و افعال و عادات والا ہو۔ لائق تعظیم ہو۔ اس لیاقت کا ہو کہ لوگ اس کے پاس جائیں۔ اور پناہ لیں۔ جس کی سب آرزو کریں اس کو میر مجلس اور بادشاہ بنانا چاہیئے (اتھرو وید ۶-۱۰-۴-۹۰-۱)

इमं देवा असपत्नं सुवध्वं महते क्षत्राय महते ज्यैष्ठ्याय महते जानराज्यायेन्द्रियाय ॥ यजु० अ० ९। मं० ४०॥

راجہ کیسے آدمی کو بناویں

۶۔ اے ذی علم مدبران سلطنت و اہل رعایا۔ تم لوگ تمام روئے زمین کی ایک سلطنت ہونے کی غرض سے سب سے اعلےٰ رتبہ پانے کے منشا سے ایسی حکومت کے مدعا سے جس میں بڑے بڑے عالم و فاضل جمع ہوں نیز راجہ کو غایت درجہ کی جاہ و حشمت رکھنے والی سلطنت اور دولت کی ترقی کے لیئے بالاتفاق اس قسم کے اعلےٰ عہدیدار سبھا یعنی راجہ کو جو ہر وقعہ پر رو رعایت سے بری۔ پورا عالم۔ با اخلاق اور سب کا دوست ہو۔ حاکم اعلےٰ تسلیم کر کے تمام زمین کو دشمنوں سے خالی کرو (یجر ۹-۴۰)

स्थिरा वः सन्त्वायुधा पराणुदे वीळू उत प्रतिष्कभे। युष्माकमस्तु तविषी पनीयसी मा मर्त्यस्य मायिनः॥ ऋ० मं० १। सू० ३९। मं० २॥

(رگ ۱-۳۹-۲)

دھرماتما راجہ کی سلطنت بڑھتی رہتی ہے

۷۔ ایشور ہدایت فرماتا ہے۔ کہ اے حاکم لوگو تمہارے آگنیں ہتھیار وغیرہ از قسم استر اور توپ تفنگ تیر تلوار وغیرہ۔ مخالفوں کو مغلوب کرنے اور ان کو روکنے کے لیئے قابل تعریف اور مضبوط ہوں۔ تمہاری فوج تعریف کے لائق ہو۔ تاکہ تم لوگ ہمیشہ فتحیاب ہوتے رہو۔ لیکن جو شخص برے اور ظلم کے کام کرتا ہے۔ اس کو مذکورہ بالا چیزیں نصیب نہ ہوں۔ مطلب یہ ہے۔ کہ جب تک دھرم پر چلتے رہتے ہیں تبتک سلطنت بڑھتی رہتی ہے۔ اور جب بد اعمال ہو جاتے ہیں تو راج نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ (رگوید منڈل ۱۔ سوکت ۳۹ منتر ۲)

تینوں سبھاؤں کی تقسیم

۸۔ بڑے بڑے ذی علموں کو مجلس اشاعت علم کے عہدیدار

सभ्य सभां मे पाहि ये च सभ्याः सभासदः ॥ ६ ॥

अथर्व० कां० १९ । अनु० ७ । व० ५५ । मं० ६ ॥

راجہ اور سبھا کے لوگ ایک دوسرے کے ماتحت رہیں

(۳) ارتھ :- اس آئین سلطنت اور صیغہ جنگ کے انتظام کو یہ تینوں مجلسیں اور فوج ملکر کریں۔ (اتھروید کانڈ ۱۵ انوواک ورگ ۹- منتر ۲)

ارکین مجلس کے لئے لازمی ہے۔ کہ بادشاہ جملہ ممبران کو اس طرح مخاطب کرے کہ اے لائق اور سربرآوردہ ممبرو! میری مجلس کے آئین کو جو کہ دھرم سے وابستہ ہیں عمل میں لاؤ۔ اسی طرح لائق ممبران کا بھی فرض ہے۔ کہ مجلس کے دستور العمل پر کاربند ہوں (اتھروید ۱۹-۵۵-۶) مدعا یہ ہے۔ کہ راجا کو خود مختاری کے طور پر سلطنت کے مکمل اختیارات نہ دیئے جائیں۔ بلکہ بادشاہ جو میر انجمن ہے۔ انجمن اس کی محتاج ہے۔ اور انجمن کا محتاج بادشاہ نیز بادشاہ اور انجمن محتاج رعایا کے ہوں اور رعایا محتاج بادشاہ اور انجمن کی۔

राष्ट्रमेव विश्याहन्ति तस्माद्राष्ट्री विशं घातुकः ।

विशमेव राष्ट्रायाद्यां करोति तस्माद्राष्ट्री विशमत्ति न पुष्टं पशु

تباہی راجہ کے مطلق العنان ہونے سے

(۴) اگر ایسا نہ کرو گے۔ تو یہ نتیجہ نکلیگا کہ حکمران جماعت اگر خود مختار رہے گی۔ تو بلاشبہ وہ حکومت کے نشہ میں رعایا کو برباد کرتی رہیگی۔ کیونکہ اکیلا آزاد مطلق بادشاہ مستی میں آکر رعایا کو تباہ کرتا ہے۔ یعنی ایسا بادشاہ رعایا کو کھاتا چلا جاتا ہے۔ یعنی سخت تکلیف دیتا ہے۔ پس سلطنت میں کسی ایک کو قطعی اختیار روا نہیں کرنا چاہیئے۔ جس طرح ببر شیر و گوشت کھانیوالے جانور خوشنما اور موٹے تازے جانداروں کو مار کر کھا جاتے ہیں۔ اسی طرح خود مختار بادشاہ رعایا کو تباہ کرتا ہے۔ یعنی کسی کو اپنے سے بڑا نہیں ہونے دیتا۔ صاحب دولت کو لوٹ کھسوٹ کر اور جبراً تاوان لیکر اپنی ذاتی خواہشات کو پورا کرتا ہے (شتپتھ برہمن کانڈ ۱۳ پرپاٹھک ۲- برہمن ۳- کنڈکا ۸)

इन्द्रो जयाति न परा जयाता अधिराजो राजसु राजयातै ।

चर्कृत्य ईड्यः वन्द्यश्चोपसद्यो नमस्यो भवेह ॥ अथर्व० कां० ६

ڈنڈ یعنی تعزیر

۱۰- بادشاہ دراصل کون ہے؟

स राजा पुरुषो दण्डः स नेता शासिता च सः ।
चतुर्णामाश्रमाणां च धर्मस्य प्रतिभूः स्मृतः ॥ १ ॥
दण्डः शास्ति प्रजाः सर्वा दण्ड एवाभिरक्षति ।
दण्डः सुप्तेषु जागर्ति दण्डं धर्मं विदुर्बुधाः ॥ २ ॥
समीक्ष्य स धृतः सम्यक् सर्वा रञ्जयति प्रजाः ।
असमीक्ष्य प्रणीतस्तु विनाशयति सर्वतः ॥ ३ ॥
दुष्येयुः सर्ववर्णाश्च भिद्येरन्सर्वसेतवः ।
सर्वलोकप्रकोपश्च भवेद्दण्डस्य विभ्रमात् ॥ ४ ॥
यत्र श्यामो लोहिताक्षो दण्डश्चरति पापहा ।
प्रजास्तत्र न मुह्यन्ति नेता चेत्साधु पश्यति ॥ ५ ॥
तस्याहुः संप्रणेतारं राजानं सत्यवादिनम् ।
समीक्ष्य कारिणं प्राज्ञं धर्मकामार्थकोविदम् ॥ ६ ॥
तं राजा प्रणयन्सम्यक् त्रिवर्गेणाभिवर्द्धते ।
कामात्मा विषमः क्षुद्रो दण्डेनैव निहन्यते ॥ ७ ॥
दण्डो हि सुमहत्तेजो दुर्धरश्चाकृतात्मभिः ।
धर्माद्विचलितं हन्ति नृपमेव सबान्धवम् ॥ ८ ॥
सोऽसहायेन मूढेन लुब्धेनाकृतबुद्धिना ।
न शक्यो न्यायतो नेतुं सक्तेन विषयेषु च ॥ ९ ॥
शुचिना सत्यसन्धेन यथाशास्त्रानुसारिणा ।
प्रणेतुं शक्यते दण्डः सुसहायेन धीमता ॥ १० ॥

(منو ۷- ۱۷- تا ۱۹ ۔ ۲۴ ۔ ۲۶ ۔ ۲۸ ۔ ۳۰ - ۳۱)

۱- جو تعزیر ہے۔ وہی پُرش۔ راجا۔ وہی انصاف کو رواج دینے والا۔ سب پر حکومت کرنیوالا۔ وہی چاروں ورن اور چاروں آشرم کے فرائض کا کفیل (ضامن) ہے (منو ۷-۱۷) وہی رعایا کا حاکم جملہ رعایا کا محافظ سوتے ہوئے اہل رعایا میں بیدار رہے۔ اس لئے عاقل لوگ تعزیر ہی کو دھرم کہتے ہیں (منو ۷-۱۸) تعزیر کے عمل کو اگر اچھی طرح سوچ سمجھ کر اختیار کریں۔ تو وہ تمام رعایا کو دلشاد کر دیتا ہے اور اگر بلا سوچے سمجھے کام میں لائیں۔ تو بادشاہی کو تباہ کر ڈالتا ہے۔ (منو ۷-۱۹) شک نہیں کہ بلا تعزیر سب ورن مذموم ہو جائیں اور انتظام سب درہم برہم ہو جائے۔ بغیر تعزیر ٹھیک طور پر عمل میں نہ آوے۔ تو سب لوگوں میں جوش پھیل جائے (منو ۷-۲۴) جہاں سیاہ فام۔ سرخ چشم اور خوفناک آدمی کی طرح بداعمال کا نیست و نابود

مقرر کریں۔ دھرم دوست فاضلوں کو عہدیداران انجمن اشاعت دھرم بنائیں۔ اور لائق تعریف انصاف پسند اصحاب کو انجمن انتظام سلطنت میں منصب دیویں۔ اور ان سب میں جو عمدہ ترا وصاف عمل اور مزاج رکھنے والا عظیم الشان آدمی ہو۔ اس کو انجمن شاہی کا سرپرست مان کر سب طرح ترقی کریں۔ تینوں مجلسوں کی اتفاق رائے سے انتظام ملکی کے جو عمدہ قاعدے مرتب ہوں۔ سب ان پر کاربند ہوں۔ رفاہ عام کے کاموں میں اتفاق کریں۔ عوام الناس کی بہتری میں دوسروں کے تابع رہیں۔ اور دیگر نیک امور یعنی گھر کے کاموں میں خود مختار رہیں۔

इन्द्राऽनिलयमार्काणामग्नेश्च वरुणस्य च ।
चन्द्रवित्तेशयोश्चैव मात्रा निर्हृत्य शाश्वतीः ॥ १ ॥
तपत्यादित्यवच्चैव चक्षूंषि च मनांसि च ।
न च तं भुवि शक्नोति कश्चिदप्यभिवीक्षितुम् ॥ २ ॥
सोऽग्निर्भवति वायुश्च सोऽर्कः सोमः स धर्मराट् ।
स कुबेरः स वरुणः स महेन्द्रः प्रभावतः ॥ ३ ॥

سبھاپتی کے اوصاف | ۹۔ مزید براں اس سبھاپتی کے اوصاف کیسے ہونے چاہئیں؟

وہ ممبر مجلس بادشاہ بجلی کی مانند فی الفور قابو پانیوالا ہو۔ مثل ہوا کے سب کو جان کی طرح پیارا ہو۔ دل کی باتوں کو جاننے والا۔ زور رعایت سے بری۔ عادلانہ سلوک کرنے والا ہو۔ دھرم اور علم کی روشنی پھیلانے کیلئے مثل آفتاب کے ہو۔ تاریکی یعنی جہالت کے دور کرنیوالا ظلم اور بیداد کے انسداد کرنے والا۔ بدچلن لوگوں کو خاک کر دینے کے لئے آگ جیسا ہو دشمن یعنی باندھنے والے کی طرح (ایسے مادہ وغیرہ کی مانند جس میں باندھنے کی طاقت ہے) شریروں کو طرح طرح سے باندھنے (قید کرنے) والا ہو۔ چاند کی طرح لوگوں کو خوش رکھنے والا ہو۔ محافظ دولت کی طرح خزانوں کو پُر کرنے والا ہو (منو ۷۔۴)

جو سورج کی طرح جلال والا اور سب کے ظاہر و باطن پر اپنے جلال کی تاثیر سے اثر کرنیوالا ہو۔ جسکو سخت نگاہ سے دیکھنے کے لئے روئے زمین پر کسی کو بھی مجال نہ ہو (منو ۷۔۶) جو بذات خود مثل آگ ہوا۔ سورج اور چاند کے ہو۔ دھرم پھیلانیوالا۔ دولت بخشنے والا بدمعاشوں کو قید کرنیوالا۔ بڑی جاہ و حشمت والا ہو۔ وہی اس قابل ہے۔ کہ ممبر مجلس اور صاحب انجمن ہو (منو ۷۔۷)

کا منصب نیز سررشتۂ تحریر کے تمام کاموں کی افسری اور سب پر حاوی سب پر حاکم یعنی رتبۂ سلطنت ان چاروں اقتداروں پر ایسے لوگوں کو مقرر کرنا چاہیئے۔ جو وید اور شاستر کے پورے عالم فاضل دھرماتما۔ غالب الحواس عمدہ اخلاق والے ہوں سپہ سالار اعظم وزیر اعظم عدالتہائے کا افسر اعظم اور راجا۔ یہ چاروں سب علموں میں ماہر ہونے چاہئیں (منو ۱۲-۱۰۰)

کونسا دستور العمل قابل عمل ہے

۱۲۔ کم سے کم دس عالموں کی یا بہت ہی کم عالم ہوں تو تین عالموں کی انجمن جو آئین بنائے۔ کوئی انسان اس واجب التعمیل آئین سے انحراف نہ کرے (منو ۱۲-۱۱۰)

اس انجمن میں چاروں ویدوں کے عالم نیز منطق۔ نروکت (لغات وید) دھرم شاستر وغیرہ کے عالم فاضل ممبران انجمن ہوں لیکن اگر وہ برہمچاری (خانہ داری کے اختیار کرنے سے پیشتر کی حالت میں) گرہستی (خانہ دار) وان پرستھی (جو کہ خانہ داری کو ترک کر دیتے ہیں) ہوں۔ تو ایسی انجمن میں دس عالموں سے کم نہ ہونے چاہئیں۔ (منو ۱۲-۱۱۱) رگوید یجروید سام وید کے عالم اگر تین شخص بھی رکن انجمن ہو کر آئین باندھیں تو اس انجمن کی باندھی ہوئی آئین کا عدول بھی کوئی شخص نہ کرے (منو ۱۲-۱۱۲) تمام ویدوں کا جاننے والا دوجوں میں افضل سنیاسی بذات اکیلا ہی جس امر کی بابت قانون بنائے یا آئین باندھے وہی عمدہ واجب التعمیل ہے (منو ۱۲-۱۱۳) بے علم ہزاروں۔ لاکھوں کروڑوں مل کر بھی کوئی آئین باندھیں۔ تو اسے کبھی تسلیم نہ کرنا چاہیئے۔ (منو ۱۲-۱۱۴) کیونکہ جو لوگ پیدائش ہی سے برہمچریہ اور راست گوئی وغیرہ کے عہد سے یا ویدوں کی تعلیم اور وچار سے محروم مثل شودر کے چلے آتے ہیں ایسے ہزاروں شخصوں کی جماعت بھی انجمن نہیں کہلاتی۔ (منو ۱۲-۱۱۵)

جاہلوں کا قانون نہ مانیں

۱۳۔ بے علم۔ بیوقوف۔ ویدوں کے نہ جاننے والے جو فرائض بتلائیں۔ ان کو کبھی تسلیم نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ بے علموں کے بتائے ہوئے فرائض کے مطابق جو لوگ عمل کرتے ہیں۔ ان کے پیچھے سینکڑوں برائیاں لگ جاتی ہیں۔ اس لئے ودیا سبھا دھرم سبھا اور راج سبھاؤں میں بیوقوفوں کو کبھی بھرتی نہیں کرنا چاہیئے بلکہ ہمیشہ صاحب علم اور دھرم پر چلنے والے لوگوں کو مقرر کرنا چاہیئے۔

त्रैविद्येभ्यस्त्रयीं विद्यां दण्डनीतिं च शाश्वतीम् ।

आन्वीक्षिकीं चात्मविद्यां वार्तारम्भांश्च लोकतः ॥ १ ॥

رنیوالا عمل تعزیر تھوم رہا ہے۔ وہاں رعایا موہ (عدم تمیز نیک و بد) میں نہ پڑ کر عیبوں سے پاک رہتی ہے۔ بشرطیکہ تعزیر کو کام میں لانیوالا۔ دروغ گوئی سے بری عالم آدمی ہو (منو ۷۔ ۲۵) عام لوگ اسی کو عامل تعزیر مانتے ہیں۔ جو راست گو اور بغور کارروائی کرنیوالا ہو۔ عاقل ہو۔ دھرم دولت اور مطلب کی کامیابی حاصل کرنے میں دانشمند حاکم ہو (منو ۷۔ ۲۶) جو بادشاہ تعزیر کو عمدگی سے کام میں لاتا ہے۔ وہ دھرم۔ دولت اور مقصود کی کامیابی کو بڑھاتا ہے۔ اور جو عیاش۔ کج مزاج۔ حاسد۔ تنگدل۔ کم عقل حکمران افسر ہے۔ وہ تعزیر ہی سے مارا جاتا ہے (منو ۷۔ ۲۷) چونکہ عمل تعزیر از حد جلال والا ہے۔ اس لئے اس کو جاہل اور ادھرمی آدمی اختیار نہیں کر سکتا۔ اور یہ ظالم و بے انصاف حاکم کو برباد کر دیتا ہے (منو ۷۔ ۲۸) کیونکہ جو انسان حق پرستوں کی مدد تعلیم اور نیک تربیت سے محروم نفسانی لذتوں میں پھنسا ہوا اور عقل سے بے نصیب ہے۔ وہ کبھی اس قابل نہیں ہو سکتا کہ انصاف کے ساتھ تعزیر کو کام میں لائے (منو ۷۔ ۳۰) جو پاک دل۔ راستی شعار۔ راست بازوں کا مجلیس۔ ٹھیک اصول سیاست کے مطابق چلنے والا۔ نیک مردوں کی مدد پانیوالا عاقل آدمی ہے۔ وہی تعزیری عمل میں قادر ہوتا ہے (منو ۷۔ ۳۱)

सैनापत्यं च राज्यं च दण्डनेतृत्वमेव च ।
सर्वलोकाधिपत्यं च वेदशास्त्रविदर्हति ॥ १ ॥
दशावरा वा परिषद्यं धर्मं परिकल्पयेत् ।
त्र्यवरा वापि वृत्तस्था तं धर्मं न विचालयेत् ॥ २ ॥
त्रैविद्यो हैतुकस्तर्की नैरुक्तो धर्मपाठकः ।
त्रयश्चाश्रमिणः पूर्वे परिषत्स्याद्दशावरा ॥ ३ ॥
ऋग्वेदविद्यजुर्विच्च सामवेदविदेव च ।
त्र्यवरा परिषज्ज्ञेया धर्मसंशयनिर्णये ॥ ४ ॥
एकोपि वेदविद्धर्मं यं व्यवस्येद् द्विजोत्तमः ।
स विज्ञेयः परो धर्मो नाज्ञानामुदितोऽयुतैः ॥ ५ ॥
अव्रतानाममन्त्राणां जातिमात्रोपजीविनाम् ।
सहस्रशः समेतानां परिषत्त्वं न विद्यते ॥ ६ ॥
यं वदन्ति तमोभूता मूर्खा धर्ममतद्विदः ।
तत्पापं शतधा भूत्वा तद्वक्तॄननुगच्छति ॥ ७ ॥

منو ۱۲۔ ۱۰۰۔ ۱۱۰ تا ۱۱۵

چار اعلیٰ عہدوں کی تقسیم || ا۔ جمیع افواج کی افسری اور فوجی افسران پر شاہی اہتمام رکھنے

کرنے کا طریق سیکھ کر اہل مجلس و میر مجلس بننے کے قابل ہوں (منو ۷ - ۴۳م)

راجا اور سبھا سد غالب الحواس رہیں

۱۵- جملہ اہلیان مجلس و میر مجلس کو لازم ہے۔ کہ حواس کو مغلوب کر کے اپنے قابو میں رکھیں۔ اور ہمیشہ دھرم پر عمل کریں۔ اور ادھرم سے پرہیز رکھیں اور اس کے لئے رات اور دن کے مقررہ وقت میں یوگ کی مشق کرتے رہیں۔ کیونکہ اپنے حواس یعنی من۔ پران اور جسم پر قابو پانے کے بغیر (جو بمنزلہ اندرونی رعایا کے ہیں) کوئی شخص بیرونی رعایا کو قابو میں لانے کے قابل نہیں ہو سکتا۔ (منو ۷ - ۴۴م)

کام، کرودھ سے پیدا شدہ عیبوں کو تیاگیں

۱۶- مضبوط دل ہو کر جو نفس پرستی سے دس اور غصہ سے ظہور میں آنے والے آٹھ عیبوں کو (جن میں پھنسکر انسان بڑی مشکل سے نکلتا ہے) کوشش کر کے چھوڑ چھوڑا دینا چاہیئے۔ کیونکہ جو راجہ لذات نفسانی سے پیدا ہوئے دس عادات بد میں پھنستا ہے۔ وہ ارتھ یعنی حکومت و دولت وغیرہ اور دھرم سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور جو غصہ سے ظہور میں آنیوالے آٹھ عیبوں میں پھنستا ہے۔ وہ جسم سے بھی محروم ہو جاتا ہے (منو ۷ - ۴۶م)

نفسانی لذتوں سے پیدا ہوئے عیبوں کا شمار سنئے (۱) شکار کھیلنا (۲) چوپڑ کھیلنا جوا بازی وغیرہ (۳) دن میں سونا (۴) شہوانی بات چیت یا دوسرے کی غیبت کرنا (۵) عورت کی بہت صحبت (۶) نشہ والی چیزوں یعنی شراب افیون۔ بھنگ۔ گانجہ چرس وغیرہ کا استعمال (۷) گانا (۸) بجانا (۹) ناچنا یا ناچ کرانا۔ سننا اور دیکھنا (۱۰) بے فائدہ ادھر ادھر گھومتے رہنا۔ یہ دس "کام" سے پیدا شدہ عیب ہیں (منو ۷ - ۴۷م)

غضب سے پیدا شدہ عیبوں کا شمار یہ ہے (۱) چغلی کرنا (۲) بلا وچارے اور بالجبر کسی کی عورت سے برا کام کرنا (۳) بغض رکھنا (۴) حسد یعنی دوسرے کی بڑائی یا ترقی دیکھکر جلتے رہنا (۵) عیبوں میں خوبی بتانا اور خوبیوں میں عیب ڈھونڈنا (۶) ادھرم سے ملے ہوئے برے کاموں میں دولت وغیرہ کا خرچ کرنا (۷) سخت کلامی کرنا (۸) بلا قصور سخت کلامی سے پیش آنا۔ زیادہ سزا دینا۔ یہ آٹھ نقص غضب سے پیدا ہوتے ہیں (منو ۷ - ۴۸م)

سب عالم لوگ نفس امارہ اور غضب سے پیدا ہوئی برائیوں کی جڑ (جو کہ لوبھ یعنی حرص و طمع ہے) کو جانتے ہیں جس سے کہ یہ سب نقص آدمی میں آجاتے ہیں۔ ان کو ہمت کر چھوڑ دینا چاہیئے منو ۷ - ۴۹م

इन्द्रियाणां जये योगं समातिष्ठेद्दिवानिशम् ।
जितेन्द्रियो हि शक्नोति वशे स्थापयितुं प्रजाः ॥ २ ॥
दश कामसमुत्थानि तथाष्टौ क्रोधजानि च ।
व्यसनानि दुरन्तानि प्रयत्नेन विवर्जयेत् ॥ ३ ॥
कामजेषु प्रसक्तो हि व्यसनेषु महीपतिः ।
वियुज्यतेऽर्थधर्माभ्यां क्रोधजेष्वात्मनैव तु ॥ ४ ॥
मृगयाक्षो दिवास्वप्नः परीवादः स्त्रियो मदः ।
तौर्यत्रिकं वृथाट्या च कामजो दशको गणः ॥ ५ ॥
पैशुन्यं साहसं द्रोह ईर्ष्यासूयार्थदूषणम् ।
वाग्दण्डजं च पारुष्यं क्रोधजोऽपि गणोऽष्टकः ॥ ६ ॥
द्वयोरप्येतयोर्मूलं यं सर्वे कवयो विदुः ।
तं यत्नेन जयेल्लोभं तज्जावेतावुभौ गणौ ॥ ७ ॥
पानमक्षाः स्त्रियश्चैव मृगया च यथाक्रमम् ।
एतत्कष्टतमं विद्याच्चतुष्कं कामजे गणे ॥ ८ ॥
दण्डस्य पातनं चैव वाक्पारुष्यार्थदूषणे ।
क्रोधजेऽपि गणे विद्यात्कष्टमेतत्त्रिकं सदा ॥ ९ ॥
सप्तकस्यास्य वर्गस्य सर्वत्रैवानुषङ्गिणः ।
पूर्वं पूर्वं गुरुतरं विद्याद्व्यसनमात्मवान् ॥ १० ॥
व्यसनस्य च मृत्योश्च व्यसनं कष्टमुच्यते ।
व्यसन्यधोऽधो व्रजति स्वर्यात्यव्यसनी मृतः ॥ ११ ॥

[मनु० ७ । ४४-५३]

راجہ اور سبھا سد کی نامزدگی دو یا پڑھ چکنے کے بعد

یہ راجہ اور راج سبھا کے رکن تب ہی ہو سکتے ہیں جبکہ وہ چاروں ویدوں کی تعلیم سے واقف ہوں (اعمال عبادت اور معرفت سے جاننے والوں سے ... علوم یعنی قدیم علم تعزیرات اور اخلاق (یعنی صفات و افعال و خصائل ذات باری کو ٹھیک ٹھیک جاننے کے متعلق علم الٰہی اور عوام کیساتھ گفتگو

सम्यगर्थसमाहर्तॄनमात्यान्सुपरीक्षितान् ॥ ५ ॥
निवर्त्तेतास्य यावद्भिरितिकर्त्तव्यता नृभिः ।
तावतोऽतन्द्रितान् दक्षान् प्रकुर्वीत विचक्षणान् ॥ ६ ॥
तेषामर्थे नियुञ्जीत शूरान् दक्षान् कुलोद्गतान् ।
शुचीनाकरकर्मान्ते भीरूनन्तर्निवेशने ॥ ७ ॥
दूतं चैव प्रकुर्वीत सर्वशास्त्रविशारदम् ।
इङ्गिताकारचेष्टज्ञं शुचिं दक्षं कुलोद्गतम् ॥ ८ ॥
अनुरक्तः शुचिर्दक्षः स्मृतिमान् देशकालवित् ।
वपुष्मान्वीतभीर्वाग्मी दूतो राज्ञः प्रशस्यते ॥ ९ ॥
मनु० [७ । ५४-५७ । ६०-६४]

منو ۷ - ۵۴ تا ۵۷ ۔ ۶۰ تا ۶۴

وزیر کیسے ہوں؟

۱۷- جو آدمی اپنے ہی راج اور ملک میں پیدا ہوئے ہوں۔ وید وغیرہ شاستروں کے جاننے والے اور بہادر ہوں۔ جن کا کوئی منصوبہ یا قصد خالی از نتیجہ نہ ہو۔ جو اچھے خاندانی ہوں۔ اور جن کی آزمائش بخوبی ہو چکی ہو۔ ایسے سات یا آٹھ ہوشیار اور دیانتدار وزیر مقرر کرنے چاہئیں (منو ۷-۵۴) کیونکہ بلا خاص امداد کے جو آسان کام ہے۔ وہ بھی ایک آدمی کے کرنے میں مشکل ہو جاتا ہے۔ جب ایسی صورت ہے۔ تو سلطنت جیسا بھاری کام کب ایک سے سر انجام پا سکتا ہے۔ اسلئے ایک ہی راجہ اور اسکی عقل پر سلطنت کے کاروبار کا دار ومدار رکھنا بہت ہی برا کام ہے (منو ۷-۵۵)

معاملات خارجیہ

۱۸- پس سبھاپتی کو واجب ہے۔ کہ سلطنت کے کاروبار میں ہوشیار اور عالم وزراء سے روزمرہ صلاح ومشورہ ان چھ امور کی نسبت کیا کرے یعنی عام طور پر کسی سے صلح (۱) کسی سے لڑائی کرنا (۲) موقع شناسی کرکے خاموش رہنا یعنی اپنے راج کی حفاظت کرکے بیٹھے رہنا (۳) جب اپنا اقبال ترقی پر ہو۔ تب بد اندیش دشمن پر حملہ کرنا (۴) راج کی بنیاد فوج اور خزانہ وغیرہ کی حفاظت جو جو ملک ہاتھ آویں۔ ان میں امن قائم کرنا۔ اور فسادوں کو رفع کرنا (منو ۷-۵۶) غور وفکر سے کام کرنا چاہئیے۔ یعنی اہل سبھا کا علیحدہ علیحدہ اور اپنا اپنا مشورہ اور رائے کو سنکر کثرت رائے سے جو کام کہ معاملات میں سے اپنے اور دوسروں کیلئے مفید مطلب ہو وہ کرنا چاہئیے تو

چار عیب (۱) شراب وغیرہ یعنی نشہ کی چیزوں کا استعمال (۲) پاسہ وغیرہ سے جوا کھیلنا (۳) عورات کی بہت صحبت (۴) شکار کھیلنا - یہ چار بڑے سخت عیب ہیں (منو ۷ - ۵۰)

اور غضب سے پیدا شدہ عیوب ہیں (۱) بلا قصور سزا دینا (۲) سخت کلامی کرنا (۳) دولت وغیرہ کا بے انصافی میں خرچ کرنا - یہ تین سخت تکلیف دہ نقص ہیں (منو ۷ - ۵۱)

ہر دو کام سے اور کرودھ سے پیدا شدہ نقائص میں سے جو یہ سات عیب بیان کئے ہیں - ان میں سے ہر عیب اپنے سے اگلے کی نسبت یعنی بیفائدہ خرچ کرنے کی نسبت سخت کلامی سخت کلامی کی نسبت بے انصافی اور بے انصافی سے سزا دینا - اس کی نسبت شکار کھیلنا - اسکی نسبت عورات کے ساتھ زیادہ صحبت اسکی نسبت قمار بازی کی شرطیں لگانا اور اس کی نسبت شراب وغیرہ کا استعمال زیادہ خراب عادت ہے (منو ۷ - ۵۲)

اس میں یہ یقینی بات ہے کہ عیبوں میں پھنس جانے کی نسبت مرجانا اچھا ہے کیونکہ جو بدچلن آدمی ہے - اگر وہ زیادہ زندہ رہیگا - تو زیادہ سے زیادہ گناہ کر کے نیچے گرتا جائیگا یعنی زیادہ سے زیادہ دکھ میں مبتلا ہوتا جائیگا - اور جو کسی عیب میں نہیں پھنسا وہ مر بھی جاوے گا - تو سکھ حاصل کرتا رہے گا - اسلئے راجہ کو خصوصاً اور سب آدمیوں کو عموماً واجب ہے کہ کبھی شکار اور شراب نوشی وغیرہ بُرے کاموں میں نہ پھنسیں - اور عادات بد سے الگ ہو کر عمدہ اوصاف اور عمل اور مزاج کا ہمیشہ برتاؤ رکھیں اور اچھے اچھے کام کیا کریں (منو ۷ - ۵۳)

(راج سبھا کے ممبر اور وزرائے سلطنت کیسے ہونے چاہئیں)

मौलान् शास्त्रविदः शूरांल्लब्धलक्षान् कुलोद्गतान् ।
सचिवान्सप्त चाष्टौ वा प्रकुर्वीत परीक्षितान् ॥ १ ॥
अपि यत्सुकरं कर्म तदप्येकेन दुष्करम् ।
विशेषतोऽसहायेन किन्तु राज्यं महोदयम् ॥ २ ॥
तैः सार्द्धं चिन्तयेन्नित्यं सामान्यं सन्धिविग्रहम् ।
स्थानं समुदयं गुप्तिं लब्धप्रशमनानि च ॥ ३ ॥
तेषां स्वं स्वमभिप्रायमुपलभ्य पृथक् पृथक् ।
समस्तानाञ्च कार्येषु विदध्याद्धितमात्मनः ॥ ४ ॥
अन्यानपि प्रकुर्वीत शुचीन् प्राज्ञानवस्थितान् ।

तस्मादायुधसम्पन्नं धनधान्येन वाहनैः ।
ब्राह्मणैः शिल्पिभिर्यन्त्रैर्यवसेनोदकेन च ॥ ६ ॥
तस्य मध्ये सुपर्याप्त कारयेद्गृहमात्मनः ।
गुप्त सवत्तुक शुभ्र जलवृक्षसमन्वितम् ॥ ७ ॥
तदध्यास्योद्वहेद्भार्यां सवर्णां लक्षणान्विताम् ।
कुले महति सम्भूतां हृद्यां रूपगुणान्विताम् ॥ ८ ॥
पुरोहित : कुर्वीत वृणुयादेव चर्त्विजम् ।
तेऽस्य गृह्याणि क र्माणि कुर्य्युर्वै तानि कानि च ॥ ९ ॥

کاروبار سلطنت کی تقسیم
۲۱ - افسر فوجداری کے زیر اہتمام سزادہی کے علیحدہ قوانین ہونے چاہئیں۔ تاکہ ظالمانہ سزا نہ ہونے پائے۔ راجہ کے ماتحت خزانہ اور کاروبار ملک داری ہو۔ انجمن کے ماتحت تمام کام ہوں۔ صلح و جنگ کا اہتمام سفیر کے ہاتھ میں رکھا جائے۔

سفیر کی تعریف
۲۲ - سفیر اس کو کہتے ہیں۔ جو نا اتفاق میں اتفاق کرا دے۔ اور بدخواہوں کے جتھوں کو توڑ پھوڑ دیوے۔ سفیر کا عمل ایسا ہونا چاہئیے جس سے دشمنوں میں پھوٹ پڑ جائے یا ممبر مجلس و مجلس کے لوگ یا سفیر وغیرہ فریق مخالف کی حکومت کے منصوبوں کو قرار واقعی معلوم کر کے ایسی تجاویز عمل میں لائیں۔ کہ جن سے اپنی سلطنت کو نقصان نہ پہنچے منو ۷-۶۸

شہر اور دار الخلافہ
۲۳ - اس لئے عمدہ جنگل اور سامان رسد اور سرمایہ و دولت سے مالا مال ملک میں ایک قلعہ مسلح آدمیوں سے معمور مٹی سے بنا ہوا۔ اور چاروں طرف پانی سے گھرا ہو جس کے چاروں طرف جنگل۔ فوج اور پہاڑ رہوں۔ اس کے درمیان شہر کو آباد کرنا چاہئیے (منو ۷-۷۰) شہر کے چاروں طرف شہر پناہ رکھنی چاہئیے کیونکہ اس پر قائم ہو کر ایک بہادر مسلح جوان سو کے مقابلہ لڑ سکتا ہے۔ اور سو آدمی دس ہزار کے ساتھ جنگ کر سکتے ہیں اس لئے ضرور ہی شہر پناہ بنانا چاہئیے۔ منو (۷-۷۴)

قلعہ ہر قسم کے مارنے اور پھینکنے والے ہتھیار دولت سامان رسد و باربرداری سے اور پڑھانے اور اپدیش کرنے والے برہمنوں کاریگروں اور انواع و اقسام کی کلوں نیز چارہ گھاس اور پانی وغیرہ سے مالا مال یعنی بھرپور ہونا چاہئیے (منو ۷-۷۵)

اس کے عین وسط میں اپنے لئے ایک ایسا محل بنائے۔ جو پانی درخت پھول وغیرہ سے

عالی وزیر

۱۹۔ اور اشخاص بھی جو پاکیزہ باطن عقلمند مستقل مزاج ہوں۔ چیزوں کے جمع کرنے میں از حد ہوشیار اور اچھی طرح آزمائے ہوئے مشیر سلطنت بنانے چاہئیں (منو
جتنے آدمیوں سے کام چل سکے۔ اتنے ہی چیدہ آدمیوں کو اور ایسے اشخاص کو جو سستی سے بری جسم میں قوی اور ہوشیار ہوں عہدہ دار یعنی ملازم مقرر کرنا چاہئے (منو ۷-۶۱)

سفیرات

۲۰۔ جو نیک نام خاندان میں پیدا ہوا ہو۔ ہوشیار ہو۔ پاکیزہ مزاج ہو۔ وضع قیافہ اور حرکات کو دیکھ کر دلی بات اور زمانہ آئندہ کے معاملات کو جان سکتا ہو۔ اور سب شاستروں میں فاضل اور ہوشیار ہو۔ ایسا سفیر بھی رکھنا چاہئے۔ (منو ۷-۶۳)
وہ ایسا ہونا چاہئے۔ کہ راج کے کاموں میں نہایت درجہ کا مستعد ہو۔ شوق سے کام کرنیوالا ہو۔ فریب سے الگ۔ پاکیزہ مزاج۔ ہوشیار۔ بہت مدت کی بات کو نہ بھولنے والا ہو۔ وقت اور موقع مناسب کو دیکھ کر برتاؤ کرنیوالا ہو۔ ہوشیار اور نڈر۔ اور بڑا بولنے والا (گویا) ہو[1]۔ ایسا ہی آدمی سفیر شاہی ہونے کے شایاں ہوتا ہے (منو ۷-۶۴)

کس کس آدمی کو کیا کیا عہدہ دینا چاہئے؟

अमात्ये दण्ड आयत्तो दण्डे वैनयिकी क्रिया ।
नृपतौ कोशराष्ट्रे च दूते सन्धिविपर्ययौ ॥ १ ॥
दूत एव हि संधत्ते भिनत्त्येव च संहतान् ।
दूतस्तत्कुरुते कर्म भिद्यन्ते येन वा न वा ॥ २ ॥
बुद्ध्वा च सर्वं तत्त्वेन परराजचिकीर्षितम् ।
तथा प्रयत्नमातिष्ठेद्यथात्मानं न पीडयेत् ॥ ३ ॥
धनुर्दुर्गं महीदुर्गमब्दुर्गं वार्क्षमेव वा ।
नृदुर्गं गिरिदुर्गं वा समाश्रित्य वसेत्पुरम् ॥ ४ ॥
एकः शतं योधयति प्राकारस्थो धनुर्धरः ।
शतं दश सहस्राणि तस्माद्दुर्गं विधीयते ॥ ५ ॥

---

[1] فن تقریر میں دسترس اعلیٰ درجہ کی رکھتا ہو۔

न सुप्तं न विसन्नाहं न नग्नं न निरायुधम्।
नायुध्यमानं पश्यन्तं न परेण समागतम्॥७॥
नायुधव्यसनं प्राप्तं नार्त्तं नातिपरिक्षतम्।
न भीतं न परावृत्तं सतां धर्ममनुस्मरन्॥८॥
यस्तु भीतः परावृत्तः सङ्ग्रामे हन्यते परैः।
भर्त्तुर्यद्दुष्कृतं किञ्चित्तत्सर्वं प्रतिपद्यते॥९॥
यच्चास्य सुकृतं किञ्चिदमुत्रार्थमुपार्जितम्।
भर्त्ता तत्सर्वमादत्त परावृत्तहतस्य तु॥१०॥
रथाश्वं हस्तिनं छत्रं धनं धान्यं पशून् स्त्रियः।
सर्वद्रव्याणि कुप्यं च यो यज्जयति तस्य तत्॥११॥
राज्ञश्च दद्युरुद्धारमित्येषा वैदिकी श्रुतिः।
राज्ञा च सर्वयोधेभ्यो दातव्यमपृथग्जितम्॥१२॥

محصول اور اس کی وصولی

۲۶۔ سالانہ محصول کی وصولی راستی شعار لوگوں کی معرفت کرنی چاہیئے۔ اور جو میر مجلس یعنی راجا وغیرہ سرکردہ لوگ ہیں وہ یعنی تمام مجلس مطابق ہدایت وید کے پابند ہوکر رعایا کے ساتھ مثل باپ کے برتاؤ رکھیں (منو ۷، ۸۰)

افسران معائنہ کنندہ

۲۷۔ اس راج کے کاروبار میں سبھا مختلف اقسام کے افسران کو تعینات کرے۔ ان کا فرض یہ دیکھنا ہے۔ کہ جتنے جتنے سرکاری ملازم جس جس کام پر ہیں وہ حسب قواعد عمل کرکے بخوبی اپنا کام کرتے ہیں۔ یا نہیں۔ جو ٹھیک ٹھیک کام انجام دیں ان کو عزت دیجائے۔ اور جو اس کے برعکس کریں۔ ان کو مناسب تنبیہ ہونی چاہیئے منو ۷۔ ۸۱

عالموں کی تعظیم

۲۸۔ راجاؤں کا جو دائمی لازوال خزانہ وید پرچار (ترویج وید) کی صورت میں ہے۔ اس کے پھیلانے کیواسطے جب کوئی ٹھیک ٹھیک برہمچریہ سے وید وغیرہ علوم پڑھ کر گوروکل سے واپس آوے۔ تو راجا اور سبھا اس کی تعظیم قرار واقعی کریں اور نیز ان کی بھی جن کی تعلیم کی بدولت لوگ عالم بنیں (منو ۷۔ ۸۲) اس قسم کے عمل سے ملک میں علم کی ترقی ہوکر غایت درجہ کی بہتری ہوتی ہے۔

دشمن کا مقابلہ

۲۹۔ جب رعایا پرور راجا کو کوئی اپنے سے چھوٹا خواہ برابر خواہ بڑا جنگ کیلئے للکارے تو کھشتریوں کے دھرم کو یاد کرکے میدان جنگ میں جانے سے ہرگز پہلو تہی نہ کرے۔

ہر طرح شاداب سرسبز ہو۔ تمام موسموں میں آرام بخش اور سفید رنگت کا ہو۔ نیز جس میں سلطنت کے سب کاروبار انجام پا سکیں (منو ۷-۷۶)

صرف ایک عورت سے شادی کرے

۲۴- اس قدر کام کرنے یعنی برہمچریہ سے تحصیل علم کرنے اور یہاں تک راج کے کام کو انجام دینے کے بعد۔ خوبصورت۔ نیک اور صاف نہایت دلکش عالی خاندان۔ نیک خصال اپنے جیسے کھشتری گھرانے کی لڑکی سے جو علم وغیرہ اوصاف عمل اور مزاج میں اس کی مانند ہو۔ شادی کرے۔ اور ایسی ایک ہی عورت کے ساتھ شادی کرے۔ دیگر تمام عورتوں کو ممنوع صحبت سمجھ کر ان کیطرف آنکھ بھی نہ اٹھائے منو ۷-۷۷

پروہت کیسے مقرر ہوں؟

۲۵- پروہت اور یجنہ کرنیوالے کو اس واسطے مقرر کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اگنی ہوتر اور پکش ایشٹیؔ[1] یجنہ وغیرہ راجہ کے گھر کے کام کیا کریں۔ اور راجہ خود ہمیشہ سلطنت کے کاروبار میں مصروف رہے۔ غرضیکہ یہی راجہ کا سندھیا پاسن وغیرہ ہے کہ رات دن کاروبار سلطنت میں لگا رہے۔ اور راج کے کسی کام کو بگڑنے نہ دیوے (منو ۷-۷۸)

सांवत्सरिकमाप्तैश्च राष्ट्रादाहारयेद्बलिम् ।
स्याच्चाम्नायपरो लोके वर्तेत पितृवन्नृषु ॥ १ ॥
अध्यक्षान् विविधान् कुर्यात् तत्र तत्र विपश्चितः
तेऽस्य सर्वाण्यवेक्षेरन्नृणां कार्याणि कुर्वताम् ॥ २ ॥
आवृत्तानां गुरुकुलाद्विप्राणां पूजको भवेत् ।
नृपाणामक्षयो ह्येष निधिर्ब्राह्मो विधीयते ॥ ३ ॥
समोत्तमाधमै राजा त्वाहूतः पालयन् प्रजाः ।
न निवर्तेत संग्रामात् क्षात्रं धर्ममनुस्मरन् ॥ ४ ॥
आहवेषु मिथोऽन्योन्यं जिघांसन्तो महीक्षितः ।
युध्यमानाः परं शक्त्या स्वर्गं यान्त्यपराङ्मुखाः ॥ ५ ॥
न च हन्यात्स्थलारूढं न क्लीबं न कृताञ्जलिम् ।
न मुक्तकेशं नासीनं न तवास्मीति वादिनम् ॥ ६ ॥

---

[1] پکش ایشٹی اندھیری اور چاندنی راتوں کے حساب سے پندرہ روزہ یجنہ کو کہتے ہیں۔ جو بمقابلہ ہر روزہ یجنہ کے کسی قدر خصوصیت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے نیک عمال کا ثمرہ سینے پر دہی ہوتا ہے۔ اس شہرت کو وہ پاتا ہے جس نے دھرم کو مد نظر رکھکر قرار واقعی جنگ کی ہو (منو ۷۔ ۹۳ ۹۵)

لڑائی میں حاصل شدہ چیزیں

۴۰۲۔ اس آئین کو کبھی نہ توڑے کہ لڑائی میں جس جس ملازم یا افسر نے جو کار۔ گاڑی۔ گھوڑے۔ ہاتھی۔ چھتر۔ روپیہ پیسہ۔ اناج۔ مویشی۔ عورتیں اور دیگر سب قسم کا مال و متاع اور گھی۔ تیل وغیرہ کے کپّے فتح کیے ہوں۔ وہی اس کو لیوے لیکن فوج کے آدمی فتح کی ہوئی چیزوں میں سے سولھواں حصہ راجہ کو دیویں۔ اور راجا بھی اس دولت میں سے جو سب نے مل کر فتح کی ہو۔ سولھواں حصہ فوج کے سپاہیوں کو دیوے اور اگر کوئی لڑائی میں مر گیا ہو۔ تو اس کا حصہ اسکی عورت اور اس کی اولاد کو دیوے اور اس کی عورت اور نابالغ لڑکوں کی پرورش قرار واقعی کرے۔ جب اس کے لڑکے بالغ ہو جائیں۔ تو ان کو حسب لیاقت ملازمت دیوے۔ جو شخص اپنے راج کی ترقی نیکنامی اور فتح و ترقی و راحت کی خواہش رکھتا ہے۔ وہ اس ضابطہ کی خلاف ورزی کبھی نہ کرے (منو ۷۔ ۹۶ و ۹۷)

لہ فارسی میں اس کو جتر بولتے ہیں۔ اور یہ بادشاہوں کی شان و شوکت کے نشانات سے ایک ہے

ملہ فاضل مصنف نے اس شلوک سے اوپر کی تشریح میں جتلا دیا ہے۔ کہ عاجزوں اور بیمار وغیرہ دشمنوں پر ہاتھ نہ اٹھایا جائے۔ بلکہ ان کو گرفتار کر لیا جائے۔ نیز تحریر فرما چکے ہیں۔ کہ گرفتار شدہ لوگوں کے لڑکے بالوں کو مثل اپنی اولاد کے پرورش کریں۔ اور عورتوں کو اپنی ماؤں بیٹیوں سے برابر سمجھیں وغیرہ ایسی نظر یہ ایں حالات فتح کی ہوئی چیزوں کے ہمراہ گرفتار شدہ عورتوں کا فتح کنندہ ملازم اور افسر کے ہاتھ آنا اس امر پر دال نہیں۔ کہ وہ لوگ گرفتار شدہ عورتوں کو بےحرمت کرنیکے مجاز ہوں گے۔ نہ وید کے علاوہ کی کتاب میں ایسا کہا ہے۔ البتہ انکی رہائی کیلئے فاتح لوگ لشکر مخالف سے ایک معقول اور مفید معاوضہ لینے کے مجاز ہو سکتے ہیں۔ یا فاتحین کی مستورات اپنے گھر کے بعض کاموں پر بطور امداد کے انہیں اسوقت تک تعینات کر سکتی ہیں۔ جبتک کہ ملک مفتوحہ میں امن و امان قایم نہ ہو جاوے۔ کیونکہ اس شلوک سے پیشتر کی تشریح میں کہا جا چکا ہے۔ کہ مفتوحین کو نہ چڑاویں اور نہ تکلیف دیں۔ بلکہ جو انکے لائق کام ہو۔ وہ ان سے لیویں اور امن و امان قایم ہونے پر جیسا کہ اندیشہ فساد نہ ہو انکو واپس کر دیا جاوے سلہ چیزوں کے شمار میں مستورات بھی آ سکتی ہیں اسلئے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ مستورات کو بھی تقسیم کیا جاوے۔ اگر مصنف کا منشا مستورات کی تقسیم کا ہی ہوتا تو الفاظ فتح کی ہوئی چیزوں کا استعمال نہ کرتا۔ ہمارے اس بیان کی تائید شلوک نمبر ۹۲۔۹۱ کی تفسیر سے بخوبی ہوتی ہے

بلکہ بڑی ہوشیاری کے ساتھ اس سے اس طرح جنگ کرے جس سے اپنی فتح ہو (منو ۷۔ ۸۸)
جو راجا لوگ میدان جنگ میں ایک دوسرے کو نیچا دکھانیکی خواہش میں پیٹھ نہ دکھا کر اپنی تمام
طاقت سے جنگ کرتے ہیں۔ وہ راحت کو پاتے ہیں۔ اس سے کبھی ہٹنا نہیں چاہئیے۔ ہاں
کبھی کبھی دشمنوں کو مغلوب کرنے کی غرض سے ان کے سامنے سے چھپ جانا واجب ہے
کیونکہ جس ترکیب سے دشمن کو مغلوب کر سکیں۔ ویسے ہی کام کرنے چاہئیں۔ جیسے شیر غصہ
میں آکر سامنے آ ملتا ہے۔ اور ہتھیاروں کی آگ سے فوراً مارا جاتا ہے۔ ویسی ہی بیوقوفی
کر کے نیست و نابود نہ ہو جائیں (منو ۷۔ ۸۹)

لڑائی میں تماشائیان غیر مسلح وغیرہ اشخاص سے سلوک

۱۳۰۔ نیک لوگوں کے دھرم کو خیال میں رکھکر جنگی بہادر لڑائی کے وقت کبھی نہ تو ادھر ادھر کھڑے ہوئے لوگوں کو نہ بزدل (ہیجڑے) آدمی کو نہ ہاتھ جوڑے ہوئے کو نہ اس کو جس کے سر کے بال کھل گئے ہوں۔ نہ بیٹھے ہوئے کو۔ نہ ایسے کو جو کہے کہ میں تیری پناہ میں آیا ہوں۔ نہ سوتے ہوئے کو۔ نہ غشی میں آئے ہوئے کو۔ نہ ننگے کو اور نہ غیر مسلح کو۔ نہ تماشائیان جنگ کو۔ نہ دشمن کے ہمراہیوں کو (عورات و بال بچوں کو) نہ اسکو جو ہتھیار کے صدمے سے تکلیف میں ہو۔ نہ غمزدہ کو۔ نہ سخت زخمی کو۔ نہ ڈرے ہوئے کو اور نہ بھاگے ہوئے شخص کو ماریں۔ بلکہ انکو گرفتار کر کے قید خانہ میں رکھیں۔ اور حسب ضرورت ان کو خوراک پوشاک دیویں۔ جو زخمی ہوں انکا علاج معالجہ وغیرہ باقاعدہ کریں۔ انکو نہ چڑائیں اور نہ تکلیف دیں۔ بلکہ جو ان کے لائق کام ہو۔ ان سے لیویں۔ زیادہ اس بات پر دھیان رکھیں۔ کہ عورت۔ بچہ۔ بوڑھا۔ تکلیف زدہ اور غمگین آدمیوں پر ہرگز تلوار نہ چلاویں۔ ان کے لڑکے بالوں کی پرورش مثل اپنی اولاد کے کریں۔ اور عورتوں کی بھی پرورش کریں۔ انکو اپنی ماں بیٹی کے برابر سمجھیں کبھی شہوت کی نظر سے نہ دیکھیں جب اچھی طرح تسلط جم جاوے۔ تو جن کی نسبت دوبارہ آمادہ جنگ ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ ان کو باعزت رہا کر کے ان کے گھر یا وطن کو پہنچا دیوے۔ اور جن سے آئندہ فساد ہونیکی توقع ہو۔ ان کو ہمیشہ قید خانہ میں رکھے (منو ۷۔ ۹۱ تا ۹۳)

فراری کا حال

۱۳۱۔ مفرور یعنی ڈر کر بھاگا ہوا ملازم جو دشمنوں کے ہاتھ سے مارا جاتا ہے اس کو اپنے آقا کے گناہ لگ جاتے ہیں۔ اور وہ سزایاب ہے۔ نیز اسکی وہ عزت جس سے اسکو لوک پرلوک میں سکھ ہونے والا تھا۔ اسکا آقا لے لیتا ہے یعنی مفرور مارا جائے تو اسکو کچھ بھی سکھ

शंसेद् ग्रामदशेशाय दशेशो विंशतीशिनम् ॥ १३ ॥
विंशतीशस्तु तत्सर्वं शतेशाय निवेदयेत् ।
शंसेद् ग्रामशतेशस्तु सहस्रपतये स्वयम् ॥ १४ ॥
तेषां ग्राम्याणि कार्याणि पृथक्कार्याणि चैव हि ।
राज्ञोऽन्यः सचिवः स्निग्धस्तानि पश्येदतन्द्रितः ॥ १५ ॥
नगरे नगरे चैकं कुर्यात्सर्वार्थचिन्तकम् ।
उच्चैः स्थानं घोररूपं नक्षत्राणामिव ग्रहम् ॥ १६ ॥
स ताननुपरिक्रामेत्सर्वानेव सदा स्वयम् ।
तेषां वृत्तं परिणयेत्सम्यग्राष्ट्रेषु तच्चरैः ॥ १७ ॥
राज्ञो हि रक्षाधिकृताः परस्वादायिनः शठाः ।
भृत्या भवन्ति प्रायेण तेभ्यो रक्षेदिमाः प्रजाः ॥ १८ ॥
ये कार्यिकेभ्योऽर्थमेव गृह्णीयुः पापचेतसः ।
तेषां सर्वस्वमादाय राजा कुर्यात्प्रवासनम् ॥ १९ ॥
मनु० [७ ॥ ९९ । १०१ । १०४-१७ । ११०-११७ । १२०-१२४

مال و دولت کی حفاظت و ترقی | ۴۳- راجا اور راج سبھا (۱) غیر میسر چیز کے حاصل کرنے کی خواہش نہ رکھیں- (۲) میسر شدہ کی حفاظت تن دہی سے کریں- (۳) سرمایہ کو بڑھائیں (۴) اور بڑھے ہوئے سرمایہ کو ویدوں کی تعلیم اور دھرم کی اشاعت طالب علم اور ویدک اپدیشک و وید اور محتاج یتیموں کی پرورش میں صرف کریں (منو ۷-۹۹)

ان چار قسم کی تدابیر کے مدعا کو سمجھ کر سستی چھوڑ کر اس پر ہمیشہ بطریق مناسب عمل کرے- ڈنڈ (یعنی شریر النفسوں کی سرکوبی) سے غیر میسر کے حاصل کرنے کی خواہش رکھے ہمیشہ کے معائنہ سے حاصل شدہ چیزوں کی حفاظت کرے- زیر حفاظت کی ترقی عمل میں لائے یعنی بذریعہ سود وغیرہ کے بڑھائے- اور بڑھی ہوئی دولت کو مذکورہ بالا طریق پر خرچ کرے (منو ۷-۱۰۱)

فریب نہ کرنا | ۴۴- ہرگز کسی کیساتھ فریب کا برتاؤ نہ کرے بلکہ سب کے ساتھ دل کھول کر پاک برتاؤ رکھے- اور ہمیشہ اپنی حفاظت کرتا ہوا دشمن کے فریبوں کو دور یا کر کے رفع کرتا

अलब्धं चैव लिप्सेत लब्धं रक्षेत्प्रयत्नतः ।
रक्षितं वर्द्धयेच्चैव वृद्धं पात्रेषु निःक्षिपेत् ॥ १ ॥

अलब्धमिच्छेद्दण्डेन लब्धं रक्षेदवेक्षया ।
रक्षितं वर्द्धयेद् वृद्ध्या वृद्धं दानेन निःक्षिपेत् ॥ २ ॥

अमाययैव वर्त्तेत न कथंचन मायया ।
बुध्येतारिप्रयुक्तां च मायां नित्यं स्वसंवृतः ॥ ३ ॥

नास्य छिद्रं परो विद्याच्छिद्रं विद्यात्परस्य तु ।
गूहेत्कूर्म इवाङ्गानि रक्षेद्विवरमात्मनः ॥ ४ ॥

बकवच्चिन्तयेदर्थान् सिंहवच्च पराक्रमेत् ।
वृकवच्चावलुम्पेत शशवच्च विनिष्पतेत् ॥ ५ ॥

एवं विजयमानस्य येऽस्य स्युः परिपन्थिनः ।
तानानयेद्वशं सर्वान् सामादिभिरुपक्रमैः ॥ ६ ॥

यथोद्धरति निर्दाता कक्षं धान्यं च रक्षति ।
तथा रक्षेन्नृपो राष्ट्रं हन्याच्च परिपन्थिनः ॥ ७ ॥

मोहाद्राजा स्वराष्ट्रं यः कर्षयत्यनवेक्षया ।
सोऽचिराद् भ्रश्यते राज्याज्जीविताच्च सबान्धवः ॥ ८ ॥

शरीरकर्षणात्प्राणाः क्षीयन्ते प्राणिनां यथा ।
तथा राज्ञामपि प्राणाः क्षीयन्ते राष्ट्रकर्षणात् ॥ ९ ॥

राष्ट्रस्य संग्रहे नित्यं विधानमिदमाचरेत् ।
सुसंगृहीतराष्ट्रो हि पार्थिवः सुखमेधते ॥ १० ॥

द्वयोस्त्रयाणां पञ्चानां मध्ये गुल्ममधिष्ठितम् ।
तथा ग्रामशतानां च कुर्याद्राष्ट्रस्य संग्रहम् ॥ ११ ॥

ग्रामस्याधिपतिं कुर्याद्दशग्रामपतिं तथा ।
विंशतीशं शतेशं च सहस्रपतिमेव च ॥ १२ ॥

ग्रामे दोषान्समुत्पन्नान् ग्रामिकः शनकैः स्वयम् ।

ہر ایک گاؤں میں ایک مقدم رکھے۔ ایسے دس گاؤں کے اوپر دوسرا عہدہ دار۔ انہیں بیس گاؤں کے اوپر تیسرا۔ انہیں سو گاؤں کے اوپر چوتھا اور انہیں ہزار گاؤں پر پانچواں عہدہ دار تعینات کرے۔ چنانچہ آجکل جو ایک گاؤں میں ایک پٹواری انہیں دس گاؤں میں ایک تھانہ دو تھانوں پر ایک بڑا تھانہ اور انہیں پانچ تھانوں پر ایک تحصیل اور دس تحصیلوں پر ایک ضلع مقرر کیا ہوا ہے۔ یہ وہی ہمارے منو وغیرہ دھرم شاستر سے انتظام ملکی کا طریقہ لیا گیا ہے۔

خبر رسانی کا انتظام

۴۳- اسطرح انتظام کرکے حکم دیوے۔ کہ وہ ایک ایک گاؤں کے مقدم گاؤں میں روزمرہ جو نقص پیدا ہوں۔ ان کی اطلاع دس گاؤں کے مقدم کو خفیہ دیا کرے اور وہ دس گاؤں کا عہدہ دار اسی طرح بیس گاؤں کے افسر کو دس گاؤں کے حالات روزمرہ جتایا کرے۔ اور بیس گاؤں کا عہدہ دار ان بیس گاؤں کے حالات کی اطلاع سو گاؤں کے عہدہ دار کو دیوے۔ ویسے ہی سو گاؤں کا عہدہ دار اپنے سو گاؤں کے حالات ہزار گاؤں کے افسر کو روزمرہ جتلایا کرے۔ بیس بیس گاؤں کے پانچ پانچ افسر سو سو گاؤں کے افسر نگرانی کنندہ کو۔ اور وہ ہزار ہزار کے دس دس ہزار کے افسر کو اور نیز لاکھ گاؤں کے راج سبھا کو روزمرہ کے حالات جتلایا کریں۔ اور یہ راج سبھائیں اعلےٰ راج سبھا یعنی کل روئے زمین کی انجمن اعظم میں تمام کرہ زمین کے حالات جتلایا کریں۔ (منو ۷- ۱۱۶- ۱۱۷)

افسران دورہ کنندہ

۴۴- اور ہر ایک دس دس ہزار گاؤں پر دو سبھاپتی ایسے مقرر کرے۔ کہ جن میں سے ایک افسر راج سبھا میں کام کرتا رہے۔ اور دوسرا افسر ہمیشہ کاہلی چھوڑ کر عدالت کے افسران وغیرہ تمام سرکاری ملازمان کے کاموں کا دورہ کرکے ملاحظہ کرے منو ۷- ۱۲۰

بڑے شہروں میں عالم اور تجربہ کاروں کی سبھا

۴۵- بڑے شہروں میں معاملات پر غور کرنیوالی سبھا کا ایک مکان لمبا خوبصورت بلند اور وسیع بنائے۔ جیسا ستاروں میں چاند نظر آتا ہے۔ اس میں بڑے بڑے عالم بزرگ جنہوں نے علم کے ذریعے سب قسم کے تجربات حاصل کئے ہوں۔ بیٹھ کر غور کیا کریں۔ اور جن قواعد سے راجا اور پرجا کی بہتری ہو۔ ویسے قواعد اور اسی قسم کے علوم شائع کریں (منو ۔ ۱۲۱)

جو ہمیشہ دورہ کرنیوالا افسر انجمن ہو۔ اس کے ماتحت تمام جاسوس یعنی ایسے سرکاری مخبر رکھے جو

---

[۱] مخبروں کے ذریعہ سے مخفی پتہ لگانے کی ضرورت سمجھنی چاہیئے۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ کوئی تحقیقات ہی نہ کی جائے۔ اور صرف مخبروں کے کہنے پر ہی منحصر رکھا جائے۔

(منو ۷-۱۰۴)

| دشمن سے مغلوب کرنے کے لئے احتیاط اور کوشش |

۲۳۵ - کوئی دشمن اس کے رخنہ یعنی کمزوری کو نہ جان سکے۔ اور خود دشمن کے رخنوں کو معلوم کرتا رہے۔ جس طور پر کچھوا اپنے اعضا کو چھپائے رکھتا ہے۔ اسی طرح دشمن کے قبضہ میں آجانیوالے رخنہ کو پوشیدہ رکھے (منو ۷-۱۰۵)

جیسے بگلا لَو لگائے ہوئے مچھلی کی تاک میں رہتا ہے ویسے ضرورت کی فراہمی کیلئے غور کیا کرے۔ دولت وغیرہ چیزوں کو اور دولت کو بڑھا کر دشمن کو فتح کرنے کے لئے شیر کی مانند طاقت کو کام میں لائے۔ اور چیتے کی مانند چھپ کر دشمن کو پکڑے۔ نزدیک آئے ہوئے طاقتور دشمن سے خرگوش کی مانند دور بھاگ جائے۔ اور بعد ازاں اسکو حکمت سے پکڑے (منو ۷-۱۰۶)

اسطرح فتح کرنیوالے سبھاپتی کے راج میں جو قزاق یعنی ڈاکو اور لٹیرے ہوں۔ ان کو دلاسے کسی عطیہ سے یا توڑ پھوڑ کر قابو میں کرے۔ اور اگر اس طرح قابو میں نہ آویں۔ تو نہایت سخت سزا سے ان پر قابو حاصل کرے (منو ۷-۱۰۷)

جیسے دھان کو صاف کرنے والا چھلکوں کو الگ الگ کرکے چاول کی حفاظت کرتا ہے یعنی ٹوٹنے نہیں دیتا۔ ویسے ہی راجا ڈاکوؤں اور چوروں کو مارے۔ اور راج کی حفاظت کرے (منو ۷-۱۱۰)

| بدمست و بے فکر راجہ |

۲۳۶ - جو راجا نیک و بد میں تمیز نہ کرکے بے سوچ بچار سے لاپروا ہو کر اپنے راج کو کمزور کرتا ہے۔ وہ ابتدا میں ہی راج سے محروم ہو کر مع اپنے رشتہ داروں کے نیست و نابود ہو جاتا ہے (منو ۷-۱۱۱)

جیسے بدن کی کمزوری سے جانداروں کی جان جاتی رہتی ہے۔ ویسے رعایا کو کمزور کرنے سے راجاؤں کی جان یعنی طاقت وغیرہ مع رشتہ داروں کے نیست و نابود ہو جاتی ہے (منو ۷-۱۱۲)

اس لئے راجا اور راج سبھا۔ کاروبار سلطنت کی کامیابی کے لئے ایسی تدابیر کریں جس سے کہ سلطنت کے کام عمدہ طور پر انجام پکڑیں۔ جو راجہ سلطنت کی غور و پرداخت میں ہر طرح سے مصروف رہتا ہے۔ اس کی آسودگی ہمیشہ بڑھتی رہتی ہے (منو ۷-۱۱۳)

| انتظام ضلع بندی |

۲۳۷ - اس لئے دو، تین، پانچ اور سو گاؤں کے درمیان ایک صدر مقام بنا سکے۔ اور وہاں پر بطریق مناسب ملازم یعنی کاردار وغیرہ سرکاری آدمیوں کی تعیناتی کرکے راج کے تمام کاروبار کو سر انجام دیوے (منو ۷-۱۱۴)

नोच्छिन्द्यादात्मनो मूलं परेषां चातितृष्णया ।
उच्छिन्दन्ह्यात्मनो मूलमात्मानं तांश्च पीडयेत् ॥ ३ ॥
तीक्ष्णश्चैव मृदुश्च स्यात्कार्यं वीक्ष्य महीपतिः ।
तीक्ष्णश्चैव मृदुश्चैव राजा भवति सम्मतः ॥ ४ ॥
एवं सर्वं विधायेदमिति कर्त्तव्यमात्मनः ।
युक्तश्चैवाप्रमत्तश्च परिरक्षेदिमाः प्रजाः ॥ ५ ॥
विक्रोशन्त्यो यस्य राष्ट्राद्ध्रियन्ते दस्युभिः प्रजाः ।
सम्पश्यतः सभृत्यस्य मृतः स न तु जीवति ॥ ६ ॥
क्षत्रियस्य परो धर्मः प्रजानामेव पालनम् ।
निर्दिष्टफलभोक्ता हि राजा धर्मेण युज्यते ॥ ७ ॥
मनु० [७ १२८ । १२९ । १३९ । १४० । १४२-१४४]

(منو ۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۲ تا ۱۴۴)

محصول

۴۳ - جس طرح پر کر راجا اور کار پرداز سرکاری ملازم یا رعایا کے لوگ آسائش حاصل کر سکیں۔ اس طرح پر راجہ اور راج سبھا غور کر کے محاصل کرے (منو ۷ - ۱۲۸)

جیسے جونک بچھڑا۔ اور بھونرا کھانے کے اجزا کو تھوڑا تھوڑا نکالتے ہیں۔ ویسے ہی راجا تھوڑا سالیانہ خراج لیا کرے (منو ۷ - ۱۲۹)

[illegible] حد سے زیادہ حرص سے اپنی اور دوسروں کی آسودگی کی بیخ کنی یعنی بربادی ہرگز نہ کرے۔ کیونکہ جو شخص کاروبار اور خوشحالی کی جڑ کاٹتا ہے۔ وہ اپنے آپ بھی تکلیف اُٹھاتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی ایذا پہنچاتا ہے۔ (منو ۷ - ۱۳۹)

راجا کا اعلےٰ فرض رعایا پروری

۴۴ - جو راجہ صورت معاملہ کو دیکھ کر حسب موقعہ تند و نرم ہووے۔ وہ بد کرداروں پر تیز اور بھلے آدمیوں پر ملائم ہونے کی وجہ سے نہایت عزت سے قبول ہوتا ہے۔ (منو ۷ - ۱۴۰)

اس طرح تمام راج کا انتظام کر کے ہمیشہ اس میں مصروف رہے۔ اور غفلت کو چھوڑ کر اپنی رعایا کی ہمیشہ پرورش کرتا رہے۔ (منو ۷ - ۱۴۲)

جس راجہ کے راج میں راجہ اور ملازمان کے دیکھتے دیکھتے ڈاکو لوگ روتی پیٹتی رعایا کے

ملازم اور خفیف تنخواہ کے ہوں۔ ان کے ذریعے تمام ملازمین سرکاری اور رعایا کے جملہ عیب و ثواب خفیہ طور پر معلوم کرے۔ جو قصوروار ہوں۔ ان کو سزا اور جن میں خوبی ہو ان کو انعام بخشا کرے۔ (منو ۷۔ ۱۲۲)

چوروں ڈاکوؤں سے چوری چھڑانے کا ایک طریق

الم۔ راجا جن اشخاص کو رعایا کی حفاظت کا عہدہ دیوے وہ صاحب تک بخوبی آزمائش میں آئے ہوئے صاحب علم اور خاندانی ہوں۔ ان کے ماتحت عمدہ شریر اور دوسروں کا مال مارنیوالے چور ڈاکوؤں کو بھی ملازم رکھے۔ اور ان کو سلطنت کی ملازمت میں اسلئے شامل کرے۔ کہ وہ بداعمالی چھوڑیں۔ اور ان کو انہیں عالم محافظوں کے عین ماتحت میں رکھکر ان سے رعایا کو قرار واقعی بچاوے (منو ۷۔ ۱۲۳)

امن کی بحالی کیلئے چند تدابیر

۲لم۔ جو سرکاری آدمی از راہ بے انصافی مدعی مدعاعلیہ سے پوشیدہ طور پر روپیہ لیکر طرفداری اور خلاف انصاف کارروائی کرے۔ اس کی تمام جائداد ضبط کرکے مناسب سزا دیوے۔ اور اس کو ایسے ملک میں رکھے کہ جہاں پھر واپس ہوکر نہ آسکے۔ کیونکہ اگر اس کو سزا نہ دی جائے۔ تو اس کو دیکھکر دیگر ملازمان سرکاری بھی ویسی ہی بداعمالیاں کرینگے۔ بخلاف اسکے سزا دیجائے۔ تو وہ بچے رہینگے۔ لیکن جتنی تنخواہ سے ان ملازمان سرکاری کا گذارہ معقول ہو۔ اور وہ اچھی طرح دولتمند بھی بنیں اتنا روپیہ یا اراضی راج کی طرف سے ماہوار یا سالیانہ خواہ یکبارگی ملنا چاہیئے۔ جو ضعیف العمر ہوں۔ ان کو بھی نصف ملا کرے۔ لیکن اسبات کو مدنظر رکھے۔ کہ جبتک وہ زندہ رہیں۔ تبتک یہ گذارہ قائم رہے۔ بعد اس کے نہیں۔ مگر انکی اولاد کی خاطر تواضع کرے یا حسب لیاقت ملازمت بھی دیوے۔ اگر کسی کے بال بچے یتیم رہ جائیں۔ تو ان بچوں کے واسطے جبتک وہ لائق کار نہ ہوں۔ نیز ان کی عورات زندہ ہوں۔ تو ان سب کے گذارہ کے واسطے راج کی طرف سے حسب ضرورت روپیہ ملا کرے۔ لیکن اگر ان کی عورات یا لڑکے بداعمال ہو جائیں۔ تو کچھ بھی نہ ملے۔ اس قسم کا ضابطہ راجہ کو برابر رکھنا چاہیئے (منو ۷۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵)

यथा फलेन युज्येत राजा कर्त्ता च कर्मणाम् ।

तथावेक्ष्य नृपो राष्ट्रे कल्पयेत्सततं करान् ॥ १ ॥

यथाल्पाऽल्पमदन्त्याऽऽद्यं वार्योकोवत्सषट्पदाः ।

तथाऽल्पाऽल्पो ग्रहीतव्यो राष्ट्राद्राज्ञाब्दिकः करः ॥ २ ॥

आसनं चैव यानं च सन्धिं विग्रहमेव च ।
कार्यं वीक्ष्य प्रयुञ्जीत द्वैधं संश्रयमेव च ॥ १ ॥
सन्धिं तु द्विविधं विद्याद्राजा विग्रहमेव च ।
उभे यानासने चैव द्विविधः संश्रयः स्मृतः ॥ २ ॥
समानयानकर्मा च विपरीतस्तथैव च ।
तथा त्वायतिसंयुक्तः संधिर्ज्ञेयो द्विलक्षणः ॥ ३ ॥
स्वयंकृतश्च कार्यार्थमकाले काल एव वा ।
मित्रस्य चैवापकृते द्विविधो विग्रहः स्मृतः ॥ ४ ॥
एकाकिनश्चात्ययिके कार्ये प्राप्ते यदृच्छया ।
संहतस्य च मित्रेण द्विविधं यानमुच्यते ॥ ५ ॥
क्षीणस्य चैव क्रमशो दैवात्पूर्वकृतेन वा ।
मित्रस्य चानुरोधेन द्विविधं स्मृतमासनम् ॥ ६ ॥
बलस्य स्वामिनश्चैव स्थितिः कार्यार्थसिद्धये ।
द्विविधं कीर्त्यते द्वैधं षाड्गुण्यगुणवेदिभिः ॥ ७ ॥
अर्थसम्पादनार्थं च पीड्यमानः स शत्रुभिः ।
साधुषु व्यपदेशार्थं द्विविधः संश्रयः स्मृतः ॥ ८ ॥
यदावगच्छेदायत्यामाधिक्यं ध्रुवमात्मनः ।
तदात्वे चाल्पिकां पीडां तदा सन्धिं समाश्रयेत् ॥ ९ ॥
यदा प्रहृष्टा मन्येत सर्वास्तु प्रकृतीर्भृशम् ।
अत्युच्छ्रितं तथात्मानं तदा कुर्वीत विग्रहम् ॥ १० ॥
यदा मन्येत भावेन हृष्टं पुष्टं बलं स्वकम् ।
परस्य विपरीतं च तदा यायाद्रिपुं प्रति ॥ ११ ॥
यदा तु स्यात्परिक्षीणो वाहनेन बलेन च ।
तदासीत प्रयत्नेन शनकैः सान्त्वयन्नरीन् ॥ १२ ॥

دو قسم کی پناہ | کسی مقصد کے حاصل کرنے کیلئے کسی طاقتور راجا یا مہاتما کی پناہ لینا۔ جس کے باعث دشمن سے تکلیف نہ پہنچے۔ یہ دو قسم کا پناہ لینا کہلاتا ہے (منو ۷۔۱۶۸)

ان تدابیر کے عمل میں لانے کا موقع | ۷ لم ۔جب یہ معلوم ہو جائے۔ کہ فوراً لڑائی کرنے سے کسقدر تکلیف پہنچے گی۔ اور بعد میں کرنے سے اپنی بہتری اور فتح ضرور ہوگی۔ تب دشمن سے میل کر کے مناسب وقت تک صبر کرے۔ (۷۔۱۶۹)

جب اپنی تمام رعایا اور فوج کو بہت خوش ترقی پذیر سعادتمند جانے۔ اور ویسا ہی اپنے کو بھی سمجھے۔ تب دشمن سے جنگ یعنی وگرہ کرے (منو ۷۔۱۷۰)

جب اپنی طاقت یعنی اپنی فوج کو خوش مضبوط اور عقیدتمند دیکھے۔ اور دشمن کی طاقت برخلاف اس کے کمزور ہو جائے تب دشمن کیطرف جنگ کرنے کیواسطے کوچ کرے۔ (۱۷۱)

جب فوج میں طاقت یا باربرداری کی کمی محسوس ہو۔ تو دشمنوں کو بہ تحمل تمام کوشش کر کے ٹھنڈا کرے۔ اور اپنی جگہ پر مقیم رہے۔ (منو ۷۔۱۷۲)

جب راجہ دشمن کو نہایت طاقتور پائے۔ تب فوج کو دو چند یا دو قسم کی کر کے اپنی مطلب برآری کرے۔ (۷۔۱۷۳)

جب آپ سمجھ لیوے۔ کہ اب جلدی مجھ پر دشمن کی چڑھائی ہوگی۔ تو جلدی کسی دھرماتما اور طاقتور راجہ کی پناہ لیوے (منو ۷۔۱۷۴)

جو رعایا اور اپنی فوج اور دشمن کی طاقت کو ضبط میں رکھے۔ یعنی روکے۔ اسکی خدمت پوری کوشش سے مثل گورو کے ہمیشہ کیا کرے (منو ۷۔۱۷۵)

جس کی پناہ لی ہو اگر اس کے کاموں میں نقص (دھوکا) دیکھے۔ تو اس سے بھی اچھی طرح بلا اندیشہ جنگ ہی کرے (منو ۷۔۱۷۶)

دھارمک راجہ سے مصالحت | ۸ لم ۔ جو دھارمک راجہ ہو اس سے کبھی مخالفت نہ کرے۔ بلکہ اس سے ہمیشہ میل رکھے۔ اور بدکردار اگر طاقتور بھی ہو۔ تو اس کو مغلوب کرنے کیواسطے مذکورہ بالا تدابیر کو عمل میں لائے۔

لے راجا اور مہاتما کی دو مختلف حیثیتوں کے اعتبار پر پناہ کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

ے دو قسم سے مراد دو ٹکڑے کرنے سے ہے یعنی فوج کا ایک حصہ دشمن کے مقابلہ میں رہا اور دوسرے حصہ کو اپنے ساتھ لے کر قلعہ بند ہو جائے۔ یا کسی اور طرف چلا جائے۔

मन्येतारिं यदा राजा सर्वथा बलवत्तरम्।
तदा द्विधा बलं कृत्वा साधयेत्कार्यमात्मनः ॥ १७३ ॥
यदा परबलानां तु गमनीयतमो भवेत्।
तदा तु संश्रयेत् क्षिप्रं धार्मिकं बलिनं नृपम् ॥ १७४ ॥

(منو ۷ - ۱۷۳ تا ۱۷۴)

غیر سلطنتوں کے تعلقات میں تدابیر (۱۶۱) — راجہ اور اس کے اہلکاروں کو یہ بات ہمیشہ مدنظر رکھنی واجب ہے کہ (۱) آسن یعنی بیٹھے رہنا (۲) یان یعنی دشمنوں سے لڑنے کے واسطے نکلنا (۳) سندھی۔ ان سے میل کرنا (۴) وگرہ۔ بدکردار دشمن سے لڑائی کرنا (۵) دوئیدہ۔ یعنی لشکر کے دو حصے کرکے اپنی فتح حاصل کرنا۔ (۶) سنشریہ۔ بصورت کمزوری کے کسی طاقتور راجہ کی پناہ لینا۔ ان چھ قسم کے عمل کو حالات پر غور کرکے عمل میں لانا چاہیے
(منو ۷ - ۱۶۱)

سندھی۔ وگرہ۔ یان۔ آسن۔ دوئیدھی بھاؤ اور سنشریہ جو دو دو قسم کے ہوتے ہیں ان کو راجہ قرار واقعی سمجھے (منو ۷ - ۱۶۲)

دو قسم کا میل — سندھی[1]۔ دشمن سے میل کرے۔ خواہ اس سے مخالفت کرے۔ مگر موجودہ اور آئندہ وقت میں کرنے کے کام برابر کرتا جائے۔ یہ دو قسم کا میل کہلاتا ہے (منو ۷ - ۱۶۳)

دو قسم کا جنگ — وگرہ۔ مطلب برآری کے لئے مناسب یا غیر مناسب وقت میں دشمن کے ساتھ جو اپنا یا کسی دوست کا خطاوار ہو۔ لڑنا۔ گویا انہی دو قسموں کی بنا پر جنگ کرنی چاہیے
(منو ۷ - ۱۶۴)

دو قسم کا کوچ — یان۔ جب یکایک کوئی معاملہ پیش آ جائے۔ تو دفعتہً یا مددگاروں کے ساتھ ملکر دشمن پر چڑھائی کرنا۔ یہ دو قسم کا کوچ کہلاتا ہے (منو ۷ - ۱۶۵)

دو قسم کا قیام — کسی وجہ سے خود درجہ بدرجہ کمزور ہوتا جائے۔ یا مددگار دوست کے روکنے پر اپنی جگہ پر بیٹھے رہنا۔ یہ دو قسم کا آسن کہلاتا ہے (منو ۷ - ۱۶۶)

دو قسم کی تقسیم لشکر — مطلب برآری کے لئے سپاہ کے دو حصے کرکے فتح حاصل کرنا دو قسم کا دوئیدہ کہلاتا ہے (منو ۷ - ۱۶۷)

---

[1] یعنی دشمن کے مخالفوں سے میل کرے۔ یا دشمن سے عارضی طور پر مصلحتاً میل کرے
[2] یعنی ایک حصہ فوج کا اپنے ماتحت میں رہے۔ اور دوسرا سپہ سالار کے تحت میں رکھا جائے

शत्रुसेविनि मित्रे च गूढे युक्ततरो भवेत् ।
गतप्रत्यागते चैव स हि कष्टतरो रिपुः ॥ ३ ॥
दण्डव्यूहेन तन्मार्गं यायात्तु शकटेन वा ।
वराहमकराभ्यां वा सूच्या वा गरुडेन वा ॥
यतश्च भयमाशंकेत्ततो विस्तारयेद् बलम् ।
पद्मेन चैव व्यूहेन निविशेत सदा स्वयम् ॥ ५ ॥
सेनापतिबलाध्यक्षौ सर्वदिक्षु निवेशयेत् ।
यतश्च भयमाशंकेत् प्राचीं तां कल्पयेद्दिशम् ॥ ६ ॥
गुल्मांश्च स्थापयेदाप्तान् कृतसंज्ञान् समन्ततः ।
स्थाने युद्धे च कुशलानभीरूनविकारिणः ॥ ७ ॥
संहतान् योधयेदल्पान् कामं विस्तारयेद् बहून् ।
सूच्या वज्रेण चैवैतान् व्यूहेन व्यूह्य योधयेत् ॥
स्यन्दनाश्वैः समे युध्येदनूपे नौद्विपैस्तथा ।
वृक्षगुल्मावृते चापैरसिचर्मायुधैः स्थले ॥ ९ ॥
प्रहर्षयेद् बलं व्यूह्य तांश्च सम्यक् परीक्षयेत् ।
चेष्टाश्चैव विजानीयादरीन् योधयतामपि ॥ १० ॥
उपरुध्यारिमासीत राष्ट्रं चास्योपपीडयेत् ।
दूषयेच्चास्य सततं यवसान्नोदकेन्धनम् ॥ ११ ॥
भिन्द्याच्चैव तडागानि प्राकारपरिखास्तथा ।
समवस्कन्दयेच्चैनं रात्रौ वित्रासयेत्तथा ॥ १२ ॥
प्रमाणानि च कुर्वीत तेषां धर्म्यान्यथोदितान् ।
रत्नैश्च पूजयेदेनं प्रधानपुरुषैः सह ॥ १३ ॥
आदानमप्रियकरं दानञ्च प्रियकारकम् ।
अभीप्सितानामर्थानां काले युक्तं प्रशस्यते ॥ १४ ॥

(منو ۔ ۷ ۔ ۱۹۲ تا ۱۹۷ ۔ ۲۰۳ ۔ ۲۰۴)

(جنگ کیلئے تیاری) ۵۰ ۔ جب راجا دشمن کے ساتھ لڑائی کرنے کیلئے جائے تو اپنے راج کی حفاظت کا انتظام کر لیوے ۔ اور سفر کا سب سامان حسب قاعدہ مہیا کرے سب فوج

सर्वोपायैस्तथा कुर्यान्नीतिज्ञः पृथिवीपतिः ।
यथास्याभ्यधिका न स्युर्मित्रोदासीनशत्रवः ॥
आयतिं सर्वकार्याणां तदात्वं च विचारयेत् ।
अतीतानां च सर्वेषां गुणदोषौ च तत्त्वतः ॥ २
आयत्यां गुणदोषज्ञस्तदात्वे क्षिप्रनिश्चयः ।
अतीते कार्य्यशेषज्ञः शत्रुभिर्नाभिभूयते ॥ ३ ॥
यथैनं नाभिसंदध्युर्मित्रोदासीनशत्रवः ।
तथा सर्वं संविदध्यादेष सामासिको नयः ॥

(मनु० ७ ॥ १७७-१८०)

(منو ۷۔ ۱۷۷)

دشمن کی سرکوبی

۸۹۔۔ نتیجہ: (سیاست ملکی کو جاننے والے مہاراجہ) ایسی مناسب تدبیر عمل میں لاوے کہ کسی طرح اس کے دوست، بے تعلق اور دشمن زیادہ نہ ہو جائیں
(۷ ۔ ۔ ۱۷۷)

تمام کاروبار کی نسبت جو موجودہ وقت میں فرض ہے۔ اور جو آئندہ کرنا چاہیے۔ نیز جو جو کام کئے جا چکے ہوں ان کی خوبیوں اور نقصوں پر بطریق مناسب غور کریں۔ (منو ۷۔ ۱۷۸)

پہلا ان نقصوں کو رفع کرنے اور خوبیوں کے قائم رکھنے میں کوشش کی جائے۔ جو راجہ زمانۂ مستقبل یعنی آئندہ کئے جانے والے کاموں کی خوبی اور نقصوں کو جان سکتا ہے اور موجودہ وقت میں فوراً تحقیقات کو پہنچ جاتا ہے۔ اور کئے ہوئے کاموں کے متعلق جو باقی کرنا ہے اسکو جانتا ہے۔ وہ دشمنوں سے کبھی مغلوب نہیں ہوتا۔ (منو ۷۔ ۱۷۹)

کاروبار سلطنت اور بادشاہی میں ہمیشہ راجہ سب طرح سے ایسی کوشش کریں کہ دوست، ان کے مددگار، بے تعلق اور دشمن کو قابو میں لا کر ان سے الٹے کام نہ کر سکے (یعنی ان کے خلاف کچھ نہ کر سکے) ایسی غفلت میں کبھی مبتلا نہ ہو۔ یہی تدبیر مملکت یعنی سیاست ملکی کا خلاصہ ہے۔ (منو ۷۔ ۱۸۰)

कृत्वा विधानं मूले तु यात्रिकं च यथाविधि ।
उपगृह्यास्पदं चैव चारान् सम्यग्विधाय च ॥ १ ॥
संशोध्य त्रिविधं मार्गं षड्विधं च बलं स्वकम् ।
सांपरायिककल्पेन यायादरिपुरं शनैः ॥ २ ॥

جو مثل قلعہ یعنی ستونوں کیطرح مضبوط فن جنگ میں تربیت یافتہ دھاریک استقلال رکھنے اور جنگ کرنے میں چالاک نڈر ہوں۔ اور جن کے دل میں کسی قسم کی گھبراہٹ نہ ہو۔ ان کو فوج کے چاروں طرف رکھے (منو ۷-۱۹۰)

اگر تھوڑے سپاہیوں سے بہت کیساتھ جنگ کرنا ہو۔ تو یکجا کر کے لڑاوے۔ ضرورت پڑے۔ تو انہیں کو فوراً پھیلا دے۔ جب شہر قلعہ یا دشمن کے لشکر میں داخل ہو کر لڑائی کرنی ہو۔ تو صف آرائی بہ شکل سوچیہ (مثلث △) خواہ بہ شکل بجر (گرز —) کر کے جیسے دو دھاری تلوار دونوں طرف کاٹ کرتی ہے۔ ویسے لڑائی کرتے جاویں اور داخل بھی ہوتے جاویں۔ علی ہذالقیاس۔ مختلف قسم کی صف آرائی کر کے یعنی فوج کو مختلف طریقوں سے لڑاویں اگر سامنے سے توپ یا بندوق چھوٹ رہی ہو۔ تو صف آرائی کر کے مثل سانپ کے لیٹے لیٹے چلیں۔ جب توپوں کے پاس پہنچیں۔ تو مخالفین کو قتل یا گرفتار کر کے توپوں کا منہ دشمن کیطرف پھیر دیں۔ انہیں توپوں و بندوقوں وغیرہ سے ان دشمنوں کو ماریں۔ بوڑھے آدمیوں کو توپوں کے منہ کے سامنے گھوڑوں پر سوار کر کے دوڑاویں۔ درمیان میں اچھے اچھے سوار رہیں۔ اور یکبارگی دھاوا کر کے دشمن کی فوج کو تتر بتر کر کے پکڑ لیویں خواہ بھگا دیویں (منو ۷-۱۹۱)

اگر ہموار زمین پر جنگ کرنا ہو۔ تو گاڑی گھوڑے اور پیادوں سے اور اگر سمندر میں جنگ کرنا ہو۔ تو کشتیوں اور تھوڑے پانی میں ہاتھیوں پر۔ درختوں اور جھاڑیوں میں تیر سے اور ریگستان میں تلوار ڈھال سے لڑائی کریں۔ اور کراویں۔ (منو ۷-۱۹۲)

جس وقت لڑائی ہو رہی ہو۔ اس وقت لڑنیوالوں کو حوصلہ مند اور بشاش کریں جب لڑائی بند ہو جائے۔ تب بہادری اور ہمت پیدا کرنیوالی تقریروں سے کھانے پینے کی چیزوں سے امداد اسلحہ اور ادویہ وغیرہ سے سب کے دلوں کو خوش رکھیں۔ بلا صف بندی کے لڑائی نہ کریں اور نہ کراویں۔ اپنی لڑتی ہوئی فوج کی حرکات و سکنات کو دیکھا کرے کہ آیا وہ ٹھیک لڑتی ہے۔ یا دغا بازی رکھتی ہے (منو ۷-۱۹۴)

دشمن کا محاصرہ اور قلع رسد وغیرہ ۵۳- اگر کسی وقت مناسب سمجھے۔ تو دشمن کو چاروں طرف سے گھیر کر روک رکھے اور اس کے ملک کو تکلیف پہنچا کر چارہ۔ خوراک۔ پانی اور لکڑی کو تلف و خراب کر دیوے (۷-۱۹۵)

سواری - باربرداری اسلحہ وغیرہ کافی ساتھ لے اور تمام جاسوسوں یعنی چاروں طرف کی خبر لانیوالے آدمیوں کو خفیہ مقرر کرکے دشمنوں کیطرف چڑھائی کرنے کیواسطے بڑھے (منو ۷ - ۱۸۴) تین قسم کے راستوں کو یعنی اول راہ خشکی (زمین) دوئم راہ تری (سمندر یا دریا) سوم راہ ہوائی کو درست رکھے - راہ خشکی میں گاڑی گھوڑا - ہاتھی - راہ آبی میں کشتی - اور راہ ہوائی میں ہوائی برج وغیرہ سواریوں کے ذریعے سفر کرے - اور پیدل گاڑی سے ہاتھی گھوڑا اسلحہ حرب - اسلحہ شعلہ افگن - سامان رسد کو حسب مناسب ساتھ لیوے - اپنی طاقت کو مکمل کرکے اور کوئی خاص مقصد مشہور کرکے دشمن کے شہر کے نزدیک آہستہ آہستہ جائے (منو ۷-۱۸۵)

| ظاہرداروں سے احتیاط |

۵ - جو دل میں دشمن کے ساتھ ملا ہوا ہو - اور ظاہرا اپنے ساتھ دوستی رکھتا ہو - خفیہ طور پر دشمن پر راز فاش کرتا ہو اس کی آمد و رفت میں اس کیساتھ گفتگو کرنے میں بہت ہوشیاری رکھے - کیونکہ دل سے دشمن اور ظاہرا دوست آدمی کو سخت دشمن سمجھنا چاہیئے - (۷ - ۱۸۶)

| میدان جنگ میں صف بندی |

۶ - تمام ملازمان سرکاری کو جنگی فن سکھلائے - جو بہادر لوگ کہ پہلے سیکھے ہوئے ہیں - وہی اچھی طرح لڑائی کرنا اور فوج کو لڑانا جانتے ہیں جب قواعد سکھلاتے - تو اول فوج کو سیدھی قطاروں میں چلاوے (۲) بشکل چھکڑا یعنی گاڑی کی طرح (۳) اس طور پر کہ جیسے سوئر ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے چلے جاتے ہیں - اور کبھی کبھی سب مل کر جھنڈ ہو جاتے ہیں - (۴) جیسے مگرمچھ پانی میں چلتے ہیں - ویسے فوج کو بنا دے جیسے سوئی کا اگلا حصہ باریک - پیچھے موٹا - اور سوت اس سے موٹا ہوتا ہے - ویسے قواعد سے فوج کو بنا دے (۶) جیسے نیل کنٹھ اوپر نیچے جھپٹ مارتا ہے - اسیطرح فوج کو بنا کر لڑا دے - (منو ۷ - ۱۸۷) -

جس طرف خوف پایا جائے - اسی طرف لشکر کو پھیلا دے سب فوج کے افسروں کو چاروں طرف رکھکر "پدم دیوہ" یعنی بشکل نیلوفر چاروں طرف فوجوں کو رکھے - اور خود درمیان میں رہے (منو ۷ - ۱۸۸)

سپہ سالار اور فوجداری حکم دینے والے اور فوج کیساتھ لڑنے لڑانیوالے بہادروں کو آٹھوں سمت میں رکھے جسطرف لڑائی ہو رہی ہو - اسی طرف ساری فوج کا سامنا کرے - لیکن دوسری طرف پختہ انتظام رکھے ورنہ پیچھے سے یا بغل سے دشمنوں کے گھات ممکن ہے (۷ - ۱۸۹)

دشمن کے تالاب شہر کی فصیل اور کھائی کو توڑ پھوڑ دیوے۔ رات کے وقت انکو خوف دیوے۔ اور فتح پانے کی تجاویز عمل میں لاوے (منو ۷-۱۹۶)

مغلوب سے سلوک

اگر ۵- فتح پا کر ان سے عہد نامہ یعنی اقرار وغیرہ لکھا لیوے۔ اور جو موقعہ مناسب سمجھے۔ تو اسی کے خاندان سے کسی دھارمک آدمی کو راجہ بنا دیوے اور اس سے لکھوا لیوے۔ کہ تمکو ہمارے حکم کے مطابق یعنی جیسی دھرم کے مطابق سیاست ملکی ہے۔ اس کے موافق عمل کر کے انصاف سے رعایا پروری کرنی ہوگی۔ ایسی نصیحت کر کے اس کے پاس ایسے آدمی رکھے۔ کہ جس سے بعد میں فساد پیدا نہ ہو۔ اور جو شکست پاوے۔ اسکی عزت افزائی اپنے امیروں کے ساتھ مل کر بذریعہ عطیہ جواہرات وغیرہ تحفہ چیزوں کے کرے اور ایسا نہ کرے۔ کہ جس سے اس کا گذارہ بھی نہ ہو سکے۔ اگر اس کو قیدخانہ میں ڈالے تو بھی اس کی عزت مناسب قائم رکھے۔ تاکہ وہ شکست پانے کے غم سے چھوٹ کر اچھی طرح رہے۔ (۷-۲۰۳)

کیونکہ دنیا میں دوسرے کا مال لینا باعث دشمنی اور دینا باعث محبت ہے۔ خصوصیت کے ساتھ موقع دیکھ کر واجبی کارروائی کرنا اور اس مغلوب کو دلپسند چیزوں کا دینا بہت ہی افضل ہے۔ اس کو کبھی نہ چڑاوے۔ نہ ہنسی اور ٹھٹھا کرے۔ اور نہ ہی اس کے سامنے ایسا کہے۔ کہ ہم نے تم کو مغلوب کیا ہے۔ بلکہ آپ ہمارے بھائی ہیں۔ اس قسم کی تعظیم و تکریم ہمیشہ کرے (۷-۲۰۴)

हिरण्यभूमिसंप्राप्त्या पार्थिवो न तथैधते ।
यथा मित्रं ध्रुवं लब्ध्वा कृशमप्यायतिक्षमम् ॥ १ ॥
धर्मज्ञं च कृतज्ञं च तुष्टप्रकृतिमेव च ।
अनुरक्तं स्थिरारम्भं लघुमित्रं प्रशस्यते ॥ २ ॥
प्राज्ञं कुलीनं शूरं च दक्षं दातारमेव च ।
कृतज्ञं धृतिमन्तं च कष्टमाहुररिं बुधाः ॥ ३ ॥
आर्यता पुरुषज्ञानं शौर्यं करुणवेदिता ।
स्थौललक्ष्यं च सततमुदासीनगुणोदयः ॥ ४ ॥
मनु० (७ । २०८-२११)

संभूय च समुत्थानं दत्तस्यानपकर्म च ॥ २ ॥

वेतनस्यैव चादानं संविदश्च व्यतिक्रमः ।

क्रयविक्रयानुशयो, विवादः स्वामिपालयोः ॥ ३ ॥

सीमाविवादधर्मश्च पारुष्ये दण्डवाचिके ।

स्तेयं च साहसं चैव स्त्रीसंग्रहणमेव च ॥ ४ ॥

स्त्रीपुंधर्मो विभागश्च द्यूतमाह्वय एव च ।

पदान्यष्टादशैतानि व्यवहारस्थिताविह ॥ ५ ॥

एषु स्थानेषु भूयिष्ठं विवादं चरतां नृणाम् ।

धर्मं शाश्वतमाश्रित्य कुर्यात्कार्यविनिर्णयम् ॥ ६ ॥

धर्मो विद्धस्त्वधर्मेण सभां यत्रोपतिष्ठते ।
शल्यं चास्य न कृन्तन्ति विद्धास्तत्र सभासदः ॥ ७ ॥

सभां वा न प्रवेष्टव्यं वक्तव्यं वा समंजसम् ।

अब्रुवन्विब्रुवन्वापि नरो भवति किल्बिषी ॥ ८ ॥

यत्र धर्मो ह्यधर्मेण सत्यं यत्रानृतेन च ।

हन्यते प्रेक्षमाणानां हतास्तत्र सभासदः ॥ ९ ॥

धर्म एव हतो हन्ति धर्मो रक्षति रक्षितः ।

तस्माद्धर्मो न हन्तव्यो मा नो धर्मो हतोऽवधीत् ॥ १० ॥

वृषो हि भगवान् धर्मस्तस्य यः कुरुते ह्यलम् ।
वृषलं तं विदुर्देवास्तस्माद्धर्मं न लोपयेत् ॥ ११ ॥

एक एव सुहृद्धर्मो निधनेऽप्यनुयाति यः ।

शरीरेण समं नाशं सर्वमन्यद्धि गच्छति ॥ १२ ॥

पादो धर्मस्य कर्तारं पादः साक्षिणमृच्छति ।
पादः सभासदः सर्वान् पादो राजानमृच्छति ॥ १३ ॥

राजा भवत्यनेनास्तु मुच्यन्ते च सभासदः ।
एनो गच्छति कर्तारं निन्दार्हो यत्र निन्द्यते ॥ १४ ॥
मनु० [८ । ३-८ । १२-१९]

तत्र सत्यं ब्रुवन्साक्षी धर्मार्थाभ्यां न हीयते ॥ ५ ॥
साक्षी दृष्टश्रुतादन्यद्विब्रुवन्नार्यसंसदि ।
अवाङ्नरकमभ्येति प्रेत्य स्वर्गाच्च हीयते ॥ ६ ॥
स्वभावेनैव यद् ब्रूयुस्तद् ग्राह्यं व्यावहारिकम् ।
अतो यदन्यद्विब्रूयुर्धर्मार्थं तदपार्थकम् ॥ ७ ॥
सभान्तः साक्षिणः प्राप्तानर्थिप्रत्यर्थिसन्निधौ ।
प्राड्विवाकोऽनुयुञ्जीत विधिनाऽनेन सान्त्वयन् ॥ ८ ॥
यद् द्वयोरनयोर्वेत्थ कार्येऽस्मिन् चेष्टितं मिथः ।
तद् ब्रूत सर्वं सत्येन युष्माकं ह्यत्र साक्षिता ॥ ९ ॥
सत्यं साक्ष्ये ब्रुवन्साक्षी लोकानाप्नोति पुष्कलान् ।
इह चानुत्तमां कीर्तिं वागेषा ब्रह्मपूजिता ॥ १० ॥
सत्येन पूयते साक्षी धर्मः सत्येन वर्धते ।
तस्मात्सत्यं हि वक्तव्यं सर्ववर्णेषु साक्षिभिः ॥ ११ ॥
आत्मैव ह्यात्मनः साक्षी गतिरात्मा तथात्मनः ।
मावमंस्थाः स्वमात्मानं नृणां साक्षिणमुत्तमम् ॥ १२ ॥
यस्य विद्वान् हि वदतः क्षेत्रज्ञो नाभिशङ्कते ।
तस्मान्न देवाः श्रेयांसं लोकेऽन्यं पुरुषं विदुः ॥ १३ ॥
एकोऽहमस्मीत्यात्मानं यत्त्वं कल्याण मन्यसे ।
नित्यं स्थितस्ते हृद्येष पुण्यपापेक्षिता मुनिः ॥ १४ ॥

(मनु० ८ । ६३ । ६९ । ७४-७५ । ७९-८० । ८३ । ८४ । ८५ । ८६)

[illegible] جب دونوں میں جھگڑا ہو ... صاحب علم و فہم ... سب ... دھرم کو جاننے والے بے طمع اور راست گو ہوں وہ عدالت کے فیصلے کے لئے گواہ ہوں۔ اور جو اس کے الٹے ہوں وہ کبھی نہ لئے جاویں
شلوک ۳-۴

एषामन्यतमे स्थाने यः साक्ष्यमनृतं वदेत् ।
तस्य दण्डविशेषांस्तु प्रवक्ष्याम्यनुपूर्वशः ॥ २ ॥
लोभात्सहस्रं दण्ड्यस्तु मोहात्पूर्वं तु साहसम् ।
भयाद्द्वौ मध्यमौ दण्ड्यौ मैत्रात्पूर्वं चतुर्गुणम् ॥ ३ ॥
कामाद्दशगुणं पूर्वं क्रोधात्तु त्रिगुणं परम् ।
अज्ञानाद्द्वे शते पूर्णे बालिश्याच्छतमेव तु ॥ ४ ॥
उपस्थमुदरं जिह्वा हस्तौ पादौ च पञ्चमम् ।
चक्षुर्नासा च कर्णौ च धनं देहस्तथैव च ॥ ५ ॥
अनुबन्धं परिज्ञाय देशकालौ च तत्त्वतः ।
साराऽपराधौ चालोक्य दण्डं दण्ड्येषु पातयेत् ॥ ६ ॥
अधर्मदण्डनं लोके यशोघ्नं कीर्तिनाशनम् ।
अस्वर्ग्यं च परत्रापि तस्मात्तत्परिवर्जयेत् ॥ ७ ॥
अदण्ड्यान्दण्डयन् राजा दण्ड्यांश्चैवाप्यदण्डयन् ।
अयशो महदाप्नोति नरकं चैव गच्छति ॥ ८ ॥
वाग्दण्डं प्रथमं कुर्याद्धिग्दण्डं तदनन्तरम् ।
तृतीयं धनदण्डं तु वधदण्डमतः परम् ॥ ९ ॥

[मनु० । ८ । ११८-१२१ । १२५-१२९]

کون سی شہادت رد ہونی چاہیئے۔ ۱۸۔ جو لوبھ، موہ، خوف، دوستی، سابقہ، عصب، واقفیت اور لڑکپن سے گواہی دیوے وہ سب جھوٹی سمجھی جاوے۔ منو۔ ۸۔ ۱۱۸

جھوٹی گواہی۔ ۱۹۔ ان میں سے کسی وجہ سے گواہ جھوٹ بولے تو اسکو حسب ذیل مختلف قسم کی سزا دینی چاہیئے۔ (منو ۸۔ ۱۱۹)

لہ یعنی باستثنائے انجمن ہائے خاص اور مجالس عدل و انصاف کے، ہیں دیگر موقع پر جو شہادت دے تو اس کی سزا نہیں ہے۔ ۲ منو جی کے زمانہ میں اس قسم کی لغو گوئیاں غالباً زیادہ ہوتی ہوں گی۔ ہو سکتا ہے اسلئے جرمانہ علی العموم کی عام حیثیت کے رکھا گیا ہے نیز اس زمانہ میں بلحاظ اخراجات روپیہ کی قیمت زیادہ تھی

येन येन यथाङ्गेन स्तेनो नृषु विचेष्टते ।
तत्तदेव हरेदस्य प्रत्यादेशाय पार्थिवः ॥ १ ॥
पिताचार्यः सुहृन्माता भार्या पुत्रः पुरोहितः ।
नादण्ड्यो नाम राज्ञोऽस्ति यः स्वधर्मे न तिष्ठति ॥ २ ॥
कार्षापणं भवेद्दण्ड्यो यत्रान्यः प्राकृतो जनः ।
तत्र राजा भवेद्दण्ड्यः सहस्रमिति धारणा ॥ ३ ॥
अष्टापाद्यन्तु शूद्रस्य स्तेये भवति किल्बिषम् ।
षोडशैव तु वैश्यस्य द्वात्रिंशत् क्षत्रियस्य च ॥ ४ ॥
ब्राह्मणस्य चतुःषष्टिः पूर्णं वापि शतं भवेत् ।
द्विगुणा वा चतुःषष्टिस्तद्दोषगुणविद्धि सः ॥ ५ ॥
ऐन्द्रं स्थानमभिप्रेप्सुर्यशश्चाक्षयमव्ययम् ।
नोपेक्षेत क्षणमपि राजा साहसिकं नरम् ॥ ६ ॥
वाग्दुष्टात्तस्कराच्चैव दण्डेनैव च हिंसतः ।
साहसस्य नरः कर्त्ता विज्ञेयः पापकृत्तमः ॥ ७ ॥
साहसे वर्त्तमानन्तु यो मर्षयति पार्थिवः ।
स विनाशं व्रजत्याशु विद्वेषं चाधिगच्छति ॥ ८ ॥
न मित्रकारणाद्राजा विपुलाद्वा धनागमात् ।
समुत्सृजेत् साहसिकान्सर्वभूतभयावहान् ॥ ९ ॥
गुरुं वा बालवृद्धौ वा ब्राह्मणं वा बहुश्रुतम् ।
आततायिनमायान्तं हन्यादेवाविचारयन् ॥ १० ॥
नाततायिवधे दोषो हन्तुर्भवति कश्चन ।
प्रकाशं वाऽप्रकाशं वा मन्युस्तन्मन्युमृच्छति ॥ ११ ॥
यस्य स्तेनः पुरे नास्ति नान्यस्त्रीगो न दुष्टवाक् ।
न साहसिकदण्डघ्नौ स राजा शक्रलोकभाक् ॥ १२ ॥

मनु० अ० ८ । श्लो० ३३४-३४७ ।

ہو جاوے یعنی طمع کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اس سے پندرہ(۱۵) روپیہ جرمانہ لیوے۔ جو عشق و شہوت کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اس سے جرمانہ لیوے۔ جو خوف سے جھوٹی گواہی دیوے اس سے جرمانہ لیوے۔

جو شخص دوستی کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اس سے بارہ(۱۲) روپیہ (منو ۸۔۱۲۰)

جو شخص نفسانیت کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اس سے ۵ روپیہ جرمانہ لیوے۔

جو شخص غصہ کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اس سے جرمانہ لیوے۔

جو شخص ناواقفیت کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اس سے روپیہ جرمانہ لیوے۔

اور لڑکپن کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اس سے جرمانہ لیوے (منو ۸۔۱۲۱)

سزا کے مقامات اور ان میں کمی بیشی | ۴۰۔ اعضائے تناسل، پیٹ، زبان، ہاتھ، پاؤں، آنکھ، ناک، کان، دولت اور جان یہ دس مقام سزا کے ہیں کہ جن پر سزا دی جاتی ہے (منو ۸۔۱۲۵)

لیکن جو سزائیں لکھی گئیں ہیں اور آئندہ لکھی جاویں گی مثلاً طمع کے باعث گواہی دینے میں جرمانہ لکھا ہے۔ لیکن اگر کوئی آدمی بہت نادار ہو تو اس سے کم بھی لیا جا سکتا ہے اور دولتمند ہو تو اس سے دو چند، سہ چند، چہار چند تک بھی لے لیوے۔ یعنی بلحاظ جگہ موقعہ اور حیثیت کے جیسا مناسب ہو ویسی سزا دیوے (منو ۸۔۱۲۶)

کیونکہ اس دنیا میں ادھرم سے سزا دینا سابق عزت کو نیز زمانہ حال اور آئندہ میں ہونے والی نیکنامی کو نیست و نابود کر دیتا ہے اور ادھرم سے سزا دینے والے کے لیئے آئندہ جنم میں باعث تکلیف بھی ہوتا ہے۔ اس واسطے کسی کو ادھرم سے سزا نہ دیوے (منو ۸۔۱۲۷)

جو راجہ قابل سزا کو سزا نہیں دیتا اور ناقابل سزا کو سزا دیتا ہے یعنی شخص مستوجب سزا کو چھوڑ دیتا اور جس کو سزا نہیں دینی چاہیئے اس کو سزا دیتا ہے۔ وہ جیتے جی ملامت کو اور مرنے کے بعد سخت تکلیف پاتا ہے اس لئے جو جرم کرے اس کو ہمیشہ سزا دیوے اور ناقابل جرم کو سزا کبھی نہ دیوے (منو ۸۔۱۲۸)

پہلی سزا کلام سے ہے یعنی اس کو برا ٹھہرانا۔ دوسری دھکار (لعنت) یعنی کہنا کہ تجھکو لعنت ہے تو نے ایسا برا کام کیوں کیا۔ تیسری اس سے جرمانہ لینا اور چوتھی سزائے جسمانی یعنی کوڑا یا بید مارنا یا سر کاٹ ڈالنا (منو ۸۔۱۲۹)

۵۔ دیکھو حاشیہ صفحہ

جابر آدمی کی تعریف

جابر یا ڈاکو زبردستی کرنیوالا شخص، بدکلامی کرنے والے چوری کرنے والے
بلا جرم سزا دینے والے سے بھی زیادہ گنہگار و بد اندیش ہے (منو ۸۔۳۴۵)
جو راجا جابر اور ظالم ڈاکو کو سزا نہ دیکر چشم پوشی کرتا ہے وہ بہت جلد تباہی کو
پہنچتا ہے۔ اور راج میں فساد پیدا ہوتا ہے۔ (منو ۸۔۳۴۶)
مجرم کو قرار واقعی سزا دینا ہے۔ یہ تمام انسانوں کو تکلیف دینے والے جابر آدمی کو
بوجہ دوستی کے یا بہت دولت ملنے کی وجہ سے راجہ ہرگز بلا قید یا بلا عضو کاٹنے کے نہ چھوڑے (منو ۸۔۳۴۷)
خواہ گرو ہو خواہ بیٹا وغیرہ اولاد ہو خواہ باپ وغیرہ بزرگ ہوں، خواہ برہمن خواہ شاستر
وغیرہ کا سننے والا کیوں نہ ہو، جو دھرم کو چھوڑ کر ادھرم میں پھنسا ہو، دوسرے کو بلا جرم مارنیوالا ہو
اس کو بغیر تامل کے مار ڈالنا چاہیئے یعنی پہلے مار کر پھر سوچ کرنی چاہیئے (منو ۸۔۳۵۰)
بد اعمال کے آدمیوں کے مارنے میں قاتل کو پاپ نہیں ہوتا۔ خواہ اعلانیہ مارے
خواہ غیر اعلانیہ کیونکہ غضب والے کو غضب سے مارنا گویا غضب کی غضب سے لڑائی ہے (منو ۸۔۳۵۱)
جس راجہ کے راج میں نہ چور نہ زناکار نہ بد زبان نہ جابر نہ ڈاکو نہ مار پیٹ کرنیوالا نہ
راجہ کا حکم توڑنیوالا ہے وہ راجہ از حد لائق تعریف ہے (منو ۸۔۳۸۶)

भर्तारं लंघयेद्या स्त्री स्वज्ञातिगुणदर्पिता ।
तां श्वभिः खादयेद्राजा संस्थाने बहुसंस्थिते ॥ १ ॥

पुमांसं दाहयेत्पापं शयने तप्त आयसे ।
अभ्यादध्युश्च काष्ठानि तत्र दह्येत पापकृत् ॥ २ ॥

दीर्घाध्वनि यथादेशं यथाकालं तरो भवेत् ।
नदीतीरेषु तद्विद्यात्समुद्रे नास्ति लक्षणम् ॥ ३ ॥

अहन्यहन्यवेक्षेत कर्मान्तान्वाहनानि च ।
आयव्ययौ च नियतावाकरान्कोशमेव च ॥ ४ ॥

एवं सर्वानिमान्राजा व्यवहारान्समापयन् ।
व्यपोह्य किल्बिषं सर्वं प्राप्नोति परमां गतिम् ॥ ५ ॥

[illegible]

ہے۔ تو اُس وقت اسکو دونوں کا پرتیکش [1] علم بالشافہ ہوتا ہے۔ نظر بریں جب کہ پرمیشور پرتیکش ہے۔ تو انومان ثبوت قیاسی وغیرہ سے پرمیشور کا علم ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے کیونکہ معلول کو دیکھکر علت کا قیاس لازمی ہے۔

پرمیشور کے محیط کل ہونے کے دلائل

۱۲ سوال ایشور دیاپک یعنی ہر جگہ موجود ہے یا کسی خاص مقام میں ہے؟

جواب۔ دیاپک ہے کیونکہ اگر ایک مقام میں رہتا تو سب کا اندر یامی عالم کل۔ سب کو قواعد میں رکھنے والا۔ سب کا پیدا کرنے والا۔ سبکو قائم رکھنے والا۔ اور فنا کرنیوالا نہ ہو سکتا۔ جس مقام کا تعلق فاعل کے ساتھ نہ ہو وہاں اس کے فعل کا ہونا ناممکن ہے۔

رحم و انصاف متضاد نہیں

۱۳ سوال۔ پرمیشور رحیم اور انصاف کرنیوالا ہے یا نہیں؟

جواب۔ ہے۔

سوال۔ یہ دونوں صفتیں ایک دوسری کی ضد ہیں انصاف کرے تو رحم میں اور رحم کرے تو انصاف میں فرق آتا ہے کیونکہ انصاف اس کو کہتے ہیں کہ عمل کے مطابق اتنا سکھ دکھ پہنچایا جائے جو نہ کم ہو اور نہ زیادہ اور رحم اسکو کہتے ہیں کہ قصوروار کو بلا سزا دئے چھوڑ دیا جائے

[1] اسی امر کے متعلق سانکھیہ درشن میں بحث آئی ہے جو کہ سوتر نمبر ۱۰۸ ادھیائے اول سے شروع ہوتی ہے وہاں سوتر نمبر ۸۹ میں پرتیکش کی اسی تعریف کرتے ہوئے حواس کا اور حواس کا محسوسات سے تعلق ہونے پر جو علم ہوتا ہے اُسی کو پرتیکش کہتے ہیں سوتر نمبر ۹۰ میں کہی گئی ہو یہ کہکر پوا کیا ہے کہ یہ صرف بیرونی حواس کے ذریعہ ہونیوالے پرتیکش کی تعریف ہے یوگی لوگ اندرونی حواس یعنی من کے ذریعہ بھی پرتیکش کرتے ہیں اسی امر کو اسجگہ رشی دیانند نے بجائے ضمنی سوتر کی تعبیر کرتے ہوئے سمجھایا ہے کہ جس طرح کان اور آنکھ وغیرہ سے ان کا تعلق آواز اور شکل سے ہونے پر جو بلا شک و شبہ علم ہوتا ہے پرتیکش کہتے ہیں اسی طرح محض من کا تعلق ہونے پر سچ جھوٹ سے ہونے پر جو علم ہوتا ہے اسے بھی پرتیکش کہتے ہیں۔ دلیل کے پہلے حصے کی مثال زمین کے علم سے دیتے ہوئے دوسرے حصے کو اپنی آتما کے ذریعہ حاصل شدہ علم جو پرتیکش ہو یہ پرمیشور کے صفات صنعت و حکمت کے ذریعے پرمیشور کا پرتیکش ہونے کے لئے بطور تمثیل کے پیش کیا ہے کیونکہ صنعت و حکمت کے اثرات کو حواس بیرونی سے محسوس ہو سکتے ہیں۔ مگر صنعت و حکمت بذات خود محض من سے ہی معلوم ہو سکتے ہیں۔ گویا یہاں یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ پرتیکش اس طرح کا ہوتا ہے بذریعہ حواس بیرونی بذریعہ حواس اندرونی اور کہ سانکھیہ درشن میں جس پرتیکش کا عدم تسلیم کیا گیا ہے وہ پرتیکش بذریعہ حواس بیرونی کا ہے جس کو یہاں بھی تسلیم نہیں کیا گیا ہے۔ (مترجم)

(یجر وید ۱۳ - ۴)

پرمیشور ہی کی عبادت لازمی ہے | اتھ یجر ویدکا منتر ہے | وہاں لوگ عام لوگوں کو اسطرح مخاطب کرتے ہیں۔ اے انسانو! جو جگت کی پیدائش سے پہلے کل روشن اجسام (اگنی وغیرہ) کی پیدائش گاہ اور سہارا تھا۔ اور جو کچھ پیدا ہوا ہے۔ ہوا تھا اور ہوگا۔ اس کا مالک تھا ہے۔ اور ہوگا۔ وہ زمین سے لیکر سورج تک تمام دنیا کو پیدا کرکے قایم ہے۔ اس راحت بالذات پرماتما کی بندگی جس طرح ہم کریں اسی طرح تم لوگ بھی کرو (یجر وید ادھیائے ۱۳ منتر ۴)

ایشور کی ہستی کا ثبوت | سوال۔ آپ زبان سے ایشور ایشور کرتے ہیں۔ لیکن اس کو ثابت کس طرح کرتے ہیں؟

جواب۔ سب پرتیکش وغیرہ پرمانوں (ثبوتوں) سے۔

سوال۔ ایشور کی ذات میں پرتیکش وغیرہ ثبوت کبھی کام نہیں دے سکتے!

جواب इन्द्रियार्थसन्निकर्षोत्पन्नं ज्ञानमव्यपदेश्यमव्यभिचारि

(یہ سوتر نیائے درشن مصنفہ مہرشی گوتم کا ہے) کان۔ جلد۔ آنکھ۔ زبان۔ ناک اور من (جوہر دراک) کا تعلق آواز۔ لمس۔ صورت۔ ذائقہ۔ بو سکھ۔ دکھ۔ سچ جھوٹ وغیرہ محسوسات سے تعلق ہونے پر جو علم ہوتا ہے۔ اس کو پرتیکش کہتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ شکوک سے خالی ہو (نیائے ۱۔۱۔۴)۔ اب یاد رکھنا چاہئے کہ حواس اور من کے ذریعہ صفتوں کا پرتیکش (عین الیقین) ہوا کرتا ہے ذات موصوف کا نہیں۔ جسطرح چاروں حواس جلد وغیرہ کے ذریعہ سے لمس۔ صورت۔ ذائقہ اور بو یعنی صفات (عرض) کا علم ہونے پر اس کے موصوف پرتھوی یعنی ارض کا پرتیکش من معہ آتما کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اسی طرح اس پرتیکش دنیا میں خاص صنعت و حکمت وغیرہ صفات کے پرتیکش ہونے سے ایشور بھی پرتیکش ہے۔

ایشور کی ہستی کا ثبوت | نیز جب آتما من کو اور من حواس کو کسی شے محسوس میں لگاتا ہے یا جس لمحہ میں آتما چوری۔ بدی۔ یا زنا وغیرہ برے یا علم وغیرہ اچھے کام کرنا شروع کرتا ہے تو جیو کی خواہش اور علم وغیرہ چونکہ اس وقت اسی خواہش کی ہوئی چیز کی طرف جھک جاتے ہیں اسلئے اس لمحہ میں جیو آتما کے اندر برے کام کرنے میں خوف تامل اور شرم اور اچھے کاموں کے کرنے میں بیخوفی عدم تامل خوشی اور حوصلہ پیدا ہوتا ہے وہ جیو آتما کی طرف سے نہیں بلکہ پرماتما کی طرف سے ہے۔ پرمیشور کا پرتیکش | اور جب جیو آتما شدھ و صاف طبع ہو کر پرماتما کی نسبت دل سے غور کرتا

جواب۔ انصاف اور رحم میں محض نام کا فرق ہے۔ کیونکہ جو مطلب انصاف سے پورا ہوتا ہے وہی رحم سے۔ سزا دینے کا مدعا یہ ہے کہ لوگ گناہ سے باز آکر دکھ نہ پاویں۔ وہی مطلب رحم کا ہے [illegible] ان کے دکھوں کو دور کیا جاوے جس طرح پرمیشور رحم اور انصاف کے مطابق ہیں۔ وہ یہاں جب کہ جس نے جیسا اور جتنا برا کام کیا ہو اسکو ویسی اور اتنی ہی سزا دینی چاہیے۔ اسی کا نام انصاف ہے۔ اور اگر قصوروار کو سزا نہ دی جائے تو رحم معدوم ہو جاتا ہے کیونکہ ایک مجرم بدکار کو چھوڑ دینا گویا ہزاروں پرماتما نیکوکاروں کو دکھ دینا ہے ایک بدمعاش کو چھوڑ دینے سے ہزاروں آدمیوں کو دکھ پہنچتا ہے۔ تو پھر وہ رحم کیسے ہو [illegible] رحم یہی ہے کہ اس بدکار کو قید خانہ میں رکھ کر پاپ کرنے سے بچایا جائے۔ اس قسم کا عمل کرنا [illegible] اس پر رحم ہے۔ اور اس کو مار ڈالنے سے دوسرے ہزاروں لوگوں پر رحم ظاہر ہوگا۔

سوال۔ پھر رحم اور انصاف دو لفظ کیوں ہیں۔ کیونکہ ان [illegible] دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ تو دو لفظوں کا ہونا فضول ہے۔ اس سے تو ایک لفظ کا ہونا اچھا تھا۔ پس ثابت ہوا کہ رحم اور انصاف کا مقصد ایک نہیں؟

جواب۔ کیا ایک معنے کے بہت سے لفظ اور ایک لفظ کے بہت سے معنے نہیں ہوتے؟

سوال۔ ہوتے ہیں۔

جواب۔ تو پھر تم کو شک کیوں ہوا؟

سوال۔ اس لئے کہ دنیا میں ایسا سنا جاتا ہے؟

جواب۔ دنیا میں تو سچی اور جھوٹی دونوں باتیں سننے میں آتی ہیں۔ اُن کا ہمارا کام انکو غور سے تحقیق کرنا ہے۔ دیکھو ایشور کی رحمت کاملہ تو یہ ہے کہ اس نے تمام جیووں کی حاجت [illegible] کے لئے دنیا میں سب چیزیں پیدا کر رکھی ہیں۔ پس اس سے بڑھکر رحم اس کے ماسوا اور کون سا ہے جانی۔ اب انصاف اسکا نتیجہ صریح دکھلائی دیتا ہے کیونکہ سکھ دکھ کے لاحق ہونے کی حالت اس نتیجہ کو شناخت کر رہی ہے ان دونوں میں فرق اتنا ہی ہے کہ من میں سب کو سکھ ہوئے اور دکھ دفع ہونے کی خواہش و تدبیر رحم ہے۔ اور بیرونی حرکات یعنی قید و قطع عضو (بدن کے کسی حصہ کو کاٹ دینا) وغیرہ سے ٹھیک ٹھیک سزا دینا انصاف کہلاتا ہے۔ دونوں کا مقصد ایک ہی ہے۔ یعنی سب کو پاپ اور دکھوں سے چھڑا دینا۔

کے فنا ہونیکے واسطے پرارتھنا کریں۔ تو کیا پرمیشور ان کو فنا کر دیوے گا کوئی کہے
کہ جس کی محبت زیادہ ہوگی۔ اس کی پرارتھنا سپھل ہو جائے گی۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ جس
کی محبت کم ہو اس کا دشمن بھی کم درجہ فنا ہونا چاہیئے۔ ایسی مورکھتا کی پرارتھنا کرتے
کرتے کوئی ایسی بھی پرارتھنا کرنے لگ جائے گا "کہ اے پرمیشور آپ روٹی بنا کر ہمکو
کھلائیے۔ میرے مکان میں جھاڑو لگائیے۔ کپڑے دھو دیجئے۔ اور کھیتی باڑی بھی کر دیجئے
جو لوگ اس طرح پرمیشور کے بھروسے کاہل اور جود ہو کر بیٹھے رہتے ہیں۔ وہ سخت جاہل ہیں
کیونکہ پرمیشور کی ہدایت ہے۔ کہ کوشش کرو جو شخص اس کو توڑے گا وہ کبھی سکھ نہیں
پائے گا۔ چنانچہ

कुर्वन्नेवेह कर्माणि जिजीविषेच्छतं समाः

यजु० ॥ अ० ४० । मं० २ ॥

پرمیشور ہدایت فرماتے ہیں۔ کہ آدمی سو برس تک یعنی جبتک جیتا ہے تب تک
کام کرتا ہوا جینے کی خواہش رکھے سست کبھی نہ ہو (یجروید ۴۰-۲)

انسان کا فرض محنت کرنا | ۲۶۔ دیکھو دنیا میں جسقدر جاندار اور بیجان ہیں۔ وہ سب اپنا اپنا
کام اور کوشش برابر کئے جاتے ہیں۔ مثلاً چیونٹی وغیرہ ہمیشہ محنت کرتے رہتے ہیں۔ زمین وغیرہ
ہمیشہ گردش میں ہیں اور درخت وغیرہ بڑھتے گھٹتے رہتے ہیں۔ نظر بریں انسانوں کو بھی اس
مثال کی پیروی کرنی واجب ہے جسطرح کوشش میں لگے ہوئے آدمی کی مدد دوسرا
بھی کرتا ہے۔ اسی طرح دھرم کے ساتھ کوشش میں مصروف ہوئے ہوئے آدمی کی امداد
ایشور بھی کرتا ہے اور جیسا کہ کار کن آدمی کو نوکر رکھا جاتا ہے کسی کاہل کو نہیں و بیدار کے
خواہشمند اور آنکھوں والے کو کھلایا جاتا ہے اندھے کو نہیں ویسا ہی پرمیشور بھی سب کا بھلا
کرنے کی پرارتھنا میں مددگار ہوتا ہے۔ نقصان دینے والے کاموں میں نہیں ہوتا جو شخص ایسا کہتا
ہے کہ گڑ میٹھا ہے۔ اسکو گڑ یا اس کا ذائقہ کبھی نصیب نہیں ہوتا۔ لیکن جو کوشش کرتا ہے۔ اسکو
جلدی یا دیر سے گڑ مل ہی جاتا ہے

اب تیسری بات اپاسنا ہے۔

समाधिनिर्धूतमलस्य चेतसो निवेशितस्यात्मनि यत्सुखं भवेत्।
न शक्यते वर्णयितुं गिरा तदा स्वयन्तदन्तःकरणेन गृह्यते ॥

शौचसन्तोषतपः स्वाध्यायेश्वरप्रणिधानानि नियमाः ॥

योगसू० [साधनपादे । सू० ३२]

دوسرا انگ | ۲۹- شوچ (پاکیزگی) سنتوش (قناعت) تپ (جفاکشی) سوادھیائے (مطالعۂ کتب مقدس) ایشور پرنی دھان (خدا کی بھگتی) نیم کہلاتے ہیں۔ (یوگ درشن سادھن پاد سوتر ۳۲) (۱) الفت اور نفرت کے چھوڑنے سے اندرونی پاکیزگی اور پانی وغیرہ سے بیرونی پاکیزگی رکھے (۲) دھرم کیساتھ محنت کرنے سے نفع ہو تو خوشی اور نقصان ہو تو غمی نہ کرے (۳) خوش ہو کر سستی چھوڑ کر ہمیشہ محنت کیا کرے ہمیشہ سکھ دکھ کی برداشت اور دھرم ہی پر عمل کرے پاپ پر نہیں (۴) ہمیشہ سچے شاستروں کو پڑھے اور پڑھاوے سچے آدمیوں کی صحبت میں رہے۔ اوم پرمیشور کے نام اوم کے معنے پر غور اور روزمرہ اس کا جپ کیا کرے (۵) اپنے آتما کو پرمیشور کے حکم بجا لانے میں لگا دے۔

یہ پانچ قسم کے نیم ملکر اپاسنا کا دوسرا انگ (جزو) کہلاتے ہیں۔

باقی چھ انگ | ۳۰- باقی چھ انگوں کو یوگ شاستر یا رگوید آدی بھاشیہ بھومکا[۱] میں دیکھ لیویں

اپاسنا کا طریق عمل | ۳۱- جب اپاسنا کرنا منظور ہو تو کسی گوشۂ تنہائی میں جا کر آسن لگائے پرانایام (ضبط دم) کرے حواس کو بیرونی محسوسات سے روکے من کو ناف کے موقعہ پر یا دل حلق آنکھ چوٹی یا پرشٹھ[۲] کی ہڈی کے کسی موقعہ پر قائم کر کے اپنے آتما اور پرماتما کا امتیاز کرے پرماتما کے اندر محو ہو کے سنیمی[۳] بنے جب آدمی انکو عمل میں لاتا ہے تو اسکا آتما اور انتہ کرن پاک ہو کر سچائی سے بھر جاتا ہے اور روز مرہ علم اور معرفت کو بڑھا کر مکتی تک پہنچ جاتا ہے جو آٹھ پہر میں ایک گھڑی بھی اسطرح دھیان کرتا ہے وہ ہمیشہ ترقی کرتا جاتا ہے

سگن اور نرگن اپاسنا | ۳۲- بلحاظ عالم کل وغیرہ صفات کے پرمیشور کی اپاسنا کرنا سگن (با صفت) اور نفرت۔ صورت۔ ذائقہ۔ بو۔ لمس وغیرہ اوصاف سے آزاد مان کر نہایت لطیف

۱؎ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کے اپاسنا پرکرن میں اس کا بیان ہے۔

۲؎ پرشٹھ پشت کی درمیانی ہڈی کا نام ہے۔ اس کو ریڑھ کی ہڈی کہتے ہیں۔

۳؎ سنیمی کے لفظی معنے ضابط ہو سکتے ہیں۔ مگر یہاں مطلب یہ ہے کہ من کو جسم کے کسی ایک جزو پر لگا کر پرماتما کے اندر محو ہو جانے پر قادر ہو جانے کا نام سنیم ہے۔

اپاسنا کے معنے اور اس کے انگ

۲۰۔ ویدانتیوں کا قول ہے ۔ اسمادہی یوگ (مراقبہ) کے ذریعہ سے جس آدمی کی اودیا (جہالت) کا ملکوس (الماگیان) وغیرہ کی ناپاکی دور ہو گئی ہو اور جس نے روحانیت میں قائم ہو کر پرماتما میں دھیان لگایا ہے اس کو پرماتما کے وصل سے جو سکھ ہوتا ہے وہ زبان سے نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اس آنند کو جیوآتما اپنے انترکرن (قوائے باطنی) سے محسوس کرتا ہے ۔ لفظ اپاسنا کے معنے نزدیک ہونا ہے اشٹانگ[1] کے ذریعے پرماتما کے نزدیک ہونے کے لئے اور اس کے موجود کل ہونے اور سب کا ضابطِ القلوب ہونے کی اوصاف کو عین الیقین کرنے کے واسطے جو جو کام لازمی ہیں وہ سب عمل میں لانے چاہئیں

پہلا انگ ۲۱

तत्राऽहिंसासत्यास्तेयब्रह्मचर्यापरिग्रहा यमाः ॥

[साधनपादे । सू० ३०]

ان میں سے اہنسا[2]، ستیہ، استے یہ، برہمچریہ، اپری گرہ، یم کہلاتے ہیں ۔ یوگ سوتر سادھن پاد ۔ ۳۰ سوتر (مترجم)

یہ سوتر اور ہم چنیں دیگر سوتر یوگ شاستر مصنفہ پتنجلی رشی کے ہیں جو شخص اپاسنا کو شروع کرنا چاہتا ہے ۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی سے دشمنی نہ رکھے ہمیشہ سب سے محبت کرے ۔ سچ بولے جھوٹ کبھی نہ بولے چوری نہ کرے سچے کاروبار کرے غالب الحواس ہو شہوت پرست نہ ہو متواضع ہو تکبر کبھی نہ کرے یہ پانچ قسم کے یم مل کر اپاسنا کا پہلا انگ (جزو) کہلاتے ہیں ۔

[1] اشٹانگ یوگ ۔ بطور لفظی ترجمہ کے زبان اردو میں یوگ کے آٹھ حصص یا آٹھ جزو کہا جا سکتا ہے کیونکہ انگ حصہ یا جزو کو کہتے ہیں ۔ اور لفظ اشٹ بمعنی ہشت ہے ۔

[2] اہنسا لفظی معنی ہنسا کے ترک ایذا رسانی ہے ۔ ایذا رسانی ایک صریح دشمنی ہے سنسکرت کتابوں میں اہنسا پر زندوں اور دوسروں کے ذریعے ہلاک ہونے والے جانداروں کے تعلقات کو ایک قدرتی دشمنی کہا گیا ہے بنا بریں ترک ہنسا کو ترک دشمنی کہا جا سکتا ہے ۔ نیز دشمنی کی حالت میں کم سے کم نیت ایذا رسانی کی ضرور ہوتی ہے حالانکہ اپاسنا اور یوگ کے سدہانت کے مطابق ایذا رسانی کی نیت بھی نہیں ہونی چاہیئے ۔ اسی وجہ سے بھی اہنسا کو ترک دشمنی کہنا واجب ہے جیسا کہ قدیمی آریہ رشیوں نے اور فاضل مصنف نے فرمایا ہے ۔ (مترجم)

न तस्य कार्यं करणं च विद्यते न तत्समश्चाभ्यधिकश्च दृश्यते । परास्य शक्तिर्विविधैव श्रूयते स्वाभाविकी ज्ञानबलक्रिया च ॥ श्वेताश्वतर उपनिषद् । अ० ६ । (شویتاشوتر ۶۔۸)

یہ شویتاشوتر اپنشد کا قول ہے۔ پرمیشور کوئی مسدود اسکا ہم جنس نہیں بنتا اور نہ اس کو حاجت آلات یعنی دوسرے اعلے اوزار کی ضرورت ہے کوئی اس سے برابر نہیں اور نہ اس سے زیادہ ہے۔ اس میں سب سے اعلیٰ قدرت یعنی لا انتہا علم لا انتہا قوت و ر انتہا قسم کی حرکت دینے کی قابلیت ہے۔ جو بالخاصہ یعنی صفتی طور پر اس کی ہستی ہے سنی جاتی ہے۔ اگر پرمیشور خالی از فعل ہوتا تو دنیا کی پیدائش قیام و فنا کو نہ کرسکتا اس لئے گو وہ ہر جگہ موجود ہے پر چیتن اور ذی شعور ہونیکے باعث اس میں فعل بھی ہے۔

پرمیشور کا فعل | ۲۸ سوال۔ جب وہ فعل کرتا ہوگا تو فعل حد والا ہوتا ہوگا۔ یا بیحد؟

جواب۔ جتنے مکان اور زمانہ میں فعل کا کرنا مناسب سمجھتا ہے۔ اتنے ہی مکان و زمانہ میں فعل کرتا ہے۔ اس سے نہ زیادہ اور نہ کم کیونکہ وہ علیم ہے۔

پرمیشور اپنی انتہا جانتا ہے | ۲۹ سوال۔ پرمیشور اپنی انتہا جانتا ہے یا نہیں؟

جواب۔ پرماتما کا گیان کامل ہے۔ کیونکہ گیان اسکو کہتے ہیں۔ کہ جس کے ذریعے جیوں کا تیوں جانا جائے۔ یعنی جو شے جسطرح کی ہو اسکو اسی طرح جاننے کا نام گیان ہے۔ پرمیشور غیر محدود ہے پس وہ اپنے آپ کو غیر محدود جانے تو گیان ہے اور اس کے خلاف اگیان یعنی غیر محدود کو محدود اور محدود کو غیر محدود جاننا غلطی ہے۔

"यथार्थदर्शनं ज्ञानमिति"

جس شے کی جیسی صفت۔ فعل۔ خاصیت ہو ویسا ہی جاننا گیان کہلاتا ہے اور اس کے برعکس اگیان ہے۔

ایشور کی تعریف | क्लेशकर्मविपाकाशयैरपरामृष्टः पुरुषविशेष ईश्वरः ॥

یوگ سمادھی پاد سوتر ۲۴

جو جہالت وغیرہ تکالیف اچھے برے اور ناپسندیدہ فعلوں نتیجہ پیدا کرنیوالے کاموں کی ہوس سے آزاد ہے وہ جیووں سے اعلیٰ ہونیکے باعث ایشور کہلاتا ہے۔

ایشور کی ہستی اور اسکے درشن | ۴۰ سوال۔ ईश्वरासिद्धेः ॥ ९ ॥

اور آتما کے اندر و باہر موجود پرمیشور میں مضبوطی سے قائم ہو جانا نرگن (خالی از صفت) اُپاسنا کہلاتی ہے۔

اُپاسنا کا پھل ۳۳ - اس کا پھل یہ ہے کہ جسطرح سردی سے گھبرائے ہوئے آدمی کی سردی آگ کے نزدیک جانے سے دور ہو جاتی ہے۔ اسیطرح پرمیشور کی نزدیکی میسر ہونے سے تمام عیب اور دکھ چھوٹ کر پرمیشور کی صفات فعل اور عادات کی مانند جیو آتما کے صفات اعمال اور عادات پاک ہو جاتے ہیں۔

اُپاسنا کا نتیجہ ۳۴ - اس لئے پرمیشور کی ستتی پرارتھنا اور اُپاسنا ضرور کرنی چاہیئے۔ اس کا نتیجہ تو علیحدہ ہوگا۔ لیکن آتما کی طاقت اسقدر بڑھے گی کہ پہاڑ جیسے دکھ کے ہونے پر بھی نہ گھبرائیگا۔ بلکہ سبکو برداشت کر سکیگا۔ کیا یہ چھوٹی بات ہے۔

ستتی آدی نہ کرنے میں دوش ۳۵ - اور جو شخص پرمیشور کی ستتی پرارتھنا اُپاسنا نہیں کرتا وہ احسان فراموش اور نمک حرام بھی ہوتا ہے کیونکہ جس پرماتما نے اس دنیا کی سب نعمتیں جیووں کو سکھ کے واسطے عطا فرمائی ہیں۔ اس کی صفتوں کو بھول جانا یعنی ایشور کو نہ ماننا احسان فراموشی اور جہالت ہے۔

پرمیشور حواسوں کے کام اپنی طاقت سے کرتا ہے ۳۶ - سوال - پرمیشور کے کان آنکھ وغیرہ حواس نہیں ہیں۔ تو پھر وہ حواس کے کام کس طرح کر سکتا ہے؟

جواب - अपाणिपादो जवनो ग्रहीता पश्यत्यचक्षुः स

शृणोत्यकर्णः स वेत्ति विश्वं न च तस्यास्ति — شویتاشوتر ۳ - ۱۹

یہ اپنشد کا قول ہے۔ پرمیشور کے ہاتھ نہیں لیکن اپنی طاقت کے ہاتھ سے سبکو بناتا اور قابو میں رکھتا ہے۔ پاؤں نہیں لیکن محیط ہونے کے باعث سب سے زیادہ تیز رفتار۔ حرکت دینے والا ہے۔ آنکھ کا آلہ نہیں لیکن سبکو ٹھیک ٹھیک دیکھتا ہے۔ کان نہیں لیکن پھر بھی سب کی باتیں سنتا ہے۔ انتہکرن (حواس باطنی) نہیں مگر تمام دنیا کو جانتا ہے اس کو حد کے ساتھ جاننے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ اسکو قدیم سب سے افضل اور سب میں بھرپور ہونے کے باعث پُرش کہتے ہیں۔ وہ حواس اور انتہکرن کے بغیر اپنے سب کام اپنی طاقت سے کرتا ہے۔

پرمیشور فعل و صفات سے خالی نہیں ۳۷ - اس کو بہت سے لوگ خالی از فعل و خالی از صفات کہتے ہیں؟

اگر پرش میں علت کا میل (آمیزش[1]) ہو تو پرش میں ملنے اور ترکیب پانے کی خرابیاں آجائیں یعنی جسطرح کہ علت مادی سوکھشم عنصروں کے لطیف اجزا کے ملنے پر مرکبات کی صورت میں آتی ہے اسی طرح پرمیشور بھی ستھول (کثیف یا احساس پذیر) ہو جائے۔ اس لئے پرمیشور دنیا کی علت مادی نہیں بلکہ علت فاعلی ہے۔ اگر چیتن ذی شعور سے دنیا بنتی تو جسطرح پرمیشور اعلیٰ جلال وحشمت والا ہے۔ اسی طرح دنیا میں بھی تمام حشمت وجلال کا لگاؤ ہونا چاہیئے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اسلئے پرمیشور دنیا کی علت مادی نہیں ہے بلکہ علت فاعلی ہے۔ کیونکہ اپنشد بھی پردھان (لطیف مادی مجموعہ) کو ہی دنیا کی علت مادی بیان کرتا ہے مثلاً شوتیا شوتر ۴-۵

अजामेकां लोहितशुक्ल कृष्णां बह्वीः प्रजाः सृजमानां स्वरूपा ॥

لطیف مادی مجموعہ جو جسم لینے سے بری بالصورت ستوگن رجوگن۔ تموگن ہے۔ وہی مختلف شکلیں پاکر مخلوقات کی صورت میں آجاتا ہے۔ یعنی لطیف مادی مجموعہ تغیر پذیر ہونیکے باعث مختلف صورتیں اختیار کرتا ہے اور پرش یعنی پرمیشور غیر متغیر ہونے کی وجہ سے اس طرح مختلف حالتیں اختیار کرکے دوسری شکل میں کبھی نہیں آسکتا۔ وہ ہمیشہ یکساں اور غیر متبدل رہتا ہے اس لیے جو شخص کپل آچاریہ کو ایشور سے منکر بیان کرتا ہے۔

ایشور سے منکر نہیں

سمجھو کہ وہ خود ایشور سے منکر ہے نہ کہ کپل آچاریہ۔ اسی طرح دھرم اور ادھرم والا بیان کرنے سے میمانسا۔ ایشور کا ذکر کرنے سے ویشیشک اور آتما کے بیان کرنے سے نیائے شاستر ایشور سے انکار کرنیوالے نہیں کیونکہ جو ہمہ دانی وصفات رکھتا ہے۔ اور جو محیط کل اور علیم کل وغیرہ صفات سے موصوف ہے سب جیووں کا آتما ہے اسکو میمانسا ویشیشک اور نیائے درشن ایشور مانتے ہیں *

ایشور اوتار نہیں لیتا

۴۲ سوال۔ ایشور اوتار لیتا ہے یا نہیں؟

جواب۔ نہیں کیونکہ "**अज एकपात**" جنم سے آزاد اور یکساں (**सपर्य्यगाच्छुक्रमकायम्**) (وہ موجود کل۔ طاقت مطلق۔ غیر مجسم ہے) یہ یجروید کے منتر ہیں۔ ان اقوال سے ثابت ہے کہ پرمیشور جنم نہیں لیتا۔

---

[1] یعنی علت مادی کے ساتھ پرش کا استعمال ہی ترکیب پذیری میں ہو جاتی جب دنیا جسطرح مادی لطیف اجزا کے ملنے یعنی پرنے سے بناوٹ میں آجاتا ہے اسی طرح پرش بھی بناوٹ میں آجائے (یعنی جسم)

प्रमाणाभावान्न तत्सिद्धिः ॥ २ ॥ [सां० अ० ५ । सू० १० ।

सम्बन्धाभावान्नानुमानम् ॥ ३ ॥ सांख्य सू० अ० ५ । सू० ११

ثبوت ا ایسے ایشور کا جس پر کہ پرتیکش[1] (ثبوت بذریعہ احساس) عائد کیا جا سکے حاصل نہیں (سانکھیہ درشن ۵-۱۰)

کیونکہ جب اس کے ثبوت میں پرتیکش (ثبوت بذریعہ احساس) نہیں تو انومان (قیاس) وغیرہ ثبوت بھی نہیں ہو سکتے۔ (سانکھیہ ۵-۱۰)

علی ہذا القیاس ویاپتی[2] کا تعلق نہ ہونے سے انومان (قیاس) نہیں ہو سکتا (۵-۱۱)

اور پرتیکش یا انومان کے نہ ہونے سے شبد پرمان (قول صالح) بھی نہیں لگ سکتا بایں وجہ ایشور ثابت نہیں ہو سکتا۔

پہلے سوتر کے اصلی معنی | جواب۔ اسجگہ مراد یہ ہے۔ کہ ایشور کے ثابت کرنے میں پرتیکش پرمان (ثبوت بذریعہ احساس بیرونی) عائد نہیں ہوتا۔

پچھلے دو سوتروں کا مطلب | اور نہ ایشور دنیا کی علت مادی[3] ہے بلکہ پرش (جیو) سے غیر معمولی صفت رکھنے یعنی سب جگہ بھرپور ہونے کے باعث پرماتما کو پرش کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، اور جسم میں آرام کرنے کے لحاظ سے جیو کا بھی نام پرش[4] ہے چنانچہ اس مضمون کے سلسلہ میں درج ہے کہ۔

प्रधानशक्तियोगाच्चेत्सङ्गापत्तिः ॥ १ ॥ सत्तामात्राच्चेत्सर्वै-श्वर्यम् ॥ २ ॥ श्रुतिरपि प्रधानकार्यत्वस्य ॥ ३ ॥ सांख्य सू०

[1] اس جگہ سانکھیہ درشن میں ایشور کے لیے پرتیکش یعنی بیرونی حواس سے ثابت نہیں مانا ہے مگر اندرونی حس یعنی من سے یوگیوں کو ایشور کا پرتیکش ہونا صاف الفاظ میں تسلیم کیا ہے دیکھو سوتر ۹۱ ۔ ۹۵ ۔ ۹۶ ۔ ۹۷ سوال نمبر ۱ کے جواب میں پرتیکش کی جو تعریف درج کی گئی ہے بعض اسکو اس سے متضاد سمجھتے ہیں۔ مگر دراصل ایسا نہیں ہے (مترجم)

[2] یہاں لفظ ویاپتی سے مراد اس ویاپتی سے ہے جس کی تعریف تیسرے باب میں بحوالہ سانکھیہ درشن ادھیائے ۱ سوتر ۲۹-۳۱-۳۲ کی جائیگی ہے (مترجم)

[3] سوتر ۱۰ ۱۱ پانچویں ادھیائے کے ہیں یہاں محض اس بات کی تردید ہے کہ ایشور جگت کی علت مادی نہیں نہ کہ خود ایشور کی ہستی کی تردید۔

[4] یعنی سانکھیہ درشن میں لفظ پرش سے پرماتما اور جیو دونوں کی طرف اشارہ ہے۔

اگر کوئی شخص اس دنیا میں ایشور کے کاموں کو نظر غور سے دیکھے تو ایشور کے برابر نہ کوئی ہے۔ اور نہ کوئی ہوگا۔

ایشور کا جنم لینا ناممکن ہے ۴۵۔ اور ایشور کا جنم لینا دلیل سے بھی ثابت نہیں ہوتا مثلاً اگر کوئی شخص اس لاانتہا آکاش کو کہے کہ رحم میں سما گیا یا مٹھی میں رکھ لیا گیا تو ایسا قول کبھی سچ نہیں ہو سکتا کیونکہ اکاش غیر متناہی اور محیط کل ہے۔ اسی واسطے آکاش نہ باہر آتا ہے اور نہ اندر جاتا ہے۔ اسی طرح پرمیشور کے بے انتہا موجود کل ہونے کی وجہ سے اسکا آنا جانا کبھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ کسی کا جانا اور آنا اسجگہ ہو سکتا ہے جہاں وہ نہ ہو کیا پرمیشور رحم میں نہیں تھا جو کہیں سے آیا؟ اور کیا باہر نہیں تھا۔ جو اندر سے نکلا؟ ایشور کے بارے میں ایسی بات علم سے بے بہرہ لوگوں کے سوائے اور کون کہہ اور مان سکے گا اسلئے پرمیشور کا آنا جانا۔ جنم لینا، ورمرنا ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا۔

عیسیٰ وغیرہ اوتار نہیں تھے! ۴۶۔ نظر بریں عیسیٰ وغیرہ کی نسبت یہی سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ ایشور کے اوتار نہیں۔ کیونکہ الفت۔ نفرت۔ بھوک۔ پیاس۔ خوف افسوس دکھ سکھ پیدائش اور موت وغیرہ کی صفات رکھنے کے باعث وہ انسان تھے۔

ایشور گناہ معاف نہیں کرتا ۴۷۔ سوال۔ ایشور اپنے بھگتوں کے پاپ (گناہ) معاف کرتا ہے یا نہیں؟

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ اگر وہ پاپ معاف کرے تو اُسکا انصاف جاتا رہے اور تمام انسان سخت پاپی ہو جاویں۔ کیونکہ وہ گذر کے سنتے ہی انکو پاپ کرنے میں بیخوفی اور حوصلہ پیدا ہو جائے۔ مثلاً اگر راجہ گناہ معاف کر دیا کرے تو لوگ حوصلہ پاکر اور بھی بڑے بڑے پاپ کرنے لگیں۔ کیونکہ راجہ گناہ بخشدیا کرے گا۔ اور انکو بھی بھروسہ ہو جائے گا کہ ہم راجہ سے بذریعہ حرکات ہاتھ جوڑنے وغیرہ کے اپنے قصور معاف کرا لیں گے۔ تو جو لوگ قصور نہیں کرتے وہ بھی تقصیروں سے نڈر کر پاپ کرنے میں راغب ہو جائیں گے۔ اسلئے ایشور کا کام اعمال کا مناسب پھل دینا ہے نہ کہ معاف کرنا۔

جیو کا خود مختار وغیرہ مختار ہونا ۴۸۔ سوال۔ جیو سوتنتر (خود مختار) ہے یا پرتنتر (غیر مختار)؟

جواب۔ فرائض ادا کرنے میں خود مختار اور ایشور کے آئین (معاملات جزا و سزا) میں تابع (ماتحت) ہے۔ स्वतन्त्र: कर्ता یہ پانینی ویاکرن کا سوتر ہے جو خود مختار اپنے

यदा यदा हि धर्मस्य ग्लानिर्भवति भारत ।

अभ्युत्थानमधर्मस्य तदात्मानं सृजाम्यहम् ॥ بھگوت گیتا ۴-۷

شری کرشن جی کہتے ہیں جب جب دھرم غائب ہوتا ہے تب تب میں جسم اختیار کرتا ہوں۔

جواب - یہ بات وید کے خلاف ہونے سے مستند نہیں البتہ ایسا ہو سکتا ہے - کہ سری کرشن دھرماتما تھے - اور دھرم کی حفاظت کے لئے چاہتے تھے کہ میں یگ یگ میں جنم لیکر اچھے لوگوں کی حفاظت اور بُرے لوگوں کو نیست و نابود کروں ایسے معنوں میں کچھ عیب نہیں - کیونکہ نیک لوگوں کا تن من دھن دوسروں کو فیض پہنچانے کیلئے ہوتا ہے سری کرشن اس سے ایشور ثابت نہیں ہو سکتے۔

ایشور کے چوبیس اوتار ماننا محض جہالت ہے۔

۴۳ سوال - اگر ایسا ہے - تو دنیا میں ایشور کے چوبیس (۲۴) اوتار جو ہوتے ہیں انکو کیوں اوتار مانتے ہیں -

جواب - ویدوں کے معنی نہ سمجھنے - فرقہ بند لوگوں کے بہکانے اور خود بے علم ہونے کے باعث دھوکے کے پھندے میں پھنسنے سے ایسی ایسی بیہودہ باتیں کرتے اور مانتے ہیں۔

بُرے آدمیوں کی تباہی کیلئے اوتار

۴۴ سوال - اگر ایشور اوتار نہ لیوے تو کنس راون وغیرہ ایذا رساں لوگ کس طرح ہلاکت کو پہنچیں؟

جواب - اول تو جو پیدا ہوتا ہے - وہ ضرور مرتا ہے علاوہ بریں ایشور جو کہ بغیر اوتار یعنی جسم اختیار کرنے کے دنیا کو پیدا کرتا - قائم رکھتا - اور فنا کرتا ہے اس کے آگے کنس راون وغیرہ ایک چیونٹی کے برابر بھی نہیں ہیں - اور وہ بوجہ محیط کل ہونے کے کنس راون وغیرہ کے جسموں میں بھی موجود ہے جس وقت چاہے اسی وقت کسی عضو رئیسہ کو تن سے جدا کر کے نیست و نابود کر سکتا ہے - بھلا ایسے بے انتہا صفات - فعل اور عادات والے پرمیشور کو ایک ناچیز جیو کے مارنے کے واسطے جنم لینے اور مرنے والا جو بتلاتا ہے اس کو سوائے اس کی جہالت کے کوئی اور بھی تشبیہ دی جا سکتی ہے؟ اگر کوئی کہے کہ وہ بھگت جنوں (عابد لوگوں) کی نجات کی خاطر جنم لیتا ہے - تو یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ جو عابد لوگ ہمیشہ ایشور کی ہدایت کے مطابق چلتے ہیں - انکو نجات بخشنے کی پوری طاقت ایشور میں ہے۔

کیا پرمیشور کے زمین سورج چاند وغیرہ دُنیا کے بنانے قائم رکھنے اور فنا کرنے کے کاموں سے کنس راون وغیرہ کا مارنا اور گوردھن وغیرہ پہاڑوں کا اٹھانا زیادہ بڑے کام ہیں؟

نہیں کرتا۔ اس لئے جیو اپنے کام کرنے میں خود مختار ہے۔ نیز جس طرح جیو اپنے کاموں میں آزاد ہے۔ اسی طرح پرمیشور بھی اپنے کاموں کے کرنے میں خود مختار ہے ؟

جیو اور پرمیشور میں فرق
۵۱ سوال۔ جیو اور ایشور کی ذات صفات فعل و فطرت کیسی ہیں؟

جیو اور ایشور کی ذات
جواب۔ دونو بالذات چیتن و ذی العقل پاک طبیعت غیر فانی اور دھارمک ہیں۔

جیو اور ایشور کے افعال
لیکن دنیا کو پیدا کرنا قائم رکھنا۔ درفنا کرنا سب کو انتظام میں رکھنا۔ جیووں کو پاپ پنوں کے نتیجے دنیا وغیرہ دھرم کے کام پرمیشور کے افعال ہیں اور اولاد پیدا کرنا اس کی پرورش کرنا علوم حرفت وغیرہ اچھے برے کام کرنا جیو کے عمل ہیں۔

جیو اور ایشور کی صفات
ایشور کی صفات ازلی و ابدی گیان آنند اور بے حد طاقت وغیرہ ہیں اور جیو کے

इच्छाद्वेषप्रयत्नसुखदुःखज्ञानान्यात्मनो लिङ्गमिति ॥

प्राणापाननिमेषोन्मेषमनोगतीन्द्रियान्तरविकाराः सुखदुः

खेच्छाद्वेषौ प्रयत्नाश्चात्मनो लिङ्गानि ॥ वैशेषिक सू० [अ०

اچھا۔ دویش۔ پریتن۔ سُکھ دُکھ۔ گیان آتما کے لِنگ ہیں (نیائے درشن ۱-۱-۱۱)

پران۔ اپان۔ نمیش۔ انمیش۔ من گتی۔ اندریہ۔ انتر وکار۔ سُکھ دُکھ۔ اچھا۔ دویش

پریتن آتما کے لِنگ ہیں (ویشیشک درشن ۳-۲-۴) (مترجم)

تشریح
(اچھا) اشیا کے حاصل کرنے کی خواہش (دویش) دُکھ وغیرہ کو نہ چاہنا یعنی تنفر (پریتن) کوشش یا جد و جہد کی طاقت (سُکھ) راحت (دُکھ) گریہ وزاری ناخوشی (گیان) گیان پہچاننا یہ تشریح نیائے اور ویشیشک میں یکساں ہے۔ مگر ویشیشک میں حسب ذیل زیادہ ہے (پران) دم کو باہر اندر لینا (اپان) دم کو باہر سے نکالنا (نمیش) آنکھ کو بند کرنا (انمیش) آنکھ کو کھولنا (من) یقین یا دادراک (گتی) حرکت ذاتی (اندریہ) حرکت حواس اعضا کے (انتروکار) بھوک پیاس۔ خوشی۔ غم وغیرہ مختلف خرابیوں کا عائد ہونا

جیو آتما کے یہ صفات پرماتما سے جدا ہیں۔ انہی سے آتما کو پہچاننا چاہیئے کیونکہ وہ کثیف نہیں ہے۔ جبتک آتما جسم میں رہتا ہے تبتک ہی یہ صفات ظاہر ہوتی رہتی ہیں اور جب جسم چھوڑ کر نکل جاتا ہے تب یہ صفات بھی جسم میں نہیں رہتی ہیں۔ جو صفات کسی کے ہونے سے ہوں اور نہ ہونے سے نہ ہوں وہ اسی کی ہوتی ہیں جسطرح چراغ اور سورج وغیرہ کے نہ ہونے سے

تابع ہے وہی فاعل کہلاتا ہے ؏

تشریح | ۴۹۔ سوال۔ خود مختار کسکو کہتے ہیں ؟

جواب۔ جس کے تابع جسم۔ پران۔ اندریہ (حواس بیرونی) انتہکرن (حواس اندرونی) وغیرہ ہوں۔ خود مختار نہ ہو تو اسکو پاپ پن کا نتیجہ کبھی نہیں مل سکتا۔ کیونکہ جیسے نوکر اپنے آقا اور فوجی افسر کے حکم یا تحریک سے جنگ میں کئی آدمیوں کو مار کر بھی قصوروار نہیں ہوتے ویسے اگر پرمیشور کی تحریک سے اور اُسکے تابع ہونے سے افعال سرزد ہوں تو جیو کو پاپ یا پن نہیں لگنا چاہیئے۔ اس نتیجہ کا حقدار تحریک کرنیوالا پرمیشور ہونا چاہیئے اور نرک اور سورگ یعنی سکھ اور دکھ بھی پرمیشور ہی کو ہونا چاہیئے۔ مثلاً کسی آدمی نے کسی خاص ہتھیار سے کسی کو مار ڈالا تو وہی مارنیوالا پکڑا جاتا ہے۔ اور وہی سزا پاتا ہے نہ کہ ہتھیار۔ اسی طرح جیو اگر کسی دوسرے کے تابع مرضی ہو تو پاپ پن کا نتیجہ پانیوالا وہ نہیں ہوسکتا۔ پس جیو اپنی طاقت کے مطابق کام کرنے میں خود مختار ہے۔ لیکن جب وہ پاپ کر چکتا ہے۔ تب ایشور کے آئین کے تابع ہوکر پاپ کا نتیجہ بھوگتا ہے غرضیکہ جیو اعمال کرنے میں خود مختار اور پاپ کا نتیجہ دکھ بھوگنے میں غیر مختار یعنی تابع ہوتا ہے ؏

اعمال کا ذمہ دار جیو ہے | ۵۰۔ سوال۔ اگر پرمیشور جیو کو نہ بناتا اور نہ طاقت دیتا۔ تو جیو کچھ بھی نہ کرسکتا۔ اس لیے جیو پرمیشور کی تحریک سے ہی فعل کرتا ہے ؟

جواب۔ جیو کبھی حادث نہیں ہوا۔ ازلی ہے۔ ایسے ہی جیسے کہ ایشور (علت فاعلی) اور دنیا کی علت مادی ازلی ہیں۔ جیو کا جسم اور آلات متعلقہ حواس بیشک پرمیشور کے بنائے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ سب جیو کے تابع ہیں۔ اسلئے اپنے من یا فعل یا زبان سے جو کوئی پاپ پن کرتا ہے وہی بھوگتا ہے۔ نہ کہ ایشور۔ مثلاً کسی نے پہاڑ سے لوہا نکالا اس لوہے کو کسی بیوپاری نے خریدا اس کی دوکان سے لوہار نے لیکر تلوار بنائی۔ اس سے کسی سپاہی نے تلوار لیلی اور پھر اس سے کسی کو مار ڈالا۔ تو یہاں جسطرح لوہا بنانے والے کو اس لینے والے کو تلوار بنانیوالے کو اور تلوار کو گرفتار کرکے راجہ سزا نہیں دیتا۔ بلکہ جس نے تلوار سے مارا اسی کو سزا دیتا ہے اسی طرح جسم وغیرہ کے پیدا کرنے والا پرمیشور اس کے اعمال کا بھگتنے والا نہیں ہے۔ بلکہ جیو کو بھگتانیوالا ہوتا ہے۔ اگر پرمیشور کا فعل ہوتا تو کوئی جیو پاپ نہ کرتا کیونکہ پرمیشور پاک اور دھارمک ہونے کے باعث کسی جیو کو پاپ کرنے کی تحریک

پرمیشور لطیف تر سے بھی لطیف تر۔ لا انتہا ہمہ دان سبجگہ موجود بذاتہ ہے اسی واسطے جیو اور ایشور کا تعلق آپس میں محاط (ویاپیہ) اور محیط (ویاپک) کا ہے ٭

جیو اور ایشور دونوں ایک جگہ رہ سکتے ہیں | **۵۴۔ سوال**۔ جس جگہ ایک چیز ہوتی ہے۔ اس جگہ دوسری چیز نہیں رہ سکتی۔ اس لئے جیو اور ایشور کا تعلق اتصال کا ہو سکتا ہے۔ محاط اور محیط کا نہیں ہے؟

جواب۔ یہ قاعدہ یکساں جسامت رکھنے والی چیزوں پر عائد ہو سکتا ہے غیر یکساں جسامت پر نہیں۔ مثلاً لوہا چونکہ کثیف ہے اور آگ لطیف ہوتی ہے اسلئے لوہے میں بجلی (آگ) محیط ہو کر دونوں ایک ہی مقام پر رہتے ہیں۔ اسی طرح جیو پرمیشور سے کثیف اور پرمیشور جیو سے لطیف ہونیکے باعث پرمیشور محیط اور جیو محاط ہے جسطرح جیو اور ایشور کا یہ تعلق محیط اور محاط ہے اسی طرح مخدوم۔ خادم۔ سہارا اور سہارا لینے والا۔ آقا۔ نوکر۔ راجا۔ پرجا اور باپ بیٹا وغیرہ بھی تعلقات ہیں۔

ویدانتیوں کے چار اقوال | **۵۵۔ سوال**۔ اگر علیحدہ علیحدہ ہیں تو

प्रज्ञानं ब्रह्म ॥ १ ॥ अहं ब्रह्मास्मि ॥ २ ॥ तत्त्वमसि ॥ ३ ॥

अयमात्मा ब्रह्म ॥ ४ ॥

(ارتھات (۱) برہم علیم کل ہے (۲) میں برہم ہوں (۳) وہ تو ہے (۴) یہ آتما برہم ہے) ان ویدوں کے ان مہا واکیوں (اقوال اعظم) کے معنے کیا ہیں؟

جواب۔ یہ ویدوں کے قول ہی نہیں ہیں۔ بلکہ برہمن گرنتھوں کے منقولہ ہیں اور انکا اقوال اعظم کسی جگہ سچے شاستروں میں نہیں لکھا۔

قول دوم کی تشریح | یعنی ब्रह्मास्मि میں ओ३म् ब्रह्म برہم یعنی (برہم میں قائم) اस्मि (ہوں) اس موقعہ پر تاتستھوپادھی مجاز مرسل کا استعمال ہے مثلاً मञ्चाः क्रोशन्ति منچان پکارتے ہیں چونکہ منچ جو غیر ذی نفس ہیں انہیں پکارنے کی طاقت نہیں۔ اسلئے اسکے معنی یہ ہوتے ہیں کہ منچان کے آدمی پکارتے ہیں اسیطرح اس موقعہ پر

لہ دہقان لوگ کھیتوں کی حفاظت کے لئے واسطے ایک بانس کھڑا کرتے اور اس کو اوپر سقف کے پاٹ کر اس پر بیٹھے ہوئے اونچی اونچی آوازیں اس غرض سے لگایا کرتے ہیں کہ جانور وغیرہ اس آواز کو سنکر اڑ جائیں۔ اس سقف والی اونچی جگہ کو منچ کہتے ہیں ٭ (مترجم)

روشنی وغیرہ کا نہ ہونا اور بینیسی ہونا ہوتا ہے اسیطرح جیو اور پرماتما کا علم بذریعہ صفات کے ہوتا ہے

۵۲ - سوال - پرمیشور تینوں زمانوں کا دیکھنے والا ہے۔ سلئے پربتو دستہ کال ورتی ہے یا نہیں
آئندہ مستقبل کی باتیں جانتا ہے وہ جیسا فیصل کریگا اسی طرح جیو کام کرے گا
اس وجہ سے جیو خود مختار نہیں۔ اور نہ جیو کو ایشور سزا دے سکتا ہے۔ کیونکہ جس طرح
ایشور کے علم سے قائم ہوتا ہے اسی طرح جیو کام کرتا ہے؟

جواب - ایشور کو تینوں زمانوں کا جاننے والا کہنا پرلے درجہ کی جہالت ہے
کیونکہ زمانہ ماضی وہ ہے جو ہوکر نہ رہے اور زمانہ مستقبل وہ ہے جو نہ ہوکے ہووے یعنی پہلے
سے نہ ہوا مگر بعد میں ہووے کیا کبھی یہ ہوسکتا ہے کہ ایشور کو کوئی علم ہوکر نہیں رہتا یا نہ
ہوکے ہوتا ہے یعنی پہلے سے نہیں ہوتا۔ مگر بعد میں ہوجاتا ہے (نظر بریں پرمیشور کا گیان
ہمیشہ یکساں ورنا شکستہ بنا رہتا ہے۔ ماضی اور مستقبل جیووں کیواسطے ہیں۔ ایشور میں بلحاظ
اعمال جیو کے تین زمانہ کی واقفیت کا اطلاق ہے۔ نہ کہ بذاتہٖ ہے جسطرح جیو خود مختاری سے
کام کرتا ہے۔ اسیطرح علیم کل ہونے سے ایشور واقف (جانتا) ہے اور جسطرح ایشور جانتا ہے اسیطرح
جیو کام کرتا ہے۔ یعنی ایشور زمان ماضی مستقبل اور حال کے علم اور نتیجہ دینے میں خود مختار
ہے اور جیو کسی قدر زمانہ حال کے علم میں اور کام کرنے میں خود مختار ہے۔ ایشور کا علم ازلی ہونیکے
باعث فعل کے علم کی طرح سزا دینے کا علم بھی ازل سے ہے اس کے یہ دونوں علم سچے ہیں کیا فعل
کا علم سچا اور سزا دینے کا علم کبھی جھوٹا ہوسکتا ہے؟ پس اسمیں کوئی بھی نقص پیدا نہیں ہوتا۔

۵۳ - سوال - جیو جسم کے اندر علیحدہ ویبہو (البسط) ہے - جیو جسم کے اندر محدود ہے
یا پرچھن (ایک مقامی)

جواب - یہ پرچھن (محدود) ہوتا۔ عالم بیداری سپنے کی نیند گہری نیند مرنا جنم لیتا
ترکیب تفریق۔ جانا آنا ہرگز نہ ہوسکتا۔ پس یہ محدود العلم اور محدود المقام مگر لطیف ہے

۱ یعنی ایشور کے گیان میں ہر ایک زمانہ کی بات مجھے اسی حاضر وموجود ہے جیسا کہ ہماری آنکھوں کے
سامنے عین اسی لمحہ کی بات اس کے لیے اس کے علم میں تین زمانہ کا اطلاق بالکل نادانی ہے۔

۲ یعنی ایشور ... اور پھل دینے میں (جو کہ اسکے اوصاف ہیں) خود مختار ہے اور جیو اپنے اوصاف
میں بھی وقت حال کے کسی قدر علم میں اور فعل کرنے میں خود مختار ہے (مترجم)

۳ یعنی جسطرح جیو بذریعہ خود مختاری کے فاعل ہے۔ اسی طرح ایشور بذریعہ علیم کل ہونے کے واقف ہے

وہ پرماتما جاننے کے لائق ہے۔ جوکہ نہایت لطیف ہے۔ اور اس تمام جہان اور جیوکا آتما (محیط) ہے وہی وجود مطلق ہے۔ اور اپنا اپنا آتما وہ آپ ہی ہے۔ اے شویت کیتو پیارے بیٹے! तदात्मकस्तदन्तर्यामी त्वमसि । تو اس آتما اور اس انتریامی والا ہے۔ یعنی اس پرماتما انتریامی (ضابط القلوب) سے تو پیوستہ ہے یہی معنی پنڈتوں سے غیر متضاد ہیں ✣

य आत्मनि तिष्ठन्नात्मनोऽन्तरो यमात्मा न वेद यस्यात्मा शरीरम् । आत्मनोऽन्तरो यमयति स त आत्मान्तर्याम्यमृतः

یہ برہدارنیک کا قول ہے۔ مہرشی یاجیہ ولکیہ اپنی استری میتری سے کہتے ہیں کہ اے میتری! جو پرمیشور "آتما" یعنی جیو میں موجود اور جیو آتما سے علیحدہ ہے جس کی بابت جاہل جیو آتما نہیں جانتا کہ مجھ میں وہ پرماتما محیط ہو رہا ہے۔ جس پرمیشور کا جیو آتما جسم ہے یعنی جس طرح جسم میں جیو رہتا ہے۔ اسی طرح جیو میں پرمیشور موجود رہتا ہے۔ جیو آتما سے علیحدہ رہکر جیو کے پن پاپ کو دیکھتا ہے۔ اور اس کا ثمرہ جیوؤں کو دے کر انتظام میں رکھتا ہے وہی غیر فانی وجود تیرا بھی انتریامی (ضابطہ القلب) آتما یعنی تیرے اندر بھی محیط ہے تو اس کو جان۔ کیا کوئی ایسے ایسے قولوں کے معنی کسی اور طرح کر سکتا ہے ✣

قول چہارم کی تشریح | अयमात्मा ब्रह्म اسکا مطلب یہ ہے کہ سمادھی (مراقبہ) کی حالت میں جب یوگی کو پرمیشور کا پرتیکش (علم بالشافہ) ہوتا ہے۔ تب وہ کہتا ہے کہ یہ جو مجھ میں موجود ہے وہی برہم سب جگہ موجود ہو رہا ہے اس لئے جو آج کل کے ویدانتی جیو اور برہم کو ایک بتلاتے ہیں وہ ویدانت شاستر کو نہیں جانتے۔

सवال- अनेन आत्मना जीवेनानुप्रविश्य नामरूपे व्याकरवाणि छां० प्र० ६ । खं० ३ । मं० २

تत्सृष्ट्वा तदेवानुप्राविशत् । तैत्तिरीय० (چھاندوگیہ ۶-۳-۲)

(۱) پرمیشور کہتا ہے کہ میں جہان اور جسم کو پیدا کر کے جہان میں حاضر ناظر ہوں اور جیو کی شکل میں داخل جسم ہوتا ہوا ناموں اور شکلوں کو ظاہر کرتا ہوں ✣

۲ پرمیشور نے اس جہان اور جسم کو بنایا وہی اس میں داخل ہوا ✣

ایسی ایسی شرتیوں کے دوسرے معنی کس طرح کر سکو گے ✣

جواب۔ اگر تم جملہ اور حملہ کے معنے جانتے تو ایسے اُلٹے معنی کبھی نہ کرتے کیونکہ اس

بھی سمجھنا چاہیئے۔ اگر کوئی کہے کہ برہم میں قایم تو سب اشیا ہیں۔ پھر جیو کو برہم میں قایم کہتے میں کونسی خصوصیت ہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ سب اشیا برہم میں قایم تو ہیں لیکن جس طرح متشابہ صفات رکھنے والا اور نزدیک تر جیو ہے اسطرح دوسرا کوئی نہیں اور جیو کو برہم کا علم ہوتا ہے۔ اور مکتی کے اندر برہم کے ساکشات سمبندھ (تعلق بالمشافہ) میں رہتا ہے اسلئے جیو کا برہم کے ساتھ ظرف مظروف کا یا اسکے ساتھ رہنے کا تعلق ہے یعنی جیو برہم کے ساتھ رہنے والا ہے یہ بوجہ جیو اور برہم ایک نہیں۔ مثلاً جسطرح کوئی کسی سے کہے کہ ہیں اور یہ ایک ہیں یعنی غیر مخالف ہیں۔ اسی طرح جو جیو سمادھی (مراقبہ) کی حالت میں محبت کے سرور میں پرمیشور کی ذات میں مستغرق ہوتا ہے۔ وہ کہہ سکتا ہے کہ میں اور برہم ایک یعنی غیر مختلف اور ایک ہی جگہ قایم ہیں جو جیو پرمیشور کے صفات فعل اور فطرت کے مطابق اپنے صفات اعمال اور فطرت کو بناتا ہے۔ وہی بوجہ رکھنے متشابہ صفات کے برہم کے ساتھ یکتائی کو زبان پر لا سکتا ہے ؂

قول سوم کی تشریح سوال۔ اچھا تو اسکے معنی کیا کروگے तत् برہم त्वयं تو جیو असि ہے

لے جیو تو त्वम् وہ برہم तत् असि ہے؟

جواب۔ تم لفظ तत "وہ" سے کیا معنی لیتے ہو؟

سوال:۔ برہم

जवाब۔ لفظ برہم کی اناوریل کہاں سے لی ہے؟ اگر کہو دिमग्र आसीदेकमेवाद्वितीयं ब्रह्म ॥

सदेव सोम्येदमग्र आसीदेकमेवाद्वितीयं ब्रह्म ॥

(اس اولین مقولہ سے) تو تم نے اس چھاندوگیہ اپنشد کو دیکھا بھی نہیں؟ اگر دیکھا ہوتا۔ تو چونکہ وہاں لفظ برہم نہیں لکھا اس لئے ایسا جھوٹ کیوں کہتے بلکہ چھاندوگیہ میں تو

सदेव सोम्येदमग्र आसीदेकमेवाद्वितीयम् ॥

چھاندوگیہ ۶۔۲۔۱

ایسا لکھا ہے۔ وہاں لفظ "برہم" نہیں ہے؟

سوال۔ تو آپ لفظ तत्त्वमसि "وہ" سے کیا مراد لیتے ہیں؟

جواب۔

स य एषोऽणिमा ॥ ऐतदात्म्यमिदं सर्वं तत्सत्यं स आत्मा तत्त्वमसि श्वेतकेतो इति ॥ छां० [प्र० ६ । खं० ८ । मं० ६ ।

غیر فانی ہے۔ اور باقی پانچ قدیم گر فانی ہیں۔ جیسا کہ پر دھونش ابھاؤ ہوتا ہے۔ جبتک گیان (اگنا علم) رہتا ہے تبتک یہ پانچ رہتے ہیں۔ نیز ان پانچوں کا آغاز معلوم نہیں ہوتا اس لیے قدیم ہیں۔ اور گیان علم ہونے کے بعد نیست ہو جاتے ہیں۔ اس لئے تمہارا والے یعنی فانی کہلاتے ہیں ؛

س بیان سے صرف دو پدارتھ ابدی ہو سکتے ہیں

۷۵۔ سوال ۔ یہ تمہارے دونوں شلوک غلط ہیں۔ کیونکہ اودیا کے تعلق کے بغیر "جیو" اور مایا کے تعلق کے بغیر "ایشور" تمہارے اعتقاد کے بموجب ثابت نہیں ہو سکتے۔ اس لئے اودیا اور چیتن کا تعلق جو چھٹی چیز تم نے شمار کی ہے وہ رہی۔ کیونکہ وہ اودیا جیو اور ایشور میں مفہوم ہو گئی اور برہم بھی مایا اور اودیا کے تعلق کے بغیر ایشور نہیں بنتا۔ پس ایشور کو اودیا اور برہم سے علیحدہ شمار کرنا فضول ہے اس لئے تمہارے اعتقاد کے بموجب صرف دو اشیا یعنی برہم اور اودیا ثابت ہو سکتے ہیں نہ کہ چھ ؛

برہم کو اودیا دہی لگنا ناممکن ہے

۵۸۔ علی ہذا القیاس آپ کے کارن اُپادھی و کاریہ اُپادھی اور علت کے عوارض سے جیو اور ایشور کا ثبوت تب ہو سکتا ہے جبکہ آپ غیر محدود ابدی پاک علیم مُکت طبع اور موجود کل برہم میں پہلے اگیان ثابت کریں ؛

برہم میں بے علمی کا ہونا ناممکن ہے

اگر اس کے ایک حصہ میں اسی کے سہارے اور اسی کی ذات میں برعکس علم کو سب جگہ قدیم مانو گے۔ تو سارا برہم پاک نہیں ہو سکتا۔ اور جب ایک حصہ میں برعکس علم مانو گے تو وہ محدود ہونے کے باعث ادھر ادھر آتا جاتا رہیگا۔ جس جس موقعہ پر جاویگا۔ اس اس موقعہ کا برہم برعکس علم والا اور جس جس موقعہ کو چھوڑتا جاویگا اس اس موقع کا برہم صحیح علم والا ہوتا جاویگا۔ پس کسی موقعہ کے برہم کو ازل سے پاک اور علم نہیں کہہ سکو گے۔ اور جتنا برہم برعکس علم کی حد کے اندر ہوگا۔ وہ برعکس علم کو جانیگا ملنے باہر اور اندر کے برہم کے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ اگر کہو کہ ٹکڑے ہو جاتے برہم کا کیا نقصان ہے تو وہ ناشکستہ نہ ہوا اور اگر ناقابل شکستگی ہے تو اکلی علم والا نہیں نیز ماننا پڑیگا کہ علم کی ہستی کو یا اگنا علم ٹکڑے ہو جانے کی وجہ یہ ہے کہ برہم کا ایک حصہ جو بے علمی کی حد کے اندر ہوگا بے علمی محسوس کرے گا اور دوسرا حصہ جو بے علمی کی حد سے باہر ہوگا بے علمی کو محسوس نہ کرے گا۔

نہ ناشکستگی یا عدم نقصان صرف اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ کل برہم پاک اور با علم ہے نہ کہ ایک حصہ علیم اور ایک حصہ بے علم جیسا کہ برہم کی ذات کیلئے برہم کے اندر بے علمی کو قدیم ماننے سے لازم آتا ہے

موتہ پر یہ سمجھنا چاہئیے کہ ایک تو "پرویش" داخل ہوتا ہے۔ اور دوسرا "انوپرویش" یعنی مجازاً داخل ماہیت پرمیشور جسم میں داخل ہوئے جیووں کے ساتھ داخل[1] مابعد کی مانند ہو کر بذریعہ وید کے تمام نام و اشکال وغیرہ کے علم کو ظاہر کرتا ہے اور جسم میں جیو کو داخل کر کے خود جیو کے اندر مابعد ہو رہا ہے۔ اگر تم لفظ "انو" کے معنی جانتے تو اس طرح الٹے معنی کبھی نہ کرتے

نوٹ: وید تینوں کی مدلل تردید۔ ۵۶۔ سوال۔ یعنی جس دیودت کو میں نے موسم گرما میں کاشی میں دیکھا تھا۔ اسی کو موسم برسات میں متھرا میں دیکھتا ہوں اسجگہ مقام کاشی اور موسم گرما کو چھوڑ کر شخص جسم کو مدنظر رکھنے سے دیودت جانا جاتا ہے۔ اسی طرح "ترک اجزا" کی دلالت سے ایشور کے متعلق نہ مکان و زمان و مایا وغیرہ اور جیو کے ظاہری مکان و زمان و بے علمی و کم علمی وغیرہ عوارض کو چھوڑ کر محض چیتن (ذی العقل) کو مدنظر رکھنے سے دونوں میں ایک ہی چیز یعنی برہم جانا جاتا ہے جو کہ اس ترک اجزا کی دلالت یعنی کچھ لینے اور کچھ چھوڑنے سے مثلاً ہمہ دانی وغیرہ مدعا کلامی ایشور کے بارہ میں اور کم علمی وغیرہ جیو کے بارہ میں چھوڑ کر محض چیتن (ذی العقل) یعنی مقصود شئے کو ذہن میں رکھنے سے "ادویت" (وحدت) ثابت ہوتی ہے۔ یہاں کیا کہہ سکوگے؟

جواب۔ اول یہ تو بتائیے کہ تم جیو اور ایشور کو واجب الوجود مانتے ہو یا حادث؟

سوال۔ ہم ان دونوں کو عوارض سے پیدا شدہ یعنی مجازی ہونیکے باعث حادث مانتے ہیں

جواب۔ ان عوارض کو واجب مانتے ہو یا غیر واجب؟

سوال۔ یہاں

जीवेशौ च विशुद्धाचिद्विभेदस्तु तयोर्द्वयोः ।

अविद्या तच्चितोर्योगः षडस्माकमनादयः ॥ २

कार्य्योपाधिरयं जीवः कारणोपाधिरीश्वरः ।*

* کارِیوپادھیرئیم جیوہ کارنوپادھیریشورہ

"یہ شلوک سنکشیپ شاریرک" اور "شاریرک بھاشیہ" کے کارکا ہیں۔ ہم ویدانتی چھ اشیاء یعنی ایک جیو دوسرا ایشور تیسرا برہم چوتھا جیو اور ایشور کا خاص فرق پانچواں "اودیا" یعنی الٹا علم یا علم جہل چھٹا اودیا اور چیتن کا تعلق انکو اناوی (ازلی) مانتے ہیں لیکن برہم قدیم و

[1] داخل مابعد۔ مدعا یہ ہے کہ پرمیشور کا جسم میں داخل ہونا مجازی امر ہے کیونکہ پرمیشور بحیثیت وسعت انترجامی (ضابط القلوب) جیو کے اندر موجود ہے اسواسطے جیووں کے داخل جسم ہونے پر اس پرمیشور کا مجازی دخول سمجھا جاتا ہے جیسا کہ ہمارے زبان میں لفظ انو واقع ہے جو مجازی معنی دیتا ہے۔ (مترجم)

* कार्यकारणतां हित्वा पूर्णबोधोऽवशिष्यते ॥ ४

کا نام ہے تو لمحہ بلمحہ میں زوال پذیر ہونے کی وجہ سے نابود ہو جائیگا۔ پھر مکتی کا سکھ کون بھوگے گا اسلئے برہم جیو اور جیو برہم نہ کبھی ہوا ہے اور نہ ہوگا۔

ادویت یعنی عدم اثنینیت کی تشریح

سوال تو सदेव सोम्येदमग्र आसीदेकमेवाद्वितीयम्

(اے پیارے پہلے ایک ہی برحق و لاثانی تھا۔ چھاندوگیہ اپنشد مترجم)

یہ "ادویت" (وحدت) کس طرح ثابت ہوگی ہمارے اعتقاد میں تو برہم سے علیحدہ کوئی فرق ہمجنس و غیر جنس و اجزا ذاتی اکا نہ ہونیکے باعث ایک ہے اگر جیو دوسری چیز ہے تو ادویت نہیں ثابت ہو سکتا ہے

جواب۔ اس وہم میں پڑ کر کیوں ڈرتے ہو موصوف مخصوص اور صفت تخصیصی کے علم کو سمجھو کہ اسکا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ اگر کہو صفت تخصیصی تمیز پیدا کرنے والی ہوتی ہے تو اتنا اور بھی مانو کہ صفت تخصیصی اپنی ورنیز ہر دو کی موجودگی اور اسکا اظہار کرنے والی بھی ہوتی ہے پس سمجھو کہ "ادویت" صفت تخصیصی برہم کی ہے جس میں تمیز پیدا کرنیکا خاصہ تو یہ ہے کہ ادویت ہوتا ہے دیگر بہت سے جیووں اور عنصروں سے برہم کو الگ کرتا ہے اور اظہار کرنے کا اس میں خاصہ یہ ہے کہ برہم کے ایک ہونے کی تخصیص ہوتی ہے۔ مثلاً:۔

کسی نے کسی سے کہا کہ اس شہر میں دیودت لاثانی دولتمند اور اس لشکر میں وکرم سنگھ لاثانی بہادر ہے۔ تو اس سے کیا ثابت ہوا کہ اس شہر میں دیودت کی مانند دوسرا دولتمند اور اس لشکر میں وکرم سنگھ کے برابر دوسرا بہادر نہیں ہے اس سے کمتر ہیں اور پرتھوی وغیرہ اشیاء غیر ذی نفس اور جانور وغیرہ متنفس اور درخت وغیرہ دیگر چیزیں بھی ہیں۔ ان کی نفی نہیں ہو سکتی گویا ان چیزوں کی موجودگی میں لاثانی لفظ کی موجودگی دیودت اور بکرم سنگھ کی مخصوص صفت کا اظہار ہے) اسی طرح جیو یا پرکرتی برہم کے برابر نہیں ہیں۔ البتہ کمتر ضرور ہیں پس ثابت ہوا کہ برہم ہمیشہ ایک ہے جیو اور پرکرتی کے عناصر بہت سے ہیں انسے الگ کرکے برہم کی ایکتا (وحدت) کو ثابت کرنیوالی ایک صفت "ادویت" یا "ادوتیہ" ہے اسلئے جیو یا پرکرتی اور انکا یہ معلول صورت دنیا کی معدومیت اور نفی نہیں ہو سکتی یہ سب ہیں ضرور مگر برہم کے برابر نہیں ہیں۔ اس سے نہ تو ادویت ثابت ہوتی ہے اور نہ "دویت" (اثنینیت) کے ثبوت میں نقص عائد ہوتا ہے۔ گھبراہٹ میں مت پڑو اور سوچو اور سمجھو؎

جیو اور برہم کی مشابہت سے ایکتا ثابت نہیں ہوتی ہے۔ سوال - برہم ست و ماف ہست مطلق یا علم مطلق یا راحت مطلق جیوکے او ماف ہستی علم و راحت ہیں لوجودی سے وحدت پائی جاتی

نہ یعنی ادویت ہونا اسلئے ثابت ہے کہ جسطرح جیووں اور عنصروں کا ثانی عنصروں اور جیووں میں مل سکتا ہے۔ اسی طرح پرمیشور کا کوئی ثانی نہیں ہے۔

ہونے کی صفت ہونیکے باعث دائمی تعلق کسی نہ کسی کے ساتھ ہے اور ایسا مانا جائے تو سے
بندھن دائمی تعلق (غیر ابدی) کبھی نہیں ہو سکتا۔ نیز جس طرح جسم کے ایک مقام پر پھوڑا ہونے سے تمام جسم میں دکھ پھیل جاتا ہے۔ اسی طرح ایک موقعہ پر برعکس علم اور سکھ دکھ۔
تکالیف ہونے سے سارا برہم دکھ وغیرہ محسوس کریگا۔

(ب) انتہ کرن کی اپادھی اگر عارضی اپادھی یعنی عارضی انتہ کرن کے متعلق سے پر برہم کو جیو مانا جائے
برہم کو جیو مانا جا سکتی تو ہم پوچھتے ہیں کہ برہم سب جگہ موجود ہے یا محدود۔ اگر کہو کہ برہم
سب جگہ موجود ہے اور عوارض محدود یعنی ایک مقامی اور الگ الگ ہیں تو انتہ کرن چلتا پھرتا ہے یا نہیں؟
جواب۔ چلتا پھرتا ہے۔ سوال۔ انتہ کرن کیساتھ برہم بھی چلتا پھرتا ہے یا مقیم رہتا ہے؟
جواب۔ مقیم رہتا ہے۔

سوال۔ تو انتہ کرن جس جس موقعہ کو چھوڑتا ہے اس موقعہ کا برہم بے علمی سے آزاد اور جس جس موقعہ پر پہنچتا ہے اس موقعہ کا پاک برہم بے علم ہو جاتا ہوگا۔ اسی طرح ہر لحظہ میں باعلم اور بے علم برہم ہوتا رہتا ہے۔ اور مکتی اور بندھن بھی لحظہ لحظہ میں زائل ہوتے رہیں گے اور جس طرح ایک کے دیکھے ہوئے کو دوسرا یاد نہیں کر سکتا اسی طرح کل کی دیکھی یا سنی ہوئی چیز یا بات کا علم نہیں رہتا۔ کیونکہ جس وقت دیکھا سنا تھا وہ دوسرا مقام اور دوسرا وقت تھا۔ اور جب یاد کرتا ہے وہ دوسرا وقت اور مقام ہے۔ اگر کہو کہ برہم ایک ہے تو وہ علیم کل کیوں نہیں؟ اگر کہو کہ انتہ کرن علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اس وجہ سے وہ بھی علیحدہ علیحدہ ہو جاتا ہوگا تو وہ جڑ (غیر ذی نفس) ہے اس میں علم نہیں ہو سکتا۔ اگر کہو کہ نہ محض برہم اور نہ محض انتہ کرن کو علم ہوتا ہے بلکہ انتہ کرن میں ٹھیرے ہوئے چدابھاس (برعکس چیتن) کو علم ہوتا ہے تو بھی انتہ کرن کے ذریعے چیتن ہی کو علم ہوا پس وہ آنکھوں کے ذریعہ تکمیل بصارت اور قلیل العلم کیوں ہے؟

برہم اور جیو کا بھید ۵۹۔ اس لئے علت اور معلول عوارض کے تعلق کی بنا پر برہم کو جیو اور ایشور نہیں بنا سکتے۔ بلکہ ایشور نام برہم کا ہے اور برہم سے علیحدہ اور قدیم اور نا پیدا شدہ اور غیر فانی وجود "جیو" کا نام جیو ہے اگر تم کہو کہ جیو چدابھاس (چیتن) کے عکس (یعنی اگر ٹکسٹ کو نہ مانا جائے تو برہم کا ایک حصہ علیم اور ایک بے علم نہیں بن سکتا اور اس صورت میں نوین ویدانتیوں کے اصول کے مطابق برہم کی ذات میں بے علمی کا اطلاق نہیں رہ سکتا۔
الفاظ مندرجہ خطوط وحدانی ادائے مطلب کے لئے ترجمہ میں ایزاد کئے گئے ہیں۔ مترجم)

وہ ایک کہلاتے ہیں مثلاً دنیا میں کہا جاتا ہے کہ دیودت، یگیہ دت و وشنو متر آپس میں یعنی باہم مخالف ہیں غرضیکہ اختلاف نہ رہنے سے ایکتا اور اختلاف کے ہونے سے دُکر کہتے ہیں۔

برہم اور جیو کا دائمی بھید | **۶۳ سوال** - برہم اور جیو کی ہمیشہ ایکتا اور انیکتا (وحدت اور کثرت) رہتی ہے یا کبھی دونوں ملکر ایک بھی ہو جاتے ہیں یا کہ نہیں؟

جواب - ابھی قبل ازیں کچھ جواب دے دیا گیا ہے۔ لیکن (کچھ بھی نہ رہتے) اُن دھرما دھرمت اور لازم ملزومیت ہونے کے باعث اتحاد ہوتا ہے۔ مثلاً آکاش سے مُورت (ٹھوس) یا جسم والے جوہر کا بوجہ غیر ذی نفس ہونے اور کبھی علیحدہ نہ رہنے کے اتحاد ہوتا ہے نیز آکاش کے حاظ کر یا لطافت بے شکلی و بے حد ہونا وغیرہ اوصاف سے اور شکل والی چیزوں کی محدودیت اور دکھائی دینا وغیرہ مخالف خاصیتوں سے فرق ہوتا ہے یعنی جس طرح سے پرتھوی وغیرہ جوہر آکاش سے کبھی علیحدہ نہیں رہتے کیونکہ لازم ملزوم ہیں یعنی جگہ کے بغیر کثیف جوہر کبھی نہیں رہ سکتا اور (ساتھ ہی) بلحاظ ذاتی علیحدہ یعنی وجود میں الگ ہونے کے باعث ان میں علیحدگی ہے۔ اسی طرح برہم کے موجود کل ہونے کی وجہ سے جیو اور پرتھوی وغیرہ جوہر اس سے الگ نہیں رہ سکتے اور وجود کے لحاظ سے ایک بھی نہیں ہوتے۔

جس طرح گھر بنانے سے پہلے علیحدہ علیحدہ مقاموں میں مٹی لکڑی اور لوہا وغیرہ اشیا آکاش میں ہی رہتی ہیں۔ نیز جب وہ گر جاوے یعنی گھر کے سب اجزا علیحدہ علیحدہ مقاموں پر چلے جاویں تب بھی آکاش میں رہتے ہیں یعنی تینوں زمانوں میں آکاش سے الگ نہیں ہو سکتے اور باعتبار علیحدگی وجود کے نہ کبھی ایک تھے اور نہ ہیں اور نہ ہونگے اسی طرح جیو اور تمام دنیا کے اشیاء پرمیشور میں جدا جدا محیط علیہ ہونے کے باعث تینوں زمانوں میں پرماتما سے علیحدہ نہیں اور وجود میں علیحدہ ہونے کی وجہ سے ایک کبھی نہیں ہو جاتے آجکل کے ویدانتیوں کی نظر کانے آدمیوں کی مانند تعمیم کی طرف جھکنے اور تخصیص سے الگ ہونے پر مائل ہو گئی ہے۔ ایسا کوئی بھی جوہر نہیں ہے کہ جس میں باصفت اور بے صفت ہونا (بعض صفات کا ہونا اور بعض کا نہ ہونا) تعمیم تخصیص مشابہت غیر مشابہت اور اپنی خصوصیت نہ ہو۔

سگن اور نرگن دونوں صفات کا ایک جگہ ہونا | **۶۴ سوال** - پرمیشور سگن ہے یا نرگن؟

ترجمہ - یہ لفظ مطلب کی توضیح کے لیئے ترجمہ میں ایزاد کیا گیا۔ (مترجم)

۲؎ یہ الفاظ " " " " ایزاد کیئے گئے ہیں۔

۴۔ اور جب گھر بن جاوے تب بھی آکاش میں ۔۔۔ [illegible]

ہے۔ پھر کیوں تردید کرتے ہو؟

جواب۔ تھوڑے سے ابزا خاصہ کی مطابقت سے وحدت ممکن نہیں۔ جس طرح پرتھوی غیر ذی نفس اور دکھائی دینے والی ہے اسیطرح جل اگنی وغیرہ بھی غیر ذی نفس اور دکھائی دینے والے ہیں۔ اور اتنے سے ایک نہیں ہو جاتے انہیں غیر مشابہ اوصاف لفرق کیلئے ہیں یعنی مختلف خواص مثلاً بو، خشکی، ٹھوس پن وغیرہ دہ صفات پرتھوی کے اور ذائقہ مائعیت بہنا و چکنا پن، نرمی وغیرہ خواص جل کے اور آتش جلانا وغیرہ خاصیتیں اگنی کی ہونے سے وہ ایک نہیں ہو جاتے جیسطرح انسان اور چیونٹی آنکھ سے دیکھتے منہ سے کھاتے اور پاؤں سے چلتے ہیں تاہم انسان کی صورت دو پاؤں والی اور چیونٹی کی صورت بہت پاؤں والی وغیرہ جدا ہونے سے ایک نہیں ہوتے اسیطرح پرمیشور کے اوصاف لا انتہا علم بے حد طاقت فعل اور بے خطا اور ہر جگہ بذاتہ موجود ہونا جیو سے مختلف اور جیو کی صفتیں کرم اور طاقتیں ایک جگہ موجود ہونگی۔ ہر قسم کا مغالطہ اور محدود ہونا وغیرہ برہم سے مختلف ہونے کے باعث جیو و پرمیشور ایک نہیں ہیں۔ کیونکہ انکا وجود بھی بوجہ اسکے کہ پرمیشور غایت درجہ لطیف اور جیو بہ نسبت اسکے کسی قدر کثیف ہے علیحدہ علیحدہ ہے؟

سوال ۶۲ برہدارنیک کا ایک قول

अथोदरमन्तरं कुरुते । अथ तस्य भयं भवति द्वितीयाद्वै भयं भवति ॥

یہ برہدارنیک کا قول ہے جو شخص برہم اور جیو میں ذرا بھی فرق کرتا ہے۔ اس کو خوف ہوتا ہے کیونکہ دوسرے سے ہی خوف ہوا کرتا ہے؟

جواب۔ اسکے معنی یہ نہیں ہیں۔ بلکہ (یہ ہیں[1]) کہ جو شخص جیو اور پرمیشور سے انکار کرے یا پرماتما کو کسی مکان یا زمان میں محدود مانے یا اس کی بذات وصفات و فعل و فطرت کے خلاف مانے یا کسی دوسرے آدمی سے دشمنی کرے اسکو خوف حاصل ہوتا ہے کیونکہ یہ دوتا بھید یعنی مخالفانہ خیال کہ ایشور سے مجھ کو کچھ تعلق نہیں (رکھے) نیز اگر کوئی کسی آدمی کو کہے کہ میں تجھ کو کچھ نہیں سمجھتا۔ تو میرا کچھ نہیں کر سکتا یا کسی کو نقصان پہونچاتا یا دکھ دیتا جاوے تو اسکو اس سے خوف ہوتا ہے جب خلاف اسکے اگر ہر طرح کا عدم اختلاف ہو تو

[1] الفاظ مندرجہ خطوط وحدانی مطلب کو واضح کرنے کی غرض سے ترجمہ میں ازدیاد کئے گئے ہیں۔ (مترجم)

چونکہ اس کے لئے کوئی چیز نہ تو غیر میسر ہے اور نہ کوئی اس سے اچھی۔ اور بوجہ خود کامل سکھ والا ہونے کے وہ سکھ کی تمنا بھی نہیں رکھتا۔ اس لئے ایشور میں خواہش کا تو امکان نہیں مگر ایکھشن تو ہے۔ یعنی سب قسم کی وِدیا کی نمو داری اور تمام کائنات کو بناتا ہے۔ اس کو ایکھشن کہا گیا ہے۔

ایسے ایسے مختصر مطالب سے بعض لوگ بہت کچھ سمجھ لینگے۔ اس قدر مضمون اختصار کے ساتھ ایشور کے بارے میں لکھکر اب وید کی بابت لکھتے ہیں۔

وید ایشوری گیان ہے

यस्मादृचो अपातक्षन् यजुर्यस्मादपाकषन् । सामानि यस्य लोमान्यथर्वाङ्गिरसो मुखम् । स्कम्भन्तं ब्रूहि कतमः स्विदेव सः ॥ अथर्व० कां० १० । प्रपा० २३ । अनु० ४ । मं० २० ॥

ویدوں کے ایشور وکت ہونے میں پرمان	**۶۸ سوال**۔ جس پرماتما سے رگوید۔ یجروید۔ سام وید۔ اور اتھر وید ظاہر ہوتے ہیں وہ کونسا دیوتا ہے؟

جواب۔ وہ پرماتما جو سب کو پیدا کر کے ضبط میں لائے ہوئے ہے۔

स्वयम्भूर्याथातथ्यतोऽर्थान् व्यदधाच्छाश्वतीभ्यः समा०

यजु० अ० ४० । मं० ८ ॥	(یجو ۸-۴۰)

جو خود بخود موجود ہر جگہ موجود۔ پاک۔ ازلی ہے۔ بے جسم و شکل پرمیشور ہے وہ اپنی ازلی رعایا جیووں کی بہبودی کی خاطر تمام علوم کا اُپدیش (تلقین) بذریعہ ویدوں کے ٹھیک ٹھیک طریقہ پر کرتا ہے۔

نراکار پرمیشور سے وید کا پرکاش	**۶۹ سوال**۔ آپ پرمیشور کو شکل والا مانتے ہو یا بے شکل؟

جواب۔ بے شکل۔

سوال۔ اگر بے شکل ہے تو وید ودیا کا اُپدیش منہ سے حروف کا تلفظ کئے بغیر کس طرح ہو سکا ہوگا کیونکہ حروف کے تلفظ میں تالو وغیرہ مخرج اور زبان کی حرکت ضرور ہونی چاہئے۔

جواب۔ چونکہ پرمیشور قادر مطلق اور موجود کل ہے۔ اس کو ہر جگہ موجود ہونے کی وجہ سے جیووں کو وید ودیا کے اُپدیش کرنے میں کچھ بھی منہ وغیرہ کی حاجت نہیں کیونکہ منہ اور زبان سے حروف کا تلفظ اپنے سے جدا آدمی کو جتلانے کے لئے کیا جاتا ہے نہ کہ اپنے

جواب - دونوں طرح کا ہے۔

سوال - کہیں ایک میان میں دو تلواریں بھی رہ سکتی ہیں؟ ایک شے میں باصفت اور بے صفت دونا کس طرح ہو سکتا ہے؟

جواب - جیسے جڑ چیزوں میں شکل وغیرہ صفات ہیں۔ اور چیتن کی صفات علمیت وغیرہ جڑ میں نہیں پائی جاتیں۔ اور چیتن میں خواہش وغیرہ صفات ہیں مگر شکل وغیرہ جڑ کی صفات اس میں نہیں ہیں۔ جو صفات رکھتا ہو وہ سگن (باصفت) اور جو صفات نہ رکھتا ہو وہ نرگن یا بے صفت کہلاتا ہے۔ اپنی اپنی طبعی صفات کے رکھنے اور دوسری متضاد کی صفات نہ رکھنے کے باعث سب اشیا سگن اور نرگن ہیں۔ کوئی بھی ایسا مادہ نہیں ہے کہ جس میں محض نرگن پنا یا محض سگن ہونا پایا جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ ایک ہی میں سگن اور نرگن ہونا ہمیشہ رہتا ہے۔ اسی طرح پرمیشور اپنے لا انتہا علم و طاقت وغیرہ صفات کے باعث سگن اور شکل وغیرہ جڑ کے اوصاف اور نفرت وغیرہ جیو کے صفات نہ رکھنے کے باعث نرگن کہلاتا ہے۔

سگن اور نرگن کے عام مشہور معنی کی تردید

۶۵ سوال - دنیا میں غیر شکل والی چیز کو نرگن اور شکل والی چیز کو سگن کہتے ہیں یعنی جب پرمیشور جنم نہیں لیتا ہے تب نرگن اور جب اوتار لیتا ہے تب سگن کہلاتا ہے۔

جواب - یہ وہم محض بے علم اور کم علم والوں کا ہے جو علم سے بے بہرہ ہوتے ہیں وہ حیوانوں کی مانند کچھ نہ کچھ بکتے رہتے ہیں جس طرح سن بات زدہ فاسد الاخلاط تپ میں مبتلا ہوا ہوا آدمی بے معنی باتیں کیا کرتا ہے اسی طرح بے علموں کی باتوں کو فضول سمجھنا چاہئے۔

پرمیشور میں نہ راگ ہے نہ ویراگ

۶۶ سوال - پرمیشور راگی ہے یا ویرکت؟

جواب - اس میں دونوں باتیں نہیں کیونکہ راگ (الفت) اپنے سے الگ اور اچھی اشیا میں ہوتا ہے۔ مگر پرمیشور سے کوئی شے الگ یا اچھی نہیں ہے اسلئے اس میں الفت کا ہونا ممکن نہیں اور جو میسر چیز کو چھوڑ دیوے اس کو ویرکت کہتے ہیں۔ ایشور بوجہ وجود کل ہونے کے کسی چیز کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اس لئے ویرکت بھی نہیں۔

ایشور میں خواہش

۶۷ سوال - ایشور میں خواہش ہے یا نہیں؟

جواب - (ویسی خواہش جیسی کہ تم خیال کرتے ہو) نہیں کیونکہ خواہش بھی غیر میسر اچھی چیز کی اور جس کے ملنے سے کسی قسم کا سکھ ہو اس کی ہوتی ہے تو ایسی خواہش پرمیشور میں کیسے ہو سکتی ہے۔

جواب۔ وہی چار سب جیوں سے زیادہ تر پاک آتما تھے۔ دوسرے لوگ ان کی مانند نہیں تھے۔ اس لئے انہی کے باطن میں پاک علم کا اظہار کیا۔

وید سنسکرت میں کیوں ظاہر ہوئے

۳۷ سوال۔ کیا وجہ ہے کہ کسی ملک کی زبان میں ویدوں کا اظہار نہ کیا اور سنسکرت میں کیا؟

جواب۔ اگر کسی ملک کی زبان میں اظہار کرتا تو ایشور طرفدار ٹھہرتا کیونکہ جس ملک کی زبان میں اظہار کرتا۔ ویدوں کے پڑھنے پڑھانے میں وہاں کے لوگوں کو سہولت اور دوسرے ملک والوں کو مشکل ہوتی۔ اس لئے سنسکرت میں ہی اظہار کیا جو کسی ملک کی زبان نہیں ہے۔ اور ویدوں کی زبان دیگر تمام زبانوں کا ماخذ ہے بس اسی میں ویدوں کو ظاہر کیا کہ جس طرح ایشور کی زمین وغیرہ آفرینش تمام ملکوں اور ملک والوں کے لئے ایک سی اور تمام علم صنعت کی علت (باعث) ہے۔ اسی طرح پرمیشور کی الٰہی زبان بھی ایک سی ہونی چاہئے کہ اس طرح سب ملک والوں کو پڑھنے پڑھانے میں یکساں محنت ہونے کے باعث ایشور طرفدار نہیں ٹھہرتا اور وہ سب زبانوں کا ماخذ بھی ہے۔

وید ایشور کا کلام ہے

۳۸ سوال۔ اس کا کیا ثبوت ہے کہ وید ایشور کے بنائے ہوئے ہیں اور کسی کے بنائے ہوئے نہیں؟

جواب۔ جس طرح ایشور پاک تمام علوم کا جاننے والا بے لوث صفات۔ فعل اور فطرت رکھنے والا عادل رحیم وغیرہ صفات سے موصوف ہے اسیطرح جس کتاب میں ایشور کی صفات فعل اور فطرت کے مطابق بیان ہو وہ ایشور کی بنائی ہوئی ہے اور نہیں۔ نیز جس میں سلسلہ کائنات پرتیکش وغیرہ ثبوت نیک اور پاکیزہ نفس لوگوں کے چال چلن کے خلاف بیان نہ ہوں وہ ایشور کا کلام ہے۔ جس طرح ایشور کا علم منزہ من الخطا ہے اسیطرح جس کتاب میں غلطی سے مبرا علم کا بیان ہو وہ ایشور کا کلام ہے۔ جیسا پرمیشور ہے ویسا (یعنی جو ایشور کے اوصاف ہیں انکے عین مطابق) اور جس طرح سلسلہ کائنات رکھا گیا ہے۔ اسی طرح ایشور جگت معلول۔ علت اور جیو کا جس میں بیان ہو وہ کتاب پرمیشور کا کلام ہے۔ نیز جو پرتیکش وغیرہ ارکان ثبوت کے غیر مخالف ہو۔ اور پاک آتما کی طبیعت کے خلاف نہ ہو۔

کیونکہ منہ اور زبان کی حرکت کے بغیر ہی من کے اندر بہت سے امور کی غور و پرداخت اور لفظوں کا تلفظ ہوتا رہتا ہے۔ کانوں کو انگلیوں سے بند کر کے دیکھو سنو کہ بغیر منہ اور زبان اور تالو وغیرہ مخرجوں کے کیسی کیسی آوازیں ہو رہی ہیں اسیطرح ضابط القلوب ہونے سے اُس نے جیوؤں کو اُپدیش کیا ہے۔ البتہ تلفظ کی ضرورت صرف دوسروں کو سمجھانے کے لئے ہوا کرتی ہے چونکہ پرمیشور بے شکل اور موجود کل ہے۔ پس اپنی تمام وید ودیا کو کا اُپدیش جیوؤں کے اندر موجود ہونے سے جیو آتما پر روشن کر دیتا ہے۔ ازاں بعد وہ آدمی اپنے منہ کے تلفظ سے دوسرے کو سناتا ہے۔ اس لئے ایشور پر یہ اعتراض نہیں آ سکتا۔

۷۰ سوال۔ ویدوں کا اظہار کب اور کیسے کیا گیا؟ جواب	وید چار رشیوں کے آتما میں ظاہر ہوئے

अग्नेर्ऋग्वेदो वायोर्यजुर्वेदः सूर्यात्सामवेदः

پہلے پہل یعنی پیدائش کے شروع میں پرماتما نے اگنی وایو ادیتہ اور انگرہ رشیوں سے آتما میں ایک ایک وید کو ظاہر کیا۔

سوال یो वै ब्रह्माणं विदधाति पूर्वं यो वै वेदांश्च प्रहिणोति तस्मै ॥ (سویتاشوتر ۶-۱۸)

یہ اپنشد کا قول ہے اس قول کے بموجب تو برہما جی کے دل میں ویدوں کا اُپدیش کیا گیا ہے۔ پھر اگنی وغیرہ رشیوں کے آتما میں کیوں کیا؟

جواب۔ برہما کے آتما میں اگنی وغیرہ کے ذریعہ سے قائم کرایا۔ دیکھو منو میں کیا لکھا ہے

अग्निवायुरविभ्यस्तु त्रयं ब्रह्म सनातनम् ।
दुदोह यज्ञसिद्ध्यर्थमृग्यजुःसामलक्षणम् ॥ (منو ۱۔۲۳)

پرماتما نے شروع پیدائش میں آدمیوں میں پیدا کر کے اگنی وغیرہ چاروں مہارشیوں کے ذریعہ چاروں وید برہما کو حاصل کرائے اور اس برہما نے اگنی وایو۔ آدیتہ اور انگرا سے رگ۔ یجر۔ سام اور اتھرو وید کو حاصل کیا۔

۷۱ سوال۔ ان چاروں پر ہی ویدوں کو ظاہر کیا اوروں پر نہیں اس سے ایشور رعایت کا ملزم ٹھیرتا ہے۔	کیوں ان چار پر ہی وید ظاہر ہوئے

کے بغیر نیمتک چیز موجود نہیں ہو سکتی۔

رشیوں نے کس طرح ویدارتھ جانا

۷۵ سوال۔ وید سنسکرت [illegible] برہما وغیرہ رشی لوگ اس سنسکرت زبان کو نہیں جانتے تھے پھر انہوں نے ویدوں کے معنی کیسے سمجھے۔

جواب۔ پرمیشور نے جتلایا اور دھرماتما یوگی مہرشی لوگ جب جب جس جس کے معنی جاننے کی خواہش سے توجہ کو یکسو کر کے پرمیشور کی ہستی میں سمادھی (مراقبہ) کے اندر قائم ہوئے تب تب پرماتما نے مطلوبہ منتروں کے معنی جتلائے جب بہت لوگوں کے آتماؤں میں وید کے معنی ظاہر ہوئے تب رشی منیوں نے وہ معنی معہ رشی منیوں کی روایات کے کتابوں میں لکھے اُن کا نام برہمن یعنی برہم جو بمعنی وید ہے اُس کی تشریح ہونے کے باعث برہمن نام رکھا گیا ہے۔ اور ऋषयो (मन्त्रदृष्टयः) मन्त्रान्सम्प्रादुः

رشی کون ہے؟ رشی منتر کے دیکھنے والے اور منتروں کو اچھی طرح سمجھنے والے ہیں۔ (نروکت ۱-۲۰ مترجم)

جس جس منتر کے معنی[1] کا انکشاف جس جس رشی کو ہوا اور پہلے ہی ہوا جس سے پیشتر اس منتر کے معنی کسی نے ظاہر نہیں کئے تھے نیز اُس نے دوسروں کو پڑھایا بھی تھا اس توضیح کے لئے آجتک اُس اُس منتر کے ساتھ رشی کا نام بطور یادگار کے لکھا چلا آتا ہے جو شخص رشیوں کو منتروں کا مصنف بتلا دے اس کو غلط سمجھنا چاہئے۔ وہ تو منتروں کے معنی کو ظاہر کرنے والے ہیں۔

سوال۔ وید کن کتابوں کے نام ہیں؟

وید منتر سنگھتاؤں کا نام

۷۶ جواب۔ رگ یجر سام اور اتھرو منتر سنگھتاؤں کا اوروں کا نہیں۔

وید میں برہمن گرنتھ داخل نہیں

मन्त्रब्राह्मणयोर्वेदनामधेयम् ॥

۷۷ سوال (منتر اور برہمن کا نام وید ہے)۔ اس قسم کے کاتیاین[2] وغیرہ کے بنائے ہوئے پرتگیا سوتر کے معنی کیا ہوں گے۔

جواب۔ دیکھو سنگھتا پستک کے شروع میں اور ادھیائے کے اختتام پر ہمیشہ سے لفظ وید

---

[1] معنی سے مراد منتر کی خاص خاص باریکیوں کے علم سے ہے۔ مترجم

[2] کاتیاین ایک رشی کا نام ہے (مترجم)

صرف ویدہی اس قسم کے ہیں۔ دیگر کتب بائبل۔ قرآن وغیرہ نہیں اس کی مفصل تشریح بائبل اور قرآن کے مضامین میں یعنی تیرہویں اور چودہویں باب میں کی جائے گی۔

تمام علوم کا منبع وید | ۴۷ سوال۔ ایشور کی طرف سے وید کے ظاہر ہونے کی کچھ بھی ضرورت نہیں کیونکہ انسان بتدریج واقفیت بڑھاتے بڑھاتے بعد میں کتاب بھی بنا سکتے ہیں۔ جواب۔ ہرگز نہیں بنا سکتے۔ کیونکہ علت کے بغیر معلول کا پیدا ہونا ناممکن ہے جس طرح جنگلی آدمی کائنات کو دیکھکر بھی عالم نہیں ہوتے اور جب اُن کو کوئی سکھانے والا مل جائے تو عالم ہو جاتے ہیں۔ نیز اب بھی کسی سے پڑھنے کے بغیر کوئی بھی آدمی عالم نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر پرماتما ان ابتدائے پیدائش کے رشیوں کو وید کا علم نہ پڑھاتا[1] اور نہ وہ دوسروں کو پڑھاتے تو تمام لوگ بے علم ہی رہجاتے۔ مثلاً کسی کے بچہ کو پیدا ہوتے ہی تنہا مکان میں جاہلوں یا جانوروں کی صحبت میں رکھا جائے تو جیسی صحبت ہوگی وہ ایسا ہی ہو جائیگا۔ اس امر کی نظیر جنگلی بھیل وغیرہ ہیں جبتک ملک آریہ ورت سے تعلیم نہیں دی گئی تھی تب تک مصر یونان۔ یوروپ وغیرہ ممالک کے باشندوں کو ذرا بھی علم نہیں ہوا تھا اور یوروپ کے کولمبس وغیرہ لوگ جبتک امریکہ میں نہیں گئے تھے تب تک وہ ہزاروں بلکہ لاکھوں کروڑوں برسوں سے جاہل یعنی علم سے بے بہرہ تھے بعد میں نیک تربیت کے پانے سے عالم ہو گئے۔ اسی طرح پیدائش کے شروع میں پرماتما سے علم و تربیت کے ملنے کے باعث ہر زمانہ میں یکے بعد دیگرے عالم بنتے گئے۔

स पूर्वेषामपि गुरुः कालेनानवच्छेदात्। (یوگ سمادھی پاد ۲۶)

(وہ پہلوں کا بھی گورو ہے۔ زمانہ سے محدود نہ ہونیکی وجہ سے۔ یوگ درشن سمادھی پاد سوتر ۲۶ مترجم)

جس طرح موجودہ زمانہ میں ہم لوگ استادوں سے پڑھکر عالم ہوتے ہیں اسیطرح پرمیشور شروع پیدائش میں پیدا ہوئے اگنی وغیرہ رشیوں کا گرو یعنی پڑھانیوالا ہے کیونکہ جس طرح جیو گہری نیند اور پرلے میں علم سے خالی ہوجاتے ہیں اسطرح پرمیشور نہیں ہوتا ہے اس کا علم جاودانی ہے۔ اس لئے یہ بات بالیقین جاننی چاہیئے کہ سبب (علت)

[1] یعنی جو ملک کہ عالم ہو چکے ہیں اب ان میں سے بھی کوئی شخص بغیر پڑھنے لکھنے کے عالم نہیں ہوتا (مترجم)

جیسی ابھی شروع کی عبارت رکھکر تشریح کی ہے مگر وید سنگھتاؤں میں کسی کی عبارت نہیں رکھی ایسے پرمیشور کے بنائے ہوئے چاروں وید اصلی ورنت ہیں اور شت پتھ براہمن وغیرہ سب شاخیں رشی منیوں کی بنائی ہوئی ہیں۔ پرمیشور کی نہیں۔ جو ان مضمون کی مزید تشریح دیکھنا چاہیں۔ وہ رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا میں دیکھ لیں۔

ویدگیان کا دیا ایشور کی بڑی مہربانی ہے | ۸ے جس طرح ماں باپ اپنی اولاد پر مہربانی کی نظر کرکے دل و جان سے ان کی بہتری چاہتے ہیں۔ اسی طرح پرماتما نے سب آدمیوں پر مہربانی کی نظر کرکے ویدوں کو ظاہر کیا جس سے انسان اودیا کی تاریکی اور توہمات کے پھندے سے چھوٹ کر ودیا وگیان (وہ دیا سے حاصل شدہ علم) کے آفتاب کو پاکر اعلےٰ درجہ کی راحت میں رہیں۔ اور ودیا اور سکھوں کو بڑھاتے جاویں۔

وید غیر فانی ہیں | ۹ے سوال وید غیر فانی ہیں یا فانی ؟

جواب۔ غیر فانی۔ کیونکہ پرمیشور کے غیر فانی ہونے کے سبب جو شاس کے علم وغیرہ کی صفات بھی غیر فانی ہیں۔ جو اشیا غیر فانی ہیں ان کے صفات فعل و تصرف بھی غیر فانی ہیں اور فانی جوہروں کے فانی ہوتے ہیں۔

سوال۔ کیا یہ کتابیں بھی غیر فانی ہیں ؟

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ کتاب تو کاغذ اور سیاہی سے بنی ہے وہ غیر فانی کیسے ہوسکتی ہے مگر جو الفاظ معنی اور تعلقات ہیں وہ غیر فانی ہیں

سوال۔ ایشور نے ان رشیوں کو گیان (علم) دیا ہوگا۔ اور اس گیان سے ان لوگوں نے وید بنائے ہونگے

جواب۔ علم بغیر ترتیب معلوم کے نہیں ہوسکتا۔ گائتری وغیرہ چھند وں (اوزان نظم) اور شڈج وغیرہ اور نکھی سروں کے علم سے مالامال گائتری وغیرہ چھندوں کے بنانے کی طاقت سوائے علیم کل کے کسی اور میں نہیں ہے کہ جو اس قسم کا مخزن ہمہ علوم بنا سکے۔ ہاں ویدوں کے پڑھنے کے بعد رشی منی لوگوں نے ویاکرن (علم نحو) نرکت (علم لسان)

ا؎ یعنی رشیوں نے بعض مضامین ویدوں سے لیکر ان کی تشریح کی ہے۔

۲؎ گیان دو قسم کا ہوتا ہے ایک جو حواس کے ذریعہ حاصل ہو جسکو اندریہ گیان کہتے ہیں جیسے روپ رس وغیرہ کا گیان۔ دوم ودیا گیان جو بدھی کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے جیسے روپ رس کو دیکھکر اس جوہر کا گیان ہونا۔ جس میں یہ گن معلوم ہوتے ہیں (مترجم)۔

لکھا چلا آتا ہے۔ مگر برہمن پستک کے شروع میں یا ادھیائے کے اختتام پر کہیں بھی نہیں لکھا
اور نرکت میں یہ لکھا ہے: इत्यपि निगमो भवति । इति ब्राह्मणम् ॥

(یعنی وید منتر ہے۔ یہ برہمن کا ہے نروکت ۵-۳-۴) (مترجم)
نیز پانینی کا یہ سوتر ہے + छन्दो ब्राह्मणानि च तद्विषयाणि ॥
(یعنی وید اور برہمن۔ یوگی پراکٹ علامت اس موقعہ پر تصور ہو سکتی ہے کہ جہاں پڑھنے والے
اور جاننے والوں کی علامتوں کا تصور بھی ہو اشٹا دھیائی ۴-۲-۶۶) مترجم)۔
اس سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وید تو منتر بھاگ اور برہمن اُن کی شرح ہیں۔ اسکے
متعلق جو زیادہ دیکھنا چاہے تو میری تصنیف کی ہوئی "رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا" میں
دیکھ لیوے۔ وہاں بہت ثابت کیا گیا ہے کہ یہ قول کتنے ہی حوالجات کے خلاف ہونیکے
باعث کا تسلیم نہیں ہو سکتا۔ اور اگر اس قول کو درست مانیں تو وید کبھی قدیم نہیں ہو سکینگے
کیونکہ برہمن کتب میں بہت سے رشی مہرشی راجاؤں وغیرہ کی روایات لکھی ہیں
روایات جس کے متعلق ہوتی ہیں وہ اس کے پیدا ہونے کے بعد لکھی جاتی ہیں اسلئے
وہ کتاب بھی تو اس کی پیدائش کے بعد بنتی ہے۔ ویدوں میں کسی کی روایت نہیں ہے
بلکہ بالخصوص جن جن لفظ سے علمی واقفیت ہووے۔ ان لفظوں کا استعمال کیا گیا ہے
کسی انسان کا نام یا خاص کاروائی کا ذکر اذکار ویدوں میں نہیں ہے۔
شاکھائیں وید نہیں | سوال۔ ویدوں کی کتنی شاکھائیں ہیں؟
جواب۔ ایک ہزار ایک سو ستائیس (۱۱۲۷)۔
سوال۔ شاکھا کس کو کہتے ہیں؟ جواب۔ شرح کو شاکھا کہتے ہیں +
سوال۔ دنیا میں عالم لوگ ویدوں کے جزوی حصوں کو شاکھا مانتے ہیں +؟
جواب۔ تھوڑا سا غور کرو تو معاملہ صاف ہے کیونکہ جس قدر شاکھائیں ہیں وہ اشولائن
وغیرہ رشیوں کے نام سے مشہور ہیں اور منتر سنگھتائیں پرمیشور کے نام سے مشہور ہیں جسطرح
چاروں ویدوں کو پرمیشور کا بنایا ہوا مانتے ہیں اسی طرح اشولائنی وغیرہ شاکھاؤں کو اس
اس رشی کا (جس کے نام سے وہ مشہور ہیں) بنایا ہوا مانتے ہیں اور سب شاکھاؤں میں
منتروں کی پرتیک دھر کر تشریح کی گئی ہے۔ مثلاً تیتریہ شاکھا میں इषे त्वोर्जे त्वेति

آٹھواں باب

پیدائش قیام اور فناء عالم کا بیان

इयं विसृष्टिर्यत आ बभूव यदि वा दधे यदि वा न।
यो अस्याध्यक्षः परमे व्योमन्त्सो अङ्ग वेद यदि वा न वेद ॥१॥
तम आसीत्तमसा गूढमग्रेऽप्रकेतं सलिलं सर्वमा इदम्।
तुच्छ्येनाभ्वपिहितं यदासीत्तपसस्तन्महिना जायतैकम् ॥ २ ॥
हिरण्यगर्भः समवर्त्तताग्रे भूतस्य जातः पतिरेक आसीत्।
स दाधार पृथिवीं द्यामुतेमां कस्मै देवाय हविषा विधेम ॥ ३ ॥
पुरुष एवेदं सर्वं यद्भूतं यच्च भाव्यम्।
उतामृतत्वस्येशानो यदन्नेनातिरोहति ॥ ४ ॥
यतो वा इमानि भूतानि जायन्ते येन जातानि जीवन्ति।
यत्प्रयन्त्यभिसंविशन्ति तद्विजिज्ञासस्व तद् ब्रह्म ॥ ५ ॥

ऋ० मं० १० । सू० १२९ । मं० ७ । ३ ॥ यजु० अ० ३१ । मं० २ ॥
ऋ० मं० १० । सू० १२१ । मं० १ ॥ (تیتری اپنشد بھرگوا)

پرمیشور دنیا کی اُتپتی سِتھتی اور پرلے کرتا ہے

اے (انگ) انسان! جس طرح سے یہ طرح طرح کی خلقت ظاہر ہوئی ہے جو اس کو قائم رکھتا اور فنا کرتا ہے اور جو اس دنیا کا مالک ہے جس موجود کل میں یہ سب اُتپتی (پیدائش) سِتھتی (قیام) پرلے (فنا) پاتی ہے وہ پرمیشور ہے۔ اس کو تو جان اور کسی دوسرے کو دنیا پیدا کرنیوالا نہ مان (۱) یہ سب عالم پیدائش سے پیشتر تاریکی میں چھپا ہوا اندھیرے جیسا ناقابل تمیز اور آکاش کی طرح (جسم و شکل نہ رکھنے والا) تھا اور غیر محدود پرمیشور کے مقابلے میں محدود اور اس سے آچھادت (پرمیشور اس میں اور اس سے باہر موجود) تھا بعد ازاں پرمیشور

رویش وغیرہ کی کتابیں علوم کی اشاعت کے لئے تصنیف کی ہیں۔ اگر پرماتما ویدوں کو ظاہر نہ کرتا تو کوئی شخص کچھ بھی نہ بنا سکے۔ اس لئے وید پرمیشور کا کلام ہیں انہیں کے مطابق سب لوگوں کو چلنا چاہیئے اور کوئی کسی سے پوچھے کہ تمہارا کیا اعتقاد ہے تو یہی جواب دینا چاہیئے کہ ہمارا اعتقاد وید ہے یعنی جو کچھ ویدوں میں بیان کیا گیا ہے ہم اس کو مانتے ہیں اب اس کے آگے پیدائش کائنات کا مضمون لکھیں گے۔ یہ ایشور اور وید کے بارے میں مختصر اشتہار کی بات۔ شری سوامی دیانند سرسوتی کی شستہ عبارت سے آراستہ ستیارتھ پرکاش کا ساتواں باب ایشور اور وید کے بیان میں ختم ہوا۔

द्वा सुपर्णा सयुजा सखाया समानं वृक्षं परिषस्वजाते ।
तयोरन्यः पिप्पलं स्वाद्वत्त्यनश्नन्नन्यो अभि चाकशीति ॥ १ ॥
ऋ० मं० १ । सू० १६४ । मं० २०

शाश्वतीभ्यः समाभ्यः ॥ २ ॥ यजु० अ० ४० । मं० ८ ॥

ویدسے | ۳- سوال۔ پرمیشور اور جیو دونوں کی ذی شعور اور ان میں پرورش کرنا وغیرہ صفات یکساں ہیں۔ ان میں باہم محیط اور محاط کا تعلق ہے اور باہم مثل (مانس) گویا قدیم اور ازلی ہیں ایسے ہی (ورکش) درخت جس کی جڑیں بصورت ازلی علت اور شاخیں بصورت معلول یعنی جو حالت کثیف میں آکر پھر پرلے کے وقت ذرات میں مل جاتا ہے تیسری ازلی شے ہے۔ ان تینوں کے فعل صفت اور عادات بھی ازلی ہیں جیو اور پرمیشور دونوں میں سے ایک یعنی جیو اس کائنات میں پاپ اور پن کے پھل کو اچھی طرح بھوگتا ہے اور دوسرا یعنی پرماتما کرموں کے پھل کو نہیں بھوگتا اور چاروں طرف یعنی اندر باہر سب جگہ موجود ہے۔ جیسے ایشور اور ایشور سے جیو اور ان دونوں سے پرکرتی اپنی ذات سے جدا ہے اور تینوں ازلی ہیں۔

ازلی و قائم جیوں یعنی مخلوقات کے لیے پرمیشور نے نزول الہام وید اتمام علوم کو ظاہر کیا ہے

अजामेकां लोहितशुक्लकृष्णां बह्वीः प्रजाः सृजमानां स्वरूपाः ।
अजो ह्येको जुषमाणोऽनुशेते जहात्येनां भुक्तभोगामजोऽन्यः ।
[श्वेताश्वतरोपनिषद् । अ० ४ । मं० ५]

اپنشد سے | ۴- سوال۔ پرکرتی جیو اور پرمیشور تینوں غیر پیدا شدہ ہیں یعنی ان کی کبھی پیدائش نہیں ہوتی اور نہ کبھی پیدا ہوتے ہیں گویا یہ تینوں اس عالم کے سبب یا علت ہیں ان کی علت کوئی نہیں۔ ازلی جیو اس ازلی پرکرتی کا بھوگ کرتا ہوا اس میں پھنستا ہے اور پرمیشور نہ اس میں پھنستا ہے اور نہ اس کو بھوگتا ہے (شویتاشوتر ۴۔ ۵)

پرکرتی کی تعریف اور اس کے معلول | ۵- سوال۔ ایشور اور جیو کی تعریف ایشور کے مضمون میں کر چکے اب پرکرتی کی تعریف لکھتے ہیں۔

सत्त्वरजस्तमसां साम्यावस्था प्रकृतिः प्रकृतेर्महान् महतोऽहं-
ङ्कारोऽहङ्कारात् पञ्चतन्मात्राण्युभयमिन्द्रियं पञ्चतन्मात्रेभ्यः

اس کو اپنی قدرت سے حالت علت سے حالت معلول میں لایا (۲)

اے انسانو! جو سب سورج وغیرہ چیزوں کو قائم رکھنے والا اور جسقدر عالم ہوچکا ہے اور آگے ہوگا۔ اس تمام کا ایک بے مثل مالک پرمیشور ہے۔ وہ اس عالم کی نیچرل پیدائش سے پہلے موجود تھا جس نے زمین سے لیکر سورج تک تمام عالم کو پیدا کیا ہے اس پرمیشور کی محبت سے عبادت کرنی چاہیئے (۳)

اے انسانو! جو سب کے اندر سمایا ہوا موجود کل پرمیشور ہے اور جو غیر فانی علت مادی اور جیو کا مالک اور زمین وغیرہ غیر ذی روح اور جیو سے بھی جدا ہے۔ وہی موجود کل ایشور گذشتہ آیندہ ہونے والے اور موجودہ عالم کا پیدا کرنے والا ہے۔ (۴)

جس پرمیشور نے اپنی شکتی (صفت کاملہ) سے زمین وغیرہ تمام کائنات کو پیدا کیا ہے جس سے جیو قائم ہیں۔ جس کے اندر پہنچ کر تمام کائنات سما جاتی ہے۔ وہ برہم ہے۔ اس کے جاننے کی خواہش کرو۔ (۵)

जन्माद्यस्य यतः ॥ शारीरिक सू० अ० १ पा० १ सू० २ ॥

جس کے اختیار میں اس عالم کی پیدائش قائم و فنا ہے وہی برہم جاننے کے لائق ہے

<u>تین پدارتھ انادی</u> | ۲ سوال۔ اس دنیا کو پرمیشور نے پیدا کیا ہے یا کسی اور نے؟

جواب اس کائنات کو اس علت فاعلی یعنی پرماتما نے پیدا کیا ہے مگر اس کی علت مادی پرکرتی ہے *

سوال۔ کیا پرکرتی کو پرمیشور نے پیدا نہیں کیا؟

جواب۔ نہیں وہ ازلی ہے *

سوال۔ ازل کس کو کہتے ہیں اور کتنی اشیاء ازلی ہیں؟ *

جواب۔ ایشور جیو اور کائنات کی علت مادی (پرکرتی) تین چیزیں ازلی ہیں۔

سوال۔ اس کے متعلق کیا ثبوت ہے؟ جواب

---

(۱) مترجم شدہ سینسان کائنات کی علت مادی کو پرکرتی کہتے ہیں گویا پرکرتی مادہ کی حالت اولین کا نام ہے جسکو ناقابل محسوس حالت میں سامرتھ (قدرت) وغیرہ بھی کہتے ہیں (۲) ورکش کے معنی درخت کے بھی ہیں یہ معنی مرجہ یعنی رسمی طرز ہیں۔ ورنہ ورکش کے معنی بلحاظ دیاکرن اپنے وجود کے ہیں جو معلول سے علت اور علت سے معلول ہونے والا ہے۔

کیونکہ انہی اپنشدوں میں لکھا ہے کہ:۔

([illegible]) सोम्यान्नेन शुङ्गेनापो मूलमन्विच्छाद्भिः सोम्य ... शुङ्गेन तेजोमूलमन्विच्छ तेजसा सोम्य शुङ्गेन सन्मूलमन्विच्छ सन्मूलाः सोम्येमाः सर्वाः प्रजाः सदायतनाः सत्प्रतिष्ठाः ॥ छान्दोग्य उपनि० प्र० ६। खं० ८। मं० ४ ॥

اے سوتیت کیتو! انّ روپ پرتھوی یعنی حالت کثیف میں آئی ہوئی مٹی سے اس کی علت یعنی پانی کو جان اور حالت معلول میں آئے ہوئے پانی سے اس کی علت آگ کو جان اور حالت محسوس میں آئی ہوئی آگ سے اس کی حالت علت کو جو غیر فانی پرکرتی ہے۔ اس کو جان یہی غیر فانی پرکرتی تمام عالم کی بنیاد و مخرج اور جائے قیام ہے۔ یہ تمام عالم پیدائش سے پہلے است یعنی غیر محسوس کی مثال تھا۔ اور جیو آتما برہم اور پرکرتی میں سمایا ہوا موجود تھا۔ ابھاؤ یعنی عدم نہ تھا اور جو सर्वं खलु کہا وہ ایسی بات ہے جیسے

کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا + بھان متی نے کنبہ جوڑا

کیونکہ

सर्वं खल्विदं ब्रह्म तज्जलानिति शान्त उपासीत ॥ छान्दोग्य० (प्र० ३। खं० १४। मं० १) नेह नानास्ति किंचन ॥

(कठोप० अ० २ वल्ली ४ । मं० ११)

جس طرح جسم کے اعضا جبتک جسم کے ساتھ رہتے ہیں تب تک کام کے اور الگ ہونے سے نکمے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح بات اپنے محل و موقع پر با معنی اور اپنے موقع سے الگ ہو جانے پر یا کسی دوسرے کے ساتھ ملانے سے بے معنی ہو جاتی ہے۔ سنو اس کے یہ معنی ہیں +

اے جیو تو پرمیشور کی عبادت کر جس پرمیشور سے عالم کی پیدائش قیام اور پرلے ہوتی ہے جس کے بنانے اور قائم رکھنے سے یہ تمام مخلوقات عالم وجود میں آتی ہے یہ جس کا برہم کے ساتھ رہنے کا تعلق ہے اس برہم کو چھوڑ کر دوسرے کی اپاسنا (عبادت) نہیں کرنی چاہئے اس چیتن ملا (عین علم) لازوال ہمیشہ یکساں رہنے والے پرماتما کی ذات میں مختلف چیزیں شامل نہیں ہیں بلکہ سب اپنی اپنی ذات سے الگ الگ ہیں

स्थूलभूतानि पुरुष इति पंचविंशतिगणः ॥

सांख्य सू० [अ० १ । सू० ६१]

سانکھہ ۱-۶۱)

ستو (مقدار لطافت وپاکیزگی)۔ رج (حرکت پذیری کی قابلیت یا مقامات حرکت) حالت سنسطہ (تم) (وزن) کثافت یا ذی شعوری ان تین گنوں کا جو ایک جامع جوہر ہوتا ہے اسے پرکرتی کہتے ہیں۔ اس سے مہت تتو (بدھی) اور بدھی سے اہنکار اور اس سے پانچ تن ماترا (عناصر لطیف) اور دس اندریاں (قوائے احساس) اور گیارہواں من پانچ تن ماتراؤں سے مٹی وغیرہ پانچ بھوت (عناصر کثیف) یہ کل چوبیس ہوتے ہیں اور پچیسواں پرش یعنی جیو اور پرمیشور ہے۔ ان میں سے پرکرتی اویکارنی (غیر مولود) اور مہت تتو (عقل)، اہنکار (انانیت) نیز پانچ عناصر لطیف پرکرتی سے بنتے ہیں اور یہ اندریوں (قوائے احساس)، من (دل) اور نیز عناصر کثیف کی بھی علت مادی ہے اور پرش نہ کسی کی علت مادی (اپادان کارن) اور نہ کسی کا معلول ہے۔

سوال۔

सदेव सोम्येदमग्र आसीत् ॥ १ ॥

असद्वा इदमग्र आसीत् ॥ २ ॥ [तैत्तिरीयोपनि० । ब्रह्मानन्दव० अनु० ७] आत्मैवेदमग्र आसीत् ॥ ३ ॥ [बृ० अ० १ । ब्रा० ४ . मं० १] ब्रह्म वा इदमग्र आसीत् ॥ ४ ॥

اے شویت کیتو! یہ عالم پیدائش سے پیشتر (۱) بشکل ست (ہست)۔ (۲) بشکل اسّت (غیر محسوس)۔ (۳) بشکل آتما روح اور (۴) بشکل برہم (پرمیشور) تھا۔

तदैक्षत बहुः स्यां प्रजायेयेति । सोऽकामयत बहुः स्यां प्रजायेयेति ॥ तैत्तिरीयोपनि० ब्रह्मानन्दवल्ली । अनु० ६ ॥

(تیتری اپنشد برہما نندولی انوواک ۶) پھر وہی پرمیشور اپنی خواہش سے عالم کثرت میں آگیا۔

सर्वं खल्विदं ब्रह्म नेह नानास्ति किञ्चन ॥

یہ بھی اپنشد کا قول ہے جس قدر یہ عالم ہے وہ سب بالیقین برہم ہی ہے اس میں دوسری کسی قسم کی شے ذرہ بھی نہیں ہے بلکہ یہ سب بذات خود برہم ہے۔

نوین ویدانتیوں کے شلوک کی تردید | ۲۔ جواب۔ ان حوالوں کے معنی کیوں بگاڑتے ہو؟

علم حرکت وغیرہ عام علت و علت آلی بھی ہوتے ہیں۔ ان تینوں علتوں کے بغیر کوئی شے بھی نہیں بن سکتی۔ اور نہ بگڑ سکتی ہے۔

نوین ویدانتیوں کے بموجب ایشور دنیا کی علت فاعلی و مادی دونوں نہیں ہوسکتا

۱۱۔ سوال۔ نئے ویدانتی لوگ صرف پرمیشور ہی کو دنیا کی مشترک علت فاعلی و مادی مانتے ہیں۔

यथोर्णनाभिः सृजते गृह्णते च ॥(मुण्डको० मु० १ । खं० । मं० ७

یہ اپنشد کا قول ہے۔ جس طرح مکڑی باہر سے کوئی شے نہیں لیتی۔ اپنے ہی اندر سے ریشہ نکال کر جالا بنا کر خود اس میں کھیلتی ہے اسی طرح برہم بھی اپنے اندر سے دنیا کو بنا اور خود دنیا کی صورت اختیار کر کے اپنے آپ کھیل رہا ہے۔ اس برہم نے خواہش و آرزو کی کہ عالم کثرت میں آؤں۔ یعنی متشکل عالم بن جاؤں۔ ارادہ کرتے ہی وہ دنیا کی صورت بن گیا۔ کیونکہ

आकाशवन्नं च प्रजातिन्न [illegible] तत्तथा ॥

गौडपादीय का० श्लोक [illegible]) [illegible] رگوڑ پاد کارکا۔

یہ مانڈوکیہ اپنشد [illegible] ہے کہ جو پہلے نہ ہو [illegible] نہ رہے۔ وہ زمانہ حال میں بھی نہیں ہے۔ چونکہ پیدا [illegible] ہے [illegible] دنیا [illegible]۔ برہم تھا۔ اور پرلے کے [illegible] میں دنیا نہ رہیگی۔ تو زمانہ حال میں [illegible] یہ تمام [illegible] تمام برہم کیوں نہیں ؟

جواب۔ اگر تمہارے کہنے کے مطابق دنیا کی علت مادی برہم ہوئے۔ تو وہ برہم زوال اور تغیر و تبدیل کے تابع ہو جائیگا۔ علاوہ ازیں علت مادی کے صفت فعل اور عادت معلول میں بھی آتے ہیں۔

कारणगुणपूर्वकः कार्यगुणो दृष्टः

वैशेषिक सू० (अ० २ । आ० १ । सू० २४) (ویشیشک ۲۔۱۔۲۴)

علت مادی کے مطابق معلول میں بھی گن ہوتے ہیں۔ حالانکہ برہم سچدانند سروپ (ہست مطلق عین علم عین راحت) ہے اور دنیا اس کے برعکس معلول ہونے کی وجہ سے نا پائدار غیر ذی شعور اور راحت و سرور سے خالی ہے۔ برہم غیر پیدا شدہ اور دنیا پیدا ہوئی ہے۔ برہم غیر محسوس اور دنیا محسوس ہے۔ برہم لازوال اور دنیا با زوال ہے۔ اگر زمین وغیرہ کائنات برہم کا معلول ہے تو ان میں جو حالت معلول میں غیر ذی شعور وغیرہ صفات پائی جاتی ہیں وہ برہم میں بھی ہونی چاہئے تھیں یعنی جس طرح زمین وغیرہ غیر ذی شعور ہیں۔ اسی طرح برہم بھی غیر ذی شعور ہو جائیگا۔ یا جس طرح پرمیشور ذی شعور ہے۔ اسی طرح اسکے معلول زمین وغیرہ بھی ذی شعور ہونے چاہئیں اور جو کہ یہ

...تم ہیں۔

علتوں کا بیان | ۷۔ سوال عالم کی کتنی علتیں ہوتی ہیں۔

جواب۔ تین۔ ایک نمت (علت فاعلی) دوسری اپادان (علت مادی) تیسری سادھارن (علت آلی) (علت عامہ)۔

علت کارن (علت فاعلی) اس کو کہتے ہیں کہ جس کے بنانے سے کوئی شے بن سکے۔ اور جس کے نہ بنانے سے کچھ نہ بنے جو نہ خود کسی سے بنا ہو مگر دوسری چیزوں کو بنا کر مختلف صورتوں میں ظاہر کرے۔

دوسرا اپادان کارن (علت مادی) اس کو کہتے ہیں کہ جس کے بغیر کچھ نہ بنے اور وہ بنانے سے مختلف صورتوں میں ظاہر ہو اور پھر بگڑ جائے۔

تیسرا سادھارن کارن (علت آلی) اس کو کہتے ہیں جو بنانے کا آلہ اور عام علت ہو۔

علت فاعلی کی دو قسمیں | ۸۔ علت فاعلی دو قسم کی ہے ایک تمام کائنات کو حالت علت سے معلول بنانیوالا قائم رکھنے والا اور نیز فنا کرنے اور سب کا انتظام کرنیوالا اور مقدم علت فاعلی پرماتما ہے دوسرا پرمیشور کی کائنات میں سے اشیاء کو لیکر کئی طریقے سے مختلف چیزیں بنانیوالا سام علت فاعلی جیو ہے۔

علت مادی کی مثال | ۹۔ علت مادی پرکرتی اور پرمانو (ذرے) ہیں جس کو تمام کائنات کے بنانے کا سامان کہتے ہیں وہ بیجان ہونیکی وجہ سے خود بخود معلول نہیں بن سکتی اور نہ خود بگڑ کر حالت علت آسکتی ہے بلکہ دوسرے کے (معلول) بنانے سے بنتی اور معلول کے بگاڑنے سے حالت علت میں آتی ہے۔ کہیں کہیں بیجان یعنی جڑ بھی معلول جڑ کے بنانے اور بگاڑنے کی علت ہوجاتی ہے مثلاً پرمیشور کے بنائے ہوئے بیج زمین پر گر کر پانی ملنے سے درخت بن جاتے ہیں اور آگ وغیرہ جڑ کے ملاپ سے بگڑ بھی جاتے ہیں۔ لیکن ان کا باقاعدہ بنانا اور بگاڑنا پرمیشور اور جیو کے اختیار میں ہے۔

علت آلی کی مثال | ۱۰۔ جب کوئی چیز بنائی جاتی ہے تب مختلف ذریعوں یعنی علم۔ نظارہ۔ طاقت۔ ہاتھ اور طرح طرح کے آلات اور مکان وقت اور آکاش (جگہ) وغیرہ علت آلی بنانے سامان کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً گھڑے کے بنانیوالا کمہار علت فاعلی ہے مٹی علت مادی ہے۔ اور چاک۔ ڈنڈا وغیرہ علت آلی اور مکان وقت جگہ روشنی آنکھ ہاتھ

مثال دی ہے وہ تمہارے مت کو ثابت نہیں کرتی۔ بلکہ رد کرتی ہے۔ کیونکہ جالے کی
علت مادی غیر ذی شعور جسم ہے اور علت فاعلی (کڑی کا) جیو آتما ہے۔ یہ بھی پرمیشور کی عجیب و غریب
صنعت کا ظہور ہے کیونکہ دوسرے جانوروں کے جسم سے جیو ریشہ نہیں نکال سکتا۔ اسی طرح موجود کل ہمہ
بین ... موجود پرکرتی اور پرمانو کی علت سے عالم کثیف کو بنا کر یعنی اس کو کثافت خارجی عطا کر کے
آپ اسکے اندر موجود ہو کر شاہد کل اور عین سرور ہے۔ پرماتما نے ایکشن یعنی علم اور غور و ارادہ
کیا ہیں تمام عالم کو بنا کر ظاہر ہوؤں یعنی جب دنیا پیدا ہوتی ہے تب ہی جیووں کے غور حسم تصور و عظ
اور تحقیق سے پرمیشور ظاہر ہوتا ہے وہ تمام اشیا کثیف کے اندر موجود ہوتا ہے۔ جب پرلے
ہوتی ہے۔ تب اس کو پرمیشور اور مکتی یافتہ جیووں کے سوائے اور کوئی نہیں جانتا۔ اور جو یہ آپکی
کاریکا ہے۔ وہ غلطی پر مبنی ہے۔ کیونکہ پرلے میں عالم کا ظہور نہ تھا۔ اور دنیا کے اختتام یعنی پرلے
کے شروع سے لیکر جبتک دوسری بار دنیا پیدا نہ ہو۔ تب تک بھی دنیا کی علت لطیف ہو کر ظہور
پذیر نہیں ہوتی۔ کیونکہ

तम आसीत्तमसा गूढमग्रे ॥ ऋ० मं० १० । सू० १२९ । मं० ३ ॥

आसीदिदं तमोभूतमप्रज्ञातमलक्षणम् । अप्रतर्क्यमविज्ञेयं

प्रसुप्तमिव सर्वतः ॥ मनु० १ । ५ ॥

رگوید ۱۰۔ ۱۲۹۔ ۳ منو ۱۔ ۵

یہ تمام کائنات پیدائش سے پیشتر پرلے میں (تاریکی میں) چھپی ہوئی تھی۔ اور پرلے شروع ہونیکے
بعد بھی ایسی ہی ہو جاتی ہے۔ اسوقت اس دنیا کو نہ کوئی جان سکتا تھا۔ نہ بحث کر سکتا تھا۔ اور نہ
علامت ظاہری سے بذریعہ حواس اس کو علم ہو سکتا تھا۔ اور نہ ہوگا۔ کیونکہ اس کا علم صرف زمانہ
حال میں ہوتا ہے اور اسی حالت میں وہ علامات ظاہری سے نمایاں اور جاننے کے لائق
ہوتی ہے۔ اور ٹھیک ٹھیک جانی جاتی ہے +

پھر اس کاریکا کے مصنف نے زمانہ حال میں بھی عالم معدوم لکھا۔ یہ بالکل ثابت نہیں ہے
کیونکہ جس کو محقق ثبوتوں سے جانتا اور حاصل کرتا ہے۔ وہ ہرگز خلاف نہیں ہو سکتا +

دنیا کے بنانے کا مقصد

۱۲۔ سوال۔ دنیا کے بنانے سے پرمیشور کی کیا غرض ہے ؟

جواب۔ نہ بنانے میں کیا غرض ہے۔

سوال۔ اگر نہ بناتا تو آرام سے رہتا۔ اور جیووں کو بھی سکھ دکھ نہ ہوتا۔

मम माता पितरौ नास्ति उदरमेव मेव भालः ।

अथ मुखे जिह्वा नास्ति वदामि ।

یعنی میرے ماں باپ تھے ہی نہیں۔ میں یوں ہی پیدا ہو گیا ہوں۔ میرے منہ میں زبان نہیں لیکن میں بولتا ہوں۔ یا سوراخ میں سانپ تھا لیکن نکل آیا۔ میں کہیں نہیں تھا۔ یہ بھی کہیں نہیں تھے لیکن ہم سب نکل آئے ہیں۔ ایسی ناممکن بات بے سروپا گپ یا بیہودہ باتوں کی طرح جیسی ہے۔

آخری علت کی علت نہیں ہوتی

۱۸۔ سوال۔ اگر علت کے بغیر معلول نہیں ہوتا۔ تو علت کی علت کیا ہے؟

جواب۔ جو علت ہی ہیں وہ کسی کے معلول نہیں ہوتے۔ اور جو کسی کی علت اور کسی کا معلول ہوتا ہے۔ وہ دوسری علت کہلاتی ہے۔ جیسے مٹی گھڑ وغیرہ کی علت اور کمہار وغیرہ کا معلول ہوتا ہے۔ لیکن جو علت اوّلی ہر کہیں ہے۔ وہ ازلی ہے۔

مول کا مول یعنی علت نہیں ہوتی۔ (سانکھیہ ۱-۶۷)

ان کے جس کی علت نہ ہو۔ وہ سب معلولوں کی علت ہوتی ہے۔ کیونکہ کسی معلول کی ابتدا میں تین چیزیں ہوتی ہیں۔ جیسے کپڑا بنانے سے پہلے جولاہا۔ روئی کا سوت اور نلی وغیرہ موجود ہوں۔ تو کپڑا بنایا جاتا ہے۔ اسی طرح پیدائش عالم سے پیشتر پرمیشور پرکرتی۔ کال اور آکاش اور جیو جو ازلی ہیں موجود ہوتے ہیں۔ ان سے دنیا کی پیدائش ہوتی ہے۔ اگر ان میں سے ایک بھی نہ ہو۔ تو دنیا بھی پیدا نہ ہو۔

अत्र नास्तिका आहुः—शून्यं तत्त्वं भावो विनश्यति वस्तुधर्मत्वाद्विनाशस्य ॥ १ ॥ सांख्यम् । (अ० १ । सू० ४४)

अभावाद्भावोत्पत्तिर्नानुपमृद्य प्रादुर्भावात् ॥ २ ॥

ईश्वरः कारणं पुरुषकर्माफल्यदर्शनात् ॥ ३ ॥

अनिमित्ततो भावोत्पत्तिः कण्टकतैक्ष्ण्यादिदर्शनात् ॥ ४ ॥

सर्वमनित्यमुत्पत्तिविनाशधर्मकत्वात् ॥ ५ ॥

सर्वं नित्यं पञ्चभूतनित्यत्वात् ॥ ६ ॥

सर्वं पृथग् भावलक्षणपृथक्त्वात् ॥ ७ ॥

सर्वमभावो भावेष्वितरेतराभावसिद्धेः ॥ ८ ॥

न्याय० अ० ४ । आ० १ ॥

(نیائے ۴-۱)

شونیہ وادیوں کا کھنڈن

۱۹۔ سوال۔ بعض ناستک لوگ ایسا مانتے ہیں۔ کہ شونیہ (خلا یا ہستی)

پرمیشور غیر مجسم

۱۵-سوال - پرمیشور مجسم ہے یا غیر مجسم؟ اگر غیر مجسم ہے تو ہاتھ وغیرہ آلات کے بغیر دنیا کو نہ بنا سکیگا اور مجسم ہے تو کوئی اعتراض عائد نہیں ہوتا۔

جواب - پرمیشور غیر مجسم ہے۔ جو مجسم ہو تو وہ پرمیشور نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جو محدود طاقت والا وقت و اشیاء محدود۔ بھوک۔ پیاس۔ چیر پھاڑ۔ گرمی۔ سردی۔ بخار درد وغیرہ کے تابع ہو۔ ایسا جیو کے سوائے پرمیشور کے اوصاف کبھی نہیں ہو سکتے۔ جیسے تم اور ہم چونکہ مجسم ہیں۔ اس وجہ تو سر نیوشرن پرماتو اور پرکرتی کو اپنے بس میں نہیں لا سکتے۔ ویسے ہی اگر پرمیشور بھی جسیم ہوتا تو ان لطیف اشیاء سے عالم کثیف نہیں بنا سکتا۔ اگرچہ پرمیشور محسوس کرنیکے مادی حواس ناک وغیرہ اعضا سے مبرا ہے۔ تاہم وہ اپنی لامحدود طاقت۔ قدرت اور ہمت سے سب کام کرتا ہے جن کو جیو اور پرکرتی نہیں کر سکتے۔ چونکہ وہ پرکرتی سے بھی لطیف اور ان کے اندر موجود ہے اس لئے وہ ان کو پکڑ کر دنیا کی شکل میں بنا دیتا ہے ٭

[illegible]

۱۶ سوال - جیسے انسان وغیرہ کے ماں باپ مجسم ہیں۔ ان کی اولاد بھی مجسم ہوتی ہے۔ اگر وہ غیر مجسم ہوتے تو ان کے لڑکے بھی غیر مجسم ہوتے۔ اسی طرح اگر پرمیشور غیر مجسم ہو تو اس کا بنایا ہوا عالم بھی غیر مجسم ہونا چاہئے۔

جواب - تمہارا سوال لڑکوں کا سا ہے۔ کیونکہ ہم ابھی کہہ چکے ہیں کہ پرمیشور جگت کا اپادان کارن یعنی مادی علت نہیں ہے بلکہ نمت کارن یعنی علت فاعلی ہے اور جو یہ عالم کثیف ہے اسکے پرکرتی اور پرماتو اپادان کارن ہیں۔ وہ غیر مجسم مطلق نہیں بلکہ پرمیشور کے مقابلہ میں کثیف اور دیگر اشیاء معلول سے لطیف صورت رکھتے ہیں۔

شے سے ہستی نہیں ہو سکتی

۱۷ سوال - کیا علت کے بغیر پرمیشور معلول نہیں بنا سکتا

جواب - نہیں۔ کیونکہ جو نیست ہے یعنی جس کا وجود نہیں اس کا ہست ہونا بالکل غیر ممکن ہے۔ جیسے کوئی یہ گپ ہانک دے کہ میں نے [illegible] کے لڑکے اور لڑکی کی شادی دیکھی اور وہ انسان [illegible] اور [illegible] کی مالا پہنے ہوئے تھے۔ سراب کے پانی میں غسل کرتے۔ اور گندھرب نگر میں رہتے تھے۔ وہاں بادل کے بغیر بارش اور زمین کے بغیر سب اناجوں کی پیداوار ہوتی تھی۔ ویسے ہی علت کے بغیر معلول ہونا ناممکن ہے۔ جیسے کوئی کہے کہ

[illegible] کہلاتا ہے۔ [illegible] کا ایک الو ہوتا ہے۔ دو اتو کا ایک دونیک کہلاتا ہے۔ اور [illegible] سے ایک ترسرینو ہوتا ہے۔ پرکرتی مادہ کی حالت غیر ظاہر کا نام ہے۔ (پنجاب مترجم)

[illegible] ایک فرضی شہر کا نام جو آکاس میں ہے۔ مطلب [illegible] کسی ہستی خاص کا خیال موہوم ہے

ہونے والی ہیں - اِس لئے سب انتیہ (حادث) ہیں -

श्लोकार्धेन प्रवक्ष्यामि यदुक्तं ग्रन्थकोटिभिः ।

ब्रह्म सत्यं जगन्मिथ्या जीवो ब्रह्मैव नापरः ॥

یہ کسی کتاب کا شلوک ہے - نویں ویدانتی رہنما دست کے معتقد لوگ پانچویں ناستک کے درجہ میں ہیں - کیونکہ وہ کہتے ہیں - کہ کروڑوں کتابوں کا ماحصل یہ ہے - کہ برہم ستیہ - برحق - دُنیا جھوٹی اور رُوح خدا سے علیحدہ نہیں ہے ۔

جواب - اگر سب کی ازلیت ازل سے ہے - تو سب حادث نہیں ہو سکتا ۔

سوال - سب کی ازلیت بھی حادث ہے - جیسے آگ لکڑیوں کو فنا کر کے آپ بھی فنا ہو جاتی ہے ۔

جواب - جو شے بخوبی محسوس ہوتی ہے - اس کا زمانہ حال میں (عدم) کہنا اور نیز نہایت (لطیف) علت کو حادث کہنا کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتا - جو نئے ویدانتی لوگ برہم (خدا) سے عالم کی پیدائش مانتے ہیں تو برہم کے برحق ہونے سے اس کا معلول انتیہ (فانی مطلق یا معدوم مطلق) کبھی نہیں ہو سکتا - اگر خواب کو رسّی کا سانپ وغیرہ کی طرح وہمی کہیں تو بھی نہیں بن سکتا - کیونکہ کلپنا (وہم) عرض (صفت) ہے جوہر (موصوف) نہیں اور جوہر سے عرض علیحدہ نہیں رہ سکتا - جب وہم کا کرنے والا ازلی ہے - تو اُس کا وہم بھی ازلی ہونا چاہئے - نہیں تو اس کو بھی حادث مانو - جیسے بے دیکھی سُنی کا خواب کبھی نہیں آتا - بلکہ جو جاگرت یعنی عالم بیداری میں چیزیں موجود ہیں - اُن کے ملاحظہ و تعلق سے پرتیکھش وغیرہ علم ہوتا ہے ان کا نقش یعنی اثر و خیال کی صورت میں علم (ذہن) میں قائم ہوتا ہے - خواب میں انہی کو (بالمشافہ) ہو بہو دیکھتا ہے - جیسے گہری نیند میں خارجی چیزوں کے محسوس ہونے کی بابت میں بھی وہ خارجی چیزیں موجود رہتی ہیں ویسے ہی پرمیشور میں بھی جوہر (علت) عالم رہتا ہے اگر اثر و خیال کے بغیر خواب نظر آوے - تو جنم کے اندھے کو بھی خواب میں صورتیں نظر آنی چاہئیں اسلئے اس (حالت خواب) میں اُن کا محض گیان ہوتا ہے ورنہ باہر وہ سب اشیا موجود ہیں -

سوال - جیسے جاگرت (عالم بیداری) کی چیزیں خواب میں - اور بیداری و خواب دونوں کی باتیں گہری نیند میں زائل ہو جاتی ہیں - ویسے جاگرت (عالم بیداری) کی اشیا کو بھی مثل خواب ماننا چاہئے ۔

لہ واقعی بے شک و شبہ تہ عالم الیقین ۔

ہی ایک شے ہے۔ پیدائش سے پہلے شونیہ تھا۔ آخیر میں شونیہ ہوگا۔ کیونکہ جو ہستی یعنی موجود شے ہے۔ اس کی نیستی ہو کر شونیہ ہو جائیگا +

جواب۔ شونیہ آکاش غیر محسوس شے خلا اور نکتہ کو بھی کہتے ہیں پس شونیہ بے جان شے ہے۔ اس شونیہ میں سب اشیا غیر محسوس ہوتی ہیں۔ جیسے ایک نقطہ سے خط۔ خطوط سے دائرہ شکل بنتی ہے۔ اسی طرح اشونیہ یعنی پرمانوؤں سے کرہ زمین پہاڑ وغیرہ پرمیشور کی صنعت اور حکمت کے ذریعے بنتے ہیں۔ اور شونیہ کا جاننے والا شونیہ نہیں ہوتا +

نیستی سے ہستی ماننے والوں کی تردید

۲۰۔ سوال۔ دوسرا ناستک کہتا ہے کہ نیستی سے ہستی کی پیدائش ہے۔ جیسے بیج کی صورت بدلے بغیر انکر پیدا نہیں ہوتا۔ اور بیج کو توڑ کر دیکھیں۔ تو انکر کا عدم ہے۔ جب اول انکر نظر نہیں آتا تھا۔ تو نیستی سے ہستی ہوئی +

جواب۔ جو بیج کی صورت بدلتا ہے۔ وہ اول ہی بیج میں تھا۔ جو نہ ہوتا۔ تو اس کی صورت کون اختیار کرتا۔ وہ کبھی پیدا نہ ہوتا۔

ثمرہ کرم میں اختیار ماننے والے

۲۱۔ سوال۔ تیسرا ناستک کہتا ہے۔ کہ کرموں کا پھل انسان کے فعل کرنے سے حاصل نہیں ہوتا۔ کتنے ہی افعال کے الٹے پھل دیکھنے میں آتے ہیں۔ اسلئے قیاس کیا جاتا ہے کہ کرموں کا پھل ملنا پرمیشور کی مرضی پر ہے۔ جس کرم کا پھل پرمیشور دینا چاہتا ہے دیتا ہے۔ جس کا پھل دینا نہیں چاہتا نہیں دیتا۔ اسلئے کرموں کا پھل پرمیشور کے اختیار میں ہے۔

جواب۔ جو پھل پرمیشور کے اختیار میں ہوتے تو بغیر کرم کئے پرمیشور پھل کیوں نہیں دیتا پس جیسا کرم انسان کرتا ہے۔ ویسا ہی نتیجہ پرمیشور دیتا ہے۔ اسلئے پرمیشور سوتنتر یعنی اپنی مرضی سے انسان کو کرموں کا پھل نہیں دے سکتا۔ بلکہ جیسا فعل جیو خود کرتا ہے۔ ویسا ہی پھل پرمیشور دیتا ہے +

بغیر علت معلول ماننے والے

۲۲۔ سوال۔ چوتھا ناستک کہتا ہے۔ کہ بدوں علت کے اشیا کی پیدائش ہوتی ہے۔ جیسے ببول وغیرہ درختوں کے کانٹے تیز نوکدار دیکھنے میں آتے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب جب سرشٹی کی پیدائش کا شروع ہوتا ہے تب تب جسم وغیرہ اشیا بدوں علت کے ہوتی ہیں۔

جواب۔ جس سے شے پیدا ہوتی ہے وہی اس کی علت ہے۔ کانٹے دار درخت بغیر کانٹے کیوں پیدا نہیں ہوتے؟

تمام اشیا کو پیدا و فنا ماننے والے

۲۳۔ سوال۔ پانچواں ناستک کہتا ہے کہ سب اشیا پیدا اور فنا

درخت وغیرہ اور پتھر وغیرہ بنجاتے ہیں جیسے سمندر اور ہوا کے میل سے لہریں اور لہروں سے سمندر جھاگ اور ہلدی چونہ اور لیموں کا عرق ملانے سے رُوئی بنجاتی ہے۔ اسی طرح تمام عالم عنا کی تاثیر و خاصیت سے پیدا ہوا ہے۔ اس کا بنانیوالا کوئی بھی نہیں۔

جواب۔ اگر دنیا فطرت سے پیدا ہوتی۔ تو فنا کبھی نہ ہوتی۔ اور جو فنا ہونا بھی طبعی مانو۔ تو پیدائش نہ ہوگی۔ اگر دونوں خاصیتیں اشیا کے اندر ایک جا مانوگے۔ تو پیدائش اور فنا کی کارروائی نہ ہوسکیگی۔ اور اگر علّت فاعلی سے پیدائش اور فنا مانئیے تو فاعل کو پیدائش و فنا ہونیوالے جوہر سے علیحدہ ماننا پڑیگا۔ اگر فطرت سے ہی فنا اور پیدائش ہوتی تو پیدائش اور فنا کا ایک ہی وقت ہو ممکن نہیں ہو سکتا۔ اگر فطرت سے ہی پیدائش ہوتی ہے تو اس زمین کے نزدیک دوسری زمین چاند سورج وغیرہ کیوں پیدا نہیں ہوتے اور جس شے کے ملاپ سے جو جو پیدا ہوتا ہے وہ سب گھاس درخت کرم وغیرہ پرمیشور کے پیدا کئے ہوئے بیج اناج وغیرہ کے ملاپ سے ہی پیدا ہوتے ہیں بغیر ان کے نہیں جیسے ہلدی چونہ اور لیموں کا عرق دور دراز سے آکر خود بخود نہیں ملتے بلکہ کسی کے ملانے سے ملتے ہیں اور تس پر بھی ٹھیک اندازے ملانے پر رُوئی بنتی ہے۔ کم و بیش یا بیقاعدہ کرنیسے رُوئی نہیں بنتی۔ ویسے ہی جبتک پرمیشور پرکرتی کے ذرّات کو علم اور حکمت سے نہیں ملاتا۔ بیجان اشیا خود بخود کسی مقصد کو پورا کرنیکے لئے کوئی خاص شے نہیں بن سکتیں لہذا فطرت وغیرہ سے دنیا نہیں بنتی۔ بلکہ پرمیشور کے بنانے سے ہی بنتی ہے ؁

دنیا کو ازلی و ابدی ماننے والے

۲۸۔ اس دنیا کا فاعل نہ تھا۔ نہ ہے اور نہ ہوگا۔ بلکہ ازلی زمانہ سے جیسی کی تیسی قائم ہے۔ نہ کبھی اس کی پیدائش ہوئی نہ کبھی فنا ہوگی۔

جواب۔ بغیر فاعل کے کوئی بھی فعل (حرکت) اور فعل ترکیبی (حرکت ترکیبی) سے پیدا ہونے والی شے نہیں بن سکتی۔ جو زمین وغیرہ اشیا ترکیب خاص سے ملکر بنی ہوئی نظر آتی ہیں۔ وے ازلی کبھی نہیں ہوسکتیں۔ جو شے ترکیب سے بنتی ہے۔ وہ ترکیب سے پیشتر نہیں ہوتی۔ اور تفریق و تقسیم کے آخیر میں نہیں رہتی۔ اگر تم اسکو نہ مانو۔ تو سخت سے سخت پتھر ہیرے اور فولاد وغیرہ کو توڑ کر گلا یا جلا کر دیکھو۔ کہ ان میں ذرّات جدا جدا ملے ہیں یا نہیں۔ اگر ملتے ہیں۔ تو وے زمانہ پاکر الگ الگ بھی ضرور ہوتے ہیں ؎

یوگی کو ایشور ماننے والوں کی تردید

۲۹۔ ازلی پرمیشور کوئی نہیں۔ بلکہ جو صرف یوگا بھیاس[1] سے اینما وغیرہ جلال کو حاصل کرکے سروگیہ (علیم کل) وغیرہ صفات سے موصوف یوگی ہوتا ہے

[1] یہاں یوگا بھیاس سے ناستک کی مراد نفس کشی و ریاضت وغیرہ سے پائی جاتی ہے ٭ دیکھو دوسرا

جواب۔ ایسا کبھی نہیں مان سکتے کیونکہ خواب اور گہری نیند میں صرف بیرونی اشیا کی لاعلمی ہوتی ہے۔ نیستی نہیں۔ جیسے کسی کی پیٹھ کے پیچھے بہت سی اشیا غائب رہتی ہیں۔ اُن کی نیستی نہیں ہوتی۔ ویسے ہی خواب اور گہری نیند کی بات ہے۔ لہذا جو پہلے کہہ آئے ہیں۔ کہ پرمیشور، رُوح اور مادی علت ابدی و ازلی ہیں۔ وُہی درست ہے +

| معلول کو ازلی ماننے والے | ۲۴۔ چھٹا ناستک کہتا ہے۔ کہ پانچوں بھُوتوں کے ازلی ہونے سے سب عالم ازلی ہے +

جواب۔ یہ بات درست نہیں۔ کیونکہ جن اشیا کی پیدائش اور فنا کا باعث دیکھنے میں آتا ہے۔ اگر وے سب ازلی ہیں۔ تو کیا باعث ہے کہ سب کثیف عالم اور جسم برتن کپڑا وغیرہ پیدا اور فنا ہوتے دیکھتے ہیں۔ اسلئے معلول کو ازلی نہیں مان سکتے +

| موجودات میں تعلق نہ ماننے والے | ۲۵۔ ساتواں ناستک کہتا ہے۔ کہ سب اشیا جُدا جُدا ہیں۔ کوئی شے باہم ایک نہیں ہے۔ جس جس شے کو ہم دیکھتے ہیں۔ اس میں دُوسری شے کا کچھ بھی تعلق نہیں معلوم ہوتا۔

جواب۔ ہستیوں میں کُل۔ زمانہ (جس میں کہ وہ موجود ہوں) آکاش۔ پرمیشور اور ذات (جنس) جُدا جُدا اشیا کے مجموعوں میں ایک ہی ہیں۔ اُن سے کوئی شے علیحدہ نہیں ہو سکتی اس لئے سب اشیا علیحدہ علیحدہ نہیں صرف اپنی ذات سے جُدا جُدا ہیں۔ اور فرداً فرداً موجودات میں فرد بھی ایک ہے +

| ابھاؤ رُوپ ماننے والے | ۲۶۔ آٹھواں ناستک کہتا ہے۔ کہ سب اشیا میں اترے تر ابھاؤ کے ثابت ہونے سے سب ابھاؤ رُوپ (معدوم) ہیں۔ جیسے کہ گائے گھوڑا نہیں اور گھوڑا گائے نہیں اسلئے سب کو ابھاؤ رُوپ (معدوم) ماننا چاہیئے۔

جواب۔ سب اشیا میں اترے تر ابھاؤ عائد ہو سکتا ہے۔ لیکن گائے میں گائے اور گھوڑے میں گھوڑے کی ہستی ہی ہے نیستی کبھی نہیں ہو سکتی۔ اگر اشیا کی ہستی نہ ہو۔ تو پھر اترے تر ابھاؤ کس میں کہا جاوے۔

| فطرت سے ہی دنیا کی پیدائش ماننے والے | ۲۷۔ نواں ناستک کہتا ہے۔ کہ فطرت سے دُنیا کی پیدائش ہوتی ہے۔ جیسے پانی اور اناج کے ملنے سے کرم پیدا ہوتے ہیں اور بیج مٹی پانی کے ملاپ سے گھاس

ف (حاشیہ مترجم) ایک میں دوسرے کے نہ ہونے کو اترے تر ابھاؤ کہتے ہیں +

(ودھاتا) پرمیشور نے جس طرح پہلے کلپ میں سورج۔ چاند۔ بجلی۔ پرتھوی۔ انترکش وغیرہ کو بنایا تھا اسی طرح اُس نے اب بھی بنائے ہیں اور آگے بھی ویسے ہی بنا دیگا۔ پرمیشور کے کام بے خطا ہونے کی وجہ سے ہمیشہ یکساں ہی ہُوا کرتے ہیں۔ جو محدود علم والا ہو۔ اور جس کا علم بڑھتا گھٹتا ہے۔ اسی کے کام میں بھول چوک ہوتی ہے۔ پرمیشور کے کام میں نہیں (رگ ۱۔ ۱۹۔ ۳)

پیدائش عالم کے بارہ میں شاستروں کا اتفاق

۱۳۲۔ پیدائش عالم کے بارہ میں وید وغیرہ شاستروں کا اتفاق ہے یا اختلاف؟

جواب۔ اتفاق ہے۔ **سوال۔** اگر اتفاق ہے۔ تو

तस्माद्वा एतस्मादात्मन आकाशः सम्भूतः। आकाशाद्वायुः। वायोरग्निः। अग्नेरापः। अद्भ्यः पृथिवी। पृथिव्या ओषधयः। ओषधिभ्योऽन्नम्। अन्नाद्रेतः। रेतसः पुरुषः। स वा एष पुरुषोऽन्नरसमयः॥ (तैत्तिरीयोपनि० ब्रह्मानन्दव० अ० १)

اُس پرمیشور اور پرکرتی سے آکاش۔ خلا یعنی جو جوہر شکل علت سب جگہ پھیل رہا تھا۔ اسکو اکٹھا کرنے سے آکاش (خلا) پیدا سا (اسکا ظہور شروع) ہوتا ہے۔ درحقیقت آکاش کی پیدائش نہیں ہوتی کیونکہ بغیر آکاش کے پرکرتی اور پرمانو کہاں ٹھیر سکیں۔ آکاش کے بعد وایو۔ وایو کے بعد اگنی۔ اگنی کے بعد جل۔ جل کے بعد پرتھوی۔ پرتھوی سے نباتات۔ نباتات سے اناج۔ اناج سے نطفہ۔ نطفہ سے انسان یعنی جسم پیدا ہوتا ہے۔ یہاں آکاش وغیرہ کی ترتیب سے اور چھاندوگیہ میں اگنی وغیرہ ایتریہ میں جل وغیرہ کی ترتیب سے دُنیا کی پیدائش بتائی ہے (تیتریہ اُپنشد برہمانند ولی انوواک ۱)

ویدوں میں کہیں پُرش (ایشور) کہیں ہرنیہ گربھا (پرمیشور) وغیرہ سے میمانسا میں کرم فعل ویشیشک میں کال (زمان) نیائے میں پرمانو (ذرات) یوگ میں پرشارتھ (جیو کیلئے) سانکھیہ میں پرکرتی (مادہ) اور ویدانت میں برہم (پرمیشور) سے دنیا کی پیدائش مانی ہے اب کس کو سچا اور کسکو جھوٹا مانیں؟

جواب۔ اسمیں سب سچے کوئی جھوٹا نہیں۔ جھوٹا وہ ہے جو اُلٹا سمجھتا ہے۔ کیونکہ پرمیشور نمت (علت فاعلی) اور پرکرتی دُنیا کا اُپادان کارن (علت مادی) ہے جب مہاپرلے ہوتی ہے۔ تب اسکے بعد آکاش وغیرہ کی ترتیب سے اور جب آکاش اور وایو کی پرلے نہیں ہوتی۔ اور اگنی وغیرہ کی ہوتی ہے۔ تو اگنی (حرارت) وغیرہ کی ترتیب سے اور جب (ودیت) اگنی (حرارت برق) کا بھی ناش نہیں ہوتا۔ تب پانی کی ترتیب سے دنیا کی پیدائش ہوتی ہے۔ یعنی جس جس پرلے میں جہاں جہاں تک

سی جیو (روح) کو پرمیشور کہتے ہیں۔

جواب۔ اگر ازلی پرمیشور دُنیا کو پیدا کرنیوالا نہ ہو۔ تو سادھنوں (وسائل یا تدبیروں) سے سدھ (صاحب کمال قدرت) ہونیوالے جیوونکا سہارا اور زندگی کو قائم رکھنے والی دُنیا۔ جسم اور آلات احساس کیسے بنتے۔ انکے بغیر جیو کوئی سادھن (تدبیر) نہیں کرسکتا۔ اگر سادھن (اندریوں کے گولک) سے تدبیر نہ ہوتی۔ تو سدھ (کامل) کہاں سے ہو جاتا؟ جیو سادھن کرکے کیسا ہی سدھ (کامل) ہو جاتے۔ تاہم جو پرمیشور کی قائم بالذات ازلی سدھی (کمال) ہے۔ اور جس میں بیشمار سدھیاں (قدرتیں) موجود ہیں۔ اس کے برابر کوئی بھی جیو نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اگر جیو کا علم غایت درجہ تک بڑھ جاوے۔ تب بھی وہ محدود علم اور قدرت والا رہتا ہے غیر محدود علم اور قدرت والا کبھی نہیں ہوسکتا۔ دیکھو کوئی بھی آجتک پرمیشور کے بنائے ہوئے قانون قدرت کو بدلنے والا نہیں ہوا ہے اور نہ ہوگا جیسے ازلی سدھ (قدرت والے) پرمیشور نے آنکھ سے دیکھنے اور کانوں سے سننے کا قانون باندھا ہے۔ اس کو کوئی بھی یوگی نہیں بدل سکتا۔ پس جیو پرمیشور کے برابر کبھی نہیں ہوسکتا ✦

ہر کلپ میں دُنیا کا یکساں رہنا	۳۲۰۔ کلپ کلپانتر میں پرمیشور نئے نئے ڈھنگ کی دُنیا بناتا ہے یا ایک سی؟

جواب۔ جیسی کہ اب ہے۔ ویسی ہی پہلے تھی۔ اور آگے بھی ویسے ہی ہوگی۔ اختلاف نہیں ہوتا۔

सूर्याचन्द्रमसौ धाता यथा पूर्वमकल्पयत ।

दिवं च पृथिवीं चान्तरिक्षमथो स्वः ऋ० ॥ मं० १० । सू० १९० मं०

نوٹ۔ یوگ کی آٹھ سدھیوں میں سے ایما ایک سدھی ہے۔ جس میں یوگی کا آتما لطیف سے لطیف چیز کی نسبت بھی زیادہ ترلطیف ہوکر اس چیز کو ماننے والا ہوتا ہے دیکھو ایڈیشن تیسری صفحہ ۱۴ مطبوعہ ستیہ دھرم پرچارک پریس جالندھر۔

ایک کلپ ۱۴ منونتر کے زمانہ کو کہتے ہیں ایک منونتر میں ۷۱ چتریگیاں ہوتی ہیں۔ چتریگی سے چار یگ کا مجموعی زمانہ مراد ہے جس کی تعداد حسب ذیل ہے (۱) ست یگ ۱۷۲۸۰۰۰ برس (۲) تریتا یگ ۱۲۹۶۰۰۰ برس (۳) دواپر یگ ۸۶۴۰۰۰ برس (۴) کل یگ ۴۳۲۰۰۰ برس میزان ۴۳۲۰۰۰۰ برس۔ چودہ منونتروں کے علاوہ پندرہ سندھیاں بھی ہوتی ہیں جن کی تعداد ایک ایک ست یگ کے برابر ہوتی ہے۔ گویا ایک کلپ میں کل ایک ہزار چتریگیاں ہوتی ہیں۔ یعنی ۱۴ منونتروں کی ۷۱×۱۴ = ۹۹۴ چتریگیاں اور ۱۵ سندھیاں ۶ چتریگیاں ملکر کل ایک ہزار چتریگیاں پوری ہو جاتی ہیں۔ اس حساب سے ایک کلپ میں ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ (چار ارب ۳۲ کروڑ) برس ہوتے ہیں۔ ایک ہزار چتریگی کے زمانہ تک دُنیا حالت محسوس میں قائم رہتی ہے اور پھر اسی قدر زمانہ تک حالت غیر محسوس میں رہتی ہے۔ حالت محسوس کو سرشٹی اور غیر محسوس کو پرلے کہتے ہیں اور یہ سلسلہ ہمیشہ چلا جاتا ہے ✦

میں مصروف ہوکر جھوٹا جھگڑا مچا رکھا ہے۔ ان کی بات عقلمندوں یا دیگر آدمیوں کے ماننے لائق نہیں۔ کیونکہ جو اندھوں کے پیچھے اندھے چلیں۔ تو تکلیف کیوں نہ اُٹھائیں ؟

ویسے ہی آج کل کے کم علم۔ خود غرض نفس پرست آدمیوں کی کارروائی دُنیا کی تباہی کرنیوالی ہے۔

علت کی علت

۳۸۔ جب علّت کے بغیر معلول نہیں ہوتا۔ تو علت کی علت کیوں نہیں ؟

جواب ۔ اسے بھولے بھائیو! کچھ اپنی عقل کو کام میں کیوں نہیں لاتے ؟ دیکھو دُنیا میں دو ہی اشیا ہوتی ہیں۔ ایک علّت دوسری معلول جو علت ہے وہ معلول نہیں اور جو معلول ہے وہ علت نہیں جبتک انسان سرشٹی (کائنات) کو بخوبی نہیں سمجھتا۔ تب تک اسکو کامل علم حاصل نہیں ہوتا

त्यायाः सत्वरजस्तमसां साम्यावस्थायाः प्रकृतेरुत्पन्नानां
रमसूक्ष्माणां पृथक् पृथग्वर्तमानानां तत्त्वपरमाणूनां प्रथमः
ंयोगारम्भः संयोगविशेषादवस्थान्तरस्य स्थूलाकार प्राप्तिः
सृष्टिरुच्यते ॥

ابدی۔ ذلی ستو۔ رج پر او تم گُنوں کی ہیئت مجموعی یعنی پرکرتی سے پیدا ہوئے ہوئے جو نہایت لطیف فرد یعنی تتواد ہیہ (اجزاء عناصر) موجود ہیں۔ ان کی ابتدائی ترکیب سے شروع ہوکر خاص خاص ترکیبوں سے مختلف حالتیں بدلتے ہوئے لطیف سے کثیف بنتے بناتے عجیب و غریب چیزیں بن گئی ہیں۔ پس ترکیب پانے سے اس کو "سرشٹی" (دنیا) کہتے ہیں۔ گویا جو پہلے سنجوگ (ترکیب) میں ملنے اور ملانے والی شے ہے۔ اور جس میں سنجوگ (ترکیب) شروع اور دیوگ (تقسیم و تفریق) ختم ہوتا ہے۔ یعنی جس کے حصّے اور زیادہ نہیں ہوسکتے۔ اس کو علت اور جو ترکیب کے بعد بنتا ہے اور تفریق و تقسیم کے بعد ویسا نہیں رہتا۔ اسے معلول کہتے ہیں۔ جو شخص اِس علّت کی علّت۔ معلول کا معلول۔ فاعل کا فاعل۔ سادھن (تدبیر) کا سادہن او سادھیہ کا سادھیہ کہتا ہے وہ باوجود دیکھ سکنے کے اندھا سُن سکنے کے بہرہ اور جان سکنے کے بالکل بے علم ہے ۔

بقیہ حاشیہ :۔ مگر یہاں سوامی جی کی مراد اُس زبان سے ہے جس کو عموماً ہندی بھاشا کے نام سے پکارتے ہیں

[1] ستوگن اور تم کی تعریف کیلئے دیکھو پرکرتی کی تعریف جو اس باب کے شروع میں درج کی گئی ہے ۔

[2] سادہن تدبیر یا وسیلہ کو کہتے ہیں۔ اور جس کیلئے سادہن کیا جائے۔ اُسے سادھیہ کہتے ہیں ۔

[3] مہت تتو سے بدھی یعنی مادہ کی حالت مراد ہے۔ جب کہ اسمیں علم و حرکت کے قبول کرنیکی قابلیت ہوتی ہے

پرلے ہوتی ہے وہاں وہاں سے دنیا کی پیدائش ہوتی ہے۔ پرش اور ہرنیہ گربھ وغیرہ کے معنی پہلے باب میں لکھ آئے ہیں۔ وے سب ایشور کے نام ہیں لیکن اختلاف اس کو کہتے ہیں۔ کہ ایک کام میں ایک ہی معاملہ پر اختلاف بیان ہو۔ دیکھو چھ شاستروں میں اختلاف نہ ہونا اس طرح ثابت ہے۔

میمانسا میں لکھا ہے کہ ۳۳۔ ایسا کوئی بھی معلول دنیا میں نہیں ہوتا۔ جس کے بنانے میں چیشٹا (حرکت فعلی) نہ کی جائے۔

ویشیشک میں لکھا ہے کہ ۳۴۔ وقت لگے بغیر بن ہی نہیں سکتا۔

نیائے میں لکھا ہے کہ ۳۵۔ اُپادان کارن (علت مادی) نہ ہو۔ تو کچھ بھی نہیں بن سکتا۔

یوگ میں لکھا ہے کہ ۳۶۔ ودیا (علم) گیان (معرفت) اور وچار (غور) نہ کیا جائے تو کچھ نہیں بن سکتا۔

سانکھیہ میں لکھا ہے کہ ۳۷۔ تتوؤں (عناصر) کا میل نہ ہونے سے کچھ بھی نہیں بن سکتا۔"

ویدانت میں لکھا ہے کہ ۳۸۔ بنانے والا نہ بنائے۔ تو کوئی بھی شے پیدا نہ ہو سکے۔"

اس لئے دنیا چھ علتوں سے بنتی ہے ان کا چھ علتوں میں سے ایک ایک کی تشریح ایک ایک شاستر میں کی ہے۔ اسلئے ان میں کچھ بھی اختلاف نہیں۔ جیسے چھ آدمی ملکر ایک چھپر اٹھاویں اور اُسے دیواروں پر رکھیں۔ ویسے ہی اس معلول دنیا کی تشریح چھ شاستروں کے مصنفوں نے ملکر پوری کی ہے۔ جیسے پانچ اندھوں اور ایک ایسے شخص کو جسے دھندلا نظر آتا ہو کسی نے ہاتھی کا ایک ایک حصہ بتلا دیا۔ پھر ان میں سے ہر ایک کو پوچھا۔ کہ ہاتھی کیسا ہے ان میں سے ایک نے کہا ستون دوسرے نے کہا چھاج۔ تیسرے نے کہا موسل۔ چوتھے نے کہا جھاڑو۔ پانچویں نے کہا چبوترہ اور چھٹے نے کہا کالا کالا۔ چار ستونوں کے اوپر کچھ بھینسے کی سی شکل کا ہے۔ اسی طرح آجکل کی اناریش نئی کتابوں کے پڑھنے اور پراکرت بھاشا والوں نے رشیوں کے بنائے ہوئے گرنتھ (کتابیں) نہ پڑھ کر نئی کم عقل لوگوں کی بنائی ہوئی سنسکرت اور دیگر زبانوں کی کتابیں پڑھ کر ایک دوسرے کی مذمت

سچا نیب مترجم) ۱؎ اگر پانچوں تتووں (عناصر) کی پرلے ہو جاتی ہے تو از سر نو دنیا کی پیدائش ہوتی ہے اور اس میں ترتیب آکاش سے شروع ہوتی ہے یعنی پہلے آکاش ہوتا ہے پھر ہوا پھر آگ پھر پانی پھر زمین علی ہذا اگر پوری پرلے (مہاپرلے) نہ ہوئی ہو اور صرف جزوی پرلے ہو مثلاً ہوا تک پرلے ہوئی ہے تو ہوا سے ہی پیدائش شروع ہوگی اور اگر آگ تک پرلے ہوئی ہے تو دوبارہ پیدائش عالم میں آگ ہی سے ترتیب شروع ہوگی۔ اسی طرح اگر پانی تک پرلے ہوئی ہے تو پانی سے ہی ترتیب شروع ہوگی۔ علی ہذا القیاس۔ واضح ہو کہ آکاش کی کبھی پرلے نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ اتصال سے پیدا نہیں ہوا ۲؎ جو کتابیں رشی منی کی بنائی نہ ہوں۔ انہیں اناریش کہتے ہیں ۳؎ پراکرت بھاشا ایک خاص زبان بھی ہے۔

دیکھو اگلا صفحہ

اسنے قسم قسم کی نباتات درخت وغیرہ اور ان سے غذا۔ غذا سے نطفہ اور نطفہ سے جسم ہوتا ہے۔

آدی اور میتھنی سرشٹی

۴۰۔ لیکن ابتدائی پیدائش میتھنی نہیں ہوتی۔ کیونکہ جب ایشور نر اور مادہ کے جسم بنا کر ان میں جیو کا تعلق کر دیتا ہے۔ تب اس کے بعد میتھنی سرشٹی چلتی ہے۔

جسم انسان کی عجیب وغریب بناوٹ

۴۱۔ دیکھو کس علم و حکمت سے جسم کی بناوٹ ہے۔ کہ جسکو عالم بھی دیکھ دنگ ہو جاتے ہیں۔ اندر ہڈیوں کا جوڑنا۔ ناڑیوں کا بندھن۔ گوشت کی لپائی۔ کھال کا ڈھکنا۔ تلی۔ جگر۔ پھیپھڑہ۔ پنکھے کی کل (یعنی سانس کی آمد و رفت) جیو کا تعلق سر کو بصورت میگزین (مخزن) حواس بنانا۔ بال ناخن وغیرہ کا لگانا۔ آنکھ کی نہایت لطیف شریان (رگوں) کا مثل تار گوندھنا۔ اندریوں کے جدا جدا راستوں کا جاری ہونا۔ جیو کی جاگرت (بیداری) سوپن (خواب) سشپتی (گہری نیند) کی حالت بھوگنے کیلئے تمام مقامات کی بناوٹ۔ سب دھاتوؤں کی تقسیم۔ مختلف کلوں کا خاتمہ بنانا وغیرہ عجیب و غریب بناوٹ کو پرمیشور کے سوائے کون کر سکتا ہے۔

اس کے علاوہ طرح طرح کے جواہرات اور دھاتوں سے جڑی ہوئی زمین قسم قسم کے درخت وغیرہ کے بیجوں میں نہایت لطیف کاریگری کی بناوٹ۔ بیشمار سبز سفید پیلے کالے۔ نقش دار پتے پھول پھل۔ مول (جڑ) کی بناوٹ۔ میٹھے نمکین کڑوے۔ کسیلے۔ چرپرے۔ کھٹے وغیرہ طرح طرح کے ذائقے خوشبودار پتے۔ پھول پھل اناج۔ کند مول وغیرہ کی صنعت بیشمار کروڑوں زمینیں سورج۔ چاند وغیرہ لوک (کروں) کی بناوٹ۔ ان کو قائم رکھنا۔ اور باقاعدہ گردش وغیرہ پرمیشور کے بغیر کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ جب کوئی کسی شے کو دیکھتا ہے۔ تو اس سے دو قسم کا علم پیدا ہوتا ہے۔ ایک جیسے وہ شے ہے۔ اور دوسرا اس پر صنعت دیکھ کر بنانے والے کا علم۔ جیسے کسی شخص نے کوئی خوبصورت زیور جنگل میں پایا۔ دیکھا تو ظاہر ہوا۔ کہ یہ سونے کا ہے۔ اور کسی عقلمند کاریگر نے بنایا ہے۔ ایسی

---

۱۰ ان سترہ چیزوں کے متفرق مجموعوں سے روح کے مختلف جسمانی مطابق اجسام لطیف بنتے ہیں جیسے ارواح کثیف جسموں میں کام کرتی ہیں یہ بعد موت بھی روح کے ساتھ رہتے ہیں ۱۱ پانچ تن ماترا سے سوکشم بھوت یعنی عناصر لطیف مراد ہیں ۱۲ نر و مادہ کے ذریعہ پیدا ہونیوالی مخلوقات کو بھی میتھنی سرشٹی کہتے ہیں

۱۳ جسم میں سات دھاتوئیں گنی ہیں۔ رس (ریوس)، رکت (خون)، ماس (گوشت)، میدا (چربی)، استھی (ہڈی)، مجا (مغز)، (استخوان)، شکر (منی) بعض وقات کیش (بال) توچا (کھال) اور سنایو (رگوں) کو ملا کر دس دھاتوئیں شمار کرتے ہیں۔ دات (بادی) کف (بلغم) پت (صفرا) کو بھی دھاتو کہتے ہیں

کیا آنکھ کی آنکھ چراغ کا چراغ اور سورج کا سورج کبھی ہو سکتا ہے؟ جس سے پیدا
ہوتا ہے۔ وہ علت اور جو پیدا ہوتا ہے وہ معلول اور جو علت کو معلول کی صورت بنانے والا
ہے۔ وہ فاعل کہلاتا ہے۔ नासतो विद्यते भावो नाभावो विद्यते सतः
उभयोरपि दृष्टोन्तस्त्वनयोस्तत्वदर्शिभिः ॥
भगवद्गीता (अ० २ । १६)

بھگوت گیتا ۲۔ ۱۶ ۱

کبھی نیستی کی ہستی نہیں ہوتی۔ ان دونوں کی تحقیق تتو درشٹی (علم عناصر کے جاننے والے سائنس
ت یا بایکسائین) لوگوں نے کی ہے۔ مگر ضدی نہ سمجھنے والے صاف دل نہ رکھنے والے اور بے علم لوگ
س بات کو آسانی سے کیسے جان سکتے ہیں۔ کیونکہ جو انسان عالم ہو کر اور نیک صحبت میں
بکر پورا پورا غور و فکر نہیں کرتا۔ وہ ہمیشہ وہم کے جال میں پڑا رہتا ہے +

مبارک ہیں وہ لوگ! جو سب علوم کے اصولوں کو جاننے کیلئے کوشش کرتے ہیں۔
خود جان کر دوسروں کو بلا مکر و فریب اس علم کو بخشتے ہیں۔ اسلئے جو کوئی علت کے بغیر
دنیا کی پیدائش مانتا ہے۔ وہ کچھ بھی نہیں جانتا +

پیدائش عالم کی ترتیب

۲۹۔ جب دنیا کی پیدائش کا وقت آتا ہے۔ تب پرمیشور ان نہایت
لطیف وجودوں کو اکٹھا کرتا ہے۔ اس (پیدائش) کی پہلی (تبدیل شدہ) حالت میں جو نہایت
لطیف (علت) پرکرتی سے کچھ کثیف ہوتی ہے۔ اسکا نام مہتتو اور جو اس سے کچھ کثیف ہوتی ہے اسکا
نام اہنکار۔ اور اہنکار سے علیحدہ علیحدہ پانچ سوکشم بھوت کان کھال آنکھ زبان ناک یہ پانچ گیان اندریاں
(حواس احساس باطنی)۔ زبان۔ ہاتھ پاؤں عضو تناسل اور مقعد یہ پانچ کرم اندریاں۔ اور
گیارھویں من (دل) بھی کچھ کثیف پیدا ہوتا ہے اور ان پانچ تن ماتراؤں سے کئی کثیف حالتوں میں گزرتے
ہوئے سلسلہ وار پانچ عناصر کثیف جنکو ہم لوگ پرتیکش (ظاہر) دیکھتے ہیں۔ پیدا ہوئے ہیں۔

۱ اہنکار سے انانیت یعنی لطیف مادہ کی وہ حالت جبکہ ذرات میں جداگانہ قسم کی کشش شروع ہوتی ہے۔
۲ سوکشم سے عناصر لطیف مراد ہیں۔ ۳ کرم اندریوں سے وہ لطیف حواس مراد ہیں جن سے افعال ظاہری
سرزد ہوتے ہیں ۴ ان سترہ چیزوں کے متفرق مجموعوں سے ارواح کے مختلف اعمال کے مطابق
اجسام لطیف بنتے ہیں۔ جیسے ارواح کثیف جسموں میں کام کرتی ہیں۔ یہ بعد موت بھی ارواح کے ساتھ
رہتے ہیں ۵ پنچ تن ماترا سے سوکشم بھوت یعنی عناصر لطیف مراد ہیں +

دائمی خاصہ ہے۔ اس قسم کی باتوں کو سلسلہ کی صورت میں جاننا چاہئے۔ جیسے پرمیشور کی صفات اور عادتیں انادی ہیں۔ ویسے ہی اس کے دنیا کی پیدائش قیام اور پرلے کرنا بھی انادی ہیں۔ جیسے کبھی پرمیشور کے اوصاف افعال عادات کا شروع اور خاتمہ نہیں اسی طرح اس کے کاموں کا بھی شروع اور خاتمہ نہیں۔

جیو کے مختلف قالب کیوں ہیں | **۴۴ سوال**۔ پرمیشور نے بعض جیووں کو انسان کا جسم اور بعض جیووں کو شیر وغیرہ جانوروں کا جسم اور بعض کو ہرن گائے وغیرہ حیوانوں کا اور بعض کو درخت وغیرہ اور کیڑے مکوڑے پتنگ وغیرہ کے جنم دئے ہیں اس واسطے پرمیشور طرفداری کرتا ہے۔

جواب۔ طرفداری نہیں آتی کیونکہ وہ ان جیووں کے پچھلے جنم میں کئے ہوئے کرموں کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔ اگر کرموں کے بغیر جنم دیتا۔ تب البتہ طرفداری عائد ہوتی۔

ابتدائی پیدائش | **۴۵ سوال**۔ انسانوں کی ابتدائی پیدائش کس مقام پر ہوئی؟

جواب۔ تری وشٹپ جس کو تبت کہتے ہیں۔

سوال۔ شروع میں ایک ذات تھی یا بہت۔

جواب۔ انسان کی ایک ذات تھی۔ بعد ازاں رگوید کا قول ہے

शरीفوں کا نام آریہ عالم۔ دیو اور بدوں کا نام دسیو یا مورکھ ہوجانے سے آریہ اور دسیو دو نام ہوگئے

उत शूद्रे उतार्ये ॥ اتھروید ۱۹ ۶۱،

آریوں میں مذکورہ بالا طور سے برہمن کھشتری ویش اور شودر چار قسم ہوگئیں۔ دوج عالموں کا نام آریہ اور جاہلوں کا نام شودر اور اناریہ یعنی اناڑی ہوا۔

آریہ ورت میں کیسے آئے | **۴۶ سوال**۔ پھر وہ یہاں کیسے آئے؟

جواب۔ آریہ اور دسیوں میں یعنی عالموں (دیو) اور جاہلوں (اسر) کے درمیان لڑائی جھگڑا ہوتا رہا۔ جب بہت فساد ہونے لگا تب آریہ لوگ تمام کرۂ زمین میں اس قطعۂ زمین کو سب سے عمدہ جان کر یہاں آبسے۔ اسی وجہ سے اس ملک کا نام "آریہ ورت" ہوا۔

آریہ ورت کی حدود | **۴۷ سوال**۔ آریہ ورت کی حد کہاں تک ہے؟

رح دُنیا میں یہ طرح طرح کی عجیب غریب بناوٹ بنانے والے پرمیشور کو ثابت کرتی ہے +

ین کی پیدائش پہلے / رانسان کی بعد میں ہوئی

۴۲۔ سوال۔ انسان کی پیدائش پہلے ہوئی یا زمین وغیرہ کی ؟

جواب۔ زمین وغیرہ کی کیونکہ زمین وغیرہ کے بغیر انسان کا قیام ور پرورش نہیں ہوسکتی +

سوال۔ آغاز دُنیا میں ایک یا کئی انسان پیدا کئے تھے یا کیا ؟

واب۔ کئی۔ کیونکہ جن جیوؤں کے کرم ایشوری سرشٹی میں پیدا ہونیکے تھے انکی پیدائش شروع دنیا میں پرمیشور نے کی मनुष्या ऋषयश्चये ततो मनुष्या अजायन्त । یہ یجروید اور اسکے برہمن میں لکھا ہے اس شہادت سے بھی یقین ہوتا ہے کہ ابتدا میں انیک یعنی سینکڑوں ہزاروں انسان پیدا ہوئے اور دُنیا میں دیکھنے سے بھی یقین ہوتا ہے۔ کہ انسان کئی ماں باپ کی اولاد ہیں۔

سوال۔ ابتدا دُنیا میں انسان وغیرہ کی پیدائش بچپن جوانی یا بڑھاپے کی عمر میں ہوئی تھی۔ یا تینوں میں ؟

جواب۔ جوانی کی عمر میں۔ کیونکہ اگر بچے پیدا کرتا۔ تو اُن کی پرورش کیلئے دوسرے انسان درکار ہوتے۔ اگر بوڑھے بناتا تو میتھنی سرشٹی نہ ہوتی۔ اس لئے جوانی کی عمر میں پیدائش کی +

سلسلہ پیدائش کی ہمیشگی

۴۳۔ سوال۔ کبھی دُنیا کا آغاز ہوا ہے یا نہیں ؟

جواب۔ نہیں۔ جیسے دن کے پہلے رات اور رات کے پہلے دن نیز دن کے پیچھے رات ور رات کے پیچھے دن برابر چلا آتا ہے۔ اسی طرح پیدائش سے پہلے پرلے اور پرلے سے پہلے پیدائش نیز پیدائش کے پیچھے پرلے اور پرلے کے بعد پیدائش ازلی زمانہ سے یہی دستور چلا آتا ہے۔ اس کا شروع یا انتہا نہیں۔ البتہ جیسے دن اور رات کا شروع اور خاتمہ دیکھنے میں آتا ہے۔ اسی طرح پیدائش اور پرلے کا شروع اور خاتمہ ہوتا ہے۔ کیونکہ جیسے پرمیشور جیو اور دُنیا کی مادی علت تینوں ذات سے ازلی ہیں۔ ویسے ہی دُنیا کی پیدائش قیام اور پرلے (فنا) پرواہ یعنی سلسلہ کے لحاظ سے ازلی ہیں۔ جیسے کبھی دریا کا بہاؤ نظر آتا ہے۔ کبھی سوکھ جاتا ہے۔ کبھی نظر نہیں آتا۔ پھر برسات میں نظر آتا ہے۔ اور موسم

نوٹ ۱۔ ابتدائی مخلوق جو ماں باپ کے بغیر پیدا ہوتی ہے۔ ایشوری سرشٹی کہلاتی ہے (مترجم)

نوٹ۔ ویدوں میں मनुष्या کے بجائے साध्या ہے۔ مگر معنی ایک ہی ہیں +

آئیں اور دیوتوں کا آریہ اور خود دیو ہوا۔ یہ بعض اوقات ہی ہوا

جب ویدایسا کہتا ہے۔ تو دوسرے غیر ملک کے رہنے والوں کی من گھڑت باتوں کو عقلمند لوگ کبھی نہیں مان سکتے۔ دیواسر سنگرام میں آریہ ورت کے باشندے ارجن دسرتھ وغیرہ آریاں راجہ ملیچھ اسروں کے جنگ میں جو کہ ہمالہ میں ہوا تھا۔ دیوتی آریوں کی حفاظت اور اسروں کو مغلوب کرنے میں مددگار ہوتے تھے۔ آریہ ورت سے باہر چاروں طرف جو ہمالہ کے مشرق اور جنوب مشرق جنوب۔ جنوب مغرب مغرب شمال مغرب۔ شمال و شمال مشرق کے ملک میں تو انسان رہتے ہیں۔ انہی کا نام اسر ثابت ہوتا ہے کیونکہ جب (اسر) ہمالیہ کے علاقہ میں رہنے والے آریوں پر چڑھائی کرتے تھے۔ تب تب یہاں کے راجا مہاراجہ لوگ انہی شمال وغیرہ ملکوں میں آریوں کے مددگار ہونے تھے۔ اور جو شری رامچندر جی کے ساتھ دکن میں جنگ ہوا ہے۔ اس کا نام دیو اسر سنگرام نہیں ہے۔ بلکہ اس کو رام راون یا آریہ اور راکششوں کا سنگرام کہتے ہیں کسی سنسکرت کی کتاب یا تاریخ میں نہیں لکھا کہ آریہ لوگ ایران سے آئے اور یہاں کے جنگلیوں سے لڑکر ان کو فتح کر کے نکال دیا ہو۔ اور اس ملک کے راجا ہوئے ہوں۔ پھر غیر ملک کے باشندوں کی تحریر قابل تسلیم کیسے ہو سکتی ہے؟ اور

म्लेच्छवाचश्चार्यवाचः सर्वे ते दस्यवः स्मृताः (منو ١٠-٤٥)

म्लेच्छदेशस्त्वतः परः ॥ (मनु० २ । २३) (منو ٢-٢٣)

آریہ ورت ملک کے علاوہ جو ملک ہیں۔ وسیو دیش" اور ملیچھ دیس کہلاتے ہیں۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ آریہ ورت کے علاوہ مشرقی۔ شمال مشرقی۔ شمالی۔ شمال مغربی اور مغربی ملکوں میں رہنے والوں کا نام دسیو اور ملیچھ نیز اسر ہے۔ اور جنوب مغربی۔ جنوبی اور جنوب مشرقی اطراف میں آریہ ورت ملک سے باہر رہنے والے لوگوں کا نام راکششس ہے۔ اب بھی دیکھ لو حبشی لوگوں کی شکل ایسی خوفناک نظر آتی ہے جیسی کہ راکششوں کی بیان کی گئی ہے اور آریہ ورت کی سیدھ میں نیچے رہنے والوں کا نام ناگ اور اس ملک کا نام پاتال ہو گئی وجہ یہ ہے کہ وہ ملک آریہ ورتی لوگوں کے پاؤں کے تلے ہے۔ اور ان کے ناگ ونشی یعنی ناگ نام والے خاندان کے راجا ہوتے تھے۔ اسی خاندان کی الوپی شہزادی سے ارجن کی شادی ہوئی تھی۔ یعنی اکشواکو سے لے کر کورو پانڈو تک تمام کرۂ زمین پر

आसमुद्रात्तु वै पूर्वादासमुद्रात्तु पश्चिमात्।
तयोरेवान्तरं गिर्योरार्य्यावर्त्तं विदुर्बुधाः ॥ १ ॥
सरस्वतीदृषद्वत्योर्देवनद्योर्यदन्तरम्।
तं देवनिर्मितं देशमार्य्यावर्त्तं प्रचक्षते ॥ २ ॥ मनु० (२।२२।

شمال میں ہمالہ۔ جنوب میں بندھیاچل مشرق اور مغرب میں سمندر یا مغرب میں سرسوتی
ندی دریا سے اٹک۔ مشرق میں درشدوتی جو نیپال کے مشرقی حصہ کے پہاڑ سے نکل کر بنگال
و آسام کے مشرق اور برہما کے مغرب کی طرف ہو کر جنوب کے سمندر میں ملی ہے جس کو برہم
پترا کہتے ہیں۔ اور جو شمال کے پہاڑوں سے نکل کر جنوب کے سمندر میں کھاڑی میں آکر ملی
ہے۔ ہمالہ کے درمیانی خطے سے جنوب اور پہاڑوں کے درمیان اور رامیشور تک بندھیاچل
کے اندر اندر جتنے ملک ہیں۔ ان سب کو آریہ ورت اسلئے کہتے ہیں۔ کہ یہ آریہ ورت دیو یعنی عالموں نے
بسایا ہے۔ اور آریہ لوگوں کے بود و باش کرنے سے آریہ ورت کہلاتا ہے (منو ۲-۲۲-۱۷)

آریہ ورت کی قدامت | ۴۸۔ سوال۔ پہلے اس ملک کا نام کیا تھا۔ اور اس میں کون بستے تھے۔
جواب۔ اس سے پہلے اس ملک کا نام کچھ بھی نہ تھا۔ اور نہ کوئی آریوں سے پہلے اس ملک
میں بستا تھا۔ کیونکہ آریہ لوگ ابتدائے عالم میں کچھ عرصہ کے بعد تبت سے سیدھے
اول ہی (اول) اس ملک میں آکر بسے تھے۔

آریہ ایران سے نہیں آئے | ۴۹۔ سوال۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ لوگ ایران سے آئے
[illegible]ن کی وجہ سے ان لوگوں کا نام آریہ ہوا۔ ان سے پہلے یہاں جنگلی لوگ بستے تھے جن
کو اسر اور راکشس کہتے تھے۔ اور آریہ لوگ اپنے تئیں دیوتا بتاتے تھے۔ اور جب
ان کی لڑائی ہوئی۔ تو اس کا نام "دیوا سر سنگرام" کتھاؤں میں ٹھہرایا۔
جواب یہ بات بالکل جھوٹی ہے۔ کیونکہ

विजानीह्यार्यान्ये च दस्यवो बर्हिष्मते रन्धया शासदव्रतान्। (رگ ۱-۵۱-۸)
उत शूद्रे उतार्ये। अथर्व० कां० १९। व० ६२) (اتھروید ۱۹-۶۲)

یہ لکھ چکے ہیں۔ کہ آریہ نام دھرم پر چلنے والے عالم۔ راستباز۔ آدمیوں کا اور ان سے
خلاف لوگوں کا دسیو یعنی ڈاکو بدکار کا ہے۔ دھرم پر نہ چلنے والا اور جاہل نام ہے نیز برہمن چھتری

سوال۔ کتنے ہی لوگ کہتے ہیں کہ سورج گھومتا ہے اور زمین نہیں گھومتی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ زمین گھومتی ہے سورج نہیں گھومتا۔ اس میں سچ کونسی بات کو مانا جائے۔

جواب۔ دونوں آدھے جھوٹے ہیں۔ کیونکہ وید میں لکھا ہے کہ

आयं गौः पृश्निरक्रमीदसदन्मातरं पुरः। पितरं च प्रयन्त्स्वः॥

यजु० अ० ३। मं० ६॥ یجو ۳-۶

یعنی کرہ زمین پانی کے سمیت سورج کے چاروں طرف گھومتی ہے اس لئے زمین گردش کرتی رہتی ہے

आकृष्णेन रजसा वर्त्तमानो निवेशयन्नमृतं मर्त्यं च।

हिरण्ययेन सविता रथेना देवो याति भुवनानि पश्यन्॥

यजु० अ० ३३। मं० ४३॥

جو سوتا یعنی (سورج) بارش وغیرہ کا کرنیوالا چمکتا ہی روشنی کا منبع ہوتا سب جاندار و بیجان میں امرت روپ بارش یا کرنوں کے ذریعہ سے امرت کو داخل کرتا اور سب مجسم اشیا کو دکھلاتا ہوا سب لوکوں (کرّوں) کو کشش کرتا ہوا اپنے محور کے گرد گھومتا رہتا ہے۔ لیکن کسی لوک (کرّہ) کے چاروں طرف نہیں گھومتا۔ ویسے ہی ایک ایک برہمانڈ (نظام شمسی) میں ایک سورج روشنی کرنیوالا اور دوسرے سب لوک لوکانتر (کرّے) روشن ہونیوالے ہیں۔ (یجو ۳۳-۴۳) جیسے

दिवि सोमो अधि श्रितः॥ अथर्व० कां० १४। اتھروید ۱۴-۱-۱

جیسے یہ چاند سورج سے روشن ہوتا ہے ویسے ہی زمین وغیرہ لوک (کرّے) بھی سورج کی چمک سے روشن ہوتے ہیں لیکن رات اور دن ہمیشہ بنے رہتے ہیں کیونکہ زمین وغیرہ لوکوں (کرّوں) کے گھومنے میں جتنا حصہ سورج کے سامنے آتا ہے اتنے میں دن اور جتنا پیچھے کی طرف یعنی آڑ میں ہوتا جاتا ہے اتنے میں رات یعنی نکلنے کا وقت چھپنے کا وقت شام دوپہر آدھی رات وغیرہ جتنے وقت کے حصے ہیں وہ سب ملکوں میں ہمیشہ بنے رہتے ہیں یعنی جب آریہ ورت میں سورج نکلتا ہے اس وقت پاتال یعنی امریکہ میں چھپ جاتا ہے اور جب آریہ ورت میں چھپتا ہے تب پاتال کے ملک میں نکلتا ہے جب آریہ ورت میں نصف دن یا نصف رات ہے اسی وقت پاتال کے ملک میں نصف رات اور نصف دن رہتا ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ سورج گھومتا ہے اور زمین نہیں گھومتی۔ وہ سب غلطی پر ہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا۔ تو کئی ہزار برس کے دن اور رات ہوتے سورج کا نام بدھن ہے یعنی وہ زمین سے لاکھوں گنا بڑا اور کروڑوں کوس دور ہے جیسے رائی کے مقابلہ میں پہاڑ گھومے تو بہت

زمین کو دھارن کیا ہے لیکن سورج وغیرہ کا دھارن کرنیوالا پرمیشور کے بغیر دوسرا کوئی نہیں ہے۔

سب لوگ لوکانتر پرمیشور کے سامنے

۵۲ سوال اتنے بڑے کُرّوں کو پرمیشور کیسے دھارن کرسکتا ہوگا

جواب جیسے غیر محدود آکاش کے آگے بڑے بڑے بھوگول[۱] (کُرّے) کچھ بھی نہیں یعنی سمندر کے مقابلہ میں پانی کے چھوٹے قطرہ کے برابر بھی نہیں ہیں۔ ویسے ہی لامحدود پرمیشور کے سامنے بیشمار لوک ایک پرمانو کے برابر بھی نہیں کہہ سکتے۔ وہ باہر اندر ہر جگہ موجود ہے یعنی (یہ یجروید کا قول ہے) وہ پرمیشور سب پرجاؤں (مخلوقات) میں ویاپک موجود یا حاضر ہو کر سب کو دھارن کر رہا ہے۔ اگر وہ عیسائی، مسلمان، پرانیوں کے قول کے مطابق ہوتو وہ کُل نہ ہوتا۔ تو اس تمام دنیا کو دھارن کبھی نہ کرسکتا کیونکہ پراپتی (حصول) کے بغیر کسی کو کوئی دھارن نہیں کرسکتا۔ اگر کوئی کہے۔ کہ یہ سب لوگ (کُرّے) باہم کشش سے قائم ہونگے پھر پرمیشور کے دھارن کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ تو ان کو یہ جواب دینا چاہیئے۔ کہ سب دُنیا لامحدود ہے۔ یا محدود؟ اگر لامحدود کہیں۔ تو جسم والی شئے لامحدود کبھی نہیں ہو سکتی۔ اگر محدود کہیں۔ تو ان کے پرلے حصے کی طرف یعنی جس کے پرے کوئی بھی دوسرا لوک نہیں ہے۔ وہاں کس کی کشش قائم ہوگی۔ جیسے سمشٹی مجموعہ کل۔ ویشٹی (حصہ یا جزو)۔ جیسے سب تمام مجموعہ کا نام بن (جنگل) رکھتے ہیں۔ تو وہ سمشٹی کہلاتی ہے۔ ایک ایک درخت وغیرہ کی علیحدہ علیحدہ گنتی کریں۔ تو اس کو ویشٹی کہتے ہیں۔ اسی طرح سب زمینوں کو ایک مجموعہ خیال کر کے دنیا کہیں تو سب دنیا کا دھارن اور کرتن (کشش) کا کرنیوالا پرمیشور کے سوائے دوسرا کوئی بھی نہیں ہے اسلئے جو سب دُنیا کو بناتا ہے وہی

धार ... दाधार ... یہ یجروید ۱۳-۴ کا قول ہے۔ جو پرمیشور پرتھوی وغیرہ غیر روشن کرّوں اور پدارتھوں (اشیا) اور سورج وغیرہ روشن لوکوں (کرّوں) اور اشیا کو بنا اور قائم رکھتا ہے اور جو سب میں محیط ہو رہا ہے۔ وہی تمام دنیا کے بنانے اور دھارن کرنے والا ہے۔

زمین وغیرہ کی گردش

۵۳ سوال پرتھوی وغیرہ لوک گھومتے ہیں یا ساکن؟

جواب گھومتے ہیں۔

بقیہ حاشیہ نہ ساتھ بیاہی گئیں۔ ان میں سے گرو رکے پیٹ سے ماں باپ پیدا ہوئے سے عقل انتہائی بے ترجمہ)

[۱] یعنی ماں باپ سے پیدا نہیں ہوا تھا۔ مگر شروع میں ماں باپ کے بغیر پیدا ہوا تھا جہاں کہیں ایسی یا بھوگول تمام کرۂ جات کے واسطے کے علاوہ استعمال ہوا ہے۔ جیسا صفحہ ۲۶۲ کی نویں سطر پر ثابت ہے

وغیرہ کی آبادی نہ ہونے سے ایشور کا کام بھی پھل (یا نتیجہ) ہو سکتا ہے؟ اس لئے سب جگہ انسان وغیرہ کی آبادی ہے۔

مختلف کرّوں میں اختلاف صورت

۵۵ سوال۔ جیسے اس ملک میں انسان وغیرہ مخلوقات کی صورت اور اعضا ہیں ویسے ہی دیگر لوکوں (کرّوں) میں ہونگے یا اس کے برعکس؟

جواب۔ کچھ کچھ صورت میں اختلاف ہونا ممکن ہے جسطرح اس کرۂ زمین پر ہی حبشی اور آریہ ورت اور یورپ والوں کے اعضا رنگ روپ اور شکل میں تھوڑا تھوڑا فرق ہوتا ہے اسی طرح دیگر کرّوں میں بھی فرق ہوتا ہے لیکن جس نوع کی جیسی خلقت اس دنیا میں ہے اسی طرح کی خلقت دیگر لوکوں (کرّوں) میں بھی ہے جس جسم کے حصے آنکھ وغیرہ جو جو اعضا ہیں دیگر کرّوں میں بھی اسی نوع کے اعضا اسی طرح اور اسی مقام میں ہوتے ہیں۔ کیونکہ

सूर्याचन्द्रमसौ धाता यथा पूर्वमकल्पयत् ।

दिवं च पृथिवीं चान्तरिक्षमथो स्वः ॥

دھاتا (پرمیشور) نے جس قسم کے سورج چاند روشنی زمین آسمان اور ان کے اندر راحت کے سامان پہلے کلپ میں بنائے تھے۔ ویسے ہی اس کلپ یعنی سرشٹی میں بھی بنائے ہیں۔ نیز سب لوک لوکانتر بھی بنائے ہیں۔ فرق ذرا بھی نہیں ہوتا۔

مختلف کرّوں میں وید یکساں

۵۶ سوال۔ جن ویدوں کا اس لوک میں ظہور ہے۔ انہی کا ان لوکوں میں بھی ظہور ہے یا نہیں؟ **جواب:** انہی کا ہے جس طرح ایک راجا کے انتظام سلطنت کے قانون سب ملکوں میں یکساں ہوتے ہیں اسی طرح اس شہنشاہ عالم پرمیشور کی وید مقدس قانون ہر ایک سرشٹی (دُنیا) روئی تمام راج میں یکساں ہیں۔

جیو اور پرکرتی کا پرمیشور کے تابع رہنا

۵۷ سوال۔ جب یہ جیو اور پرکرتی کے تتّو ازلی اور پرمیشور کے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔ تو پرمیشور کا اختیار بھی ان پر نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ سب آزاد ہیں۔ **جواب** جیسے راجا اور رعیت ایک ہی وقت میں ہوتے ہیں اور راجا کے زیر تحت رعیت ہوتی ہے ویسے ہی پرمیشور کے ماتحت جیو اور مادی اشیا ہیں۔ جب پرمیشور سب مخلوق کا بنانیوالا اور جیووں کے کرموں کا پھل دینے والا سب کی ٹھیک ٹھیک حفاظت کرنے والا اور بے حد طاقت والا ہے تو محدود طاقت والا جیو اور مادی اشیا اس کے ماتحت کیوں نہ ہوں؟

مترجم ٭ سب کو قائم رکھنے والا

برکتی اور پانی کے گھومنے میں بہت وقت نہیں لگتا۔ ویسے ہی زمین کے گھومنے سے ٹھیک ٹھیک دن رات ہوتا ہے سورج کے گھومنے سے نہیں اور جو سورج کو ساکن بتاتے ہیں وہ بھی جیوتش (علم سیارات) کے جاننے والے نہیں کیونکہ اگر سورج نہ گھومتا ہوتا تو ایک راشی ستھان (برج) سے دوسرے راشی یعنی برج کو پراپت[1] نہ ہوتا اور بھاری وزن دار جسم گھومے بغیر آکاش میں مقرر جگہ کبھی نہیں رہ سکتا اور جو جینی کہتے ہیں کہ زمین گھومتی نہیں بلکہ نیچے چلی جاتی ہے اور دو سورج اور دو چاند صرف جمبو دیپ میں بتلاتے ہیں۔ وے تو گہری بھنگ کے نشے میں مست ہیں۔ جو نیچے نیچے چلی جاتی۔ تو چاروں طرف ہوا کے چکر نہ بننے سے زمین ریزہ ریزہ ہو جاتی اور اوپر کی جگہ رہنے والوں کو ہوا مس نہ ہوتی نیچے والوں کو زیادہ مس کرتی۔ اور ایک سی ہوا کی حرکت ہوتی۔ دو سورج چاند ہوتے۔ تو رات اور کرشن پکش[2] ہونے کا قاعدہ ٹوٹ پھوٹ جاتا۔ اس لئے اس زمین کے پاس ایک چاند اور کئی زمینوں کے درمیان ایک سورج رہتا ہے

سورج چاند وغیرہ میں آبادی

۴۵ سوال۔ سورج۔ چاند اور تارے کیا شے ہیں اور ان میں انسان وغیرہ کی آبادی ہے یا نہیں؟ **جواب۔** یہ سب کرہ ہیں۔ اور ان میں انسان وغیرہ کی آبادی بھی رہتی ہے۔

एतेषु हीदꣳ सर्वं वसु हितमेते हीदꣳ सर्वं वासयन्ते तद्यदिदꣳ सर्वं वासयन्ते तस्माद्वसव इति ॥ शत० कां० १४ ।

شت پتھ ۱۴۔ ۶۔ یہ زمین پانی آگ ہوا آکاش چاند تارہ اور سورج کو اس لئے وسو کہتے ہیں۔ کہ انہیں میں تمام اشیاء اور مخلوقات بستی ہیں۔ اور یہی سب کا مسکن ہیں۔ اور چونکہ یہ جائے سکونت ہیں۔ اس لئے ان کا نام وسو ہے۔ جب سورج چاند تارے بھی زمین کی مثال ہیں پھر ان میں اسی طرح آبادی ہونے میں کیا شک ہے؟ اور جس طرح پرمیشور کا یہ چھوٹا سا لوک (دنیا) انسان وغیرہ کی آبادی سے بھرا ہوا ہے۔ تو کیا باقی سب لوک (کرے) خالی ہونگے؟ پرمیشور کا کوئی بھی کام بے مطلب نہیں ہوتا کیا اتنے بے شمار لوکوں (کروں) میں انسان

---

[1] چونکہ راشی ستاروں کے ان مجموعوں کا نام ہے جو سورج کے گرد آکاش میں چاروں طرف موجود ہیں اس لئے سورج کی اپنی محوری گردش اور زمین کی سورج کے گرد گردش کی وجہ سے سورج کا گذر ان میں معلوم ہوتا ہے۔ [2] کرشن پکش مہینے کے پندرہ اندھیرے دنوں کو کہتے ہیں۔

विद्यां चाऽविद्यां च यस्तद्वेदोभयं सह ।
अविद्यया मृत्युं तीर्त्वा विद्ययाऽमृतमश्नुते ॥

ودیا اور اودیا کی ماہیت ۱۔ جو انسان ودیا اور اودیا کی ماہیت کو ساتھ ہی ساتھ جانتا ہے وہ اودیا (غیر ودیا یا سوائے علم) یعنی کرم اور اپاسنا کے ذریعے موت کو تیر جاتا ہے۔ اور ودیا یعنی حقیقی علم کے ذریعے موکش کو حاصل کرتا ہے ؛

اودیا کی تعریف ۲

अनित्याशुचिदुःखानात्मसु नित्यशुचिसुखात्मख्यातिरविद्या ॥ पात० द० साधनपादे सू० ५

(یوگ سادھن پاد سوتر ۵)

انت (غیر دائمی) اشوچی (ناپاک) دکھ۔ اناتما (غیر ذی نفس) کو نت (دائمی) اشوچی (پاک) سکھ۔ آتما (ذی نفس) سمجھنا۔ (اودیا ہے) ؛ مترجم

تشریح۔ یہ یوگ سوتر کا قول ہے۔ دنیا کو فانی اور جسم وغیرہ کو غیر فانی سمجھنا یعنی جو دنیا بصورت معلول دیکھی سنی جاتی ہے ہمیشہ رہے گی۔ ہمیشہ سے ہے اور یوگ کے زور سے دیوتاؤں کا یہی جسم ہمیشہ بنا رہتا ہے۔ ایسی الٹی عقل کا ہونا اودیا کا پہلا جزو ہے۔ ناپاکی یعنی غلاظت بھری عورات وغیرہ اور جھوٹ بولنا۔ چوری وغیرہ ناپاک کو پاک سمجھنا دوسرا جزو۔ دنیا کی لذتوں کی کثرت کو (جو دکھ ہے) سکھ سمجھنا وغیرہ تیسرا۔ اور بیجان کو جاندار سمجھنا اودیا کا چوتھا جزو ہے۔ یہ چار قسم کا الٹا علم اودیا کہلاتا ہے ؛

ودیا کی تشریح ۳۔ اس کے برخلاف یعنی فانی کو فانی اور غیر فانی کو غیر فانی ناپاک کو ناپاک

۱؎ ودیا یعنی علم۔ اودیا بمعنی لاعلمی۔ کرم علمی علم برعکس۔ بندھ بمعنی بندش۔ تیسرا موکش بمعنی نجات۔ رستگاری

۲؎ کرم اور اپاسنا کو ودیا باعتبار اس امر کے اودیا کہا گیا ہے۔ کہ عین علم نہیں۔ بلکہ علم سے علیحدہ خاص حرکات۔ جو علم حقیقی کے وسائل میں سے ہیں

ں۔ نے جیو کرم (فعل) کرنے میں خود مختار مگر کرموں کا پھل بھوگنے میں پرمیشور کے
ا قانون کے تابع ہیں اسی طرح قادر مطلق (پرمیشور) دنیا کی پیدائش سنگھار (پرلے)
پرورش کرنے والا اور تمام کائنات کا بنانے والا ہے ؛

اس سے آگے ودیا اودیا۔ بندھ موکش کے مضمون پر لکھا جائیگا ؛

پتر شریمد سوامی دیانند سرسوتی جی کی بنائی ہوئی ستیارتھ پرکاش کا شستہ
بان سے آراستہ آٹھواں باب ختم ہوا ؛

۱۱ ۔ ناپاک کو پاک دکھ کو سکھ اور شریر کو آتما اور جڑ کو چیتن سمجھنا اودیا ہے۔ (یعنی جس طرح کوئی شے ہے اسی طرح اس کو سمجھنا ودیا ہے اور اس کے برعکس سمجھنا اودیا)

ودیا اور اودیا کے معنی — ۴۔ یعنی جس سے شے کی اصلی ماہیت سمجھی جائے اس کو ودیا اور جس سے اصلی ماہیت نہ جان پڑے۔ دھوکے سے ایک چیز کو دوسری سمجھا جائے اسکو اودیا کہتے ہیں۔

کرم اور اپاسنا کیوں ودیا ہیں — ۵ کرم اور اپاسنا اس لئے اودیا ہیں کہ یہ محض بیرونی اور اندرونی افعال کا نام ہیں علم محض نہیں۔ اسی وجہ سے منتر میں کہا ہے کہ پاکیزہ افعال اور پرمیشور کی اپاسنا کے بغیر موت کے دکھ سے کوئی پار نہیں ہوتا۔

مطلب یہ ہے کہ پاک کرم اپاسنا حضوری اور پاک علم ہی سے مکتی انجات اور دروغ گوئی وغیرہ ناپاک اعمال پتھر کی تصویر وغیرہ کی اپاسنا اور جھوٹے علم سے بندھن ہو جاتا ہے۔ کوئی انسان ایک لمحہ بھر بھی اعمال اپاسنا اور علم سے خالی نہیں رہتا اس لئے راستگوئی وغیرہ دھرم کے کام کرنا اور دروغگوئی وغیرہ ادھرم کے کاموں کو چھوڑ دینا ہی مکتی کا ذریعہ ہے۔

مکتی اور بندھن عارضی ہیں — ۶ مکتی کس کو حاصل نہیں ہوتی؟ **جواب** جو بندھن میں ہے

سوال بندھن میں کون ہے؟ **جواب** جو جیو ادھرم اور اگیان میں پھنسا ہوا ہے۔ **سوال** بندھن اور مکتی طبعی ہوتا ہے۔ یا عارضی؟

جواب عارضی کیونکہ اگر طبعی ہوتے تو بندھن اور مکتی کبھی دور نہ ہوتے۔

سوال

न निरोधो न चोत्पत्तिर्न बद्धो न च साधकः ।

न मुमुक्षुर्न वै मुक्त इत्येषा परमार्थता ॥

गौڑپادکا ۔ کا

मुञ्चन्ति पृथग्भवन्ति जना यस्यां सा मुक्तिः

مانڈوکیہ اپنشد کی شرح میں یہ شلوک آیا ہے جیو کے برہم ہونے کی وجہ سے دراصل جیو کا نہ وجود نہیں، یعنی وہ کبھی پردہ میں نہیں آتا اور نہ جنم لیتا ہے نہ بندھن ہے۔ اور نہ سادھک ہے یعنی نہ کوئی تدبیر کل میں لانے والا ہے، نہ چھوٹنے کی خواہش کرتا ہے۔ اور نہ کبھی اس کو مکتی ہے کیونکہ جب اصل میں بندھن ہی نہیں ہوا۔ تو مکتی کیسی؟

جواب ۔ یہ نوین ویدانتیوں کا کہنا سچ نہیں۔ کیونکہ جیو بوجہ محدود الوجود ہونے کے پردہ میں آتا ہے اس کے جسم کے ساتھ محدود ہونے کو جنم لینا کہتے ہیں۔ وہ اپنے اعمال کے نتائج بھوگنے کیلئے بندھن میں پھنستا ہے۔ اس بندھن سے چھوٹنے کی تدبیر کرتا ہے دکھ سے چھوٹنے کی خواہش کرتا ہے۔ اور دکھوں سے چھوٹ کر پرم آنند پرمیشور کو پاکر مکتی کو بھی

کے باعث کامل علم نہیں رہتا۔ تو بتاؤ کہ برہم پردے میں آنیکے یا ٹکڑے ہونے کے قابل ہے یا نہیں۔ اگر کہو کہ ناقابل شکست ہے۔ تو بیچ میں پردہ کوئی بھی نہیں ڈال سکتا۔ اور جب پردہ نہیں تو عالم کُل کیوں نہیں۔ اگر کہو کہ بوجہ بھول جانے اپنی ماہیت کے انتہکرن کے ساتھ چلا ہوا سا نظر آتا ہے۔ اپنی ذات سے نہیں چلتا۔ تو جس حالت میں خود نہیں چلتا۔ تو انتہکرن جتنا جتنا پہلے آئے ہوئے مقامات کو چھوڑتا ہوا جہاں جہاں آگے سرکتا جائیگا۔ وہاں وہاں کا برہم پُرخطا اور اگیانی ہوتا جائیگا۔ اور جتنا جتنا مقام چھوڑتا جائیگا۔ اس اس مقام کا گیانی پاک و مکت ہو جائیگا۔ اسی طرح تمام دنیا کے برہم کو ہر جگہ انتہکرن بگاڑا کریں گے۔ اور لمحہ بہ لمحہ بندھ (بندش) اور مکتی (وارستگی) ہوا کریگی۔ تمہارے کہنے کے مطابق اگر ایسا ہوتا تو کسی جیو کو پہلے دیکھے سُنے کی یاد نہ رہتی۔ کیونکہ جس برہم نے دیکھا و سُنا تھا۔ وہ نہیں رہا۔ اس لئے برہم اور جیو اور برہم ایک کبھی نہیں ہوتے۔ ہمیشہ جُدا جُدا رہتے ہیں

ادھیاروپ ۱۲۔ یہ سب محض "ادھیائے روپ" ہے یعنی ایک چیز میں دوسری چیز کو عائد کرنا ادھیاروپ کہلاتا ہے۔ گویا برہم میں کل دنیا اور اس کے سلسلہ کاروبار کو عائد کرکے متلاشی کو سمجھایا جاتا ہے (ورنہ) دراصل سب برہم ہی ہے؛

سوال: "ادھیاروپ" کا کرنیوالا کون ہے **جواب**۔ جیو

سوال۔ جیو کس کو کہتے ہیں؟ **جواب**۔ انتہکرن سے محدود چیتن کو؛

سوال۔ انتہکرن سے محدود چیتن کوئی دوسرا ہے یا وہی برہم؟ **جواب** وہی برہم ہے

سوال۔ تو کیا برہم نے ہی اپنے اندر دنیا کو جھوٹ موٹ فرض کر لیا ہے؟

جواب۔ ہو۔ برہم کا اس سے کیا نقصان ہے؟

سوال۔ جو جھوٹا فرض کرتا ہے کیا وہ جھوٹا نہیں ہوتا؟

جواب۔ نہیں کیونکہ جو کچھ من زبان سے فرض کیا یا کہا جاتا ہے وہ سب جھوٹ ہے۔

سوال۔ پھر من اور زبان سے جھوٹ فرض کرنے والا اور جھوٹ بولنے والا برہم فرضی اور جھوٹا ہوا یا نہیں؟ **جواب** ہم کو غرض مطلب سے ہے

واہ رے جھوٹے ویدانتیو! تم نے ست سروپ (صادق وجود) ست کلام (صادق شیفتہ) ست سنکلپ (صادق ارادہ) والے پرمیشور کو جھوٹا بنا دیا۔ کیا یہ تمہاری ذلت کا باعث نہیں ہے؟ کس اُپنشد کے سوتر یا وید میں لکھا ہے۔ کہ پرمیشور جھوٹا ارادہ کرنیوالا اور جھوٹ بولنے

کا "ابھاس" (خلا کا عکس) پڑتا ہے۔ اسی طرح صاف انتہکرن میں پرماتما کا "ابھاس" ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اُس کو "چدابھاس" چت کا ابھاس (برہم کا عکس) کہتے ہیں۔

جواب یہ لڑکپن کی فضول بات ہے کیونکہ دیکھنے کے قابل نہیں تو اس کو آنکھ سے کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا۔ جب خلا سے کثیف ہوا نظر نہیں آتی۔ تو خلا کو کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا۔

سوال یہ جو اوپر کو نیلا اور دھندلاپن نظر آتا ہے۔ وہ آکاش نیلگوں دکھائی دیتا ہے یا نہیں

جواب نہیں **سوال** پھر وہ کیا ہے؟

جواب الگ الگ مٹی، پانی، آگ کے ترسرینو (ذرّے) نظر آتے ہیں۔ اس میں جو نیلاپن دکھلائی دیتا ہے۔ وہ زیادہ تر پانی ہے جو برستا ہے اور وہی نیلا ہے۔ جو دھندلاپن نظر آتا ہے وہ زمین سے اڑتی ہوئی گرد ہوا میں گھومتی ہے وہی نظر آتی ہے اور اسی کا عکس پانی یا آئینہ میں دکھائی دیتا ہے۔ آکاش کا ہرگز نہیں۔

آکاش کے ٹکڑے نہیں ہو سکتے

۱۰۔ جیسے گھٹ آکاش (گھڑے کا خلا) مٹھ آکاش (خلائے مکان) میگھ آکاش (خلائے ابر) اور مہا آکاش (خلائے اعظم) کی تقسیم کرنے میں آتی ہے۔ ویسے ہی برہما نڈ (کائنات) اور انتہکرن (حواس اندرونی) اُپادھیوں (عوارض) کی تفریق کے باعث برہم کے نام ایشور اور جیو ہوتے ہیں۔ جب گھڑا وغیرہ ٹوٹ جاتے ہیں تب اس کو مہا آکاش (خلائے اعظم) کہتے ہیں۔

جواب یہ بات بھی بے علموں کی سی ہے۔ کیونکہ آکاش کے کبھی ٹکڑے نہیں ہوتے کہنے سننے میں بھی "گھڑا لاؤ" وغیرہ محاورہ ہوتا ہے۔ کوئی نہیں کہتا کہ گھڑے کا آکاش لاؤ۔ اس سے یہ بات ٹھیک نہیں۔

انتہکرن میں آکر برہم جیو نہیں بنتا

۱۱۔ جیسے سمندر میں مچھلیاں اور کیڑے اور آکاش میں پرندے وغیرہ گھومتے ہیں ویسے ہی چدآکاش برہم میں انتہکرن گھوم رہے ہیں وہ خود تو جڑ (غیر ذی الحس) ہیں۔ مگر موجود کُل پرماتما کے وجود سے ایسے چیتن ہو رہے ہیں جیسے آگ سے لوہا گرم ہوتا ہے۔ جیسے وہ چلتے پھرتے ہیں اور آکاش و علی ہذالقیاس برہم بے حرکت ہے۔ اسی طرح جیو کو برہم ماننے میں کوئی نقص نہیں آتا۔

جواب تمہاری یہ مثال بھی درست نہیں کیونکہ اگر موجود کل برہم انتہکرن میں جلوہ گر ہو کر جیو ہو جاتا ہے۔ تو اس میں کامل علم وغیرہ صفات ہوتی ہیں یا نہیں؟ اگر کہو کہ پردہ ہو جانے

ورنہ اُستاد عبادت (یعنی یوگ کی مشق کرنے سے علم کے پڑھنے پڑھانے سے اور ہر طرح کوشش کرکے گیان کو ترقی دینے سے سب سے عمدہ سادھن (کامیابی کے ذریعے) کو کام میں لانے سے اور جو کچھ کیا جائے وہ سب پکشپات رہت انصاف اور دھرم کے مطابق ہی کیا جائے۔ ایسی ایسی تدبیروں سے مکتی ہوتی ہے اور اس کے برعکس ایشور کی آگیا کی خلاف ورزی وغیرہ کاموں سے بندھ ہوتا

مکتی میں جیو کی ہستی | ۱۵ - مکتی میں جیو فنا ہو جاتا ہے یا قائم رہتا ہے۔

جواب - قائم رہتا ہے۔

سوال - کہاں رہتا ہے۔

جواب - برہم میں۔

سوال - برہم کہاں ہے اور وہ مکت جیو کسی ایک مقام میں رہتا ہے یا اپنی خواہش سے ہر جگہ پھرتا ہے۔

جواب - برہم ہر جگہ بھرپور ہے اسی میں مکت جیو بے روک ٹوک گیان (معرفت) اور آنند کے ساتھ پھرتا ہے۔

مکتی میں سکھ بھوگنا | ۱۶ - مکت جیو کا کثیف جسم ہوتا ہے یا نہیں۔

جواب - نہیں۔

سوال - پھر وہ سکھ اور آنند کو کس طرح بھوگتا ہے۔

جواب - پاک اور درست ارادہ وغیرہ اس کے طبعی اوصاف اور طاقتیں سب رہتی ہیں۔ مادی تعلقات نہیں رہتے۔

शृण्वन् श्रोत्रं भवति, स्पर्शयन् त्वग्भवति, पश्यन् चक्षुर्भवति, रसयन् रसना भवति, जिघ्रन् घ्राणं भवति, मन्वानो मनो भवति, बोधयन् बुद्धिर्भवति, चेतयंश्चित्तम्भवत्यहङ्कुर्वाणो ऽहङ्कारो भवति ॥ शतपथ कां० १४

ست پتھ کانڈ ۱۴

مکتی میں مادی جسم یا اندریاں (آلات احساس) جیو آتما کے ساتھ نہیں رہتے۔ مگر اس کے طبعی پاکیزہ صفات رہتے ہیں جب سننا چاہتا ہے تو کان، چھونا چاہتا ہے تو جلد، دیکھنے کے ارادے سے آنکھ، ذائقہ کیلئے زبان، سونگھنے کیلئے ناک، سنکلپ وکلپ کرنے کے واسطے من، یقین کرنے کیلئے عقل، یاد کرنے کیلئے حافظہ، اہنکار کیلئے انانیت کی قابلیت والا اپنی ذاتی طاقت سے مکتی میں جیو آتما بن جاتا ہے۔ گویا محض ارادی جسم ہوتا ہے جیسے جسم کے سہارے ہونے کے باعث اندریوں کے ذریعہ سے جیو اپنے کام کرتا ہے ویسے اپنی طاقت سے مکتی میں تمام آنند حاصل کر لیتا ہے

والا ہے کیونکہ جیسا کسی چور نے کوتوال کو سزا دی۔ یا یوں کہو کہ اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ اِس ضرب المثل کے مطابق تمہاری بات ٹھہری۔ یہ تو امر واجبی ہے کہ کوتوال چور کو سزا دے مگر یہ برعکس معاملہ ہے کہ چور کوتوال کو سزا دیوے۔ ایسے ہی تم جھوٹے ارادے رکھنے والے دکھی ہو۔ تم ہو کر بھی اپنا عیب ناحق برہم پر لگاتے ہو۔ اگر برہم جھوٹے علم والا۔ جھوٹے قول والا جھوٹے کام والا ہو جاوے تو بھید برہم سب کا سب ویسا ہی ہو جائے کیونکہ وہ یک رس رہتا ہے۔ وہ صادق الوجود۔ صادق الفکر۔ صادق القول اور صادق العمل ہے۔ یہ سب عیب تمہارے ہیں برہم کے نہیں ہیں جن کو تم ۔ یا کہتے ہو۔ وہ اودیا ہے۔ اور تمہارا ادھیاروپ کبھی باطل ہے کیونکہ آپ برہم نہ ہو کر اپنے تئیں برہم اور برہم کو جیو ماننا خیال باطل نہیں تو کیا ہے۔ جو موجود کل ہے وہ محدود اور اگیان و بندھن میں پڑنے والا کبھی نہیں ہوتا کیونکہ اگیانی محدود فی المقام۔ محدود الوجود اور محدود العلم جیو ہوا کرتا ہے۔ نہ کہ علیم کل و محیط کل برہم۔

مکتی کے معنی

۱۳۔ سوال۔ مکتی کس کو کہتے ہیں؟

جواب۔ جس کو حاصل کر کے لوگ رہائی پاتے ہیں۔ یا الگ ہوتے ہیں۔ وہ مکتی ہے یعنی جس میں خلاصی ہو۔ اس کا نام مکتی ہے۔

سوال۔ کس سے خلاصی پانا؟

جواب۔ جس سے چھوٹنے کی خواہش سب جیو کرتے ہیں۔

سوال۔ کس سے چھوٹنے کی خواہش کرتے ہیں؟

جواب۔ جس سے چھوٹنے کی انہیں ضرورت ہے۔

سوال۔ کس سے چھوٹنے کی انہیں ضرورت ہے؟

جواب۔ دکھ سے۔

سوال۔ چھوٹ کر کس کو پاتے ہیں اور کہاں رہتے ہیں؟

جواب۔ سکھ کو پاتے ہیں۔ اور برہم میں رہتے ہیں۔

مکتی حاصل کرنے کے وسائل

۱۴۔ سوال۔ مکتی اور بندھن کن کن باتوں سے ہوتا ہے؟

جواب۔ پرمیشور کا حکم بجا لانے سے۔ ادھرم اودیا بد صحبت بد خیالات بد عادات کے پرہیز سے۔ ستسنگ [illegible] ودیا [illegible] انصاف دھرم کی ترقی دینے سے۔ پیچھے بیان کئے ہوئے طریقہ پر پرمیشور کی ستتی (حمد و ثنا) پرارتھنا (دعا)

میں پکڑی ہو ویسے ہی یہ جسم موت کے منہ میں ہے۔ ایسا جسم اس نہ مرنے والے غیر مجسم پرماتما کے رہنے کا مقام ہے۔ اسی لئے یہ جسم میں آیا ہوا جیو سکھ اور دکھ میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہے کیونکہ جسم والے جیو کی دنیوی خوشی کا خاتمہ ضرور ہی ہوتا رہتا ہے۔ اور جو جسم سے بری مکت جیو تمام جہان میں رہتا ہے۔ اس کو دنیوی سکھ دکھ چھوتے بھی نہیں۔ بلکہ ہمیشہ آنند میں رہتا ہے۔

سوال۔ جو مکتی پا کر پھر کبھی پیدا ہوتے اور مرنے کے دکھ میں آتے ہیں یا نہیں؟ کیونکہ

न च पतराह　　न च पुनरावर्त्तते इति ॥

उपनिषद्वचन .　　[छां० प्र० ८ । खं० १५]

अनावृत्तिः ॥　　अनावृत्तिः शब्दात् ॥ शारीरिक सूत्र । यद् गत्वा

न निवर्त्तन्ते तद्धाम परमं ॥ भगवद्गीता

ایسے ایسے قولوں سے واضح ہوتا ہے۔ مکتی وہی ہے جس سے نجات پاکر پھر دنیا میں کبھی نہیں آتا۔ جواب۔ یہ بات ٹھیک نہیں کیونکہ وید میں اس بات کی تردید کی گئی ہے۔

कस्य नूनं कतमस्यामृतानां मनामहे चारु देवस्य नाम ।

को नो मह्या अदितये पुनर्दात् पितरं च ॥ १ ॥　अग्नेर्वयं प्रथ-

मस्यामृतानां मनामहे चारु देवस्य नाम । स नो मह्या अदितये

पुनर्दात् पितरं च दृशेयं मातरं च

॥ २ ॥ ऋ० ॥ मं० १ । सू० २४ । मं० १ । २ ॥

इदानीमिव सर्वत्र नात्यन्तोच्छेदः ॥ ३ ॥　सांख्यसूत्र १ । १५९

سوال۔ ہم لوگ کس کا نام پاک سمجھیں۔ کون غیر فانی اشیا کے اندر موجود ہوتا ہمیشہ موجود بالذات سب کو ظاہر کرنے والا ہے۔ اور ہم کو مکتی کا سکھ بھگتوا کر پھر اس دنیا میں جنم دیتا۔ اور ماں باپ کا دیدار دکھاتا ہے۔

جواب۔ ہم غیر فانی بالذات۔ قدیم ہمیشہ مکت پرماتما کا نام پاک سمجھیں۔ جو ہم کو مکتی میں آنند بھگوا کر پھر زمین پر ماں باپ کے تعلق سے جنم دے کر ماں باپ کا دیدار دکھاتا ہے۔ وہی پرماتما مکتی کی آئین بندی کرنے والا اور سب کا مالک ہے۔ جیسے اس وقت جیو بندھ اور مکت ہیں۔ ویسے ہی ہمیشہ رہتے ہیں۔ (رگ وید ۔ ۱م ۲۴ ۔ ۱ و ۲)

بندھ و مکتی سے دائمی طور پر چھٹکارا ہرگز نہیں ہوتا یعنی بندھ اور مکتی ہمیشہ نہیں رہتے

تین جسموں کا بیان — تین شریر (جسم) ہیں۔ اوّل ستھول (کثیف) جو یہ نظر آتا ہے۔ دوم سوکشم شریر (جسم لطیف) کہلاتا ہے جو پانچ پران، پانچ گیان اندریہ (حواس علمی)، پانچ سوکشم بھوت (عناصر لطیف)، من، بدھی (عقل) یعنی ان سترہ چیزوں کا مجموعہ ہے۔ یہ لطیف جسم پیدا ہونے اور مرنے وغیرہ کی حالت میں بھی جیو کے ساتھ رہتا ہے۔ اسکی دو قسمیں ہیں۔ ایک بھوتک (عنصری) جو لطیف عناصر کے اجزا سے بنا ہے۔ دوسرا سوابھاوک (طبعی) جو جیو کے اوصاف طبعی ہیں۔ یہ دوسرا بھوتک شریر سوابھاوک مکتی میں بھی رہتا ہے اور اس سے جیو مکتی میں سکھ بھوگتا ہے۔

سوم کارن جس میں سشپتی یعنی گہری نیند ہوتی ہے۔ وہ بوجہ اسکے کہ [illegible] پرکرتی ہوتا ہے۔ سب جگہ محیط اور سب جیووں کے لیے ایک ہے۔

چہارم توریہ شریر کہلاتا ہے جس سے کہ جیو سمادھی (مراقبہ) کے ساتھ پرماتما کی ذات عین راحت میں محو ہوتے ہیں۔ اس سمادھی کے اثرات سے پیدا شدہ جسم کی طاقت مکتی میں بھی خدمتگی سے مددگار رہتی ہے۔

جیو کوشوں اوستھاؤں اور جسموں سے علیحدہ ہے — ان تمام کوشوں (غلافوں) اور اوستھاؤں (حالتوں) سے جیو علیحدہ ہے۔ چنانچہ یہ سب کو معلوم ہے کہ جیو اوستھاؤں سے جدا ہے کیونکہ جب موت واقع ہوتی ہے تو سب یہی کہتے ہیں کہ جیو نکل گیا۔ یہی جیو سب کو حرکت دینے والا، سب کا دیکھنے والا، فاعل اور بھوگنے والا ہے۔ جو شخص یہ کہے کہ جیو فاعل اور بھوگنے والا نہیں، سمجھو کہ وہ اگیانی اور اوویکی (تمیز نہ رکھنے والا) ہے کیونکہ جیو کے سوا جس قدر یہ تمام بے جان چیزیں ہیں ان کو دکھ سکھ کا بھوگ (استعمال) نہیں ہے۔ اور نہ پاپ پن کا کرنے کی طاقت کبھی ہو سکتی ہے۔ ہاں ان کے تعلق سے جیو پاپ پن کا کرنے والا اور سکھ دکھ کا بھوگنے والا ہے۔

پرمیشور کی ہدایت اندر سے — جب حواس محسوسات سے ملتے ہیں۔ اور من حواس کے ساتھ اور آتما من کے ساتھ ملکر پرانوں کو حرکت دیتا اور اچھے برے طریقے میں چلاتا ہے۔ تب اس کا رخ باہر کی طرف ہو جاتا ہے۔ اسی وقت اندر سے خوشی، حوصلہ، بے خوفی نمودار ہوتی ہے اور برے کام میں خوف، ملال اور شرم پیدا ہوتے ہیں۔ وہ ضابط القلوب پرماتما کی ہدایت ہے۔ جو شخص اس ہدایت کے مطابق عمل کرتا ہے وہی مکتی کے سکھوں کو حاصل کرتا ہے۔ اور جو خلاف

چار قسم کا ویک جو مکتی چاہے وہ جیون مکت ہے یعنی جھوٹ بولنا وغیرہ ادہرم کا کام جس کا نتیجہ دکھ ہے۔ ان کو چھوڑ کر سکھ کا نتیجہ دینے والے ست گو وغیرہ دہرم کے کام ضرور کرے۔ جو شخص دکھ سے چھوٹنا اور سکھ پانا چاہئے اس کو ادہرم چھوڑ کر دہرم کرنا لازم ہے۔ کیونکہ پاپ کا چلن دکھ اور دہرم کا چلن سکھ کا اصل باعث ہے۔

(ا) **سچ جھوٹ وغیرہ کی تمیز** نیک آدمیوں کو صحبت سے ویک یعنی سچ جھوٹ دہرم ادہرم کردنی ناکردنی کی تحقیق ضرور کریں اور جدا جدا جانیں۔

(ب) **پانچ کوش** اور جسم یعنی جیو اور پانچ کوشوں (غلاف) کی تمیز کرنی چاہیئے۔

اول "ان مے" جو چمڑے سے لیکر ہڈی تک ارضیت کا مجموعہ ہے۔

دوم "پران مے" جس میں حسب ذیل قسم کے پانچ پران شامل ہیں۔

(۱) "پران" یعنی سانس جو باہر سے اندر جاتا ہے۔

(۲) "اپان" جو اندر سے باہر آتا ہے۔

(۳) "سمان" جو ناف میں ٹھہر کر تمام جسم میں رس (رطوبت) پہنچاتا ہے۔

(۴) "ادان" جس سے حلق میں آیا ہوا کھانا پینا کھینچا جاتا ہے اور طاقت اور ہمت پیدا ہوتی ہے۔

(۵) "ویان" جس سے جیو تمام جسم میں حرکت فعل وغیرہ کرتا ہے۔

سوم "منو مے" جس میں من کے ساتھ اہنکار (انانیت) بچن (گفتار) پاؤں، ہاتھ مقعد اور عضو تناسل یہ پانچ کرم اندریاں (حواس فعلی) شامل ہیں۔

چہارم "وگیان مے" جس میں بدہی (عقل) "چت" (حافظہ) اور کان، جلد، آنکھ، زبان اور ناک یہ پانچ گیان اندریاں (حواس علمی) ہیں۔ جن سے جیو آگاہی وغیرہ کی کاروائی کرتا ہے۔

پنجم "آنند مے کوش" جس میں محبت، خوشی، خفیف راحت، راحت کثیر، خوش دلی اور سبب پرکرتی (لطیف سے لطیف حالت مادہ کی) بحالت علت کے شامل ہیں۔

یہ پانچ کوش کہلاتے ہیں۔ انہی سے جیو سب قسم کے فعل، اپاسنا اور گیان وغیرہ کا کاروبار کرتا ہے۔

(ج) **تین اوستھائیں** تین اوستھائیں (حالتیں) ہیں۔

اول "جاگرت" (بیداری)

دوم "سوپن" (خواب)

سوم "سشپتی" (گہری نیند) کی اوستھا کہلاتی ہے۔

کرتا ہے۔ وہ بندھ سے پیدا ہوئے دکھ کو بھوگتا ہے۔

دوسرا سادھن ویراگ | دوسرا سادھن ویراگ (ترک)۔ وویک[1] سے جو سچ جھوٹ کو جان لیتا ہے۔ اس میں سے سچ کے ویوہار کو اختیار کرنا اور جھوٹ کے چلن کو ترک کرنا ویراگ ہے۔ اور پرتھوی سے لیکر پرمیشور تک تمام چیزوں کے صفات فعل اور عادات سے واقف ہو کر اس ایشور کے حکموں کو بجا لانا اور اس کی اپاسنا میں ثابت قدم رہنا اس کے خلاف نہ چلنا اور کائنات سے فائدہ اٹھانا ویراگ کہلاتا ہے۔

تیسرا سادھن شٹ سمپتی | بعد ازاں تیسرا سادھن شٹ سمپتی یعنی چھ قسم کے کام کرنا

اول "شم" یعنی اپنے آتما اور انتہکرن (حواس باطنی) کو ادھرم کے چال چلن سے ہٹا کر دھرم کے رویہ میں ہمیشہ مشغول رکھنا

دوم "دم" یعنی کان وغیرہ حواس اور جسم کو شہوت پرستی وغیرہ برے کاموں سے ہٹا کر ضبط حواس وغیرہ نیک کاموں میں مشغول رکھنا۔

سوم "اُپرتی" یعنی بد افعال لوگوں سے ہمیشہ دور رہنا۔

چہارم "تتکشا" چاہے مذمت اور تعریف۔ نقصان اور نفع کتنا ہی کیوں نہ ہو۔ مگر خوشی اور غم کو چھوڑ کر مکتی کی عملی کارروائیوں میں ہمیشہ لگے رہنا۔

پنجم "شردھا" یعنی وید وغیرہ سچے شاستروں پر اور ایسے لوگوں کے اقوال پر جو ان شاستروں کو جان کر پورے عالم اور سچ کی نصیحت کرنے والے ہیں اعتقاد رکھنا۔

ششم "سمادھان" یعنی چت (طبیعت) کو یکسو رکھنا۔

یہ چھ مل کر تیسرا سادھن کہلاتا ہے۔

چوتھا سادھن مُمکشو ہونا | چوتھا مُمکشو ہونا یعنی جس طرح بھوک اور پیاس کے ستائے ہوئے کو خوراک اور پانی کے سوا دوسری کوئی چیز بھی اچھی نہیں لگتی۔ اسی طرح مکتی کے سوا کسی دوسری چیز میں دل بستگی نہ ہونا۔

یہ چار سادھن ہیں اور چار انوبندھ[2] (لوازمات) ہیں۔ یعنی سادھنوں کے بعد یہ

---

[1] اصلی کتاب میں غلطی سے بجائے ویراگ کے لفظ وویک طبع ہوا ہے اور یہ ظاہرہ لکھائی چھپائی کا سہو ہے۔ کیونکہ باعتبار ترتیب ویراگ کے یہاں لفظ دیا جانا چاہئے نہ کہ وویک۔ اس لئے ترجمہ میں بجائے وویک لفظ ویراگ درج کیا گیا ہے۔

[2] مذکورۃ الصدر چار سادھنوں کے ذریعہ جو نتیجہ نکلتا ہے

چوتھے آسمان کو جس میں شادی لڑائی بلکہ گانے لباس وغیرہ پہننے سے فرحت حاصل ہوتی
ہے۔ اسی طرح مسلمان ساتویں آسمان کو۔ وام مارگی شری پور کو، شیوی کیلاش کو، ویشنوی
بیکنٹھ کو اور گوکلیے گوسائیں گولوک وغیرہ میں پہنچنے پر اچھی اچھی عورات خورد و نوش، پوشش
مکان وغیرہ کے ملنے سے آنند میں رہنے کو مکتی مانتے ہیں۔ پورانک لوگ سالوک یعنی ایشور
کے مکان میں بود و باش یعنی ایشور کے ساتھ چھوٹے بھائی کی طرح بسر اوقات کرنا "ساروپ"
یعنی جیسی شکل معبود دیوتا کی ہے۔ ویسا بن جانا۔ "سامیپ" یعنی مثل خدمتگار
ایشور کے ساتھ رہنا۔ "سایوج" یعنی ایشور سے سنیُکت (متواصل) ہو جانا۔
یہ چار قسم کی مکتی مانتے ہیں۔ ویدانتی لوگ برہم میں لے (تحلیل) ہو جانے کو مکتی سمجھتے ہیں
جواب۔ جینیوں کے بارہویں، عیسائیوں کے تیرہویں اور مسلمانوں کے چودہویں باب
میں مکتی وغیرہ پر خاص طور سے لکھا جائیگا۔

*وام مارگی جو سری پور میں جاکر لکشمی جیسی عورات شراب و گوشت وغیرہ کھانا پینا اور
رنگ رنگ کے بھوگنے کو مانتے ہیں۔ وہ یہاں سے کچھ بڑھ کر نہیں ہے۔

اسی طرح مہادیو وشنو کی شکل بن کر پاروتی اور لکشمی کی مانند عورت پاکر آنند
بھوگنا ہے۔ اس کی نسبت اس دنیا کے دولتمند اور راجاؤں سے صرف اتنی بات زیادہ
لکھی ہے کہ وہاں بیماری نہ ہوگی۔ وہ ہمیشہ جوان رہینگے۔ لیکن یہ ان کی بات
غلط ہے کیونکہ جہاں بھوگ ہے وہاں روگ اور جہاں روگ ہو وہاں بڑھاپا بھی لازمی ہے۔ نیز پورانکوں
سے پوچھنا چاہیے جیسی تمہاری مکتی چار قسم کی ہے۔ ویسی تو چرند پرند کیڑوں پتنگوں
اور حیوانوں وغیرہ کو خود میسر ہے۔ کیونکہ جتنے مقام ہیں سب ایشور کے ہیں۔ انہیں میں

بقیہ حاشیہ۔ اور سایوج مکتی کے بارہ میں اختلاف ہے۔ بعض سایوج کو تسلیم نہیں کرتے اور بعض
سایوج کو نہیں مانتے اس واسطے دونوں فریق مکتی کے اقسام چار ہی قائم کرتے ہیں۔ سالوک ساروپ یعنی
معبود دیوتا کی ہمشکل ہونے کی صورت میں جو مکتی ہے۔ اس کی مناسب تردید مہادیو اور وشنو کی ہمشکل اختیار
کرنے اور پاروتی اور لکشمی کی مانند عورتیں حاصل کرنے کی بحث میں آچکی ہے۔ آئندہ یاستھنا امر و مکہ
ندید دیکھو چار اقسام کی بحث سہ پتنگ کو فارسی میں پروانہ کہتے ہیں۔ جو چراغ کو دیکھ کر اس پر آ
گرتا ہے۔ علاوہ اس کے موسم برسات کے اکثر پردار کیڑے کو پتنگ کہا جا سکتا ہے۔
؎ کیونکہ ایشور سب جگہ موجود ہے۔

مَیتری (۱) "مَیتری" یعنی سُکھی آدمیوں کے ساتھ دوستانہ برتاؤ۔
(۲) کرونا "دُکھی آدمیوں پر رحم"۔
(۳) مُدتا "نیک لوگوں سے خوش ہونا۔
(۴) اُپیکشا "بُرے آدمیوں سے نہ محبت نہ عداوت رکھنا۔

روزمرہ کم از کم دو گھنٹے دھیان کرنا

نجات چاہنے والا ہر روز کم از کم دو گھنٹے تک دھیان ضرور کیا کرے تاکہ اندرونی چیزیں من وغیرہ صاف طور پر ظاہر ہوں دیکھو ہم لوگ چیتن سروپ ہیں۔ اور اسی وجہ سے علیم یا باخبر اور من کے شاہد ہیں۔ کیونکہ جب من برقرار بے قرار۔ خوش یا رنجیدہ ہوتا ہے۔ اسکو جیو ٹھیک اسی طرح دیکھتے ہیں اسی طرح حواس اور پران وغیرہ سے باخبر ہیں۔ پہلے دیکھی ہوئی چیز کے یاد کرنے والے ہیں۔ اور ایک وقت میں انیک چیزوں کے جاننے والے ہیں سہارا دینے والے اور کشش والے اور سب سے علیحدہ ہیں۔ اگر علیحدہ نہ ہوتے تو فاعل خود مختار مذکورہ الصدر چیزوں کو تحریک دینے والے اور ماتحت رکھنے والے نہ ہوتے

अविद्यास्मितारागद्वेषाभिनिवेशाः पञ्च क्लेशाः

پانچ کلیش اودّیا۔ اسمتا۔ راگ۔ دویش۔ ابھی نویش۔ یہ پانچ کلیش ہیں (سادھن پاد سوتر ۳)

ان میں سے اودیا کی بابت بیان کر چکے ہیں عقل جو علیحدہ وجود رکھتی ہے اس کو آتما سے جدا نہ سمجھنا "اسمتا" ہے۔ سکھ سے محبت رکھنا راگ اور دکھ سے نفرت "دویش" ہے اور سب جانداروں کو جو یہ خواہش رہتی ہے کہ ہم ہمیشہ جسم میں قائم رہیں مریں نہیں یہ موت کے دکھ کا خوف "ابھی نویش" کہلاتا ہے۔ ان پانچ کلیشوں کو بذریعہ یوگ ابھیاس (یوگ کی مشق) اور گیان (معرفت) دور کر کے اور برہم کو حاصل کر کے مکتی کے اعلےٰ آنند کو بھوگنا چاہیے

دیگر مختلف خیالات مکتی کے بارے میں

۲۸۔ سوال۔ جیسی مکتی آپ مانتے ہیں اور کوئی نہیں مانتا۔ دیکھو جینی لوگ موکش شلا یعنی شیو پور میں جا کر چپ چاپ بیٹھے رہنے کو

---

(۱) اصل کتاب میں بجائے لفظ اسمتا کے "ابھی نویش" درج ہے۔ چونکہ یہاں سلسلہ مضمون میں لفظ اسمتا چاہیئے۔ اور یہاں تعریف بھی اسمتا ہی کی ہے۔ چنانچہ ابھی نویش کی تعریف آگے درج ہے۔ اس لئے ترجمہ میں اصلی لفظ "اسمتا" درج کیا گیا ہے (مترجم) (۲) یہاں برخلاف شمار پونا کے لوگوں کی مکتی کی پانچ قسمیں ہو جاتی ہیں چونکہ یہ اسوقت درج ہوئی ہیں کرپالا لنگ لوگوں میں درج

اگر ایک حکیم اور ایک غیر حکیم کو کوئی بیماری ہو۔ تو گو اسکی تشخیص یا اس کا سبب طبیب کو معلوم ہو جاتا ہے اور ناواقف نہیں جان سکتا۔ کیونکہ ایک نے علم حکمت پڑھا ہے اور دوسرے نے نہیں پڑھا لیکن حکمت سے ناواقف بھی بخار وغیرہ بیماریوں کے ہونے سے اتنا جان سکتا ہے کہ مجھ سے کوئی بد پرہیزی ہو گئی ہے جس سے مجھ کو یہ بیماری ہوئی ہے۔ اسی طرح دنیا میں مختلف قسم کے سکھ دکھ وغیرہ کے گھٹاؤ بڑھاؤ کو دیکھ کر پچھلے جنم کا انومان (قیاس) کیوں نہیں کر سکتے ہو اور اگر پچھلے جنم کو نہ مانو گے تو پرمیشور طرفداری کرنے والا ٹھہر جاتا ہے۔ کیونکہ پاپ کے بغیر غریبی وغیرہ دکھ اور پچھلے کئے ہوئے پن کے بغیر حکومت و دولتمندی اور عقل[1] اسکو کیوں دے۔ پس پچھلے جنم کے پاپ پن کے مطابق دکھ سکھ دینے سے پرمیشور ٹھیک طور سے منصف رہتا ہے۔

[ایشور منصف ہے] ۴۴ سوال۔ ایک جنم ہونے سے بھی پرمیشور منصف ہو سکتا ہے۔ جیسے سب سے بڑا راجہ جو کرے۔ وہی انصاف ہے۔ جیسے مالی اپنے باغ میں چھوٹے اور بڑے درخت لگاتا ہے کسی کو کاٹتا ہے کسی کو اکھاڑتا ہے۔ اور کسی کی حفاظت سے بڑھاتا ہے۔ مالک اپنی چیزوں کو جس طرح چاہے رکھے۔ اس ایشور کے اوپر کوئی بھی انصاف کرنے والا نہیں ہے۔ جو اس کو سزا دے سکے۔ یا ڈرا سکے۔

جواب۔ چونکہ پرماتما انصاف چاہتا ہے۔ اور انصاف کرتا ہے۔ اور بے انصافی کو کبھی عمل میں نہیں لاتا۔ اسوجہ سے وہ قابل پرستش اور بڑا ہے۔ جو انصاف کے خلاف کرے وہ ایشور ہی نہیں اور جس طرح مالی بلا وجہ معقول راستے میں بے موقعہ درخت لگانے سے کاٹنے کے ناقابل کو کاٹنے سے۔ نہ بڑھنے کے لائق کو بڑھانے سے اور بڑھنے کے لائق کو نہ بڑھانے سے قابل اعتراض ہوتا ہے۔ اسی طرح بے موجب کارروائی سے ایشور کو عیب لگتا ہے۔

پرمیشور پر انصاف سے کام کرنا لازم ہے۔ کیونکہ وہ طبعاً پاک اور منصف ہے اگر دیوانہ وار کام کرے تو دنیا کے اچھے افسران عدالت سے بھی ادنیٰ ہونے پر بے توقیر ہو جاوے۔ کیا اس دنیا میں لیاقت کی عمدہ کارگذاریوں کے بغیر عزت دینے والا اور بداعمالی کے بغیر سزا دینے والا قابل مذمت اور بے وقعت نہیں ہوتا۔ پس ایشور بے انصافی نہیں کرتا اور اسی لئے وہ کسی سے نہیں ڈرتا۔

[تقدیر اور تدبیر] ۴۵ سوال۔ پرماتما نے پہلے ہی سے جس کیلئے جس قدر دینا تجویز کیا ہے

[1] اصل کتاب میں اس موقعہ پر لفظ بدھی (بے عقلی) کا درج ہے۔ جو بلحاظ طرز بیان کے چھاپے کا سہو پایا جاتا ہے۔ اس واسطے بجائے بے عقلی کے لفظ عقل درج کیا گیا ہے۔ مترجم

موجود ہوتے ہیں۔ اور لاڈ سے عمدہ جگہوں میں آرام پاتا ہے۔ دوسرے کا جنم جنگل میں ہوتا ہے نہانے کے واسطے پانی تک میسر نہیں ہوتا۔ جب دودھ پینا چاہتا ہے۔ تو دودھ کے بدلے گھونسے اور طمانچے وغیرہ سے پیٹا جاتا ہے۔ نہایت ہی دردناک آواز سے روتا ہے۔ اور کوئی پوچھتا تک نہیں۔ غرض بغیر پن اور پاپ کے سکھ دُکھ ہونے سے پرمیشور پر اعتراض آتا ہے۔

سکھ دُکھ کا باعث اعمال ہی ہیں

۳۷ سوال۔ علاوہ ازیں اگر کرموں کے بغیر سکھ دُکھ ملتے ہیں تو انکے لحاظ سے آگے نرک (دوزخ) سورگ (بہشت) بھی نہیں ہونے چاہئیں۔ کیونکہ جس طرح اسوقت پرمیشور نے کرموں کے بغیر سکھ دکھ دیا ہے۔ اسی طرح مرنے کے بعد بھی جسکو چاہیگا سورگ میں اور جس کو چاہے نرک میں بھیج دیگا۔ اسی طرح تمام جیو ادھرم میں مشغول ہو جائیں گے۔ وہ دھرم کو کس طرح عمل میں لائیں جبکہ دھرم کا نتیجہ ملنے میں شک ہے۔ پرمیشور کے اختیار میں ہے۔ جس طرح اس کی مرضی ہوگی کریگا۔ اس طرح سے پاپ کے کاموں میں خوف نہ ہونے کی وجہ سے دنیا میں پاپ کی ترقی اور دھرم کا زوال ہوگا۔

جواب۔ پچھلے جنم کے پن پاپ کے مطابق موجودہ جنم ہے۔ اور موجودہ اور گذشتہ جنم کے کرموں کے مطابق آئندہ جنم ہوگا۔

جیووں میں باہم فرق

۳۸ سوال۔ انسان اور دیگر حیوان وغیرہ کے جسم میں جیو یکساں ہیں یا جدا جدا قسم کے؟

جواب۔ یکساں ہیں۔ مگر پاپ اور پن کی تاثیر سے ناپاک اور پاک ہوتے ہیں۔

ایک ہی جیو انسانی و حیوانی وغیرہ مختلف قالبوں میں جنم پا سکتا ہے

۳۹ سوال۔ انسان کا جیو حیوان وغیرہ کے جسم میں اور حیوان وغیرہ کا انسان کے جسم میں اور عورت کا جیو مرد کے جسم میں۔ اور مرد کا عورت کے جسم میں جاتا آتا ہے یا نہیں؟

جواب۔ ہاں جاتا آتا ہے۔ کیونکہ جب پاپ بڑھ جاتا ہے اور پن کم ہوتا ہے۔ تو انسان کا جیو حیوان وغیرہ نیچے درجے کا جسم پاتا ہے۔ اور جب دھرم زیادہ اور ادھرم کم ہوتا ہے تو دیو یعنی عالموں کا جسم ملتا ہے۔ جب پاپ پن برابر ہوں تو معمولی انسانی جسم ہوتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ پن پاپ کو اعلیٰ درمیانی اور ادنےٰ ہونے کی وجہ سے انسان وغیرہ میں بھی اعلیٰ اور درمیانہ اور ادنےٰ جسم وغیرہ سامان ملتے ہیں۔ اور جب زیادہ پاپ کا نتیجہ حیوان وغیرہ کے جسم میں بھگت لیتا ہے۔ تب پاپ پن کے برابر رہ جانے کی وجہ سے انسان کے جسم میں آتا ہے۔ اور زیادہ پن کا پھل پھر بھی درمیانہ درجے کے انسانی جسم میں آتا ہے +

छिन्ने मूले वृक्षो नश्यति तथा पापे क्षीणे दुःखं नश्यति

جیسے جڑ کے کٹ جانے سے درخت کا خاتمہ ہو جاتا ہے ویسے ہی پاپ کے چھوٹنے سے دکھ دور ہو جاتا ہے

[illegible]

छिन्ने मले वृक्षो नश्यन्ति तथा पापे क्षीणे दुःखं नश्यति

मानसं मनसैवायमुपभुङ्क्ते शुभाऽशुभम् ।
वाचा वाचा कृतं कर्म कायेनैव च कायिकम् ॥ १ ॥

शरीरजैः कर्मदोषैर्याति स्थावरतां नरः ।
वाचिकैः पक्षिमृगतां मानसैरन्त्यजातिताम् ॥ २ ॥

यो यदैषां गुणो देहे साकल्येनातिरिच्यते ।
स तदा तद्गुणप्रायं तं करोति शरीरिणम् ॥ ३ ॥

सत्त्वं ज्ञानं तमोऽज्ञानं रागद्वेषौ रजः स्मृतम् ।
एतद्व्याप्तिमदेतेषां सर्वभूताश्रितं वपुः ॥ ४ ॥

तत्र यत्प्रीतिसंयुक्तं किंचिदात्मनि लक्षयेत् ।
प्रशान्तमिव शुद्धाभं सत्त्वं तदुपधारयेत् ॥

यत्तु दुःखसमायुक्तमप्रीतिकरमात्मनः ।
तद्रजोऽप्रतिपं विद्यात्सततं हारि देहिनाम् ॥ ६ ॥

यत्तु स्यान्मोहसंयुक्तमव्यक्तं विषयात्मकम् ।
अप्रतर्क्यमविज्ञेयं तमस्तदुपधारयेत् ॥ ७ ॥

त्रयाणामपि चैतेषां गुणानां यः फलोदयः ।
अग्र्यो मध्यो जघन्यश्च तं प्रवक्ष्याम्यशेषतः ॥ ८ ॥

वेदाभ्यासस्तपो ज्ञानं शौचमिन्द्रियनिग्रहः ।
धर्मक्रियात्मचिन्ता च सात्त्विकं गुणलक्षणम् ॥ ९ ॥

(جیو پرمیشور کے حکموں کو بجا لاتا ہے۔ نیک کرم۔ نیک صحبت۔ یوگ ابھیاس (یوگ کی مشق) مذکورہ بالا سب تدبیریں کرتا ہے۔ وہ مکتی پاتا ہے۔

सत्यं ज्ञानमनन्तं ब्रह्म यो वेद निहितं गुहायां परमे व्योमन्।
सोऽश्नुते सर्वान् कामान् सह ब्रह्मणा विपश्चितेति ॥

جو جیو آتما اپنی عقل اور آتما کے اندر ست مطلق چیتن علم لاانتہا بین راحت پرماتما کو جانتا ہے۔ وہ اس سو بھدرُگل برہم میں قایم ہو کر اس بے انتہا علم والے برہم کے ساتھ سب مرادوں کو حاصل کرتا ہے۔ یعنی جس جس آنند کی خواہش کرتا ہے۔ اُس اُس کو پاتا ہے یہی مکتی کہلاتی ہے (تیتری آپنشد برہما نند ولی انوواک)

۴۴ سوال۔ جیسے جسم کے بغیر دُنیوی سُکھ نہیں بھوگ سکتا۔ ویسے مکتی میں جسم کے بغیر آنند کس طرح بھوگ سکے گا۔

جواب۔ اسکا جواب پہلے دے چکے ہیں۔ اتنا اور سُنئے جس طرح جیو آتما دُنیوی سُکھ جسم کے سہارے سے بھوگتا ہے۔ اسی طرح پرمیشور کے سہارے مکتی کے آنند کو پاتا ہے۔ وہ مکت جیو بے انتہا ہر جگہ موجود برہم کے اندر اپنی خوشی کے موافق چلتا پھرتا ہے۔ پاک علم سے تمام کائنات کو دیکھتا ہے۔ دوسرے مکتی پائے ہوؤں کے ساتھ ملتا ہے۔ پیدائش کی حکمت کو ترتیب وار دیکھتا ہوا تمام مختلف دُنیاؤں میں یعنی جتنی یہ دنیائیں نظر آتی ہیں دیکھتا ہے جتنا گیان بڑھتا ہے۔ اس کو اتنا ہی زیادہ آنند ہوتا ہے۔ مکتی میں جیو آتما بے عیب ہونے کی وجہ سے پورا گیانی ہوتا ہے۔ اور تمام اشیا کو جو اس کے قریب ہوتی ہیں بخوبی معلوم کرتا ہے یہی غیر معمولی سُکھ "سُورگ" اور محسوسات کی خواہش میں پھنس کر خاص دُکھ بھوگنا نرک کہلاتا ہے۔

سورگ اور نرک ۴۵ "سوہ" سُکھ کو کہتے ہیں۔ اور جس میں سُکھ حاصل ہو وہ سُورگ ہے۔ اس کے خلاف دکھ پانا نرک کہلاتا ہے۔ دنیاوی جسم وغیرہ سُکھ معمولی سُورگ ہے۔ اور پرمیشور کے ملنے سے جو آنند ہوتا ہے وہی غیر معمولی سُورگ کہلاتا ہے۔ تمام جیو طبعاً سُکھ ملنے کی خواہش کرتے ہیں۔ اور دُکھ سے دور رہنا چاہتے ہیں۔ مگر جب تک دھرم پر نہیں چلتے۔ اور پاپ نہیں چھوڑتے تب تک ان کو سُکھ ملنا اور اُنکے دُکھ کا چھوٹنا ناممکن ہے کیونکہ جس چیز کی علت یعنی جڑ ہوتی ہے وہ کبھی معدوم نہیں ہو سکتی

ستوگن۔ اس کی تمیز اس طرح کرنی چاہیئے۔ کہ جب آتما میں بشاشت ہو۔ دل شاد ہو۔ اور
کمال پرنور طبیعت جیسا صاحب برتاؤ پایا جائے۔ تب سمجھنا چاہیئے۔ کہ ستوگن غالب
اور رجوگن اور تموگن غائب ہوگئے ہیں۔ (منو ۱۲۔ ۲۷)

رجوگن۔ جب آتما اور من دکھی اور بشاشت سے خالی ہونے پر ہمیشہ ادھر ادھر گھومتا پھرتا ہو
تب سمجھنا چاہیئے۔ کہ رجوگن غالب ستوگن اور تموگن مغلوب ہیں (منو ۱۲۔ ۲۸)

تموگن۔ جب آتما اور من موہ میں یعنی دنیوی چیزوں میں پھنسے ہوئے ہوں۔ اور
جب کہ ان میں تمیز کچھ نہ رہے۔ عیش و عشرت میں اندھے ہو جائیں۔ بحث و دلیل
تک نہ رہے۔ اور کسی بات کو جاننے کے لائق نہ ہو۔ تب یقین جاننا چاہیئے کہ اس وقت مجھ
میں تموگن غالب اور ستوگن رجوگن مغلوب ہیں (منو ۱۲۔ ۲۹)

ستوگن کا نتیجہ۔ اب ان تینوں گنوں کے اعلیٰ درمیانہ اور ادنیٰ نتیجوں کو مفصل بیان
کرتے ہیں (منو ۱۲۔ ۳۰) ویدوں کا مطالعہ دھرم پر قائم ہونا۔ گیان کو بڑھانا۔ پاکیزگی کی
خواہش حواس کا ضبط۔ دھرم کے کام اور آتما کا دھیان یہی علامات ستوگن
کی ہیں (منو ۱۲۔ ۳۱)

رجوگن کا ظہور۔ جب رجوگن نمودار ہوتا ہے۔ اور ستوگن اور تموگن پوشیدہ ہوتے ہیں
تب شروع میں شوق۔ استقلال۔ ناراست کارروائیوں کے اختیار کرنے اور
نفس پرستی میں زیادہ رغبت ہوا کرتی ہے۔ ایسی حالت میں سمجھنا چاہیئے۔ کہ مجھ میں رجوگن کثرت
سے زیادہ ہو رہا ہے (منو ۱۲۔ ۳۲)

غلبہ تموگن۔ جب تموگن کا ظہور اور باقی دو پوشیدہ ہوں۔ تب نہایت درجہ کا لالچ
جو سب پاپوں کی جڑ ہے۔ بڑھتا ہے۔ غایت درجہ کی سستی اور نیند نمودار ہو جاتی ہے
استقلال جاتا رہتا ہے بدمزاجی پیدا ہو جاتی ہے اور ناستکپن آجاتا ہے یعنی وید اور
ایشور پر شردھا نہیں رہتی۔ انتہ کرن میں تلون کی ترقی ہوتی ہے۔ طبیعت میں یکسوئی نہیں
رہتی۔ اور کئی عیبوں میں پھنس جاتا ہے ایسی صورتوں میں عالم آدمی کو علامت
تموگن سمجھنی چاہیئے (منو ۱۲۔ ۳۳)

نیز جس کام کے ہونے کے بعد یا اس کے کرتے ہوئے یا کرنے کی خواہش کے وقت
اپنی آتما کو شرم تامل اور خوف معلوم ہو۔ تب یعنی اس فعل کے وقت سمجھو کہ مجھ میں بہت

आरम्भरुचिताऽधैर्यमसत्कार्यपरिग्रहः ।
विषयोपसेवा चाजस्रं राजसं गुणलक्षणम् ॥ १० ॥
लोभः स्वप्नोऽधृतिः क्रौर्यं नास्तिक्यं भिन्नवृत्तिता ।
याचिष्णुता प्रमादश्च तामसं गुणलक्षणम् ॥ ११ ॥
यत्कर्म कृत्वा कुर्वंश्च करिष्यंश्चैव लज्जति ।
तज्ज्ञेयं विदुषा सर्वं तामसं गुणलक्षणम् ॥ १२ ॥
येनास्मिन्कर्मणा लोके ख्यातिमिच्छति पुष्कलाम् ।
न च शोचत्यसम्पत्तौ तद्विज्ञेयं तु राजसम् ॥ १३ ॥
यत्सर्वेणेच्छति ज्ञातुं यन्न लज्जति चाचरन् ।
येन तुष्यति चात्मास्य तत्सत्त्वगुणलक्षणम् ॥ १४ ॥
तमसो लक्षणं कामो रजसस्त्वर्थ उच्यते ।
सत्त्वस्य लक्षणं धर्मः श्रैष्ठ्यमेषां यथोत्तरम् ॥ १५ ॥
मनु० अ० १२ ॥ (श्लो० ८ । ९ । २५-३३ । ३५-३८)

(منو ۱۲ ۔ ۸ و ۹ و ۲۵ لغایت ۳۳ و ۳۵ لغایت ۳۸)

اعمال و نتائج کی تاثیر| یعنی انسان اپنی اعلیٰ درمیانہ اور ادنےٰ درجہ کی عادتوں کو جان کر عمدہ خصلتوں کو اختیار کرکے درمیانہ اور ادنےٰ کو چھوڑ دیوے اور یہ بھی یقین سمجھے کہ یہ جیو جس نیک یا بد کام کو من سے کرتا ہے اس کو من سے ۔ زبان سے کئے ہوئے کو زبان سے اور جسم سے کئے ہوئے کو جسم سے پاتا ہے ۔ یعنی سکھ دکھ کو بھوگتا ہے (منو ۱۲۔ ۸)

جو شخص بذریعہ جسم کے چوری کی دوسرے کی عورت سے صحبت نیک آدمیوں کی ہلاکت وغیرہ بدکام کرتا ہے ۔ اسکا جنم درخت وغیرہ نہ چلنے والے جسموں میں ہوتا ہے زبان سے کئے ہوئے پاپوں کے بدلے پرند اور مرگ (جنگلی چوپایہ) وغیرہ کا جسم اور من سے کئے ہوئے پاپوں کے بدلے چنڈال وغیرہ کا جسم ملتا ہے (منو ۱۲۔ ۹)

جیو کے جسم میں جو صفت سب سے زیادہ ہوتی ہے وہ صفت جیو کو اپنی مانند بنا دیتی ہے (منو ۱۲۔ ۲۵)

گنوں کی علامت| جب آتما میں گیان ہو تب ستوگن اور جب اگیان ہو تب تموگن اور جب آتما رغبت اور نفرت میں لگے تب رجوگن جاننا چاہیئے پرکرتی (مادہ) کے یہ تین گن دنیا کی تمام چیزوں میں محیط ہو کر رہتے ہیں (منو ۱۲۔ ۲۶)

तापसा यतयो विप्रा ये च वैमानिका गणाः ।
नक्षत्राणि च दैत्याश्च प्रथमा सात्त्विकी गतिः ॥ ८ ॥
यज्वान ऋषयो देवा वेदा ज्योतींषि वत्सराः ।
पितरश्चैव साध्याश्च द्वितीया सात्त्विकी गतिः ॥ ९ ॥
ब्रह्मा विश्वसृजो धर्मो महानव्यक्तमेव च ।
उत्तमां सात्त्विकीमेतां गतिमाहुर्मनीषिणः ॥ १० ॥
इन्द्रियाणां प्रसंगेन धर्मस्यासेवनेन च ।
पापान्संयान्ति संसारानविद्वांसो नराधमाः ॥ ११ ॥
(मनु० अ० १२ श्लोक ४० । ४२—५० । ५२)

(منو ۱۲-۴۰-۴۲ لغایت ۵۰-۵۲)

یہ گنوں کا پھل (۱) جو انسان ستوگن والے ہیں وہ دیو یعنی عالموں کا درجہ، جو رجوگنی ہیں وہ متوسط درجہ کے انسانوں کی گتی اور جو تموگن والے ہیں وہ نیچ گتی (ادنیٰ درجہ) کو پاتے ہیں (منو ۱۲-۴۰)

جو نہایت درجہ کے تموگنی ہیں وہ نہ چلنے والے درخت وغیرہ کا، کیڑے مکوڑوں کا، مچھلی، سانپ، کچھوے، مویشی اور مرگ (جنگلی چوپایہ) وغیرہ کا جنم پاتے ہیں (منو ۱۲-۴۲) جو اوسط درجہ کے تموگنی ہیں وہ ہاتھی، گھوڑا، شودر، ملیچھ اور قابل مذمت کام کرنے والے شیر، پلنگ اور خوک یعنی سؤر کا جنم پاتے ہیں (منو ۱۲-۴۳) جو اچھے تموگنی ہیں وہ بھاٹ (ڈوم) یعنی جو کبت وغیرہ بنا کر لوگوں کی تعریف کرتے ہیں، خوبصورت پرند، مکار آدمی یعنی اپنے سکھ کے لئے اپنی تعریف کرنے والے، راکشس یعنی موذی آدمی اور پشاچ یعنی بدچلن لوگ ہوتے ہیں، جو شراب وغیرہ کی عادت اختیار کرتے ہیں اور پلید رہتے ہیں۔ یہ اعلیٰ تموگنی کرموں کا پھل ہے (منو ۱۲-۴۴) جو نیچ رجوگنی ہیں وہ جھلا یعنی تلوار وغیرہ سے ہلاک کرنے والے یا کدال وغیرہ سے کھودنے والے ملاح یعنی کشتی وغیرہ کو چلانے والے نٹ جو بانس وغیرہ پر چڑھنا اترنا وغیرہ اور کودنے کے کرتب کرتے ہیں، ہتھیار بند ملازم اور شراب خوری کی عادت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ایسے ایسے جنم پانا نیچ رجوگن کا نتیجہ ہوتا ہے۔ (منو ۱۲-۴۵) جو متوسط درجہ کے رجوگنی ہوتے ہیں وہ راجہ، کشتری ورن والے یعنی اہل سیف کے زمرہ میں سے راجاؤں کے پروہت، بحث اور

بڑھا ہوا تموگن ہے (منو ۱۲-۳۵)
غلبہ رجوگن۔ جب جیو آتما کسی کام کے کرنے سے بڑائی نام وری چاہتا ہے مفلس ہونے پر بھی نقال اور بھاٹ وغیرہ کو انعام دینا نہیں چھوڑتا تب سمجھنا چاہیئے کہ مجھ میں رجوگن زبردست ہے (منو ۱۲-۳۶)
غلبہ ستوگن۔ جب انسان کی آتما سب سیکھنے کی خواہش کرے خوبیاں حاصل کرتی چلی جائے اچھے کاموں میں شرم نہ کرے اور جس کام سے آتما خوش ہو یعنی دھرم ہی کے چلن میں رغبت رہے تب سمجھنا چاہیئے کہ مجھ میں ستوگن غالب ہے۔ (منو ۱۲-۳۷)

تینوں گنوں کے عام اور مختصر حالات

تموگن کی علامت نفسانیت رجوگن کی پہچان دنیوی سامان کے جمع کرنے کی خواہش اور ستوگن کی علامات دھرم کی پابندی کرنا ہو۔ لیکن تموگن سے رجوگن اور رجوگن سے ستوگن اچھا ہے۔ (منو ۱۲-۳۸)

اب جس جس گن سے جیو آتما جس جس گتی یعنی درجہ کو پاتا ہے اُس کو آگے لکھتے ہیں۔

देवत्वं सात्त्विका यान्ति मनुष्यत्वञ्च राजसाः ।
तिर्यक्त्वं तामसा नित्यमित्येषा त्रिविधा गतिः ॥ १ ॥
स्थावराः कृमिकीटाश्च मत्स्याः सर्पाश्च कच्छपाः ।
पशवश्च मृगाश्चैव जघन्या तामसी गतिः ॥ २ ॥
हस्तिनश्च तुरङ्गाश्च शूद्रा म्लेच्छाश्च गर्हिताः ।
सिंहा व्याघ्रा वराहाश्च मध्यमा तामसी गतिः ॥ ३ ॥
चारणाश्च सुपर्णाश्च पुरुषाश्चैव दाम्भिकाः ।
रक्षांसि च पिशाचाश्च तामसीषूत्तमा गतिः ॥ ४ ॥
झल्ला मल्ला नटाश्चैव पुरुषाः शस्त्रवृत्तयः ।
द्यूतपानप्रसक्ताश्च जघन्या राजसी गतिः ॥ ५ ॥
राजानः क्षत्रियाश्चैव राज्ञां चैव पुरोहिताः ।
वादयुद्धप्रधानाश्च मध्यमा राजसी गतिः ॥ ६ ॥
गन्धर्वा गुह्यका यक्षा विबुधानुचराश्च ये ।
तथैवाप्सरसः सर्वा राजसीषूत्तमा गतिः ॥ ७ ॥

انسان رجوگن اور تموگن کے کاموں سے من کو روک کے اور خالص ستوگن کے کاموں سے
بھی من کو روک کر خالص ستوگنی ہو۔ پھر اس کو نرودھ کر کے (روک کر) ایکاگر یعنی ہمہ تن متوجہ طبیعت
ہو یعنی ایک پرماتما اور دھرم کے کام میں لگے۔ سب سے اعلیٰ حصہ چت (قوت متخیلہ) کو ٹھہرا
رکھے اسے نرودھ کہتے ہیں۔ یعنی من کی حرکتوں کو سب طرف سے روک دینا یوگ شاستر
(۲) جب چت یکاگر اور نرودھ ہو جاتا ہے تب سب کے دیکھنے والے ایشور کی ذات میں
جیو آتما کا قیام ہوتا ہے (یوگ ۱-۳) الغرض ایسی ایسی تدبیریں مکتی کیلئے کرنی چاہئیں اور
دکھوں کا دفعیہ مکتی سے ہے ۔ ۵۰ ۔

अथ त्रिविधदुःखात्यन्तनिवृ
त्तिरत्यन्तपुरुषार्थः ॥

سانکھیہ ۱-۱

تین قسم کے دکھوں کو بالکل مٹانا نہایت درجہ کا پرشارتھ (مقصد روحانی) ہے (منتر جسم
یہ سوتر سانکھیہ درشن کا ہے) ادھیاتمک یعنی اکا ئیت متعلق جسم آدھی بھوتک یعنی دوسرے
جانداروں سے تکلیف پہنچنا۔ آدھی دیوک یعنی جو حد سے زیادہ بارش حد سے زیادہ
گرمی اور حد سے زیادہ سردی اور من اور حواس کی بیقراری سے تکلیف پیدا ہوتی
ہے۔ ان تین قسم کے دکھوں کو ہٹا کر مکتی پانا نہایت درجہ کا پرشارتھ (مقصد روحانی) ہے۔
اس سے آگے نیک و بد چلن اور خوردنی و ناخوردنی اشیاء کے بارہ میں لکھیں گے ۔

یہ شری سوامی دیانند سرسوتی جی کی شگفتہ عبارت سے آراستہ ستیارتھ پرکاش کا نواں
باب در بارہ مکتی ختم ہوا۔

متقدمہ بازی کرنے والے سفیر و وکیل، بیرسٹر، محکمہ جنگی کے افسر کا جنم پاتے ہیں (منو ۱۲-۴۶)

جو عمدہ رجوگنی ہیں۔ وہ گندھرب یعنی گانے والے گھیک یعنی باجہ بجانے والے یکش یعنی دولت مند۔ عالموں کے خدمت گار اور اپسرا یعنی خوبصورت عورت کا جنم پاتے ہیں۔ (منو ۱۲-۴۷)

جو تپ کرنیوالے جتی سنیاسی۔ وید پاٹھی۔ ویمان بھبارہ چلانیوالے علم ہیئت کے عالم اور حکیم یعنی جسم کو سلامت رکھنے والے ہوتے ہیں۔ انکو ابتدائی درجہ کے ستوگنی اعمال کا نتیجہ سمجھو (منو ۱۲-۴۸)

جو متوسط درجہ کے ستوگن کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ وہ جیو یجنہ کرنیوالے وید کے معنی کو جاننے والے عالم وید کے علم اور بجلی وغیرہ کے علم اور وقت کے علم کے واقف محافظ اور گیانی دعا مانگنے والے ہوتے ہیں۔ (منو ۱۲-۴۹) یعنی جن کی خدمت ویدی کامیابی کیلئے ضروری ہوتی ہے ایسے انسان کا جنم پاتے ہیں (منو ۱۲-۴۹) جو اعلیٰ درجہ کے ستوگنی ہو کر عمدہ ترین کام کرتے ہیں وہ برہما یعنی سب ویدوں کو جاننے والے وشوسرج "یعنی علم قانون قدرت کو جان کر قسم قسم کے ویمان (تیارہ) وغیرہ سواریاں بنانے والے دھارمک اور سب سے اعلیٰ عقل والے ہوتے ہیں اور اویکت (اور دیوں) کے جنم یعنی کثیف حالت پرکرتی یعنی لطیف علت مادی پر غلبہ پانے میں کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ (منو ۱۲-۵۰) جو حواس کے تابع ہو کر نفس پرست اور دھرم کو چھوڑ کر ادھرم کو کام میں لانیوالے جاہل ہیں۔ وہ انسانوں میں نیچ اور برے دکھیوں کے جنم پاتے ہیں (منو ۱۲-۵۱) اس طرح سے جو انسان ستوگن رجوگن اور تموگن کے غلبہ سے جس جس قسم کا کام کرتا ہے اسکو اسی قسم کا نتیجہ ملتا ہے۔

نکتی کے لئے مہایوگی ہونا ۔۔ جو مکت ہونے میں سرگرم ہیں۔ وہ گن اتیت" ہو کر یعنی ان سب تینوں گنوں کی تاثیرات میں نہ پھنسنے کے ذریعہ سے مہایوگی ہو کر مکتی کی تدبیر کریں چنانچہ لکھا ہے۔ یوگ (۱-۲)

योगश्चित्तवृत्तिनिरोधः ॥ १ ॥ (पा० १ । २)

तदा द्रष्टुः स्वरूपेऽवस्थानम् ॥ २ ॥ (पा० १ । ३) یوگ (۱-۳)

چت کو روکنا ۔۔ چت کی برتیوں (حرکتوں) کا نرودھ (روکنا) یوگ ہے (تب) ایشور کے سروپ یعنی ذات میں قیام ہوتا ہے۔ (مترجم) یہ یوگ شاستر مصنفہ پتنجلی منی کے سوتر ہیں۔

वेदः स्मृतिः सदाचारः स्वस्य च प्रियमात्मनः ।
एतच्चतुर्विधं प्राहुः साक्षाद्धर्मस्य लक्षणम् ॥ ९ ॥
अर्थकामेष्वसक्तानां धर्मज्ञानं विधीयते ।
धर्मं जिज्ञासमानानाम् प्रमाणं परमं श्रुतिः ॥ १० ॥
वैदिकैः कर्मभिः पुण्यैर्निषेकादिर्द्विजन्मनाम् ।
कार्य्यः शरीरसंस्कारः पावनः प्रेत्य चेह च ॥ ११ ॥
केशान्तः षोडशे वर्षे ब्राह्मणस्य विधीयते ।
राजन्यबन्धोर्द्वाविंशे वैश्यस्य द्व्यधिके ततः ॥ १२ ॥

منو ۲ ۔ ۱-۵ ۔ ۶ ۔ ۸ ۔ ۹ ۔ ۱۰ ۔ ۱۲ ۔ ۲۶ ۔ ۶۵

نیکوں اور اپنی ضمیر کے مطابق عمل — ۱۔ انسان کو ہمیشہ اس بات کا دھیان رکھنا چاہیئے۔ کہ ولبستگی (راگ) اور نفرت (دویش) سے بچے ہوئے عالم لوگ جس پر ہمیشہ عمل کریں۔ اور جسکو دل یعنی آتما سے سچا فرض سمجھیں۔ وہی دھرم تسلیم اور تعظیم کے قابل ہے (منو ۲-۱)

کام آتمتا اور اکامتا اچھی نہیں — ۲۔ کیونکہ اس دنیا میں نہایت درجہ کا خواہشمند ہونا اور بلا خواہش کے ہونا اچھا نہیں ہے۔ ویدوں کے معانی کو جاننا اور ویدوں میں بیان کئے ہوئے فرائض یہ سب خواہش ہی سے پورے ہو سکتے ہیں۔ (منو ۲-۲)

کوئی آدمی بے ارادہ نہیں ہو سکتا — ۳۔ اگر کوئی کہے کہ میں بے خواہش اور نشکام ہو جاؤں۔ تو وہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سب کام یعنی یگیہ راستگوئی وغیرہ برت (عہد) یم اور نیم کے فرائض وغیرہ ارادہ کرنے ہی سے عمل میں آ سکتے ہیں۔ (منو ۲-۳)

کوئی حرکت بلا خواہش نہیں ہو سکتی — ۴۔ کیونکہ جو جو ہاتھ پاؤں آنکھ من وغیرہ کی حرکات ہیں۔ وہ سب خواہش ہی سے ہوتی ہیں۔ اگر خواہش نہ ہو تو آنکھ کا کھولنا اور بند کرنا بھی نہیں ہو سکتا۔ (منو ۲-۴)

دھرم کی بنیاد چار چیزیں ہیں — ۵۔ اس لئے تمام وید۔ منوسمرتی اور رشیوں کی تصنیف کئے ہوئے شاستر۔ نیک آدمیوں کے چلن اور جس جس کام کے کرنے میں اپنا آتما خوش رہے۔ یعنی جنمیں خوف و شک اور شرم نہ ہو۔ ان کاموں کو عمل میں لانا واجب ہے۔ دیکھو جب کوئی آدمی جھوٹ بولنے اور چوری وغیرہ کرنے کی خواہش کرتا ہے۔ تو اسی وقت اس کے آتما میں خوف شک

دسواں باب

اب آچار (آناچار) اخلاق و عدم اخلاق اور بھکشیہ ابھکشیہ (کھانے نہ کھانے کی چیزوں) کا ذکر کریں گے۔

آچار اناچار کی تعریف

اب جو دھرم کے اعمال یعنی خلقی بھلے لوگوں کی صحبت علم حق حاصل کرنے کی رغبت وغیرہ کو "آچار" (اخلاق) اور انکے برعکس کو "اناچار" (عدم اخلاق) کہتے ہیں۔ اس کا بیان کیا جاتا ہے۔

آچار اناچار کی تشریح

विद्वद्भिः सेवितः सद्भिर्नित्यमद्वेषरागिभिः ।
हृदयेनाभ्यनुज्ञातो यो धर्मस्तन्निबोधत ॥ १ ॥

कामात्मना न प्रशस्ता न चैवेहास्त्यकामता
काम्यो हि वेदाधिगमः कर्मयोगश्च वैदिकः

सङ्कल्पमूलः कामो वै यज्ञाः सङ्कल्पसम्भवाः :
व्रतानि यमधर्माश्च सर्वे सङ्कल्पजाः स्मृताः ॥ ३ ॥

अकामस्य क्रिया काचिद् दृश्यते नेह कर्हिचित् ।
यद्यद्धि कुरुते किञ्चित् तत्तत्कामस्य चेष्टितम् ॥ ४ ॥

वेदोऽखिलो धर्ममूलं स्मृतिशीले च तद्विदाम् ।
आचारश्चैव साधूनामात्मनस्तुष्टिरेव च ॥ ५ ॥

सर्वन्तु समवेक्ष्येदं निखिलं ज्ञानचक्षुषा ।
श्रुतिप्रामाण्यतो विद्वान् स्वधर्मे निविशेत वै ॥ ६ ॥

श्रुतिस्मृत्युदितं धर्ममनुतिष्ठन् हि मानवः ।
इह कीर्त्तिमवाप्नोति प्रेत्य चानुत्तमं सुखम् ॥ ७ ॥

ोऽवमन्येत ते मूले हेतुशास्त्राश्रयाद् द्विजः ।
साधुभिर्बहिष्कार्यो नास्तिको वेदनिन्दकः ॥ ८ ॥

ور جھوٹھ بھی بادسا میں وجہا تی ہے (منو ۱۵۹)

مزید تشریح

इन्द्रियाणां विचरतां विषयेष्वपहारिषु ।
संयमे यत्नमातिष्ठेद्विद्वान् यन्तेव वाजिनाम् ॥ १ ॥
इन्द्रियाणां प्रसङ्गेन दोषमृच्छत्यसंशयम् ।
सन्नियम्य तु तान्येव ततः सिद्धिं नियच्छति ॥ २ ॥
न जातु कामः कामानामुपभोगेन शाम्यति ।
हविषा कृष्णवर्त्मेव भूय एवाभिवर्द्धते ॥ ३ ॥
वेदास्त्यागश्च यज्ञाश्च नियमाश्च तपांसि च ।
न विप्रदुष्टभावस्य सिद्धिं गच्छन्ति कर्हिचित् ॥ ४ ॥
वशे कृत्वेन्द्रियग्रामं संयम्य च मनस्तथा ।
सर्वान् संसाधयेदर्थानक्षिण्वन् योगतस्तनुम् ॥ ५ ॥
श्रुत्वा स्पृष्ट्वा च दृष्ट्वा च भुक्त्वा घ्रात्वा च यो नरः ।
न हृष्यति ग्लायति वा स विज्ञेयो जितेन्द्रियः ॥ ६ ॥
नापृष्टः कस्यचिद् ब्रूयान्न चान्यायेन पृच्छतः ।
जानन्नपि हि मेधावी जडवल्लोक आचरेत् ॥ ७ ॥
वित्तं बन्धुर्वयः कर्म विद्या भवति पञ्चमी ।
एतानि मान्यस्थानानि गरीयो यद्यदुत्तरम् ॥ ८ ॥
अज्ञो भवति वै बालः पिता भवति मन्त्रदः ।
अज्ञं हि बालमित्याहुः पितेत्येव तु मन्त्रदम् ॥ ९ ॥
न हायनैर्न पलितैर्न वित्तेन न बन्धुभिः ।
ऋषयश्चक्रिरे धर्मं योऽनूचानः स नो महान् ॥ १० ॥
विप्राणां ज्ञानतो ज्यैष्ठ्यं क्षत्रियाणां तु वीर्यतः ।
वैश्यानां धान्यधनतः शूद्राणामेव जन्मतः ॥ ११ ॥

اور شرم ضرور پیدا ہوتے ہیں۔ اس لیے وہ کام کرنے کے لائق نہیں ہے (منو ۲-۶)

ان چاروں پر غور کریں ۶۔ انسان کو چاہیے کہ ان تمام وید، شاستر، نیک آدمیوں کے چلن اور اپنے آتما کے غیر مخالف باتوں کو گیان کی آنکھ سے اچھی طرح غور کر کے اپنے ضمیر کے مطابق جو دھرم ہو۔ اس پر ایشر سیکہ شرتی (وید) کے مطابق ہو مصروف ہو (منو ۲-۸)

دھرم پر چلنے کا نتیجہ ۷۔ کیونکہ جو انسان وید میں اور ویدوں کے غیر مخالف سمرتیوں میں بیان کیے ہوئے دھرم پر چلتا ہے۔ وہ اس دنیا میں نیک نامی اور مرنے کے بعد اعلیٰ ترین راحت حاصل کرتا ہے۔ (منو ۲-۹)

ناستک ذات سے خارج ۸۔ شرتی وید کو اور سمرتی دھرم شاستر کو کہتے ہیں۔ ان کے ذریعے تمام کرنے اور نہ کرنے کی باتوں کا یقین کر لینا چاہیے۔ جو شخص وید اور وید کے مطابق اہل کمال کی تصانیف کی توہین کرے۔ اس کو نیک لوگ جاتی (ملت) سے خارج کر دیویں کیونکہ جو شخص وید کی مذمت کرتا ہے وہی ناستک (ملحد) کہلاتا ہے (منو ۲-۱۱)

دھرم کے چار معیار ۹۔ اسلئے وید، سمرتی، نیک لوگوں کا چلن اور اپنے آتما کے گیان کے غیر مخالف اپنا پسندیدہ چلن یہ چار دھرم کے معیار ہیں۔ یعنی انہی سے دھرم کی پہچان ہوتی ہے (منو ۲-۱۲)

دھرم کا گیان کس کو ۱۰۔ لیکن جو شخص مال و دولت کے لالچ اور کام یعنی لذات میں پھنسا ہوا نہیں ہوتا اسی کو دھرم کا گیان ہوتا ہے۔ جو لوگ دھرم کو جاننے کی خواہش کریں۔ ان کے لیے وید ہی اعلیٰ سند ہے (منو ۲-۱۳)

بچوں کا سنسکار ۱۱۔ اسی لیے واجب ہے کہ ویدوں میں بیان کیے ہوئے نیک اعمال سے برہمن، کشتری اور ویش اپنے بچوں کا گربھا دان وغیرہ سنسکار کریں جو اس جنم اور دوسرے جنم میں پاک کرنیوالا ہے (منو ۲-۲۶)

سر کے بال داڑھی وغیرہ ۱۲۔ برہمن کے سولھویں، کشتری کے بائیسویں، ویش کے چوبیسویں سال میں کیشانت کرم، یعنی مونڈن ہو جانا چاہیے۔ یعنی اس رسم کے بعد صرف چوٹی رکھ کر باقی داڑھی مونچھ اور سر کے بال ہمیشہ منڈواتے رہنا چاہیے۔ اور پھر کبھی نہ رکھنا چاہیے۔ اگر ملک بہت سرد ہو تو اپنی مرضی ہے کہ جتنے چاہے۔ بال رکھے اور اگر بہت گرم ملک ہو تو چوٹی سمیت سب کٹوا دینے چاہئیں۔ کیونکہ سر پر بال رہنے سے گرمی زیادہ ہوتی ہے اور اس سے عقل کم ہو جاتی ہے۔ داڑھی مونچھ رکھنے سے کھانا پینا اچھی طرح ہضم نہیں ہو سکتا

न तेन वृद्धो भवति येनास्य पलितं शिरः ।
यो वै युवाप्यधीयानस्तं देवा स्थविरं विदुः ॥ १२ ॥
यथा काष्ठमयो हस्ती यथा चर्ममयो मृगः ।
यश्च विप्रोऽनधीयानस्त्रयस्ते नाम बिभ्रति ॥ १३ ॥
अहिंसयैव भूतानां कार्यं श्रेयोऽनुशासनम् ।
वाक् चैव मधुरा श्लक्ष्णा प्रयोज्या धर्ममिच्छता ॥ १४ ॥

منو ادھیائے ۲۔ ۸۸۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۱۰۰۔ ۹۸۔ ۱۱۰۔ ۱۲۶۔ ۱۵۳ سے ۱۵۶۔ ۱۵۸ تک

حواس کو قابو میں رکھنا ۱۔ انسان کا اعلیٰ درجہ کا چلن یہ ہے کہ جو حواس دل کو فریفتہ کرنے والی چیزوں میں لگاتے ہیں۔ اُنکے روکنے کی کوشش کرے جس طرح گاڑی چلانیوالا گھوڑوں کو روک کر سیدھے راستے پر چلاتا ہے۔ اسی طرح اُن کو اپنے بس میں کر کے ادھرم کے راستہ سے ہٹا کر ہمیشہ دھرم کے راستہ پر چلایا کرے (منو ۲۔ ۸۸)

کیونکہ اس کے سوائے دھرم نہیں ہوسکتا ۲۔ کیونکہ حواس کو لذات میں پھنسانے اور ادھرم پر چلانے سے انسان یقیناً پاپ کماتا ہے اور جب اُنکو مغلوب کر کے دھرم میں چلاتا ہے۔ تبھی مقصد مطلوبہ میں کامیابی حاصل کرتا ہے (منو ۲۔ ۹۳)

بھوگنے سے خواہش کم نہیں ہوتی ۳۔ یہ بات تحقیق ہے کہ جس طرح آگ میں لکڑی اور گھی ڈالنے سے آگ بڑھتی جاتی ہے۔ اسی طرح لذات کے متواتر بھوگنے سے خواہش کبھی سیر نہیں ہوتی۔ بلکہ بڑھتی جاتی ہے۔ اس لئے انسان کو لذات میں کبھی نہیں پھنسنا چاہیئے (منو ۲۔ ۹۴)

مغلوب الحواس کی ناکامیابی ۴۔ جو آدمی غالب الحواس نہیں ہے۔ اس کو دُشٹ (بدذات) کہتے ہیں اسکو باوجود کوشش کرنے کے نہ وید کے گیان۔ نہ ترک دُنیا۔ نہ یگیہ۔ نہ نیم اور نہ دھرم پر چلنے میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ سب باتوں میں غالب الحواس دھارمک آدمی کو کامیابی حاصل ہوتی ہے (منو ۲۔ ۹۷)

غالب الحواس کی کامیابی ۵۔ اسلئے پانچ حواس فعلی۔ پانچ حواس علمی اور گیارہویں من کو اپنے بس میں کر کے مناسب خوراک و تفریح سے جسم کی حفاظت کرتا ہوا سب مقاصد

سب جانداروں کی بھلائی کا اپدیش کرے اور اپدیش کیوقت زبان شیریں اور ملائم بولے جو سچے اپدیش سے دہرم کی ترقی اور ادہرم کو پامال کرتے ہیں۔ وہ لوگ مبارک ہیں (منو ۲ - ۱۵۹)

صفائی رکھنا روزمرہ غسل کرے۔ پوشاک۔ کھانے پینے کی چیزیں۔ رہنے کی جگہ سب صاف رکھے۔ کیونکہ ان کے صاف رہنے سے دل کی صفائی، اور تندرستی حاصل ہو کر ہمت بڑھتی ہے۔ صفائی اتنی کرنی واجب ہے۔ جس سے میل اور بدبو دور ہو جائے۔

आचारः प्रथमो धर्म्मः श्रुत्युक्तः स्मार्त्त एव च ।

(منو ۱ - ۱۰۸)

وید و سمرتی پر چلنا ہی نیک چلنی ہے ۴۔ جو راست گوئی وغیرہ کا کرنا ہے۔ وہی وید اور سمرتی کا کہا ہوا آچار (چلن) ہے (منو ۱ - ۱۰۸)۔

मामो वधीः पितरं मोत मातरम् ॥ [यजु० १६ । १५]

یجر ۱۶ - ۱۵

आचार्य्य उपनयमानो ब्रह्मचारिणमिच्छते ॥

अथर्व० कां० ११ । व० १५

اتھروید ۱۱ - ۱۵ - ۱۷

मातृदेवो भव । पितृदेवो भव । आचार्य्यदेवो भव । अतिथि देवो भव । तैत्तिरीयारण्यके ॥ प्र० ७ अनु० ११] - تیتری اپنشد ۷ -

دیو پوجا سب کا فرض ہے ۵۔ ماں۔ باپ۔ آچاریہ اور اتتھی کی خدمت کرنے کو دیو پوجا کہتے ہیں اور جس جس کام سے جہان کی بہبودی ہو وہ کام کرنا اور نقصان پہنچانے والے کام چھوڑ دینا ہی انسان کا اعلیٰ فرض ہے۔

بدصحبت ترک کرنی چاہیئے ۶۔ کبھی ناستک۔ شہوت پرست۔ دغاباز۔ دروغ گو۔ خودغرض فریبی۔ حیلہ ساز وغیرہ بُرے آدمیوں کی صحبت نہ کرے۔ آپت (اہل کمال) یعنے جو سچ بولنے والے دہرماتما ہیں۔ اور جن کو دوسروں کی بہبودی عزیز ہے۔ ہمیشہ ان کی صحبت کرنے ہی کا نام "سریشٹ آچار" (پاکیزہ چلن) ہے۔

غیر ملکوں میں جانا ۷۔ سوال۔ آریہ ورت کے باشندوں کا آریہ ورت سے غیر ملکوں میں جانے سے "آچار" بگڑتا ہے۔ یا نہیں؟

جواب۔ یہ بات غلط ہے کہ جو بیرونی اور اندرونی پاکیزگی رکھتا اور راستگوئی وغیرہ پر عمل

بھلے آدمیوں سے واسطے عشق و نفرت اور دیگر دروغگوئی وغیرہ عیبوں کو چھوڑ
بلا خصومت ہونا اور محبت بہبودئی خلائق نیکوکاری وغیرہ کو اختیار کرنا عمدہ اچھا
(نیک اخلاق) ہے اور یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ دھرم ہمارے آتما اور فرائض کے ساتھ تعلق
رکھتا ہے۔ جب ہم اچھے کام کرتے ہیں۔ تو ہم کو مختلف ملکوں اور برّاعظموں میں جانے
کچھ بھی عیب نہیں لگ سکتا۔ عیب تو گناہ کے کام کرنے میں لگتے ہیں۔ لیکن اتنا ضرور
چاہیئے۔ کہ ویدوں میں بیان کیئے ہوئے دھرم کی تحقیق اور پاکھنڈ مت کی تردید کرنا ضرور
سیکھیں۔ تاکہ ہم کو کوئی شخص جھوٹی بات پر یقین نہ کرا سکے

دیشی بیوپار و حکومت

۱۱- کیا مختلف ملکوں اور برّاعظموں میں حکومت اور بیوپار کرنے کے بغیر
کبھی اپنے دیش کی ترقی ہو سکتی ہے؟ اگر اپنے ملک ہی میں اپنے ملک کے
باشندے معاملات کریں۔ اور غیر ملک والے ان کے ملک میں تجارت یا حکومت کریں
تو بجز مفلسی اور دکھ کے اور کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔

کھانے پینے کا بکھیڑا ڈالنے کی وجہ

۱۲- پاکھنڈی لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ اگر ہم ان کو علم سکھلا دینگے
اور ملک بملک جانے کی اجازت دے دینگے تو وہ عقلمند ہو کر ہمارے پاکھنڈ جال میں نہیں
پھنسینگے۔ جس سے ہماری توقیر اور روزی جاتی رہیگی۔ اسواسطے کھانے پینے میں
بکھیڑا ڈالتے ہیں۔ تاکہ وہ دوسرے ملک کو نہ جا سکیں۔ بیشک اتنا ضرور چاہیئے کہ
شراب اور گوشت کا استعمال کبھی بھولکر بھی نہ کریں

لڑائی کے موقعہ پر چوکا لگانا

۱۳- کیا تمام عقلمندوں کا اس بات پر اتفاق نہیں ہے کہ لڑائی
کے موقعہ پر سپاہ کا چوکا لگا کر رسوئی بنانا اور کھانا ضرور شکست کا
باعث ہے؟ کشتری لوگوں کیواسطے تو جنگ کے موقعہ پر ایک ہاتھ سے روٹی کھاتے اور
پانی پیتے جانا اور دوسرے ہاتھ سے دشمنوں کو گھوڑے۔ ہاتھی گاڑی پر سوار ہو کر یا پیادہ
چلتے جانا اور اپنی فتح کرنا ہی چاہیئے اور مفتوح ہو جانا ناجائز ہے۔ اسی جہالت کے
باعث ان لوگوں نے چوکا لگاتے لگاتے اور مخالفت کرتے کرتے تمام آزادی، خوشی
دولت حکومت علم اور ہمت پر چوکا پھیر دیا۔ اور اب ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں اور
خواہش کرتے ہیں۔ کہ کوئی چیز ملے۔ تو پکا کر کھائیں۔ مگر ایسا نہ ہونے کے باعث گویا
سارے آریہ ورت میں چوکا لگا کر سب کچھ تباہ کر دیا ہے؟

شادی پاتال میں جسکو امریکہ کہتے ہیں۔ وہاں کے راجہ کی بیٹی۔ الوپی کیساتھ ہوئی تھی۔ اگر مختلف ملکوں میں اور براعظموں میں جاتے آتے نہ ہوتے تو یہ سب باتیں کیونکر ہو سکتیں؟

(۴) منو میں جہازی محصول کا ذکر

منوسمرتی میں جو سمندر میں چلنے والے جہاز پر محصول لینا لکھا ہے وہ بھی آریہ ورت سے دیگر براعظموں میں جانے کیوجہ سے ہے

بھیم وغیرہ کا کرۂ زمین کے ملکوں میں جانا

اور جب مہاراجہ یدھشٹر نے "راج سوئیہ" یجنہ کیا تھا۔ اس میں تمام کرۂ زمین کے راجاؤں کو بلانے کی غرض سے نیوتہ دینے کے لئے بھیم وارجن۔ نکل اور سہدیو چاروں سمتوں میں گئے تھے۔ اگر عیب مانتے۔ تو کبھی نہ جاتے۔

غیر ملکوں میں نہ جانے کے نقصانات۔

۹۔ پس پہلے آریہ ورت کے لوگ بیوپار۔ کاروبار سلطنت۔ اور سیر کی خاطر تمام کرۂ زمین پر پھرا کرتے تھے۔ اور جو آجکل چھوت چھات اور دھرم بگڑ جانے کا وہم ہے وہ محض جاہلوں کے بہکانے اور بے علمی کے بڑھنے کیوجہ سے ہے۔ جو لوگ مختلف ممالک اور براعظموں میں جانے آنے میں وہم نہیں کرتے وہ مختلف ممالک کے کئی قسم کے لوگوں کے چال چلن رسم و رواج کے دیکھنے اپنا راج اور بیوپار بڑھانے سے بے خوف اور بہادر ہونے لگتے ہیں۔ اور اچھے طریقوں کو اختیار کرنے بری باتوں کے چھوڑنے پر [illegible] ہو کر بڑی جاہ و حشمت حاصل کرتے ہیں۔

(۶) غیر ملکوں میں جانا پاپ نہیں

۱۰۔ بھلا سخت [illegible] اور ملیچھ گھر میں پیدا ہوئی کسبیوں وغیرہ کی صحبت سے تو بھرشٹ آچاریہ (بدچلن) اور بے دھرم نہیں ہوتے مگر مختلف ملکوں کے اچھے اچھے لوگوں کیساتھ صحبت رکھنے میں چھوت اور عیب مانتے ہیں۔ یہ بات محض جہالت کی نہیں تو اور کیا ہے؟ ہاں اتنی وجہ تو ہے۔ کہ جو لوگ گوشت خوری اور شراب نوشی کرتے ہیں ان کے جسم اور منی وغیرہ رطوبتیں بدبو وغیرہ کے باعث پلید ہوتی ہیں۔ کہیں ان کی صحبت سے آریوں کو بھی یہ عیب نہ لگ جائیں۔ یہ بات تو ٹھیک ہے۔ لیکن جب ان سے معاملات کرنے اور ان کے اوصاف اختیار کرنے میں کوئی بھی عیب یا گناہ نہیں ہے۔ تو اُن کے شراب نوشی وغیرہ عیبوں کو چھوڑ کر ان کے اوصاف کو اختیار کریں تو اس میں کچھ بھی نقصان نہیں۔ چونکہ جاہل لوگ ان کے چھونے اور دیکھنے کو بھی گناہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے اُن سے جنگ کبھی بھی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ لڑائی میں اُن کو دیکھنا اور چھونا ضرور ہوتا ہے

کیونکہ جب شودر۔ چمار۔ بھنگی۔ مسلمان۔ عیسائی وغیرہ لوگ کھیتوں میں سے ایکھ کاٹتے چھیلتے پیل کر رس نکالتے ہیں۔ تب بول وبراز کرکے بغیر ہاتھ دھونے کے چھوتے اُٹھاتے اور رکھتے ہیں۔ آدھا گنا چوس۔ رس پکڑ آدھا اسی میں ڈالتے ہیں اور رس پکاتے کے وقت اس رس میں روٹی بھی پکا کر کھاتے ہیں۔ جب چینی بناتے ہیں تب پُرانے جوتے جن کے تلے میں پاخانہ وپیشاب گوبر دھول لگی رہتی ہے۔ انہی جوتوں سے اس کو روندتے ہیں۔ دودھ میں اپنے گھر کے جوٹھے برتنوں کا پانی ڈال لیتے ہیں۔ انہی میں گھی وغیرہ رکھتے ہیں اور آٹا پیسنے کے وقت بھی ویسے ہی جوٹھے ہاتھوں سے اُٹھاتے ہیں۔ اور پسینا بھی آٹے میں ٹپکتا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ اور پھل مول۔ کند کی بھی ایسی ہی کیفیت ہوتی ہے۔ جب ان چیزوں کو کھایا۔ تو گویا سب کے ہاتھ کا کھا لیا۔

| ان دیکھے میں عیب | ۱۷۔ سوال - پھل۔ مول وکند۔ رس وغیرہ نہ دیکھی چیزوں پر عیب نہیں ہے۔ |

جواب۔ واہ جی واہ! سچ ہے اگر ایسا جواب نہ دیتے تو کیا خاک کھاتے۔ گڑ شکر میٹھی لگتی ہے دودھ۔ گھی طاقت دیتا ہے۔ اسی لئے یہ مطلب کی بات بنائی ہے۔ بھلا اگر ان دیکھی چیز میں عیب نہیں تو اگر بھنگی یا مسلمان اپنے ہاتھوں سے بنا کر دوسرے مکان میں تم کو لا دے۔ تو کھا لوگے یا نہیں۔ اگر کہو کہ نہیں تو نہ دیکھے ہوئے میں بھی عیب ہُوا۔

| آپس میں کھانا پینا بھی اتفاق کے لئے ضروری ہے | ۱۸۔ البتہ مسلمان اور عیسائی وغیرہ شراب اور گوشت کھانے والوں کے ہاتھ کا کھانے سے شراب اور گوشت وغیرہ کھانے پینے |

کا عیب پیچھے لگ جاتا ہے۔ لیکن ہاں آریوں کا آپس میں ایک کھانا ہونے میں کوئی بھی عیب دکھائی نہیں دیتا۔ جب تک آپس میں ایک ہی عقیدہ ایک نفع نقصان ایک ہی سُکھ دُکھ نہ مانا جاوے۔ تب تک ترقی ہونا بہت مشکل ہے۔ لیکن محض کھانا پینا ایک ہونے سے صلاح نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جب تک بُری باتیں نہیں چھوڑتے اور اچھی باتیں اختیار نہیں کرتے۔ تب تک بجائے ترقی کے تنزل ہوتا ہے۔

| آریہ ورت میں غیر راج ہونے کے اسباب۔ | ۱۹۔ آریہ ورت میں غیر ملک والوں کا راج ہو ... کی پھوٹ اختلاف مذہب۔ برہم |

البتہ جہاں کھانا پکائیں۔ اس مکان کو دھونے لیپنے جھاڑ دینے اور کوڑا کرکٹ دُور کرنے میں ضرور کوشش کرنی چاہئے نہ کہ مسلمان اور عیسائیوں کی طرح غلیظ باورچیخانہ ہو

پکا اور کچا کھانا

۱۴۔سوال۔ سکھری (کچی) نکھری (پکی) کیا ہے؟

جواب۔ سکھری وہ ہے جو اناج پانی وغیرہ میں پکایا جاوے اور جو گھی دودھ میں پکاتے ہیں وہ نکھری یعنی پاک ہے یہ بھی ان دھوتوں (پیال بازوں) کا چلایا ہوا پاکھنڈ ہے۔ تاکہ جس میں گھی دودھ زیادہ لگے۔ اس کے کھانے میں لذت ہو اور پیٹ میں چکنی چیز زیادہ جاوے۔ اس لئے یہ حیلہ نکالا ہے ورنہ آگ سے یا موسم میں پکی ہوئی چیز پکی اور نہ پکی ہوئی کچی ہوتی ہے۔ اس طرح کا بھی پکا کھانا اور کچا نہ کھانا ہر موقعہ پر ٹھیک نہیں۔ کیونکہ چنے وغیرہ کچے بھی کھائے جاتے ہیں۔

کھانا پکانے والے شودر ہوں

۱۵۔سوال۔ دوج اپنے ہاتھ سے رسوئی بنا کر کھائیں یا شودر کے ہاتھ کی بنائی کھائیں۔

جواب۔ شودر کے ہاتھ کی بنائی کھائیں تاکہ برہمن کشتری اور ویش ورن والے عورت مرد علم پڑھانے امور سلطنت کے چلانے مویشی پالنے اور کھیتی و بیوپار کے کام میں مصروف رہیں مگر شودر کے برتن اور اس کے گھر کا پکا ہوا کھانا مصیبت کے وقت کے سوا نہ کھائیں سنو پرمان (آپستمبہ دھرم سوتر ۲-۲-۲-۴)-

आर्याधिष्ठिता वा शूद्राः संस्कर्तारः स्युः ॥ [आपस्तम्ब धर्मसूत्र । प्रपाठक २ । खण्ड २ । सूत्र ४]

آریوں کے گھر میں شودر یعنی بے علم عورت مرد کھانا پکانا وغیرہ خدمات کریں لیکن وہ جسم اور کپڑے وغیرہ صاف رکھیں۔ جب وہ آریوں کے گھر میں کھانا بنائیں۔ تو منہ باندھ کر بنائیں۔ تاکہ ان کے منہ سے جوٹھ اور نکلا ہوا سانس بھی کھانے میں نہ پڑے آٹھویں روز حجامت کرائیں ناخن کٹوائیں۔ نہا دھو کر کھانا بنایا کریں۔ آریوں کو کھلا کر آپ کھائیں

چھوت چھات

۱۶۔سوال۔ شودر کی چھوئی رسوئی کے کھانے میں جب عیب لگاتے ہیں۔ تو اس کے ہاتھ کا بنایا ہوا کس طرح کھا سکتے ہیں۔

جواب۔ یہ بات من گھڑت اور جھوٹی ہے۔ کیونکہ جنہوں نے گڑ۔ چینی۔ گھی۔ دودھ آٹا ساگ۔ پھل مول کھایا۔ انہوں نے گویا تمام جہان بھر کے ہاتھ کا بنا ہوا اور جھوٹا کھا لیا

ایک پیڑھی میں چار لاکھ چہتر ہزار چھ سو آدمیوں کو سکھ پہنچتا ہے۔ ایسے جانوروں کو
کو نہ کبھی ماریں نہ مارنے دیں۔ مثلاً کوئی گائے بیس سیر اور کوئی دو سیر دودھ روزانہ
دے تو اوسطاً گیارہ سیر دودھ فی گائے ہو۔ کوئی گائے اٹھارہ اور کوئی چھ ماہ تک
دودھ دیتی ہے۔ اس کی بھی اوسط بارہ ماہ ہوئی۔ اب ہر ایک گائے کے عمر بھر کے دودھ
سے (۲۴۹۶۰) چوبیس ہزار نو سو ساٹھ آدمی ایک دفعہ سیر ہو سکتے ہیں۔ اس کی چھ
بچھڑیاں اور چھ بچھڑے ہوتے ہیں۔ ان میں سے دو مر جائیں تو بھی دس رہے۔ ان میں
سے پانچ بچھڑیوں کے عمر بھر کے دودھ کو ملا کر ۱۲۴۸۰۰ آدمی سیر ہو سکتے ہیں۔ اب
رہے پانچ بیل وہ جنم بھر میں کم از کم پانچ ہزار من اناج پیدا کر سکتے ہیں۔ اس اناج میں
سے ہر ایک آدمی تین پاؤ کھائے۔ تو اڑھائی لاکھ آدمی سیر ہو سکتے ہیں۔ دودھ اور اناج
ملا کر ۳۷۴۸۰۰ آدمی سیر ہوتے ہیں۔ دونوں عدد ملا کر ایک گائے کی پشت میں ۴۷۵۶۰۰
آدمی ایک دفعہ پرورش پاتے ہیں۔ اور اگر پشت در پشت بڑھا کر حساب کریں تو بے شمار
آدمیوں کی پرورش ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں بیل گاڑی کھینچنے اور سواری اور بوجھ اٹھانے
وغیرہ کے کام کرنے سے آدمیوں کے واسطے بہت مفید ہوتے ہیں۔ اور گائے دودھ کے
لحاظ سے زیادہ مفید ہوتی ہے۔

دوم بھینس کے فوائد جس طرح بیل مفید ہوتے ہیں اسی طرح بھینسے بھی ہیں۔ لیکن گائے
کے دودھ اور گھی سے جس قدر عقل بڑھنے سے فوائد ہوتے ہیں۔ اس قدر بھینس کے دودھ سے
نہیں۔ اسی وجہ سے آریوں نے گائے کو سب سے مفید مانا ہے۔ اور جو کوئی دوسرا صاحب علم ہوگا وہ بھی اسی طرح سمجھے گا۔

سوم بکری بھیڑ وغیرہ کے فوائد بکری کے دودھ سے پچیس ہزار نو سو بیس آدمیوں کی پرورش ہوتی ہے
اسی طرح ہاتھی گھوڑے اونٹ بھیڑ گدھے وغیرہ سے بھی بڑے فائدے ہوتے ہیں

مفید جانوروں کی کمی سے نقصان ان جانوروں کے مارنے والوں کو سب انسانوں کا قاتل جاننا چاہیئے۔
جب آریوں کا راج تھا تو یہ نہایت مفید جانور گائے وغیرہ نہیں مارے
جاتے تھے تب ہی آریہ ورت اور کرۂ زمین کے دیگر ملکوں میں انسان اور حیوان بڑی آسائش
سے رہتے تھے۔ کیونکہ دودھ گھی بیل وغیرہ جانوروں کی کثرت ہونے سے کھانے پینے کی
چیزیں عمدہ اور با افراط میسر ہوتی تھیں۔ جب سے غیر ملک کے گوشت خور لوگ اس ملک میں آکر
گائے وغیرہ جانوروں کے مارنے والے شراب خور حکمران ہوئے ہیں تب سے برابر آریوں کا دکھ بڑھتا جاتا ہے کیونکہ

یچپن میں بلا سوئمبر (زوجین کی رضامندی) کے شادیاں ہونا - اِدّان میں پھنسنا
گمونی وغیرہ بدعادات - وید ودیا کا پرچار نہ کرنا وغیرہ بُرے کام ہیں - جب آپسمیں
بھائی لڑتے ہیں - تب ہی تیسرا بدیشی آکر پنچ بن بیٹھا ہے -

عارت کی جنگ
ٹ کا نتیجہ تھا

۲۰ - کیا تم لوگ مہابھارت کی باتیں بھی جو پانچہزار برس پہلے ہوئی تھیں - بھول گئے؟ دیکھو! مہابھارت کی جنگ میں سب لوگ
میں سواریوں پر کھاتے پیتے تھے - آپس کی پھوٹ سے کورو پانڈو اور یادوؤں کا
اس ہو گیا - وہ تو ہو گیا لیکن ابتک بھی وہی مرض پیچھے لگا ہوا ہے نہ جانے یہ خوفناک راکشس
چھوٹے گا یا آریوں کو سب سکھوں سے محروم کرکے دکھ کے سمندر میں ڈبوکر ہلاک کریگا - اسی بدکردار
تیا کے ایک جندیوں کے قاتل) اپنے ملک کو تباہ کرنیوالے نیچ دریودھن کے بُرے طریق پر آریہ لوگ
بھی جنگ دُکھ بڑھا رہے ہیں - پرمیشور اپنا فضل کرے کہ یہ مہلک مرض ہم آریوں سے دُور ہو جائے

نہ کھانیکی چیزوں کی قسم

۲۱ - کھانے اور نہ کھانے کی چیزیں دو قسم کی ہوتی ہیں -
دہرم شاستر کے مطابق اور دُوسرے ویدک شاستر (علم طب) کے مطابق +

شاستر سے ممنوع (ناپاک)

۲۲ - مثلاً دہرم شاستر میں (لکھا ہے) -

अभक्ष्याणि द्विजातीनाममेध्यप्रभवाणि च ॥ मनु० [५ । ५]

یعنی برہمن - کشتری اور ویش اور شودروں کو بھی ناپاک یعنی بول و براز وغیرہ کے
سے پیدا ہوئے - ساگ - پھل - مول وغیرہ نہ کھانے چاہئیں (منو ۵ - ۵) +

वर्जयेन्मधु मांसं च ॥ मनु० [२ । १७७] (۱۷۷ - ۱

مختلف قسم کی شراب - گانجہ - بھنگ - افیون وغیرہ -

बुद्धिं लुम्पति यद् द्रव्यं मदकारी तदुच्यते ॥ اشیاء نشی

शार्ङ्गधर अ० ४ । श्लो० २१ ॥ رنگدہر ۴ - ۲۱)

چیزیں عقل کو کھونے والی ہیں - اُن کا استعمال کبھی نہ کریں اور جتنے کھانے
بگڑے ہوئے اور بدبو وغیرہ سے خراب شدہ ہیں اور اچھی طرح بنے ہوئے نہ ہوں اور شراب
ت کھانے پینے والے ملیچھ کہ جن کا جسم شراب اور گوشت کے ذرّوں سے ہی پُر ہے
کے ہاتھ کا نہ کھاویں (ج) گوشت جس کام میں مفید جانداروں کی ہنسا (وہ نہ کریں)

گائے کے فوائد

یعنی جیسے ایک گائے کے جسم سے دُودھ گھی بیل گائے پیدا ہونیسے

नोच्छिष्टं कस्यचिद्दद्यान्नाद्याच्चैव तथान्तरा ।
न चैवात्यशनं कुर्यान्न चोच्छिष्टः क्वचिद् व्रजेत् ॥ मनु० । २।५६ ॥

نہ کسی کو اپنی جوٹھی چیز دے۔ نہ کسی کے کھانے میں سے آپ کھائے۔ نہ زیادہ کھائے اور نہ کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھوئے بغیر کہیں ادھر ادھر جائے (منو ۲۔۵۶)

गुरोरुच्छिष्ट भोजनम्

سوال- "گورو کا جھوٹا بھوجن کرنا" اس فقرہ کے کیا معنی ہونگے؟

جواب- اس کے معنی یہ ہیں کہ گورو کے کھانا کھا چکنے کے پیچھے جو علیحدہ پاک کھانا رکھا ہے اس کو کھائے۔ یعنی گورو کو پہلے کھانا کھلا کر بعد ازاں شش کو کھانا چاہیئے۔

شہد اور دودھ جوٹھے نہیں

۲۵- اگر ہر قسم کے جوٹھے کی ممانعت ہے تو مکھیوں کا جوٹھا شہد بچھڑے کا جوٹھا دودھ اور ایک لقمہ کھانے کے بعد اپنا بھی کھانا جوٹھا ہو جاتا ہے۔ پھر کیا ان کو بھی نہ کھانا چاہیئے۔

جواب- شہد بولنے نام ہی جوٹھا ہوتا ہے۔ اصل میں یہ بہت سی نباتات سے لیا ہوا جوہر ہے بچھڑا اپنی ماں کے باہر کا دودھ پیتا ہے اندر کے دودھ کو نہیں پی سکتا۔ اس لئے جوٹھا نہیں۔ لیکن بچھڑے کے پینے کے بعد پانی سے اس کی ماں کے تھنوں کو دھو کر صاف برتن میں دوہنا چاہیئے اور اپنا جوٹھا اپنے واسطے بگاڑ پیدا کرنیوالا نہیں ہوتا دیکھو طبعاً یہ بات ثابت ہے کہ کسی کا جوٹھا کوئی بھی نہیں کھاتا۔ جیسے اپنے منہ۔ ناک۔ کان آنکھ اعضائے بول و براز کے مل موتر (غلاظت) وغیرہ کے چھونے میں کراہت نہیں ہوتی۔ ایسے کسی کے مل موتر کے چھونے سے ہوتی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایسا عمل طریق فطرت کے خلاف نہیں ہے۔

پس خوردہ کھانا

۲۶- اس لئے سب انسانوں کو واجب ہے کہ کسی کا پس خوردہ یعنی جوٹھا نہ کھائیں۔

سوال- بھلا عورت مرد بھی ایک دوسرے کا جوٹھا نہ کھائیں؟

جواب- نہیں- کیونکہ ان کے جسموں کی خاصیتیں بھی جدا جدا ہیں۔

نیچ لوگوں کا کھانا

سوال- کہو جی ہر کسی ناکس کے ہاتھ کی بنائی ہوئی رسوئی کے کھانے میں کیا عیب ہے؟ کیونکہ برہمن سے لیکر چنڈال تک کے جسم ہڈی گوشت چمڑے کے

नष्टे मूले नैव फलं न पुष्पम् ॥ [वृद्धचाणक्य अ० १० । १३]

جب درخت کی جڑ ہی کاٹ دیجائے تو پھل پھول کہاں سے ہوں؟ (بردھ چانکیہ ۱۰/۱۳)

شیر اسا ... پشو کا رغبہ | سوال - اگر تمام لوگ اہنسک (بے آزار) ہوجائیں - تو شیر وغیرہ جانور اس قدر بڑھ جائیں - کہ تمام گائے وغیرہ جانوروں کو مار کر کھائیں - تمہارا کوشش کرنا ہی رائیگان ہوجائے -

جواب - یہ کام اراکین سلطنت کا ہے - کہ جو جانور یا آدمی ایذا رساں ہوں - اُن کو سزا دیں اور جان سے بھی مار ڈالیں -

موذی جانوروں کا گوشت | سوال - پھر کیا اِن کا گوشت پھینک دیں؟

جواب - خواہ پھینک دیں - خواہ کتے وغیرہ گوشت خوروں کو کھلا دیں یا جلا دیں - اور اگر گوشت خور کھائے گا - تو دُنیا کا تو کچھ نقصان نہیں ہوتا - لیکن اُس آدمی کی طبیعت گوشت خوری کیوجہ سے ہنسک (ایذا رساں) ہوسکتی ہے -

گناہوں سے کمایا ہوا طعام | جسقدر ہنسا - چوری - دغابازی - حیلہ سازی - فریب وغیرہ کے ذریعے چیزوں کو حاصل کرکے بھوگتا ہے - وہ ابھکشیہ (ناجائز طعام) اور اہنسا (غیر ایذا رساں) اور دھرم وغیرہ کے کاموں کے ذریعہ بہم پہونچا کر خورد و نوش وغیرہ کرنا بھکشیہ (جائز طعام) ہے -

دوم حکمت کی رو سے ممنوع - | ۲۳ - جن اشیاء سے صحت قائم - بیماری دور - عقل اور طاقت ہمت کی ترقی اور عمر دراز ہو - ان چاول گیہوں - پھل - مول - کند - دودھ گھی - مٹھائی وغیرہ اشیا کا استعمال کرنا اور مناسب طریقہ پر پکا اور ملا کر مناسب وقت پر اعتدال کیساتھ خورد و نوش کرنا سب "بھکشیہ" کہلاتا ہے - جسقدر چیزیں اپنی طبیعت کے مخالف یعنی بگاڑ کرنیوالی ہیں - اُن سے بالکل پرہیز کرنا - اور جو جو چیزیں جس جس آدمی کے لئے موافق قرار دیگئی ہیں - اِن کا استعمال کرنا بھی "بھکشیہ" ہے -

ایک ساتھ کھانا اور پس خوردہ | ۲۴ - سوال - ایک ساتھ کھانے میں کچھ عیب ہے یا نہیں؟

جواب - عیب ہے - کیونکہ ایک کے ساتھ دوسرے کی طبیعت اور مزاج نہیں ملتا - جسطرح جذامی وغیرہ کیساتھ کھانے سے اچھے آدمی کا بھی خون بگڑ جاتا ہے - اسیطرح دوسرے کے ساتھ کھانے میں بھی کچھ بگاڑ ہی ہوتا ہے - سدھار نہیں اسی واسطے

کوئی بھلا آدمی جا کر بیٹھے تو اس کو قے ہونیکا بھی احتمال ہے کیونکہ بدبودار جگہ کی مانند ہی وہ جگہ دکھائی دیتی ہے۔ بھلا کوئی ان سے پوچھے کہ اگر کوئی ان کے چوکا لگانے میں تم نقص گنتے ہو۔ تو چولہے میں اُپلے جلانے اس کی آگ سے تمباکو پینے گھر کی دیوار پر لیپا پوتی کرنے وغیرہ سے بھی میاں جی کا چوکا پلید ہو جاتا ہوگا۔ اس میں کیا شک ہے؟

کھانا صاف جگہ میں کھانا چاہیئے۔

سوال۔ چوکے میں بیٹھ کر کھانا کھانا اچھا ہے یا باہر بیٹھ کر؟

۲۹۔ جواب۔ جہاں اچھی خوشنما خوبصورت جگہ دکھائی دے۔ وہاں کھانا چاہیئے۔ لیکن ضروری موقعہ مثلاً لڑائی وغیرہ میں تو گھوڑے وغیرہ سواریوں پر بیٹھ کر یا کھڑے کھڑے بھی کھانا پینا عین مناسب ہے۔

سب آریوں کے ہاتھ کا کھانا

سوال۔ کیا اپنے ہی ہاتھ کا کھانا چاہیئے اور دوسرے کے ہاتھ کا نہیں؟

۳۰۔ جواب۔ اگر آریوں میں سے کوئی ایک صاف طریقہ سے بنائے تو برابر سب آریوں کے ساتھ کھانے میں کچھ بھی ہرج نہیں۔ کیونکہ اگر برہمن وغیرہ ورنوں کی عورت مرد کھانا پکانے، چوکا دینے، برتن بھانڈے مانجنے وغیرہ بکھیڑوں میں لگے رہیں۔ تو علم وغیرہ نیک اوصاف کی ترقی کبھی نہیں ہو سکتی۔

تاریخی نظیر

۳۱۔ دیکھو مہاراجہ یدھشٹر کے راج سویہ یگیہ میں روئے زمین کے راجہ رشی اور مہرشی آئے تھے۔ ایک ہی رسوئی سے کھانا کھایا کرتے تھے۔

کھانے پینے کا بکھیڑا کب سے چلا۔

۳۲۔ جب سے عیسائیت اسلام وغیرہ مختلف مذاہب چلے آپس میں دشمنی اور عناد ہوا اور انہوں نے شراب نوشی اور گائے کا گوشت وغیرہ کھانا پینا اختیار کیا۔ اسی وقت سے کھانے وغیرہ کے متعلق بکھیڑا ہو گیا۔

زمانہ قدیم میں غیر ممالک میں آریوں کے بیاہ اور ایک ہی وید مت

۳۳۔ دیکھو کابل۔ قندھار۔ ایران۔ امریکہ۔ یورپ وغیرہ ملکوں کے راجاؤں کی لڑکیوں گاندھاری۔ مادری۔ الوپی وغیرہ کے ساتھ آریہ ورت کے راجہ لوگ شادی وغیرہ بیوہار کرتے تھے۔ شکنی وغیرہ کورؤں پانڈوؤں کے ساتھ کھاتے پیتے تھے کچھ مخالفت نہیں کرتے تھے کیونکہ اس زمانہ میں تمام روئے زمین پر ایک ہی وید کا مذہب تھا۔ اسی پر سب کا اعتقاد تھا۔ اور ایک دوسرے کا سکھ دکھ اپنے نفع نقصان کے برابر سمجھتے تھے۔ تب ہی دنیا میں سکھ تھا۔ اب تو بہت سے مذاہب کے پیرو ہو جانے سے بہت سا دکھ اور مخالفت بڑھ گئی ہے اسکو دور کرنا عقلمندوں کا کام ہے

ں اور جیسا خون برہمن کے جسم میں ہوتا ہے۔ ویسا ہی چنڈال وغیرہ کے پھر سب
بیوں کے ہاتھ کی پکی ہوئی رسوئی کے کھانے میں کیا عیب ہے +
۲۷- جواب- عیب ہے کیونکہ جسطرح عمدہ چیزوں کے کھانے پینے سے برہمن اور برہمنی
جسم میں بدبو وغیرہ نقائص سے پاک "رج اور بیرج" پیدا ہوتے ہیں ویسے
ڈال اور چنڈالنی کے جسموں میں نہیں ہوتے۔ کیونکہ چنڈال کا جسم بدبودار ذرّوں سے
را ہوا ہوتا ہے ویسا برہمن وغیرہ درنوں کا نہیں ہوتا۔ اس لئے برہمن وغیرہ اعلےٰ
نوں کے ہاتھ کا کھانا چاہیئے۔ اور چنڈال وغیرہ نیچ۔ بھنگی۔ چمار وغیرہ کا کھانا نہ
ا ہیئے بھلا جب تم سے کوئی پوچھیگا۔ کہ جسطرح چمڑے کا جسم ماں ساس بہن۔ بیٹی۔
ہو کا ہوتا ہے اسیطرح اس عورت کا بھی ہوتا ہے۔ تو کیا ماں وغیرہ عورتوں کیساتھ
بی عورت کے مانند برتاؤ کروگے۔ تب تم کو لاجواب ہو کر خاموش ہی رہنا پڑیگا جسطرح
ندہ کھانا ہاتھ اور منہ سے کھایا جاتا ہے۔ اسیطرح بدبودار وغیرہ بھی کھایا جاسکتا ہے
کیا میلا وغیرہ بھی کھاؤ گے؟ کیا ایسا بھی کوئی کرسکتا ہے؟

گوبر سے چوکا

سوال- جو گائے کے گوبر سے چوکا لگاتے ہیں۔ تو اپنے گوبر سے
چوکا کیوں نہیں لگاتے اور چوکے میں گوبر کے جانیسے چوکا ناپاک کیوں نہیں ہوتا؟
۲۸- جواب- گائے کے گوبر میں اسطرح کی بدبو نہیں ہوتی جیسی کہ آدمی کے پاخانہ
یں۔ گوبر چکنا ہونے کی وجہ سے جلدی نہیں اکھڑتا نہ کپڑا بگڑتا ہے نہ میلا ہوتا ہے
جسطرح مٹی سے میل چڑھتی ہے۔ اس طرح خشک گوبر سے نہیں چڑھتی۔ مٹی اور گوبر
سے جس جگہ کو لیپا جاتا ہے وہ دیکھنے میں نہایت خوبصورت ہوتی ہے اور جس جگہ رسوئی
بنائی جاتی ہے۔ وہاں کھانا وغیرہ پکانے سے گھی میٹھا اور جوٹھا بھی گرتی ہے۔ مکھی چیونٹی
وغیرہ بہت سے جانور جگہ میلی رہنے کے باعث آتے ہیں اگر اس کو جھاڑنے اور لیپنے
سے روزمرہ صاف نہ کیا جاوے تو وہ جگہ گویا پاخانہ کی مانند ہو جاتی ہے۔ اس لئے
روزمرہ۔ گوبر مٹی۔ جھاڑو سے سب طرح صفائی رکھنی چاہیئے۔ اور اگر مکان پختہ ہو
تو پانی سے دھو کر صاف رکھنا چاہیئے۔ اس سے مذکورہ بالا نقص رفع ہو جاتے ہیں میاں
جی کے باورچیخانہ میں کہیں کوئلہ کہیں راکھ کہیں لکڑی کہیں پھوٹی ہانڈی جوٹھی رکیبی کہیں
ہڈی کہیں ٹانگ پڑی رہتی ہے اور مکھیوں کا تو ذکر ہی کیا۔ وہ جگہ ایسی بری لگتی ہے کہ اگر

نصف حصۂ دوم

ضمنی دیباچہ

یہ مشہور ہے کہ پانچ ہزار برس پیشتر ویدمت کے علاوہ دوسرا کوئی بھی مذہب نہ تھا کیونکہ ویدک سب باتیں عقل کے مطابق ہیں ویدوں کی تعلیم نہ رہنے کا باعث مہابھارت کا جنگ ہوا۔ اُن کی بدمستی کی ترقی کے روئے زمین پر پھیلنے سے انسانوں کی عقل میں فتور پڑ گیا جس کے دل میں جیسا آیا ویسا مذہب چلایا۔ ان سب مذہبوں میں چار مذاہب یعنی جو وید کے برخلاف پرانی جینی کرانی اور قرآنی دیگر سب مذہبوں کی جڑ ہیں وہ سلسلہ وار ایک کے پیچھے دوسرا تیسرا چوتھا چلا ہے اب ان چاروں کی شاخیں ہزار سے کم نہیں ہیں۔ ان سب مذاہب کے معتقدوں ان کے چیلوں اور دیگر سب کو باہم سچ جھوٹ کے غور کرنے میں زیادہ تکلیف ہو اس لئے یہ کتاب تصنیف کی ہے۔ جو جو اس میں سچے مت کی تائید اور جھوٹ کی تردید لکھی ہے وہ سب جتلانا ہی مقصد سمجھا گیا ہے اس میں جیسی میری عقل جتنا علم اور جس قدر ان مذاہب کی بنیادی کتابوں کے دیکھنے سے واقفیت ہوئی ہے اسکو سب کے آگے پیش کرنا میں نے مناسب سمجھا ہے کیونکہ گم شدہ گیان یعنی علم کا دوبارہ حاصل ہونا آسان نہیں ہے۔ رو رعایت چھوڑ کر اسکو دیکھنے سے سچا جھوٹا مت سب کو ظاہر ہو جائیگا۔ پھر سب کو اپنی اپنی عقل کے مطابق سچے مت کا قبول کرنا اور جھوٹے مت کا چھوڑنا آسان ہوگا۔ ان میں سے جو پران وغیرہ کتابوں سے شاخ در شاخ مذاہب ملک آریہ ورت میں چلے ہیں۔ ان کے عیب و ثواب مختصراً اس گیارہویں باب میں دکھائے جاتے ہیں۔ اس میرے کام سے اگر اپکار نہ مانیں تو مخالفت بھی نہ کریں۔ کیونکہ میرا مدعا کسی کا نقصان یا دشمنی کرنے سے نہیں ہے بلکہ سچ جھوٹ کا فیصلہ کرنیکا ہے۔ اسیطرح سب انسانوں کو انصاف سے برتاؤ کرنا نہایت مناسب ہے انسانی زندگی سچ جھوٹ کا فیصلہ کرنے کرانیکے لئے ہے نہ کہ فضول بحث مباحثہ اور فساد کرنے کرانے کیلئے اسی مذہب کے جھگڑے سے دنیا میں جو جو خراب نتیجے پیدا ہوتے ہیں اور ہونگے ان کو غیر متعصب عالم لوگ ہی جان سکتے ہیں جبتک کہ اس نسل انسانی سے باہمی جھوٹے مذہبوں کا جھگڑا نہ چھوٹیگا تب تک ایک دوسرے کو راحت نصیب نہ ہوگی۔ اگر ہم سب انسان اور خاصکر عالم لوگ حسد و بغض کو چھوڑ کر سچ جھوٹ کا فیصلہ کرکے سچ کو قبول اور جھوٹ کو ترک کرنا کرانا چاہیں تو ہمارے لئے یہ بات ناممکن نہیں ہے تحقیقاً ان عالموں کے اختلاف ہی نے سب کو نفاق کے جال میں پھنسا رکھا ہے اگر یہ لوگ خود غرضی میں نہ پھنس کر سب کی غرض کو پورا کرنا چاہیں تو اب بھی ایک مت ہو سکتے ہیں ایسے ہونے کی ترکیب اس کتاب کے خاتمہ پر لکھینگے سرو شکتیمان پرماتما ایک مت میں شامل ہونیکا شوق سب انسانوں کی آتما میں پیدا کرے فاضلوں کے واسطے تفصیل تشریح اور معنی عالی مرتبہ [illegible]

پرماتما سب کے من میں سچے مذہب کا بیج ڈالے کہ جس سے جھوٹے مذہب جلدی معدوم ہو جائیں۔ اس میں سب عالم لوگ غور کر کے مخالفت کو چھوڑ دیں اور راحت کو بڑھائیں یہ اختصار سے آچار۔ اناچار۔ بھکشیہ۔ ابھکشیہ کے بارہ میں لکھا ہے۔

کتاب کے حصّہ اوّل کا خاتمہ

۳۴۔ اس کتاب کا پہلا نصف حصہ اسی دسویں باب کے ساتھ ختم ہوا ان بابوں میں زیادہ کھنڈن منڈن (تردید و تائید) اسلئے نہیں لکھا کہ جب تک آدمی جھوٹ سچ کے سوچنے کی کچھ بھی قابلیت نہیں بڑھاتے تب تک موٹے اور باریک کھنڈن کے مطلب کو سمجھ نہیں سکتے اسلئے پہلے سبکو حق کی بات کا اپدیش کر کے اب پچھلے نصف حصہ میں کہ جسمیں چار باب ہیں۔ زیادہ تر کھنڈن منڈن لکھیں گے۔ ان چاروں میں سے پہلے باب میں آریہ ورت کے دوسرے میں جینیوں کے تیسرے میں عیسائیوں اور چوتھے میں مسلمانوں کے مختلف مذاہب اور فرقوں کا کھنڈن منڈن کرینگے اور بعد ازاں چودھویں باب کے خاتمہ پر اپنے عقائد بھی دکھلائے جائینگے جو شخص بالخصوص کھنڈن منڈن دیکھنا چاہے وہ ان چاروں بابوں میں دیکھے عام طور پر کہیں کہیں پہلے دس بابوں میں بھی کچھ تھوڑا سا کھنڈن منڈن کیا ہے

اس کتاب سے غیر متعصب آدمی فائدہ حاصل کریگا

۳۵۔ ان چودہ بابوں کو جو شخص تعصب چھوڑ کر انصاف کی نظر سے دیکھیگا۔ اس کے آتما میں ستیارتھ کے پرکاش (حقیقی معنوں کی روشنی) سے راحت پیدا ہوگی اور جو شخص ضد اور تعصب سے دیکھے سنیگا اس پر اس کتاب کا مطلب ٹھیک ٹھیک واضح ہونا نہایت مشکل ہے اس لئے جو کوئی اس پر ٹھیک ٹھیک غور نہیں کریگا وہ اسکا مطلب نہ سمجھ کر غوطے کھایا کریگا۔ عالموں کا یہی کرم ہے کہ سچ جھوٹ کا فیصلہ کر کے سچ کو اختیار اور جھوٹ کو ترک کرتے اور اعلیٰ راحت پاتے ہیں اور وہی نیک اوصاف اختیار کرنیوالے لوگ عالم ہوکر دھرم ارتھ کام اور موکش یہ چار پھل حاصل کر کے خوش رہتے ہیں۔

شری مد دیانند سرسوتی کی تصنیف
ستیارتھ پرکاش
کا
دسواں باب درمیان آچار و اناچار و بھکشیہ و ابھکشیہ ختم ہوا

گیارھواں باب

آریہ ورت کے مت متانتروں کی تردید و تائید

آریہ مت کی عظمت

۱- اب ہم ان آریہ لوگوں کے مذاہب کا جو کہ آریہ ورت ملک میں بسنے والے ہیں کھنڈن (تردید) و نیز منڈن (تائید) کرینگے یہ آریہ ورت ملک ایسا ہے کہ جسکی مانند روئے زمین پر کوئی دوسرا ملک نہیں- اس لئے اس سرزمین کا نام سورن بھومی یعنی سنہری زمین ہے کیونکہ یہی سونا وغیرہ جواہرات کو پیدا کرتی ہے اس لئے سرشٹی کے شروع (ابتدائے آفرینش) میں آریہ لوگ اسی ملک میں آکر بسے- ہم دنیا کی پیدائش کے مضمون میں کہہ آئے ہیں کہ آریہ نام شریف لوگوں کا ہے اور آریوں کے علاوہ دیگر انسانوں کا نام دسیو ہے روئے زمین پر جتنے ملک ہیں وہ سب اسی کی تعریف کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں- کہ پارس پتھر جو سُنا جاتا ہے وہ بات تو جھوٹی ہے- لیکن آریہ ورت پتھر ہی سچا پارس ہے کہ جسکو لوہے کی مانند مفلس غیر ملک والے چھونے پر ہی سونا یعنی دولتمند ہو جاتے ہیں-

एतद्देशप्रसूतस्य सकाशादग्रजन्मनः ।

स्वं स्वं चरित्रं शिक्षेरन् पृथिव्यां सर्वमानवाः ॥ (منو ۲-۲۰)

آریوں کا روئے زمین پر راج

۲- ابتدائے آفرینش سے لیکر پانچ ہزار برسوں سے پہلے زمانہ تک آریوں کا عالمگیر اور چکرورتی یعنی روئے زمین میں سب کے اوپر ایک راج تھا- دیگر ممالک میں ماندلک یعنی چھوٹے چھوٹے راجے بستے تھے کیونکہ کورو پانڈو تک یہاں کے راج اور ضابطہ سلطنت میں کل روئے زمین کے سب راجا اور رعایا چلتے تھے کیونکہ یہ منوسمرتی جو دنیا کی ابتدا[1] میں ہوئی ہے اس کا حوالہ ہے اسی آریہ ورت ملک میں پیدا شدہ برہمنوں یعنی عالموں سے روئے زمین کے لوگ براہمن کھشتری- ویشیہ شودر- دسیو (ملیکش) ملیچھ وغیرہ سب اپنے اپنے لائق علم و عمل کی ہدایت اور تعلیم حاصل کریں اور مہاراجہ یدھشٹر جی کے اشومیدھ یگیہ اور مہابھارت کے جنگ تک یہاں

[1] نوٹ- منجانب مترجم- دنیا کی ابتدا سے یہاں سوامی جی کا مطلب ویدوں کے بعد ہے یعنی ویدوں کے بعد پہلی انتظام ملک کی کتاب منوسمرتی ہے +

چندر، امبریش، نَنکتَھو، سریاتی، یَیاتی، اَن رنیہ، اکھش سین، مروت اور بھرت روئے زمین پر مشہور چکرورتی راجاؤں کے نام لکھے ہیں۔ ویسے سوایمبھو وغیرہ چکرورتی راجاؤں کے نام صاف منوسمرتی، مہابھارت وغیرہ کتابوں میں لکھے ہیں انکو غلط کہنا بے علم اور متعصب لوگوں کا کام ہے

توپ بندوق وغیرہ قدیم زمانے میں

۵۔سوال۔ جو آگنی استر وغیرہ علوم لکھے ہیں۔ وے سچ ہیں۔ یا نہیں اور توپ نیز بندوق تو اس زمانے میں تھی یا نہیں؟

جواب۔ یہ بات سچی ہے۔ یہ اوزار (اسلحہ) بھی تھے۔ کیونکہ علم طبعی کا رواج اُس وقت ہونے سے انکار ہونا ناممکن ہے۔

۶۔سوال۔ کیا یہ دیوتاؤں کے منتروں سے سدھ ہوتے تھے؟

جواب۔ نہیں یہ سب باتیں جن سے استر (ہتھیار) شستروں (اوزار) کو بناتے تھے وے "منتر" یعنی سوچنے سے بناتے تھے اور چلاتے تھے اور جو منتر یعنی الفاظ کا مجموعہ ہوتا ہے اِس سے کوئی جوہر پیدا نہیں ہوتا۔ اور جو کوئی کہے کہ منتر سے آگ پیدا ہوتی ہے۔ تو وہ منتر بولنے والے کے دل اور زبان کو جلا کر خاک کر دے ٭

مارنے جائے دشمن کو اور مر رہے آپ۔ اِس لئے منتر نام ہے سوچنے کا جیسے "راج منتری" یعنی سلطنت کے کاروبار کا سوچنے والا کہلاتا ہے ویسے منتر یعنی سوچنے سے قدرت کی سب اشیاء کا پہلے علم اور پھر تجربہ کرنے سے کئی قسم کی چیزیں و کلیں اوزار پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے کوئی ایک لوہے کا بان یا گولہ بنا کر اس میں ایسی چیزیں رکھے کہ جو آگ کے لگانے سے دھواں پھیلنے اور سورج کی کرن یا ہوا کے مس ہونے سے آگ روشن ہو جائے۔ اسی کا نام آگنی استر (آگ کا ہتھیار) ہے۔ جب دوسرا اس کا دفعیہ کرنا چاہے تو اس پر وارُن استر چھوڑ دے یعنی جیسے دشمن نے دشمن کی فوج پر آگنی استر چھوڑ کر برباد کرنا چاہا۔ ویسے ہی اپنی فوج کی حفاظت کیلئے سیناپتی (سردار فوج) وارُن استر سے آگنی استر کا دفعیہ کرے وہ ایسی اشیاء کے ملانے سے ہوتا ہے کہ جن کا دھواں ہوا کے مس ہوتے ہی بادل بنکر جھٹ برسنے لگ جائے اور آگ کو بجھا دے ایسے ہی ناگ پھانس یعنی جو دشمن پر چھوڑنے سے اس کے اعضاء کو جکڑ کر باندھ لیتا ہے ویسے ہی ایک موہن استر یعنی ایسی نشیلی چیزیں ڈالنے سے بنایا جائے کہ جس کے دھوئیں کے لگنے سے دشمن کی سب فوج سو جائے یعنی بیہوش ہو جائے اسی طرح سب شستر (ہتھیار) استر (ہتھیار) ہوا کرتے تھے اور ایک تار یا شیشے

سب آریہ ورت ملک ہی سے پھیلے ہیں۔ دیکھو ایک جکالیٹ صاحب پارس یعنی فرانس کے ملک کے رہنے والے اپنی "بائبل اِن اِنڈیا" میں لکھتے ہیں کہ سب علوم اور نیکیوں کا منبع آریہ ورت کا ملک ہے اور جملہ علوم نیز مذاہب اِسی ملک سے پھیلے ہیں اور پرمیشور سے دعا کرتے ہیں کہ اے پرمیشور! جیسی ترقی کہ آریہ ورت ملک میں پہلے زمانہ میں تھی ویسی ہی ہمارے ملک کی کیجیئے۔ ایسا لکھتے ہیں۔ اس کتاب میں دیکھ لو۔

داراشکوہ کی تحقیقات
۹۔ نیز دارہ شکوہ بادشاہ نے بھی یہی تحقیق کی تھی کہ جیسا مکمل علم سنسکرت میں ہے ویسا کسی زبان میں نہیں۔ وے اپنشدوں کے ترجمے میں لکھتے ہیں کہ میں نے عربی وغیرہ بہت سی زبانیں پڑھیں۔ لیکن میرے دل کے شک رفع ہو کر تسکین نہ ہوئی۔ جب سنسکرت دیکھی اور سُنی تب شک رفع ہونے سے مجھ کو بڑی خوشی ہوئی ہے۔

بنارس کا مان مندر اور علم نجوم کی عظمت
۱۰۔ دیکھو کاشی کے "مان مندر" میں ششومار چکر کہ جس کی پوری حفاظت بھی نہیں رہی ہے۔ تو بھی کتنا عمدہ ہے کہ جس میں اب تک کھگول (ستیارات) کا بہت سا حال ظاہر ہوتا ہے۔ اگر سوائی جے پور آدھیش اِسکی حفاظت اور ٹوٹے پھوٹے کی مرمت کیا کریں گے۔ تو بہت اچھا ہوگا۔

مہا بھارت کے جنگ کے بعد تنزل۔
لیکن ایسے سرتاج ملک کو مہا بھارت کے جنگ نے ایسا دھکا دیا کہ اب تک بھی یہ اپنی پہلی حالت میں نہیں آیا کیونکہ جب بھائی کو بھائی مارنے لگے تو تباہ ہونے میں کیا شک ہے۔

विनाशकाले विपरीतबुद्धिः [वृद्धचाणक्य] بردھ چانک ۱۶-۷

یہ کسی شاعر کا قول ہے کہ جب تباہ ہونیکا وقت نزدیک آتا ہے تب اُلٹی سمجھ ہو کر اُلٹے کام کرنے لگتے ہیں۔ کوئی اُنکو سیدھا سمجھاوے تو اُلٹا مانیں اور اُلٹی سمجھاوے۔ تو اس کو سیدھی مانیں جب بڑے بڑے عالم راجہ مہاراجہ رشی مہرشی لوگ مہا بھارت کے جنگ میں بہت سے مارے گئے اور بہت سے مر گئے تب علم اور ویدوکت دہرم کی اشاعت بند ہونے لگی۔ حسد بغض۔ غرور آپس میں کرنے لگے جو طاقتور ہوا۔ وہ ملک کو دبا کر راجہ بن بیٹھا۔ اِس طرح جب تمام آریہ ورت ملک میں سلطنت پارہ پارہ ہوگئی۔ تو دیپ دیپانتر (دوسرے ملکوں) کی سلطنت کا انتظام کون کرے؟ جب برہمن بے علم ہوگئے۔ تب کھشتری ویش اور شودروں کے جاہل ہونیکا تو ذکر ہی کیا کرنا؟ جو قدیم سے وید منتر وغیرہ شاستروں کے

میں یہی کہ حسب تحریر سب چیزیں تجھ کو دلا دینگے۔

اب بہشت دوزخ کا ٹھیکہ پوپ جی نے لے لیا ہے۔ جب تک یورپ جہالت تھی تب ہی تک وہاں پوپ جی کی لیلا چلتی تھی۔ لیکن اب علم کے ہو جانے سے پوپ جی کی جھوٹی لیلا بہت نہیں چلتی۔ لیکن بند بھی نہیں ہوئی۔ ویسے ہی آریہ ورت میں بھی پوپ جی نے لاکھوں اوتار لیکر لیلا پھیلائی ہے یعنی راجا اور رعیت کو علم نہ پڑھنے دینا۔ نیک آدمیوں کی صحبت نہ ہونے دینا۔ رات دن بہکانے کے سوائے دوسرا کام کچھ بھی نہیں کرنا لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ جو جو چھل فریب وغیرہ بُرے کام کرتے ہیں۔ وہی پوپ کہلاتے ہیں۔ جو کوئی انہیں بھی دہرم پر چلنے والے اور سب کی بہتری چاہنے والے ہیں وہ سچے برہمن اور سادھو ہیں۔ اب انہی مکار فریبی۔ خود غرض لوگوں (آدمیوں کو ٹھگ کر اپنا مطلب پورا کرنیوالوں) ہی پر "پوپ" لفظ کا اطلاق کرنا چاہیئے اور برہمن نیز سادھو نام کا نیک اشخاص پر اطلاق کرنا مناسب ہے۔ دیکھو! اگر کوئی بھی اچھا برہمن یا سادھو نہ ہوتا تو وید وغیرہ سچے شاستروں کی کتابوں کا (درس تدریس) پڑھنا پڑھانا کس طرح ہو سکتا) اور جین مسلمان عیسائی وغیرہ کے جال سے بچکر آریوں کی وید وغیرہ سچے شاستروں پر محبت (کیسے رہ سکتی) اور ان کو ورن آشرم میں رکھے (دیکھیے) برہمن یا سادھوؤں کے کون ایسا کر سکتا۔

विषादप्यमृतं ग्राह्यम् زہر میں سے آب حیات کے حاصل کرنیکی مانند

یہ بات ہے کہ پوپ لیلا سے بہکائے جانے پر بھی آریہ لوگ جین وغیرہ متوں سے بچکر رہے جب تک سب نے علم چھوڑ دیا اور آپ کچھ پاٹھ پوجا پڑھ کر (دھرم) غرور میں آگئے تو ادھر سب لوگوں نے باہم صلاح کرکے راجا وغیرہ سے کہا کہ برہمن اور سادھو کو سزا نہیں دینی چاہیئے کیونکہ

"ब्राह्मणो न हन्तव्यः" "साधुर्न हन्तव्यः"

ایسے ایسے قول جو کہ سچے براہمن اور سادھوؤں کے بارہ میں تھے۔ وہ پوپوں نے اپنے پر گھٹا لئے اور جھوٹی جھوٹی باتوں سے پُر کتابیں بنا کر ان میں رشی منیوں کے نام لکھ دئے انہی کے نام سے سُناتے رہے (اس طرح کرتے کرتے) ان ذی عزت رشیوں کے نام کی بدولت اپنے پر سے سزا کی قید اٹھوا دی۔

پھر من مانی کارروائی کرنے لگے یعنی ایسے سخت قاعدے بنائے کہ ان پوپوں کی اجازت کے بغیر سونا۔ اٹھنا۔ بیٹھنا۔ جانا۔ آنا کھانا پینا وغیرہ بھی نہ کر سکیں۔ راجاؤں کو ایسا

برباد ہو جاتی ہے۔ ہاں یہ بات تو سچی ہے کہ جو مکمل ویداور پرمیشور کو جاننے والے دھرم پر چلنے والے کل دنیا کے فیض رساں اشخاص سے کوئی دشمنی کریگا۔ وہ ضرور برباد ہوگا لیکن جو برہمن نہ ہوں ان کا نہ برہمن نام اور نہ ان کی خدمت کرنی مناسب ہے۔

۱۱۔ سوال۔ تو ہم کون ہیں؟ جواب۔ تم پوپ ہو۔

پوپ کی [illegible] ۱۲۔ سوال۔ پوپ کس کو کہتے ہیں؟

جواب۔ اس کے معنی رومن زبان میں تو بڑے اور باپ کے ہیں۔ لیکن اب دغا فریب سے دوسرے کو ٹھگ کر اپنا مطلب نکال لینے والے کو پوپ کہتے ہیں۔

سوال۔ تو ہم برہمن ہیں اور سادھو ہیں۔ کیونکہ ہمارا باپ برہمن اور ماں برہمنی وغیرہ ہم فلاں سادھو کے چیلے ہیں۔

جواب۔ یہ سچ ہے۔ لیکن سنو بھائی۔ ماں باپ برہمنی اور برہمن ہونیسے اور کسی سادھو کے چیلے ہونے پر برہمن یا سادھو نہیں ہوسکتے۔ بلکہ براہمن اور سادھو اپنے عمدہ اوصاف اعمال اور فطرت سے ہوتے ہیں۔ جو کہ دوسرے کی بھلائی چاہنے والے ہوں سُنا ہے کہ جیسے روم کے "پوپ" اپنے چیلوں کو کہتے تھے کہ تم اپنے گناہ ہمارے سامنے کہوگے تو ہم معاف کردینگے۔ بغیر ہماری خدمت اور حکم کے کوئی بھی سورگ میں نہیں جا سکتا۔ جو تم سورگ میں جانا چاہو۔ تو ہمارے پاس جتنے روپے جمع کراؤ گے۔ اتنے ہی کا سامان تم کو سورگ میں ملیگا۔ ایسا سُن کر جب کوئی آنکھ کا اندھا اور گانٹھ کا پورا سورگ میں جانیکی خواہش کر کے پوپ جی کو حسب خواہش روپئے دیتا تھا۔ تب وہ "پوپ" عیسیٰ اور مریم کی تصویر کے سامنے کھڑا ہو کر اس طرح کی ہنڈی لکھ کر دیتا تھا۔ اے خداوند عیسیٰ مسیح! فلاں شخص نے تیرے نام پر لاکھ روپئے بہشت میں آنیکے لئے ہمارے پاس جمع کر دیئے ہیں۔ جب وہ بہشت میں آوے۔ تب تو اپنے باپ کی بہشت کی سلطنت میں پچیس ہزار روپوں میں باغ باغیچے اور مکانات اور پچیس ہزار روپوں میں سواری شکاری اور نوکر چاکر پچیس ہزار روپئے کھانا پینا کپڑا لتا اور پچیس ہزار روپیہ اس کے دوست آشنا بھائی رفیق وغیرہ کی ضیافت کیواسطے دلا دینا۔ پھر اس ہنڈی کے نیچے پوپ جی اپنے دستخط کر کے ہنڈی اس کے ہاتھ میں دیکر کہہ دیتے تھے کہ جب تو مرے تب اس ہنڈی کو قبر میں اپنے سرہانے دھر دینے کو اپنے خاندان کو کہہ رکھنا۔ پھر تجھے لے جانے کیلئے فرشتے آدیں گے تب تجھے اور تیری ہنڈی کو بہشت

पीत्वा पीत्वा पुनः पीत्वा यावत्पतति भूतले ।
पुनरुत्थाय वै पीत्वा पुनर्जन्म न विद्यते ॥ ३ ॥ महानिर्वाणतंत्र
मातृयोनिं परित्यज्य विहरेत् सर्वयोनिषु ॥ ४ ॥
वेदशास्त्र पुराणानि सामान्यगणिका इव ।
एकैव शाम्भवी मुद्रा गुप्ता कुलवधूरिव ॥ ५ ॥

ज्ञानसंकलनी तन्त्र

دیکھئے ان گبرگنڈ پوپوں کی لیلا کہ جو وید کے برخلاف بھاری ادھرم کے کام ہیں۔ انہی کو وام مارگیوں نے عمدہ مانا ہے۔ شراب۔ گوشت۔ مچھلی مدرا پوری۔ کچوری بڑے۔ روٹی وغیرہ چیزیں پوری یا تراآدھار مدرا۔ اور پانچویں زنا کاری رمانی ہے۔ یعنی مرد سب شو کی مانند اور عورات سب پاربتی کی مانند ہیں۔

अहं भैरवस्त्वं भैरवी ह्यावयोरस्तु सङ्गमः ।

خواہ کوئی مرد ہو یا عورت اس اوٹ پٹانگ قول کو پڑھ کر باہم سماگم (صحبت) کرنے سے وام مارگی گناہ نہیں سنتے۔ جن نیچ عورتوں کو چھونا نہیں چاہیئے۔ انکو نہایت پاکیزہ انہوں نے مانا ہے۔ جیسے شاستروں میں حیض والی وغیرہ عورتوں کے چھونے کی ممانعت ہے اُن کو وام مارگیوں نے نہایت پاکیزہ مانا ہے اِن کا اشلوک سنئے

रजस्वला पुष्करं तीर्थं चाण्डाली तु स्वयं काशी चर्मकारी प्रयागः स्याद्रजकी मथुरा मता । अयोध्या पुक्कसी प्रोक्ता ॥

حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کرنا ایسا ہے جیسا کہ پشکر میں نہانا۔ چانڈال کی عورت سے صحبت کرنا گویا کاشی کی زیارت ہے۔ چمارن کے ساتھ بدفعلی کرنا گویا پریاگ میں نہانا ہے۔ دھوبن کے ساتھ صحبت کرنا گویا متھرا کی زیارت کرنا ہے اور فاحشہ عورت کے ساتھ بدفعلی کرنا گویا اجودھیا کی زیارت کرکے آنا ہے۔ شراب کا نام تیرتھ رکھا ہے۔ گوشت

یقین دلا کر پوپ گرُو والے نام تہاد برہمن سادھو جاہیں سو کریں۔ اُن کو کبھی سزا نہ دینی چاہیئے۔ یعنی ان کو سزا دینے کی دل میں خواہش نہ کرنی چاہیئے۔ جب ایسی جہالت چھائی۔ تب جیسی پوپوں کی خواہش ہوئی ویسا کرنے کرانے لگے ؎

اچھے اُپدیشک نہ رہنے کا نتیجہ

۱۴۳۔ اس خرابی کے اسباب مہابھارت کے جنگ سے ایکہزار برس پیشتر سے ہی شروع ہو گئے تھے۔ اگرچہ اس زمانہ میں رشی منی بھی تھے تاہم کچھ کچھ سستی غفلت حسد بغض کے جو بیج بوئے گئے تھے۔ وے بڑھتے بڑھتے بڑے ہو گئے (آخر کار) جب سچا اُپدیش (ہدایت) نہ رہا۔ تب آریہ ورت میں جہالت پھیلنے سے ایکدوسرے کے ساتھ لڑنے جھگڑنے لگے۔ کیونکہ

उपदेश्योपदेष्टृत्वात् तत्सिद्धिः । इतरथान्धपरम्परा ॥

सांख्य सू० [अ० ३ । ७९ । ८१] (سانکھیہ ۳-۷۹-۸۱)

جب اچھے اچھے اُپدیشک (ہادی یا واعظ) ہوتے ہیں تب اچھی طرح دھرم[1] ارتھ۔ کام اور موکش حاصل ہوتے ہیں۔ اور جب اچھے اپدیشک اور (شروتا) سامعین نہیں رہتے تب تاریکی کا دور چلتا ہے پھر بھی جب ست پُرش پیدا ہو کر ست اُپدیش کرتے ہیں تب ہی تاریکی کا دور نابود ہو کر روشنی کا دور چلتا ہے۔

وام مارگ

۱۴۴۔ پھر وے پوپ لوگ اپنے اور اپنے پاؤں کی پوجا کرانے اور کہنے لگے کہ اسی میں تمہاری بہتری ہے۔ جب یہ لوگ ان کے بس میں ہو گئے۔ تب غفلت اور نفس پرستی میں غرق ہو کر گڈریئے کی مانند جھوٹے گورو بنکر چیلے پھنسانے لگے۔ علم۔ طاقت۔ عقل۔ ہمت۔ بہادری۔ شجاعت وغیرہ نیک اوصاف سب برباد ہوتے گئے جب نفس پرستی میں ڈوبے تو گوشت و شراب کا استعمال چھپ چھپ کر کرنے لگے۔ پھر انہی میں سے ایک وام مارگ مت قائم ہو گیا۔

मद्यं मांसं च मीनं च मुद्रा मैथुनमेव च ।

एते पञ्च मकाराः स्युर्मोक्षदा हि युगे युगे ॥ १ ॥ कालीतंत्रादि

प्रवृत्ते भैरवीचक्रे सर्वे वर्णा द्विजातयः ।

निवृत्ते भैरवीचक्रे सर्वे वर्णाः पृथक् पृथक् ॥ २ ॥ कुलार्णवतंत्र

[1] [illegible] ۔ دولت ۔ مقصد ۔ نجات ؎

हालां पिबति दीक्षितस्य मन्दिरे सुप्तो निशायां गणिकागृहेषु
विराजते कौलवचक्रवर्ती ॥ [रुद्रयामल तंत्र]

جو دیکشت یعنی دھرم کے گھر میں جاکر بوتل پر بوتل چڑھاتا ہے۔ رنڈیوں کے گھر میں جاکر اُن سے بدفعلی کرکے سو جاوے جو اس قسم کے کام بے شرم اور بیوقوف ہو کر کرے وہی وام مارگیوں میں سب سے اعلیٰ شہنشاہ عالم کی مانند مانا جاتا ہے یعنی جو بڑا بدچلن ہو وہی اُن میں بڑا۔ جو اچھے کام کرے اور بُرے کاموں سے ڈرے وہ چھوٹا ہے۔ کیونکہ

पाशबद्धो भवेज्जीवः पाशमुक्तः सदा शिवः ॥
[ज्ञानसंकलनी तन्त्र । श्लोक ४३] گیان سنکلنی تنتر شلوک ۴۳۔

اس طرح پر تنتر میں کہا ہے کہ جو دنیا کی شرم، شاستر کی شرم، خاندان کی شرم .... ملک کی شرم وغیرہ قیدیوں میں مقید ہے وہ جیو اور جو بے شرم ہو کر بُرے کام کرے وہی سدا شیو ہے۔ اُڈیش تنتر وغیرہ میں ایک بات لکھی ہے کہ ایک گھر میں چاروں طرف طاقچے ہوں۔ اُن میں شراب کی بوتلیں بھر کر رکھ دینی چاہییں۔ جو آدمی اِن طاقچوں میں سے ایک بوتل پی کر دوسرے طاقچہ کی طرف جائے اسی میں سے پی کر تیسرے کی طرف اور تیسرے میں سے پی کر چوتھے کی طرف جاوے اور پھر اسی ترتیب تک شراب پیتا جاوے کہ جب تک لکڑی کی مانند زمین پر نہ گر پڑے پھر جب نشہ اُترے تب اسی طرح پی کر گر پڑے پھر تیسری دفعہ اسی طرح پی کر اُٹھے تو اس کا دوبارہ جنم نہیں ہوتا۔ ہاں سچ تو یہ ہے کہ ایسے ایسے انسانوں کو دوبارہ انسان کا جنم ملنا ہی مشکل ہے۔ البتہ نیچ یونی (ادنیٰ جسم) میں پڑ کر بہت دیر تک اسی میں رہیں گے۔ واممیوں کے تنتر گرنتھوں میں یہ بات بطور اصول کے لکھی ہے کہ ایک ماں کے سوائے کسی عورت کو بھی نہ چھوڑنا چاہیے۔ یعنی خواہ اپنی لڑکی یا بہن وغیرہ ہی کیوں نہ ہو سب کے ساتھ سنگم کر لینا چاہیے۔ اِن وام مارگیوں کی دس مہا ودیا (اعلیٰ علوم) مشہور ہیں اِن میں سے ایک ماتنگی ودیا والا کہتا ہے کہ

मातरमपि न त्यजेत् ॥

یعنی ماں کو بھی سنگم کیے بغیر نہ چھوڑنا چاہیے۔ اور عورت مرد کے سنگم کے وقت منتر جپتے (دہراتے) ہیں کہ ہم کو کامیابی حاصل ہو جائے۔ اس قسم کے پاگل اور پہلے درجہ کے وحشی انسان بھی دنیا میں کم ہونگے۔

کا شُدھی۔ اور پُشپ مچھلی کا نام ترتیا جل۔ تومیکا اور مدرا کا نام چترتھی اور زنا کاری کا نام پنچمی۔ ایسے ایسے نام اس لئے رکھے ہیں کہ کوئی دوسرا نہ سمجھ سکے۔ کول آردرویر شامبھوا ور گن وغیرہ اپنے نام رکھے ہیں۔ اور جو وام مارگ مت میں نہیں ہیں ان کے نام کنٹک "بے تکھ" "شوشک پشو" وغیرہ رکھے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ جب بھیروی چکر چل رہا ہو۔ تب اِس میں داخل شدہ برہمن سے لیکر چانڈال تک کا نام درج ہوجاتا ہے اور جب بھیروی چکر سے الگ ہوجائیں تب سب لوگ اپنے اپنے ورنوں میں ہوجائیں بھیروی چکر میں وام مارگی لوگ زمین یا تختی پر ایک نقطہ مثلث۔ مربع یا دائرہ بنا کر اس پر شراب کا گھڑا رکھ کر اس کی پرستش کرتے ہیں پھر ایسا منتر پڑھتے ہیں۔

अह्मशापं विमोचय یعنی اے شراب! تو برہما وغیرہ کی بددعا سے بری ہوجا۔ ایک پوشیدہ جگہ میں کہ جہاں سوائے وام مارگی کے دوسرے کو نہیں آنے دیتے۔ عورت اور مرد جمع ہوتے ہیں۔ وہاں (مرد) ایک عورت کو برہنہ کرکے پرستش کرتے اور عورتیں کسی مرد کو برہنہ کرکے پرستش کرتی ہیں۔ پھر کوئی کسی عورت کو کوئی اپنی یا دوسرے کی لڑکی کو کوئی کسی اور کی یا اپنی ماں بہن۔ بہو وغیرہ کو (جو وہاں آتی ہیں) پکڑ سکتا ہے ایک برتن میں شراب بھر کر گوشت اور بڑے وغیرہ ایک تھال میں بھر کر وہاں رکھ دیتے ہیں جو اُن کا آچاریہ ہوتا ہے وہ شراب کے پیالے کو ہاتھ میں لیکر بولتا ہے کہ "بھیرو واہم وشوو اہم" یعنی میں بھیرو یا شو ہوں" اور یہ کہہ کر پی جاتا ہے۔ پھر اسی جُوٹھے برتن سے سب پیتے ہیں اور جب کسی کی عورت یا فاحشہ عورت کو برہنہ کرکے یا کسی مرد کو برہنہ کرکے ہاتھ میں تلوار دیتے ہیں۔ تو اس عورت کا نام دیوی اور اس مرد کا نام مہادیو رکھتے ہیں۔ ان کے اعضائے تناسل کی پرستش کرتے ہیں۔ پھر اس دیوی یا شو کو شراب کا پیالہ پلا کر پھر اس جوٹھے برتن سے سب لوگ ایک ایک پیالہ پیتے ہیں۔ پھر اسی طرح سلسلہ وار پی پی کر نشے میں چور ہوجاتے ہیں۔ چاہے کوئی کسی کی بہن لڑکی یا ماں کیوں نہ ہو جسکی جس کے ساتھ خواہش ہو اس کے ساتھ بدفعلی کرتے ہیں۔ کبھی کبھی بہت نشہ چڑھنے سے جوتے اور لاتیں چلتیں مُکا مکی ہوتے اور بال کھینچتے ہوئے آپس میں لڑتے ہیں۔ کسی کو وہاں قے آجائے تو ان میں جو کامل اگھوری یعنی سدھ گنا جاتا ہے۔ وہ قے شدہ چیز کو بھی کھا لیتا ہے۔ ان کے سب سے بڑے سدھ کی یہ باتیں ہیں۔ کہ

مگر جو برہمن گرنتھوں میں اشومیدھ۔ گومیدھ۔ نرمیدھ وغیرہ الفاظ درج ہیں۔ اُن کے ٹھیک ٹھیک معنی نہیں جانتے۔ کیونکہ جو جانتے تو ایسا غضب کیوں کرتے۔

اشومیدھ وغیرہ کے صحیح معنے

۱۵- سوال - اشومیدھ گومیدھ نرمیدھ وغیرہ الفاظ کے معنی کیا ہیں؟

جواب - ان کے معنی تو یہ ہیں کہ :-

राष्ट्रं वा अश्वमेधः [शत० १३ । १ । ६ । ३]

अन्नं हि गौः ॥ [शत० ४ । ३ । १ । २५] अग्निर्वा अश्वः ।

आज्यं मेधः ॥ शतपथब्राह्मणे ॥ شت پ ۱۳-۱-۶-۳، ۲۵

گھوڑے گائے وغیرہ حیوان نیز انسان مار کر ہوم کرنا کہیں نہیں لکھا۔ صرف وام مارگیوں کی کتابوں میں ایسے جھوٹے معنی لکھے ہیں۔ بلکہ یہ بھی بات وام مارگیوں نے چلائی ہے اور جہاں جہاں تحریر ہے۔ وہاں وہاں بھی وام مارگیوں نے جعلسازی کی ہے۔

دیکھو راجہ کا انصاف۔ دھرم سے رعیت کی پرورش کرنا۔ یجمان (علم وغیرہ کا دینے والا) کا علم پڑھانا۔ آگ میں گھی وغیرہ کا ہوم کرنا (آشومیدھ) کہلاتا ہے۔

اناج۔ حواس۔ شعاع زمین وغیرہ کو پاکیزہ رکھنا گومیدھ کہلاتا ہے۔

اور جب انسان مر جائے تب اس کے جسم کو باقاعدہ جلانا نرمیدھ کہلاتا ہے۔

قربانی سے بہشت نہیں ملتا

۱۶- سوال - یگ کرنیوالے کہتے ہیں۔ کہ یگ کرنے سے یجمان اور پشو ان بہشت کو جاتے تھے۔ نیز ہوم کر کے پھر حیوان کو زندہ کرتے تھے۔ یہ بات سچی ہے یا نہیں؟

جواب - نہیں۔ اگر بہشت کو جاتے ہوں۔ تو ایسی بات کہنے والے کو مار ہوم کر بہشت کو پہنچانا چاہیئے۔ یا اس کے پیارے ماں باپ عورت اور لڑکے وغیرہ کو مار ہوم کر کیوں نہیں پہنچاتے یا ویدی میں سے پھر کیوں زندہ نہیں کر لیتے ہیں؟

ویدمیں حیوانوں کی قربانی

سوال - جب یگیہ کرتے ہیں۔ تو ویدوں کے منتر پڑھتے ہیں تو وید میں نہ ہوتے تو کہاں سے پڑھتے

جواب - منتر کسی کو کہیں پڑھنے سے نہیں روکتا کیونکہ وہ ایک شبد ہے لیکن ان کے معنی ایسے نہیں ہیں کہ حیوان کو مار کر ہوم کرنا جیسے

अश्वाय स्वाहा

اس قسم کے منتروں کے معنی (یہ ہیں کہ) آگ میں سامگری لیعنی طاقت دینے والے گھی وغیرہ اچھی چیزوں کے ہوم کرنے سے ہوا۔ بارش پانی پاکیزہ ہو کر دنیا کو راحت پہنچاتے ہیں لیکن ان سچے معانی کو وہ جاہل نہیں سمجھتے تھے کیونکہ جو خود غرضی کے خیال والے ہوتے ہیں وہ

جو انسان جھوٹ چلاتا ہے وہ سچائی کی بُرائی ضرور ہی کرتا ہے (چنانچہ) دیکھئے وام مارگی کیا کہتے ہیں۔ وید شاستر اور پران یہ سب معمولی فاحشہ عورتوں کی مانند ہیں اور جو یہ شامبھوی وام مارگ ۔ کی مُدرا ہے۔ وہ ایک پردہ دار خاندان کی عورت کی مانند ہے۔ اِس لئے اِن لوگوں نے صرف وید کے برخلاف مذہب قائم کیا ہے۔ پھر (جب) ان لوگوں کا مذہب بہت پھیلا تب فریب کرکے ویدوں کے نام سے بھی وام مارگ کی تھوڑی لیلا چلائی۔ یعنی

सौत्रामण्यां सुरां पिबेत् । प्रोक्षितं भक्षयेन्मांसम् ।

वैदिकी हिंसा हिंसा न भवति ॥

न मांसभक्षणे दोषो न मद्ये न च मैथुने ।

प्रवृत्तिरेषा भूतानां निवृत्तिस्तु महाफला ॥

मनु० [अ० ५।५६]

ترجمہ۔ سوترامنی یگیہ میں شراب پیوے۔ یگیہ میں گوشت کھانے میں عیب نہیں ویدکی ہدایت کے بموجب کی ہوئی ہنسا ہنسا نہیں کہلاتی۔ مانس کھانے شراب پینے۔ زنا کرنے میں عیب نہیں۔ منوادھیائے (۵-۵۶)۔

سوترامنی یگیہ میں شراب پیوے (اس کے درست و صحیح معنی یہ ہیں۔ کہ سوترامنی یگیہ میں سوم رس یعنی سوم بلی کا عرق پیوے) پروکشٹ یعنی یگیہ میں گوشت کھانے میں عیب نہیں (ایسی پامرپن (رذالت) کی باتیں وام مارگیوں نے چلائی ہیں) ان سے پوچھنا چاہئیے (جو ویدکی ہنسا ہنسا نہ ہو تو تجھ اور تیرے خاندان کو مار کر ہوم کر ڈالیں۔ تو کیا ڈر ہے — گوشت کھانے۔ شراب پینے۔ زنا کاری کرنے وغیرہ میں عیب نہیں۔ یہ کہنا جھوٹا ہے کیونکہ بغیر جانداروں کو تکلیف دئے۔ گوشت حاصل نہیں ہوتا۔ اور بغیر قصور کے ایذا دینا دھرم کا کام نہیں شراب پینے کی تو سب جگہ ممانعت ہی ہے۔ کیونکہ اب تک وام مارگیوں کے سوائے کسی کتاب میں نہیں لکھا۔ بلکہ سب جگہ ممانعت ہے اور بغیر بیاہ کے جماع میں بھی عیب ہے۔ اس کو بے عیب کہنے والا خود عیبی ہے۔

ایسے ایسے قول بھی رشیوں کی کتابوں میں ڈالکر کتنے ہی رشی منیوں کے نام سے کتابیں بناکر گومیدھ اشومیدھ نام کے یگیہ بھی کرانے لگ گئے تھے۔ یعنی ان حیوانوں کو مارکر ہوم کرنے سے یجمان اور حیوان کو بہشت ملتا ہے اس مشہور بات کی بابت تحقیق تو یہ ہے

بنیاد غلطی سے ویدوں پر مان کر ویدوں کی بھی مذمت کرنے لگے۔ اس کے پڑھنے
پڑھانے وغیرہ اور برہمچریہ وغیرہ اصولوں کو بھی تباہ کیا۔ جہاں جتنی کتابیں وید وغیرہ
کی پائیں۔ اُن کو تلف کیا۔ آریوں پر بہت سا حکومت کا زور بھی چلایا اور تکلیف دی
جب ان کو خوف اور خطرہ نہ رہا۔ تب اپنے مت والے گرہستی اور سادھوؤں کی عزت اور وید کے
پیروؤں کی بےعزتی کرنے اور طرفداری سے سزا بھی دینے لگے اور خود عیش و آرام اور غرور میں
پھول کر پھرنے لگے رشبھ دیو سے لیکر مہاویر تک اپنے تیرتھنکروں کے بڑے بڑے بت بنا کر پرستش
کرنے لگے۔ یعنی پاشان وغیرہ مورتی پوجا کی بنیاد جینیوں سے پھیلی۔ پرمیشور کا ماننا کم ہوا۔
پتھر وغیرہ مورتی پوجا میں مصروف ہوئے۔ ایسے تین سو برس تک آریہ ورت میں جینیوں کی سلطنت رہی
بہت لوگ وید کے علم وغیرہ سے ناواقف ہو گئے تھے۔ اس بات کو تقریباً اڑھائی ہزار برس گذرے ہوں گے

شنکر آچاریہ کا ظہور

۱۲۱- بائیس سو برس ہوئے کہ ایک شنکر آچاریہ دراوڑ ملک میں پیدا
شدہ برہمن برہمچریہ سے ویاکرن وغیرہ سب شاستروں کو پڑھ کر سوچنے لگے کہ آہا!
سچے پرمیشور کے آستک و ہدایت کرنیوالے ویدمت کا چھوٹنا اور نستک پرمیشور کے نہ ماننے
والے مت کا رائج ہونا بڑے نقصان کی بات ہوئی ہے۔ اس کو کسی طرح رفع کرنا چاہیئے۔
شنکر آچاریہ جی شاستر کے علاوہ جین مت کی کتابوں کو بھی پڑھے ہوئے تھے اور ان کی دلیل بھی
بہت مضبوط تھی۔ انہوں نے سوچا کہ انکو کس طرح ہٹائیں۔ یقین ہوا کہ وعظ اور مباحثہ
کرنے سے یہ لوگ ہٹ سکیں گے۔ ایسا سوچ کر اُجین شہر میں آئے وہاں اس وقت سدھنوا راجہ تھا۔ جو
جینیوں کی کتابیں اور کچھ سنسکرت بھی پڑھا تھا۔ وہاں جا کر وید کا اپدیش کرنے لگے اور راجہ
سے ملکر کہا کہ آپ سنسکرت اور جینیوں کی بھی کتابیں پڑھے ہو اور جین مت کو مانتے ہو۔
اس لئے آپ کو میں کہتا ہوں کہ جینیوں کے پنڈتوں کا میرے ساتھ مباحثہ کرائیے اس شرط پر
کہ جو ہارے وہ جیتنے والے کا مذہب اختیار کرے اور آپ بھی جیتنے والے کا مذہب قبول
کیجئے گا اگرچہ سدھنوا راجہ جین مت میں تھا۔ تو بھی سنسکرت کتابیں پڑھنے سے
اس کی عقل میں کچھ علم کی روشنی تھی۔ اس لئے اس کے دل میں پیدا ہوا بڑی سوچ
پیدا کرنے کی نااہلیت نہیں چھائی تھی۔ کیونکہ جو عالم ہوتا ہے۔ وہ سچ اور جھوٹ کی
آزمائش کرکے سچ کو قبول اور جھوٹ کو ترک کر دیتا ہے۔
جب تک سدھنوا راجہ کو بڑا عالم اپدیشک (واعظ) نہیں ملا تھا تب تک شک میں تھے

سوائے اپنی غرض پوری کرنیکے دوسری کچھ بھی بات نہیں جانتے اور نہیں مانتے۔

وام مارگ نے بدھ مت کی ضرورت قائم کی

۱۵-اوّل جب ان پوپوں کی ایسی بدفعلیاں دیکھیں۔ اور (دوئم) مُردے کا ترپن شرادھ ہوتا دیکھا۔ تو ایک سخت خوفناک ویدشاستروں کی مذمت کرنے والا بودھ یا جین مت رائج ہُوا۔

بدھ مت کا آغاز

۱۹- سُنتے ہیں کہ اسی ملک میں گورکھپور کا ایک راجہ تھا اس سے پوپوں نے یگیہ کرایا۔ اس کی پیاری رانی کا سنگم گھوڑے کے ساتھ کرایا جس سے وہ مر گئی اس پر وہ بعد ازاں دُنیا چھوڑ کر اپنے لڑکے کو سلطنت سونپ اور سادھو ہو کر پوپوں کی قلعی کھولنے لگا۔ اسکی شاخ کے طور پر چارواک اور ابھانک مت ہی ہُوا تھا۔ انہوں نے اس قسم کے شلوک بتائے ہیں۔

पशुश्चेन्निहतः स्वर्गं ज्योतिष्टोमे गमिष्यति ।

स्वपिता यजमानेन तत्र कस्मान्न हिंस्यते ॥

मृतानामिह जन्तूनां श्राद्धं चेत्तृप्तिकारणम् ।

गच्छतामिह जन्तूनां व्यर्थं पाथेयकल्पनम् ॥

جو حیوان مار کر آگ میں ہوم کرنے سے حیوان سورگ کو جاتا ہے۔ تو یجمان اپنے باپ وغیرہ کو مار کر سورگ میں کیوں نہیں بھیجتے؟ جو مرے ہوئے انسانوں کی سیری کیلئے شرادھ اور ترپن ہوتا ہے تو غیر ملک میں جانیوالے انسان کو راستے کا خرچ کھانے پینے کیلئے باندھنا فضول ہے کیونکہ جب مرے ہوئے کو شرادھ ترپن سے ان جل پہنچتا ہے تو جیتے ہوئے غیر ملک میں رہنے والے یا راستے میں چلنے والوں کو گھر میں خوراک پکی ہوئی برتن میں ڈال۔ لوٹا بھر ان کے نام پر رکھنے سے کیوں نہیں پہنچتی۔ جو جیتے ہوئے دُور ملک یا دس ہاتھ پر بیٹھے ہوئے کو دیا ہُوا نہیں پہنچتا۔ تو مرے ہوئے کے پاس کس طرح پہنچ سکتا ہے۔

جین مت کی ترقی بدھ مت کی پستی کا آغاز

۲۰- لوگ ان کی ایسی مدلل باتوں کو ماننے لگے۔ اور ان کا مت بڑھنے لگا۔ جب بہت سے راجہ جاگیردار ان کے مت میں ہوئے تب پوپ جی بھی ان کی طرف جھکے۔ کیونکہ ان کو حلوا مانڈا اچھا ملا۔ دیکھو چلے گئے فوراً جین بننے لگے۔ جینیوں میں بھی اور طرح کی پوپ لیلا بہت ہے وہ بارہویں باب میں لکھینگے۔ بہت لوگوں نے ان کا مت قبول کیا۔ لیکن وہ لوگ جو پہاڑ۔ کاشی۔ قنوج۔ مغربی۔ جنوبی۔ ملک والے تھے انہوں نے جینیوں کا مت قبول نہیں کیا تھا۔ وہ جینی وید کے معنی نہ جان کر بیرونی پوپ لیلا کی

رانمیں کونسا سچا اَور کونسا جھوٹا ہے جب شنکر آچاریہ کی یہ بات سُنی - تو خوشی کے ساتھ
ے کہ ہم شاستراتھ کراکر سچ جھوٹ کا فیصلہ ضرور کرائیں گے - جینیوں کے پنڈتوں کو
ور دُور سے بلا کر سبھا کرائی - اس میں شنکر آچاریہ کا ویدمت اَور جینیوں کا وید کے برخلاف
ت تھا یعنی شنکر آچاریہ کا پکش (دعوےٰ) ویدمت کی تائید اَور جینیوں کی تردید اَور
ینیوں کا پکش اپنے مت کی تائید اَور وید کی تردید تھا - مباحثہ کئی روز ہُوا - جینیوں کا
ت یہ تھا کہ جگت بنانے والا ازلی پرمیشور کوئی نہیں - یہ دُنیا اَور جیو آتما ازلی ہیں - ان
دنوں کی پیدائش اَور تباہی کبھی نہیں ہوتی - اس کے برخلاف شنکر آچاریہ کا مت تھا
لہ ازلی سدھ پرماتما ہی دُنیا کا بنانیوالا ہے - یہ دُنیا اَور جیو جھوٹا ہے - کیونکہ اُس پرمیشور
نے اپنی مایا سے دنیا بنائی وُہی پرورش اَور فنا کرنیوالا ہے - اَور یہ جیو اَور پرپنچ خواب
کی مانند ہے پرمیشور خود ہی سب جگت روپ (بشکل عالم) ہوکر لیلا (کھیل) کر رہا ہے -
مت دنوں تک مباحثہ ہوتا رہا لیکن آخرش دلیل اور حوالہ سے جینیوں کا مت شکست یاب
ور شنکر آچاریہ کا مت فتحیاب رہا - تب ان جینیوں کے پنڈت اَور سودھنوا راجہ نے ویدمت
کو قبول کر لیا اور جین مت کو چھوڑ دیا - پھر بڑا شور و غُل ہُوا اَور سودھنوا راجہ نے دیگر اپنے
دوست آشنا راجاؤں کو لکھ کر شنکر آچاریہ سے مباحثہ کرایا - لیکن جینیوں کو شکست کا
زمانہ آپہونچا تھا شکست کھاتے گئے - بعد ازاں شنکر آچاریہ کے آریہ ورت ملک میں سب
جگہ گھومنے کا انتظام سودھنوا وغیرہ راجاؤں نے کرا دیا اَور ان کی حفاظت کیلئے نوکر
چاکر بھی رکھ دیئے - اسی وقت سے سب کے یگیو پویت ہونے لگے اَور ویدوں کی درس
تدریس (پڑھنا پڑھانا) نے رواج پکڑا - دس سال کے اندر سارے آریہ ورت ملک
میں گھوم کر جینیوں کی تردید اَور ویدوں کی تائید کی -

شنکر آچاریہ کے وقت میں جین وِدھونس (برباد) یعنی اب جتنے بُت جینیوں
کے نکلتے ہیں - وے شنکر آچاریہ کے وقت میں ٹوٹے ہیں - جو بغیر ٹوٹے نکلتے ہیں - وے
جینیوں نے زمین میں گاڑ دیئے تھے کہ توڑے نہ جائیں وے ابتک کہیں کہیں زمین میں سے
نکلتے ہیں - شنکر آچاریہ کے پہلے شیومت بھی تھوڑا سا رائج تھا (اس نے) اسکی اَور
وام مارگ کی بھی تردید کی - اسوقت اس مُلک میں دولت بہت تھی اَور لوگوں کے دلوں میں
محبت ہمدردی کا خیال بھی تھا - جینیوں کے مندر شنکر آچاریہ اَور سودھنوا راجہ نے

(سدھانتی) تم تو رسّی کو وجود اور سانپ کو موہوم سمجھ کر اس غلطی کے دام میں پڑے ہو۔ کیا سانپ وجود نہیں ہے؟ اگر کہو کہ رسّی میں نہیں تو وہ کسی اور جگہ (ہے) اور اسکا خیال دل میں ہے پس سانپ بھی موہوم نہ رہا۔ اسی طرح ستون میں آدمی۔ صدف میں چاندی وغیرہ کی کیفیت جان لینا۔ خواب میں بھی جو نظر آتے ہیں۔ وے کسی اور جگہ (ہیں) اور ان کا خیال آتما میں بھی ہے۔ وہ خواب بھی وجود میں موہوم شے کے تصور کر لینے کی مانند نہیں۔

(نوین ویدانتی) جو کبھی نہ دیکھا نہ سنا مثلاً اپنا سر کٹا ہے۔ اور آپ روتا ہے۔ پانی کی دھار اوپر جاری ہے۔ جو کبھی نہیں ہوا تھا۔ وہ دیکھا جاتا ہے۔ وہ امر واقع کیونکر ہو سکتا ہے۔

(سدھانتی) یہ مثال بھی تمہارے دعوے کو ثابت نہیں کر سکتی۔ کیونکہ بغیر دید اور شنید کے خیال پیدا نہیں ہوتا۔ خیال کے بغیر یادداشت اور یادداشت کے بغیر اظہار دو بدو نہیں ہوتا۔ جب کسی سے سنا یا دیکھا۔ کہ فلاں شخص کا سر کٹا۔ اور اس کے ماں باپ بھائی وغیرہ کو لڑائی میں صریح مرتے دیکھ لو۔ فوارے کا پانی اوپر اٹھتے دیکھا یا سنا۔ اس کا خیال اس کی آتما میں ہوتا ہے جب حالت بیداری سے الگ ہو کر دیکھتا ہے۔ تب اس آتما میں وہی اشیاء نظر آتی ہیں۔ جن کو دیکھا یا سنا ہوتا ہے۔ اور جب اپنے ہی میں دیکھتا ہے۔ تب گویا اپنا سر کٹا آپ روتا اور اوپر کی طرف جاتی ہوئی پانی کی دھار نظر آتی ہے۔ یہ بھی وجود میں موہوم کے تصور کی مانند نہیں بلکہ جیسے نقشہ نویس پہلے سے دیکھے سنے یا کئے ہوئے کو آتما سے (گویا) نکال کر کاغذ پر لکھ دیتے ہیں۔ یا عکس لینے والا عکس کو دیکھ کر آتما میں شکل کو قائم کر ہو بہو لکھ دیتا ہے۔

ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ کبھی کبھی خواب میں سابقہ یاد ہوئی ہوئی چیزوں کا اظہار ہوتا ہے۔ مثلاً اپنے معلم کو دیکھتا ہے۔ اور جب کبھی بہت مدت کے دیکھے یا سنے ہوئے مگر بھولے ہوئے علم کی یاد آتی ہے۔ تب یاد نہیں رہتا۔ کہ جو میں نے اس وقت دیکھا سنا یا کیا تھا اسی کو دیکھتا سنتا یا کرتا ہوں۔ جیسے بیداری میں یاد رکھتا ہے۔ ویسے خواب میں باقاعدہ نہیں ہو سکتا۔ دیکھو پیدائشی اندھے کو خواب نہیں آتا۔

اسلئے تمہارے ادھیاروپ اور ادھیا روپ کی تعریف جھوٹی ہے۔ جو (نوین ویدانتی) لوگ ویدانت وادی رسّی میں سانپ وغیرہ کے اظہار کی تمثیل کو برہم میں جہان کے ظاہر ہونے کے بارہ میں دیتے ہیں۔ وہ بھی درست نہیں۔

ہیں۔ اندر کا عکس جسکو چداھاس٭ کہتے ہیں۔ پڑا ہے۔ جب تک انتہکرن ہے۔ تب ہی تک
جیو ہے۔ جب انتہکرن گیان (علم) کے ذریعہ نہ رہا تب جیو برہم سروپ ہے۔ اس چداھاس
کو اپنے برہم سروپ کی لاعلمی ہوتی ہے یعنی اپنے آپ کو فاعل بھوگنے والا سکھی۔ دکھی گنہگار
نیکوکار مانتا اور جینے مرنے کو اپنے پر لاحق کرتا ہے۔ تب ہی تک دنیا کی بندشوں سے
رہائی نہیں پاتا (سدھانتی) یہ مثال تمہاری فضول ہے۔ کیونکہ سورج شکل والا اور پانی کے برتن
بھی شکل والے ہیں۔ سورج پانی کے برتنوں سے جدا اور پانی کے برتن بھی سورج سے
جدا ہیں۔ تب ہی عکس پڑتا ہے۔ اگر بے شکل ہوتے تو ان کا عکس کبھی نہ ہو سکتا۔ اور
جیسے پرمیشور کے بے شکل موجود کل آکاش کی مانند ہر جگہ موجود ہونے کی وجہ سے برہم سے
کوئی شئے یا کسی شئے سے برہم جدا نہیں ہو سکتا اور ویاپیہ ویاپک (محیط کل) کے
تعلق کے باعث ایک بھی نہیں رہ سکتے۔ یعنی انوے ویتریک بھاو (لازم ملزومیت اور
جداگانہ ذات) کے لحاظ سے دیکھنے کے باعث محاط اور محیط ہے ہوئے اور ہمیشہ جدا رہتے
ہیں۔ اگر ایک ہوں۔ تو ان میں محاط و محیط ہونے کا تعلق کبھی نہیں گھٹ سکتا۔ یہ
بھی برہدارنیک کے انتریامی براہمن میں صاف طور سے لکھا ہے۔

اور برہم کا عکس بھی نہیں پڑ سکتا ہے کیونکہ بغیر شکل کے عکس کا ہونا ناممکن ہے
اور اگر انتہکرن کے عارضہ کے باعث برہم کو جیو مانتے ہو۔ سو تمہاری یہ بات بچوں کی
سی مانند ہے۔ کیونکہ انتہکرن تو تبدیلی پذیر اور جدا جدا ہیں۔ اور برہم غیر متغیر اور حصوں
میں نہ بٹنے والا ہے۔ اگر تم برہم اور جیو کو جدا جدا نہ مانو تو اس کا جواب دو کہ جہاں
جہاں انتہکرن جائیگا۔ وہاں وہاں کے برہم کو اگیانی اور جس جگہ کو انتہکرن چھوڑیگا
وہاں وہاں کے برہم کو گیانی کر دے گا۔

جس طرح چھاتہ روشنی کے بیچ میں جہاں جہاں جاتا ہے۔ وہاں وہاں روشنی
کو ڈھانپ لیتا ہے۔ اور جہاں سے ہٹتا ہے وہاں وہاں کی روشنی سے پردہ اٹھا دیتا ہے
ویسے ہی انتہکرن برہم کو ہر ایک لمحہ میں گیانی اگیانی مقید اور آزاد کرتا جائیگا اگر مانا
جاوے تو۔ اکھنڈ (ناقابل تقسیم) برہم کے ایک حصہ کے پردہ کا اثر سب جگہ ہونے سے
سب برہم اگیانی ہو جاوے گا۔ کیونکہ وہ ذی شعور ہے۔

٭ من کا دوسرا نام چت ہے۔ اور جو چت میں منعکس ہو اسکو چداھاس کہتے ہیں۔ آگے من کہتے ہیں۔

(سدھانتی) یہ تمہارا کہنا वदतोव्याघात: یعنی اپنے قول کی آپ تردید کرنے کی مانند ہے۔ کیونکہ کہتے ہو کہ غیر علم والی ہے۔ مگر اس کو ذی شعور یا غیر ذی شعور سچ جھوٹ نہیں کہہ سکتے۔ یہ ایسی بات ہے کہ جیسے سونے میں پیتل ملا ہو۔ اس کا صراف سے امتحان کرایا جائے۔ کہ آیا یہ سونا ہے یا پیتل تو تب وہی کہے گا۔ کہ اس کو ہم نہ سونا مان سکتے ہیں نہ پیتل بلکہ اس میں دونوں دھاتیں ملی ہوئی ہیں۔

(نوین ویدانتی) دیکھو جس طرح گھٹ آکاش (گھڑے کے اندر موجود آکاش) کٹھ اکاش (مقام کے اندر موجود آکاش) میگھ آکاش (بادلوں کا آکاش) اور مہت اکاش (آکاش عظیم کی اپادھیاں ہیں یعنی گھڑا۔ گھر اور بادلوں کے ہونے سے آکاش مختلف معلوم ہوتے ہیں۔ در حقیقت مہت آکاش ہی ہے۔ اسی طرح بے علمی۔ کائنات۔ جزویت اور انتہ کرنوں کے عارضوں کے باعث لاعلموں کو برہم جدا جدا معلوم ہو رہا ہے۔ در حقیقت ایک ہی ہے۔ دیکھو آگے کے حوالہ میں کیا لکھا ہے۔

अग्निर्यथैको भुवनं प्रविष्टो रूपं रूपं प्रतिरूपो बभूव ।

एकस्तथा सर्वभूतान्तरात्मा रूपं रूपं प्रतिरूपो बहिश्च ॥

कठ उ० वल्ली ५ । मं० ९ ।

جس طرح آگ لمبی چوڑی گول چھوٹی بڑی سب قسم کی شکل والی چیزوں میں محیط ہو کر ویسی ہی شکل میں دکھائی دیتی ہے۔ اور ان سے الگ ہے۔ ویسے ہی محیط کل ہو کر پرمیشور میں محیط ہو کر انتہ کرن کی شکل والا ہو رہا ہے۔ لیکن اس سے جدا ہے۔

(سدھانتی) یہ بھی تمہارا کہنا فضول ہے۔ کیونکہ جیسے گھڑے۔ مکان۔ بادل اور اکاش کو الگ الگ مانتے ہو۔ ویسے علت و معلول والے جہان اور جیو کو برہم سے اور برہم کو ان سے جدا مان لو؟

(نوین ویدانتی) جس طرح آگ سب میں داخل ہو کر دیکھنے میں اس شکل کی نظر آتی ہے اسی طرح پرمیشور بے جان و جیو میں محیط ہو کر شکل والا یعنی کم علم والوں کو صورت والا نظر آتا ہے۔ در حقیقت برہم نہ بے جان اور نہ جیو ہے۔ جیسے پانی کے ہزار برتن رکھے ہوں۔ ان میں سورج کے ہزار عکس نظر آتے ہیں۔ مگر اصل میں سورج یکسر ہی ہے۔ ان برتنوں کے ٹوٹنے پانی کے بہنے یا ہلنے سے سورج نہ ٹوٹتا نہ ہلتا اور نہ پھیلتا ہے۔ اسی طرح انتہ کرنوں

اور متھرا میں جس انتہکرن والے برہم نے جو چیز دیکھی۔ اس کی یاد کاشی میں موجود اسی انتہکرن والے سے نہیں ہو سکتی کیونکہ ایک کے دیکھے کی یاد دوسرے کو نہیں ہو سکتی۔ جس چدا بھاس برہم کے عکس نے متھرا میں دیکھا تھا۔ وہ چدا بھاس برہم کا عکس کاشی میں نہیں رہتا۔ کیونکہ وہ متھرا والے انتہکرن میں ظاہر ہوتا ہے۔ وہ کاشی والا برہم نہیں ہوتا۔

اگر برہم ہی جیو ہے اور الگ نہیں۔ تو جیو کو ہمہ دان ہونا چاہیئے۔ اگر برہم کا عکس جدا ہے۔ تو پرتیہ بھجا یعنی پہلے دیکھے سُنے کا علم کسی کو نہیں ہونا چاہیے۔

اگر کہو کہ برہم ایک ہے اس لئے یاد رہتا ہے۔ تو ایک مقام پر لاعلمی یا درد ہونے سے کل برہم کو لاعلمی یا درد ہونا چاہیئے۔ اور ایسی ایسی مثالوں سے قدیم۔ پاک عقل سلیم۔ آزاد فطرت والے برہم کو تم نے ناپاک۔ لاعلم اور مقید وغیرہ عیوب والا جس کے حصے نہیں ہو سکتے۔ اس کو حصوں والا کر دیا۔

(نوین ویدانتی) بے شکل کا بھی عکس پڑتا ہے۔ مثلاً آئینہ یا پانی وغیرہ میں آکاش کا عکس پڑتا ہے۔ وہ نیلے رنگ کا یا کسی اور طرح کا گہرا دکھائی دیتا ہے۔ اسی طرح برہم کا بھی سب انتہکرنوں میں عکس پڑتا ہے۔

(سدھانتی) جب آکاش کی کوئی شکل ہی نہیں ہے۔ تو اس کو آنکھ سے کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا جو چیز دکھائی ہی نہیں دیتی وہ آئینہ اور پانی وغیرہ میں کس طرح دکھائی دے گی گہری یا لطیف شکل والی چیز دکھائی دیتی ہے۔ بے شکل نہیں۔

(نوین ویدانتی) تو پھر یہ جو اوپر نیلا سا دکھائی دیتا ہے۔ اور وہی آئینہ میں نظر آتا ہے۔ وہ کیا ہے؟

(سدھانتی) وہ زمین سے اُڑ کر گئے ہوئے آب و خاک اور آتش کے ذرات ہیں جن سے کہ بارش ہوتی ہے۔ اگر وہاں پانی نہ ہو تو بارش کہاں سے ہو۔

اس لئے جو دُور دُور خیمہ کی مانند نظر آتا ہے۔ وہ پانی کا حلقہ ہے۔ جیسے کُہر دور سے دھند لا اور نزدیک سے لطیف اور خیمہ کی مانند نظر آتا ہے۔ ویسے ہی آکاش میں پانی نظر آتا ہے۔

(نوین ویدانتی) کیا ہماری رسّی۔ سانپ اور خواب وغیرہ کی مثالیں غلط ہیں۔

یوگی جلال پاکر اپنے برہم سروپ کو حاصل کر کے دوسرے مالک سے آزاد ہو جاتا ہے یعنی خود اپنے آپ کا اور سب کا مالک بن کر برہم سروپ ہو کر مکتی میں رہتا ہے۔

جواب۔ ان سوتروں کے معنے ایسے نہیں۔ بلکہ ان کے سچے معنی یہ ہیں۔ سُنیئے۔

جب تک جیو اپنی نج پاک ذات کو حاصل کر کے یعنی سب آلائشوں سے مبرا ہو کر پاک نہیں ہوتا تب تک یوگ سے جلال کو حاصل کر کے اپنے انتریامی برہم کو حاصل کر کے سرور میں قائم نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جب گناہ وغیرہ سے مبرا ہو کر جلال والا یوگی ہوتا ہے تب ہی برہم کے ساتھ مکتی کے سرور کو بھوگ سکتا ہے۔ ایسا جیمنی آچاریہ کا اعتقاد ہے۔ (۱)

جب بے علمی وغیرہ عیبوں سے مبرا ہو کر پاک محض چیتن ذات سے جیو قائم ہوتا ہے۔ تب ہی برہم سروپ کے ساتھ تعلق کو حاصل کرتا ہے۔ (۲)

جب برہم کے وصل سے جلال اور پاک علم معرفت کو حاصل کر کے زندگی میں ہی جیون مکت ہوتا ہے۔ تب اپنی پاک اصلی ذات کو حاصل کر کے سرور پاتا ہے ایسا ویاس منی جی کا اعتقاد ہے۔ (۳)

جب یوگی کا ارادہ سچا ہوتا ہے تب خود پرمیشور کو پا کر مکتی کی راحت کو حاصل کرتا ہے۔ وہاں خود مختیار اور آزاد رہتا ہے جیسے دنیا میں کوئی اعلیٰ کوئی ادنیٰ ہوتا ہے ویسا مکتی میں نہیں بلکہ سب مکت جیو ایک سے رہتے ہیں۔

اگر ایسا نہ ہو تو۔

नेतरोऽनुपपत्तेः भेदव्यपदेशाच्च ॥ (१ । १ । १७) २ ॥

विशेषणभेदव्यपदेशाभ्यां च नेतरौ ॥ (१ । १ २२) ३ ॥

अस्मिन्नस्य च तद्योगं शास्ति ॥ (१ । १ । १९) ४ ॥

अन्तस्तद्धर्मोपदेशात् ॥ (१ । १ । २०) ५ ॥

भेदव्यपदेशाच्चान्यः ॥ (१ । १ । २१) ६ ॥

गुहां प्रविष्टावात्मानौ हि तद्दर्शनात् ॥ (१ । २ । ११) ७ ॥

अनुपपत्तेस्तु न शारीरः ॥ (१ । २ । ३) ८

अन्तर्याम्यधिदैवादिषु तद्धर्मव्यपदेशात् ॥ १ । २ । १८) ९ ॥

शारीरश्चोभयेऽपि हि भेदेनैनमधीयते ॥ (१ । २ । २०) १० ॥

جسم رکھنے والا جیو برہم نہیں ہے کیونکہ برہم کے وصف عمل اور فطرت جیو سے نہیں ملتے سب دیو ہیں وغیرہ حواس وغیرہ اشیا پرتھوی وغیرہ عناصر اور سب جیوں پر حاکم عالم القلوب ہو کر قائم ہے۔ کیونکہ اسی پرماتما کے موجود کل ہونا وغیرہ اوصاف سب جگہ اپنشدوں میں مشہور ہیں۔ ۹۔

جسم رکھنے والا جیو برہم نہیں ہے۔ کیونکہ برہم سے جیو کا فرق ذات سے ثابت ہے۔ اس قسم کے شاریرک سوتروں سے بھی ذات سے ہی برہم اور جیو کا فرق ثابت ہے۔ اسی طرح ویدانتیوں کی پیدائش اور قیامت بھی صادق نہیں آ سکتی کیونکہ اپ کرم یعنی ظہور برہم سے اور اپ سنگھار یعنی پرلے (فنا) بھی برہم ہی سے کرتے ہیں جب دوسرا کوئی وجود نہیں مانتے۔ تو پیدائش اور فنا بھی برہما کے وصف ہو جاتے ہیں۔ مگر آفرینش اور فنا بری برہم کی تشریح وید وغیرہ سچے شاستروں میں کی ہے۔ پرمیشور نوین ویدانتیوں پر خفا کیونکہ لاتغیر بےمیل وغیرہ اوصاف والے برہم میں تبدیلی آفرینش اور لاعلمی وغیرہ کا امکان کسی طرح نہیں ہو سکتا اور فنا کے ہونے پر بھی برہم حالت علت میں مادہ اور جیو برابر قائم رہتے ہیں اس سے اپ کرم (آفرینش) اور اپ سنگھار (فنا) کے بارہ میں بھی ان نوین ویدانتیوں کی تعلیم جھوٹی ہے۔ اس قسم کی دیگر بہت سی غلط باتیں ہیں کہ جو شاستروں پرتکش وغیرہ پرمانوں کے سراسر خلاف ہیں۔

۲۴۔ اس کے بعد جینیوں اور شنکر آچاریہ کے پیرؤں کے اپدیش کے اثرات آ۔ یہ ورت میں پھیلا اور باہمی تردید اور تائید بھی جاری رہی۔ شنکر آچاریہ کے تین سو برس پیچھے اجین شہر میں وکرماجیت راجہ کچھ اقبالمند راجہ ہوا جس نے سب راجاؤں کے درمیان پھیلی ہوئی لڑائی کو مٹا کر امن قائم کیا۔ بعدازاں بھرتری ہری راجا شاعری وغیرہ شاستروں اور دیگر علوم میں بھی کچھ کچھ فاضل ہوا اس نے تارک الدنیا ہو کر سلطنت کو چھوڑ دیا۔ وکرم آدتیہ کے پانچسو برس بعد راجہ بھوج ہوا اس نے صرف نحو اور شاعری استعدادوں کی اتنی اشاعت کی کہ اسکے عہد سلطنت میں بکریاں چرانے والا کالیداس رگھونش کاویہ کا مصنف ہوا۔ راجہ بھوج کے پاس جو کوئی اچھا شلوک بنا کر لے جاتا تھا۔ اس کو بہت سی دولت دیتے اور اسکی عزت ہوتی تھی۔ اس کے بعد راجاؤں اور امیروں نے پڑھنا ہی چھوڑ دیا۔

ذکر راجہ بکرماجیت بھرتری ہری بھوج کالیداس

شیومت

۲۵۔ اگرچہ شنکر آچاریہ سے پہلے وام مارگیوں کے بعد شیو وغیرہ کے مذہب والے بھی ہوتے تھے لیکن ان کا بہت زور نہیں ہوا تھا۔ مہاراجہ وکرم آدتیہ سے لیکر شیومت کا زور بڑھا کر

میں آنے جانے لگ گئے سو قت پوپوں نے یہ شلوک بنایا۔

न वदेद्यावनीं भाषां प्राणैः कण्ठगतैरपि ।

हस्तिना ताड्यमानोऽपि न गच्छेज्जैनमन्दिरम् ।

چاہے کتنی ہی مصیبت میں مبتلا ہو اور پران کنٹھ گت یعنی موت کا وقت بھی کیوں نہ آیا ہو تو بھی یاونی یعنی ملیچھ بھاشا رمسلم زبان) منہ سے نہ بولے اور چاہے مست ہاتھی مارنے کو کیوں نہ دوڑا ہوا آتا ہو اور جین کے مندر میں جانے سے جان بچتی ہو۔ تو بھی جین مندر میں داخل نہ ہو بلکہ جین مندر میں داخل ہو کر بچنے سے ہاتھی کے سامنے جا کر مرجانا اچھا ہے۔ ایسے ایسے چیلوں کو اپدیش کرنے لگے۔ جب ان سے کوئی حوالہ پوچھتا تھا کہ تمہارے مذہب میں کسی ماننے کے قابل کتاب کا بھی حوالہ ہے؟ تو کہتے تھے کہ ہاں جب وہ پوچھتے تھے کہ دکھلاؤ۔

مارکنڈے اور شیو پران

۲۷۔ تب مارکنڈے پران وغیرہ کے قول پڑھتے اور سناتے تھے جیسے کہ درگا پاٹھ میں دیوی کا ذکر لکھا ہے۔ راجہ بھوج کے عہد سلطنت میں کسی نے مارکنڈے اور شیو پران بنا کر ویاس جی کے نام سے شایع کر دیا۔ اس کی خبر راجہ بھوج کو معلوم ہونے پر ان پنڈتوں کو ہاتھ وغیرہ کٹانے کی سزا دی اور ان سے کہا کہ جو کوئی کتب و نظم وغیرہ تصنیف کرے تو اپنے نام سے بناوے رشی منیوں کے نام سے نہیں۔ یہ بات راجہ بھوج کی بنائی سنجیونی نامی تاریخ میں لکھی ہے۔ کہ جو گوالیار کے راج (بھنڈ) نامی شہر کے تیواڑی براہمنوں کے گھر میں ہے جس کو لکھونا راؤ صاحب اور ان کے گماشتے رامدیال چوبے جی نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے۔ اس میں صاف لکھا ہے کہ ویاس جی نے چار ہزار چار سو اور ان کے شاگردوں نے پانچ ہزار چھ سو شلوک والا یعنی کل دس ہزار شلوکوں کے اندازہ کا مہابھارت بنایا تھا۔ وہ مہاراجہ وکرم آدتیہ کے زمانہ میں بیس ہزار شلوک کا ہو گیا۔ مہاراجہ بھوج کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب کے زمانہ میں پچیس ہزار اور اب میری آدھی عمر میں تیس ہزار شلوک والی مہابھارت کی کتاب ملتی ہے۔ جو اگر یوں ہی بڑھتی گئی تو مہابھارت کی کتاب کسی وقت میں اونٹ کا بوجھ ہو جائے گی۔ اور رشی منیوں کے نام سے پران وغیرہ کتابیں بنا دیں گے۔ تو آریہ ورتی لوگ توہمات کے دام میں پڑ کر ویدک دھرم سے گر کر غارت ہو جائیں گے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ راجہ بھوج کو ویدوں کا کچھ کچھ خیال تھا ان کے بھوج پربندھ میں لکھا ہے۔

سوال - नमः ते रुद्रमन्यवे

वैष्णवमसि विष्णवे त्वा, गणानां त्वा गणपति ँ हवामहे ।
"भगवती भूयाः" "सूर्य आत्मा जगतस्तस्थुषश्च" ॥

۳۶ - اِس قسم کے وید حوالوں سے شیو وغیرہ مت ثابت ہوتے ہیں۔ پھر کیوں رد کرتے ہو؟

ویشنو شیو آدی مت وید سے سِدھ نہیں ہوتے

جواب - اِن قولوں سے شیو وغیرہ سمپردائے ثابت نہیں ہوتے۔ کیونکہ رُدر (۱) پرمیشور۔ پران وغیرہ ہوا۔ رُوح۔ آگ وغیرہ کا نام ہے۔ غصہ کے کرنے والے رُدر یعنی بدوں کو رُلانے والے پرمیشور کو سر جھکا (پران اور معدہ کی حرارت کو خوراک دینا اسکا مطلب ہے)

جو منگل کاری سب دُنیا کی پوری بہتری کرنے والا ہے۔ اُس پرمیشور کو سر جھکانا چاہئے۔ یہ سب رُدر۔ شیو۔ وشنو۔ گنپتی۔ سورج وغیرہ پرمیشور کا اور بھگوتی سچائی کے کہنے والا کلام کا نام ہے۔ اس میں بدون سمجھے ایسا جھگڑا مچایا ہے۔ جیسے

متعلق بے سمجھ چیلے ۳۷ - ایک کسی بیراگی کے دو چیلے تھے۔ وہ روزمرّہ گورو کے پاؤں دبایا کرتے تھے۔ ایک نے داہنے پاؤں اور دوسرے نے بائیں پاؤں کی خدمت کرنی بانٹ لی تھی۔ ایک روز ایسا ہوا کہ ایک چیلا کہیں بازار سودے کو چلا گیا۔ اور دوسرا اپنے مخدوم پاؤں کی خدمت کر رہا تھا۔ اِتنے میں گورو جی نے کروٹ بدلی۔ تو اس کے پاؤں پر دوسرے گورو بھائی کا مخدوم پاؤں پڑا۔ اُس نے سونٹا پاؤں پر کھینچ مارا۔ گورو نے کہا۔ ارے بدکار تو نے یہ کیا کیا؟ چیلا بولا کہ میرے مخدوم پاؤں کے اوپر یہ پاؤں کیوں آ چڑھا؟ اِتنے میں دوسرا چیلا جو کہ بازار کو گیا تھا۔ آ پہنچا۔ وہ بھی اپنے مخدوم پاؤں کی خدمت کرنے لگا۔ دیکھا تو پاؤں سُوجا پڑا ہے۔ بولا کہ گورو جی! یہ میرے مخدوم پاؤں میں کیا ہوا؟ گورو نے سب ماجرا سنا دیا۔ وہ بھی بیوقوف تھا۔ نہ بولا نہ چالا چُپ چاپ سونٹا اُٹھا کر بڑے زور سے گورو کے پاؤں پر دے مارا۔ گورو نے بآواز بلند پکار مچائی تب دونوں چیلے سونٹے لیکر دوڑے۔ اور گورو کے پاؤں کو پیٹنے لگے۔ تب تو بڑا شور و شر مچا۔ لوگ سُنکر آئے اور کہنے لگے سادھو جی کیا ہوا؟ ان میں سے کسی عقلمند آدمی نے سادھو کو چھڑا کر پھر ان بیوقوف چیلوں کو نصیحت کی کہ دیکھو یہ دونوں پاؤں تمہارے گورو کے ہیں۔ اِن دو

(۱) رُدر تم، شیو یعنی کلیان کرنے والے پرمیشور کے بھگت کا نام شیو ہے۔ وشنو یعنی ویاپک پرماتما۔ بھگوان کا نام وشنو ہے۔ گنپتی تمام جماعتوں کے مالک پرماتما کے سیوک کا نام گانپت ہے وغیرہ وغیرہ۔

اس پانچ سنسکاروں کو چکرانکت مکتی کے ذریعے مانتے ہیں۔ ان منتروں کے معنی "میں نارائن کو نمسکار کرتا ہوں" اور "میں لکشمی والے نارائن کے قدموں کی شرن کو حاصل کرتا ہوں" اور شری یت نارائن کو نمسکار کرتا ہوں۔ یعنی جو تعریف والا نارائن ہے اس کو میرا نمسکار ہے جیسے وام مارگی پانچ مکار مانتے ہیں۔ ویسے چکرانکت پانچ سنسکار مانتے ہیں اور اپنے سنکھ چکر وغیرہ سے داغ دینے کیلئے وید منتر کا حوالہ بنا رکھا ہے۔ اس کی عبارت اور معنی حسب ذیل ہیں:۔

पवित्रं ते विततं ब्रह्मणस्पते प्रभुर्गात्राणि पर्येषि विश्वतः

अतप्ततनूर्न तदामो अश्नुते शृतास इद्वहन्तस्तत्समाशत ॥ १

तपोष्पवित्रं विततं दिवस्पदे ॥

اے کائنات اور ویدوں کی حفاظت کرنیوالے پرمیشور۔ طاقت کل۔ قادر مطلق۔ آپ نے اپنی ویاپتی (ہمہ جا موجودگی) سے عالم کے سب حصوں کو ویاپت کر (اچھا) رکھا ہے۔ وہ آپ کی جو ناصر و ناظر پاک ذات ہے۔ اسکو برہمچریہ۔ راست گفتاری۔ شم۔ من کا ضبط۔ دم (ضبط حواس)۔ یوگا بھیاس۔ نفس کشی۔ نیک صحبت وغیرہ تپسیا سے محروم جو خام (علم والی) ذہنیت اور جسم والی ہے۔ وہ اس تیری ذات کو حاصل نہیں کرتی۔ اور جو مذکورہ تپ (ریاضت) سے پاک ہوئے ہیں۔ وے ہی اس ریاضت کو کرتے ہوئے تیری پاک ذات کو اچھی طرح حاصل کرتے ہیں۔ جو ظاہر بالذات پرمیشور کی دنیا میں اعلیٰ نیک چلنی کی ریاضت کرتے ہیں۔ وہ ہی پرمیشور کو حاصل کرنے کے لائق ہوتے ہیں۔" (رگوید منڈل ۹۔ سوکت ۸۳۔ منتر ۱ و ۲)

اب غور کیجئے کہ رامانجی وغیرہ لوگ اس منتر سے چکرانکت ہونا ثابت کیونکر کرتے ہیں بتلائیے وہ عالم تھے یا بے علم؟ اگر کہو کہ عالم تھے تو ایسے ناممکن معنی اس منتر کے کیوں کرتے۔ کیونکہ اس منتر میں **अतप्त तनूः** لفظ ہے نہ کہ **अतप्त भुजैकदेशः** یہ ناخن سے چوٹی تک جسم کے مجموعہ کا نام ہے۔ اس بات کو مانیں کہ آگ سے تپانا چکرانکت لوگ قبول کریں تو اپنے اپنے جسم کو بھاڑ میں جھونک کر سب جسم کو جلا دیں تو بھی اس منتر کے معنی سے خلاف ہے۔ کیونکہ اس منتر میں راست گفتاری وغیرہ پاک کام کرنا تپ (ریاضت) لکھا ہے۔

ऋतं तपः सत्यं (तपः श्रुतं तपः शान्तं) तपो दमस्तपः

[illegible]

کنٹھی۔ تِلک، مالا (تسبیح)، مورتی پوجن (بت پرستی)، پاکھنڈ وغیرہ رائج کرنے (گویا یہ بُری باتیں چکرانکت وغیرہ میں ہیں۔ جسقدر چکرانکت وغیرہ وید کے مخالف ہیں۔ اس قدر شنکر آچاریہ کے مت کے معتقد نہیں ہیں۔

۴۹۔ **سوال**۔ مورتی پوجا (بت پرستی) کہاں سے شروع ہوئی؟

بت پرستی

جواب۔ جینیوں سے۔

سوال۔ جینیوں نے کہاں سے چلائی؟

جواب۔ اپنی بے عقلی سے۔

سوال۔ جینی لوگ کہتے ہیں کہ چپ چاپ دھیان کی حالت میں بیٹھے ہوئے بت دیکھ کر اپنی روح کی بھی ویسی نیک حالت ہو جاتی ہے۔

جواب۔ روح مدرک اور بت غیر مدرک۔ کیا بت کی مانند روح بھی غیر مدرک ہو جائیگی۔ یہ بت پرستی محض پاکھنڈ مت ہے۔ اور جینیوں نے جاری کی ہے۔ ان کی تردید بارھویں باب میں کرینگے۔

سوال۔ شاکت وغیرہ نے بتوں کے بنانے میں جینیوں کی نقل نہیں کی۔ کیونکہ جینیوں کے بتوں کی مانند وشنو وغیرہ کے بت نہیں ہیں۔

جواب۔ ہاں یہ ٹھیک ہے۔ اگر جینیوں کی مانند بناتے تو جین مت میں ملجاتے۔ اسلئے جینیوں کے بتوں کے خلاف بنائے ہیں۔ کیونکہ جینیوں سے مخالفت کرنی ان کا کام اور ان کی مخالفت کرنا ان کا کام تھا۔ جیسے جینیوں نے بت ننگے دھیان کی حالت والے اور تارک الدنیا انسان کی مانند بنائے ہیں۔ اُن کے خلاف ویشنو وغیرہ نے اچھی طرح سے سجی ہوئی عورت کے ساتھ رنگ و راگ عیش و عشرت کی صورت والے کھڑے اور بیٹھے ہوئے بت بنائے ہیں۔ جینی لوگ بہت سے سنکھ۔ گھنٹہ۔ گھڑیال وغیرہ باجے نہیں بجاتے لیکن یہ لوگ بڑا شور کرتے ہیں۔ اس وجہ سے ایسی لیلا کرنیسے ویشنو وغیرہ سمپردائی پوپوں کے پھندے جینیوں کے جال سے بچکر ان کی لیلا میں آپھنسے اور بہت سی ویاس وغیرہ مہرشیوں کے نام سے من گھڑت غیر ممکن فسانوں سے پُر کتابیں بنائیں۔ ان کا نام پُران رکھکر کتھا بھی سُننے لگے اور بہت عجیب و غریب مکر کرنے لگے۔ یعنی پتھروں کے بت بنا کر خفیہ کہیں پہاڑ یا جنگل وغیرہ میں رکھ آئے یا زمین میں گاڑ آئے۔ بعد ازاں

عادل پرمیشور کو سب جگہ موجود جانتا اور مانتا ہے۔ وہ ہمیشہ ہر جگہ پرمیشور کو سب کے بُرے بھلے کاموں کا شاہد جانتا ہوا ایک لحہ بھر کے لئے بھی پرمیشور کو اپنے سے دُور نہ سمجھ کر بد فعلی کرنا تو درکنار بلکہ دل میں بُری خواہش (تک) بھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر میں من۔ کلام اور فعل سے بھی کچھ خراب کام کروں گا تو اس ہمہ دان کے انصاف سے بغیر سزا پائے ہرگز نہ بچوں گا۔ محض نام کے یاد کرنے سے بھی کچھ ثمرہ حاصل نہیں ہوتا ہے۔ جیسا کہ قند قند کہنے سے مُنہ میٹھا اور نیم نیم پکارنے سے کڑوا نہیں ہوتا بلکہ زبان سے چکھنے پر ہی میٹھا پن یا کڑوا پن جانا جاتا ہے۔

پلو راتک نام سمرن

۴۱۔ سوال۔ کیا نام لینا بالکل فضول ہے جو سب جگہ پُرانوں میں نام سمرن (نام کا یاد کرنا) کی بڑی فضیلت لکھی ہے؟

جواب۔ نام لینے کا تمہارا طریق افضل نہیں ہے۔ جس طریق پر تم نام کو یاد کرتے ہو وہ جھوٹا ہے۔

سوال۔ ہمارا کیسا طریق ہے؟

جواب۔ وید کے برخلاف۔

سوال۔ بھلا آپ ہم کو وید کے مطابق نام سمرن کا طریق بتایئے۔

جواب۔ نام سمرن اس طرح کرنا چاہئے مثلاً "نیائے کاری" (عادل)، یہ پرمیشور کا ایک نام ہے اس کے جو معنی ہیں۔ یعنی، طرفداری سے بری رہنے والا پرمیشور سب کا ٹھیک انصاف کرتا ہے۔ ویسے اس کو قبول کر کے ہمیشہ انصاف کے کام کرتے رہنا۔ بے انصافی کبھی نہ کرنا۔ اس طرح ایک نام سے بھی انسان کی بہتری ہو سکتی ہے۔

پرمیشور کبھی جسم میں نہیں آتا

سوال۔ ہم بھی جانتے ہیں کہ پرمیشور بے شکل ہے لیکن اُس نے شیو۔ وشنو۔ گنیش دیوی اور سورج وغیرہ کے جسم اختیار کر کے رام۔ کرشن وغیرہ اوتار لئے۔ اس لئے اس کا بُت بنایا جاتا ہے۔ کیا یہ بھی بات جھوٹی ہے؟

جواب۔ ہاں ہاں جھوٹی ہے۔ پرمیشور کو ویدوں میں پیدائش۔ موت اور جسم میں آنے سے بری کہا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دلیل سے بھی پرمیشور کا کسی جسم میں آنا کبھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جو آکاش کی طرح سب جگہ موجود غیر محدود اور دِ کھ د

ہونے سے پرمیشور تیدوالا ہو جائیگا۔ اور تم مٹی میں سونا چاندی وغیرہ۔ پتھر میں ہیرا پنا وغیرہ۔ سمندر جھاگ میں موتی۔ پانی میں گھی۔ دودھ دہی وغیرہ۔ اور خاک میں میدہ شکر وغیرہ کا تصور کر کے اُنکو ویسے ہی کیوں نہیں بنا لیتے۔ تم لوگ تکلیف کا تصور کبھی نہیں کرتے پھر وہ کیوں ہوتی ہے۔ اور آرام کا تصور ہمیشہ کرتے ہو۔ وہ کیوں میسر نہیں ہوتا؟ اندھا آنکھ کا تصور کر کے کیوں نہیں دیکھ لیتا؟ مرنے کا تصور نہیں کرتے۔ کیوں مر جاتے ہو؟ اس لئے تمہارا تصور سچا نہیں۔ کیونکہ وہ چیز جیسی ہے اُس میں ویسا ہی خیال کرنیکا نام بھاونا یا تصور ہے۔ مثلاً آگ میں آگ۔ پانی میں پانی جاننا (تصور) اور پانی میں آگ اور آگ میں پانی سمجھنا تصور نہیں ہے۔ کیونکہ جو چیز جیسی ہے اُسکو ویسا جاننا علم اور اُس کیخلاف جاننا لاعلمی یا جہالت ہے۔ اِسلئے تم غیر تصور کو تصور اور تصور کو غیر تصور کہتے ہو۔

ویدوں میں بُت پرستی وغیرہ کا ذکر نہیں

۴۴۔ سوال ۔ اجی! جبتک ویدمنتروں سے آواہن (بُلانا) نہیں کرتے۔ تب تک دیوتا نہیں آتا۔ اور بُلانے سے جھٹ آتا اور وسرجن (رخصت) کرنے سے چلا جاتا ہے۔

جواب ۔ جو منتر کو پڑھکر بُلانے سے دیوتا آجاتا ہے تو بُت جاندار کیوں نہیں ہو جاتا؟ اور رخصت کرنے سے چلا کیوں نہیں جاتا؟ اور وہ کہاں سے آتا ہے اور کہاں جاتا ہے؟ سُنو بھائی! موجود کل پرمیشور نہ آتا اور نہ جاتا ہے۔ اگر تم منتر کے زور سے پرمیشور کو بُلا لیتے ہو تو انہی منتروں سے اپنے مرے ہوئے بیٹے کے جسم میں رُوح کیوں نہیں بُلا لیتے؟ اور دُشمن کے جسم سے رُوح کو رخصت کر کے کیوں نہیں مار سکتے؟

سُنو بھائی بھولے لوگو! یہ پوپ جی تم کو ٹھگ کر اپنا مطلب نکالتے ہیں۔ ویدوں میں پتھر وغیرہ بُت پرستی اور پرمیشور کے بُلانے۔ رخصت کرنے کے متعلق ایک بھی حرف نہیں ہے۔

प्राणा इहागच्छन्तु सुखं चिरं तिष्ठन्तु स्वाहा ।

आत्मेहागच्छतु सुखं चिरं तिष्ठतु स्वाहा ।

इन्द्रियाणीहागच्छन्तु सुखं चिरं तिष्ठन्तु स्वाहा ॥

اس قسم کے وید منتر موجود ہیں۔ تم کیسے کہتے ہو کہ نہیں ہیں؟

جواب ۔ اے بھائیو! عقل کو تھوڑا سا تو اپنے کام میں لاؤ۔ یہ سب من گھڑت وام مارگیوں کی تنتر نامی ویدوں کی مخالف کتابوں کے پوپ رچت (یعنی پوپ کے بنائے

کرتے ہیں وہ تاریکی یعنی جہالت اور مصیبت کے سمندر میں ڈوبتے ہیں۔ اور
علّت مادی سے پیدا ہوئے معلول پرتھوی وغیرہ بھوت (عناصر) پتھر اور
اور پرد جز (د) اور انسان وغیرہ کے جسم کی عبادت پرمیشور کی جگہ کرتے ہیں وہ
سے بھی زیادہ تاریکی یعنی سخت جہالت میں مبتلا ہو بہت مدت تک نرک یعنی سخت
اگر بہت مصیبت اُٹھاتے ہیں (۱)

جو سب دُنیا میں موجود ہے اس بے شکل پرمیشور کی تصویر۔ اپ۔ م
بُت نہیں ہے (۲)

جو کلام کی वाच्य یعنی یہ پانی ہے یہ لیجئے وہ ایسا وشے (مضمون) نہیں
کے سہارے اور ہستی سے کلام کی پروِرتی (بنیاد) ہوتی ہے اُسی کو پرمیشور
عبادت کر۔ اور جو اس کے سوائے دُوسرا ہے وہ معبود نہیں (۱) ٭

جو من سے अभ्यास کر کے دِل میں نہیں آتا۔ جو من کو جانتا۔ اُسی پرمیشور
اور اسی کی عبادت کر۔ جو اس کے سوائے رُوح اور انتہکرن ہے۔ اُس کی
پرمیشور کی بجائے مت کر (۳)

جو آنکھ سے نظر نہیں آتا۔ اور جس سے سب آنکھیں دیکھتی ہیں اُسی کو تو
اور اُسی کی عبادت کر۔ اور جو اس کے سوائے سورج بجلی اور آگ وغیرہ و
اشیاء ہیں۔ اُن کی عبادت مت کر (۳) ٭

جو کان سے نہیں سُنا جاتا اور جس سے کان سُنتا ہے۔ اُسی کو تو پرمیشور
اور اُسی کی عبادت کر۔ اور اِسکے سوائے آگ وغیرہ کی عبادت اسکی جگہ

جو پرانوں سے چلایمان نہیں ہوتا اور جس سے پران حرکت حاصل کرتا ہے
تو جان۔ اور اسی کی عبادت کر اور جو یہ اسکے سواء ہوا ہے۔ اس کی عبادت م

اس قسم کی بہت سی ممانعت کی گئی ہے۔ ممانعت پراپت (حاصل) اور ا
کی بھی ہوتی ہے۔ "پراپت" کی، جیسے کوئی کہیں بیٹھا ہو اسکو وہاں سے اُٹھا
کہ بیٹے اسے بیٹے! چوری کبھی مت کرنا۔ کنوئیں میں مت گرنا۔ بدوں کی صحبت
مت بیٹھنا۔ بے علم مت رہنا۔" اس طرح "اپراپت" کی بھی ممانعت ہوتی ہے۔ جو ا
کے علم میں اپراپت ہے وہ پرمیشور کے علم میں پراپت ہے۔ اس لئے اس کی م

نیک تربیت کا ہونا گرہستیوں کے تعلیم کی طرف پرمیشور کے حصول کا ذریعہ ہے۔ سُننے جب انسان اچھی تربیت اور علم کو حاصل کریگا تب سچے ماتا پتا پرمیشور کو بھی حاصل کریگا

۴۹۔ سوال۔ شکل والی چیزوں میں من ٹھہرتا ہے۔ اور بے شکل میں ٹھہرنا مشکل ہے من غیر مجسم میں ہی ٹھہرتا ہے اسلئے بت پرستی رہنی چاہئے۔

جواب۔ شکل والی چیزوں میں من قائم کبھی نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ اُسکو من فوراً لیکر اسی کے ایک ایک حصہ میں گھومتا اور دوسرے میں دوڑ جاتا ہے۔ اور بے شکل پرمیشور کے قبول کرنے میں حتی المقدور من نہایت تیزی سے دوڑتا ہے۔ تب بھی انتہا نہیں پاتا۔ صفتوں سے پاک ہونے کے باعث چنچل بھی نہیں رہتا۔ بلکہ اسی کے صفات، افعال اور خواص کو سوچتا سوچتا سرور میں محو ہو کر ٹھہر جاتا ہے۔ اور اگر مجسم اشیا میں قائم ہو جاتا تو کل دنیا کا من قائم ہو جاتا۔ کیونکہ دنیا میں آدمی۔ عورت۔ بیٹے۔ دولت۔ دوست وغیرہ مجسم چیزوں میں غلطاں رہتا ہے۔ تاہم کسی کا من قائم نہیں ہوتا۔ جب تک غیر مجسم میں نہ لگاوے۔ کیونکہ حصوں سے بری ہونے کے باعث اس میں من قائم ہو جاتا ہے۔ اسلئے بت پرستی کرنا ادھرم ہے (۱)

۵۰ دوم۔ اس میں کروڑوں روپے مندروں پر خرچ کر کے لوگ مفلس ہوتے ہیں بت پرستی سے ہزاروں خرابیاں ہیں اور اس میں [illegible] ہوتی ہے۔

سوم۔ عورت۔ مردوں کا مندروں میں میل ہونے سے زناکاری۔ لڑائی جھگڑا اور بیماریاں وغیرہ پیدا ہوتی ہیں۔

چوتھا۔ اسی کو دھرم۔ ارتھ۔ کام و مکتی کا ذریعہ مان کر سست ہو کر انسانی جنم رائیگاں کھوتے ہیں۔

پنجم۔ مختلف قسم کے مخالف شکلوں۔ ناموں اور حالات والے بتوں کے پجاریوں کا ایک عقیدہ مٹ کے اور ایک دوسرے کے خلاف عقیدہ رکھتے ہوئے باہمی نفاق بڑھانے سے ملک کی بربادی کرتے ہیں۔

ششم۔ اسی کے بھروسے دشمن کی شکست اور اپنی فتح مان بیٹھے رہتے ہیں۔ ان کی ہار ہو کر سلطنت۔ آزادی اور دولت کا آرام ان کے دشمنوں کے قبضہ میں ہو جاتا ہے۔ اور آپ محتاج بھٹیارے کے ٹٹو اور کمہار کے گدھے کی مانند دشمنوں کے بس میں ہو کر کئی طرح کی تکلیف پاتے ہیں۔

ہفتم۔ جب کوئی کسی کو کہے کہ ہم تیری نشست کی جگہ یا نام پر پتھر دھریں تو جیسے وہ اس پر خف

उत्पद्यन्ते च्यवन्ते च यान्यतोऽन्यानि कानिचित् ।
तान्यर्वाक्कालिकतया निष्फलान्यनृतानि च ॥ ३ ॥
मनु० अ० १२ ॥ (९५ । ९६)

(منو ۱۲-۹۵-۹۶)

منو جی کہتے ہیں کہ جو ویدوں کی نِندا یعنی بے قدری - ترک اور خلاف ورزی کرتا ہے وہ ناستک کہلاتا ہے ۰ (۱)

جو غیر از وید کتابیں خراب لوگوں کی بنائی ہوئی دُنیا کو تکلیف کے سمندر میں غرق کرنے والی ہیں - وہ سب بیفائدہ - جھوٹی - تاریکی مجسم اور آخرت میں تکلیف دہ ہیں (۱)

جو ان ویدوں کے برعکس کتابیں ہوتی ہیں - وہ جدید ہونے کی وجہ سے جلد تباہ ہو جاتی ہیں - ان کا ماننا بے فائدہ اور باطل ہے - اسی طرح برہما سے لیکر جیمنی مہرشی تک کا اعتقاد ہے کہ وید کے خلاف کو نہ ماننا بلکہ وید کے مطابق ہی عمل کرنا دھرم ہے - کیونکہ وید صحیح معانی کا ظاہر کرنیوالا ہے - اس سے علاوہ جتنے تنترا اور پوران ہیں وید کے خلاف ہونے سے جھوٹے ہیں - اور جو وید کے خلاف پُستکیں ہیں - ان میں کہی ہوئی بُت پرستی بھی ادھرم ہے - انسانوں کا علم غیر جاندار کی پرستش سے نہیں بڑھ سکتا بلکہ جو علم ہے وہ بھی زائل ہو جاتا ہے - اسلئے عالموں کی خدمت اور صحبت سے علم بڑھتا ہے ۰ پتھر وغیرہ سے نہیں - کیا بُت پرستی سے پرمیشور کو کبھی کوئی دھیان میں لا سکتا ہے ؟ نہیں - ہرگز نہیں - بُت پرستی سیڑھی نہیں بلکہ ایک خندق ہے - جس میں گر کر انسان چکنا چُور ہو جاتا ہے - پھر اس خندق سے نکل نہیں سکتا - بلکہ اُسی میں مر جاتا ہے ہاں دھرم پر چلنے والے معمولی عالموں سے لیکر اعلیٰ عالم یوگیوں کی صحبت سے سچا علم اور راستبازی وغیرہ پرمیشور کے حصول کی سیڑھیاں ہیں جیسے کہ بالا خانے پر جانے کا زینہ ہوتا ہے - بُت پرستی کرتے کرتے عالم تو کوئی نہ ہوا - البتہ برخلاف اس کے بُت پرست جاہل رہ کر انسانی جامہ بے فائدہ کھو کر بہت سے مر گئے اور جو اب ہیں یا ہوں گے - وہ بھی انسانی جامہ کے مقصد یعنی دھرم - ارتھ - کام اور موکش کے حصول کے پھل سے محروم رہکر بیفائدہ برباد ہو جائینگے - بُت پرستی پرمیشور کے حاصل کرنے میں موٹے نشانہ کی طرح نہیں بلکہ دھرم پر چلنے والا فاضل اور علم طبعی نشانہ ہیں - اسکو علم طبعی بڑھاتا بڑھاتا پرمیشور کو بھی پاتا ہے اور بُت پرستی گڑیوں کے کھیل کی طرح نہیں بلکہ اوّل حرف شناسی

ہوکر مارتا یا گالی دیتا ہے۔ ویسے ہی جو پرمیشور کی عبادت کی جگہ دل اور نام پر پتھر وغیرہ
ت دھرتے ہیں۔ ان بے عقلوں کی تباہی پرمیشور کیوں نہ کرے؟
ششم۔ وہم میں پڑکر مندر مندر۔ ملک ملک پھرتے پھرتے تکلیف پاتے۔ دھرم۔ دنیا اور
اقبت برباد کرتے۔ چور وغیرہ سے عذاب پاتے اور ٹھگوں وغیرہ سے ٹھگے۔ جاتے ہیں۔
نہم۔ بدچلن پجاریوں (مجاوروں) کو دولت دیتے ہیں۔ وہ اس دولت کو زناکاری
شراب اور گوشت کے کھانے اور لڑائی بکھیڑوں پر خرچ کرتے ہیں۔ جس سے دینے
الے کے آرام کی جڑ کٹ کر تکلیف ہوتی ہے۔
ہم۔ ماں۔ باپ وغیرہ قابلِ تعظیم لوگوں کی بے عزتی کر پتھر وغیرہ بتوں کی عزت
کرکے احسان کش ہو جاتے ہیں۔
[یاز]دہم۔ جب ان بتوں کو کوئی توڑ ڈالتا یا چرا لیجاتا ہے تب ہائے ہائے کرکے روتے رہتے ہیں
دوازدہم۔ پجاری غیر عورتوں کی صحبت اور پجارن غیر مردوں کی صحبت سے معیوب ہوکر
اشوہر اور بیوی کی محبت کی راحت کو ہاتھ سے کھو بیٹھتے ہیں۔
سیزدہم۔ سوامی (آقا) سیوک (نوکر) کے فرائض پوری طرح ادا نہ ہونے سے
ہم نا اتفاق ہوکر تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔
چہاردہم۔ بے جان کا دھیان کرنیوالے کی روح بھی کند ہو جاتی ہے۔ کیونکہ دھیان
ی کسی چیز کی جڑپن کا خاصہ انتہکرن کے ذریعے روح میں ضرور آتا ہے۔
پانزدہم۔ پرمیشور نے خوشبودار پھول وغیرہ اشیا ہوا پانی کی بدبو دور کرنے اور
صحت کی بحالی کیلئے بنائے ہیں۔ ان کو پجاری جی توڑ کر یہ نہ جانتے ہوئے کہ ان پھولوں
ی کتنے دن تک خوشبو آکاش میں پھیل کر ہوا پانی کی صفائی کرتی۔ اور پوری خوشبو
کے وقت تک ان میں رہتی۔ ان کی بربادی درمیان میں ہی کر دیتے ہیں۔ پھول
وغیرہ کیچڑ کے ساتھ مل کر الٹی بدبو پیدا کرتے ہیں۔ کیا پرمیشور نے پھول وغیرہ خوشبودار
اشیا پتھر پر چڑھانے کے لئے بنائی ہیں؟
شانزدہم۔ پتھر پر چڑھے ہوئے پھول۔ صندل اور چاول وغیرہ سب پانی اور مٹی کے
ساتھ ملنے سے موری یا حوض میں آکر سڑ جاتے ہیں۔ اس سے اتنی بدبو آکاش میں پھیلتی ہے
جتنی انسان کے مل سے پیدا ہو۔ اور ہزاروں جاندار اس میں پڑتے اسی میں مرتے سڑتے ہیں۔

पितृभिर्भ्रातृभिश्चैताः पतिभिर्देवरैस्तथा ।
पूज्या भूषयितव्याश्च बहुकल्याणमीप्सुभिः ॥८॥
मनु० अ० ३ । ५५ ॥ पूज्या देववत्पतिः ॥९॥ मनुस्मृती

اول ماں مورتی ستی مجسّم تعظیم کے قابل دیوتا ہے یعنی اولاد کو تن من دھن سے خدمت کرکے والدہ کو خوش رکھنا چاہیئے۔ ہنسا یعنی تکلیف و رنج کبھی نہ دینا۔ دوسرا باپ راست اعمال والا دیو۔ اس کی بھی ماں کی مانند خدمت کرنی۔ تیسرا آچاریہ جو علم کا دینے والا ہے۔ اسکی تن من دھن سے خدمت کرنی۔ چوتھا سنیاسی راستی جو فاضل دھرم پر چلنے والا فریب سے الگ۔ سب کی ترقی کا خواہاں۔ دنیا میں پھرتا ہوا سچے اپدیش سے سب کو آرام پہنچاتا ہے۔ اسی کی خدمت کریں۔ پانچویں بیوی کے واسطے خاوند اور خاوند کے لئے بیوی تعظیم کے قابل ہے۔

یہ پانچ مورتی مان دیو جن کی طفیل انسانی جسم کی پیدائش پرورش رہوتی اور انسان کو اچھی تعلیم۔ علم اور سچا اپدیش حاصل ہوتا ہے۔ یہ ہی پرمیشور کو حاصل کرنیکی سیڑھیاں ہیں۔ ان کی خدمت نہ کرتے ہوئے جو پتھر وغیرہ بتوں کی پرستش کرتے ہیں۔ وہ وید کے سخت مخالف ہیں۔

۵۲ - **سوال :-** ماں باپ وغیرہ کی خدمت کریں۔ اور بت پرستی بھی کریں۔ تب تو کوئی عیب نہیں؟

بت پرستی ہر حالت میں منع ہے

جواب :- پتھر وغیرہ بت پرستی کو قطعی چھوڑنا اور ماتا وغیرہ مورتی والوں کی خدمت کرنے میں ہی بہتری ہے۔ بڑے غضب کی بات ہے کہ ان لوگوں نے، ماتا وغیرہ ظاہر راحت بخش سامنے موجود دیوتوں کو چھوڑ کر غیر دیوتا پتھر وغیرہ میں سر مارنا قبول کیا۔ اسکو لوگوں نے اسلئے قبول کیا ہے۔ کہ جو ماں باپ وغیرہ کے سامنے نذر یا بھینٹ دیں گے۔ وہ خود کھائیں گے۔ اور ان کی بھینٹ پوجا لینے سے ہمارے منہ یا ہاتھ میں کچھ نہ پڑیگا۔ اسلئے پتھر وغیرہ کے بت بنا۔ اس کے آگے نذرانہ دھر گھنٹہ کی آواز ٹن ٹن پوں پوں اور شنکھ بجا۔ شور مچا۔ ان کو انگوٹھا دکھانے لگے۔ جیسے کوئی کسیکو چھلے یا چڑا دے۔ کہ تو گھنٹہ لے اور انگوٹھا دکھائے۔ اسکے آگے سے سب

جواب :- بھلا اسکے کوتوال کال بھیرو لاٹ وغیرہ بھوت پریت اور گرڑ وغیرہ گنوں (فوجوں) نے مسلمانوں کو لڑ کر کیوں نہ ہٹا دیا۔ جب مہادیو اور وشنو کی پرانوں میں کہانی ہے۔ کہ کئی ایک تری پرا سُر وغیرہ بڑے بڑے خوفناک اُسروں کو خاکستر کر دیا۔ تو مسلمانوں کو خاک کیوں نہ کیا؟ اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بیچارے پتھر کیا لڑتے لڑاتے؟ جب مسلمان مندر اور بتوں کو توڑتے پھوڑتے ہوئے کاشی کے نزدیک پہونچے۔ تب پجاریوں نے اس پتھر کے لنگ کو کوئیں میں ڈال اور بینی مادھو کو برہمن کے گھر میں چھپا دیا۔ جب کاشی میں کال بھیرو کے ڈر کے مارے یم دوت (موت کے فرشتے) نہیں جاتے اور پرلے کے وقت بھی کاشی کی تباہی نہیں ہونے دیتے تو ملیچھوں کے دوت (سپاہی) کیوں نہ ڈرائے اور اپنی بادشاہت کے مندر کی کیوں تباہی ہونے دی؟ یہ سب پوپ مایا (چالاکی) ہے۔

۵۶- سوال :- گیا میں شرادھ کرنے سے پتروں (مرے ہوئے بزرگوں) کے گناہ دُور ہو کر وہاں کے شرادھ کے ثواب کی طاقت سے پتر سورگ (بہشت) میں جاتے ہیں اور پتر اپنا ہاتھ نکال کر پنڈ لیتے ہیں۔ کیا یہ بھی بات جھوٹی ہے؟

جواب۔ ہاں! بالکل جھوٹ۔ اگر وہاں پنڈ دینے کی ایسی طاقت ہے۔ تو جن پنڈوں کو پتروں کے سکھ کیلئے لاکھوں روپے دیتے ہیں۔ اسکو گیا والے رنڈی بازی وغیرہ گناہ میں خرچ کرتے ہیں وہ گناہ کیوں دُور نہیں ہوتا؟ اور ہاتھ نکلتا آجکل کہیں نظر نہیں آتا۔ سوا پنڈوں کے ہاتھوں کے کبھی کسی دغا باز نے زمین میں گڑھا کھود کر اس میں ایک آدمی بٹھا دیا ہوگا۔ پھر اسکے منہ پر کُشا (گھاس) بچھا پنڈ دیا ہوگا۔ اور اس مکار نے اُٹھا لیا ہوگا کسی آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پورے کو اسطرح ٹھگ لیا ہو۔ تو تعجب نہیں۔ ویسے ہی بیج ناتھ کو راون لایا تھا۔ یہ بھی جھوٹی بات ہے۔

۵۷- سوال :- دیکھو کلکتے کی کالی اور کاما کشا وغیرہ دیوی کو لاکھوں آدمی مانتے ہیں۔ کلکتے کی کالی دیوی کیا یہ معجزہ نہیں ہے؟

جواب۔ کچھ بھی نہیں۔ یہ بے علم لوگ بھیڑ کی مانند ایک کے پیچھے دوسرے چل کر کنوئیں یا گڑھے میں گرتے ہیں۔ ہٹ نہیں سکتے۔ ویسے ہی ایک بے علم کے پیچھے دوسرے چلکر بت پرستی کے گڑھے میں پھسکر تکلیف اٹھاتے ہیں۔

سلہ (نوٹ) مترجم پنڈوں یعنی گیا کے پجاری لوگوں۔

بنا کھا کر چلے آتے ہیں۔ کوئی بھی جذام وغیرہ بیماری نہیں ہوتی۔ اور اس جگناتھ پوری میں بھی بہت
سے پرساد نہیں کھاتے۔ انکو بھی جذام وغیرہ امراض نہیں ہوتے۔ علاوہ ازیں اس جگناتھ
پوری میں بھی بہت سے جذامی ہیں جنکا مرض ہمیشہ جھوٹا کھانیسے بھی دور نہیں ہوتا۔

اور اسی جگناتھ میں وام مارگیوں نے بھیروی چکر بنایا ہے۔ کیونکہ سوبھدرا شری کرشن
اور بلدیو کی بہن لگتی ہے۔ اسکو دونوں بھائیوں کے بیچ میں عورت اور ماں کی جگہ بٹھایا
ہے۔ اگر بھیروی چکر نہ ہوتا تو یہ بات کبھی نہ ہوتی اور رتھ کے پہیوں کے ساتھ کلیں
لگی ہوتی ہیں۔ جب انکو سیدھا گھماتے ہیں۔ کلیں گھومتی ہیں۔ تب رتھ چلتا ہے
جب میلے کے بیچ میں پہونچتا ہے۔ تب ہی اسکی کیل کو الٹا گھما دیتے ہیں اور رتھ ٹھیر جاتا
ہے۔ پوجاری لوگ پکارتے ہیں۔ خیرات کرو۔ ثواب کا کام کرو۔ جس سے جگناتھ خوش ہوکر
اپنا رتھ چلائیں۔ اپنا دھرم رہے۔ جبتک نذر بھینٹ آتی رہتی ہے۔ تبتک اسی طرح پکارتے
جاتے ہیں۔ جب آچکتی ہے۔ تب ایک برہمن اچھے کپڑے دوشالہ اوڑھ کر کھڑا ہوکر ہاتھ جوڑ
کر تعریف کرتا ہے۔ کہ "اے جگن ناتھ سوامی آپ مہربانی کرکے رتھ کو چلائیے۔ ہمارا
دھرم رکھیئے"۔ اس قسم کے الفاظ بولکر ساشٹانگ ڈنڈوت پرنام کرکے رتھ پر چڑھتا ہے۔
اسیوقت کیل سیدھی گھما دیتے ہیں اور جے جے کے نعرے بلند کر ہزاروں لوگ رسی
کھینچتے ہیں۔ رتھ چلتا ہے۔ بہت سے لوگ زیارت کو جاتے ہیں۔ اتنا بڑا مندر ہے۔ کہ
جس میں دن کے وقت بھی اندھیرا رہتا ہے اور چراغ جلانا پڑتا ہے۔ ان بتوں کے آگے کھینچکر لگانے
کے پردے دونوں طرف رہتے ہیں۔ پنڈے پجاری اندر کھڑے رہتے ہیں۔ جب ایکطرف والے نے پردے کو
کھینچا۔ جھٹ مورت آڑ میں آجاتا ہے۔ تب سب پنڈے اور پجاری پکارتے ہیں۔ تم بھینٹ
دھرو۔ تمہارے گناہ چھوٹ جائینگے۔ تب زیارت ہوگی۔ جلدی کرو۔ وے بچارے سادہ
لوح آدمی دغابازوں کے ہاتھ لٹ جاتے ہیں اور جھٹ پردہ دوسرا کھینچ لیتے ہیں۔ تب
ہی زیارت ہوتی ہے۔ تب جے کا لفظ بول خوش ہوکر دھکے کھا ذلیل ہوکر چلے آتے ہیں۔ اندرد
وہی ہے جسکے خاندان کے آدمی ابتک کلکتہ میں ہیں۔ وہ دولتمند راجا اور دیوی کی پرستش
کرنیوالا تھا۔ اسنے لاکھوں روپے لگا کر مندر بنوایا تھا۔ اسلئے کہ آریہ ورت ملک سے کھانے
پینے کا بکھیڑا اسطرح سے دور کریں۔ لیکن وے جاہل کب چھوڑتے ہیں۔
دیوتا مانو تو انہی کاریگروں کو مانو کہ جن ہنرمندوں نے مندر بنایا۔ راجا۔ پنڈا اور بھیم

دیوتا۔ مہادیو پرمیشور ہے۔ اسکے فضل سے ہمکو سب سامان یہاں میسر ہوئے اور دیکھو پل ہمنے باندھ کر اور اس راون کو مار کر ہم تجھ کو لے آئے۔ اس کے سوا وہاں والمیک نے اور کچھ بھی نہیں لکھا۔

کالیا کنت کا معجزہ

۶۰ - سوال :- رنگ ہے کالیا کنت کو جس نے حقہ پلا یا سنت کو۔ دکھن میں ایک کالیا کنت لاٹ ہے۔ وہ ابتک حقہ پیا کرتا ہے۔ جو بت پرستی جھوٹی ہو تو یہ معجزہ بھی جھوٹا ہو جائے۔

جواب :- جھوٹ بالکل جھوٹ یہ سب پوپ لیلا ہے۔ کیونکہ اس بت کا منہ کھو کھلا ہوگا۔ اسکی پیٹھ میں سوراخ نکالکر دیوار کے پار دوسرے مکان میں نالی لگی ہوگی جب پجاری حقہ بھر یا پیچوان لگا منہ میں نالی جما پردے ڈالکر نکل آتا ہوگا۔ تب اسی پیچھے والا آدمی منہ سے کھینچتا ہوگا۔ تو ادھر حقہ گڑ گڑ بولتا ہوگا۔ دوسرا سوراخ ناک اور منہ کے ساتھ لگا ہوگا۔ جب پیچھے پھونکیں مارتا ہوگا۔ تب ناک اور منہ کے سوراخوں سے دھواں نکلتا ہوگا۔ اسوقت بہت سے جاہلوں کی دولت وغیرہ اشیاء لوٹ کر انکو مفلس کر دیتے ہونگے۔

ڈاکور جی کا معجزہ

۶۱ - سوال - دیکھو ڈاکور جی کا بت دوارکا سے بھگت کے ساتھ چلا آیا۔ ایک سونے کی رتی میں کئی من کا بت تل گیا۔ کیا یہ بھی معجزہ نہیں ؟

جواب - نہیں وہ بھگت بت کو چرا لایا ہوگا۔ اور سونے کی رتی کے برابر وزن ہونا کسی بھنگڑ آدمی نے گپ ہانکی ہوگی۔

سومناتھ کا معجزہ

۶۲ - سوال - دیکھو! سومناتھ جی زمین سے اوپر رہتے تھے۔ اور بڑا معجزہ تھا۔ کیا یہ بھی جھوٹی بات ہے ؟

جواب :- ہاں جھوٹی ہے۔ سنو! اوپر نیچے سنگ مقناطیس لگا رکھا تھا۔ اسکی کشش سے وہ بت درمیان میں کھڑا تھا۔ جب محمود غزنوی آکر لڑا۔ تب یہ معجزہ ہوا کہ اُس کا مندر توڑا گیا۔ اور پجاری بھگتوں کی ذلت اور خواری ہو گئی۔ اور لاکھوں آدمیوں کی فوج دس ہزار فوج سے بھاگ گئی۔ جو پوپ پجاری پرستش پرستشیرن حمد و ثناء دعا کرتے تھے۔ کہ اے مہادیو! اس ملیچھ کو تو مار ڈال۔ ہماری رکھشا کر اور وہ اپنے چیلے راجاؤں کو سمجھاتے رہے۔ کہ آپ بے فکر رہیئے۔ مہادیو جی بھیرو یا ویر بھدر کو بھیجدیں گے۔ وے سب ملیچھوں کو مار

کہ جسکا محافظ مار کھائے اس کے پناہ پکڑنے والے کیوں نہ پیٹے جائیں؟

۱۴۔ سوال۔ جوالا مکھی تو ظاہرا پوری ہے۔ سب کو کھا جاتی ہے۔ اور پرساد دیا جائے۔ تو آدھا کھا جاتی ہے۔ اور آدھا چھوڑ دیتی ہے۔ مسلمان بادشاہوں نے اس پر نہر چھڑوائی اور لوہے کی چادریں جڑادیں۔ تو بھی جوالا نہ بجھی اور نہ رکی ویسے ہی ہنگلاج بھی دی

جوالا مکھی — رات کو سواری کئے ہوئے پہاڑ پہ دکھائی دیتی پہاڑ پر گرجتی ہے۔ چندر کوپ بولتا اور یونی جنتر کے نکلنے سے دوبارہ جنم نہیں ہوتا۔ بھوم را باندھنے سے پورا بزرگ کہاتا۔ جب تک ہنگ لاج نہ ہو آوے۔ تب تک منصف بزرگ کہلاتا ہے۔ اس قسم کی سب باتیں کیا قابل تسلیم نہیں؟

جواب۔ نہیں کیونکہ وہ جوالا مکھی آتش چیزہ پہاڑ سے آگ نکلتی ہے۔ اس پجاری لوگوں کی عجیب چالاکی ہے۔ جیسے گرم گھی کے چمچے میں شعلہ آجاتا۔ علیحدہ کرنے یا پھونک مارنے سے بجھ جاتا۔ اور تھوڑے سے گھی کو کھا جاتا۔ باقی چھوڑ جاتا ہے۔ اسی کی مانند وہاں بھی ہے۔ جیسے چولہے کے شعلہ میں جو ڈالا جائے۔ سب خاکستر ہو جاتا ہے۔ جنگل یا گھر میں لگ جائیے سب کو کھا جاتا ہے۔ اس سے وہاں کیا بڑھ کر ہے۔ سوائے ایک مندر حوض اور ادھر ادھر نالیوں کی بناوٹ کے۔

ہنگلاج میں کوئی سواری نہیں نکلتی اور جو کچھ ہوتا ہے۔ وہ سب پجاریوں کی چالاکی کے سوائے اور کچھ بھی نہیں ایک پانی اور دلدل کا حوض بنا رکھا ہے۔ جس کے نیچے سے بلبلے اٹھتے ہیں۔ اور اسکو جاہل لوگ سپھل یاترا (نتیجہ خیز زیارت) ہونا مانتے ہیں۔ یونی کا جنتر ان لوگوں نے دولت لوٹنے کے لئے بنوار کھا ہے۔ اور ٹھمرے بھی اسی طرح پوپ لیلا کے ہیں۔ اس سے بزرگی ہوتی ہو۔ تو ایک حیوان پر ٹھمرے کا بھار لاد دیں۔ تو کیا وہ بزرگ یا بڑا آدمی ہو جائیگا۔ بڑا آدمی تو اعلےٰ دھرم کے کاموں سے ہوتا ہے۔

۱۵۔ سوال۔ امرتسر کا تالاب بمنزلہ ابحیات ہے، ریٹھے کا پھل آدھا میٹھا ہے۔ اور

امرتسر ریوال سرامرنا تھو وغیرہ — ایتک دیوار جھکتی ہے لیکن گرتی نہیں ریوالسر میں بیڑے تیرتے ہیں۔ امرناتھ میں خود بخود لنگ بن جاتے۔ ہمالہ سے کبوتر کے جوڑے آ سب کو درشن دے کر چلے جاتے ہیں کیا یہ بھی قابل تسلیم نہیں؟

جواب۔ نہیں اس تالاب کا صرف نام امرتسر ہے۔ جب کبھی جنگل ہوگا۔ تب اسکا پانی

پوپونکی دس بیس پشتونکی ہوگی۔ جیسے خاکیوں کو دھونی اور زسیوں کا آتشکدہ ہمیشہ جلتا رہتا ہے تپت کنڈ گرم چشمہ ہے چونکہ پہاڑوں کے اندر سخت حرارت ہوتی ہے۔ اسلئے اس میں گرم پانی آتا ہے۔ اسکے نزدیک دوسرے حوض میں اوپر کا پانی یا جہاں گرم نہیں وہاں آتا ہے اسلئے ٹھنڈا ہے۔ کیدار کے مقام کی جگہہ بہت اچھی ہے۔ لیکن وہاں بھی ایک جمے ہوئے پتھر پر پجاری یا انکے چیلوں نے مندر بنا رکھا ہے۔ وہاں مہنت پجاری اور پنڈے آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پورے مال اڑا کر عیش و عشرت کرتے ہیں۔ ویسے ہی بدری نارائن میں ٹھگ ودیا والے بہت سے پجاری بیٹھے ہیں۔ راول جی وہاں کے رئیس ہیں ایک عورت کی بجائے بہت سی عورتیں بیٹھے ہیں۔ پشوپتی ایک مندر اور پنچ مکھی مت کا نام رکھکر چھوڑا ہے جب کوئی نہ پوچھے تب ہی ایسی لیلا زوروں میں ہوتی ہے۔ لیکن جیسے تیرتھ کے لوگ خانہ مال اڑانے والے ہوتے ہیں ویسے پہاڑی لوگ نہیں ہوتے وہاں کی زمین پرفضا اور پاک ہے۔

۱۴۷ سوال۔ وندھیاچل میں وندھیشوری۔ کالی۔ اشٹ بھجی ظاہرا موجود ہے۔ وندھیشوری پریاگ اجودھیا۔ متھرا بندرابن گورکھشیتر کی زیارت تینوں وقت میں تین شکلیں بدلتی ہے۔ اور اس کے احاطہ میں مکھی ایک بھی نہیں ہوتی۔ پریاگ۔ تیرتھ۔ راج وہاں سر منڈانے سے سدھی اور گنگا جمنا کے ملنے کی جگہہ میں غسل کرنے سے مراد بر آتی ہے۔ ویسے ہی اجودھیا کئی دفعہ اڑکر تمام آبادی سمیت بہشت میں چلی گئی۔ متھرا سب تیرتھوں سے بڑھکر۔ بندرابن لیلا کا مقام اور گوبردھن برج یاترا بڑے نصیب سے ہوتی ہے۔ سورج گرہن میں کورکشیتر میں لاکھوں آدمیوں کا میلا ہوتا ہے۔ کیا یہ سب باتیں جھوٹی ہیں ؟

جواب۔ ظاہرا تو آنکھوں سے تینوں مورتیاں نظر آتی ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پتھر کے بت ہیں مگر تین وقتوں میں تین قسم کی شکلیں ہونیکا سبب پجاری لوگوں کے کپڑے زیور وغیرہ پہنانے کی چالاکی ہے۔ اور مکھیاں ہزاروں لاکھوں ہوتی ہیں جیسا نے بچشم خود دیکھا ہے۔ پریاگ میں کسی حجام شلوک بنانے والے نے یا پوپ جی کو کچھ روپے دیکر سر منڈ وانے کا مہاتم (بزرگی) بنایا یا بنوایا ہوگا پریاگ میں غسل کرکے بہشت کو جاتا تو واپس گھر میں کیوں آتا۔ ایسا کوئی بھی نظر نہیں آتا۔ بلکہ گھر کو سب آتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جو کوئی وہاں ڈوب مرتا ہے۔ اسکا جیو (روح) بھی آکاش میں ہوا کیساتھ گھوم کر جنم لیتا ہوگا تیرتھ راج نام بھی ٹکا لینے والوں نے رکھا ہے۔ بے جان شے پریاگ میں غیرت کی تمیز کبھی نہیں

اور یہ تیرتھ بھی نہیں تھے جب جینیوں نے گرنار۔ پالی ٹانہ۔ شکھر۔ سمیتر دشترنجے اور آبو وغیرہ تیرتھ (زیارت گاہ) بنالئے تو انکے مطابق ان لوگوں نے بھی بنالئے جو کوئی انکے شروع ہونیکی تحقیقات کرنا چاہے وہ پنڈوں کی پرانی بہی کھاتے اور تامبے کے پتر وغیرہ کی تحریر دیکھے تو یقین ہوجائیگا کہ یہ سب تیرتھ پانسو ایک ہزار برس سے ادھر ہی بنے ہیں۔ ہزار برس سے پیشتر کی تحریر کسی کے پاس نہیں نکلتی اس لئے جدید ہی ہیں۔

۶۹- سوال - جو جو تیرتھ یا نام کا مہاتم یعنی جیسے (تیرتھ یاترا سے گناہ نہیں چھوٹتے)

अन्यक्षेत्रे कृतं पापं काशीक्षेत्रे विनश्यति ।

اس قسم کی باتیں ہیں وے سچی ہیں یا نہیں؟

جواب نہیں کیونکہ جو پاپ چھوٹ جاتے ہیں۔ تو مفلسوں کو دولت بادشاہت اندھوں کو آنکھ مل جاتی - کوڑھیوں کے جذام وغیرہ امراض دور ہوجاتے مگر ایسا نہیں ہوتا۔ اسلئے گناہ یا ثواب کسیکا نہیں چھوٹتا۔

۷۰- سوال (گنگا گنگا کہنے سے گناہ دور نہیں ہوتے)

गङ्गा गङ्गेति यो ब्रूयाद्योजनानां शतैरपि ।
मुच्यते सर्वपापेभ्यो विष्णुलोकं स गच्छति ॥१॥
हरिर्हरति पापानि हरिरित्यक्षरद्वयम् ॥२॥
प्रातःकाले शिवं दृष्ट्वा निशिपापं विनश्यति ।
आजन्मकृतं मध्याह्ने सायाह्ने सप्तजन्मनाम् ॥३॥

اس قسم کے شلوک پرانوں کے ہیں۔ جو سینکڑوں ہزاروں کوس دور سے بھی گنگا گنگا کہے تو اس کے گناہ دور ہوجاتے ہیں اور وہ وشنو لوک یعنی بیکنٹھ (جنت) کو جاتا ہے۔ "ہری" ان دونوں حرفوں کا نام لینا سب گناہوں کو دور کر دیتا ہے۔ ویسے ہی رام کرشن شیو بھگوتی ناموں کا مہاتم ہے اور جو آدمی صبح کے وقت شیو یعنی سنگ لنگ بت کا درشن کرے تو رات میں کیا ہوا۔ دوپہر میں درشن کرنے سے عمر بھر کا شام کے وقت درشن کرنے سے سات جنموں کا پاپ (گناہ) چھوٹ جاتا ہے۔ یہ درشن کا مہاتم ہے کیا جھوٹا ہو جائیگا؟

جواب:- جھوٹ ہونے میں شک ہی کیا ہے؟ کیونکہ گنگا گنگا یا ہرے۔ رام کرشن۔ نارائن

اپنی قدرت ہی سے سب دنیا کی پیدائش قیام اور فنا کرنیوالا دکسیکی مدد نہیں لیتا۔ پرمیشور طرح طرح کی نئی اشیاء کو بنانیوالا وشنو سب میں حاضر ناظر ہو کر حفاظت کرتا ہے۔ مہادیو دیوتاؤں کا دیوتا وہ ہی ہے۔ رفنا کرنیوالا وغیرہ ناموں کے معنوں کو اپنے میں صفات رجذب) کرے یعنی بڑے کاموں کو کرنیسے بڑا ہو۔ طاقتوروں میں طاقتور ہو۔ قابلیتوں کو بڑھاتا جائے اور بےرحم کبھی نہ کرے سب پر رحم کرے سب قسم کے سادھنوں دتدابیر) کو سمرتھ دنشوونما) کرکے صنعت وحرفت سے طرح طرح کی چیزوں کو بنا کے سب دنیا میں خاص اپنی طرح رنج وراحت محسوس کرکے سب کی حفاظت کرے عالموں میں عالم ہو۔ برے کام کرنے والوں کو کوشش سے سزا دے اور شریفوں کی حفاظت کرے اسطرح پرمیشور کے ناموں کے معنی جان کر پرمیشور کے اوصاف افعال اور خواص کے مطابق اپنے اوصاف۔ افعال اور خواص کو کرتے جانا ہی پرمیشور کا نام سمرن (نام لینا) ہے۔

गुरुर्ब्रह्मा गुरुर्विष्णुर्गुरुर्देवो महेश्वरः।
गुरुरेव परं ब्रह्म तस्मै श्रीगुरवे नमः॥

سوال ۷۲ گورو دم کی تردید

اس قسم کا گورو مہاتم تو سچا ہے۔ گورو کے پاؤں دھو کر پینا جیسا حکم کرے ویسا کرنا۔ گورو لالچی ہو تو وامن (اوتار) کی مانند۔ غصے والا ہو تو نرسنگھ (اوتار) کی مانند۔ محبت کرنے والا ہو تو رام کی مانند اور شہوتی ہو تو کرشن کی مانند گورو کو جاننا چاہیئے۔ خواہ گورو جی کیسے ہی گناہ کریں تو بھی اشردھا (بےاعتقادی) نہ کرنی۔ سنت یا گورو کے دیدار کو جانے میں قدم قدم پر اشومیدھ یگیہ کا ثمرہ ملتا ہے یہ بات ٹھیک ہے یا نہیں؟

جواب:- نہیں۔ برہما۔ وشنو۔ مہیشور اور پار برہم پرمیشور کے نام ہیں اسکے برابر گورو کبھی نہیں ہو سکتا۔ یہ گورو مہاتم۔ گورو گیتا بھی ایک بڑی پوپ لیلا ہے۔ گورو تو ماں باپ استاد اور آچاریہ بیشک ہوتے ہیں۔ انکی خدمت کرنی ان سے علم اور تربیت حاصل کرنی کرانی شاگرد اور استاد کا کام ہے۔ لیکن جو گورو لالچی غصہ محبت میں مبتلا اور شہوتی ہو تو اسکو بالکل ترک کر دینا تنبیہ کرنی معمولی تنبیہ سے نہ مانے تو ارگھیہ پادیہ یعنی تاڑنا سزا دینا۔ جان تک لینے میں بھی کچھ عیب نہیں۔ جو علم وغیرہ اچھے اوصاف میں بڑے نہیں ہیں جھوٹ موٹ کنٹھی تلک۔ وید کے برخلاف منتر اپدیش کرنیوالے ہیں وہ گورو ہی نہیں بلکہ گڈریئے کی مانند ہیں۔ جیسے گڈریئے اپنی بھیڑ بکریوں

جواب:- جو اٹھارہ پرانوں کے مصنف ویاس جی ہوتے تو ان میں اتنے گپوڑے نہ ہوتے۔ کیونکہ شاریرک سوتر یوگ شاستر کے بھاشیہ وغیرہ ویاس کی تصنیفات کو دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ویاس جی بڑے عالم، راستباز و یاک یوگی تھے۔ وہ ایسی جھوٹی کتھائیں کبھی نہ لکھتے اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جن سمپردائی یا باہم مخالف لوگوں نے بھاگوت وغیرہ حاشیہ آرائی کتابیں بنائی ہیں۔ ان میں ویاس جی کے اوصاف کی جھلک تک نہ تھی۔ اور وید شاستر کے خلاف جھوٹی باتیں لکھنا ویاس جیسے عالموں کا کام نہیں بلکہ مخالف خود غرض اور غیر فاضل لوگوں کا ہے۔ اتہاس و تواریخ اور پران شیو پران وغیرہ کا نام نہیں بلکہ

ब्राह्मणानीतिहासान् पुराणानि कल्पान् गाथा नाराशंसीरिति ॥

یہ براہمن اور سوترں کا قول ہے۔

ایتریہ، شت پتھ، سام اور گوپتھ۔ براہمن کتابوں ہی کے اتہاس، پران، کلپ، گاتھا اور ناراشنسی یہ پانچ نام ہیں۔

(۱) اتہاس۔ جیسے جنک اور یاگیہ والکیہ کا مباحثہ۔

(۲) پران۔ دنیا کی پیدائش وغیرہ کا بیان۔

(۳) کلپ۔ وید کے الفاظ کے سامرتھ اور وسعت کا بیان اور معنوں کا ظاہر کرنا۔

(۴) گاتھا۔ کسی کی مثال سے نتیجہ نکال کر اسے کتھا کی صورت میں بیان کرنا۔

(۵) ناراشنسی۔ انسانوں کے قابل تعریف اور قابل مذمت افعال کا بیان کرنا۔

انہی سے وید کے معنے جانے جاتے ہیں۔ پتری یعنی علم معرفت کے جاننے والوں کی تعریف پاٹھ منتر اور اتہاس وید کے اختتام پر بھی انہی کا سننا لکھا ہے۔ کیونکہ جو ویاس جی نے انیک پران بنائے تو ان کا سننا سنانا ویاس جی کی پیدائش کے بعد ہو سکتا ہے۔ پیشتر نہیں۔ جب ویاس جی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ تب وید کے معنوں کو پڑھتے پڑھاتے تھے اور سنتے تھے۔ اس لیے سب سے پرانے براہمن گرنتھوں ہی پر یہ سب باتیں صادق آ سکتی ہیں۔ ان جدید شری مد بھاگوت شیو پران وغیرہ بیہودہ و غلط و پُر تناقض کتابوں پر نہیں صادق آ سکتیں۔

چونکہ ویاس جی نے وید پڑھے اور پڑھا کر وید کے معنوں کی اشاعت کی اسی لئے ان کا نام ویاس ہوا کیونکہ ویاس قلد کو کہتے ہیں یعنی رگوید کے شروع سے لیکر اتھروید کے آخر تک ویاس ویدوں پڑھے تھے اور شُک دیو اور جیمنی وغیرہ شاگردوں کو پڑھاتے بھی تھے ورنا ان کا

رہا۔ تبھی دو فرشتے جب یہ بنیادی شلوک بے معنی ہیں تو کتاب بے معنی کیوں نہیں ہوا
بنی دو ور انیک دوش) دیا भगवान् कृष्ण विकल्पेयुर्न विमुखाते कर्हिचित् ॥

भाग० १ । स्कं० २ । अ० ६ । श्लोक ३६ ॥

آپ کلپ یعنی سرشٹی اور وکلپ یعنی پرلے ہرگز نہیں ہوتا دیوی محبت میں کبھی جو پڑ کے ایسا کہ بیکنٹھ دسویں سنک وغیرہ میں دہ رہیں تو کیونکر پھیر پڑ گیا۔ ان دونوں میں سے ایک بات سچی دوسری جھوٹی اور سا ہونے سے دونوں باتیں جھوٹی ہیں۔

جب بیکنٹھ دشمنی میں محبت۔ نفرت۔ غصہ۔ حسد۔ تکلیف نہیں ہے تو سنک وغیرہ کو بیکنٹھ کے دروازے پر غصہ کیوں آیا۔ اگر غصہ آگیا تو وہ سورگ نہیں اس وقت جے وجے دربان تھے۔ مالک کا حکم ماننا ضروری تھا۔ انہوں نے سنک وغیرہ کو روکا تو کیا قصور کیا۔ اس پر بغیر قصور شاپ اندر آنا ہی نہیں لگ سکتا جب شاپ لگا کہ تم زمین پر گر پڑو تو اس کہنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ وہاں زمین نہ ہوگی آگاش ہوا آگ اور پانی ہوگا۔ تو ایسا دروازہ مکان اور پانی کس کے سہارے تھے جے وجے نے سنک وغیرہ کی تعریف کی کہ مہاراج پھر ہم بیکنٹھ میں کب آئیں گے۔

انہوں نے ان سے کہا کہ جو محبت سے نارائن کی عبادت کروگے تو سات جنم اور مخالفت سے عبادت نہ کروگے تو تیسرے جنم بیکنٹھ کو حاصل کروگے۔ اس میں سوچنا چاہئے کہ جے وجے نارائن کے نوکر تھے انکی حفاظت کرنا نارائن کا فرض تھا اگر کسی کے نوکر کو کوئی بلا قصور تکلیف دے اور ان کا آقا سزا نہ دے تو اس کے نوکروں کی خرابی سب کوئی کرے گا۔ نارائن کو جے وجے کی قدر کرتے اور سنک وغیرہ کو خوب سزا دیتے کیونکہ انہوں نے اندر آنے کیلئے اصرار کیا۔ کیوں کیا اور نوکروں سے کیوں لڑے شاپ دیا ان کے بدلے سنک کو زمین وغیرہ پر گرا دینا نارائن کا انصاف تھا جب اتنا اندھیر نارائن کے گھر میں ہے تو اس کے پیروں کی جو ویشنو کہلاتے ہیں۔ جسقدر ذلت ہو اتنی ہی تھوڑی ہے۔

پھر وے ہرنیاکش اور ہرنیاکشیپ پیدا ہوئے ان میں سے ہرنیاکش کو براہ نے مارا۔ جس کا قصہ اس طرح پر لکھی ہے کہ وہ زمین کو چٹائی کی مانند لپیٹ سرہانے دھر سو گیا۔ وشنو نے سور کی شکل بنا کر اسکے سر کے نیچے سے زمین کو منہ میں رکھ لیا دونوں کی لڑائی ہوئی اس نے ہرنیاکش کو مار ڈالا انسے کوئی پوچھے کہ زمین گول ہے یا چٹائی کی مانند

اور ہرنیہ کشیپ پوتھی پتت میں ہوتا ہے۔ ایسی پت تو پرہلاد کی ذرا بھی نہیں پھر
ایسے ... کی الخبارت کو کیسے ہرکہ بنا سکتی۔ بے سمجھی کی بات ہے۔ اور پھر وے
ہی ہرناکش اور ہرنیہ کشیپ دوبارہ جنم کرن ہو کر ششوپالت۔ وگریہ ہوئے تو نرسنگھ
کا درد بھالا ارادہ گیا۔ ایسی بے سمجھی کی باتیں بے سمجھ کرتے اور سنتے ہیں۔ عالم نہیں
ہوتا اور اکرور کے بارہ میں دیکھو بھاگوت ۱۰-۳۹-۶-۱۳۔

रथेन वायुवेगेन ॥ भा० स्कं० १० । अ० ३९ । श्लोक ३८ ॥

जगाम गोकुलं प्रति ॥ भा० स्कं० १० । पू० अ० ३८ । श्लोक २४ ॥

اکرور جی کنس کے بھیجے ہوئے ہوا کی تیزی کے مانند دوڑنے والے گھوڑوں کے رتھ
پر بیٹھ کر طلوع آفتاب کے وقت چلے اور ساڑھے چار میل گوکل میں غروب آفتاب کے وقت پہنچے یا شاید گھوڑے
بھاگوت بنانے والے کا طواف کرتے رہے ہوں گے یا رستہ بھول بھاگوت بنانے والے کے گھر میں
گدھے ہانکنے والے اور اکرور جی آکر سو گئے ہوں گے؟ پوچھتا کا جب کہ کوس چوڑا اور بستی
لمبا کہا ہے متھرا اور گوکل کے درمیان اکنگار کر سری کرشن جی نے گرا دیا۔ اگر ایسا ہوتا تو
متھرا اور گوکل دونوں دب جاتے اور اس پوپ جی کا گھر بھی دب گیا ہوتا۔

اور اجامل کی حکایت سراسر بے معنی لکھی ہے۔ اس نے نارد کے کہنے سے اپنے لڑکے
کا نام نارائن رکھا تھا مرتے وقت اپنے لڑکے کو پکارا بیچ میں نارائن خدا کو دوڑ آیا۔ نارائن
اس کے دل کو نہیں جانتے تھے کہ وہ اپنے لڑکے کو پکارتا ہے مجھ کو نہیں۔ اگر ایسا ہی نام کا
مہاتم ہے تو آج کل بھی نارائن کا سمرن کرنے والوں کے دکھ چھڑانے کو کیوں نہیں آتے۔ اگر یہ
بات سچی ہوتی تو قیدی لوگ نارائن نارائن کر کے کیوں نہیں چھوٹ جاتے۔ ایسا ہی جوتش شاستر
کے خلاف سمیرو پہاڑ کا اندازہ لکھا ہے۔ اور پریہ برت راجہ کی رتھ کے پہیے کے قطع سے سمندر بنے
انچاس کروڑ یوجن زمین ہے۔ اس قسم کی جھوٹی باتوں کا پوتھا بھاگوت میں لکھا ہے کہ جس کا کچھ حساب نہیں
یہ بھاگوت بوپ کی تصنیف ہے جس کے بھائی جے دیو نے گیت گوبند بنایا۔ دیکھو اس نے
شلوک اپنی بنائی ہمادری نامی کتاب میں لکھے ہیں کہ شری بھاگوت پران میں نے بنایا ہے
اس تحریر کے تین ورق ہمارے پاس تھے ان میں سے ایک ورق گم ہو گیا ہے۔ اس ورق کے

ذی المترجم: یہ قصہ ہے اجامل بڑا پاپی تھا۔ اس کے بیٹے کا نام نارائن تھا۔ اس نے اس کو آواز دی تاکہ
نامی خدا دوڑ کر میری مدد کو آئے ... پکارتا ہے۔ ایک یوجن چار کوس کا ہوتا ہے۔

اور جس کو تم بیر مانتے ہو اس کو بس میں کر کے خواہ کتنی ہی دولت لے آیا کرو بیچارے غریبوں کو کیوں لوٹتے ہو اگر دان دینے سے گرہ خوش اور نہ دینے سے ناراض ہوتے ہوں تو ہم کو سورج وغیرہ گرہوں کی خوشی ناراضگی پرتکشن (ظاہرا) دکھلاؤ۔ ایک کو آٹھویں سورج چاند اور دوسرے شخص کو تیسرا ہو۔ ان دونوں کو جیٹھ کے مہینے میں بغیر جوتا پہنے تپتی ہوئی زمین پر چلاؤ جس پر خوش ہیں ان کے پاؤں جسم نہ جلنے اور جس پر ناراض ہیں ان کے جل جانے چاہئیں تیز پوش کے مہینے میں دونوں کو ننگے کر کے پورن ماشی (بدر) کی رات بھر میدان میں رکھیں ایک کو سردی لگے اور دوسرے کو نہیں تو جانو کہ گرہ منحوس اور فائدہ مند ہوتے ہیں۔ کیا گرہ تمہارے رشتہ دار ہیں۔ کیا تمہاری ڈاک یا تار ان کے پاس آتی جاتی ہے۔ یا ان کے یا وہ تمہارے پاس آتے جاتے ہیں۔ اگر تم میں منتر کی طاقت ہو تو تم خود راجہ یا دولت مند کیوں نہیں جاؤ یا کے خلاف پوپ لیلا جاری کیے۔ اگر تم کو گرہ دان نہ دے اور جس پر گرہ ہے وہ خود گرہ دان کو بھوگے تو کیا حرج ہے۔ اگر تم کہو کہ نہیں ہم ہی کو دینے سے وہ خوش ہوتے ہیں غیر کو دینے سے نہیں تو کیا تم نے گرہوں کا ٹھیکہ لے لیا ہے۔ اگر ٹھیکہ لے لیا ہو تو سورج وغیرہ کو اپنے گھر بلا کر جلا دو۔ سچ تو یہ ہے کہ سورج وغیرہ گرہ بے جان ہیں وے نہ کسی کو تکلیف نہ آرام دینے کا ارادہ کر سکتے ہیں۔ البتہ جتنے تم گرہ دان پر گذارہ کرنے والے ہو تم سب گرہ جسم ہو کیونکہ گرہ نقطہ کے معنے بھی تم میں ہی گھٹتے ہیں ग्रो गृहस्थाश्रमे ब्रह्म جو لیتے ہیں انکا نام گرہ جب تک تمہارے قدم جا پڑیں بیٹھے۔ ساہوکار اور مفلسوں کے پاس نہیں پہنچتے تب تک کسی کو تو گرہوں کی یاد بھی نہیں ہوتی جب تم ظاہر مجسم سورج سنیچر وغیرہ ان پر جا پڑتے ہو تب بغیر گرہن کئے ان کو کبھی نہیں چھوڑتے اور اگر کوئی تمہارے پھندے میں نہ پھنسے تو ان کی مذمت ناستک (دہریہ) وغیرہ کہنے سے کرتے پھرتے ہو۔

۹۷ پوپ جی۔ دیکھو جوتش کا ظاہر نتیجہ اکاش میں رہنے والے سورج چاند اور راہو کیتو کے اکٹھا ہونے یعنی گرہن کو پہلے ہی بتا دیتے ہیں جیسا کہ یہ ظاہر ہوتا ہے۔ ویسا گرہوں کا بھی اثر ظاہر ہو جاتا ہے۔ دیکھو امیر غریب۔ راجا۔ کنگال سکھی۔ دکھی گرہوں ہی سے ہوتے ہیں۔

جوتش اور گرہ کا پھل

راستگو۔ جسکا یہ گرہن۔ روپ ظاہرہ نتیجہ ہے وعلم ہندسہ کا ہے جھٹ کا نہیں جو علم

پوپ جی" تمہارے باپ کے ویترنی ندی پار کرنے کے لئے" جاٹ جی۔ اچھا تمنے وہاں ویترنی ندی کے کنارے پر گائے کیوں نہیں پہنچائی۔ ہم تو تمہارے بھروسے پر رہے اور تم اپنے گھر میں باندھ بیٹھے نہ جانے میرے باپ نے ویترنی میں کتنے غوطے کھائے ہونگے۔

پوپ جی" نہیں نہیں۔ وہاں اس دان کے ثواب کے طفیل دوسری گائے بنکر اسکو اتار دیا ہوگا۔ جاٹ جی۔ ویترنی ندی یہاں سے کتنی دور ہے اور کسطرف ہے؟ پوپ جی۔ قیاساً کوئی تیس کروڑ کوس دور ہے کیونکہ انچاس کروڑ یوجن زمین ہے اور جنوب مغرب کی سمت میں ویترنی ندی ہے" جاٹ جی۔ اتنی دور سے تمہارا خط یا تار خبر گیا ہوگا۔ اس کا جواب آیا ہو کہ وہاں پن (ثواب) کی گائے بن گئی۔ فلاں شخص کے باپ کو پار اتار دیا۔ تو دکھلاؤ" پوپ جی۔ ہمارے پاس گرڑ پوران کی تحریر کے سوائے ڈاک یا تار برقی دوسری کوئی نہیں جاٹ جی۔ اس گرڑ پران کو ہم سچا کیسے مانیں"؟ پوپ جی۔ جیسے سب مانتے ہیں" جاٹ جی۔ یہ کتاب تمہارے بزرگوں نے تمہاری روزی کے لئے بنائی ہے چونکہ باپ کو اپنے لڑکوں سے زیادہ کوئی عزیز نہیں اس لئے جب میرا باپ میرے پاس خط یا تار بھیجیگا تب ہی میں ویترنی ندی کے کنارے گائے پہنچا دونگا اور ان کو پار اتار کر گائے کو گھر میں لا دودھ کو میں اور میرے بچے پیا کرینگے۔ لاؤ! دودھ کی بھری ہوئی بٹلوہی گائے بچھڑا لیکر جاٹ جی اپنے گھر کو چلا۔

پوپ جی" تم دان دیکر لیتے ہو۔ تمہارا ستیاناس ہو جائیگا" جاٹ جی چپ رہو ورنہ تیرہ دن دودھ کے بغیر جتنی تکلیف ہم نے پائی ہے اس کی سب کسر نکال دونگا تب پوپ جی چپ رہے اور جاٹ جی گائے بچھڑا لے اپنے گھر پہنچے۔

سب ایسے ہی جاٹ جی جیسے آدمی ہوں۔ تو پوپ لیلا دنیا میں نہ چلے۔ جو یہ کہتے ہیں کہ دس کا نرکے پنڈوں سے دس اعضا سپنڈی کرنے سے جسم کے ساتھ جیو کا ملاپ ہو کر انگوٹھا بھر جسم بنکر پھر یم لوک کو جاتا ہے تو مرتے وقت یم دوتوں (ملک الموت) کا آنا فضول ہو جاتا ہے تیرہویں دن کے بعد آنا چاہئے اگر جسم بن جاتا ہو تو اپنی عورت اولاد اور عزیز دوستوں کی محبت کے مارے کیوں نہیں لوٹ آتا۔

۱۸) سوال۔ سورگ میں کچھ بھی نہیں ملتا جو دان کیا جاتا ہے وہی ملتا ہے۔ اس لئے سب قسم کے دان کرنے چاہئیں۔

چراگوں کا سورگ

جواب۔ اس تمہارے سورگ سے یہی بیان اچھا ہے جس میں دھرم شالا ہیں لوگ

ہی خدمت کرنے اور دیگر لائق آدمیوں کی خدمت نہ کرنے کی ہدایت دینا۔ سچے علوم وغیرہ کی اشاعت کے مخالف بننا۔ اور دنیا کے کاروباری یعنی بیوی۔ خاوند۔ ماں باپ۔ اولاد۔ راجہ رعیت۔ عزیزوں اور دوستوں سے محبت کو ہٹانا۔ یہ کہکر کہ سب فانی ہیں اور دنیا بھی جھوٹی ہے۔ اس قسم کے خراب اُپدیش کرنا وغیرہ کپاتروں (غیر مستحق آدمیوں) کے اوصاف ہیں۔

جو برہمچاری جو دس پرمانب وغیرہ علم کے پڑھنے پڑھانے والے نیک سیرت۔ راستگو دوسروں کی بہتری کے خواہاں۔ ہمیشہ دان سے علم و دہرم کی ہمیشہ ترقی کرنے والے دہرماتما شانت۔ برائی و تعریف میں خوشی غمی سے بری۔ بےخوف۔ پرجوش یوگی۔ عالم۔ قانون قدرت۔ وید کے احکام اور پرمیشور کے صفات افعال اور خواص کے مطابق عمل کرنے والے انصاف پسند۔ غیر متعصب۔ سچے اپدیش اور سچے شاستروں کو ٹھیک ٹھیک پڑھانیوالوں کے امتحان لینے والے۔ کسی کی خوشامد نہ کرنے والے سوالوں کے ٹھیک ٹھیک جواب دینے والے اپنی اور دوسرے کا بھی راحت و رنج نفع نقصان سمجھنے والے جہالت وغیرہ آثار شدہ دہرمی وغیرہ سے پاک۔ آبحیات کی مانند بےعزتی اور زہر کی مانند عزت کو سمجھنے والے صبر یعنی جو کوئی محبت سے جتنا دیوے اتنے ہی پر قناعت کرنے والے تنگ دستی کی حالت میں مانگنے پر بھی نہ دینے یا منع کرنے پر بھی رنج یا برا خیال نہ کرنا وہاں سے فوراً چلے جانا۔ اسکی برائی نہ کرنا جو راحت میں ہوں اُن کے ساتھ دوستی جو مصیبت زدہ ہوں اُن پر رحم۔ نیکوں سے خوش اور گنہگاروں سے نفرت نہ کرنا۔ راست خیال۔ راستگو راست باز۔ مکر و حسد۔ کینہ سے بری۔ عالی دماغ۔ نیکوکار۔ دہرم والے اور بانکال ... سے ... تن من دہن کو دوسروں کی بھلائی میں لگانے والے دوسروں کے آرام کے لئے اپنی جان کو بھی ... ایسے اس قسم کے نیک اوصاف والے سُپاتر (مستحق) ہوتے ہیں۔ لیکن قحط سالی وغیرہ وقت مصیبت میں اناج پانی۔ کپڑا۔ دوائی پتھیہ (غذا) وغیرہ اور مکان کے مستحق سب جاندار ہو سکتے ہیں۔

۸۵ سوال۔ داتا (سخی) کتنے قسم کے ہوتے ہیں۔

تین قسم کے سخی

جواب۔ تین قسم کے اعلٰی۔ درمیانی اور ادنٰے۔ اعلٰے سخی اسکو کہتے ہیں کہ مقام وقت اور مستحق کو جان کر علوم حقیقی اور دہرم کی ترقی کی خاطر سب کی بھلائی

آتیا وغیرہ کی پرتی پدا ہو رہتروں کی آمادس پران کے طریق سے یہ دن روزہ رکھنے کے ہیں.
اور سب جگہ یہی لکھا ہے کہ جو انسان ان دنوں اور تاریخوں میں کھائے پئے گا وہ نرک
(دوزخ) کو جائیگا۔اب پوپ اور پوپ جی کے چیلوں کو چاہئے کہ کسی دن یا کسی تاریخ کو
بھی کھانا نہ کھائیں۔کیونکہ جو خوراک کھائی یا پانی پیا تو جہنمی ہونگے۔اب نرنے سندہو۔دہرم
سندہو۔"برتارک" وغیرہ کتابیں جو نشہ بازوں کی تصنیف کردہ ہیں ان میں ایک ایک
برت روزہ کی ایسی مٹی پلید کی ہے کہ جیسے اکادشی کو سنتو دشمی ودھا کوئی دوادشی کو ایکادشی
کا روزہ رکھتے ہیں یعنی کیا بڑی عجیب پوپ لیلا ہے کہ بھوکے مرنے میں بھی جھگڑا فساد ہی
کرتے ہیں جو ایکادشی کا برت جاری کیا ہے تو اس میں اپنی خودغرضی ہی ہے اور رحم کچھ بھی نہیں
وہ کہتے ہیں کہ एकादश्यामन्न पापानि वसन्ति جسقدر گناہ ہیں وہ سب ایکادشی
کے دن اناج میں رہتے ہیں۔اس پوپ جی سے پوچھنا چاہئے کہ کس کے گناہ میں رہتے ہیں۔
تیرے یا تیرے باپ دادا کے؟ جو سب کے سب گناہ ایکادشی میں جا ٹھیریں تو ایکادشی کے دن کسی کو
تکلیف نہ ہونی چاہئے۔ایسا تو نہیں ہوتا بلکہ اُلٹا بھوک وغیرہ سے تکلیف ہوتی ہے۔
"تکلیف گناہ کا پھل ہے اس لئے بھوکے مرنا گناہ ہے اس کا بڑا ماہاتم بنایا ہے جسکی کتھا سنکر
کر بہت ٹھگے جاتے ہیں۔اس میں ایک کتھا ہے کہ برہم لوک میں ایک بیسوا تھی اُس نے کچھ گناہ
کیا۔اس کو بددعا ہوئی کہ تو زمین پر گرجا۔اس نے التجا کی کہ میں پھر سورگ یعنی بہشت
میں کیونکر آسکونگی؟ اُس نے کہا کہ جب کبھی ایکادشی کے برت کا پھل کوئی تجھے دیگا تب ہی
تو سورگ میں آجائیگی۔وہ غبارے سمیت کسی شہر میں گر پڑی۔وہاں کے راجہ نے اُس سے
پوچھا کہ تو کون ہے تب اُس نے سب ماجرا کہہ سنایا اور کہا کہ جو کوئی مجھکو ایکادشی کا پھل
بخشے تو پھر بھی سورگ کو جا سکتی ہوں۔راجہ نے شہر میں تلاش کرائی کوئی بھی ایکادشی کا
برت کرنیوالا نہ ملا لیکن ایکدن کسی شودر عورت اور مرد میں لڑائی ہوئی تھی غصہ کے مارے
عورت دن رات بھوکی رہی تھی۔اتفاق سے اُسدن ایکادشی ہی تھی اُس نے
(———————) اسدن بھوکی رہ گئی تھی (اُس نے
ایسا راجہ کے نوکروں سے کہا تب تو وہ اس کو راجہ کے سامنے لے آئے اُسکو راجہ نے
کہا کہ تو اس غبارے کو چھو اس نے اس کو چھوا تو اسیوقت غبارہ اوپر کو اُڑ گیا یہ تو بغیر جانے
ایکادشی برت کا پھل ہے۔جو جان کر کرے تو اس کے پھل کا کیا حد و حساب ہے۔

قسم کی باتیں اُن کی بابت بتلاتے ہیں اور (راس منڈل یا رام لیلا کے آخیر میں ستیارام یا رادھا کرشن
بھیک منگواتے ہیں جہاں میلا وغیرہ ہوتا ہے وہاں کسی چھوٹے سے لڑکے پر مُکٹ (تاج) دھر
یا بنا لیتے ہیں بٹھا بھیک منگواتے ہیں۔ اس قسم کی باتوں کو آپ لوگ سوچ لیجئے کتنے بڑے
وس کی بات ہے بھلا کہو کہ کیا سیتارام وغیرہ ایسے مفلس اور گداگر تھے۔ یہ اُن کی ہنسی اور
ت نہیں تو کیا ہے۔ اس سے اپنے معزز بزرگوں کی سخت مذمت ہوتی ہے بھلا جس زمانے
یہ موجود تھے اسوقت سیتا رکمنی لکشمی اور پاربتی کو سڑک پر یا کسی مکان میں کھڑا کر
ری بیتے کہ آؤ ان کے درشن کرو اور کچھ بھینٹ پوجا دھرو تو سیتارام وغیرہ ان بے عقلوں
کہنے سے ایسا کام کبھی نہ کرتے اور نہ کرنے دیتے جو کوئی ایسا مخول انکا اڑاتا کیا اس کو
ن سزا دیئے کبھی چھوڑتے؟ ہاں جب ان سے سزا نہ مل سکی تو اُن کے کرموں نے پجاریوں کو
ت سا بتوں کے مخالفوں سے انعام دلایا اور اب بھی ملتا ہے اور جبتک اس فعل بد کو نہ
وڑینگے تب تک نہ ملیگا۔ اس میں کیا شک ہے کہ آریہ ورت کی روز مرہ سخت تنزلی اور
م وغیرہ بتوں کی پرستش کرنیوالوں کی شکست انہی کرموں کے باعث ہوتی ہے کیونکہ گناہ
پھل تکلیف ہے۔ انہی پتھر وغیرہ کے بتوں کے بھروسے بہت سا نقصان ہوگیا جو نہ
ڑینگے تو روز مرہ زیادہ ہوتا جائیگا۔

۹۔ ان میں دام مارگی بڑے بھاری قصوروار ہیں جب وہ چیلا بناتے ہیں تب معمولی آدمی کو

دام مارگیوں کا نئے چیلے کو اپدیش

ॐ दुर्गायै नमः ॐ भैरवाय नमः।
ऐं ह्रीं क्लीं चामुण्डायै विच्चे॥

اس قسم کے منتروں کا اپدیش کر دیتے ہیں اور بنگال میں خاص کر ایک اکھشری (ایک
حرف والے) منتر کا اپدیش کرتے ہیں جیسے

ह्रीं, श्रीं, क्लीं ॥ शा० सं० प्रका० प० ४८ ॥

یرہ اور مہا بھیروں کو کامل طور پر چیلا بنایا کرتے ہیں ایسے ہی دس مہاودیاؤں کے منتر

ॐ ह्रीं हुं ... फट् स्वाहा ॥ शा० प्रका० प० ५६ ॥

ہیں کہیں کام رتن تنتر میں

ॐ ... फट् स्वाहा ॥ कामरत्न ... ॥

۹۔ اور مارن (مارنا) موہن (بیہوش کرنا) اُچاٹن تباہ کرنا ودیش (دشمنی ڈالنا) وشی کرن
(بس میں لانا) وغیرہ پریوگ (زبانی عمل) کرتے ہیں سو منتر سے تو کچھ بھی نہیں ہوتا لیکن فعل سے

ہو کر چنتر بھج کی شکل میں درشن دیا۔ کہا تو میرا بڑا عزیز بھگت ہے کیونکہ سب دولت لوٹ لوٹا چوری کر و یشنوؤں کی خدمت کرتا ہے اسلئے تو مُبارک ہے پھر اس نے جا کر ویشنوؤں کے پاس سب زیورات رکھدئے۔

ایک دفعہ پریکال کو کوئی ساہوکار نوکر رکھ جہاز میں بٹھلا کر غیر ملک میں لے گیا وہاں سے جہاز میں سپاری بھری۔ پریکال نے ایک سپاری توڑ آدھا ٹکڑا کر بنئے سے کہا۔ یہ میری آدھی سپاری جہاز میں رکھ دو اور لکھدو کہ جہاز میں آدھی سپاری پریکال کی ہے بنئے نے کہا کہ خواہ تم نے ہزار سپاری لے لینی پریکال نے کہا نہیں ہم ادھرمی نہیں ہیں جو ہم جھوٹ موٹھ لے لیں ہم کو تو آدھی چاہئے۔ بنیا بیچارہ بھولا بھالا تھا اس نے لکھدیا جب اپنے ملک میں جہاز بندر پر آیا اور سپاری اُتارنے کی تیاری ہوئی تب پریکال نے کہا ہماری آدھی سپاری دیدو بنیا وہی آدھی سپاری دینے لگا تب پریکال جھگڑنے لگا۔ میری تو جہاز میں آدھی سپاری ہے۔ آدھا بانٹ لونگا حکام تک جھگڑا گیا پریکال نے بنئے کی تحریر دکھائی کہ اس نے آدھی سپاری دینی لکھی ہے۔ بنیا بہت سا کہتا رہا لیکن اس نے نہ مانا آدھی سپاری لیکر ویشنوؤں کی نذر کر دیں۔ تب تو ویشنو بڑے خوش ہوئے۔ ابتک اس ڈاکو چور پریکال کے بت مندروں میں رکھتے ہیں یہ کتھا بھگت مال میں لکھی ہے صاحب عقل دیکھ لیں کہ ویشنوان کے پیرو اور نارائن تینوں چور مسٹلی ہے یا نہیں اگرچہ مت متانتر والے کے معتقدوں میں کوئی شخص قدرے اچھا بھی ہوتا ہے تاہم اس مت میں رہ کر بالکل اچھا نہیں ہوسکتا۔ اب دیکھو ویشنوؤں میں نا اتفاقی کی باتیں یعنی مختلف قسم کے تلک اور کنٹھی دھارن کرتے اور پہنتے ہیں۔ رامانندی آس پاس گوپی چندن بیچ میں لال بیندادت (رگڑ کے، دونوں خط باریک کھینچتے۔ بیچ میں کالا نقطہ لگاتے) مادھو سیاہ خط اور گوڑ بنگالی کٹاری کی مانند اور رام پرساد والے ہلال کی شکل والے خطوط کے درمیان ایک سفید گول ٹیکا وغیرہ وغیرہ تلک لگاتے ہیں، اور ان کی بابت مختلف باتیں بناتے ہیں۔ رامانندی لال خط کو لچھمی کا نشان اور نارائن کا دل بتلاتے اور گوسائیں سری کرشن چندر جی کے دائیں رادھا بیٹھی ہوئی ہے اس قسم کی باتیں کرتے ہیں۔

بھگت مال میں ایک کتھا لکھی ہے کہ کوئی شخص درخت کے نیچے سو رہا تھا سوتے سوتے ہی مر گیا اوپر سے کوے نے بیٹ کر دی تھی وہ ماتھے پر تلک کی شکل میں نمودار ہو گئی تھی

کچھ تو ایک قسم کا تلفظ جانتا ہے۔ ہم تین قسم کے جانتے ہیں بسری گنبشا جمنے بسری گنے ساٹھ میں
تری گنے ساٹھ نہیں۔ پنڈت۔ سنو سادھو جی! علم کی بات بہت مشکل ہے۔ علم بغیر پڑھے
نہیں آتا خاکی چل بے سب عالم ہم نے گرنتھ سارے بھانگ میں گھوٹ ایک دم سب اڑا دئے۔
سنتوں کا گھر بڑا ہے۔ تو بالوڑا کیا جانے۔ پنڈت۔ دیکھو اگر تم نے علم پڑھا ہوتا تو ایسے
بے اغشا کیوں بولتے سب قسم کی تم کو واقفیت ہوتی خاکی۔ ابے تو ہمارا گورو بنتا ہے۔ تیرا
اپدیش ہم نہیں سنتے۔ پنڈت۔ سنو کہاں سے عقل ہی نہیں ہے۔ اپدیش سننے سمجھنے کیلئے علم
چاہئے خاکی۔ جو شخص سب وید شاستر پڑھے اور سنتوں کو نہ مانے تو جانو کہ وہ کچھ بھی نہیں
پڑھا۔ پنڈت۔ ہاں ہم سب سنتوں کی خدمت کرتے ہیں لیکن تمہارے جیسے ہڑدنگوں کی نہیں
کرتے کیونکہ سنت شریف۔ با اخلاق۔ دھارمک۔ سب کی بہتری چاہتے والوں کو کہتے ہیں۔ خاکی
دیکھو ہم رات دن ننگے رہتے ہیں۔ دھونی تاپتے گانجے چرس کے سینکڑوں دم لگاتے۔ تین
تین لوٹا بھانگ پیتے۔ گانجہ بھانگ دھتوروں کے پتوں کا ساگ بنا کر کھاتے۔ سنکھیا اور
افیون بھی جھٹ نگل جاتے نشہ میں غرق رات دن بے غم رہتے ہیں دنیا کو کچھ نہیں سمجھتے
در بھیک مانگ کر ٹکڑ موٹی چھوٹی روٹی بنا کھاتے ہیں۔ رات بھر ایسی کھانسی اٹھتی
ہے کہ جو نزدیک سوتا ہو اس کو بھی نیند کبھی نہ آوے اس قسم کی قدرتیں اور سادھوپن
شرافت کی باتیں) ہم میں ہیں۔ پھر تو ہماری برائی کیوں کرتا ہے؟ خبردار بالوڑے جو ہم
کو دق کریگا تو ہم تم کو راکھ کر ڈالینگے۔ پنڈت۔ یہ سب اوصاف غیر مہذب بے عقل اور گبر
سنڈوں (گپیوں) کے ہیں۔ سادھوؤں کے نہیں۔ سنو!

جو دھرم یکت نیک کام کرے ہمیشہ سب کی بہتری میں مشغول رہے جس میں کوئی عیب نہ ہو
عالم ہو ست اپدیش سب کی بھلائی کرے اسکو سادھو کہتے ہیں۔ خاکی۔ چل بے تو سادھو کے
کام کیا جانے سنتوں کا گھر بڑا ہے کسی سنت سے جھگڑنا نہیں۔ نہیں تو دیکھ ایک چمٹا اٹھا
کر ماریگا سر توڑ ڈالیگا۔ پنڈت۔ اچھا خاکی اپنی جگہ پر جاؤ۔ ہم سے بہت خفا مت ہو۔
جانتے ہو راج کیسا ہے کسی کو مارو گے تو پکڑے جاؤ گے قید خانے کی سزا پاؤ گے۔ بہت
مار کھاؤ گے یا کوئی تم کو بھی مار بیٹھیگا پھر کیا کرو گے یہ سادھو کی علامت نہیں۔ خاکی۔ چل بے چیلے
کس راکشس کا منہ دکھایا۔ پنڈت۔ تم نے کبھی کسی مہاتما کی صحبت نہیں کی نہیں تو ایسے
جاہل بطالت بنے رہتے۔ خاکی۔ ہم آپ ہی مہاتما ہیں۔ ہم کو کسی دوسرے سے غرض نہیں۔

لگانے سے چین میں رہیں۔ مگر ان کو اتنی عقل کہاں سے آوے۔ اور اپنا نام اسی دھونی تپنے سے تپسوی رکھ چھوڑا ہے۔ اگر اس طرح تپسوی (ریاضت کش) ہو سکیں۔ تو جنگلی آدمی ان سے بھی زیادہ تپسوی ہو جائیں۔ اگر کوئی جٹا بڑھانے راکھ لگانے تلک کرنے سے تپسوی ہو سکے، تو سب کوئی ہو سکتا ہے۔ یہ باہر سے تارک الدنیا اور اندر سے بڑے حریص ہوتے ہیں۔

۷۹۔ سوال:۔ کبیر پنتھی تو اچھے ہیں؟ جواب:۔ نہیں

کبیر منیقہ | **سوال**:۔ کیوں اچھے نہیں؟ پتھر وغیرہ بت پرستی کی تردید کرتے ہیں۔ کبیر صاحب پھولوں سے پیدا ہوئے۔ اور آخر کو بھی پھول ہو گئے۔ برہما۔ وشنو۔ مہادیو کا جنم جب نہیں تھا تب بھی کبیر صاحب تھے۔ بڑے صاحب قدرت ایسے کہ جس بات کو وید پران بھی نہیں جان سکتے۔ اس کو کبیر صاحب جانتے ہیں۔ (جو سچا راستہ ہے۔ سو کبیر ہی نے دکھایا ہے) ان کا منتر ست نام کبیر وغیرہ ہے؟

جواب:۔ پتھر وغیرہ کو چھوڑ پلنگ۔ گدی تکئے۔ کھڑاواں جیوتی یعنی چراغ وغیرہ کی پرستش کرنا پتھر کے بت سے کم نہیں۔ کیا کبیر صاحب بھنگا تھا یا غنچہ جو پھولوں سے پیدا ہوا اور آخر پھول ہو گیا۔ یہاں جو یہ بات سنی جاتی ہے۔ وہی سچی ہو گی۔ کہ کوئی جلاہا کاشی میں رہتا تھا۔ اس کے بال بچے نہیں تھے۔ ایک دفعہ تھوڑی سی رات تھی ایک کوچے میں جا رہا تھا۔ تو دیکھا کہ سڑک کے کنارے ایک ٹوکری کے اندر پھولوں میں اسی رات کا پیدا شدہ بچہ تھا۔ وہ اسکو اٹھا لے گیا۔ اپنی عورت کو دیا۔ اس نے پرورش کی۔ جب وہ بڑا ہوا۔ تب جلاہے کا کام کرتا تھا۔ کسی پنڈت کے پاس سنسکرت پڑھنے کیلئے گیا۔ اس نے اس کی بے عزتی کی۔ کہا کہ ہم جلاہے کو نہیں پڑھاتے۔ اسی طرح کئی پنڈتوں کے پاس گیا لیکن کسی نے نہ پڑھایا۔ تب اوٹ پٹانگ بھاشا بنا کر جلاہے وغیرہ نیچ لوگوں کو تنبورا لے کر گاتا تھا۔ بھجن بناتا تھا۔ خاصکر پنڈت شاستر۔ ویدوں کی مذمت کیا کرتا تھا۔ کچھ جاہل لوگ اس کے دام میں پھنس گئے۔ جب مر گیا تب لوگوں نے اس کو صاحب قدرت (سدھ) بنا لیا۔ جو جو اس نے جیتے جی تصنیف کیا تھا۔ اسکو اسکے چیلے پڑھتے رہے۔ کان کو بند کرنے پر جو آواز سنی جاتی ہے۔ اسکو انحد شبد ٹھہرا کر اصول مقرر کیا۔ من کی ورتی کو سرتی کہتے ہیں۔ اس کو اس آواز سننے میں لگاتا۔ اسی کو سنت اور پرمیشور کا دھیان بتلاتے ہیں)۔ وہاں موت نہیں پہنچتی۔ برچھی کی مانند تلک اور چندن وغیرہ لکڑی کی کنٹھی باندھ دیا۔ بتلاؤ بھلا غور کر دیکھو۔ کہ اس میں روح کی ترقی اور علم کیا بڑھ سکتا

کیا وید پڑھنے والے مر گئے۔ اور نانک جی وغیرہ اپنے کو غیر فانی سمجھتے تھے۔ کیا وہ نہیں
مر گئے۔ ۔ ۔ تو سب علوم کا بھنڈار رہے۔ لیکن جو چاروں ویدوں کو کہانی کہے۔ اسکی سب
باتیں کہانی ہیں۔ اگر جاہلوں کا نام سنت ہوتا ہے۔ تو بیچارے ویدوں کی عظمت کبھی نہیں
جان سکتے۔ اگر نانک جی ویدوں ہی کی تعظیم کرتے۔ تو انکا فرقہ نہ چلتا۔ نہ وہ گورو بن سکتے
کیونکہ علم سنسکرت تو پڑھے ہی نہیں تھے۔ پھر دوسرے کو پڑھا کر شاگرد کیسے بنا سکتے تھے۔
یہ سچ ہے۔ کہ جس وقت نانک جی پنجاب میں پیدا ہوئے تھے۔ اس وقت پنجاب علم سنسکرت
سے بالکل بے بہرہ اور مسلمانوں سے تکلیف پا رہا تھا۔ اس وقت کچھ لوگوں کو انہوں نے
بچایا۔ نانک جی کی زندگی میں ان کا فرقہ بہت نہیں بڑھا۔ یعنی بہت سے چیلے نہیں ہوئے تھے کیونکہ
جاہلوں میں یہ طریقہ ہے۔ کہ مرنے کے بعد انکو سدھ (صاحب قدرت) بنا لیتے ہیں پھر بہت سی
بڑائی کرکے پرمیشور کے برابر مان لیتے ہیں۔ نانک جی بڑے دولتمند اور رئیس بھی نہیں تھے لیکن
ان کے چیلوں نے نانک چندرادے اور جنم ساکھی وغیرہ میں بڑے سدھ (صاحب قدرت)
اور بڑے اقبال والے تھے۔ ایسا لکھا ہے۔ نانک جی برہما وغیرہ سے ملے۔ بہت بات چیت کی
سب نے انکی عزت کی۔ نانک جی کی شادی پر بہت سے گھوڑے۔ رتھ۔ ہاتھی۔ سونا۔ چاندی موتی
پنا وغیرہ تھے۔ اور جواہرات سے مرصع (سامان) اور بیش بہا جواہرات کا تو حد وحساب نہیں۔
ایسا لکھا ہے۔ بھلا یہ گپوڑے نہیں۔ تو کیا ہیں۔ مگر اس میں ان چیلوں کا قصور ہے۔ نانک
جی کا نہیں۔ دیگران کے پیچھے ان کے لڑکے اوداسی وسادھوؤں کا سلسلہ جاری ہوا۔ اور رامداس
وغیرہ سے نہ ملے کتنے ہی گدی والوں نے اپنی عبارت بنا کر گرنتھ میں ملا دی ہے۔ ان کے
دسویں گورو گوبند سنگھ جی ہوئے۔ ان کے بعد اس گرنتھ میں کسی کی عبارت نہیں ملائی گئی
بلکہ اس وقت تک کی چھوٹی چھوٹی کتابیں تھیں۔ ان سب کو یکجا کر کے جلد بند ہوا دی
ہے۔ ان لوگوں نے بھی نانک جی کے پیچھے بہت عبارت بنائی۔ بعض نے تو طرح طرح کی
مثل پرانوں کی جھوٹی کہانیوں کے بنا دی۔ لیکن برہم گیانی آپ پرمیشور بننے پر بھی کرم
اپاسنا ترک کرنے کی طرف ان کے چیلے مائل ہوتے گئے۔ اس بات نے بہت بگاڑ کر
دیا۔ ورنہ جو نانک جی نے کچھ بھگتی کی خواہش پرمیشور کی لکھی تھی۔ اسے کرتے آتے تو اچھا تھا
اب اوداسی کہتے ہیں ہم بڑے۔ نرملے کہتے ہیں ہم بڑے۔ اکالی اور ستھرے شاہی کہتے ہیں کہ
سب سے بڑے ہم ہیں۔ ان میں گورو گوبند سنگھ جی بہادر ہوئے ہیں۔ مسلمانوں نے ان کے بزرگوں

پھر جے پور کے پاس اجمیر میں رہتے تھے۔ تیلی کا کام کرتے تھے۔ پرمیشور کی خلقت کا عجیب تماشہ ہے۔ کہ دادو جی کی پرستش شروع ہوگئی۔ اب وید وغیرہ شاستروں کی تمام باتیں چھوڑ کر دادو رام دادو رام میں ہی مکتی مان لی ہے جب سچے اپدیشک نہیں ہوتے۔ تب ایسے ایسے ہی بکھیڑے چلا کرتے ہیں۔

۱۰۰۔ تھوڑے دن ہوئے۔ "رام سنیہی" مت شاہ پور سے جاری ہوا ہے۔ انہوں نے

رام سنیہی پنتھ | سب وید و کت دھرم کو چھوڑ کر رام رام پکارنا اچھا مانا ہے اسی میں گیان دھیان۔ مکتی مانتے ہیں۔ لیکن جب بھوک لگتی ہے۔ تب رام نام میں سے روٹی ساگ نہیں نکلتا۔ کیونکہ کھانے پینے کی چیزیں تو گرہستیوں کے گھر میں ملتی ہیں۔ وہ بھی بت پرستی پر لعنت کرتے ہیں لیکن آپ خود مورت بن رہے ہیں۔ عورتوں کی صحبت میں بہت رہتے ہیں۔ کیونکہ رام جی کو جانکی کے بغیر چین نہیں ملسکتا۔

ایک رام چرن نامی سادھو ہوا ہے جس کا مت خاص کر شاہپور بمقام میواڑ سے جاری ہوا۔ وہ رام رام کہنے ہی کو اعلےٰ منتر اور اسی کو اصول مانتے ہیں۔ ان کی ایک کتاب میں کہ جس میں سنت داس جی وغیرہ کے اقوال ہیں۔ ایسا لکھا ہے۔ ان کا قول:۔

بھرم روگ تب ہی ہٹیا۔ رٹیا نرنجن رائے
تب جم کا کاغج پھٹیا۔ کٹیا کرم تب جائے ۱۔ ساکھی ۶

اب عقلمند لوگ غور کریں۔ کہ رام رام کہنے سے بھرم جو کہ جہالت ہے۔ یا یم راج (پرمیشور) کا گناہ کے مطابق سزا دینا یا کئے ہوئے فعل کبھی چھوٹ سکتے ہیں؟ یہ محض لوگوں کو گناہوں میں پھنسانا اور انسانی زندگی کو تباہ کرنا ہے۔

اب ان کا جو اعلےٰ گورو رام چرن ہوا ہے۔ اس کے اقوال دیکھتے ہیں)

مہما نام پرتاپ کی۔ سنو سرون چت لائی
رام چرن رسنا رٹو۔ کرم سکل جھٹ جائی
جن جن سمریا نام کو۔ سو سب اُترا پار
رام چرن جو وسریا۔ سو ہی جم کے دوار
رام بنا سب جھوٹ بتایو
رام بھجت چھٹیا سب کرما۔ چند او سورج پرکرما

ساتھ گیا تھا اسطرح گھومتا گھومتا بھکت بنی "ڈھیڑوں" کا گورو رامداس تھا۔ اس کو چا کر دیا۔ اس نے اسکو رامدیو کا بھگت بتا کر اپنا چیلا بنایا۔ اس رامداس نے کھیڑا پا گاؤں میں جگہ بنائی اور اسکا ادھرمت چلا۔ اور شاہ پور میں رام چرن کا۔ اس کا بھی حال ایسا سنا ہے کہ وہ بھی پورکا بنیا تھا۔ اس نے دانترا گاؤں میں ایک سادھو سے سنیاس لیا اور اسکو گورو کیا۔ اور شاہ پورہ میں آکر ٹکی جمائی۔ سادہ لوح آدمیوں میں پاکھنڈ کی جڑ جلد قایم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ قایم ہوگئی۔ یہ مذکورہ بالا رامچرن کے اقوال کی سند پر چیلا کرکے اونچ نیچ کا کچھ امتیاز نہیں ہے۔ برہمن سے چنڈال تک انکی چیلے بنتے ہیں۔ اب بھی کونڈا پنتھی وانوں کیطرح ہی ہیں۔ کیونکہ مٹی کے کونڈوں میں کھاتے اور سادھوؤں کی جوٹھ کھا جاتے ہیں بہکا کر دید دھرم والدین دنیاوی کاروبار چھڑا دیتے اور چیلہ بنا لیتے ہیں۔ رام نام کو بڑا منتر مانتے ہیں اور اسی کو چھوچھم وید بھی کہتے ہیں۔ رام رام کہنے سے بیشمار جنموں کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں اور بیکے لیئے مکتی کسی کی نہیں ہوتی۔ جو ہر ایک سانس کے ساتھ رام رام کہنے کی ہدایت کرے۔ اسکو سچا گورو مانتے ہیں اور سچے گورو کو پرمیشور سے بھی بڑا مانتے ہیں۔ اور اس کے بت کا دھیان کرتے ہیں۔ سادھوؤں کے پاؤں دھوکر پیتے ہیں۔ جب گورو سے چیلہ دور ہو جائے۔ تو گورو کے ناخن اور داڑھی کے بال اپنے پاس رکھ لیتے ہیں۔ اس کا چرنامرت روز لیتا ہے۔ رامداس اور رامداس کے اقوال کی کتاب کو وید سے زیادہ مانتے ہیں۔ اسکا طواف کرتے اور آٹھ ڈنڈوت پرنام کرتے ہیں۔ اور اگر گورو نزدیک ہو۔ تو گورو کو ڈنڈوت پرنام کر لیتے ہیں۔ عورت اور مرد کو رام نام کا یکساں ہی منتر اپدیش کرتے ہیں۔ وہ رام سمرن سے ہی بہبودی مانتے ہیں۔ مگر پڑھنے میں گناہ سمجھتے ہیں ان کی سمجھی یہ ہے۔

پنڈت تائی پاسے پڑی۔ اور پورب کو پاپ

رام رام سمریاں بنا۔ رہ گیو ریتو آپ

بید پران پڑھے پڑھ گیتا رام بھجن بن رہ گئے ریتا

ایسی ایسی تعلیمیں بناتی ہیں۔ عورت کو خاوند کی خدمت کرنے میں گناہ اور گورو سادھو

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۰۰ رنگ کر امید وغیرہ کے گیت جنکو وہ شبد کہتے ہیں تیار ہوں اور بازاروں کو سناتے پھرتے کا مزہ بتاتے ہیں۔ یہ متعلق جودھپور کے راج میں ایک بڑا قصبہ ہے ملخصہ مترجم) کونڈا بمعنی مٹی کا برتن سے چھوچھم سوکشم کا بگاڑ ہے سوکشم بمعنی لطیف (مترجم)

کہا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ خوبصورت تھی۔ وہ ماگھیوں کی مثال خوب ہے۔ ہم نے
عورتوں کی صحبت گسائیں لوگ عموماً کیا کرتے ہیں۔

کیا کرشن گوپیوں ہی کو پیارے تھے۔ دوسروں کو نہیں۔ عورتوں کا پیارا وہی ہوتا ہے
جو مترین یعنی شہوت پرستی میں پھنسا ہو۔ کیا شری کرشن جی ایسے تھے؟

اس میں ہزاروں سالوں کی گنتی فضول تھی ہے کیونکہ وید اور ان کے چیلے کچھ ہوا ن
نہیں۔ کیا کرشن کی جدائی ہزاروں برس سے ہوئی۔ اور آج تک بھی جیتے جی مکتی ہو گا
مکت نہ ہوا۔ اور نہ وید پیدا ہوا تھا۔ اس سے پہلے اپنی دیوی جیواں کو نجات دینے
کیوں نہ آیا۔ "تاپ" اور "کلیش" یہ دونوں مترادف ہیں۔ ان میں سے ایک کا استعمال
کرنا واجب تھا۔ دو کا نہیں۔ اننت لفظ کا پاٹھ کرنا فضول ہے کیونکہ جو اننت لفظ
رکھو۔ تو سہسر لفظ کا پاٹھ نہ رکھنا چاہیئے۔ اور جو سہسر لفظ کا پاٹھ رکھو۔ تو اننت لفظ
کا پاٹھ رکھنا فضول ہے۔ اور جو اننت (بیشمار) زمانہ تک تروہت "یعنی پوشیدہ رہا"
اسکی نجات کیلئے وید کا ہونا بھی فضول ہے۔ کیونکہ اننت (لاانتہا) کا اور انت (انتہا)
نہیں ہو سکتا۔ بھلا جسم جو اس پران انتہکرن اور ان کے دھرم عورت مکان
لڑکا حاصل کردہ دولت کا ارپن سپردگی کرشن کو کیوں کرتا۔ کیونکہ کرشن پورن[1] کام
ہونے سے کسی کے جسم وغیرہ کی خواہش نہیں کر سکتے۔ اور جسم وغیرہ کا ارپن کرنا بھی
نہیں ہو سکتا۔ ناخن سے چوٹی تک جسم کہلاتا ہے۔ اس میں جو کچھ اچھی بری اشیا ہیں
وہ جسم کے ارپن کرنے کیساتھ ہی ارپن ہو جائینگی یعنی بول و براز وغیرہ بھی کیسے
ارپن کر سکو گے؟ اور جو افعال نیکی بدی کی صورت میں ہیں۔ انکو کرشن کے ارپن کیا ہے
تو ان کے ثمرہ بھوگنے والے بھی کرشن ہی ہونگے۔ نام تو کرشن کا لیتے ہیں۔ اور ترپن اپنے
لئے کرتے ہیں۔ جسم میں جو کچھ بول و براز ہے۔ وہ بھی گوسائیں جی کے ارپن کیوں نہیں ہوتے
کیا میٹھا میٹھا ہڑپ اور کڑوا کڑوا تھو۔ یہ بھی لکھا ہے کہ گوسائیں جی کے ارپن
کرنا چاہیئے۔ دیگر مت والے کے نہیں۔ یہ سب خود غرضی اور بیگانہ مال
وغیرہ اشیا ہتھیانے اور وید وکت دھرم کے برباد کرنے کی لیلا بنائی ہے۔ دیکھو یہ ولبھ پنتھ

[1] جس کے جملہ مقاصد اور خواہشیں پوری ہو جائیں۔ اسے پورن کام کہتے ہیں۔

بنارگڈھ جو کاشی کے نزدیک ہے۔ اسکے متصل چمپارنیہ نامی جنگل میں چلے جاتے تھے
ہاں کوئی شخص ایک لڑکے کو جنگل میں چھوڑ چاروں طرف دور دور تک آگ جلاکر چلا گیا تھا
کیونکہ چھوڑنے والے نے یہ سمجھا ہوگا۔ کہ اگر آگ نہ جلاؤنگا۔ تو ابھی کوئی حیوان مار ڈالیگا
لکشمن بھٹ اور اس کی عورت نے لڑکے کو لیکر اپنا بیٹا بنا لیا۔ پھر کاشی میں جا رہے۔ جب وہ
لڑکا بڑا ہوا۔ تب اس کے ماں باپ فوت ہو گئے۔ کاشی میں بچپن سے جوانی تک کچھ پڑھتا
بھی رہا۔ پھر اور کہیں جاکر وِشنو سوامی کے مندر میں چیلا ہو گیا۔ وہاں سے پھر کچھ اَن
بن ہونے پر کاشی کو چلا گیا۔ اور سنیاس لے لیا۔ پھر کوئی ویسا ہی ذات سے
خارج برہمن کاشی میں رہتا تھا۔ اس کی لڑکی نوجوان تھی۔ اس نے اس کو کہا۔ کہ
سنیاس چھوڑ کر میری لڑکی سے شادی کرلے۔ ویسا ہی ہوا۔ جس کے باپ نے جیسی
لیلا کی۔ ویسی ہی اس کا بیٹا کیوں نہ کرے۔ بیوی کو لے کر وہاں چلا گیا۔ کہ جہاں اوّل
وِشنو سوامی کے مندر میں چیلا ہوا تھا۔ شادی کرنے کے باعث ان کو وہاں سے نکال
دیا گیا۔ پھر برج دیش (گوکل کا علاقہ) میں جہاں کہ جہالت نے گھر کر رکھا تھا۔ جاکر اپنا
پرپنچ کئی طرح کی جھوٹی دلیلوں سے پھیلانے لگا۔ اور جھوٹی باتوں کو مشہور کرنے لگا
کہ سری کرشن مجھکو ملے۔ اور کہا کہ گولوک دیوی جیو مرت لوک (دار فانی) میں آ گئے ہیں
ان کو برہم سمبندھ وغیرہ سے پاک کرکے گولوک میں بھیجو۔ جاہلوں کو اس قسم کی فریفتہ
کرنے والی باتیں سنا کر تھوڑے سے لوگوں کو پھنسایا۔ یعنی چوراسی وِشنو بنائے
اور مندرجہ ذیل منتر بنائے۔ اور ان میں بھی اختلاف رکھا۔ جیسے

गोपालसहस्रनाम ।

श्रीकृष्णः शरणं मम सहस्रपरिवत्सरमितकालजात

(گوپال سہسرنام) یہ دونوں معمولی منتر ہیں۔ لیکن آگے کا منتر برہم سمبندھ اور سمرپن کرانیکا ہے

कृष्ण वियोगजनिततापक्लेशानन्ततिरोभावोऽहं भगवते कृष्णाय

देहेन्द्रिय प्राणान्तः करणतद्धर्मांश्च दारागारपुत्राप्तवित्तेह परा-

ण्यात्मना सह समर्प्पयामि दासोऽहं कृष्णतवास्मि ॥

اس منتر کا اپدیش کرکے چیلے چیلیوں کو سمرپن کرانے لگے "کلیم کرشن آ بیتی" یہ کلیم منتر گرنتھ

श्रावणस्यामले पक्षे एकादश्यां महानिशि ।
साक्षाद्भगवता प्रोक्तं तदक्षरश उच्यते ॥ १ ॥
ब्रह्मसम्बन्धकरणात्सर्वेषां देहजीवयोः ।
सर्वदोषनिवृत्तिर्हि दोषाः पञ्चविधाः स्मृताः ॥ २ ॥
सहजा देशकालोत्था लोकवेदनिरूपिताः ।
संयोगजाः स्पर्शजाश्च न मन्तव्याः कदाचन ॥ ३ ॥
अन्यथा सर्वदोषाणां न निवृत्तिः कथञ्चन ।
असमर्पितवस्तूनां तस्माद्वर्जनमाचरेत् ॥ ४ ॥
निवेदिभिः समर्प्यैव सर्वं कुर्यादिति स्थितिः ।
न मतं देवदेवस्य स्वामिभुक्तिसमर्पणम् ॥ ५ ॥
तस्मादादौ सर्वकार्ये सर्ववस्तुसमर्पणम् ।
दत्तापहारवचनं तथा च सकलं हरेः ॥ ६ ॥
न ग्राह्यमिति वाक्यं हि भिन्नमार्गपरं मतम् ।
सेवकानां यथा लोके व्यवहारः प्रसिध्यति ॥ ७ ॥
तथा कार्यं समर्प्यैव सर्वेषां ब्रह्मता ततः ।
गंगात्वे गुणदोषाणां गुणदोषादिवर्णनम् ॥ ८ ॥

اس قسم کے شلوک گوسائیوں کے سدھانت رہسیہ وغیرہ کتب میں لکھے ہیں۔ یہی گوسائیوں کے مت کا بنیادی اصول ہے۔ بھلا ان سے کوئی پوچھے۔ کہ سری کرشن فوت ہوئے تو تقریباً ۵ ہزار برس گذرے۔ وہ ولبھ سے ساون مہینے کی آدھی رات کو کیسے ملسکے جو گوسائیں کا چیلا بنے۔ وہ گوسائیں کیلئے سب اشیاء سمرپن (خیرات) کرے تو اسکے جسم اور روح کے جملہ عیب دور ہو جاتے ہیں۔ یہی ولبھ کا پرپنچ بے علم لوگوں کو بہکا کر اپنے مت میں لانے کا ہے۔ اگر گوسائیں کے چیلے چیلیوں کے سب عیب دور ہو جائیں۔ تو پھر بیماری، مفلسی وغیرہ تکلیفوں میں مبتلا کیوں ہیں۔ اور وہ عیب پانچ قسم کے ہیں۔ (۲) ایک سہج دوش (عیب) جو کہ قدرتی یعنی شہوت غضب وغیرہ سے پیدا ہوتے ہیں دوسرے وہ جو کسی ملک یا زمانے میں مختلف قسم کے گناہ کئے جاتے ہیں۔ تیسرے وہ جنکو

اور مقدس ایشور وکت وید کے بتائے ہوئے سیدھے راستہ پر آ کر
پھل (بامراد) کر دھرم ارتھ۔ کام۔ موکش ان چاروں پھلوں کو حاصل
دیکھئے یہ گوسائیں لوگ اپنے سمپردا (فرقہ) کو پشٹی مارگ کہتے ہیں یعنی
اور سب عورتوں سے حسب خواہش عیش وعشرت یا صحبت کرنے کا پشٹی مارگ!
پوچھنا چاہیئے۔ کہ جب سخت تکلیف بھگندر وغیرہ امراض میں مبتلا ہو
تنگ کر مرجاتے ہیں۔ کہ جس کو وہی جانتے ہیں۔ تو پھر سچی بات یہ ہے
نہیں بلکہ کشٹی (جذامی پن) مارگ ہے جیطرح جذامی کے جسم کی سب رطوبت
جاتی ہیں اور گریہ وزاری کرتا ہوا جان دیتا ہے۔ اسی طرح کی لیلا
آتی ہے۔ اسلئے نرک مارگ بھی اسکو کہنا ٹھیک ہو سکتا ہے کیونکہ نکا
کا نام سورگ ہے اسطرح پر جھوٹ کا جال بچھا کر بچارے سادہ
پھنسایا ہے اور اپنے آپکو سری کرشن مان کر سب کے سوامی (آقا) بن
رشتی نورانی روحیں گولوک سے یہاں آئی ہیں ان کے اُبھارنے کے
ہیں جبتک وہ ہمارا اپدیش حاصل نہ کریں۔ تبتک گولوک میں واپس نہ
سری کرشن مرد اور باقی سب عورتیں ہیں واہ جی واہ تمہارا عقیدہ خوب ہے
وہ سب عورتیں بنجائیں گی۔ اب غور کیجیئے کہ جس مرد کی دو عورتیں ہوتی ہیں
کو تکلیف بڑی ہے اور جہاں ایک مرد ہو۔ اور کروڑوں عورتیں اس
دکھ کا کیا شمار ہے؟ اگر کہو کہ سری کرشن میں بڑی بھاری طاقت ہے
کو خوش کر سکتے ہیں۔ تو جو اسکی عورت ہے جس کو سوامنی جی ملکہ
ہیں میں بھی سری کرشن کی مانند طاقت ہوگی۔ کیونکہ وہ ا
ہے۔ جیسے یہاں عورت مرد کی شہوت مساوی یا مرد سے عورت
ہے۔ تو گولوک میں کیوں نہیں ہوگی؟ اگر ایسا ہی حال ہے
کے ساتھ سوامنی جی کا سخت فساد رہتا ہوگا۔ کیونکہ
کا خیال بہت معلوم ہوتا ہے پھر تو گولوک سورگ
کی مانند ہو گیا ہوگا۔ جیسے بھاری زناکار مرد بھگ
میں مبتلا رہتے ہیں۔ ویسا ہی حال گولوک میں بھی

کوئی ان کوکیول سے لڑکی بیاہ دیتا ہے۔ وہ بھی ذات سے خارج ہو کر برباد ہو جاتا ہے کیونکہ یہ ذات سے خارج کئے جاتے ہیں۔ (یہ لوگ) بے علمی کی حالت میں رات دن خواب غفلت میں پڑے رہتے ہیں اور روتے ہیں۔ جب کوئی شخص گوسائیں کی دعوت کرتا ہے۔ تب گوسائیں اس کے گھر پر جا کر چپ چاپ کاٹھ کی پتلی کی مانند بیٹھا رہتا ہے۔ کچھ بھی نہیں بولتا۔ چاہے بولے۔ نہ تب اگر جانے نہ ہو۔ मूकाँ वक मौनम्
کیونکہ خاموشی جاہلوں کی طاقت ہے۔ اگر بولے۔ تو اس کا پول کھل جائے۔ لیکن عورت کی طرف خوب توجہ سے تکتا رہتا ہے۔ اور جس کی طرف گوسائیں جی دیکھیں تو سمجھو اس کی بڑی خوش قسمتی ہے اور اس کا خاوند بھائی بہن ماں باپ بڑے خوش ہوتے ہیں۔ ہاں سب عورتیں گوسائیں جی کے پاؤں چھوتی ہیں۔ جس کو گوسائیں جی کا من چاہے۔ یا جس عورت پر ان کی عنایت ہو اس کی انگلی پاؤں سے دبا دیتے ہیں۔ وہ عورت اور اس کا خاوند اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔ اور اس عورت کو خاوند وغیرہ سب کہتے ہیں۔ کہ تو گوسائیں جی کی خدمت کے لئے چیلا در جا۔ کہیں اس کے خاوند وغیرہ خوش نہیں ہوتے۔ وہاں دوتی اور کٹنیوں سے مطلب برآری کرا لیتے ہیں۔ سچ پوچھو۔ تو ایسے کام کرنیوالے ان کے مندروں میں اور ان کے نزدیک بہت سے رہا کرتے ہیں۔

اب ان کی دکشنا کی لیلا (سنئے) یعنی اس طرح مانگتے ہیں۔ لاؤ جی بھینٹ گوسائیں جی کی بہو جی کی لال جی کی بیٹی جی کی ملھیا جی کی باہر جی کی۔ گویا بی کی اور ٹھاکر جی کی ان ساتوں دکانوں سے ذریعے حسب دلخواہ مال مارتے ہیں۔

جب کوئی گوسائیں جی کا پیرو مرنے لگتا ہے۔ اس کی چھاتی پر گوسائیں جی پاؤں رکھتے ہیں اور جو کچھ ملتا ہے اس کو گوسائیں جی ہڑپ کر جاتے ہیں۔ کیا یہ کام مہا برہمن اور کرر نیا اور مردہ دل کی مانند نہیں ہے۔

کوئی چیلے بیاہ میں گوسائیں جی کو بلا کر ان ہی سے لڑکی کا پانی گرہن (ہتھلیوا) کراتے ہیں اور کوئی چیلے ان سے اسنان کراتے ہیں جیسے گوسائیں جی [illegible] ہم پیند رتیں کیسر [illegible] برتی برتی رکھکر گوسائیں جی [illegible] عورتیں [illegible] کراتے [illegible] گوسائیں جی [illegible]
[illegible] اور دسوں انگلیاں [illegible] دیتے ہیں [illegible]

۱۰۲۔ سوال ۔ سوامی نارائن کا مت کیسا ہے؟

سوامی نارائن کا مت **جواب** جیسی گوسائیں جی کے دھن لوٹنے وغیرہ کی عجیب لیلا ہے ویسی ہی سوامی نارائن کی بھی ہے دیکھیے ایک شخص سہجانند نامی اجودھیا کے قرب و جوار کے ایک گاؤں میں پیدا ہوا تھا۔ وہ برہمچاری ہو کر گجرات۔ کاٹھیاواڑ کچھ بھج وغیرہ ممالک میں پھرتا تھا۔ اس نے دیکھا کہ اس ملک کے لوگ جاہل اور سیدھے سادھے ہیں جس طرح چاہے ان کو اپنے مت میں جھکا سکتے ہیں ویسے ہی یہ لوگ جھک سکتے ہیں وہاں اس نے دو چار چیلے بنائے انہوں نے آپس میں اتفاق کر کے ظاہر کیا کہ سہجانند نارائن کا اوتار اور بڑا صاحب قدرت ہے اور بھگتوں کو چتر بھج کی شکل بنا کر ساکھشات درشن بھی دیتا ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کاٹھیاواڑ میں ایک کاٹھی بنام دادا کھاچر گڈھڑے کا زمیندار تھا اس کو چیلوں نے کہا کہ تم اگر چتر بھج نارائن کا درشن کرنا چاہو تو ہم سہجانند جی سے التماس کریں۔ وہ سادہ لوح تھا اس نے کہا کہ بہت اچھا۔

ایک کوٹھری میں سہجانند سر پر مکٹ پہن شنکھ چکر اپنے ہاتھ میں اوپر کیا اٹھائے ہوئے گیا اور ایک آدمی اسکے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ گدا پدم اپنے ہاتھ میں لیکر سہجانند کی بغل میں سے نکال کر چتر بھج کی مانند بن ٹھن گئے۔ دادا کھاچر سے ان کے چیلوں نے کہا کہ ایک بار آنکھ اٹھا کر دیکھ کر پھر آنکھ بند کر لینا اور فوراً ادھر کو چلے آنا جو زیادہ دیکھو گے تو نارائن خفا ہو جائیگا۔ یعنی چیلوں کے من میں تو یہ تھا کہ ہمارے فریب کا پتہ نہ لگ جائے چنانچہ اسکو لیگئے وہیں سہجانند کلابتوں اور چمکتے ہوئے ریشمی کپڑے پہنے ہوئے اندھیری کوٹھری میں کھڑا تھا۔ ایک چیلے نے یکبارگی کوٹھری کی طرف شمعدان سے روشنی کی۔ دادا کھاچر نے دیکھا تو چتر بھج کی شکل نظر آئی۔ پھر جب چراغ کو آڑ میں کر دیا۔ وہ سب نیچے گرے اور نمسکار کر دوسری طرف چلے آئے اور اسی وقت بیچ میں باتیں کرنے لگ گئے کہ تمہاری خوش نصیبی ہے اب تم مہاراج کے چیلے ہو جاؤ۔ اس نے کہا بہت اچھی بات ہے پھر جتنی دیر میں لوٹ کر دوسری جگہ پہنچے اتنی دیر میں دوسری پوشاک پہن کر سہجانند گدی پر بیٹھا ہوا ملا۔ تب چیلوں نے کہا کہ دیکھو دوسری شکل دھر کر یہاں موجود ہیں۔

وہ دادا کھاچر ان کے جال میں پھنس گیا۔ وہیں سے ان کے مت کی بنا مضبوط ہوئی کیونکہ وہ ایک بڑا زمیندار تھا۔

سہجانند جی وغیرہ کو لیجانے کے لئے آتے ہیں۔ اور ہمیشہ اس مندر میں ایک بار آیا کرتے ہیں۔ جب میلا ہوتا ہے تب مندر کے اندر پجاری بیٹھتے ہیں اور پیچھے دوکان لگا رکھی ہے۔ مندر سے دوکان کو جانے کے لئے سوراخ رکھتے ہیں کہ جس ناریل چڑھایا تو وہ دوکان میں پھینک دیا یعنی اسی طرح ایک ناریل دن میں ہزار دفعہ بکتا ہے۔ ایسے ہی سب چیزوں کو بیچتے ہیں جس ذات کا سادھو ہو اس سے ویسے ہی کام لیتے ہیں۔ اگر حجام ہو تو اس سے حجامت کا، کمہار سے کمہار پن کا، کاریگر سے کاریگری کا، بنئے سے بنئے کا اور شودر سے خدمت وغیرہ کا کام لیتے ہیں۔ بنیوں پر ایک ٹیکس لگا رکھا ہے لاکھوں کروڑوں روپے ٹھگ کر جمع کر لیتے ہیں اور کرتے جاتے ہیں۔ جو مسند پر بیٹھتا ہے وہ گرہستی اپنے لئے شادی کرتا اور زیور پہنتا ہے جہاں کہیں پدھرامنی (دعوت) ہوتی ہے وہاں گوکل کے گوسائیں کی مانند گوسائیں جی، بہو جی وغیرہ کے نام سے بھینٹ پوجا لیتے ہیں اپنے کو ستسنگی اور دوسرے مت والوں کو کسنگی کہتے ہیں۔ اپنے سوائے دوسرا کیسا ہی اچھا دھرماتما ودوان عالم شخص کیوں نہ ہو لیکن اس کی عزت اور خدمت کبھی نہیں کرتے کیونکہ دیگر مت والوں کی خدمت کرنے میں گناہ سمجھتے ہیں۔ لوگوں کے سامنے ان کے سادھو عورتوں کا منہ نہیں دیکھتے لیکن پوشیدہ نہ معلوم کیا لیلا ہوتی ہوگی۔ یہ بات سب جگہ کم معلوم ہوئی ہے کہیں کہیں سادھوؤں کی زناکاری وغیرہ کی لیلا ظاہر ہو گئی ہے اور ان میں جو بزرگ ہوتے ہیں وہ جب مرتے ہیں تب ان کو پوشیدہ کنوئیں میں پھینک کر مشہور کر دیتے ہیں کہ فلاں مہاراج جسم سمیت بیکنٹھ (بہشت) میں گئے۔ سہجانند آ کر لے گئے۔ ہم نے بہت التماس کی تھی کہ مہاراج ان کو نہ لیجائیے کیونکہ اس مہاتما کے یہاں رہنے سے بہتری ہے۔ سہجانند جی نے کہا کہ نہیں اب ان کی بیکنٹھ میں بڑی ضرورت ہے۔ اس لئے لیجاتے ہیں۔ ہم نے اپنی آنکھ سے سہجانند جی کو اور بمان (غبارہ) کو دیکھا تھا جو مرنے والے تھے ان کو بمان میں بٹھلا دیا۔ اوپر لے گئے پھولوں کی بارش کرتے گئے۔

جب کوئی سادھو بیمار پڑتا ہے۔ اور اس کے بچنے کی امید نہیں ہوتی تب کہتے ہیں کہ میں کل رات بیکنٹھ میں جاؤں گا۔ سنا ہے کہ اس رات اگر اس کی جان نہ نکلے اور بیہوش ہو جائے تو بھی کنوئیں میں پھینک دیتے ہیں کیونکہ جو اس رات نہ پھینکیں تو جھوٹے ثابت ہوں اسلئے ایسا کام کرتے ہونگے۔

۵ ۱۰ سوال۔ برہم سماج اور پرارتھنا سماج تو اچھا ہے ؟ یا نہیں۔

برہم سماج اور پرارتھنا سماج | جواب۔ کچھ کچھ باتیں اچھی ہیں اور بہت سی بری ہیں۔

سوال۔ برہم اور پرارتھنا سماج سب سے اچھا ہے کیونکہ اس کے اصول بہت اچھے ہیں

جواب۔ اصول [illegible] نہیں کیونکہ ویدودیا سے بے بہرہ لوگوں کے خیالات بالکل سچے کیسے ہو سکتے ہیں [illegible] برہم سماج اور پرارتھنا سماجیوں نے عیسائی مذہب میں شامل ہونے سے تھوڑے سے لوگوں کو بچایا اور کچھ کچھ پتھر وغیرہ کی پرستش (یعنی بت پرستی) کو ہٹایا اور دیگر بناوٹی کتابوں [illegible] سے بھی [illegible] بچایا ہے۔ باتیں اچھی ہیں لیکن ان لوگوں میں اپنے ملک کی ہمدردی بہت کم ہے۔ عیسائیوں کے چلن بہت سے اختیار کئے ہیں کھانے پینے اور شادی وغیرہ کے [illegible] بدل دیئے ہیں۔

(۱) اپنے ملک کی [illegible] بزرگوں کی بڑائی کرنی تو دور رہی اس کے عوض میں پیٹ بھر برائی کرتے ہیں۔ لیکچروں میں [illegible] وغیرہ انگریزوں کی تعریف دل کھول کر کرتے ہیں۔

برہما وغیرہ مہرشیوں کا [illegible] نام تک بھی نہیں لیتے۔ برخلاف اس کے ایسا کہتے ہیں کہ بغیر انگریزوں کے [illegible] عالم نہیں ہوا۔ آریہ ورتی لوگ ہمیشہ سے جاہل چلے آتے ہیں ان کی [illegible] نہیں ہوئی۔

(۳) وید وغیرہ [illegible] کی برائی کرنے سے بھی باز نہیں رہتے۔ برہم سماج کے اصول کی کتاب میں سادھوؤں کی فہرست میں عیسیٰ۔ موسیٰ۔ محمدؐ۔ نانک اور چیتنیہ کے نام لکھے ہیں لیکن [illegible] رشی مہرشی کا نام نہیں ہے۔

اس سے پایا جاتا ہے کہ ان لوگوں نے جنکا نام لکھا ہے انہی کے مت کے مطابق اعتقاد رکھنے والے ہیں۔ بھلا جب [illegible] آریہ ورت میں پیدا ہوئے۔ اسی ملک کا آب و دانہ کھایا پیا (اور) اب بھی کھاتے پیتے ہیں تو اپنے باپ دادا کے رستے کو چھوڑ کر دیگر ممالک کے مذہبوں کی طرف زیادہ مائل ہو جانا

(۴) برہم سماج اور پرارتھنا سماجیوں کا اس ملک میں رہکر علم سنسکرت سے بے بہرہ ہو کر اپنے کو عالم ظاہر کرنا انگریزی زبان پڑھکر پنڈت کا گھمنڈ کرنا اور فوراً ایک مذہب چلانے کیلئے تیار ہو جانا یہ انسانوں کے لئے پائدار اور ان کی ترقی کرنے والا کام کیونکر ہو سکتا ہے۔

(۵) انگریز مسلمان چنڈال وغیرہ کے ساتھ کھانے پینے کی تمیز نہیں رکھی۔ انہوں نے یہی سمجھا ہوگا کہ کھانے پینے اور ذات کی تمیز توڑنے سے ہم اور ہمارا ملک سدھر جائیگا۔ لیکن

اور انجمن سے فیصلہ کرتے ہیں۔ اپنی قوم کی ترقی کیلئے تن من دھن صرف کرتے ہیں آلسی کو چھوڑ کر محنت کیا کرتے ہیں! دیکھو! اپنے ملک کے بنے ہوئے جوتے کو دفتر اور کچہری میں جانے دیتے ہیں۔ یہاں کے دیسی جوتے کو نہیں۔ اتنے ہی سے سمجھ لو کہ اپنے ملک کے بنے ہوئے جوتوں کی جتنی قدر اور تعظیم کرتے ہیں اتنی غیر ملک کے باشندوں کی نہیں کرتے۔ دیکھئے صاحب سے چند سال زیادہ ہوئے کہ اس ملک میں یوروپین لوگ آئے اور آجتک وہ لوگ موٹے کپڑے وغیرہ پہنتے ہیں جیسا کہ اپنے ملک میں پہنتے تھے۔ انہوں نے اپنے ملک کا چال چلن نہیں چھوڑا اور تم میں سے بہت سے لوگوں نے ان کی نقل کرلی اسوجہ سے تم بے عقل اور وہ عقلمند ثابت ہوتے ہیں نقل کرنا کسی عقلمند کا کام نہیں۔ ان لوگوں میں جو شخص جس کام پر تعینات ہوتا ہے (وہ) اس کو بخوبی پورا کرتا ہے۔ حکم کی تعمیل برابر کرتے ہیں اپنے ملک والوں کو تجارت وغیرہ میں مدد دیتے ہیں اس قسم کی خوبیوں اور عمدہ کاموں کی بدولت ان کی ترقی ہے نہ کہ بوٹ کوٹ پتلون ہوٹل میں کھانے پینے وغیرہ معمولی اور بُرے کاموں سے۔

ان میں ذات کا امتیاز بھی ہے دیکھو جب کوئی یوروپین خواہ کتنا ہی معزز اور بڑے عہدے پر ممتاز کیوں نہ ہو کسی غیر ملک غیر مذہب والوں کی لڑکی سے (بیاہ کرلیتا) یا یوروپین کی لڑکی غیر ملک والوں سے شادی کر لیتی ہے تب اسیوقت اس کی دعوت کرنا اس کے ساتھ مل کر کھانا اور شادی وغیرہ کرنے کو دیگر لوگ بند کردیتے ہیں یہ ذات کا امتیاز نہیں تو کیا ہے؟ اور تم سادہ لوح آدمیوں کو بہکاتے ہو کہ ہم میں ذات کا امتیاز نہیں ہے۔ تم اپنی جہالت کے باعث مان بھی لیتے ہو۔ لہذا جو کچھ کرنا ہو وہ سوچ سمجھ کر کرنا چاہئے تاکہ پھر افسوس سے ہاتھ نہ ملنا پڑے۔

دیکھو حکیم اور دوائی کی ضرورت بیمار کے لئے ہوتی ہے تندرست کیلئے نہیں عالم شخص تندرست کی مانند ہے اور جاہل (لوگ سمجھو کہ) مرض جہالت میں مبتلا رہتا ہے۔ اس مرض کے دور کرنے کیلئے سچا علم اور سچا اپدیش درکار ہے جاہلوں کو جہالت کے باعث یہ مرض ہے کہ کھانے پینے ہی میں دھرم سمجھا کرتا ہے جب بھی وہ کسی کو کھانے پینے میں خرابی کرتے ہوئے پاتے ہیں تب جانتے اور کہتے ہیں کہ وہ دھرم سے گر گیا ہے۔ نہ اس کی بات سنتے اور نہ اس کے پاس بیٹھتے اور نہ اس کو اپنے پاس بیٹھنے دیتے ہیں۔ ایسے کہئے کہ تمہارا علم خود غرضی کے لئے ہے یا دوسروں کی بھلائی کے لئے۔ دوسروں کی بھلائی تو تب ہی ہوتی جبکہ تمہارے علم کی

بھی نہیں ہوسکتے کیونکہ تم دردر کے بھکھاری بنے ہو تم نے سمجھا ہے کہ اسبات سے ہم لوگ اپنا اور دوسروں کا بھلا کر سکینگے سو نہیں کر سکیں گے جیسے کسی کے ماں باپ دونوں ملکر کل دنیا کے لڑکوں کی پرورش کرنے لگیں تو سب کی پرورش کرنا تو غیر ممکن ہے۔ البتہ ایسا کرنے سے وہ اپنے لڑکوں کو بھی مار بیٹھیں گے ویسے ہی آپ لوگوں کی حالت ہے۔

بھلا وید وغیرہ سچے شاستروں کو مانے بغیر تم اپنے قول کی سچائی اور جھوٹ کی آزمائش اور آروَرت کی ترقی بھی کبھی کر سکتے ہو۔ ملک کو جو بیماری ہوئی ہے اس کی دوائی تمہارے پاس نہیں ہے یورپین لوگ تمہاری پرواہ نہیں کرتے اور آریہ ورتی لوگ تمکو دیگر مذاہب والوں کی مانند سمجھتے ہیں۔ اب بھی سمجھکر وید وغیرہ کی قدر کرنے سے ملک کی ترقی کرنے لگو تو بھی اچھا ہے جب تم یہ کہتے ہو کہ تمام سچائیاں پرمیشور سے ظاہر ہوتی ہیں تو رشیوں کے آتماؤں میں ایشور سے ظاہر کئے گئے ستیارتھ (سچے معنی) ویدوں کو کیوں نہیں مانتے۔ ہاں یہی وجہ ہے کہ تم لوگ وید نہیں پڑھتے اور نہ پڑھنے کی خواہش کرتے ہو کیونکہ تم کو وید وکت (ویدیں فرمودہ) علم حاصل ہو سکیگا؟ (۶)

دوئم تم دنیا کی علت مادی کے بغیر دنیا کی پیدائش اور روح کو بھی پیدا شدہ مانتے ہو جیسے عیسائی اور مسلمان وغیرہ مانتے ہیں اسکا جواب دنیا کی پیدائش اور جیو ایشور کی تشریح (کے مضمون) میں دیکھ لیجئے (باب آٹھواں) علت کے بغیر معلول کا ہونا بالکل ناممکن اور پیدا شدہ چیز کا فنا ہونا ویسا ہی ناممکن ہے (۷)

ایک یہ بھی تمہارا نقص ہے کہ جو پشچاتاپ (توبہ) اور پرارتھنا (دعا) سے گناہ ہونا دفعیہ مانتے ہو اسی بات سے دنیا میں بہت سے گناہ بڑھ گئے ہیں کیونکہ پرانی لوگ تیرتھ وغیرہ کی زیارت سے جینی لوگ نوکار منتر جپ اور تیرتھ وغیرہ سے عیسائی لوگ عیسیٰ کے بھروسے پر اور مسلمان لوگ توبہ سے گناہ کا چھوٹ جانا بغیر بھوگنے کے مانتے ہیں اسی وجہ سے گناہوں سے نہ ڈر کر گناہ (کرنے میں) بہت رغبت ہو گئی ہے اسبات میں برہم اور پرارتھنا سماجی بھی پرانی وغیرہ (لوگوں) کی مانند ہیں۔ اگر تم ویدوں کو سنتے تو (معلوم ہوتا) کہ بغیر بھوگنے کے گناہ و ثواب کا دفعیہ نہیں ہو سکتا (بیچانکہ) گناہوں سے ڈرتے اور دہرم میں ہمیشہ راغب رہتے۔ اگر بھوگنے کے بغیر (گناہوں کا) دفعیہ مانیں تو ایشور غیر منصف ٹھہرتا ہے (۸) جو تم روح کی لا انتہا ترقی مانتے ہو سو بھی نہیں ہو سکتی کیونکہ محدود روح کے وصف۔ عمل فطرت کا ثمرہ بھی محدود ہونا ضروری ہے۔

سوال۔ پرمیشور رحیم ہے۔ محدود کرموں کا پھل لا انتہا دے دیگا؟

ایک یہ کہ ایشور کے علاوہ جو لے علّے صفات والی اشیاء اور عالموں کو بھی دیو نہیں مانتے وہ ٹھیک نہیں کیونکہ پرمیشور مہا دیو ہے) اور اگر دیو نہ ہوتے تو سب دیوؤں کا سوامی (مالک) ہونیکے باعث مہادیو کیوں کہلاتا ہے (۱۱)

اگنی ہوتر وغیرہ رفاہِ عام کے کاموں کو فرض نہ سمجھنا اچھا نہیں۔ (۱۲)

رشی مہرشیوں کے احسانوں کو فراموش کر عیسیٰ کی طرف میلان رکھنا اچھا نہیں۔ (۱۳)

ویدوں کے علوم کو علت مانے بغیر دیگر معلول علوم کی اشاعت کا ماننا بالکل ناممکن بات ہے (۱۴)

علم کا نشان جو یگیوپویت ہے اسکو اور چوٹی کو کاٹ کر مسلمان عیسائیوں کی مانند بن بیٹھنا بھی فضول ہے جب پتلون وغیرہ کپڑے پہنتے ہو اور تمغوں کی خواہش کرتے ہو تو کیا یگیوپویت وغیرہ کا کچھ بڑا بوجھ ہوگیا تھا؟ (۱۵)

برہما سے لیکر اس کے بعد آریہ ورت میں بہت سے عالم ہوگئے ہیں ان کی تعریف نہ کرکے یورپین ہی کی تعریف کے پل باندھنا اسکو طرفداری اور خوشامد نہ کہیں تو کیا کہیں؟ (۱۶)

تخم اور اس کے انکر کی طرح جیو اور بے جان کے ملاپ سے روح کی پیدائش کا ماننا پیدائش سے پہلے روح کی ہستی کا ماننا اور پیدا شدہ کو یہ ماننا کہ فنا نہیں ہوتی۔ یہ اجتماع ضدین ہے اگر پیدائش کے پہلے جاندار اور بے جان چیزیں نہ تھیں تو روح کہاں سے آگئی اور ملاپ کن کا ہوا۔ اگر ان دونوں کو ازلی مانتے ہو تو ٹھیک لیکن پیدائش دنیا سے پیشتر ایشور کے سوائے دیگر کسی شئے کو نہ ماننا یہ آپکا دعویٰ فضول ہو جائیگا۔

اسلئے اگر ترقی کرنا چاہتے ہو تو آریہ سماج کیساتھ ملکر اُن کے مقاصد کے مطابق عمل کرنا منظور کیجئے ورنہ کچھ ہاتھ نہ لگیگا کیونکہ ہمارا اور آپکا عین فرض ہے کہ جس ملک کی چیزوں سے اپنا جسم بنا اور اب بھی پرورش پا رہا ہے اور آئندہ پائیگا۔ اس کی ترقی تن من دھن سے سب لوگ ملکر محبت سے کریں۔ اسلئے جیسا کہ آریہ سماج ملک آریہ ورت کی ترقی کا باعث ہے ویسا اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ اگر اس سماج کو ٹھیک طور پر مدد دیں تو بہت اچھی بات ہے کیونکہ سماج کی خوشحالی کا بڑھانا مجمع کا کام ہے ایک کا کام نہیں۔

۱۰۷۔ سوال۔ آپ سب کی تردید ہی کرتے آتے ہو لیکن اپنے دھرم میں سب ایسے

لہ کیئے ہوئے کرموں کا پھل ملنا ارتھ ہانی یعنی تضییع اعمال ہے ۲ہ کام کرنے کے بغیر پھل کا پراپت ہونا اکرتابھیاگم یعنی حصول بلا عمل ہے ۳ہ نیر گھرنیہ یعنی بیرحمی۔ ۴ہ ویشمیہ یعنی عدم مساوات +

ویدانتی۔ ہم دہرم ادہرم کچھ بھی نہیں مانتے۔ ہم ظاہرا برہم (خدا) ہیں۔ ہم میں دہرم ادہرم کہاں ہیں؟ یہ جہان سب جھوٹا ہے اور جو گیانی (عالم) شدھ چیتن[1] ہونا چاہے تو اپنے کو برہم مان جیوبھاؤ کو چھوڑ دے۔ نت مکت[2] ہو جائیگا۔ **محقق**۔ اگر تم نت مکت برہم ہو تو برہم کے اوصاف عمل اور خواص تم میں کیوں نہیں اور جسم میں کیوں قید ہو؟ **ویدانتی**۔ تجھ کو جسم نظر آتا ہے اس لئے تو بھولا ہوا ہے ہم کو سوائے برہم کے کچھ نظر نہیں آتا۔ **محقق**۔ تم دیکھنے والے کون اور کس کو دیکھتے ہو؟ **ویدانتی**۔ دیکھنے والا برہم، وہ برہم کو برہم دیکھتا ہے۔ **محقق**۔ کیا دو برہم ہیں؟ **ویدانتی**۔ نہیں اپنے آپ کو دیکھتا ہے۔ **محقق**۔ کیا کوئی اپنے کندھے پر آپ چڑھ سکتا ہے تمہاری بات سوائے پگلپن کے کچھ نہیں۔ اس نے آگے جینیوں کے پاس جاکر پوچھا۔ انہوں نے بھی ویسا ہی کہا لیکن اتنا زیادہ کہا کہ جین دہرم کے سوائے سب دہرم خراب ہیں۔ دنیا کا بنانیوالا ازلی ایشور کوئی نہیں وہ ازل سے ایسی ہی بنی ہوئی ہے اور بنی رہیگی۔ آتو ہمارا چیلہ ہو جا کیونکہ ہم سب طرح سے اچھے ہیں۔ نیک باتوں کو مانتے ہیں۔ جین مارگ کے علاوہ سب جھوٹے ہیں۔ آگے چلکر عیسائی سے پوچھا اس نے وام مارگی کی مانند سب سوال و جواب کئے۔ اتنا بڑھکر بتلایا کہ سب انسان گنہگار ہیں۔ اپنی طاقت سے گناہ نہیں چھوٹتا بغیر یسوع پر ایمان لائے پاک ہوکر نجات کو نہیں پا سکتا۔ عیسیٰ نے سب کے کفارہ کے لئے اپنی جان کھو کر رحم ظاہر کیا ہے تو ہمارا ہی چیلہ ہو جا۔

محقق یہ سنکر مولوی صاحب کے پاس گیا۔ ان سے بھی ایسے ہی سوال و جواب ہوئے اتنا زیادہ کہا کہ لاشریک خدا۔ اس کے پیغمبر اور قرآن شریف کے بغیر مانے کوئی نجات نہیں پاسکتا جو اس مذہب کو نہیں مانتا وہ دوزخی اور کافر ہے۔ واجب القتل ہے۔

محقق یہ سنکر ویشنو کے پاس گیا۔ ویسی ہی گفتگو ہوئی۔ اتنا زیادہ کہا کہ ہمارے تلک چھاپ دیکھکر یمراج[3] ڈرتا ہے۔

---

[1] پاک روح مراد خدا سے ہے [2] جیوبھاؤ کو چھوڑنا یعنی یہ خیال کہ میں روح ہوں چھوڑ دے۔ [3] جو ہمیشہ نجات یافتہ ہو (مترجم)۔

[3] (مترجم) پورانک لوگ مثل مسلمانوں کے مانتے ہیں کہ میزان عمل سے گناہ و ثواب کی سزا جزا دینے والا ایشور یا خدا اوپر کہیں تخت پر بیٹھا ہوا ہے جسکو وہ یمراج کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔

(آپت وِدوانؔ) یہ سب مذہب بے علمی سے پیدا ہوئے اور علم کے خلاف ہیں۔ جاہل کمینے اور وحشی لوگوں کو بہکا کر اپنے جال میں پھنسا کر اپنی مطلب براری کرتے ہیں۔ وہ بیچارے اپنے نوش جنم کے پھل سے بے بہرہ ہو کر اپنی انسانی زندگی کو ضائع کرتے ہیں۔ دیکھو! جس بات میں یہ ہزار بہ اتفاق رائے کر سکیں وہ وید مت قابلِ تسلیم ہے اور جس میں باہم اختلاف ہو۔ وہ فرضی جھوٹا۔ ادھرم۔ نا قابلِ تسلیم ہے۔

محقق۔ اس کی آزمائش کیسے ہو؟ آپت وِدوان۔ تو جا کر ان باتوں کو پوچھ۔ سب کی ایک رائے ہو جائیگی۔

تب وہ ان ہزاروں کی منڈلی کے بیچ میں کھڑا ہو کر بولا کہ سنو سب لوگو! راست گفتاری میں دھرم ہے یا دروغگوئی؟ سب یک زبان ہو کر بولے کہ راست گفتاری میں دھرم ہے اور دروغگوئی میں ادھرم ہے۔ ویسے ہی علم پڑھنے۔ برہمچریہ رکھنے اور پوری جوانی میں شادی۔ نیک صحبت۔ ہمت اور سچے کاروبار وغیرہ (کے کرنے) میں دھرم اور جاہل رہنے برہمچریہ نہ کرنے۔ زناکاری۔ بد صحبت۔ جھوٹے کاروبار۔ مکر و فریب۔ ایذا رسانی۔ دوسرے کو نقصان پہنچانے وغیرہ کاموں کی بابت سب نے متفق الرائے ہو کر یہ کہا کہ علم وغیرہ کے حاصل کرنے میں دھرم اور جہالت وغیرہ کے حاصل کرنے میں ادھرم ہے۔ تب محقق نے سب سے کہا کہ تم اسیطرح سب لوگ متفق الرائے ہو کر سچے دھرم کی ترقی اور جھوٹے طریق کی تنزلی کیوں نہیں کرتے ہو؟

وہ سب بولے۔ اگر ہم ایسا کریں تو ہم کو کون پوچھے۔ ہمارے چیلے ہمارے حکم میں نہ رہیں۔ روزی جاتی رہے پھر جو ہم عیش اڑا رہے ہیں۔ وہ سب ہاتھ سے چلا جائے۔ اسلئے ہم جانتے ہیں۔ تو بھی اپنے اپنے مذہب کا اپدیش اور اس کا ہٹ کرتے ہی جاتے ہیں کیونکہ "دنیا ٹھگنے کے سے روٹی کھاتے شک ہے" ایسی بات ہے۔

دیکھو! دنیا میں سیدھے سچے انسان کو کوئی نہیں دیتا اور نہ پوچھتا ہے جو کچھ ڈھونگ بازی [illegible] فریب کرتا ہے۔ وہی مال پاتا ہے۔

محقق۔ جو تم ایسا پاکھنڈ چلا کر غیر آدمیوں کو ٹھگتے ہو تمکو راجہ سزا کیوں نہیں دیتا۔
مت والے۔ ہمنے راجہ کو بھی اپنا چیلا بنا لیا ہے ہمنے پختہ انتظام کیا ہے۔ ٹوٹیگا نہیں

ل۔ جو پورا عالم خدا پرست اور بغیر لاگ لپیٹ کے محض سچائی کی ہدایت کرنیوالا اور خود اس پر عامل ہو اسکو آپت وِدوان

تو لڑکا ہے۔ دنیا کی باتیں نہیں جانتا۔ دیکھ ٹکے کے بغیر دھرم ٹکے کے بغیر کرم ٹکے کے بغیر
اعلیٰ رتبہ حاصل نہیں ہوتا جس کے گھر میں ٹکا نہیں ہے وہ ہائے ٹکا ہائے ٹکا کرتا کرتا اچھی
طرح ٹکا ٹک دیکھتا رہتا ہے کہ ہائے میرے پاس ٹکا ہوتا تو اس عمدہ گھی کا میں لطف اڑاتا
کیونکہ سب کوئی سولہ کلا والے[1] نرنکار آنیوالے بھگوان (خدا) کی بابت سنا کرتے ہیں لیکن وہ تو
نظر نہیں آتا۔ البتہ سولہ آنے اور پیسے کوڑی جزوں کی شکل والا یعنی کلا والا جو روپیہ
ہے وہی ظاہرا بھگوان ہے۔ اسی لئے سب کوئی روپیوں کی تلاش میں لگے رہتے ہیں
کیونکہ سب کام روپیوں سے پورے ہوتے ہیں۔ ۲

محقق۔ ٹھیک ہے تمہاری اندر کی لیلا باہر آگئی ہے تم نے جتنا یہ بالکھنڈ گھڑا کیا ہے وہ سب
پیٹ سکھ کے لئے کیا ہے لیکن اس میں دنیا کی بربادی ہوتی ہے کیونکہ جیسا ست اپدیش سے
فیض ہوتا ہے۔ ویسا ہی جھوٹے اپدیش سے نقصان ہوتا ہے جب تم کو روپیہ سے ہی
مطلب ہے تو نوکری اور تجارت وغیرہ کام کر کے دولت کو اکٹھا کیوں نہیں کر لیتے ہو؟

مت والے۔ اس میں محنت زیادہ اور نقصان بھی ہو جاتا ہے لیکن اس ہماری لیلا میں
نقصان کبھی نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ فائدہ ہی فائدہ ہوتا ہے۔ دیکھو تلسی کے پتے ڈال کر چرنامرت
دے کنٹھی باندھ دیتے ہیں چیلہ مونڈنے سے وہ چیلہ عمر بھر کیلئے مثل حیوان کے ہو جاتا ہے پھر
جس طرح چلاویں چل سکتا ہے۔ محقق۔ لوگ تم کو بہت سا مال کس لئے دیتے ہیں؟

مت والے۔ دھرم سورگ اور مکتی کے لئے۔ محقق۔ جب تم ہی مکت نہیں اور نہ مکتی کی بابت
علم اور اسکے حاصل کرنے کے ذرائع جانتے تو تمہاری خدمت کرنے والوں کو کیا ملیگا؟

مت والے کیا اس جہان میں ملتا ہے؟ نہیں بلکہ مرنے کے پیچھے آخرت میں
ملتا ہے۔ جتنا یہ لوگ ہم کو دیتے اور خدمت کرتے ہیں وہ سب ان لوگوں کو آخرت
میں ملجاتا ہے۔ محقق۔ ان کو تو دیا ہوا ملجاتا ہے یا نہیں۔ مگر تم لینے والوں کو کیا ملیگا۔
نرک یا اور۔ مت والے۔ ہم بھجن کیا کرتے ہیں۔ اس کا سکھ ہم کو ملیگا۔

محقق۔ تمہارا بھجن تو ٹکا ہی کے لئے ہے وہ سب ٹکے یہاں ہی پڑے رہینگے۔
اور جس گوشت والے جسم کو یہاں پالتے ہو وہ بھی خاکستر ہو کر یہاں ہی رہجائیگا جو تم پرمیشور
کا بھجن کرتے ہوتے تو تمہاری روح بھی پاک ہوتی۔

[1] ذات ابزدی کا نام سولہ کلا ہے۔ اس کی تشریح سوامی جی نے گویا آدی بھاشیہ بھومکا میں کی ہے مترجم

نقلی برہمچاری اور سنیاسی

۱۰۷ سوال - جو برہمچاری سنیاسی ہیں وہ تو ٹھیک ہیں؟

جواب - یہ آشرم تو ٹھیک لیکن آجکل ان میں بھی گڑبڑ ہے۔ کتنے برہمچاری نام رکھتے ہیں اور جھوٹ موٹ جٹا بڑھا کر کمال کا دعوےٰ کرتے اور جپ پرشچرن (عمل) وغیرہ میں پھنسے رہتے ہیں۔ علم پڑھنے کا نام تک نہیں لیتے کہ جس وجہ سے برہمچاری نام ہوتا ہے۔ برہم یعنی ودیا پڑھنے میں کچھ بھی محنت نہیں کرتے وہ برہمچاری بکری کی گردن کے بستان کی مانند فضول (غیر مفید) ہیں[۱]۔

ویسے ہی سنیاسی (بھی) بے علم (ہوکر) ڈنڈ (عصا) کمنڈل (کاسہ) لے کر محض بھیک مانگتے پھرتے اور کچھ بھی وید کے طریق کی ترقی نہیں کرتے (اور) چھوٹی عمر سے سنیاس لے کر گھومتے اور تحصیل علم کو چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ برہمچاری اور سنیاسی جو ادھر ادھر تری خشکی کی (سیر) پتھر وغیرہ بتوں کی زیارت اور عبادت کرتے پھرتے علم حاصل کرکے بھی خاموش ہو بیٹھتے تنہا جگہ میں حسب دلخواہ کھا پی کر سوتے اور حسد و کینہ میں پھنس کر برائی۔ بدفعلی کرکے گذران کرتے بھگوے کپڑے اور ڈنڈ (عصا) کے محض پکڑ لینے سے ہی اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھتے اور سب سے اعلیٰ جان کر نیک عمل نہیں کرتے ہیں ویسے سنیاسی بھی دنیا میں فضول رہتے ہیں اور جو کل دنیا کی بھلائی کرتے ہیں وہ اچھے ہیں۔

آوارہ گرد گوسائیں

۱۰۸ سوال - گری، پوری، بھارتی وغیرہ گوسائیں لوگ تو اچھے ہیں۔ کیونکہ وہ منڈلی بنا کر ادھر ادھر گھومتے رہتے ہیں سینکڑوں سادھوؤں کو عیش کراتے ہیں۔ اور سب جگہ ادویت مت (ہمہ اوست) کا اپدیش کرتے ہیں اور کچھ پڑھتے پڑھاتے بھی ہیں۔ اس لئے وہ اچھے ہونگے۔

جواب - یہ تمام دس نام پیچھے سے فرضی بنائے گئے ہیں۔ قدیمی نہیں۔ ان کی منڈلیاں محض کھانے کے لئے ہیں بہت سے سادھو کھانے ہی کے لئے منڈلیوں میں رہتے ہیں۔ ڈھونگی بھی بہت ہیں کیونکہ ایک کو مہنت بناتے ہیں۔ شام کے وقت وہ مہنت جو ان میں بڑا ہوتا ہے مسند پر بیٹھ جاتا ہے اور سب برہمن اور سادھو کھڑے ہو کر ہاتھ میں پھول لے کر

---

[۱] بکری کی گردن کے نیچے جو کھال لٹکتی ہے اس سے مراد ہے۔

غیر کی بھلائی کرنے کے لئے محنت کرنے میں مستعد رہیں۔ تب ہی سب آدمی ترقی کر سکیں گے۔

عیسائی مسلمان وغیرہ کو ویدک دھرمی بنانا

۱۱۲- دیکھو تمہارے سامنے پاکھنڈ مت بڑھتے جاتے ہیں عیسائی مسلمان تک ہو تے جاتے ہیں ذرا بھی تم سے اپنے گھر کی حفاظت اور دوسروں کو (اپنے میں) ملا لینا نہیں ہو سکتا۔

ہو تو تب جب تم کرنا چاہو۔ جبتک موجودہ زمانے اور آنیوالے زمانے میں ہمارے اندر ترقی کرنے کی عادت پیدا نہیں ہوتی تبتک آریہ ورت اور دیگر ملکوں کے باشندوں کی ترقی نہیں ہوتی۔ جب ترقی کے باعث وید وغیرہ اچھے شاستروں کا پڑھنا پڑھانا برہمچریہ وغیرہ آشرموں کا ٹھیک ٹھیک کرنا اور اچھے اپدیش ہوں تب ہی ملکی ترقی ہوتی ہے۔

لڑکے دینے والے سادھو

۱۱۳- خبردار رہو بہت سی پاکھنڈ کی باتیں تمکو سچ سچ دکھائی دیتی ہیں مثلاً کوئی سادھو یا دوکاندار لڑکے وغیرہ دینے کی سدھی بتلاتا ہے اس کے پاس بہت سی عورتیں جاتی ہیں۔ اور ہاتھ جوڑ کے لڑکا مانگتی ہیں۔ بابا جی سب کو لڑکا ہونے کی دعا دیتے رہا ہے۔ ان میں سے جس جس کے ہاں لڑکا پیدا ہو جاتا ہے وہ سمجھتی ہیں کہ بابا جی کی کلام کی برکت سے ہوا۔ جب اس سے کوئی پوچھے کہ سوری، گدہی اور مرغی وغیرہ کے بچے کس بابا جی کے کلام کی برکت سے ہوتے ہیں۔ تب وہ کچھ بھی جواب نہیں دے سکتے۔ اگر کوئی کہے کہ میں لڑکے کو زندہ رکھ سکتا ہوں تو وہ آپ ہی کیوں مر جاتے ؟۔

دم ساری کے ٹھگ

۱۱۴- کتنے ہی دغاباز ایسا فریب کھیلتے ہیں کہ بڑے بڑے عقلمند بھی دھوکا کھا جاتے ہیں مثلاً دم ساری کے ٹھگ۔ یہ لوگ پانچ سات ملکر دور دراز ملکوں میں جاتے ہیں جو جسم کا موٹا تازہ ہوتا ہے اس کو پیر یا کامل بنا لیتے ہیں جس شہر میں یا گاؤں میں دولتمند لوگ ہوتے ہیں۔ اس کے نزدیک جنگل میں اس سدھ کو بٹھا دیتے ہیں اس کے ساتھی مرید شہر میں جاکر اجنبی بنکر ہر کسی سے دریافت کرتے ہیں کہ تم نے ایسے مہاتما کو یہاں کہیں دیکھا ہے یا نہیں وہ ایسا سنکر پوچھتے ہیں کہ وہ مہاتما کون اور کیسا ہے وہ کہتا ہے کہ بڑا سدھ ہے کہ دل کی باتیں بتلا دیتا ہے جو منہ سے کہتا ہے وہی ہو جاتا ہے بڑا یوگی راج ہے اس کے دیدار کیلئے ہم اپنے گھر بار چھوڑ کر تلاش میں ہیں۔ میں نے کسی سے سنا تھا وہ مہاتما اسطرف کو آگئے ہیں۔ گرہست کہتا ہے کہ جب وہ مہاتما تمکو ملیں تو ہم کو بھی بتلانا انکے دیدار کرینگے اور دل کی باتیں پوچھیں گے۔ اس طرح دن بھر شہر میں پھرتے اور ہر ایک کو اس خبر

ہوئے گھر کی راہ لیتے ہیں۔ مرید بھی ان کے ساتھ ہی چلے جاتے ہیں۔ اسلئے کہ کوئی ان کی قلعی نہ کھول دے۔ وہ دولتمند اپنے جس دوست سے ملیں اسکے سامنے (اسکی) تعریف کرتے ہیں +

اسیطرح جو جو مریدوں کے ساتھ جاتے ہیں ان ان کا حال سب بتلا دیتے ہیں شہر میں دیہ ڈھنڈورا پٹتا ہے کہ فلاں جگہ ایک بڑے سدھ پیر آئے ہیں ان کے پاس چلیں۔ جب جوق در جوق لوگ ملتے ہیں اور بہت سے پوچھنے لگتے ہیں کہ جناب میرے دل کی بات کہیئے۔ تب تو انتظام کے درہم برہم ہو جانے سے چپ چاپ ہو کر وہ خاموشی اختیار کر بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم کو بہت مت ستاؤ۔ تب تو جھٹ اس کے مرید بھی کہنے لگ جاتے ہیں کہ اگر تم انکو بہت ستاؤ گے تو وہ یہاں سے چلے جائینگے اور۔ جو کوئی بڑا دولتمند ہوتا ہے تو وہ مرید کو الگ لیجا کر پوچھتا ہے یہ ہمارے دل کی بات کہلا دو تو ہم سچ مانیں۔ مرید نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے۔ دولتمند نے سکو بتا دی۔ تب اسکو اسی قسم کے طریق سے لیجا کر بٹھا دیتا ہے۔ اسے سدھ لے سمجھ کر جھٹ کہہ دیا۔ تب تو بھلا بھر نے سن لیا کہ اہو! بڑے ہی سدھ ہیں۔ کوئی مٹھائی کوئی پیسہ کوئی روپیہ۔ کوئی اشرفی۔ کوئی کپڑا۔ کوئی آٹا دال بھینٹ کرتا ہے پھر جبتک بھینٹ آتی رہی تب تک حسب دلخواہ لوٹتے رہے اور چند یعنی دو ایک آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے لوگوں کو لڑکا ہونے کی دعا دئے پیر بارلے اٹھا کر دیدیا ہے اور ان سے ہزاروں روپے لیکر کہدیتا ہے کہ اگر تیرا سچا اعتقاد ہوگا تو لڑکا ہو جائیگا۔

اس قسم کے بہت سے ٹھگ ہوتے ہیں جن کی عالم لوگ ہی آزمائش کر سکتے ہیں اور کوئی نہیں۔ اسلئے وید وغیرہ علم کا پڑھنا اور نیک صحبت میں رہنا چاہئے تاکہ انسان کو کوئی ٹھگ نہ سکے اور دوسروں کو بھی بچا سکے۔ انسانیت کی آنکھ علم ہی ہے بغیر تعلیم و تربیت کے علم حاصل نہیں ہوتا۔ جو بچپن سے نیک ہدایت پاتے ہیں وہ ہی انسان اور عالم ہوتے ہیں جو بد صحبت میں رہتے ہیں وہ بدکار گنہگار۔ بڑے درجے کے جاہل ہو کر بڑی تکلیفات اٹھاتے ہیں۔ اسی وجہ سے گیان کی فضیلت ہو گئی ہے کہ جو جانتا ہے وہی مانتا ہے +

ملک آریہ ورت کے راجاؤں کی ونشاولی یعنی شجرہ نسب

اندرپرستھ میں آریہ لوگوں نے شریمان مہاراجہ یدھشٹر سے یشپال تک سلطنت کی شریمان مہاراجہ یدھشٹر سے لیکر مہاراجہ یشپال تک راجاؤں کی قریباً ایک سو چوبیس پشتوں نے ۴۱۵۷ سال ۹ ماہ ۱۴ دن تک سلطنت کی ان کی تفصیل یہ ہے:-

راجہ	تعداد	برس	ماہ	دن
آریہ راجہ	۱۲۴	۴۱۵۷	۹	۱۴

شریمان مہاراجہ یدھشٹر وغیرہ کی تیس ۳۰ پشتیں ۱۷۷۰ سال ۱۱ مہینے ۱۰ دن تک حکمران رہیں ان کی تفصیل یہ ہے:-

نمبر	آریہ راجہ	برس	ماہ	دن	نمبر شمار	آریہ راجہ	برس	ماہ	دن
۱	راجہ یدھشٹر	۳۶	۸	۲۵	۱۹	میدھاوی	۵۲	۱۰	۱۰
۲	راجہ پرکشت	۶۰	۰	۰	۲۰	سون چیر	۵۰	۸	۲۱
۳	راجہ جنمیجے	۸۴	۷	۲۳	۲۱	بھیم دیو	۴۷	۹	۲۰
۴	راجہ اشومیدھ	۸۲	۸	۲۲	۲۲	نرہری دیو	۴۵	۱۱	۲۳
۵	دوتیہ راما	۸۸	۲	۸	۲۳	پورن مل	۴۴	۸	۷
۶	چھترمل	۸۱	۱۱	۲۷	۲۴	کرودی	۴۴	۱۰	۸
۷	چترتھ	۷۵	۳	۱۸	۲۵	الم مِک	۵۰	۱۱	۸
۸	دشٹ شیلیہ	۷۵	۱۰	۲۴	۲۶	اودے پال	۳۸	۹	۰
۹	راجہ اگرسین	۷۸	۷	۲۱	۲۷	دون مل	۴۰	۱۰	۲۶
۱۰	شورسین	۷۸	۷	۲۱	۲۸	دمات	۳۲	۰	۰
۱۱	بھون پتی	۶۹	۵	۵	۲۹	بھیم پال	۵۸	۵	۸
۱۲	رنجیت	۶۵	۱۰	۴	۳۰	کشیمک	۴۸	۱۱	۲۱
۱۳	رکھشک	۶۴	۷	۴					
۱۴	سکھدیو	۶۲	۰	۲۴		میزان	۱۷۷۰	۱۱	۱۰
۱۵	نرہری دیو	۵۱	۱۰	۲					
۱۶	سچی رتھ	۴۲	۱۱	۲					
۱۷	شورسین (دوم)	۵۸	۱۰	۸					
۱۸	پربت سین	۵۵	۸	۱۰					

راجہ کشیمک کے وزیر اعظم وشروا نے راجہ کشیمک کو مار کر راج کیا اس کی چودہ پشتوں نے پانچ

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۷	تمور سین	۴۷	۴	۲۸
۸	آری لک	۵۲	۱۰	۸
۹	راج پال	۳۷۶	۰	۰
	میزان	۴۲۴	۱۱	۲۶

راجا راج پال کو اس کے باجگزار مہاں پال نے مار کر سلطنت کی اور ایک ہی پشت ۱۴ سال تک رہی اس کی تفصیل نہیں ہے ۔

راجا مہاں پال کی سلطنت پر راجہ وکرم آدیتہ نے راجہ اونتیکا (اُجین) سے فوج کشی کی اور راجہ مہاں پال کو مار کر سلطنت کرنے لگا ۔ اور ایک ہی پشت ۹۳ سال تک حکمران رہی ان کی تفصیل نہیں ہے ۔

راجا وکرم آدیتہ کو شالی واہن کے امرا سمدر پال یوگی پیٹھن نے مار کر سلطنت کی اور ۱۷ پشتیں ۳۷۲ سال ۴ مہینے ۲۷ دن تک حکمران رہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے :-

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	سمدر پال	۵۴	۲	۲۰
۲	چندر پال	۳۶	۵	۴
۳	سہائے پال	۱۱	۴	۱۱
۴	دیو پال	۲۷	۱	۲۸
۵	نرسنگھ پال	۱۸	۰	۲۰
۶	سام پال	۲۷	۱	۱۷
۷	رگھو پال	۲۲	۳	۲۵
۸	گووند پال	۲۷	۱	۱۷

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۹	امرت پال	۳۶	۱۰	۳
۱۰	بلی پال	۱۲	۵	۲۷
۱۱	مہی پال	۱۳	۸	۴
۱۲	ہری پال	۱۴	۸	۴
۱۳	سبیس پال [۱]	۱۱	۱۰	۱۳
۱۴	مدن پال	۱۷	۱۰	۱۹
۱۵	کرم پال	۱۶	۲	۲
۱۶	وکرم پال	۲۴	۱۱	۱۳
	میزان	۳۷۲	۴	۲۷

راجہ وکرم پال نے مغربی سمت کے راجا ملکھ چند بوہرا پر چڑھائی کر کے میدان میں لڑائی کی ۔ اس لڑائی میں ملکھ چند نے وکرم پال کو مار کر اندر پرستھ کی سلطنت کی اور دس پشتیں ۱۹۱ سال ۱ مہینہ ۱۶ دن تک حکمران رہیں ۔ تفصیل حسب ذیل ہے :-

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	ملکھ چند	۵۴	۲	۱۰
۲	وکرم چند	۱۲	۷	۱۲
۳	امین چند [۲]	۱۰	۰	۵
۴	رام چند	۱۳	۱۱	۸
۵	ہری چند	۱۴	۹	۲۴
۶	کلیان چند	۱۰	۵	۴
۷	بھیم چند	۱۶	۳	۹
۸	لوب چند	۲۶	۳	۲۲
۹	گووند چند	۲۱	۷	۱۲

۱ کسی تاریخ میں بھیم پال بھی لکھا ہے ۔ ۲ انکا نام کہیں اتک چند بھی لکھا ہے ۔ ۳ یہ پدماولی گووند چند کی رانی

چڑھائی کی۔ اور لڑائی میں جیون سنگھ کو مار کر اندر پرستھ کی سلطنت کرنے لگا۔ پانچ پشتیں ۸۶ سال ۲۰ دن تک حکمران رہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	پرتھوی راج	۱۲	۲	۱۹
۲	ابھے پال	۱۴	۵	۱۷
۳	ورجن پال	۱۱	۴	۱۴
۴	اُدے پال	۱۱	۷	۳
۵	یشس پال	۳۶	۴	۲۷
	میزان	۸۶	۰	۲۰

راجا یشس پال پر سلطان شہاب الدین غوری گڈھ غزنی سے چڑھائی کر کے آیا اور راجہ یشس پال کو پراگ کے قلعہ میں سمت ۱۲۴۹ میں پکڑ کر قید کر لیا اور خود اندر پرستھ یعنی دہلی کی سلطنت کرنے لگا اور ۵۳ پشتیں ۷۴۵ سال ایک ماہ اور ۱۷ دن تک حکمران رہیں اس کی تفصیل بہت سی تاریخوں میں لکھی ہے۔ اس لئے یہاں نہیں لکھی۔

اس کے آگے بدھ اور جین مت کے بارہ میں لکھا جائیگا +

شری یت دیانند سرسوتی سوامی کی بنائی ہوئی شستہ عبارت سے آراستہ ستیارتھ پرکاش کا گیارہواں باب درباره تائید و تردید مذاہب آریہ ورت ختم ہوا +

نوٹ: پیڑھی کا ترجمہ پشت کیا گیا ہے اور پشت سے مراد جانشین کی سمجھنی چاہیے (مترجم)۔ لے اس کے بعد اور تاریخوں میں اصطلاح درج ہے کہ مہاراج پرتھوی راج پر سلطان شہاب الدین غوری چڑھکر آیا۔ اور کئی بار ہار کر واپس گیا۔ آخر مرتبہ سمت ۱۲۴۹ میں آپس کی پھوٹ سے مہاراج پرتھوی راج کو شکست دیکر اور قید کر کے اپنے ملک کو لے گیا بعد ازاں دہلی یعنی اندر پرستھ کا راج خود کرنے لگا۔ مسلمانوں کا راج ۵۴ پشت اور ۶۱۳ برس رہا +

तत्रैतच्चतुर्भ्यः एवंविशिष्टदेह एव आत्मा देहातिरिक्त आत्मनि प्रमाणाभावात ॥

س لئے سمجھنے کی صفت والا جسم ہی آتما ہے۔کیونکہ جسم سے علیحدہ آتما کی ہستی کا کوئی ثبوت نہیں (مترجم)

اس جسم میں چاروں عناصر کی ملاوٹ سے جیوآتما پیدا ہو کر ان کے جُدا جُدا ہونے ہی فنا ہو جاتا ہے ۔کیونکہ مرنے کے بعد کوئی جیو بھی پرتیکش، محسوس نہیں ہو۔ ہم صرف "پرتیکش" ہی کو مانتے ہیں ۔کیونکہ پرتیکش کے بغیر انومان وغیرہ ہوتے ہی نہیں اس لئے پرتیکش (احساس ,جو مقدم ہے ۔اُس کے مقابلہ میں انومان (قیاس) وغیرہ مقدم ہونے کی وجہ سے تسلیم نہیں کئے جاتے"

حسین عورت کی بغل گیری سے آنند حاصل کرنا پرشارتھ (مقصد انسانی حاصل کرنے

| ۳۔مہا ستیارتھ پرکاش کا پھل ہے | کرنے کے لئے جو فعل کیا جائے) کا پھل ہے"

۳ جواب ۔یہ خاک وغیرہ عناصر جڑ (بے جان) ہیں ۔اُن سے چیتن (ذی علم، ان حقائق کی تردید) کی پیدائش کبھی نہیں ہو سکتی ۔جس طرح اب ماں باپ کی صحبت سے جسم کی پیدائش ہوتی ہے ۔اسی طرح پیدائش دنیا کے شروع میں انسان وغیرہ کے جسم کی بناوٹ پیدا کرنے والے پرمیشور کے بنا نہیں ہو سکتی چیتن کی پیدائش اور فنا نشہ کے مانند نہیں ہوتی ۔کیونکہ نشہ چیتن کو ہوتا ہے۔ جڑ کو نہیں"

اشیا نشٹ یعنی نظر سے غائب ہو جاتی ہیں ۔مگر کوئی چیز نابود نہیں ہوتی۔ سی طرح نظر سے غائب ہو جانے سے جیو کا نابود ہونا بھی نہ ماننا چاہیئے ۔جب جیوآتما جسم والا ہوتا ہے ۔تب ہی اس کا ظہور ہوتا ہے ۔جب وہ جسم کو چھوڑ دیتا ہے ۔تب یہ جسم جس کی موت ہوئی ہے ۔ویسا نہیں ہو سکتا جیسا کہ چیتن کے ساتھ ملا ہوا پہلے تھا ۔یہی بات برہدارنیک میں بھی کہی گئی ہے ۔

یعنی یاگیہ ولکیہ کہتے ہیں ۔کہ اے میتری! میں موہ (دل بستگی) سے یہ بات نہیں کہتا بلکہ دراصل، آتما غیر فانی ہے ۔جس کے ساتھ ملنے سے جسم حرکت کرتا ہے ۔جب جیو جسم سے الگ ہو جاتا ہے ۔تب جسم میں کچھ بھی علم نہیں رہتا ۔اگر جسم سے آتما الگ نہ

وغیرہ کرم اُپاسنا اور گیان کانڈ پر عمل کرتے ہیں۔ وہ بے وقوف ہیں۔ جبکہ پرلوک (دوسرا لوک) ہی نہیں ہے۔ تو اس کی اُمید رکھنا جہالت کا کام ہے۔ کیونکہ

नाहं मोहं ब्रवीमि मनुष्यिच्छत्तिधर्मायमात्मेति।

अग्निहोत्रं त्रयो वेदास्त्रिदण्डं भस्मगुण्ठनम्॥

چارواک مت کا واعظ برہسپتی کہتا ہے۔ کہ اگنی ہوتر تین وید تِرودنڈ اور راکھ کے لگانے کو عقل اور ہمت سے بے بہرہ لوگوں نے اپنی روزی کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ دراصل کانٹے چبھنے وغیرہ سے جو دُکھ پیدا ہوتا ہے۔ اسی کا نام نرک ہے۔ دنیا میں جس کو راجہ مان لیا۔ وہی پرمیشور ہے۔ اور جسم کا فنا ہونا ہی موکش ہے۔ اسکے سوا مے اور کچھ بھی نہیں۔

غلط خیالات

جواب۔ محض نفسانی لذّت کے سُکھ کو پُرشارتھ کا پھل مان کر صرف عیاشی کے دُکھ کو رفع کرنے میں حصول مُراد اور سورگ ماننا جہالت ہے۔ اگنی ہوتر وغیرہ یگیوں سے ہوا اور بارش کے پانی کی صفائی ہو کر تندرستی ہوتی ہے اور اس سے دھرم۔ ارتھ کام اور موکش حاصل ہوتے ہیں۔ اس بات کو نہ جان کر وید ایشور اور ویدوں میں کہے ہوئے دھرم کی بُرائی کرنا دھورتوں (مکاروں) کا کام ہے۔

इत्यादिनामवेदनात्संस्कारस्तस्य कः॥

جو ترودنڈ اور راکھ لگانے کی تردید کی گئی ہے۔ وہ ٹھیک ہے۔

اگر کانٹے وغیرہ سے پیدا ہونے والے دُکھ ہی کا نام نرک ہے۔ تو جو اس سے بڑھ کر سخت (مہلک) مرض وغیرہ ہیں۔ وہ نرک کیوں ہیں۔

اگر راجا کو صاحب حشمت اور رعایا پروری کے قابل ہونے کی وجہ سے افضل مانیں۔ تو درست ہے۔ لیکن جو بے انصاف اور پاپی راجہ ہے۔ اگر اس کو بھی پرمیشور کی مانند سمجھتے ہو۔ تو تم جیسا جاہل کوئی بھی نہیں۔ اگر صرف جسم سے علیحدہ ہونا ہی موکش ہے۔ تو گدھے کتے وغیرہ اور تم میں کیا فرق رہا۔ فقط شکل ہی مختلف ہی

बुद्धिपौरुषहीनानां जीविकेति बृहस्पतिः॥

अग्निरुष्णो जलं शीतं शीतस्पर्शस्तथाऽनिलः

ترودنڈ سے وہ تین لکڑیاں مراد ہیں۔ جو آج کل سنیاسی لوگ اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔

قادر رکھتا ہے۔ پرلوک (دوسرا لوک) اور جیو آتما کو بودھ اور جین مانتے ہیں۔
ڈاک نہیں۔ ان تینوں کے باقی عقیدے بجز خاص خاص باتوں کے یکساں
ہیں۔

۲۔ نہ کوئی سورگ ہے۔ نہ کوئی نرک۔ نہ کوئی پرلوک میں جانے والا آتما
ہے۔ اور نہ ورن آشرم کے قائم کرنے سے کچھ فائدہ [سورگ۔ نرک وغیرہ]

۳۔ اگر یگیہ میں جانور کو مار کر ہون کرنے سے وہ سورگ کو جاتا ہے۔ تو یجمان اپنے
وغیرہ کو مار کر ہون کر کے (انہیں) سورگ میں کیوں نہیں بھیجتا۔

۴۔ اگر مرے ہوئے جیوؤں کا شرادھ اور ترپن کرنے سے سیری ہو جاتی ہے۔
یس میں جانیوالے سفر میں زادراہ کے لئے کھانا کپڑا روپیہ وغیرہ کیوں لے
تے ہیں۔ کیونکہ جس طرح مرے ہوئے کے نام سے دی ہوئی چیزیں سورگ
پہنچتی ہیں تو دیش میں جانیوالوں کے لئے اُن کے رشتہ دار بھی گھر میں اُن
نام سے دے کر دوسرے مقام میں پہنچا دیویں اگر یہ نہیں پہنچتا۔ تو وہ
ل میں کیونکر پہنچ سکتا ہے۔

۵۔ اگر اس جہان فانی میں دان کرنے سے سورگ کے رہنے والے سیر ہوتے
۔ تو نیچے دینے سے گھر کے اوپر بیٹھا ہوا آدمی کیوں سیر نہیں ہوتا۔

۶۔ اس لئے جب تک زندہ رہے۔ تب تک سکھ سے زندگی بسر کرے اگر
میں چیز نہ ہو۔ تو قرضہ لے کر آنند کرے۔ قرضہ دینا نہیں پڑے گا۔ کیونکہ
جسم میں جیو نے کھایا پیا ہے۔ وہ دونوں جسم و جیو پھر واپس نہیں آئینگے۔ پھر
ن کس سے مانگے گا۔ اور کون دیگا۔

۷۔ جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ مرنے کے وقت جیو نکل کر پرلوک میں جاتا ہے۔ یہ بات
ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا۔ تو کنبہ کے موہ (محبت) میں بندھا ہوا جیو پھر گھر
ں کیوں نہیں آ جاتا۔

۸۔ اس لئے یہ سب تدبیریں برہمنوں نے اپنے روزگار کے لئے نکالی ہیں۔
ں گانا وغیرہ کریا کرم مردہ سنسکار کرتے ہیں۔ یہ سب لیلا اُن کے روزگار
ہے۔

سہتے ہے ۔ اس میں ذرا شک نہیں ہے ۔

۵ ۔ جسم سے نکل کر جیو دُوسری جگہ اور دُوسرے جسم میں چلا جاتا ہے ۔ اور اس کو پہلے جنم اور کنبہ وغیرہ کا کچھ بھی علم نہیں رہتا ۔ اس لئے پھر کنبہ میں نہیں آسکتا ۔

۶ ۔ ہاں براہمنوں نے مردے کا کریا کرم اپنی روزی کی خاطر جاری کیا ہوا ہے ۔ لیکن چونکہ وہ ویدوں کے مطابق نہیں ۔ اس لئے بے شک قابل تردید ہے ۔

۷ ۔ اب کہیئے ۔ اگر چارواک وغیرہ نے وید وغیرہ سچے شاستر دیکھے سُنے یا پڑھے ہوتے ۔ تو کبھی اس طرح ویدوں کی مذمت نہ کرتے ۔ کہ وید بھانڈ ۔ دھورت اور نشاچر جیسے آدمیوں کے بنائے ہوئے ہیں ۔ وہ ایسی بات ہرگز منہ سے نہ نکالتے لیتہ مہیدھر وغیرہ ٹیکا کار (شارحان) بھانڈ ۔ دھورت اور نشاچر تھے ۔ یہ اُن کی مکاری ہے ۔ ویدوں کا (قصور) نہیں ۔ لیکن چارواک آبھانک بودھ اور جینیوں پر افسوس ہے ۔ کہ انہوں نے چاروں ویدوں کی اصلی سنگھتاؤں کو نہ سُنا نہ دیکھا ور نہ کسی عالم سے پڑھا ۔ اسی وجہ سے اُن کی عقل ماری گئی ۔ اور وہ بے سروپا ویدوں کی ندامت کرنے لگے ۔ بد چلن دام مارگیوں کی بے ثبوت من گھڑت ور واہیات شرحوں کو دیکھ کر ویدوں کے مخالف بن گئے ۔ اور بے علمی کے اتھاہ سمندر میں جا گرے ۔

۸ ۔ جائے غور ہے ۔ کہ عورت سے گھوڑے کا لنگ پکڑوا کر اس سے صحبت کرانا اور یجمان کی لڑکی سے ہنسی ٹھٹھا وغیرہ کرنا دام مارگیوں کے سوائے اور کسی کا کام نہیں ۔ واہیات اور منشائے وید کے خلاف اور غلط شرح ان مہا پاپی دام مارگیوں کے سوا اور کون کرتا ۔ بڑا افسوس تو ان چارواک وغیرہ پر آتا ہے ۔ کہ وہ بلا سوچے سمجھے ویدوں کی مذمت کرنے پر مستعد ہو گئے ۔ ذرا تو اپنی عقل سے کام لیتے ۔ مگر بیچارے کرتے کیا ۔ اُن میں اتنا علم ہی نہیں تھا ۔ کہ حق و باطل پر غور کرکے حق کی تائید اور باطل کی تردید کر سکتے ۔

۹ ۔ گوشت خوری بھی انہیں دام مارگی شرح کرنے والوں کی کارروائی ہے ۔ س لئے انہیں کو راکشش کہنا بجا ہے ۔ لیکن ویدوں میں کسی جگہ گوشت کا کھانا

ایک ہیں۔ یہ چارواک مذہب کا بیان اختصار سے لکھا گیا۔ اب بودھ دھرم کے متعلق لکھتے ہیں۔

بودھ دھرم

कार्यकारणभावाद्वा स्वभावाद्वा नियामकात्।
अविनाभावनियमो दर्शनान्तरदर्शनात्॥

بودھ دھرم کا جنم

۹۔ معلول اور علت کا تعلق ہونے سے یعنی معلول کے دیکھنے سے علت اور علت کے دیکھنے سے معلول وغیرہ کا علم الیقین اور یہ تمثیل حصہ سے باقی میں انومان (قیاس) ہوتا ہے۔ اس کے بغیر تمام کاروبار انجام نہیں پا سکتے۔ ایسی ایسی تعریفوں سے انومان (قیاس) کی فوقیت (اعلیٰ درجہ) مان کر بودھوں کی شاخ چارواک سے الگ نکلی۔

بودھوں کی قسمیں

۱۰۔ بودھ چار قسم کے ہیں۔ اوّل "مادھیمک" دوم "یوگاچار" سوم "سوترانتک" چہارم "ویبھاشک"۔

بودھ کی وجہ تسمیہ

۱۱۔ "बुद्ध्या निर्वर्तते स बौद्धः" جو عقل پر انحصار رکھے وہ بودھ ہے۔ جو بات عقل سے ثابت ہو یعنی جو بات اپنی عقل میں آوے۔ اس کو مانے۔ اور جو عقل میں نہ آوے۔ اسکو نہ مانے۔

(۱) مادھیمک

۱۲۔ ان میں سے اوّل یعنی "مادھیمک" "سروشونیہ" (عدم کلّی) مانتے ہیں یعنی جس قدر اشیاء ہیں۔ وہ سب شونیہ نیست ہیں۔ یعنی ابتدا میں نہیں تھیں اور آخر میں بھی نہیں رہینگی۔ اور درمیان میں جو معلوم ہوتا ہے۔ وہ بھی معلوم ہونے کے وقت تک[1] ہے۔ بعد میں شونیہ ہو جاتا ہے۔ جیسے بننے سے پہلے گھڑا نہیں تھا۔ ٹوٹنے کے بعد نہیں رہتا ہے۔ اور گیان کی حالت میں گھڑا معلوم پڑتا ہے۔ اور جب دوسری چیزوں میں گیان جاتا ہے۔ تو گھڑے کا گیان نہیں رہتا اسلئے شونیہ ہی ایک عنصر ہے۔

(۲) یوگاچار

۱۳۔ دوم یوگاچار جو باہیہ شونیہ (معدوم فی الظاہر) کو مانتا ہے۔

[1] یعنی جب تک گیان رہتا ہے (مترجم)

چہارم - ویُ بھاشک "شونیہ" (ہستی) ہی کو ایک شے مانتا ہے - اول مادیمک سب کو شونیہ مانتا تھا - وہی دعوے "ویُ بھاشک" کا بھی ہے۔

بودھوں میں ایسی ایسی بہت سی بحث کی باتیں ہیں - اسطرح پر وہ چار قسم کی بھاونا" (عقائد) مانتے ہیں -

ہر ایک کی جدا جدا تردید

۱۸ - جواب - اگر سب نیست ہو - تو نیست کا جاننے والا نیست نہیں ہو سکتا اور سب نیست ہووے - تو نیست کو نیست نہ جان سکے اسلئے نیست کا جاننے والا اور جاننے کے لائق دو چیزیں ثابت ہوتی ہیں اور "یوگا چار" جو عدم خارجی مانتا ہے - تو پہاڑ اسکے باطن میں ہونا چاہئے - اگر کہتے کہ پہاڑ باطن میں ہے - تو اسکے دل میں پہاڑ کے برابر جگہ کہاں ہے - اسلئے پہاڑ خود باہر ہے اور پہاڑ کا علم آتما میں رہتا ہے۔

سوترانتک "کسی شے کو پرتیکش (عین الیقین) نہیں مانتا - تو وہ آپ بذاتہ اور اسکا قول بھی" انومانیہ (قیاس کرنیکے لائق شئے) ہونا چاہئے - نہ کہ پرتیکش - اور جب پرتیکش نہ ہوا - تو صادق نہیں ہو سکتا - کہ یہ گھڑا ہے - بلکہ یہ گھڑے کا ایک جزو ہے - حالانکہ ایک جزو کا نام گھڑا نہیں بلکہ مجموعہ کا نام گھڑا ہے - پس "یہ گھڑا ہے" - یہ پرتیکش ہے انومیہ نہیں - کیونکہ سب اجزا کے اندر کل ایک ہے - اس کے پرتیکش ہونے سے گھڑے کے سب اجزا بھی پرتیکش ہوتے ہیں - یعنی گھڑا اپنے اجزا سمیت پرتیکش ہوتا ہے۔ چوتھا "ویُ بھاشک" خارجی اشیاء کو پرتیکش مانتا ہے - وہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ جہاں علم حاصل کرنیوالا اور علم ہوتا ہے - وہیں پرتیکش ہوتا ہے - اگرچہ پرتیکش ہونیوالی شئے باہر ہوتی ہے - مگر اسی کے مطابق علم آتما کو ہوتا ہے۔

چار قسم کی بھاونا کی تردید

۱۹ - (۱) اسی طرح اگر اشیاء کشنک (عارضی) انسان کا علم بھی کشنک (عارضی) ہو - تو پرتی ابھگیا (حافظہ) یعنی میں نے یہ بات کی تھی - ایسی یادداشت نہیں چاہئے مگر پہلے دیکھی اور سنی بات یاد رہتی ہے اسلئے کشنک کا مسئلہ بھی ٹھیک نہیں -

(۲) - اگر سب دکھ ہی ہو - اور سکھ کچھ بھی نہ ہو - تو سکھ کے مقابلہ کے بغیر دکھ کا ہونا ثابت نہیں ہو سکتا - جیسے رات کے مقابل دن اور دن کے مقابل رات ہوتی ہے - اس لئے سب دکھ ماننا ٹھیک نہیں۔

ساتھ تعلق کو ماننے کو "سنبجیا سکندھ" (حالت تصدیق)٭

پنجم۔ حالت تعلق۔ "ویدنا سکندھ" سے پیدا ہوئی۔ اُلفت۔ نفرت وغیرہ کلیش (تکلیف) اور بھوک۔ پیاس وغیرہ "اُپ کلیش (ادنےٰ تکلیف) مستی غفلت غرور۔ دھرم۔ ادھرم کو سنسکار سکندھ" حالت تعلق مانتے ہیں٭

۲۳ بودھ لوگ تمام دُنیا کو محض دُکھ کا گھر اور دُکھ کا ذریعہ مان کر دیتا ہے۔

دونوں کا اختلاف رائے

مخلصی پاتا اور چارواکوں میں ان سے زیادہ خاص بات مکتی انومان اور جیو کو نہ ماننا ہے۔ ؎ جو بودھ مانتے ہیں٭

देशना लोकनाथानां सत्वाशयवशानुगाः ।
भिद्यन्ते बहुधा लोके उपायैर्बहुभिः किल ॥ १ ॥
गम्भीरोत्तानभेदेन क्वचिच्चोभयलक्षणः ।
भिन्ना हि देशना भिन्नशून्यताद्वयलक्षणा ॥ २ ॥
अर्थानुपार्ज्य बहुशो द्वादशायतनानि वै ।
परितः पूजनीयानि किमन्यैरिह पूजितः ॥ ३ ॥
ज्ञानेन्द्रियाणि पंचैव तथा कर्मेन्द्रियाणि च ।
मनो बुद्धिरिति प्रोक्तं द्वादशायतनं बुधैः ॥ ४ ॥

۲۴-(۱) یعنی جو گیا فی تارک الدنیا جیون مکت لوک ناتھوں۔ (یعنی بُدھ وغیرہ

تیرتھنکروں کی بے جا عزت

تیرتھنکروں کا اشیاء کے خواص کو جاننے والا (یعنی اشیاء کا جُدا جُدا اُپدیش ہے۔ جس کو بہت طریقوں اور بہت تدبیروں سے بیان کیا گیا ہے۔ اُس کو ماننا چاہئے۔

(۲) بڑے دقیق اور عام فہم طریق سے اور کہیں کہیں مخفی اور کہیں کہیں ظاہر باتوں کے متعلق گوردؤں کے جُدا جُدا اُپدیش جو شونیہ تکش ؎ نیستی کو ثابت کرنیوالے

؎ یعنی چارواک مکتی۔ جیو اور انومان کو نہیں مانتے۔ لیکن بودھ اُن کو بھی مانتے ہیں۔ مترجم

اب بھی اُن میں پڑھنے۔ پڑھانے سننے اور گیانیوں کی نیک صحبت کرنے کے بغیر گیانی کیوں نہیں بن جاتے۔ نہیں ہوتے تو یہ کہنا بالکل بے بنیاد اور عقل و دلیل سے خارج اس مریض کے بکواس کی مانند ہے۔ جو سنیپات (فسادِ خلط) کے مرض میں مبتلا ہو"

(۴) اگر محض نیستی ہی کی بابت بودھوں کا اکیلا اُپدیش (قول) ہے۔ تو موجود شئے کی محض نیستی کبھی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ صرف لطیف حالتِ علت میں چلی جاتی ہے۔ اس لئے یہ قول بھی سراسر غلط ہے

(۵) اگر مال و دولت کے کمانے سے ہی مذکورہ بالا دو آدش "آئین پوجا ہوتی ہے جس کو مکتی کا وسیلہ مانتے ہیں۔ تو دس پران" اور گیارہویں جیو آتما کی پوجا کیوں نہیں کرتے؟ جب حواس اور انتہ کرن کی پوجا بھی مکتی کے دینے والی ہے۔ تو ان بودھوں اور نفس[1] پرست لوگوں میں کیا فرق نہ رہا۔ بلکہ یہ بودھ لوگ ان سے نہیں بچ سکے۔ تو اُن میں مکتی بھی کہاں رہی؟ جس جگہ ایسی باتیں ہوں وہاں مکتی کا کیا کام ہے۔

بودھ کیوں گمراہ ہوئے

۲۷۔ انھوں نے کس درجہ تک اپنی اودیا (بے علمی) کی ترقی کی ہے۔ اس کی نظیر اُن کے سوائے دوسری ہو ہی نہیں سکتی۔ یقین تو یہی ہوتا ہے۔ کہ وید اور ایشور سے مخالفت کرنے کا اُن کو یہی نتیجہ ملا۔ پہلے تو تمام دُنیا کو محض دکھ تصور کیا پھر بیچ میں دو آدش آئین پوجا لگا دی سکیا اُن کی دو آدش آئین پوجا دنیا کی چیزوں سے خارج ہے۔ اگر یہ مکتی دینے والی ہو سکے۔ تو بھلا آنکھ بند کر کے کوئی شخص اگر جواہرات ڈھونڈھنا چاہے۔ یا ڈھونڈھے۔ تو کبھی پا سکتا ہے؟ وید اور ایشور کو نہ ماننے کے باعث اُن کی ایسی حالت ہوئی۔ اب بھی سکھ چاہیں تو وید اور ایشور کا سہارا لے کر اپنا جنم سپھل کریں۔

"ویویک ولاس" کتاب میں بودھوں کا اعتقاد اس طرح لکھا ہے

نوٹ [1] کیونکہ اس کی پوجا کے یہی معنی ہو سکتے ہیں۔ کہ اُن کی خواہشات کو سیر کیا جاوے۔ اور اس کا نفسانی خواہشوں کی سیری میں لگ جانا ہی نفس پرستی ہے۔ (مترجم)

[2] کیونکہ اگر دنیا کی اشیا میں بھی شامل ہے۔ تو بھی دکھ روپ ہوئی۔ اور دکھ روپ ہونے سے وہ مکتی کا سادھن نہیں ہو سکتی۔ مترجم

پدارتھ (چیزیں) ہیں۔

(۲) اس دُنیا کو دُکھ کا گھر جاننے۔ اس کے بعد "سمدیہ" یعنی ترقی ہوتی ہے۔ اور ان کی تشریح سلسلہ وار سُنو!

(۳) دُنیا میں دُکھ ہی ہے۔ جو پانچ "سکندھ" پہلے بیان کر آئے ہیں۔ ان کو جاننا چاہیئے۔

(۴) پانچ گیان اندریاں اُن کے آواز وغیرہ پانچ محسوسات اور من۔ بُدھی (یعنی انتہ کرن) یہ بارہ دھرم کے قیام گاہ ہیں۔

(۵) انسانوں کے دل میں جو رغبت۔ نفرت وغیرہ کا مجمع پیدا ہوتا ہے۔ وہ "سمدیہ" (کہلاتا ہے) جو آتما کی اور آتما سے تعلق رکھنے والی دیگر عادات ہیں۔ انہیں بھی پھر "سمدیہ" ہی کہتے ہیں۔

(۶) تمام سنسکار (تاثیرات) لمحہ بھر رہنے والے ہیں۔ جو ایسا خیال پیدا ہوتا ہے۔ وہ بودھوں کا مارگ (طریقت) ہے۔ اور اسی کا "شونیہ تتو" (عناصر نیستی) یعنی محض نیست ہوجانا مکتی ہے۔

(۷) بودھ لوگ پرتیکش اور انومان دو ہی پرمان مانتے ہیں۔

۲۹ - ان کے چار فرقے ہیں۔ "ویبھاشک"، "سوترانتک" "یوگاچار"، "مادھیمک"

بدھ مذہب کے چار طریقے

۸ - ان میں "ویبھاشک"، اُن چیزوں کو جو گیان میں ہیں ہست مانتا ہے۔ کیونکہ جو گیان میں نہیں ہے۔ اس کی ہستی یسدھ پرش (شخص کمالیت رسیدہ) نہیں مان سکتا۔ اور "سوترانتک" پرتیکش اشیا کو باطن میں موجود مانتا ہے۔ ظاہر میں نہیں۔

(۹) "یوگاچار" بدھی کو مجسم اور علم سے مرکب مانتا ہے۔ اور "مادھیمک" صرف اپنے باطن میں اشیا کا محض علم مانتا ہے۔ اشیا کو نہیں مانتا۔

۱۰ - اور رغبت وغیرہ علم کے سلسلے کے خیال یا اثر کے نیست ہونے کے ذریعہ سے پیدا ہونے والی مکتی چاروں بودھوں کی ایکساں ہے)

(۱۱) ہرن وغیرہ کا چمڑہ۔ کمنڈل۔ بال منڈوانا۔ درخت کی چھال کے کپڑے۔ دن کے پہلے پہر یعنی ۹ بجے سے پہلے کھانا کھاتا۔ اکیلا نہ رہنا۔ سرخ کپڑے پہننا یہ بودھوں

"دھرم آستی کایہ" "ادھرم آستی کایا" "آکاش آستی کایا" "پدگل آستی کایہ" "جیو آستی کایہ" اور "کال" ان چھ جوہروں کو مانتے ہیں۔ ان میں سے کال کو آستی کایہ نہیں مانتے بلکہ ایسا کہتے ہیں کہ کال مجازاً جوہر ہے۔ حقیقتاً نہیں۔

ان میں سے "دھرم آستی کایہ" حرکت کے تغیر سہل کی وجہ سے جیو اور ذرات مختلف تبدیلیاں حاصل کرتے ہیں۔ ان کے اکٹھا ہونے سے جو حرکتیں ہوتی ہیں۔ ان کے قائم رکھنے کا ذریعہ ہے۔ وہ "دھرم آستی کایہ" ہے یہ بیشمار مقامات مقدار دار لوگوں میں ہوتا ہے۔ دوسرا "ادھرم آستی کایہ"۔ وہ ہے کہ جو سکون یعنی حرکت نہ کرنے سے باعث تبدیلی پائے ہوئے جیو اور مادہ کے قیام کا ذریعہ ہے۔ تیسرا "آکاش آستی کایہ" اس کو کہتے ہیں کہ جو سب جوہروں کا جائے قیام ہے اور جو آمد و رفت وغیرہ حرکات کرنے والے جیووں اور نیز پدگلوں کے درآمد برآمد کا ذریعہ اور محیط کل ہے۔ چوتھا "پدگل آستی کایہ" وہ ہے۔ جو بصورت علت لطیف نتیجہ (دائم) سے ؛

ایک ذائقہ والا۔ رنگ والا۔ بو والا۔ لمس والا ہے۔ معلول کی شکل میں آنا جس کی علامت ہے۔ اور گلنے کی خاصیت رکھتا ہے۔ پانچواں "جیو آستی کایہ" جو "چیتنا" (ادراک کی علامت) رکھتا ہے۔ درشن (علم مشاہدہ) کی صفت رکھتا ہے۔ لاانتہا تبدیلیوں سے تغیر پذیر اور کرتا بھوگتا (فاعل اور نتیجہ پانے والا) ہے۔ اور چھٹا "کال" وہ ہے کہ جو مذکورہ بالا پانچ "آستی کایوں" کے دور نزدیک حادث و قدامت کی علامت سے موصوف معروف و مشہور زمانہ حال وغیرہ کی تبدیلی جس کے متعلق ہے۔ اسے "کال" کہتے ہیں ؛

۳۴ **محقق**۔ بودھوں نے جو چار جوہر ہر وقت نئے نئے مانے ہیں۔ وہ جھوٹے ہیں۔ کیونکہ آکاش۔ کال۔ جیو اور پرمانو (ذرات مادی) نئے یا پرانے کبھی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ قدیم اور بصورت علت غیر فانی ہیں پھر نیا اور پرانا پن کس طرح صادق آسکتا ہے ؛

بودھوں اور جینیوں کے چھ دروبیہ

اور جینیوں کا اعتقاد بھی درست نہیں۔ کیونکہ "دھرم" اور "ادھرم" جوہر نہیں ہیں بلکہ عرض ہیں۔ یہ دونو "جیو آستی کایہ" میں آجاتے ہیں۔ اس لئے آکاش۔ پرمانو

स्यादस्ति अवक्तव्यो जीवः षष्ठो भङ्गः ॥ ६ ॥

स्यादस्ति नास्ति अवक्तव्यो जीव इति सप्तमो भङ्गः ॥ ७ ॥

جیو کی سپت بھنگی

۳۴ یعنی "جیو ہے" ایسا کہا جاوے۔ تو جیو میں جیو کے متضاد جڑ (غیر ذی شعور) اشیا کی نیستی کا ہونا پہلا بھنگ کہلاتا ہے۔

دوسرا بھنگ یہ ہے کہ "جیو نہیں ہے" جڑ کی نسبت ایسا ہی کہا جاتا ہے اس وجہ سے یہ دوسرا بھنگ کہلاتا ہے۔

جیو ہے۔ مگر بیان کے قابل نہیں۔ یہ تیسرا بھنگ۔

جب جیو جسم اختیار کرتا ہے۔ تب نمودار اور جب جسم سے الگ ہوتا ہے تب ناپدید رہتا ہے۔ یعنی جیو ہے اور نہیں ہے۔ ایسا کہا جاوے۔ تو اس کو چوتھا بھنگ کہتے ہیں۔

جیو پرتیکش پرمان سے بیان کرنے میں نہیں آتا۔ اس لئے آنکھوں کے سامنے پرتیکش نہیں ہے۔ ایسی بات ہو۔ تو اس کو چھٹا بھنگ کہتے ہیں۔

ایک وقت میں جیو کا قیاس میں ہوتا اور نظر نہ آنے کے باعث نہ ہونا یکساں نہ رہنا بلکہ ہر لمحہ میں تبدیل پاتا ہے۔ "اور نہیں ہے" نہ ہو۔ اور "نہیں ہے اور ہے" ایسا بھی خلاف نہ ہو۔ تو یہ ساتواں بھنگ کہلاتا ہے۔

بکر سپت بھنگیاں

۳۵۔ اسی طرح "نتیہ بھنگی" کی سپت بھنگی اور غیر نتیہ بھنگی کی سپت بھنگی نیز خاصہ عام اور خاصہ خاص صفات اور تغیرات کی ہر چیز میں سپت بھنگی ہوتی ہے۔ اسی طرح جوہر عرض حادثات اور تغیرات کے لا انتہا ہونے کی وجہ سے سپت بھنگی بھی لا انتہا ہوتی ہے۔

یہی بدھ اور جینیوں کا "سیاد واد" اور "سپت بھنگی" منطق کہلاتا ہے۔

سپت بھنگی اور سیاد واد کی تردید

۳۶ محقق۔ یہ بات صرف ایک "انیانیہ بھاؤ" (عدم موجودیت غیر لعس) میں یا "ساد صرمیہ" (صفات موجبہ) و "ویدھرمیہ" (صفات سالبہ) میں شامل ہو سکتی ہے۔ اس آسان طریق کو چھوڑ کر مشکل جال پھیلانا محض نادانوں کے پھنسانے کیلئے ہوتا ہے۔ دیکھو جیو کا غیر جیو میں اور غیر جیو کی جیو میں نفی ہی رہتی ہے۔ مثلاً جیو اور جڑ ہستی ہونے کی وجہ سے "ساد صرمیہ" اور ذی شعور اور جڑ

سے پہلے جن کو ہوئے کل ہزار برس کے قریب گزرے ہیں تمام بھارت ورش میں
دھ یا جین مذہب پھیلا ہوا تھا - اور اس پر یہ نوٹ دیا - کہ بدھ کہنے سے ہماری مراد اس
ہب سے ہے - جو مہابیر کے گن دھر گوتم سوامی کے زمانہ سے شنکر سوامی کے زمانہ تک
ید کے خلاف تمام بھارت ورش میں پھیلا رہا - اور جس کو اشوک اور اس زمانہ کے مہاراجہ
نے قبول کیا - اُس سے جین کسی طرح باہر نہیں نکل سکتے - "جن" جس سے جین نکلا -
ور بدھ جس سے بودھ نکلا - دونوں مترادف الفاظ ہیں - لغت میں دونوں کے معنی ایک
ی ہیں - اور گوتم کو دونوں مانتے ہیں - بلکہ بودھوں کی پرانی کتب دیپ ونس وغیرہ میں
رشاکی منی گوتم بدھ" کو اکثر مہاویر ہی کے نام سے لکھا ہے - پس اُن کے زمانہ میں
ن کا مذہب ایک ہی رہا ہوگا - ہم نے جو جین نہ لکھ کر گوتم کے مذہب والوں کو بدھ
لکھا - اُس سے ہمارا صرف یہی مطلب ہے - کہ اُن کو دوسرے ملک والوں نے بدھ
ی کے نام سے لکھا ہے - امرکوش میں بھی ایسا ہی لکھا ہے ؛

सर्वज्ञः सुगतो बुद्धो धर्मराजस्तथागतः ।
समन्तभद्रो भगवान्मारजिल्लोकजिज्जिनः ॥ १ ॥
षडभिज्ञो दशबलोऽद्वयवादी विनायकः ।
मुनीन्द्रः श्रीघनः शास्ता मुनिः शाक्यमुनिस्तु यः ॥ २ ॥
स शाक्यसिंहः सर्वार्थः सिद्धश्शौद्धोदनिश्च सः ।
गौतमश्चार्कबन्धुश्च मायादेवीसुतश्च सः ।

अमरकोश का० १ वर्ग १ श्लोक ८ से १० तक

امرکوش ا - ا - ۸ ،

اب دیکھئے - بدھ - جن اور بودھ و جین ایک ہی نام ہیں یا نہیں ؟ کیا امر سنگھ بھی
بدھ اور جن کو ایک لکھنے میں بھول گیا ہے - جو علم سے بے بہرہ جینی ہیں - وہ نہ تو اپنا
جانتے ہیں - اور نہ دوسرے کا - فقط ہٹھ ہی سے بکواس کیا کرتے ہیں - لیکن جو جینیوں میں
صاحب علم ہیں - وہ سب جانتے ہیں - کہ بدھ اور جن نیز بودھ اور جین مترادف ہیں -
اس میں کچھ شک نہیں ؛

تیرتھنکروں کو پرمیشور ماننا | ۳۹ - جین لوگ کہتے ہیں - کہ جیو ہی پرمیشور ہو جاتا ہے - وہ اپنے

رمکر ربیان ہ بھی نہیں ہو سکتا۔

(۱م) ۱۱۰ اگر کوئی قدیم ایشور نہ ہوتا۔ تو "ارہن دیو" کے ماں باپ وغیرہ کے جسم ساخت، بنانا۔ ترکیب دینے والے کے بغیر قرار واقعی تمام اعضا سے مکمل مناسب کام انجام دینے کے قابل جسم ہرگز نہیں بن سکتا اور جن اشیا سے جسم بنا ہے۔ وہ جڑ ہونیکی وجہ اپنے آپ اس قسم کی اعلیٰ صنعت سے پُر جسم کی شکل اختیار نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ اُن میں قرار واقعی بننے کا علم ہی نہیں ہے۔ اور جو رغبت وغیرہ عیب میں مبتلا رہنے کے بعد عہد سے پاک ہوتا ہے۔ وہ ایشور کبھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جس وجہ سے وہ رغبت وغیرہ سے چھوٹ کر مکتی پاتا ہے۔ اس وجہ کے دُور ہو جانے پر اس کا نتیجہ یعنی مکتی بھی فانی ہو گی۔

اس کی تردید

۲۱م)۔ جو قلیل الجثہ اور قلیل العلم ہے۔ وہ محیط کل اور علیم کل کبھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جیو کا وجود محدود المقام اور محدود صفات فعل اور عادات والا ہوتا ہے۔ وہ تمام علوم کو ہر طرح سے کامل طور پر بیان کرنیکی طاقت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے تمہارے تیرتھنکر پرمیشور ہرگز نہیں ہو سکتے۔

جیو ایشور نہیں ہو سکتا

۳۱م۔ (۱) کیا تم انہی اشیا کو مانتے ہو۔ جو پرتیکش ہیں۔ غیر از پرتیکش کو نہیں جسطرح کان سے صورت کا اور آنکھ سے آواز کا احساس نہیں ہو سکتا اسی طرح قدیم پرماتما کو دیکھنے کے ذریعے پاک "انتہ کرن" ودیا اور یوگا بھیاس سے پاک آتما پرماتما کو پرتیکش دیکھتا ہے۔ جسطرح پڑھنے کے بغیر ودیا کے اغراض حاصل نہیں ہوتے۔ اسی طرح یوگا بھیاس اور عرفان کے بغیر پرماتما کو بھی نہیں دیکھ سکتے۔ جسطرح مٹی کی شکل وغیرہ صفات ہی کو دیکھ اور جان کر صفات کے ساتھ براہ راست تعلق ہونے کی وجہ سے پرتھوی پرتیکش ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کائنات میں پرماتما کی قسم قسم کی صنعت کاری کے نشانات کو دیکھ کر پرماتما پرتیکش ہوتا ہے۔

پرماتما پرتیکش ہے

۴۱م۔ اور جو پاپ کرنیکی خواہش کے وقت خوف۔ شک۔ اور شرم پیدا ہوتی ہے۔ وہ انترجامی (ضابطہ القلوب) پرماتما کی طرف سے ہے۔ اس سے بھی پرماتما پرتیکش ہوتا ہے۔ پس انومان کے ہونے میں کیا شک و شبہ ہو سکتا ہے۔

۵۱م۔ (۳) اور پرتیکش اور انومان کے ہونے سے شبد پرمان بھی قدیم۔ ابدی اور

٭ علیم کل ایشور کا علم کرانے والا ہوتا ہے۔ اس لئے ایشور میں شبد پرمان بھی ہے۔

۵۰ - جواب - ہم لوگ پرمیشور اور پرمیشور کے صفات فعل اور عادت کو قدیم مانتے ہیں، قدیم ابدی اشیا میں "اںیانیہ آشرےدوش"، (دور) عائد نہیں ہو سکتا جس طرح معلول سے علت کا اور علت سے معلول کا علم ہوتا ہے۔ اور معلول میں ہمیشہ علت کی خاصیت اور علت میں معلول کی خاصیت رہتی ہے۔ اسی طرح پرمیشور کے لیے انہنت علم وغیرہ صفات کے ابدی ہونے کے باعث ایشور کے کلام وید میں "ان اوستھا دوش" (تسلسل) عائد نہیں ہوتا۔ اور تم تیرتھنکروں کو پرمیشور مانتے ہو۔ یہ کبھی موزوں نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ماں باپ کے بغیر اُن کے جسم کا ہونا ہی ناممکن ہے۔ پھر وہ تپش چریا، ریاضت، گیان اور مکتی کو کس طرح مان سکتے ہیں۔

ان کی تردید

اسی طرح ترکیب کی ابتدا ضرور ہوتی ہے۔ کیونکہ تفریق و تقسیم کے بغیر ترکیب ہو ہی نہیں سکتی۔ اس لئے کائنات کے پیدا ہونے کے لئے قدیم پرماتما کو مانو۔ دیکھو خواہ کوئی کتنا ہی کامل ہو تاہم جسم وغیرہ کی بناوٹ کو پورے طور پر نہیں جان سکتا

جب "سِدھ" (کمالیت کو پہنچا ہوا) جیو گہری نیند کی حالت میں ہوتا ہے۔ تب اس کو کچھ بھی ادراک نہیں ہوتا۔

جب جیو دکھ پاتا ہے۔ تب اُس کا علم بھی کم ہو جاتا ہے۔

ایسی محدود طاقت والے اور ایک مقام میں رہنے والے کو ایشور ماننا وہم میں پڑی ہوئی عقل والے جینیوں کے سوائے دوسرا کوئی بھی نہیں مان سکتا۔

اگر تم کہو۔ کہ وہ تیرتھنکر اپنے ماں باپ سے ہوئے۔ تو وہ کن سے اور اُن کے ماں باپ کن سے اور پھر اُن کے بھی ماں باپ کن سے پیدا ہوئے۔ علیٰ ہذا القیاس۔ "ان اوستھا" (تسلسل) عائد ہوگی۔

"آستک" اور "ناستک"

اس کے آگے "پرکرن رتناکر" کے دوسرے حصہ آستک ناستک کے مباحثہ کے سوال و جواب لکھتے ہیں۔ جس کو بڑے بڑے جینیوں نے اتفاق رائے سے مان کر بمبئی میں چھپوایا ہے۔

طرح بنا سکتا ہے۔ اگر کرموں کو "پرواہ انادی" کے مانند غیر ازلی مگر لا متناہی (ختم ہونے والا) مانتے ہو۔ تو کرم کے ساتھ "سمواٸی" (لازم ملزوم) تعلق نہیں رہیگا۔ اور جب سمواٸی تعلق نہیں رہا۔ تو وہ ترکیب سے پیدا ہونے کی وجہ سے حادث ہو جانے لگا۔ اگر مکتی میں فعل ہی نہیں مانتے۔ تو وہ مکت جیوگیان والے ہوتے ہیں یا نہیں۔ اگر کہو ہوتے ہیں تو باطنی فعل والے ہوئے۔ کیا مکتی میں پتھر کی مانند جڑ ہو کر ایک جگہ پڑے رہتے ہیں اور کچھ بھی حرکت نہیں کرتے۔ تو مکتی کیا ہوئی۔ تاریکی اور قید میں پڑنا ہوا۔

ناستک۔ ایشور محیط (موجود کل) نہیں ہے۔ اگر موجود کل ہوتا۔ تو تمام چیزیں چیتن کیوں نہ ہوتیں۔ اور برہمن۔ کھشتری۔ ویش۔ شودر وغیرہ اعلیٰ۔ درمیانی اور ادنےٰ حالتیں کیوں ہوئیں۔ کیونکہ سب میں ایک ہی قسم کا ایشور موجود ہے۔ پس چھوٹائی بڑائی نہ ہونی چاہیئے۔

ایشور محیط اور بے لوث ہے۔ ۵۳۔ آستک۔ محاط (ویاپیہ) اور ویاپک (محیط) ایک نہیں ہوتے۔ بلکہ (محاطہ) ویاپیہ محدود المقام اور ویاپک محیط موجود کل ہوتا ہے۔ مثلاً آکاش سب میں موجود ہے۔ اور کرۂ زمین وگھڑا کپڑا وغیرہ محاط محدود المقام ہیں۔ جس طرح زمین اور آکاش ایک نہیں۔ اسی طرح ایشور اور جہان ایک نہیں۔ جس طرح گھڑے وکپڑے وغیرہ سب کے اندر آکاش محیط ہے۔ اور گھڑا کپڑا وغیرہ آکاش نہیں ہیں۔ اسی طرح چیتن پرمیشور سب میں ہے۔ مگر سب چیتن نہیں ہوتے۔ جیسے صاحب علم اور بے علم۔ دھرماتما اور ادھرماتما برابر نہیں ہوتے (اسی طرح) ودیا وغیرہ اوصاف نیک اور راستگوئی وغیرہ اعمال اور نیک چلنی وغیرہ خصلتوں کے کم وبیش ہونے سے برہمن۔ کشتری۔ ویش۔ شودر۔ اور چنڈال بڑے چھوٹے مانے جاتے ہیں۔ دونوں کی تشریح جس طرح چوتھے باب میں لکھ چکے ہیں۔ وہاں دیکھلو۔

ناستک۔ اگر ایشور کی صنعت کاری سے "سرشٹی" ہوتی۔ تو ماں باپ وغیرہ کا کیا کام تھا۔

سرشٹی دو قسم کی ہے۔ ۵۴۔ آستک۔ "ایشوری سرشٹی" کا پیدا کرنے والا ایشور ہے۔ مگر "جیوی سرشٹی" کا نہیں۔ جو کام جیووں کے کرنے کے لائق ہیں۔ ان کو ایشور نہیں کرتا۔ بلکہ جیو ہی کرتا ہے۔ مثلاً درخت۔ پھل۔ پودے اناج وغیرہ ایشور نے پیدا کئے ہیں

اور مکت ہوا کرتے ہیں۔ لاانتہا ہمہ جا موجود اور بجیثیت کل ایشور تمہارے تیرتھنکروں کی طرح کبھی بندھن یا عارضی مکتی کے چکر میں نہیں پڑتا۔ اس لئے وہ پرماتما سدا مکت کہلاتا ہے۔

ناستک۔ جیو کرموں کے نتیجہ کو اسی طرح بھوگ سکتا ہے۔ جس طرح وہ بھنگ پینے کے نشہ کو اپنے آپ ہی بھوگتا ہے۔ اس میں ایشور کا کچھ کام نہیں ہے۔

۵۷۔ آستک۔ جس طرح راجہ کے بغیر ڈاکو۔ شہوت پرست۔ چور وغیرہ بدکردار اشخاص

کرم خود بخود نتیجہ نہیں دے سکتے

خود بخود پھانسی یا قیدخانہ نہیں جاتے۔ اور نہ وہ جانا چاہتے ہیں۔ بلکہ شاہی عدالت کے ضابطہ کے بموجب جبراً گرفتار کر کے راجہ ان کو قرار واقعی سزا دیتا ہے۔ اسی طرح ایشور بھی جیو کو اپنے انصاف کے قاعدوں سے ان کے کرموں کے مطابق حسب مناسب سزا دیتا ہے۔ کیونکہ کوئی جیو بھی اپنے بُرے کرموں کے نتیجے کو خود بھوگنا نہیں چاہتا۔ اس لئے عادل پرماتما کا ہونا لازمی ہے۔

ناستک۔ جہان میں ایک ایشور نہیں۔ بلکہ جس قدر مکت جیو ہیں۔ وہ سب ایشور ہیں۔

۵۸۔ آستک۔ یہ بات بالکل فضول ہے۔ کیونکہ جو اول بندھن میں پڑ کر مکت ہو

مکت جیو ایشور نہیں ہیں

وہ پھر بھی بندھن میں پڑیگا۔ کیونکہ وہ ہمیشہ بالطبع مکت نہیں ہے۔ جیسے تمہارے چوبیس تیرتھنکر پہلے بندھن میں تھے۔ پھر مکت ہوئے۔ پھر بھی ضرور بندھن میں گریں گے۔ اور جب کہ بہت سے ایشور ہیں۔ تو جس طرح جیو جیسے ہونے کے لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ اسی طرح ایشور بھی لڑا جھگڑا کریں گے۔

ناستک۔ ارے کم عقل! جہان کے بنانے والا کوئی نہیں۔ بلکہ جہان خود بخود بنا ہے۔

۵۹۔ آستک۔ یہ جینیوں کی کتنی بڑی بھول ہے۔ بھلا فاعل کے بغیر کوئی فعل

دنیا خود بخود نہیں بن سکتی

اور فعل کے بغیر کوئی نتیجہ فعل۔ جہان میں ہوتا دکھلائی دیتا ہے؟ یہ اس قسم کی بات ہے۔ کہ جیسے کھیت میں گیہوں خود بخود پیدا ہو کر اور پس کر روٹی بن جینیوں کے پیٹ میں چلی جاتی ہو۔ روئی۔ سوت۔ کپڑا۔ انگرکھا۔ دھوتی۔ پگڑی وغیرہ بنے بنائے کبھی پیدا نہیں ہوتے۔ جب ایسا نہیں ہے۔ ا

یہ رتن سار بھاگ" نامی کتاب کے اندر "سمیکتو ن پرکاش" کے مضمون میں گوتم ۔ ا
ندھا ویر کا یہ جنم ہے ۔

۶۲ - اس کا مختصر طور پر ضروری مطلب یہ ہے ۔ کہ دُنیا کی ابتدا اور انتہا نہیں ہے

دُنیا ازلی اور ابدی نہیں ہوسکتی

کبھی اس کی پیدائش ہوتی ۔ اور نہ کبھی فنا ہوتی ہے ۔ یعنی کسی کا بنایا ہوا نہیں ۔ ایسا ہی آستک ناستک کے مباحثہ میں (کہا) ہے ۔ کہ اسے کرم عمل کا پھل دینے والا کوئی نہیں ۔ یہ نہ کبھی بنا اور نہ کبھی فنا ہوتا ہے ۔

تحقیق (ا) جو ترکیب سے پیدا ہوتا ہے ۔ وہ ازلی اور ابدی کبھی نہیں ہوسکتا ۔ اور فنا بھی پیدائش اور فنا سے آزاد نہیں ۔ جہاں میں جس قدر اشیا پیدا ہوتی ہیں ۔ وہ سب ترکیب سے پیدا ہونے والی ہیں ۔ اور وہ پیدا اور فنا ہوتے دیکھی جاتی ہیں ۔ پھر دنیا پیدائش و فنا کے تابع کیوں نہیں ۔ اس لئے تمہارے تیرتھنکروں کو پورا علم نہ تھا ۔ اگر ان کو کامل ہوتا ۔ تو ایسی ناممکن باتیں کیوں لکھتے ۔

(۲) جیسے تمہارے گورو ہیں ۔ ویسے ہی تم شاگرد بھی ہو ۔ تمہاری باتیں سننے والے کو طبعیات کبھی نہیں ہوسکتا ۔ بھلا جو اشیا صریح مرکب دکھلائی دیتی ہیں ۔ اُن کی پیدائش و فنا کس طرح نہیں مانتے ۔ بات یہ ہے کہ جینیوں کے آچاریہ کو کرۂ ارضی اور ہیئت کا علم نہیں آتا تھا ۔ اور نہ اس وقت ان میں یہ علم ہے ۔ ورنہ مندرجہ ذیل قسم کی ناممکن باتیں کیونکر مانتے ۔ اور کہتے دیکھئے ! وہ یہ لکھتے ہیں ۔ کہ

۶۳ - اس دُنیا میں پرتھوی کایہ یعنی "پرتھوی" (زمین) بھی جیو کا جسم ہے اور

جینیوں کی بیہودہ فلاسفی

"جل کایہ" وغیرہ جیو بھی مانتے ہیں ۔ اس کو کوئی بھی نہیں مانتا ۔ ان کی اور بے معنی باتیں بھی دیکھو ۔ جن تیرتھنکروں کو جینی لوگ "سمیک گیانی" (عالم کامل) اور پرمیشور مانتے ہیں ۔ ان کی جھوٹی باتوں کے نمونے یہ ہیں ۔

رتن سار بھاگ میں جس کو جینی لوگ مانتے ہیں اور جس کو تاریخ ۲۸ اپریل ۱۸۷۹ء کو نانک چند جینی نے مطبع جین پربھاکر بنارس میں چھپوا کر شائع کیا ہے ۔ صفحہ ۱۴۵ پر کال (وقت) کی تشریح اس طرح کی ہے ۔

۶۴ - یعنی چھوٹے سے چھوٹے وقت کو "سمیہ" کہتے ہیں ۔ اور "اسنکھیات" (بیشمار)

کال کی تشریح

سمیوں کو "آولی" کہتے ہیں ۔ ایک کروڑ سڑسٹھ لاکھ ستتر ہزار دو سو سولہ آولیوں

کال کا شمار کیا گیا ہے۔ اس سے آگے "اننت کال" کہلاتا ہے۔ ویسے اننت پدگل پراورت" کال جیو کو بھرمتے ہوئے گذرے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

جینیوں کے حساب کی بیہودگی

۶۵۔ شو بھائی! علم ریاضی کے جاننے والے لوگو! تم جینیوں کی کتاب کے مجوزہ وقت کا شمار کر سکو گے یا نہیں۔ اور تم اس کو سچ بھی مان سکتے ہو یا نہیں؟ دیکھئے۔ اِن تیرتھنکروں نے ایسا علم ریاضی پڑھا تھا۔ ان کے مت میں ایسے ایسے اُستاد اور شاگرد ہیں۔ جن کی بے علمی کی کوئی حد نہیں اور بھی اُن کا اندھیر سنو۔ رتن سار بھاگ کے صفحہ ۱۳۳ سے آگے جو کچھ بُوٹا بول یا جینیوں کی سدھانت کی کتابیں یعنی رشبھ دیو سے لیکر مہاویر تک اُن کے چوبیس تیرتھنکروں کے اقوال کا لب لباب ہے۔

بے حس جیووں کی عمر

۶۶۔ رتن سار بھاگ صفحہ ۱۴۸ میں ایسا لکھا ہے۔ کہ "پرتھوی کایہ" یعنی مٹی پتھر وغیرہ جو پرتھوی (مٹی) کی مختلف شکلیں ہیں۔ ان میں رہنے والے جیووں کے جسم کا اندازہ ایک اُنگل اسنکھیا تواں (بے شمارواں حصہ) سمجھنا یعنی بہت ہی چھوٹے ہوتے ہیں۔ اُن کی عمر کا پیمانہ یہ ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ بائیس ہزار برس جیتے ہیں۔

ایک حس والے جیووں کی عمر

۶۷۔ رتن سار صفحہ ۱۴۹۔ نباتات کے ایک جسم میں لا انتہا جیو ہوتے ہیں۔ وہ معمولی نباتات کے جیو کہلاتے ہیں۔ جو کندمول وغیرہ اور اننت کایہ" وغیرہ ہوتے ہیں۔ اُن کو معمولی نباتات کا جیو کہنا چاہئے۔ اُن کی عمر کا پیمانہ اننت مہورت ہوتا ہے۔ لیکن اس موقعہ پر اُن کا مہورت حسب مندرجہ بالا سمجھنا چاہئے اور چونکہ جسم میں ایک ہی حس یعنی صرف حس لامسہ (چھونے کی شکتی) ہوتی ہے۔ اور اس (جسم) میں ایک جیو رہتا ہے۔ اس لئے اُس کو مفرد نباتات کہتے ہیں۔ اُس کے جسم کا پیمانہ ایک ہزار یوجن ہوتا ہے۔ واضح ہو کہ پرانیوں کا یوجن چار کوس کا۔ مگر جینیوں کا یوجن دس ہزار کوس کا ہوتا ہے۔ اُس کی عمر کا پیمانہ زیادہ سے زیادہ دس ہزار برس کا ہوتا ہے۔

دو حس والے جیو اور اُن کی عمر

۶۸۔ اب دو حس والے جیو کا بیان کرتے ہیں۔ اُنکا ایک جسم اور ایک منہ (ہوتا ہے) اور وہ سنکھ۔ کوڑی اور جوں وغیرہ ہوتے ہیں۔ اُن کے

۷۲۔ اسی واسطے جینی لوگ اپنی کتابیں غیر مذہب کے کسی عالم کو نہیں دیتے۔ کیونکہ جن کو یہ لوگ مستند یعنی تیرتھنکروں کی تصنیف کی ہوئی سدھانت کی کتب مانتے ہیں۔ ان میں اس قسم کی بے علمی کی باتیں بھری ہوئی ہیں۔ اسی وجہ سے دیکھنے نہیں دیتے۔ اگر (دیکھنے کو) دیویں۔ تو پول کھل جاوے۔ ان کے سوائے کوئی شخص جو ذرا بھی عقل رکھتا ہوگا۔ ہرگز اس گپوڑوں سے بھرے مضمونوں کو سچ نہیں مان سکے گا۔

جینیوں کا پوشیدہ لٹریچر

۷۳۔ یہ سارا ڈھکوسلہ جینیوں نے جہان کو انادی ازلی ماننے کے لئے بنایا ہے۔ مگر یہ محض جھوٹ ہے۔ البتہ جہان کی علت انادی ہے۔ کیونکہ وہ پرمانو (مادی ذرے) وغیرہ بحالت علت (اولی) ترکیب سے بری ہیں۔ لیکن ان میں از خود ملنے یا بگڑنے کی طاقت کچھ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ جب "مفرد مادہ" کسی وجود کا نام ہے اور وہ بالطبع علیحدہ علیحدہ اور جڑ (ذی شعور نہیں) ہیں تو وہ خود بخود نہیں بن سکتے۔ اس لئے ان کو ترکیب دینے والا کوئی چیتن (ذی شعور) ضرور ہے۔ اور وہ ترکیب دینے والا علیم مطلق ہے۔ دیکھو زمین سورج وغیرہ تمام عالموں کو انتظام میں رکھنا ابدی ازلی اور چیتن پرماتما کا کام ہے۔ یہ عالم کثیف جس میں ترکیب یعنی خاص صنعت دکھلائی دیتی ہے۔ انادی کبھی نہیں ہو سکتا۔ اگر معلول دنیا کو دوامی مانو گے تو اس کی علت کوئی نہیں ہوگی۔ بلکہ علت معلول دونوں وہی ہو جاتے گا۔ اگر ایسا کہوگے۔ تو اپنا معلول اور علت آپ ہی ہونے کے باعث "انیوا نیہ آشریہ" (دور) اور "آتم آشریہ" (اپنے سہارے آپ ہونے) کا نقص عائد ہوگا۔ جیسے اپنے کندھے پر آپ چڑھنا اور خود باپ کا آپ ہی بیٹا بننا ناممکن۔ ایسے ہی جہان کا فاعل ماننا بھی ضروری ہے۔

اس سارے ڈھکوسلے کی علت غائی

ایشور کا فاعل کوئی نہیں

۷۴ سوال۔ اگر ایشور کو جہان کا فاعل مانتے ہو۔ تو پھر ایشور کا فاعل کون ہے؟

جواب۔ فاعل (اولین) کا فاعل اور علت (اولی) کی علت کوئی بھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ فاعل اولیں اور علت اولی کے ہونے پر ہی معلول بنتا ہے۔ جس میں ترکیب اور تقسیم نہیں ہو سکتی۔ اس امر کی مفصل تشریح آٹھویں باب میں پیدائش

کا اندازہ یہ ہے۔ کہ جس قدر "سمیہ" اڑھائی "ساگر وپم کال" میں ہوتے ہیں۔ اُتنے دیپ ور سمندر جاننے چاہئیں۔ اب اس زمین میں اول ایک "جمبو دیپ" سب دیپوں کے درمیان میں ہے۔ اس کا پیمانہ ایک لاکھ یوجن یعنی ایک ارب کوس کا ہے۔ اور س کے چاروں طرف "لون سمندر" (کھاری سمندر) ہے۔ اس کا پیمانہ دو لاکھ یوجن یعنی دو ارب کوس ہے۔ اس جمبو دیپ کے چاروں طرف جو "دہاتکی کھنڈ" نام دیپ ہے اس کا پیمانہ چار لاکھ یوجن یعنی ۱۶۔ ارب کوس کا ہے۔ اور اس کے باہر "کالودھی" سمندر ہے۔ اُس کا پیمانہ آٹھ لاکھ یوجن یعنی ۱۶۔ ارب کوس کا ہے۔ اس دیپ کے اندر منطقہ ہیں۔ اس کے نصف میں انسان رہتے ہیں۔ اور اُس کے باہر "اسنکھیات" دیپ اور سمندر ہیں۔ اُن میں "تریگ یونی" (ترچھے چلنے والے) جانور رہتے ہیں (رتن سار صفحہ ۵۲) جمبو دیپ میں ایک ہیمونت۔ ایک ایرنڈوت۔ ایک "ہری ورش" ایک مہک "ایک" دیوکرو" ایک اُتر کرو یہ چھ بڑا علم ہیں۔

محقق۔ کرہ ارضی کے جاننے والے لوگو! سُنو! کرہ زمین کی پیمائش کرنے میں تم نے غلطی کھائی۔ یا جینیوں نے۔ اگر جینیوں نے غلطی کھائی۔ تو تم ان کو سمجھاؤ۔ اگر تم نے غلطی کھائی۔ تو ان سے سمجھ لو۔ تھوڑا سا غور کرنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ جینیوں کے آچاریہ اور چیلوں نے علم کرہ زمین ہیئت و ریاضی کچھ بھی نہیں پڑھا تھا۔ اگر پڑھے ہوتے۔ تو سراپا گپوڑے کیوں مارتے۔ پس اگر ایسے بے علم لوگ جہان کو بلا فاعل کے مانیں۔ اور ایشور کو نہ مانیں۔ تو کیا تعجب ہے؟

دراس کی بیہودگی

---

۱۵ ہندی ستیارتھ پرکاش میں ۱۶ کے آگے یہ حروف رہ گئے ہیں۔ لاکھ یوجن ارتھات سولہ ارب ہا

۱۶ جینیوں کے علم جغرافیہ سے بالکل محروم ہونے کے ثبوت میں ہم اس موقعہ پر ایک نقشہ لگاتے ہیں جو "اڑھی دیپوں کسیو" یعنی اڑھائی دیپ کا نقشہ ہے۔ اس نقشے سے جینیوں کی بے علمی کا بخوبی اندازہ لگ سکتا ہے۔ اصلی کرہ ارضی کے موجودہ نقشوں کے ساتھ مقابلہ کرنے سے اُن کے نقشے اور جغرافیہ کی لغویت خود بخود ظاہر ہو جائے گی۔ اس لئے ہمارے حاشیہ کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ واضح رہے۔ کہ یہ نقشہ بابو نہال سنگھ کرنال لواسی نے ایک جینی سادھو نیکھراج نامی سے حاصل کیا تھا۔ سادھو مذکور کے پاس چھپا ہوا نقشہ تھا۔ جس کی نقل کپڑے پر کی گئی تھی (مترجم)

کہلاتے ہیں۔

محقق۔ جیو اور جڑ کی تعریف تو ٹھیک ہے۔ لیکن "پدگل" جو جڑ ہیں۔ اُن میں پاپ پُن کبھی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ پاپ پُن کی خاصیت چیتن میں ہوتی ہے۔ دیکھو جس قدر یہ جڑ اشیاء ہیں۔ وہ سب پاپ پُن سے خالی ہیں۔ جو جیوؤں کو انادی (ازلی) مانا جاتا ہے۔ وہ تو ٹھیک ہے۔ مگر اُسی محدود المقام اور محدود العلم کو مکتی کی حالت میں ہمہ دان ماننا جھوٹ ہے۔ کیونکہ جو محدود المقام اور محدود العلم ہے اُس کی طاقت بھی ہمیشہ محدود ہی رہیگی۔

۷۶۔ جینی لوگ دُنیا۔ جیو۔ جیو کے کرم اور بندھ کو انادی مانتے ہیں۔

دُنیا وجیو کو نتیہ ماننا

یہاں بھی جینیوں کے تیرتھنکروں نے غلطی کھائی ہے۔ کیونکہ ترکیب پاتے ہوئے جہان کا معلول اور علت کی حالتوں میں سے گزرنا اور متواتر معلول بننا اور جیو کے کرم اور بندھ انادی نہیں ہو سکتے۔ اگر ایسا مانتے ہو۔ تو پھر کرم اور بندھ کا چھوٹنا کیوں مانتے ہو۔ کیوں جو شئے انادی ہے۔ وہ کبھی دُور نہیں ہو سکتی اگر انادی کا بھی فنا ہونا مانوگے۔ تو تمہارے تمام انادی اشیا کا فنا ہونا لازم آوے گا۔ اور اگر انادی کو دائمی مانوگے۔ تو کرم اور بندھ بھی دائمی ہوں گے۔ اور اگر سب کرموں کے چھوٹنے سے مکتی مانتے ہو۔ تو سب کرموں کا چھوٹنا مکتی کا نمت (باعث) ہوا۔ پس مکتی نیمتکی (عارضی) ہوگی۔ اس سے ہمیشہ نہیں رہ سکیگی۔ اور فعل اور فاعل کا دائمی تعلق ہونے کی وجہ سے فعل بھی کبھی نہیں چھوٹیں گے۔ پھر تم نے جو اپنے اور اپنے تیرتھنکروں کی مکتی دائمی مانی ہے۔ وہ تم نہ رہ سکے گی۔

۷۷ **سوال**۔ جس طرح دھان کا بیج چھلکا اتار لینے یا آگ میں بھن جانے پر پھر نہیں اُگتا۔ اسی طرح مکتی میں پہنچا ہوا جیو پھر پیدائش اور موت سے بندھا ہوا جہان میں نہیں آتا۔

جیو کی مکتی عارضی

جواب۔ جیو اور کرموں کا تعلق چھلکے اور بیج کی طرح نہیں ہے۔ بلکہ اُن کا تعلق سموائی (لازم وملزوم) ہے۔ اسی وجہ سے ازلی زمانہ سے جیو اور اُس کے کرم اور کرم کرنے کی طاقت کا تعلق ہے۔ اگر اس میں کرم کرنے کی طاقت کا موجود

عالم کے مضمون میں کی گئی ہے وہاں دیکھنا چاہئے۔

جب کہ جینی دنیوں کو موٹی موٹی باتوں کا بھی حقیقی علم نہیں ہے۔ تو اُنہیں پیدائش عالم جیسے نہایت باریک مسئلہ کے سمجھنے کی طاقت کس طرح ہو سکتی ہے۔ اس لئے جینی لوگ جو دُنیا کو ازلی اور ابدی مانتے ہیں۔ اور جوہروں کے تغیرات کو بھی ازلی اور ابدی مانتے ہیں۔ اور ہر عرض اور ہر مقام میں تغیرات اور الغرض ہر چیز میں بے انتہا تغیرات کو مانتے ہیں۔ جیسا کہ "پرکرن رتناکر" کتاب کے حصہ اول میں لکھا ہے۔ اُن کی یہ بات بھی کبھی درست نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جن کی انتہا یعنی حد ہوتی ہے۔ اُن کے تمام متعلقین بھی انتہا والے ہوتے ہیں۔ اگر بے انتہا سے بیشمار مراد لیتے ہو۔ تب بھی درست نہیں ہو سکتا۔ البتہ جیووں کے بارے میں یہ بات درست ہو سکتی ہے۔ پرمیشور کی نسبت نہیں۔ کیونکہ علیحدہ علیحدہ جوہر میں اپنے اپنے ایک ایک معلوم اثر علّت کی طاقت کو غیر ممکن التقسیم (بے انتہا) تغیرات کی وجہ سے بے انتہا طاقت ماننا محض بے علمی کی بات ہے۔ جب کہ ایک مفرد یعنی مادوجوہر کی حد ہے۔ تو اس میں لاانتہا تقسیم کے تغیرات کس طرح رہ سکتے ہیں۔ اسی طرح ایک ایک جوہر میں لاانتہا عرض اور ایک عرض اور مقام میں غیر ممکن التقسیم یعنی لاانتہا تغیرات کو بھی لاانتہا ماننا محض لڑکپن کی بات ہے۔ کیونکہ جس کے ظرف کی انتہا ہے۔ تو اُس کے مظروف کی انتہا کیوں نہیں۔ الغرض اسی قسم کی لمبی چوڑی باتیں لکھی ہیں۔

۷۵۔ "جیو" اور "غیر ازجیو" ان دو اشیا کے بارہ میں جینیوں کا اعتقاد حسب ذیل ہے۔ [تیسرا میں پرن پاپ]

चेतनालक्षणो जीवः स्यादजीवस्तदन्यकः ।

सत्कर्मपुद्गलाः पुण्यं पापं तस्य विपर्ययः

یہ جن دت سوری کا قول ہے۔ اور کتاب "پرکرن رتناکر" حصہ اول نے تی لیسار میں بھی یہی لکھا ہے۔ کہ "چیتنا لکشن" (اوراک کی صفت رکھنے والا) جیو اور "چیتنا رہت" (غیر ذی شعور) غیر از جیو یعنی جڑ ہے۔ ست کرموں (نیک اعمال) بھلے پدگل (پرمانو یعنی ذرات مادی) پن اور پاپ کرموں والے "پدگل" پاپ

۷۹ سوال۔ جیو پہلے کئے ہوئے کرموں ہی سے جسم میں آجاتا ہے۔ پھر یہ ایشور کا ماننا فضول ہے۔

جواب۔ اگر محض کرم ہی جسم اختیار کرنے کا باعث ہوں۔ ور ایشور باعث نہ ہو تو جیو بُرے جنم کو جس میں بہت دُکھ ہو۔ کبھی اختیار نہ کرے۔ بلکہ ہمیشہ اچھے جنم اختیار کیا کرے۔ اگر کہو۔ کہ کرم روکنے والے ہیں۔ تو بھی جس طرح چور خود بخود آکر قید خانہ میں نہیں پڑتا۔ اور نہ خود بخود پھانسی پاتا ہے۔ بلکہ راجہ دیتا ہے۔ اسی طرح جیو کے قالب اختیار کرنے اور اس کے کرموں کے مطابق پھل دینے والے ایشور کو تم بھی مانو۔

۸۰۔ نشہ کی طرح کرم خود بخود اثر کرتا ہے۔ پھل کے دینے میں دوسرے کی ضرورت ہے۔

کرم خود بخود پھل نہیں دیتے

جواب۔ اگر ایسا ہو۔ تو جس طرح نشہ پینے والوں کو کم نشہ چڑھتا ہے۔ اور جسے عادت نہیں ہوتی۔ اُسے بہت چڑھتا ہے۔ اسی طرح ہمیشہ بہت سے پاپ پُن کرنے والوں کو کم اور کبھی کبھی تھوڑا تھوڑا پاپ پُن کرنے والوں کو زیادہ پھل ہوا کرے گا۔

پھل کا ملنا عادت پر منحصر نہیں

۸۱ سوال۔ جیسی جس کی عادت ہوتی ہے۔ اس کو ویسا ہی پھل ملا کرتا ہے۔

جواب۔ عادت پر دار و مدار ہے۔ تو اس کا چھوٹنا اور ملنا نہیں ہو سکتا۔ البتہ جس طرح صاف کپڑوں میں کسی وجہ سے میل لگ جاتی ہے۔ اور اُس کے دُور کرنے کی تدبیر سے چھوٹ بھی جاتی ہے۔ ایسا ماننا ٹھیک ہے۔

جیو اور کرم پھل خود بخود اکٹھے نہیں ہو سکتے

۸۲ سوال۔ ترکیب کے بغیر کرم سرانجام نہیں پاتا۔ جیسے دودھ اور کھٹائی کے ملاپ سے دہی بنتا ہے۔ اسی طرح جیو اور کرم کے ملنے سے کرم سرانجام پاتا ہے۔

جواب۔ جس طرح دہی اور کھٹائی کے ملانے والا تیسرا ہوتا ہے۔ اسی طرح جیووں کو کرموں کے پھل کے ساتھ ملانے والا تیسرا وجود ایشور ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جڑ اشیا خود بخود باقاعدہ ترکیب نہیں پاتیں۔ اور جیو بھی محدود العلم ہونے کی وجہ سے

ہونا نہ مانو گے۔ تو تمام جیو پتھر کی مانند ہو جاویں گے۔ اور مکتی کے بھوگنے کی طاقت بھی نہ رہیگی۔ جس طرح ازلی زمانہ کے کرم اور بندھن کے چھوٹنے سے جیو مکت ہوتا ہے۔ تمہاری دوامی مکتی سے بھی چھوٹ کر (جیو) بندھن میں پڑیگا۔ کیونکہ جس طرح تم مکتی کے وسیلے یعنی کرموں سے چھوٹ کر جیو کا مکت ہونا مانتے ہو۔ اسی طرح دوامی مکتی سے بھی چھوٹ کر (جیو) بندھن میں پڑیگا۔ وسیلوں کے ذریعہ سے حاصل کی ہوئی شے ہرگز دائمی نہیں ہوتی اگر وسیلوں کے بغیر مکتی کا حاصل ہونا مانو گے۔ تو کرموں کے بغیر ہی بندھن بھی پیدا ہو سکے گا۔ جس طرح کپڑے میں میل لگتی ہے۔ اور دھونے سے چھوٹ جاتی ہے۔ اور پھر میل لگ جاتی ہے۔ اسی طرح جھوٹ وغیرہ باعثوں سے رغبت اور نفرت کے ذریعے سے جیو میں کرم بصورت پھل لگتا ہے[1]۔ اور وہ کامل علم مشاہدہ اور نیک اعمال سے نرمل (پاک) ہو جاتا ہے۔ اور اگر میل لگنے کے باعثوں[2] سے میل کا لگنا مانتے ہو۔ تو مکت جیو کا سنساری اور سنساری جیو کا مکت ہونا ضرور ماننا پڑے گا۔ کیونکہ جس طرح تدبیر یا سبب سے میل چھوٹتی ہے۔ اسی طرح سبب سے میل لگ بھی جاویگی۔ اس لئے جیو کا بندھ اور مکت ہونا پرواہ (بلحاظ تواتر) سے انادی مانو مسلسل انادی نہیں ہے۔

سوال ۸۷۔ جیو کبھی نرمل (ناپاکی) سے بری نہیں تھا۔ بلکہ ناپاک سے جیو پاک ہے

جواب۔ اگر کبھی نرمل نہ تھا۔ تو نرمل کبھی ہو بھی نہ سکے گا۔[3] جس طرح صاف کپڑے میں پیچھے سے لگی ہوئی میل کو دھونے سے چھڑا دیتے ہیں۔ اس کے ذاتی سفید رنگ کو نہیں چھڑا سکتے۔ اور میل پھر بھی کپڑے میں لگ جاتی ہے۔ اسی طرح مکتی میں بھی ہوگا۔

---

[1] یعنی جیو کو درخت مانیں۔ تو رغبت و نفرت روپ پانی اور مٹی کے ذریعہ سے اس میں اعمال روپ پھل لگتے ہیں (مترجم) [2] یعنی اگر میل لگنے کے باعثوں کو موجود مانتے ہوا ور اُن سے میل کا لگنا لازمی تسلیم کرتے ہیں تو میل لگنے کی علت موجود رہنے کی صورت میں اس میں پھنسنا بھی ماننا پڑے گا۔ اور اسی طرح اس میں پھنس کر پھر اس سے نکلنے کا ذریعہ علم حقیقی کو مانا جاتا ہے۔ تو بندھن کے بعد مکتی بھی ماننی پڑیگی۔ علیٰ ہذا القیاس۔ (مترجم) [3] یعنی مکتی کو سفید کپڑا سمجھا جاوے۔ تو اس میں میل کا لگنا ضروری ہے۔ اور پھر ہی میل کے اتر جانے سے وہی اصلی سفید حالت یعنی مکتی نکل آوے گی۔ اس طرح مکتی کو ملنے اور چھوٹنے والی چیز سمجھنا چاہئے (مترجم)

جینیوں کا دھرم

मूल-रे जीव भवदुहाइं इक्कं चिय हरइ जिणमय धम्मं। इयराणं
परमं तो सुहकप्ये मूढमुसि ओसि ॥ प्रकरणरत्नाकर भाग
२। षष्ठीशतक ६०। सूत्राङ्क ३॥

۸۷۔ اے جیو! محض ایک جین مت یعنی شری دیت راگ کا بیان کیا ہوا دھرم دنیوی دکھ۔ پیدائش۔ بڑھاپے اور موت کو دور کرنے والا ہے اسی طرح جین مت والے کو "سدیو" (اچھا دیوتا) اور "سگرو" (اچھا گرو) بھی جاننا چاہئے دیگر یعنی دیت راگ رشبھ دیو سے لے کر مہابیر تک جو دل لگی سے چھوٹے ہوئے دیوتا ہیں۔ ان کے علاوہ باقی ہری ہر۔ برہما وغیرہ کدیو (برے دیوتا) ہیں۔ جو اُن کی پوجا بھلائی کی نیت سے کرتے ہیں۔ وہ سب لوگ دھوکا کھاتے ہیں۔ خلاصہ مطلب اس کا یہ ہے۔ کہ جین مت کے "سدیو" "سگرو" "سدھرم" (اچھے دھرم) کو چھوڑ کر دوسرے "کدیو" "کگورو" اور "کدھرم" کی پیروی کرنے سے کچھ بھی بھلائی نہیں ہوتی۔

دوسروں کی نِندا

محقق۔ اب عالموں کو سوچنا چاہئے۔ کہ اُن کی دھرم کی کتابیں کہاں تک مذمت سے بھری پڑی ہیں۔

मूल-अरिहं देवो सुगुरु सुद्ध धम्मं च पंच नवकारो। धन्नाणं
कयच्छाणं निरन्तरं वसइ हिययम्मि ॥
प्रक० भा० २। षष्ठी० ६०। सू० १॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶۰-۱

۸۸۔ جو "ارہن" (یعنی بڑے بڑے دیوتاؤں سے پوجا وغیرہ کئے جانے کے لائق ایسا کہ جس کے برابر کوئی دوسرا نہ ہو) جو افضل ہے جو دیوتاؤں کا دیوتا زینت بخش ارہنت دیو۔ جو صاحب علم و شاستروں کا اُپدیش کرنے والا "سگرو" شدھ بد

جینیوں کی چار سرشٹھ چیزیں
(۱) ارہنت دیو (۲) سوگرو (۳) سودھرم (۴) پانچ قسم کے نمسکار

و دجود اپنے کرموں کے پھل کو نہیں پا سکتے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ ایشور کے باندھے ہوئے قانونِ قدرت کے بغیر کرموں کے پھل کی آئین بندی نہیں ہو سکتی۔

جیو کرم سے مخلصی نہیں پا سکتا

۸۳-سوال - جو کرموں سے مخلصی پاتا ہے۔ وہی ایشور کہلاتا ہے۔

جواب - جب کہ ازلی زمانہ سے جیو کے ساتھ کرم لگتے ہیں۔ تو جیو اُن سے ہرگز مخلصی نہیں پا سکتا۔

بندھن نیا نہیں

۸۴-سوال - کرم کے ذریعے سے پیدا ہونے والا بندھن ابتدا والا ہے۔

جواب - اگر آغاز والا ہے۔ تو کرموں کا یوگ (تعلق) انادی نہیں رہا۔ اور تعلق ہونے سے پیشتر جیو "نشکرم" (فعل سے خالی) ہوگا۔ اور اگر "نشکرم" کو کرم لگ گیا۔ تو مکتوں کو بھی لگ جائے گا۔ اور کرم کرم کرنے والے کے درمیان دائمی یعنی لازم ملزوم کا تعلق ہوتا ہے۔ کبھی نہیں چھوٹتا۔ اس لئے جس طرح نویں باب میں لکھ گئے ہیں۔ اُسی طرح ماننا ٹھیک ہے۔

۸۵- جیو اپنا علم اور طاقت جتنی چاہے بڑھا دے۔ پھر بھی اس میں محدود علم

جیو ایشور نہیں ہو سکتا

اور محدود طاقت رہیگی۔ ایشور کی مانند کبھی نہیں ہو سکتا۔ البتہ جس قدر طاقت بڑھانا ممکن ہے۔ اُس قدر بذریعہ یوگ کے بڑھا سکتا ہے۔

۸۶- جینیوں میں جو "ارہت" لوگ جیو کا پیمانہ جسم کے پیمانہ کے مطابق مانتے

جیو موٹا پتلا نہیں ہوتا

ہیں۔ اُن سے پوچھنا چاہئے۔ کہ اگر یہی بات ہے۔ تو ہاتھی کا جیو چیونٹی میں اور چیونٹی کا جیو ہاتھی میں کس طرح سما سکے گا۔ پس یہ بھی ایک بے علمی کی بات ہے۔ کیونکہ جیو ایک لطیف شے ہے۔ جو ایک پرمانو کے اندر بھی رہ سکتا ہے لیکن اس کے قوا جسم کے اندر پران بجلی اور ناڑی وغیرہ کے ساتھ ملے رہتے ہیں اُن کے ذریعہ سے تمام جسم کا حال معلوم کرتا ہے۔ اور اچھی صحبت سے اچھا اور بری صحبت سے برا ہو جاتا ہے۔

کو دکھ ملیگا۔ اسی لئے وہ دیا۔ ادیا اور کشما۔ اکشما ہو جائیگی۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ سب جاندار دں کے دکھ دور کرنے اور سکھ پہنچانے کی تدبیر کرنا دیا کہلاتی ہے۔ صرف پانی چھان کر پینا اور چھوٹے چھوٹے جانوروں کو بچانا ہی دیا نہیں کہلاتی۔ بلکہ اس قسم کی دیا جینیوں میں کہنے ہی کہنے کی ہے۔ کیونکہ وہ اس پر عمل کچھ نہیں کرتے۔ کیا انسانوں وغیرہ کی خواہ وہ کسی مذہب میں کیوں نہ ہوں رحم کھا کر روٹی پانی سے تواضع کرنا اور دوسرے مذہب کی عزت اور خدمت کرنا دیا نہیں ہے؟

۹۰۔ اگر ان کی دیا سچی ہوتی۔ تو کتاب وویک سار صفحہ ۲۲۱ میں دیکھو کیا لکھا ہے

جینیوں کی دیا کی پڑتال

اوّل غیر مذہب والے کی ششتتی یعنی اُن کے اوصاف کا بیان کبھی نہ کرنا۔ دوم۔ اُن کو نمسکار یعنی تعظیم کبھی نہ دینا۔ سوم الاپن۔ یعنی غیر مذہب والوں کے ساتھ تھوڑا بولنا۔ چہارم۔ سن لپن یعنی اُن سے باربار نہ بولنا۔ پنجم۔ ان کو روٹی وغیرہ کا دان (نہ دینا) یعنی اُن کو کھانے پینے کی چیز بھی نہ دینی۔ ششم۔ خوشبو و پھول وغیرہ کا دان (نہ دینا) یعنی غیر مذہب والوں کی مورتی پوجا کے لئے خوشبو و پھول بھی نہ دینا۔ یہ یتنا یعنی ان چھ قسم کے کاموں کو جین لوگ کبھی نہ کریں۔

محقق۔ اب عقلمندوں کو سوچنا چاہیے کہ ان جینی لوگوں کی غیر مذہب والے لوگوں کے ساتھ کس قدر بے رحمی حقارت اور کینہ ہے۔ جب کہ غیر مذہب والوں پر اس قدر بے رحمی ہے۔ تو پھر جینیوں کو بے رحم کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اپنے گھر والوں ہی کی خدمت کرنا کوئی بڑا دھرم نہیں کہلاتا۔ اُن کے مذہب والے آدمی اُن کے گھر کے برابر ہیں۔ اس لئے جب اُن کی خدمت کرتے اور دوسرے مذہب والوں کی نہیں کرتے۔ پھر اُن کو کون عقل والا یا دیاوان کہہ سکتا ہے۔

۹۱۔ کتاب وویک سار کے صفحہ ۱۰۸ میں لکھا ہے۔ کہ متھرا کے راجہ کے دیوان

جینیوں کی بیرحمی کی مثال

مسمّی نموچی کو جینیوں نے اپنا مخالف سمجھ کر مار ڈالا۔ اور آلوینا (پرائشچت) کر کے شدھ ہو گیا۔ کیا یہ فعل دیا اور کشما کو نابود کرنے والا نہیں ہے جب دیگر مذاہب والوں سے وہ جان سے مار ڈالنے تک کی مخالفت کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو اُن کو دیا کرنے کی بجائے ہنسا کرنے والا کہنا ہی بجا ہے۔

تعلقات دنیوی کی ناپاکی سے بری "سمیکتو" یعنی اخلاق ورحم مجسم جو "شری بن" ہے اِس کا بیان کیا ہوا۔ دھرم جو ہے۔ بُری حالت میں گرنیوالے جیوؤں کو بچانے والا ہے اور باقی ہری ہر وغیرہ کا دھرم دُنیا سے نجات بخشنے والا نہیں۔ ارہنت وغیرہ (یعنی پرمیشٹھی دیا دی) اور جو اس کے متعلقین ہیں۔ اُن کو پانچ قسم کی نمسکار۔ یہ چیزیں مبارک یعنی افضل ہیں۔

واضح رہے کہ "دیا" (رحم) "کشما" (حلم) "سمیکتو" (کمال) "گیان" (علم) "درشن" (معرفت) اور "چارتر" (ریاضت) یہ جینیوں کا دھرم ہے۔

محقق جب کہ نوع انسان پر دیا نہیں ہے۔ تو وہ نہ دیا ہے۔ اور نہ کشما۔ گیان کی جگہ اگیان۔ درشن کی جگہ اندھیرا اور چارتر کی جگہ بھوکا مرنا کون سی اچھی بات ہے۔

جینیوں کا پھلاوہ

मूल–जइन कुगसि तव चरण पढसि न गुणोसि देसि नो दाणम्।
ता इत्तियं न सक्किसिजं देवो इक आरिहन्तो॥

प्रकरण० भा० २। षष्ठी० सू० २॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۰-۶-۲۰

۸۹۔ ارے انسان! اگرچہ تو تپ چارتر (نیک رویہ) نہیں کر سکتا۔ نہ سوتر پڑھ سکتا ہے۔ نہ پرکرن وغیرہ کو بچار سکتا ہے۔ اور نہ مستحقوں وغیرہ کو دان دے سکتا ہے۔ تب بھی تو اگر صرف "اری ہنت" یعنی ہماری عبادت کے لائق دیوتا سچے گرو اور سچے دھرم یعنی جین مذہب میں اعتقاد رکھے۔ تو وہی سب سے افضل بات اور ترقی بہبودی یا نجات کا ذریعہ ہے۔

محقق۔ اگر دیا (رحم) اور کشما (حلم) اچھی بات ہے۔ تو بھی طرفداری میں پھنسنے سے دیا (رحم) ادیا (بے رحمی) اور کشما (نا بردباری) ہو جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ کسی جیو کو دُکھ نہ دینا یہ بات بالکل ممکن نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ دُشٹوں کو سزا دینا بھی دیا میں شمار کرنا واجب ہے۔ اگر کسی دُشٹ کو سزا نہ دی جائے۔ تو ہزاروں آدمیوں

سب اچھی باتیں بھی معیوب ہو گئی ہیں۔

۹۴ - مثلاً پہلے سوتر میں لکھا ہے۔ کہ ہری ہر وغیرہ کا دھرم دنیا میں اُدہار (بہبودی) کرنے والا نہیں ہے کیا یہ تھوڑی مذمت ہے۔ جن کی کتابوں کے دیکھنے سے ہی کامل علم اور دہارمک ہونا پایا جاتا ہے۔ ان کو بُرا کہنا اور اپنے تیرتھنکروں کی جو بالکل ناممکن باتوں کے کہنے والے ہیں۔ جیسے کہ پہلے لکھ چکے ہیں۔ تعریف کرنا محض ہٹ کی بات ہے۔

جینیوں کی مذمت کرنے کی عادت

بھلا اگر کوئی جینی کچھ چارتر نہ کر سکے۔ اور نہ پڑھ سکے۔ نہ دان دینے کی طاقت رکھتا ہو۔ تو کیا فقط اتنا کہنے سے کہ جین مت سچا ہے۔ وہ افضل ہو جاتے گا۔ اور دیگر مذہب والے نیک آدمی بھی بُرے ہو جائیں گے؟ ایسی باتوں کے کہنے والے آدمیوں کو مغالطہ میں پڑا ہوا اور کم عقل نہ کہا جاوے۔ تو کیا کہا جاوے۔ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے آچاریہ خود غرض تھے۔ عالم کامل نہیں تھے پس اگر وہ سب کی ندامت نہ کرتے تو ایسی جھوٹی باتوں میں کوئی نہ پھنستا۔ اور نہ اُن کا مطلب پورا ہوتا۔

دیکھو یہ تو ثابت ہوتا ہے کہ جینیوں کا مذہب ڈبانے والا اور وید مذہب سب کا اُدہار کرنے والا ہے۔ اگر دوسرے لوگ ہری ہر وغیرہ دیودں کو سدیو ان کے شِشیہ دیو وغیرہ سب دیودں کو کدیو کہیں۔ تو کیا ان کو ویسا ہی بُرا نہ لگے گا؟

-जिणवर आणा भङ्ग उमग्ग उस्सुत्तले सदेसवाउ।
आणा भंगे पार्वता जिणमय दुक्करं धम्मम्।
प्रकर० भाग २। षष्ठी श० ६। सू० ११॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۱۱

۹۵ - مخالف مذہب اور مخالفِ سوتر کے دکھا دینے سے جو جین درشٹی دینت راگ (بے لوث) تیرتھنکروں کی ہدایت کی حکم عدولی ہوتی

جینیوں کی تنگ خیالی

سلہ واضح رہے کہ جینیوں کی پُرانی کتابوں کا حصہ پراکرتی کتابیں الگ کی ہیں۔ مثلاً ...ل کے سوتر اور یہ ان ان ناموں کی تمام کتابوں سے مختلف ہیں۔ (مترجم)

۹۲- اب سمیکتو۔ درشن وغیرہ کی تعریف کتاب "ارہت پروچن سنگرہ پرم اگم سار" میں بیان کی گئی ہے "سمیک شردھان" (کامل اعتقاد) "سمیک درشن" گیان اور چارتر (کامل معرفت۔ علم اور ریاضت) یہ چاروں راہ نجات کے وسیلے ہیں۔ ان کی تشریح یوگ دیونے کی ہے جس ہیئت سے جیو وغیرہ "درویہ" قائم ہیں۔ اسی ہیئت میں جینیوں کی بنائی ہوئی کتابوں کے مطابق اور ابھینولیش (خوف مرگ) وغیرہ مخالف (خیالات) سے آزاد شردھا (اعتقاد) یعنی جین مذہب کی محبت یا پاسداری ہی "سمیک شردھان" اور "سمیک درشن" ہے۔

جینیوں کے وسائل مکتی

سمیک شردھان اور سمیک درشن

रुचिर्जिनोक्ततत्वेषु सम्यक् श्रद्धानमुच्यते ।

جینیوں کے بیان کئے ہوئے "تتوں" میں اعتقاد رکھنا چاہئے۔ یعنی اور کسی میں نہیں۔

यथावस्थित तत्वानां संक्षेपाद्विस्तरेण वा ।

यो बोधस्तमत्राहुः सम्यग्ज्ञानं मनीषिणः ॥

جس قسم کے جیو وغیرہ تتو ہیں۔ اُن کا جو کچھ مختصر یا مفصل علم ہوتا ہے۔ عقلمند لوگ اسی کو سمیک گیان کہتے ہیں۔

سمیک گیان کی تعریف

सर्वथाऽनवद्ययोगानां त्यागश्चारित्रमुच्यते ।

कीर्तितं तदहिंसादिव्रतभेदेन पञ्चधा ॥

अहिंसासूनृतास्तेयब्रह्मचर्यापरिग्रहाः ।

دیگر بُرے مذہبوں سے ہر طرح سے قطع تعلق کرنا "چارتر" کہلاتا ہے۔ اور اہنسا وغیرہ کی تفریق سے پانچ قسم کا برت ہے۔ اول اہنسا۔ کسی جاندار کو نہ مارنا۔ دوم "سُنرتا" شیریں زبان ہونا۔ سوم "آستیہ" چوری نہ کرنا۔ چہارم "برہمچریہ" اعضائے تناسل کو قابو میں رکھنا۔ اور پنجم "اپری گرہ" سب اشیا کا ترک کرنا۔

(۴) چارتر کی تعریف

اِن میں بہت سی باتیں اچھی ہیں۔ یعنی اہنسا اور بُرے کام مثل چوری وغیرہ کا ترک کرنا اچھی بات ہے۔ لیکن غیر مذہب کی مذمت کرنا وغیرہ عیبوں کے باعث یہ

تحقیق۔ عقلمند لوگ سمجھ لیں گے۔ کہ یہ بات کتنی مینہ پن کی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جس کا مذہب سچا ہو۔ اُسے کسی کا ڈر نہیں ہوتا۔ ان کے آچاریہ جانتے تھے۔ کہ ہمارا مذہب خالی ڈھول کا پول ہے۔ اگر کسی دوسرے کو سُنا دیں گے۔ تو رد ہو جاویگا۔ اس لئے سب کی مذمت کرو۔ اور جاہل لوگوں کو اپنے جال میں پھنسا دو۔

२' —नामं जिनस्सअ छुदं जेण निद्दिठाइ मिच्छपव्वाइ ।
जेसिं अणुसंगा उधम्माणं विहोइ पावमई ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० ६ । सू० २७ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۲۷

۹۶- جو مذہب جین دھرم سے مخالفت رکھتے ہیں۔ وہ تمام انسانوں کو [جس مذہب کی خود ستائی] پاپی کرنے والے ہیں۔ اس لئے دیگر کسی مذہب کو نہ مان کر صرف جین مذہب ہی کو ماننا افضل ہے۔

تحقیق۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ جین مذہب سب کے ساتھ دشمنی کرنے۔ مخالفت رکھنے۔ مذمت کرنے۔ حسد وغیرہ رکھنے کے لئے بڑے کاموں کے سمندر میں ڈبانے والا ہے۔ جینی لوگ جیسے سب کی مذمت کرنے والے ہیں۔ ویسے مذہب والا کوئی بھی ویسی سخت مذمت کرنیوالا اور ادھرمی نہیں ہوگا۔ کیا سب کی سراسر مذمت اور اپنی تعریف بے شرم آدمیوں کی باتیں نہیں ہیں۔ صاحب تمیز تو خواہ کسی مذہب میں ہوں۔ اچھے کو اچھا اور برے کو برا کہتے ہیں۔

मूल —हाहा गुरुअअ कज्जं सामीनहु अच्छिकस्स पुक्करिमो ।
कह जिण वयण कह सुगुरु सावया कह इय अकज्जं ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ३५ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۱۳۵

کہاں سروگیہ" (علیم کل) جن کے بتائے ہوئے جین بچن، ستگرو اور جین مذہب اور کہاں ان سے مخالف گرو، دوسرے مذہب کے اپدیشک؟ یعنی ہمارے گرو، ہمارا دھرم اچھے ہیں۔ غیر مذہب کے برے گرو، برا دھرم برے ہیں۔

۹۷- تحقیق۔ یہ بات بیر بیچنے والی کنجری کی مانند ہے جس طرح ۱۰۰ اپنے

ہے وہ دکھ کا باعث یعنی پاپ ہے۔ جن الیشور (جینیوں کے الیشور) کے فرمائے ہوئے "سمیکتو" وغیرہ دھرم پر عمل کرنا بڑا مشکل ہے۔ اس لئے جس طریقہ سے "جن" کی حکم عدولی نہ ہو۔ ویسا ہی کرنا چاہئے

محقق۔ اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنا اور اپنے ہی دھرم کو بڑا کہنا اور دوسرے کی مذمت کرنا جہالت کی بات ہے۔ کیونکہ اصلی تعریف اسی کی ہے جس کی تعریف دوسرے عالم لوگ بھی کریں۔ اپنے منہ اپنی تعریف تو چور بھی کرتے ہیں۔ تو کیا وہ لائق ہو سکتے ہیں۔ الغرض ان کی باتیں اسی قسم کی ہیں۔

मूल—बहुगुणविज्झा निलयो उस्सुत्तभासी तहा विमुत्तव्वो।
अहवरमणिज्जुतो विग्घविधकरो विसहरो लोए॥

प्रकर० भा० २। षष्ठी० सू० १८।

پرکرن رتناکر بھاگ ۲۔ ۶۔ ۱۸

۹۵۔ جس طرح زہریلے سانپ کی منی بھی قابل ترک ہے۔ اسی طرح جو جین مذہب میں نہیں وہ خواہ کتنا ہی بڑا دھرمک پنڈت ہو جینیوں کو ست ترک کر دینا ہی واجب ہے۔

جینیوں کا حسد اور تعصب

محقق۔ دیکھئے کتنی بھول کی بات ہے اگر ان کے چیلے اور آچاریہ عالم ہوتے تو عالموں سے محبت رکھتے۔ جب وہ اور ان کے تیرتھنکر سب ہی علم سے بے بہرہ ہیں تو پھر عالموں کی تعظیم و تکریم کس طرح کریں۔ کیا گندگی یا مٹی میں پڑے ہوئے سونے کو کوئی چھوڑ دیتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جینیوں کے سوائے اور کون ہوں گے جو ان کے برابر متعصب ہٹ دھرمی۔ ضدی اور علم سے بے بہرہ ہوں

मूल—अइ सयपा वियपा वाघम्मि अपक्ख सुत्तो विपावरया।
न चलन्ति सुद्धधमार धन्ना किविपावपक्खेसु॥

प्रकर० भा० २। षष्ठी० सू० २६॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲۔ ۴۰۔ ۲۹

"انیہ درشنی" (غیر مذہب ٹھیک ہے۔ فلسفہ کے جاننے والے) کلنگی (گمراہ) بڑا پاپی ہے۔ سندیاسی وغیرہ سادھو یعنی جین مذہب کے مخالفوں کا درشن بھی عقلمند لوگ نہ کریں

پرکرن رتناکر بھاگ ۲ - ۶ - ۴۰

۹۹

جینیوں کی بدخواہی اور کینہ پن

جس کی بہبودی کی امید کی جاتی ہے۔ ڈھیٹھ۔ بُرے کام کرنے میں بڑا چالاک۔ بدکردار اور عیب والے کو کیا کہہ سکتے ہیں۔ اور کیا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ جو اس کا اُپکار کریگا۔ وہ اُلٹا اس کی جڑ کاٹے گا۔ مثلاً کوئی رحم کھا کر اندھے شیر کی آنکھ کھولنے (یعنی درست کرنے) جاوے۔ تو وہ اُسی کو کھالیوے گا۔ اسی طرح کُگرو یعنی غیر مذہب والوں کا اُپکار کرنا اپنی تباہی کرنا ہے۔ پس ان سے ہمیشہ الگ ہی رہنا چاہیئے۔

محقق۔ جس طرح جینی لوگ سمجھتے ہیں۔ اگر اسی طرح دوسرے مذہب والے بھی سمجھیں۔ تو جینیوں کی کتنی ذلت ہو۔ اور اگر کوئی شخص ان کا کسی قسم کا اُپکار نہ کرے تو ان کے بہت سے کام بگڑ جانے سے ان کو کتنا دُکھ پہنچے گا۔ پس جینی لوگ دوسروں کی نسبت ایسا خیال کیوں نہیں رکھتے۔

मूल—जहजहतुहइ धम्मो जहजह दुहाणहोय अइउदव।

समद्दि ठिजियाण तह तह उल्लतइस भत्तं॥

प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० ४२॥ پرکرن رتناکر بھاگ ۲ - ۶ - ۴۲

۱۰۰۔ جیسا جیسا درشن بھرشٹ[۱] نہنو۔ پاسنا[۲]۔ آسنا[۳] اور کوشیا[۴] وغیرہ اور غیر

جینیوں کا حسد

درشنوں کے ماننے والے تری ڈنڈی[۵] پرلیوراجک[۶] اور دِیّو[۷] وغیرہ بڑے لوگوں کی طاقت۔ عزت اور پوجا وغیرہ زیادہ ہو۔ اتنا ہی سمیک درشٹی جیووں کا سمیکتو زیادہ ظاہر ہووے۔ یہ بڑا تعجب ہے۔

محقق۔ اب دیکھیئے کہ کیا جینیوں سے بڑھکر حسد۔ بغض اور کینہ رکھنے والا کوئی دوسرا ہوگا۔ ہاں دوسرے مذہب میں بھی حسد اور کینہ ہے لیکن جسقدر ان

---

[۱] جن کا دیکھنا بھی مکروہ اور باعث ضرر ہے [۲] قابل پرہیز و نفرین [۳] قابل پرہیز [۴] صحبت [۵] موجب سزا بدچلن [۶] سنیاس کے بیرونی علامت کے طور پر تین ڈنڈ (لکڑیں) رکھنے والے [۷] سنیاسی برہمن وغیرہ [۸] جینی سادہوؤں سے مُراد ہے۔ (مترجم)

(بس نگوید کہ رو مغ سن ترش است) کھٹے بیروں کو میٹھا اور دوسرے کے میٹھے بیروں کو کھٹا اور نکما بتاتی ہے۔ یہی حال جینیوں کا بھی ہے۔ یہ لوگ اپنے سے غیر مذہب والوں کی خدمت کرنے کو سخت ناکردنی یعنی پاپ گنتے ہیں۔

मूल — सप्पो इक्कं मरणं-कुगुरु अणंता इदेइ मरणाइ ।
तोवरिसप्पं गहियुं मा कुगुरुसेवणं भद्दम् ॥
प्रक० भा० २ । सू० ३७ ॥

۹۸ جس طرح پہلے لکھ آتے ہیں۔ کہ سانپ کی منی بھی قابل پرہیز ہے۔ اسی طرح (دوسروں کی سخت مذمت) غیر مذہب والوں کے اچھے دھرماتما لوگوں کو بھی ترک کر دینا چاہئے۔ یہ لوگ دیگر مذاہب والوں کی مذمت اس سے بھی بڑھکر کرتے ہیں۔ جین مذہب سے غیر سب گرو یعنی وہ سانپ سے بھی برے ہیں۔ ان کی زیارت خدمت اور صحبت کبھی نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ سانپ کی صحبت سے ایک دفعہ مرنا ہوتا ہے۔ مگر دیگر مذہب کے گوروؤں کی صحبت سے بہت دفعہ جنم لینا اور مرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اے بھلے آدمی! غیر مذہب والوں کے گوروؤں کے نزدیک کھڑا بھی مت ہو۔ کیونکہ اگر تو غیر مذہب والوں کی ذرا بھی خدمت کریگا تو دکھ میں پڑے گا۔

محقق۔ دیکھئے جینیوں کے مانند سنگدل۔ گمراہ۔ کینہ ور۔ مذمت کرنے والا در بھولا ہوا کوئی بھی دوسرے مذہب والا نہ ہوگا۔ انھوں نے یہ بات دل میں سوچی ہے۔ کہ اگر ہم دوسروں کی مذمت اور اپنی تعریف کریں گے۔ تو ہماری خدمت اور تعظیم ہوگی۔ لیکن ان کے لئے سخت بدنصیبی کی بات ہے۔ کیونکہ جب تک وہ عالم فاضل لوگوں کی صحبت اور خدمت نہ کریں گے۔ تب تک ان کو ٹھیک ٹھیک علم اور سچا دھرم کبھی حاصل نہیں ہوگا۔ اس لئے جینیوں کو واجب ہے کہ اپنی جھوٹی اور خلاف علم باتیں چھوڑ کر ویدوں میں بیان کی ہوئی سچی باتوں کو قبول کریں۔ ان کے لئے یہ بڑی بیہودہ سی بات ہے۔

मूल — किं भणिमो किं करिमो ताणहयासाण धिठ्ठदुठ्ठाणं ।
जे दंसि ऊण लिंग खिवंति नरयम्मि मुद्धजणं ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ४० ॥

اِس موقع پر وام مارگیوں کی لیلا کا کھنڈن کرنا تو ٹھیک ہے لیکن جو شاسن دیوی اور مرت دیوی وغیرہ کو مانتے ہیں۔ ان کا بھی کھنڈن کرتے تو اچھا تھا۔ اگر یہ کہیں کہ ہماری دیوی منع کرنے والی نہیں۔ تو اُن کا یہ قول جھوٹا ہے۔ کیونکہ شاسن دیوی نے ایک مرد اور ایک بکری کی آنکھ نکال لی تھی۔ پھر وہ راکھشسی اور درگا کیوں کر نہ گنی جاوے کیوں نہیں؟ اور اپنے پچکھان وغیرہ کو بہت ہی افضل اور نومی وغیرہ کو برا کہنا جہالت کی بات ہے۔ کیونکہ دوسرے اپواسوں (فاقوں) کی مذمت اور اپنے اپواسوں کی تعریف کرنا نیک آدمیوں کا کام نہیں ہے۔ ہاں جو لوگ راست گوئی وغیرہ کا برت (عہد کرتے ہیں) وہ تو سب کے لئے اچھا ہے۔ جینیوں یا کسی دوسرے مذہب کا اپواس ٹھیک نہیں ہے۔

मूल　चे त्रायन्त्रिदियाभर माहणहुं वाणारस कल्पिकोर्ष ।
भत्ता भर कडाण निय.णं जन्निर बुद्धेण ॥
प्र०भा० २ । षष्ठी० सू० ८२ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۲۲

۱۰۳۔ اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ جو بسو۔ چارن۔ بھاٹ وغیرہ لوگوں برہمن۔ یکش۔ گنیش وغیرہ سنتھیا درشٹی دیوی وغیرہ دیوتا اور کا مقصد ہے۔ یعنی جو ان کے ماننے والے ہیں۔ وہ سب ڈوبنے اور ڈبونے والے ہیں۔ کیونکہ وہ سب چیزوں کو انہیں کے قبضے میں مانتے ہیں۔ اور ویت راگ (دنیوی رغبت سے چھوٹے ہوئے) لوگوں سے دور رہتے ہیں۔

دوسرے ادیان کے دیوتا بھی جینیوں کو زہر معلوم ہوتے ہیں

محقق۔ دوسرے مذہب والوں کے دیوتاؤں کو جھوٹا کہنا اور اپنے دیوتاؤں کو سچا کہنا محض تعصب کی بات ہے اور دوسرے لوگ وام مارگیوں کے دیوی دیوتاؤں کی تردید کرتے ہیں۔ لیکن شرادھ دن کرتیہ نامی کتاب کے صفحہ ۴۶ میں جو لکھا ہے کہ شاسن دیوی نے ایک شخص کو رات کا کھانا کھانے کے قصور میں تھپڑ مار کر اسکی آنکھ نکال ڈالی اور بجائے اس کے ایک بکری کی آنکھ نکال کر اس شخص کے لگا دی۔ پھر اس

سہ جن کی زیارت شبھ ہے، بے سود ہے

جینیوں سا ہیں ہے۔ اتنا کسی میں نہیں اور دشمنی ہی پاپ کی جڑ ہے۔ اس لئے جینیوں میں پاپ کے اعمال کیوں نہ ہوں۔

मूल—सगो त्रिज्ञाण अहितते सिधम्माइ जेप कुव्वन्ति ।
मुतूण चोरसंगं करन्ति ते चोरियं पावा ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ७५ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۷۵

۱۰۱۔ اس کا اصل مطلب اتنا ہی ہے۔ کہ جس طرح جاہل آدمی چور کی صحبت میں رہنے سے ناک کاٹے جانے وغیرہ کی سزا سے خوف نہیں کرتے۔ اسی طرح جین مذہب سے مخالف چور مذہبوں کے رکھنے والے لوگ اپنے نقصان و ذات کا خوف نہیں کرتے۔

محقق۔ ایک آدمی جیسا ہوتا ہے۔ وہ عموماً اپنے ہی مانند دوسروں کو سمجھتا ہے کیا یہ بات سچی ہو سکتی ہے کہ اور سب مذہب چور اور جینیوں کا ساہوکار مذہب ہے جب تک کہ انسان کی عقل سخت بے علمی اور بد صحبت کی وجہ سے خراب رہتی ہے تب تک وہ دوسروں کے ساتھ ازحد کینہ وغیرہ برائی کرنا نہیں چھوڑتا۔ جس طرح جین مذہب غیروں سے کینہ رکھنے والا ہے۔ ایسا اور کوئی نہیں۔

मूल—जच्छ पसुमहिसलक्खा पडव होमन्ति पावनवमाए ।
पूअन्ति तंपि सड्ढाहा ही लावो वीयरायस्स ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ७६ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۷۶

۱۰۲۔ پہلے سوتر میں متھیاتوی یعنی جین مذہب کے علاوہ سب جھوٹے اور آپ سمیکتوی یعنی اور سب پاپی اور جین مذہب والے سب نیکوکار (بیان ہوتے ہیں) اس لئے جو کوئی متھیاتوی کے مذہب کو رواج دیتا وہ پاپی ہے۔ جینیوں کا غلط خیال

محقق جس طرح اوروں کے بجائے چامنڈا۔ کالیکا اور جوالا وغیرہ کے سامنے نومی کا برت پاپ ہے۔ یعنی درگا نومی نفلی وغیرہ سب بُرے ہیں۔ اسی طرح کیا تمہارے "پجوشن" وغیرہ برت بُرے نہیں ہیں۔ جن سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔

بھولے (سادہ لوح) آدمیوں کے سوائے اور کون ایسی بات کو مان سکتا ہے۔

मूल—तिज्जराणं पूआसंमत्तगुणाणकारिणी भणिया ।

सावियमिच्छत्तयरी जिण समये देसिया पूआ ॥

प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ६० ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۹۰

۱۰۶۔ مختصراً) صرف جن کی مورتیوں کی پوجا کرنا سود مند ہے۔ اور غیر مذہب والوں کی مورتی پوجنا بے سود ہے۔ جو شخص جین مذہب کی ہدایات پر عمل کرتا ہے۔ وہ عارف ہے اور جو عمل نہیں کرتا وہ عارف نہیں۔

غیروں کی مورتیاں جھوٹی ہیں

محقق۔ واہ جی! کیا کہنا ہے۔ کیا تمہاری مورتی وشنو وغیرہ کی مورتیوں کی طرح پتھر وغیرہ جڑ چیزوں کی نہیں ہے۔ جس طرح تمہاری مورتی پوجا جھوٹی ہے۔ اسی طرح وشنو وغیرہ کی مورتی پوجا بھی جھوٹی ہے۔ تم جو عارف بنتے ہو۔ اور دوسروں کو غیر عارف بناتے ہو۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمہارے مذہب میں عرفان نہیں ہے۔

मूल—जिण आणा एधम्मो आणा रहिह आण फुडं अहम्मुत्ति ।

इयमुणि ऊण यतत्तंजिण आणाए कुणह धम्मं ॥

प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ६२ ॥ پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۹۲

۱۰۷۔ (مختصراً) جین دھرم میں جن دیو کی فرمانبرداری۔ دیا (رحم) اور کشما (عفو) ہے۔ اس کے علاوہ باقی سب ہدایتیں ادھرم ہیں۔

جین دھرم کی فرمانبرداری کے بغیر ادھرم

محقق۔ یہ کتنی بڑی بے انصافی کی بات ہے۔ کیا جین مذہب سے باہر کوئی بھی آدمی راست گو دھرماتما نہیں ہے۔ لیکن کسی دوسرے دھرماتما آدمی کی تعظیم نہیں کرنی چاہیے۔ البتہ اگر جین مذہب والوں کا منہ اور زبان چمڑے کے نہ ہوتے۔ اور دوسروں کے چمڑے کے ہوتے تو یہ بات ٹھیک ہوسکتی تھی الغرض یہ لوگ

دیوی کو ہنسا کرنے والی کیوں نہیں مانتے۔ رتن سار بھاگ اول صفحہ ۶۷ میں دیکھو کیا لکھا ہے۔ کہ مرت دیوی پتھر کی مورتی ہو کر مسافروں کی مدد کرتی تھی۔ اس کو بھی ویسا کیوں نہیں مانتے؟

मूल - किसोपि जगणि जाओ जाणी अणणी इकिं अगाविद्धि ।

जइमिच्छरओ जाओ गुणे सुतमच्छरं वहइ ॥

प्रक० भा० २। षष्ठी सू० ८१ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۸۱

۱۰۴- جو جین مذہب کے مخالف "متھیاتوی" یعنی جھوٹے دھرم والے ہیں وہ کیوں پیدا ہوئے۔ اور کیوں بڑے ہوئے۔ یعنی اگر جلدی نیست و نابود ہو جاتے تو اچھا تھا۔

دوسروں کی زندگی بھی ناگوار ہے

محقق ان کے ویت راگ کا ہدایت کیا ہوا دھرم دیکھو۔ دوسرے مذہب والوں کا زندہ رہنا بھی نہیں چاہتے۔ ان کا دیا دھرم برائے نام ہے اور جس قدر ہے بھی وہ محض ادنیٰ جانوروں اور حیوانوں کے لئے ہے۔ جین مت سے باہر والے انسانوں کے لئے نہیں۔

मूल - शुद्धे मग्गे जाया सुहेण मच्छन्ति सुद्धिमग्गमि ।

जे पुणअमग्गजाया मग्गे गच्छन्ति ते सुण्णं ॥

प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० ८३ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۸۳

۱۰۵- (مختصر معنی) اس کا اصل مطلب یہ ہے۔ کہ اگر جین مذہب میں جنم لے کر مکتی پا دے۔ تو کچھ تعجب نہیں۔ مگر جینیوں کے خاندان سے باہر جنم لئے ہوئے "متھیاتوی" دیگر مذہب والے مکتی پا دیں۔ تو بڑی حیرت کی بات ہے۔ خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ جین مت والے ہی مکتی پاتے ہیں۔ دوسرا کوئی نہیں جو جین مذہب کو قبول نہیں کرتے۔ وہ نرک میں جانے والے ہیں۔

دوسروں کی مکتی نہیں ہوسکتی

محقق کیا جین مذہب میں کوئی برا آدمی اور نرک میں جانے والا نہیں ہے؟ سب ہی مکتی پاتے ہیں۔ اور دوسرا کوئی نہیں۔ کیا یہ بات پاگل پن کی نہیں ہے

سادھو یا گرہستی خواہ کتابوں کے مصنف ہیں وہ تیرتھنکر دل کے برابر ہیں۔ ان کے برابر کوئی بھی نہیں۔

محقق۔ کیوں نہ ہو۔ اگر جینی لوگ طفلانہ عقل والے نہ ہوتے۔ تو ایسی باتیں کیوں مان بیٹھتے۔ جس طرح بازاری عورت اپنے سوا اور کسی کی تعریف نہیں کرتی اسی طرح یہ بات بھی دکھلائی دیتی ہے۔

मूल—जे अमुणि अगुण दोषाते कह अबुआणहन्तिम मच्छा

अहहे विहुम मच्छाता विसअमि भाण तुल्लसं ॥

प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० १०२ ।

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۱۰۶

۱۱۰۔ (مختصر معنی) جن اندر دیواس کے کیے ہوئے مسائل اور جین مذہب کے اپدیشکوں کو ترک کرنا جینیوں کو واجب نہیں ہے۔ | اپنے مذہب کی پابندی |

محقق۔ یہ بات جینیوں کے ہٹ تعصب اور بے علمی کا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہے۔ کیونکہ جینیوں کی سوائے چند باتوں کے باقی سب ترک کرنے کے قابل ہیں۔ جس کو ذرہ بھر بھی کچھ عقل ہو گی۔ وہ جینیوں کے دیوتوں۔ کتب۔ مسائل اور اپدیشوں کو دیکھ سن اور غور کر کے بلاشک چھوڑ دے گا۔

मूल—वयणे विसुगुरुजिणवल्लहस्सके सिम उल्लस इसम्मं

अहकहंदिण मणितेयं उलुभाणंहरइ अक्खस ॥

प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० १०८ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۱۰۸

۱۱۱۔ (مختصر معنی) جو لوگ جن کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ وہ پوجا کرنے کے لائق ہیں۔ اور جو لوگ خلاف عمل کرتے ہیں۔ وہ ناقابل پرستش ہیں جینیوں کے گوردوں کو ماننا اور دیگر مذہب والوں کو نہ ماننا چاہیئے۔ | غیروں کے گوردوں کو نہ ماننا |

محقق۔ اگر جین لوگ دوسرے بے علموں کو چیلا بنا کر حیوانوں کی طرح نہ باندھتے تو وہ ان کے پھندے سے چھوٹ کر اپنی مکتی کے وسائل عمل میں لانے اور جنم کو سپھل کر لیتے۔ بھلا اگر

سلہ برے راستے پر چلنے والا (مترجم)

نے مذہب کی کتابوں۔ مقولوں اور سادھوؤں وغیرہ کی ایسی ڈینگیں مارتے ہیں کہ گویا جینی لوگ بھاٹوں کے بڑے بھائی ہیں۔

मूल-धम्नेमिनाथ्या उवि‍जैसिन्दुरकाइ सम्मरताणम् ।

अब्बाण अणइ हरिहरविद्धि समिद्धी वितब्बोस ॥

प्र॰ भा॰ २। षष्ठी॰ सू॰ ६५ ॥

پرکرن رتناگر بھاگ ۲-۶-۹۰

۱۰۸۔ (مختصر معنی) اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ جو ہری ہر وغیرہ دیوؤں کی دولت وحشمت ہے۔ وہ نرک کا باعث ہے۔ اس کو دیکھ کر جینیوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جس طرح راجہ کی حکم عدولی کرنے سے انسان سزا قتل کا دکھ پاتا ہے۔ اسی طرح جن اندر (جینیوں کے دیوتا) کی ہدایت کی حکم عدولی کر کے جنم مرن کا دکھ کیوں نہیں پاویگا۔

اوروں کی ترقی نرک کا ذریعہ

محقق۔ جینیوں کے آچاریہ وغیرہ کا میلان طبع دیکھئے۔ یعنی بیرونی مکر و فریب اور بناوٹ چھوڑا اب تو ان کی اندرونی کیفیت بھی کھل گئی (یہ لوگ) ہری وغیرہ اور ان کے پیرووں کے اقبال و ترقی کو نہیں دیکھ سکتے۔ ان کے رونگٹے اسلئے کھڑے ہوتے ہیں کہ دوسرے کی ترقی کیوں ہوئی۔ یہ عموماً ایسا چاہتے ہونگے کہ انکی ساری حشمت ہم کو مل جائے اور یہ مفلس ہو جائے تو اچھا ہے۔ اور راجہ کے حکم کی تمثیل اس لئے دیتے ہیں۔ کہ یہ جین لوگ حاکموں کے بڑے خوشامدی۔ جھوٹے اور ڈرپوک ہوتے ہیں۔ کیا راجہ کی جھوٹی بات بھی مان لینی چاہیئے۔ اگر کوئی شخص حاسد اور کینہ ور بھی ہو۔ تاہم جینیوں سے بڑھکر وہ بھی نہ ہوگا۔

मूल-जो देइशुद्धधम्मं सो परमप्पा जयम्मि नहु अन्नो ।

किं कप्पद्दुम्म सरिसो इयरतरू होइकयावि ॥

प्र॰ भा॰ ६। षष्ठी॰ सू॰ १०१ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۱۰۱

۱۰۹۔ (مختصر معنی) وہ لوگ جاہل ہیں۔ جو جین مذہب کے مخالف ہیں۔ اور جو جن اندر کے بیان سنتے ہوئے دھرم کے اپدیشک

اپنے ہی اپدیشکوں کی بڑائی

محقق۔ تمہارے بانی مبانی سے لیکر آجتک جسقدر ہو گذرے ہیں۔ یا آگے ہوں گے۔ انہوں نے دوسرے مذاہب کو گالی دینے کے سوائے اور کچھ بھی نہ کیا اور نہ کریں گے۔ بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ جینی لوگ جہاں کہیں اپنی مطلب براری دیکھتے ہیں۔ وہاں چیلوں کے بھی چیلے بن جاتے ہیں۔ تاہم ایسی جھوٹی لمبی چوڑی گپ مارنے سے انہیں ذرا بھی شرم نہیں آتی۔

मूल–जम्बीर जिणस्सजिओ मिरई उरसुत्तले सदेसणओ ।
स.गर काउ। काड़िहिं मइ अइ भी भवरणे ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० १२२ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۱۲۲

۱۱۴- (مختصر معنی) اگر کوئی ایسا کہے کہ جینی سادھوؤں میں دھرم ہے۔ اور ہمارے اور دوسرے (مذہب کے سادھوؤں) میں بھی دھرم ہے۔ تو وہ آدمی کروڑوں برس تک نرک میں رہ کر پھر بھی نیچ جنم پاتا ہے۔ (دوسرے کی زبان سینا)

محقق۔ واہ جی واہ اعلم کے دشمنو! تم نے یہی سمجھا ہوگا۔ کہ ہماری جھوٹی باتوں کی کوئی تردید نہیں کرے گا۔ اسی لئے یہ خوف دلانے والے الفاظ لکھے ہیں۔ مگر یہ ناممکن ہے۔ اب تم کو کہاں تک سمجھا دیں۔ تم تو جھوٹی مذمت اور دوسرے مذاہب سے مخالفت اور دشمنی کرنے پر ہی کمر بستہ ہو کر اپنی مطلب برآری کرنے میں حلوہ کھانے کے برابر (لذت) سمجھتے ہو۔

मूल – दूरे करणं दूरम्मि साहूण तहयभाव गा दूरे ।
जिणधम्म सद्दहाण पितिर कदुरकाइमिठवइ ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठ.० सू० १२७ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۱۲۷

۱۱۵- (مختصر معنی) جب آدمی سے جین مذہب پر کچھ بھی عمل نہ ہو سکے۔ تو بھی محض اس اعتقاد سے کہ جین مذہب سچا ہے اور کوئی نہیں۔ دکھوں سے تر جاتا ہے۔ (جینیوں کا سستی مکتی)

محقق۔ بھلا جاہلوں کو اپنے پھندے میں پھنسانے کی اس سے بڑھکر دوسری

تو کیا تم کو کمار[1] گی (بُرے مذہب والا) گرو[2] مِتھیا توی[3] اور کو اپدیشک[4] کہیں تو تم کو کس قدر رنج پہنچیگا۔ پس چونکہ تم دوسروں کو رنج پہنچاتے ہو۔ اس لئے تمہارے مذہب میں بہت سی بےہُودہ باتیں بھری ہیں۔

मूल-तिहुअण जणं मरत दट्ठूण णिअन्ति जेण अप्प णं
थिरमंति न पावा उधिट्ठा धिठत्तणं ताणम् ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० १०६ ।

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۱۰۹

۱۱۲- (مختصر معنی) اگر مرنے تک کا بھی دُکھ ہو۔ تو بھی کھیتی بیوپار وغیرہ کا کام جینی لوگ نہ کریں۔ کیونکہ یہ کام نرک میں لے جانے والے ہیں۔

جینیوں کو کھیتی و بیوپار وغیرہ کرنے کی ممانعت

تحقیق۔ اب کوئی جینیوں سے پُوچھے۔ کہ تم بیوپار وغیرہ کیوں کرتے ہو۔ ان کاموں کو کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔ اور اگر چھوڑ دو۔ تو تمہارے جسم کی پرورش بھی نہ ہو سکے گی اور اگر تمہارے کہنے سے سب لوگ چھوڑ دیں۔ تو تم کیا چیز کھا کر زندہ رہو گے۔ ایسی ظلم روی کا اُپدیش کرنا بالکل بیہودہ ہے۔ مگر بیچارے کریں کیا۔ بوجہ علم اور نیک صحبت نہ ہونے کے جو دل میں آیا کہدیا۔

मूल-तइया हमाण अहमा कारण रहिया अनाण गव्वेण ।
जेजपन्ति उशुत्त तेसिंधिद्धित्थपम्मित्थं ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ११० ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۱۲۱

۱۱۳- (مختصر معنی) جو جینیوں کے شاستروں کے مخالف شاستروں کو ماننے والے ہیں۔ وہ نیچ سے بھی نیچ ہیں۔ خواہ کچھ بھی مطلب برآری ہو۔ تب بھی جین مذہب کے خلاف نہ بولے اور نہ مانے۔ خواہ کچھ ہی مطلب نکلتا ہو تاہم دوسرے مذہب کو ترک کر دے۔

دوسرے مذہب والوں کا کوسنا

صفحہ گذشتہ [1] بڑا گرو [2] جھوٹے مذہب کا ماننے والا [3] بڑا اُپدیش کرنے والا (مترجم)

والے ہو کر سُکھ پاتے ہیں۔ دوسرے مذہب کی کتابوں کے دیکھنے سے نہیں۔

محقق۔ کیا سخت بھوک سے مرنے وغیرہ تکالیف کے برداشت کرنے کو چارتر (نیک چلنی) کہتے ہیں۔ اگر بھوکا پیاسا مرنا ہی چارتر ہے۔ تو بہت سے آدمی قحط سے خوراک وغیرہ نہ ملنے کی وجہ سے بھوکے مرتے ہیں۔ وہ پاک ہو کر اچھے نتیجے کو پہونچنے چاہئیں۔ مگر نہ وہ پاک ہوتے ہیں اور نہ تم۔ بلکہ پت وغیرہ کی زیادتی کی وجہ سے بیمار ہو کر بجائے سُکھ کے دُکھ پاتے ہیں۔ دھرم تو منصفانہ فعل پرہیز ہے۔ راست گوئی وغیرہ ہیں اور دروغگوئی ظالمانہ فعل وغیرہ پاپ ہیں۔ اور نہ دوسروں کی بھلائی کی نیت رکھتے ہوئے سب کے ساتھ محبت سے برتاؤ رکھنا۔ بغرض "چرتر" (نیک چلن) کہلاتا ہے۔ نہ کہ جین مذہب والوں کا بھوکا پیاسا رہنا وغیرہ ان سوتروں وغیرہ کو ماننے والے تھوڑی سی سچائی اور زیادہ جھوٹ کو پاکر دُکھوں کے سمندر میں ڈوبتے ہیں۔

मूल—जइ जाणसि जिणनाहो लोयायारा विपक्खपभूआ।
तातत मन्नं तो कहमत्तसि लोअ आयार ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० १४८ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۱۴۸

۱۱۸۔ (مختصر معنی) جو آدمی اچھی پراربدھ (نصیبے) والے ہوتے ہیں۔ وہی جین مذہب کو قبول کرتے ہیں۔ یعنی جو جین مذہب کو قبول نہیں کرتے۔ اُن کا نصیب پھوٹ گیا۔ | جینیوں کے نزدیک سب بدنصیب ہیں |

محقق۔ کیا یہ جھوٹ اور گمراہی کی بات نہیں ہے۔ کیا دوسرے مذاہب میں خوش نصیب اور جین مذہب میں بدنصیب کوئی بھی نہیں ہے۔ اور جو یہ کہا ہے کہ ہم مذہب یعنی جین مذہب والے آپس میں دُکھ نہ پہنچا دیں۔ بلکہ محبت سے برتیں۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جین لوگ دوسروں کے ساتھ لڑائی کرنے میں بُرا نہیں سمجھتے ہوں گے۔ ان کی یہ بات بھی نامناسب ہے۔ کیونکہ نیک آدمی نیکوں کے ساتھ محبت رکھتے ہیں۔ اور بُروں کو تربیت دیکر نیک تربیت یافتہ بناتے ہیں اور یہ جو لکھا ہے کہ ہمیں "ترِدنڈی" پری ورا جک آچاریہ" یعنی سنیاسی اور تاپسی وغیرہ یعنی ویراگی وغیرہ سب جین مذہب کے دشمن ہیں۔ اس

ی بات ہوگی۔ کیونکہ کچھ عمل نہ کرنا پڑے۔ اور مکتی ہو جاوے۔ ایسا بے سمجھ
ہب کونسا ہوگا

मूल - कइया होही दिवसो जइया सुगुरुण पायमूलम्मि ।

उस्सुत लविसलवर हिलेओ।मसुग सुजिणधम्मं ॥

प्रक० भा० २ । षष्ठो० सू० १२८ ॥

رن رتناکر ۲ - ۶ - ۱۲۸

۱۱۶ (مختصر معنی) جو شخص ...بانے کا آسرا رکھ کر اتنی خواہش رکھے کہ "جن آگم" جینیوں کے شاستروں کو سنوں گا
ت شوتر" یعنی دوسرے مذاہب کی کتابوں کو کبھی نہیں سنوں گا۔ وہ محض اس قدر
ہش رکھنے سے دکھوں کے سمندر سے پار ہو جاتا ہے۔

محقق - یہ بات بھی بھولے آدمیوں کو پھنسانے کے واسطے ہے۔ کیونکہ مذکورہ بالا
ہش سے اس جگہ کے دکھوں کے سمندر سے بھی پار نہیں ہوتا۔ اور پہلے جنم کے جمع
ہ پاپوں کے بدلے میں دکھ بھوگنے کے بغیر نہیں چھوٹ سکتا۔ اگر ایسی ایسی جھوٹ
ں خلاف علم باتیں نہ لکھتے۔ تو (لوگ) وید وغیرہ شاستروں کو دیکھ اور سن کر اور
و جھوٹ کی تمیز حاصل کر کے ان کی بے علمی سے بھری ہوئی لغو باتوں کو چھوڑ دیتے
ن ان بے علموں کو ایسا جکڑ کر باندھا ہے۔ کہ اس پھندے سے شاید کوئی
لمند نیک صحبت رکھنے والا آدمی چھوٹ سکے۔ تو ممکن ہے۔ مگر باقی موٹی
ل کے لوگوں کا چھوٹنا تو بہت ہی مشکل ہے۔

मूल—अह्मजेण हिमणियं सुपवच्चहारं विसोहियतस्स ॥

जायइ विसुद्ध बाही जिणआणा राह गत्ताओ ॥

प्रक० भा० २ । षष्ठ.० सू० १३८ ॥

کرن رتناکر بھاگ ۲ - ۶ - ۱۲۸

۱۷ - (مختصر معنی) جو جن آچاریوں کے تصنیف کئے ہوئے سوتر[1] نرکتی[2] - درتی[3]
جینیوں کی اندھی عقل[4] ... بھاشیہ[5] چورنی کو مانتے ہیں۔ وہی لوگ نیک و[6] مشکل کاموں کو کرنے والے ...

---

[1] لغت [2] ترجمہ [3] تنبیہ [4] شرح [5] صاحب عمل یا نیک چلن -

नवकारेण विबोहो ॥ १ ॥ अनुसरणं सावउ ॥ २ ॥ वयाहं इमे ॥ ३ ॥ जोगो ॥ ४ ॥ जियवन्दणगो ॥ ५ ॥ पच्चक्खाण तु विहि पुव्वम् ॥ ६ ॥ وغیرہ وغیرہ

(۱) شراکوں کو (مندر کے) پہلے دوار (دروازہ) میں "نوکار" (نمسکار) کا جپ کرنا چاہئے۔

(۲) دوسرے (دروازہ میں) نوکار جپنے کے بعد یہ خیال کرنا کہ میں شراوک ہوں۔

(۳) تیسرے دروازہ میں (یہ خیال کرنا) کہ ہمارے انوبرت کتنے ہیں۔

(۴) چوتھے دروازہ میں (یہ خیال کرنا) "چاروَاک" "چار مقاصد زندگی (یعنی دھرم - آرتھ - کام - موکش) میں موکش مقدم ہے۔ اسی کے واسطے گیان وغیرہ ہیں۔ وہ یوگ ہے۔ اس کے سب "اتی چار" عیبوں سے نرمل (پاک) بنانے کے چھ ضروری وسائل ہیں۔ وہ بھی مجازاً یوگ کہلاتا ہے۔ ایسے یوگ کا بیان کریں گے۔

(۵) پانچویں "چیتیہ وند" یعنی مورتی کو نمسکار کرنے اور "درویہ پوجا" (بھینٹ چڑھانے) اور "بھاؤ پوجا" (دل کی پوجا) کرنے کا ذکر کریں گے۔

(۶) چھٹا پرتیا کھیان دوار، یعنی نوکارسی وغیرہ کا باطریقہ ذکر کروں گا۔ وغیرہ وغیرہ۔

اور اسی کتاب میں آگے چلکر بہت سے طریقے لکھے ہیں۔ مثلاً شام کا کھانا کھانے کے وقت "جن بمب" یعنی تیرتھنکروں کی مورتی پوجا کرنا اور دوار پوجا کرنا اور دوار پوجا میں بڑے بڑے بکھیڑے ہیں۔ مندر بنانے کے قواعد لکھے ہیں۔ اور لکھا ہے۔ کہ پرانے مندروں میں سے بنانے اور مرمت کرنے سے مکتی ہو جاتی ہے۔

مندر میں اس طرح سے جاکر بیٹھے۔ بڑے اعتقاد اور محبت سے پوجا کرے۔ نمو جنیندربھیہ: وغیرہ منتروں سے (مورتی کو) سنان وغیرہ کرائیں۔ اکشت چندن پشپ دھوپ دیپکی: وغیرہ سے خوشبو وغیرہ چڑھائیں۔

۱۲۰۔ رتن سار بھاگ کتاب کے بارہویں صفحہ پر مورتی پوجا کا پھل یہ لکھا ہے

مورتی پوجا کا پھل

کہ پوجاری کو راجا پرجا کوئی بھی نہ روک سکے۔

سے ظاہر ہے کہ یہ سب دشمنی کی نظروں سے دیکھتے اور مذمت کرتے ہیں۔ پھر
جینیوں کا "دیا" اور "کشما" کا دھرم کہاں رہا۔ کیونکہ دوسرے سے کینہ رکھنا ڈیا
اور کشما کو زائل کرنے والا ہے۔ اور اس کے برابر کوئی دوسرا عیب ہنسا والا
(ضرر رساں) نہیں ہے۔ جیسے جینی لوگ سراپا کینہ سے پُر ہیں۔ دوسرے لوگ
ویسے کم ہی ہوں گے۔ رشبھ دیو سے لیکر مہاویر تک چوبیس تیرتھنکروں کو راگی
(رغبت فاسد رکھنے والا) دویشی (کینہ ور) اور متھیاتوی (جھوٹی باتیں ماننے والا)
کہیں اور جین مذہب کے ماننے والوں کو سنی پات تپ (خلطوں کے بگاڑ سے
پیدا ہوتے) میں پھنسا ہوا مانیں۔ اور اُن کے مذہب کو نرک اور زہر کے برابر
سمجھیں۔ تو جینیوں کو کتنا برا لگے گا۔ اس لئے جینی لوگ مذمت اور غیر مذاہب
سے کینہ رکھنے کے کارن نرک میں ڈوب کر سخت تکلیف بھوگ رہے ہیں۔ اس
بات کو چھوڑ دیویں تو بہت اچھا ہو۔

मूल—एगो अगरू एगो विलाव गोचे इआवि विवहाणि ॥

तच्छयजं जिणदव्वं पकुव्वरन्तं न विखन्ति ॥

प्रक० भ० २। षष्ठो० सू० १५० ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۱۵۰

۱۱۹- (مختصر معنی) سب شراد کوں[1] کا دیو۔ گورو۔ دھرم ایک ہے۔ چیتیہ وندن

مورتی پوجا کے بانی تمام جینی ہیں

یعنی جن کی تصویر یا مورتی کے دیول[2] (مندر) اور جن کے مال کی حفاظت کرنا اور مورتی کی پوجا کرنا دھرم ہے۔

تحقیق۔ اب دیکھو۔ مورتی پوجا کا جتنا جھگڑا چلا ہے۔ وہ سب جینیوں کے
گھر سے نکلا ہے۔ اور وہموں کی جڑ ہی جین مذہب ہے۔

شرادھ دن کرتیہ کتاب کے صفحہ ا میں مورتی پوجا کے حوالے

[1] یہ لفظ بگڑ کر آج کل "سراوگی" ہو گیا ہے۔ شرادک کے لفظی معنی سننے والا یا چیلا ہیں [2] دیول کے لفظی معنی پوجاری کے ہیں۔ مگر اکثر اسے دیو آلیہ کے بجائے مندر کے لئے بولا جاتا ہے
یہاں بھی مندر سے مراد معلوم ہوتی ہے (مترجم)

مورتی پوجا کے دیگر فوائد جینیوں کے بموجب

دُنیا کے سمندر سے پار کرنے والا ہے۔
ودیک سار صفحہ ۵۱ - ۵۲ - مورتی پوجا سے مکتی ہوتی ہے اور جینیوں کے مندر میں جانے سے اچھے اوصاف پیدا ہوتے ہیں۔ جو شخص جل (پانی) چندن وغیرہ سے تیرتھنکروں کی پوجا کرے۔ وہ نرک سے چھوٹ کر سورگ کو جاوے گا۔

ودیک سار۔ صفحہ ۵۵ - جینی مندر میں رشبھ دیو وغیرہ کی مورتیوں کی پوجا کرنے سے دھرم - ارتھ - کام اور موکش حاصل ہوتے ہیں۔

ودیک سار صفحہ ۶۱ - جن کی مورتیوں کی پوجا کرے - تو تمام جہان کے دُکھ چھوٹ جاویں۔

محقق - اب دیکھو ان کی ناممکن اور بے علمی کی باتیں - اگر اس طرح پاپ وغیرہ بُرے کام چھوٹ جاویں۔ درموہ" نہ آدے - دنیا کے سمندر سے پار اُتر جاویں - نیک اوصاف پیدا ہو جاویں - نرک کو چھوڑ کر سورگ میں چلے جاویں - دھرم - ارتھ کام موکش حاصل کر لیں - اور سب دُکھ چھوٹ جاتے ہوں - تو سب جینی لوگ سکھی اور تمام نعمتوں کے حاصل کرنے والے کیوں نہیں ہوتے - ودیک سار کے صفحہ ۳ میں لکھا ہے - کہ جنہوں نے "جن" کی مورتی کو ستھاپن کیا ہے - انہوں نے اپنی اور اپنے خاندان کی روزی قائم کی ہے۔

شو وغیرہ کی مورتی پوجنے سے ترک

۱۲۳ - ودیک سار صفحہ ۲۲ - شو - وشنو وغیرہ کی مورتیوں کی پوجا کرنا بہت بُرا ہے - یعنی نرک کا ذریعہ ہے۔

محقق - بھلا جب شو وغیرہ کی مورتیاں نرک کا ذریعہ ہیں - تو کیا جینیوں کی مورتیاں ویسی نہیں - اگر کہیں - کہ ہماری مورتیاں تو تیاگی (تارک) شانت (قرار یافتہ) اور فیض بخش ہیں - اس لئے اچھی ہیں - اور شیو وغیرہ کی مورتیاں ویسی نہیں - اس لئے بری ہیں - تو ان کو کہنا چاہیئے - کہ تمہاری مورتیاں تو لاکھوں روپیہ کے مندر میں رہتی ہیں - اور چندن کیسر وغیرہ چڑھتا ہے - یہ کس طرح تیاگی ہیں اور شیو وغیرہ کی مورتیاں تو سایہ کے بغیر بھی رہتی ہیں - وہ کیوں تیاگی نہیں - اور شانت ہو - تو - جڑ اشیاء بوجہ بے حرکت ہونے کے شانت (قرار یافتہ) ہیں

محقق - یہ سب بناوٹی باتیں ہیں - کیونکہ راجہ لوگ بہت سے جین پوجاریوں کو روکتے ہیں -

رتن سار کے صفحہ ۳ میں لکھا ہے - کہ مورتی پوجا سے بیماری دور اور بڑے بڑے عیب چھوٹ جاتے ہیں کسی ایک شخص نے پانچ کوڑی کا پھول چڑھایا - اسے اٹھارہ ملکوں کی حکومت ملی - اسکا نام کمار پال ہوگیا تھا - ایسی ایسی باتیں سب جھوٹی اور جاہلوں کو بہلانے کی ہیں - کیونکہ بہت سے جینی لوگ پوجا کرتے ہوئے بھی بیمار اور روگی رہتے ہیں - اور پتھر وغیرہ مورتی پوجا کرنے سے ایک بیگھہ کی بھی حکومت نہیں ملتی - اور اگر پانچ کوڑی کے پھول چڑھانے سے حکومت ملے - تو پانچ پانچ کوڑی کے پھول چڑھا کر تمام کرۂ زمین کی حکومت کیوں نہیں کرلیتے - اور حاکموں کی سزا کیوں بھوگتے ہیں - اور اگر مورتی پوجا کرنے سے دنیا کے سات سمندر سے پار ہوجاتے ہیں - تو پھر "گیان" "سمیک درشن" اور "چارتر" کیوں کرتے ہو؟

(۲) بیماری وغیرہ سے چھوٹنا اور حکومت کا ملنا

رتن سار بھاگ کے صفحہ ۱۳ میں لکھا ہے - کہ گوتم کے انگوٹھے میں امرت ہے اور اس کے سمرن کرنے سے دلخواہ نتیجہ نکلتا ہے -

۳ - امر ہونا

محقق - اگر ایسا ہو - تو سب جینی لوگ امر (لافانی) ہوجاتے چاہئیں - مگر نہیں ہوتے - اس لئے ان کی یہ بات محض جاہلوں کے بہکانے کی ہے - اس میں کچھ بھی کوئی اصلیت نہیں -

۱۲۱ - رتن سار کے صفحہ ۵۲ میں ان کی پوجا کرنے کا یہ شلوک لکھا ہے -

مورتی پوجا کا طریقہ ایجاد کردہ جین مذہب

जलचन्दनधूपनैरथ दीपाक्षतकैर्नैवेद्यवस्त्रैः ।
उपचारवरैर्जिनेन्द्रान् रुचिरैरद्य यजामहे ॥

ہم جل چندن - چاول - پھول - دھوپ - دیپ - نیویدیا یعنی (میوہ) دستر (کپڑے) اور عمدہ عمدہ سامگری سے "جن اندر" یعنی تیرتھنکروں کی پوجا کریں - اسی وجہ سے ہم کہتے ہیں - کہ مورتی پوجا جینیوں سے چلی ہے -

۱۲۲ - ووبیک سار کا صفحہ ۲۱ جینیوں کے مندر میں موہ نہیں آتا - اور

धेयाणवेयं परमं भुत्ति । सव्वाणतत्तं परमं पवित्तं संसार
सत्ताणदुक्खाहयाणं ॥ १० ॥ ताणं अन्नं तु नो अत्थि । जीवाण
भवसायरे । बुड्डंताणं इमं मुत्तुं । न भुकारं सुपोयपम् ॥ ११ ॥
कन्तं । अणेग जम्मंतरसं निभाणं । दुहाणं सारीरिअसाणु माणु-
साणं । कत्तोय भवसागर विक्खमाखो । न आवपत्तो नवकार-
मन्तो ॥ १२ ॥

یہ جو منتر ہے۔ وہ پاک اور افضل ہے۔ دھیان کرنے کے لائق چیزوں میں یہ نہایت اعلیٰ دھیان کرنے کی چیز ہے۔ تتوں میں اعلیٰ تتو ہے۔ "نوکار" منتر دکھوں سے تنگ آئے ہوئے دنیوی لوگوں کے لئے ایسا ہے۔ کہ جیسے سمندر کے پار اتارنے کے لئے جہاز ہوتا ہے۔ اور یہ جو "نوکار" کا منتر ہے۔ وہ جہاز کی مانند ہے۔ جو اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ دنیا کے سمندر میں ڈوب جاتے ہیں۔ اور جو اس کو قبول کرتے ہیں۔ وہ دکھوں سے پار ہو جاتے ہیں۔ جیوون کو دکھوں سے الگ رکھنے والا سب پاپوں کو دور کرنے والا۔ مکتی کا دینے والا سوائے اس منتر کے اور کوئی نہیں ہے۔

دنیاوی جیوون کو بہت سے جنموں میں پیدا ہوئے۔ جسمانی دکھوں یعنی دنیا کے سمندر سے پار کرنے والا یہی ہے۔ جب تک نوکار منتر نہیں لیت۔ تب تک جیو دنیا کے سمندر سے پار نہیں ہو سکتا۔ یہ مطلب سوتر میں بیان کیا گیا ہے۔ اور آگ وغیرہ آٹھ سخت خوفوں میں سوائے "نوکار" منتر کے اور کوئی مددگار نہیں ہے۔ جس طرح بیش بہا گوہر وید دویہ نامی منی حاصل ہو جائے۔ یا دشمن سے خوف کے وقت دفاع دینے والا ہتھیار مل جائے۔ اسی طرح شرت کیولی منتر سکھلانے والے گورو کے ملنے کو سمجھنا چاہیئے۔

بارہ انگوں میں سے نوکار کا منتر مخفی رہا ہے

جینیوں کے گرو منتر کے معنی

۱۲۶ - اس منتر کے معنی یہ ہیں۔

(۱) سب تیرتھنکروں کو نمسکار ہے۔ नमोअरिहन्ताणं

پس سب مذہبوں کی مورتی پوجا بیہودہ ہے۔

مورتی کا فرضی اثر

نمبر ۱۲۴۔ سوال۔ ہماری مورتیاں کپڑا۔ زیور وغیرہ نہیں پہنتیں۔ اس لئے اچھی ہیں۔

جواب۔ مورتیوں کا سب کے سامنے ننگا رہنا اور رکھنا حیوانوں کی سی کارروائی ہے۔

سوال۔ جس طرح عورت کی تصویر یا مورتی کے دیکھنے سے شہوت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح سادھو اور یوگیوں کی مورتی کے دیکھنے سے نیک اوصاف حاصل ہوتے ہیں۔

جواب۔ اگر پتھر کی مورتیوں کے دیکھنے سے نیک نتیجہ مانتے ہو۔ تو اس کے جڑ ہونے وغیرہ کے اوصاف بھی تمہارے اندر آجاویں گے۔ جب عقل پتھر ہوجاویگی تو بالکل نیست و نابود ہو جاؤ گے۔ دوسرے جو اعلےٰ درجہ کے صاحب علم ہیں۔ ان کی صحبت اور خدمت کے چھوٹ جانے سے جہالت بھی زیادہ ہوگی۔ اور جو عیب گیارھویں باب میں لکھ چکے ہیں۔ وہ سب پتھر کی مورتی پوجا کرنے والے کو لگتے ہیں۔ اس لئے جس طرح مورتی پوجا میں جینیوں نے جھوٹا شور مچایا ہے۔ اسی طرح ان کے منتروں میں بھی بہت سی ناممکن باتیں لکھی ہیں۔ ان کا منتر یہ ہے۔ جو رتن سار صفحہ نمبر ۱ میں لکھا ہے۔

नमो अरिहंताणं नमो सिद्धाणं नमो आयरियाणं नमो उवज्झायाणं नमो लोए सव्वसाहूणं एसो पंच नमुक्कारो सव्व पावप्पणासणो मंगलाणं च सव्वे सिं पढमं हवइ मंगलम् ॥ १॥

۱۲۵۔ اس منتر کا بڑا مہاتم اعظمت، لکھا ہے یہ سب جینیوں کا گورو منتر ہے۔ اس کا ایسا مہاتم بیان کیا ہے۔ کہ تنتر پوران اور بھاٹوں کی بات کو بھی مات کر دیا۔ چنانچہ شرادھ دن کرت صفحہ نمبر ۳ پر لکھا ہے کہ:۔

جینیوں کا گورومنتر

नमुक्कार तउपढे ॥ ६ ॥ अवक्कयं । मालाभिमन्तो परमो इमुत्ति

تعظیم کریں۔ سادہو خواہ نیک چلن ہوں یا بدچلن ہوں۔ سب پوجا کے لائق ہیں۔

ودیک سار صفحہ ۱۶۸ جین مذہب کا سادہو چلن سے گرا ہوا ہو۔ تو بھی دوسرے مذہب کے سادہوؤں سے افضل ہے۔

ودیک سار صفحہ ۱۷۱۔ اگر شراوک لوگ جین مذہب کے سادہوؤں کو چلن سے گرا ہوا اور بدچلن دیکھیں۔ تو بھی انہیں ان کی خدمت کرنی چاہئے۔

ودیک سار صفحہ ۲۱۶۔ ایک چور نے پانچ مٹھی بھر بال نوچ "چارتر" اختیار کیا سخت تکلیف اٹھائی۔ اور پچھتایا۔ اور چھٹے مہینے میں کیول گیان (خالص علم) حاصل کرکے سدھ ہو گیا۔

محقق۔ اب ان کے سادھوؤں اور گرہستھیوں کی لیلا دیکھئے۔ ان کے مذہب میں بہت سے بداعمال سادہو بھی مکتی پا گئے۔

۱۳۱۔ اور ودیک سار صفحہ ۱۰۶ میں لکھا ہے۔ کہ سری کرشن تیسرے نرک میں گیا۔

جینیوں کے حساب میں کرشن جی نرک میں

ودیک سار صفحہ ۱۴۵ میں لکھا ہے کہ دھنونتری نرک میں گیا۔ ودیک سار صفحہ ۱۴۸ کے کتنے ہی جوگی جنگم۔ قاضی۔ ملا گیان کے باعث تپ کی تکلیف اٹھا اٹھا کر بھی ترتی گتی کو پاتے ہیں۔

رتن سار صفحہ ۱۷۱ میں لکھا ہے۔ کہ نو واسدیو یعنی ترپرشٹھ واسدیو۔ دوہی پرشٹھ واسدیو۔ سویمبھو واسدیو۔ پرشوتم واسدیو۔ سنگھ پرش واسدیو۔ پنڈریک واسدیو۔ دت واسدیو۔ لکشمن واسدیو۔ اور سری کرشن واسدیو۔ یہ سب گیارہویں بارہویں۔ چودہویں۔ پندرہویں۔ اٹھارہویں۔ بیسویں اور بائیسویں تیرتھنکروں کے وقت نرک کو گئے۔ اور نو پرتی واسدیو یعنی اشوگریو پرتی واسدیو۔ تارک پرتی واسدیو مودک پرتی واسدیو۔ مدہو پرتی واسدیو۔ نشمبھ پرتی واسدیو۔ بلی پرتی واسدیو۔ پرہلاد پرتی واسدیو۔ راون پرتی واسدیو اور جراسندھ پرتی واسدیو بھی سب نرک کو گئے۔ اور کلپ بھاشیہ میں لکھا ہے۔ کہ رشبھ دیو سے لیکر مہاویر تک چوبیس تیرتھنکر سب مکتی کو پہنچے۔

۱؎ جو نیک ہوگا وہ جین مت میں کبھی نہ رہے گا۔ خاندان کے تعلق سے جینی کہلاتا ہے۔ وہ دوسری بات ہے۔

(۲) جین مت کے سب سدّھوں کو نمسکار ہے۔ णमो सिद्धाणं

(۳) جین مت کے سب آچاریوں کو نمسکار ہے۔ णमो आयरियाणं

(۴) جین مت کے سب اُپادھیوں (اُستادوں) کو نمسکار ہے۔ णमो उवज्झायाणं

णमो लोए सव्वसाहूणं

(۵) جین مت کے جتنے سادھو اس لوک میں ہیں۔ ان سب کو نمسکار ہے۔

اگرچہ منتر میں جین کا لفظ نہیں آیا تاہم جینیوں کی بہت سی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ سوائے جین مت کے اور کسی کو نمسکار نہ کرنا۔ اس لئے یہی معنی درست ہیں۔

۱۲۷۔ تتو ودیک صفحہ ۱۶۹۔ جو آدمی لکڑی اور پتھر کو دیوتا یقین کر کے پوجا کرتا ہے۔ وہ اچھے نتیجوں کو حاصل کرتا ہے۔ **لکڑی پتھر کی مورتی کو پوجنا**

محقق۔ اگر ایسا ہو۔ تو درشن کرنے سے سب لوگ سُکھ کے نتیجہ کو کیوں نہیں پاتے۔ رتن سار بھاگ صفحہ ۱۰۰۔

۱۲۸۔ پارشو ناتھ کی مورتی کے درشن کرنے سے پاپ دور ہو جاتے ہیں۔ **پارشو ناتھ کی مورتی** کلپ بھاشیہ کے صفحہ ۵۱ پر لکھا ہے۔ کہ سوا لاکھ مندروں کی مرمت کی۔ علیٰ ہذا القیاس۔ مورتی پوجا کے بارے میں ان کی بہت سی تحریریں ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مورتی پوجا کا اصلی بانی مبانی جین مذہب ہے۔

جین بدچلن سادھو ۱۲۹۔ اب ان جینیوں کے سادھوؤں کی لیلا دیکھئے

ودیک سار صفحہ ۲۲۸۔ جین مذہب کا ایک سادھو مسمات کوشا بیسوائے سے مباشرت کر کے بعد ازاں تارک ہو کر سورگ کو گیا۔

ودیک سار صفحہ ۱۰۔ ارتگ منی نیک چلنی سے گرا۔ اور کئی سالوں تک دت سیٹھ کے گھر میں شہوت پرستی کرتا رہا۔ اور بعد ازاں دیولوک کو گیا۔

شری کرشن کے بیٹے ڈھنڈن منی کو سیالیا اٹھا لے گیا۔ اور پھر دیوتا ہو گیا۔

۱۳۰۔ ودیک سار صفحہ ۱۵۶۔ جین مذہب کا سادھو " لنگ دھاری " یعنی محض بھیس ہی رکھتا ہو۔ تو بھی شراوک لوگ اس کی **سادھوؤں کی بیجا تعظیم**

لینے اور مرنے کا کوئی بھی دُکھ (دوش) نہیں ہے۔ اور آنند کرتے رہتے ہیں۔ دوبارہ جنم نہیں لیتے۔ اور نہ مرتے ہیں۔ سب کرموں سے چھوٹ جاتے ہیں۔ یہ جینیوں کی مکتی ہے۔

محقق۔ غور کرنا چاہئے۔ کہ جس طرح دیگر مذاہب میں سے پورانکوں میں رُدی کنٹھ کیلاش گولوک شری پور وغیرہ عیسائیوں کے بموجب چوتھے اور مسلمانوں کے بموجب ساتویں آسمان پر مکتی کا مقام لکھا ہے۔ ویسے ہی جینیوں کی سدھ شلا اور شوپور بھی ہے۔ کیونکہ جس کو جینی لوگ اونچا مانتے ہیں۔ نیچے والوں یعنی جو ہم سے کرہ زمین کے نیچے رہتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں وہی نیچا ہے۔ اونچا نیچا بجائے خود کوئی شے نہیں۔ جس کو آریہ ورت کے جینی لوگ اونچا مانتے ہیں۔ اسی کو امریکہ والے نیچا مانتے ہیں۔ اور جس کو آریہ ورت والے نیچا مانتے ہیں۔ اسی کو امریکہ والے اونچا مانتے ہیں۔ چاہے وہ شلا پینتالیس لاکھ سے دوچند یعنی نوے لاکھ کوس بھی ہوتی۔ تو بھی وہ مکت بندھن میں ہیں۔ کیونکہ اس شلا یا شوپور کے باہر نکلنے سے ان کی مکتی چھوٹ جاتی ہوگی۔ اور ہمیشہ اسی میں رہنے کی خواہش اور باہر جانے سے رنج بھی ہوتا ہوگا۔ جس جگہ روکاوٹ خواہش اور رنج ہے۔ اس کو مکتی کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ مکتی اسی طرح ماننی ٹھیک ہے۔ جس طرح ہم نویں باب میں بیان کر چکے ہیں۔ اور یہ جینیوں کی مکتی بھی ایک قسم کا بندھن ہے۔ جینی لوگ مکتی کے بارے میں بھی غلطی میں پڑے ہیں۔ سچ یوں ہے۔ کہ ویدوں کے ٹھیک ٹھیک مطلب سمجھنے کے بغیر یہ لوگ مکتی کی ماہیت کو نہیں جان سکتے۔

اب ان کی تھوڑی سی اور ناممکن باتیں سنو

۱۳۴۔ ویویک سار صفحہ ۷۸ مہاویر کو پیدا ہونے کے وقت ایک کروڑ ساٹھ لاکھ کلسوں سے سنان کرایا۔ | مبالغہ وغیرہ کے اور نمونے |

ویویک سار صفحہ ۱۳۶۔ وشارن راجا مہاویر کے درشن کرنے کے لئے گیا۔ وہاں کچھ غرور کیا۔ اس کے ہٹانے کے لئے وہاں ۱۶۷۷۷۲۱۶۰۰۔

محقق۔ بھلا کوئی عقلمند آدمی سوچے۔ کہ ان کے سادھو گرہستی) اور تیرتھنکر جن میں بہت سے بیسواگامی (رنڈی باز) اور پر استری گامی (زانی) چور وغیرہ تھے۔ وہ جین مذہب والے سب لوگ تو سورگ اور مکتی کو گئے اور شری کرشن وغیرہ بڑے دھارمک مہاتما سب نرک کو گئے۔ یہ کتنی بڑی بات ہے۔ در اصل اگر غور سے دیکھیں تو اچھے آدمی کے لئے جینیوں کی صحبت یا ان کو دیکھنا ہی بُرا ہے۔ کیونکہ اگر ان کی صحبت میں رہیں۔ تو ایسی ایسی جھوٹی باتیں ان کے دل میں بھی قائم ہو جائیں گی کیونکہ ایسے سخت ہٹھ کرنے والے اور ضدی آدمیوں کی صحبت سے سوائے برائیوں کے اور کچھ پلے نہیں پڑے گا۔ البتہ جینیوں میں جو اچھے لوگ ہیں۔ ان کے ساتھ ست سنگ وغیرہ کرنے میں کچھ بھی عیب نہیں۔

تیرتھوں کی نسبت فتوے

۱۴۲۔ وویک سار کے صفحہ ۵۵ میں لکھا ہے۔ کہ گنگا وغیرہ تیرتھ اور کاشی وغیرہ کشیتروں کی یاترا کرنے سے کچھ بھی پرمارتھ (اعلےٰ مقصد) حاصل نہیں ہوتا۔ اور اپنے گرنار۔ پالی تانہ اور آبو وغیرہ تیرتھ کشیتر مکتی تک کے دینے والے ہیں۔

محقق۔ یہاں غور کرنا چاہئیے۔ کہ جس طرح شیووں۔ ویشنووں وغیرہ کے تیرتھ اور کشیتر بشکل تری اور خشکی جڑ چیزیں ہیں۔ اسی طرح جینیوں کے بھی ہیں۔ ان میں سے ایک کی مذمت اور دوسرے کی تعریف کرنا جہالت کا کام ہے۔

جینیوں کی مکتی کا بیان

مکتی کا پر مبالغہ بیان

۱۴۳۔ رتن سار صفحہ ۲۳۔ مہاویر تیرتھنکر گوتم جی کو کہتے ہیں۔ کہ عالم بالا میں ایک مقام سِدھ شلا ہے۔ سورگ پوری کے اوپر ۴۵ لاکھ یوجن لمبی ہے۔ اور اتنی ہی پولی (مجوف یا جسیم) ہے۔ اور ۸ یوجن موٹی ہے۔ جس طرح موتی کا سفید ہار یا گائے کا دودھ ہوتا ہے۔ اس سے بھی اجلی ہے۔ سونے کی طرح دمکتی ہوئی اور بلور سے بھی شفاف۔ وہ سدھ شلا چودہویں لوک کی چوٹی پر ہے۔ اور اس سدھ شلا کے اوپر شیو پور کا مقام ہے۔ اس میں بھی مکت آدمی معلق رہتے ہیں۔ اس جگہ

سادھوؤں کا اپنا بال اکھاڑنا ، پانچ مٹھی کم اکھاڑنا وغیرہ بھی لکھا ہے ۔
دویک سار صفحہ ۲۱۶ میں لکھا ہے ۔ کہ پانچ مٹھی نوچ کر "چارتر" اختیار کیا
یعنی پانچ مٹھی سر کے بال اکھاڑ کر سادھو بننا کلپ سوتر بھاشیہ صفحہ ۱۰۸ "کیش لنچ
کرے اور گائے کے بالوں کے برابر رکھے ۔

محقق ۔ جین لوگو ! اب کہئے ۔ تمہارا دیا دھرم کہاں رہا ۔ کیا یہ ہنسا نہیں ۔ یعنی
چ ہے اپنے ہاتھ سے بال اکھاڑے ۔ چاہے اس کا گورو اکھاڑے یا کوئی دیگر
شخص لیکن اس جیو کو کتنی بڑی تکلیف ہوتی ہوگی جیو کو تکلیف پہنچانا ہی ہنسا کہلاتی ہے
۱۴۷ ۔ دویک سار سمت ۱۶۳۳ کے سال میں شوتیامبروں میں سے ڈھونڈیے

ڈھونڈیے اور ان کی تقسیم در تقسیم

اور ڈھونڈیوں میں تیرہ پنتھی وغیرہ ڈھونگی اپنا وٹی فرقے نکلے ہیں ۔ ڈھونڈیے ۔ لوگ پتھر وغیرہ کی مورتی کو نہیں مانتے ۔ اور سوائے کھانا کھانے اور سنان کرنے کے وقت کے وہ ہمیشہ منہ پر پٹی باندھے رہتے ہیں ۔ اور جتی وغیرہ کنہ شانتے وقت اور کسی وقت نہیں ۔

۱۴۸ ۔ **سوال** ۔ منہ پر پٹی ضرور باندھنی چاہئے ۔ کیونکہ وایو کایہ یعنی جو سوکھشم

منہ پر پٹی باندھنے کی بیہودگی

شریر (لطیف جسم والے) جیو ہوا میں رہتے ہیں ۔ وہ منہ کی بھاپ کی گرمی سے مرجاتے ہیں ۔ اور اس کا پاپ منہ پر پٹی نہ باندھنے والے کو ہوتا ہے ۔ اس لئے ہم لوگ منہ پر پٹی باندھنے کو اچھا سمجھتے ہیں ۔

جواب ۔ یہ بات علم اور پرتیکش وغیرہ دلائل کے رو سے درست نہیں ہے کیونکہ جیو اجرا ور امر (بوڑھا نہ ہونے والے اور نہ مرنے والے) ہیں ۔ پس وہ منہ کی بھاپ سے کبھی مر نہیں سکتے ۔ ان کو تم بھی "اجرا" "امر" مانتے ہو ۔

سوال ۔ جیو تو نہیں مرتا ۔ لیکن چونکہ منہ کی گرم ہوا سے ان کو دکھ پہنچتا ہے ۔ اس دکھ پہنچانے والے کو پاپ ہوتا ہے ۔ اس لئے منہ پر پٹی باندھنا اچھا ہے ۔

جواب ۔ یہ بات بالکل ناممکن ہے ۔ کیونکہ تکلیف پہنچانے کے بغیر کسی جیو کا ذرا بھی گزارہ نہیں ہو سکتا ۔ جبکہ تمہارے اعتقاد کے بموجب منہ کی ہوا سے جیوؤں کو تکلیف پہنچتی ہے ۔ تو چلنے پھرنے ۔ بیٹھنے ۔ ہاتھ اٹھانے اور آنکھ وغیرہ کے چلانے میں بھی ضرور تکلیف پہنچتی ہوگی ۔ اس لئے تم بھی جیوؤں کو تکلیف پہنچانے سے بری نہیں

سادھوؤں کی علامتیں

सरजोहरणा भैक्षभुजो लुञ्चितमूर्द्धजाः ।
श्वेताम्बराः क्षमाशीला निःसङ्गा जैनसाधवः ॥ १ ॥
लुञ्चिता पिच्छिका हस्ताः पाणिपात्रा दिगम्बराः ।
ऊर्ध्वाशिनो गृहे दातुर्द्वितीयाः स्युर्जिनर्षयः ॥ २ ॥
भुंक्ते न केवल न स्त्री मोक्षमेति दिगम्बरः ।
प्राहुरेषामयं भेदो महान् श्वेताम्बरैः सह ॥ ३ ॥

شوِتامبر سادہوؤں کے لکشن

۱۴۲ - جن دت سوری نے جینیوں کے سادہوؤں کے لکشن (علامات) بیان کرنے کی غرض سے یہ شلوک کہے ہیں "سرجوہرن" یعنے چنوری رکھنا - بھیک مانگ کر کھانا - سر کے بال نوچ ڈالنا - سفید کپڑے پہننا - کھشما والا (صاحب عفو) رہنا - کسی کی سنگت نہ کرنا - جینیوں کے شوِتامبر جن کو "یتی" کہتے ہیں - وہ اس قسم کی علامتوں والے ہوتے ہیں (۱)

دگمبر سادہو

۱۴۳ - دوسرے دگمبر یعنی کپڑے نہ پہننا - سر کے بال اکھاڑ ڈالنا پچھیکا یعنی ایک اون کے سوتوں کا جھاڑو دینے کا آلہ بغل میں رکھنا - جو کوئی بھکشا دیوے - تو ہاتھ میں لے کر کھا لینا - یہ دوسرے قسم کے سادہو یعنی دگمبر ہوتے ہیں (۲)

۱۴۴ - اور بھکشا دینے والا گرہستی جب کھانا کھا چکے - اس کے بعد جو کھانا جن رشی سادھو کھاویں - وہ "جن رشی" یعنے تیسرے قسم کے سادہو ہیں -

دگمبروں و شوِتامبروں میں اختلاف

۱۴۵ - دگمبروں کا شوِتامبروں سے صرف اتنا فرق ہے - کہ دگمبر لوگ عورتوں کا مکتی پانا نہیں مانتے - اور شوِتامبر مانتے ہیں -

غرضیکہ ایسی باتوں سے مکتی کو حاصل کرتے ہیں (۳) یہ ان کے سادہوؤں کی قسمیں ہیں - جینی لوگوں کا "کیش لنچن" (بال اکھاڑنا) سب جگہ مشہور ہے - اور

کھلی ہوا کم بدبودار ہوتی ہے۔ اسی طرح منہ پر پٹی باندھے دانتوں کو صاف نہ کرنے۔ منہ نہ دھونے اور سنان نہ کرنے اور کپڑے نہ دھونے سے تمہارے جسم سے زیادہ بدبو پیدا ہوگی۔ پس دنیا میں بہت بیماری پھیلنے سے تم جیووں کو جس قدر تکلیف پہنچاتے ہو۔ اتنا ہی زیادہ پاپ تم کو ہوتا ہے۔ مثلاً میلہ وغیرہ میں زیادہ بدبو ہونے کے باعث "وشوچکا" یعنی ہیضہ وغیرہ بہت قسم کے مرض پیدا ہو کر جیووں کو دکھ پہنچتے ہیں۔ اور کم بدبو ہونے سے بیماری بھی کم ہونے کی وجہ سے جیووں کو بہت تکلیف نہیں پہنچتی۔ اسلئے تم زیادہ بدبو بڑھانے کے باعث زیادہ قصوروار ہو۔ اور جو منہ پر پٹی نہیں باندھتے دانت صاف کرنے منہ دھونے۔ سنان کرنے۔ اور مکان اور کپڑوں کو صاف رکھتے ہیں وہ تم سے بہت اچھے ہیں۔

جس طرح چنڈالوں کی بدبو سے قریب رہنے والوں سے دور رہنے والے بہت اچھے ہیں۔ اور جس طرح بدبو کی نزدیکی کی وجہ سے چنڈالوں کی عقل صاف نہیں ہوتی اسی طرح تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی عقل بھی نہیں بڑھتی۔ جس طرح بیماری کی زیادتی اور عقل کے کم ہونے سے دھرم کے کاموں میں رکاوٹ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح تمہاری اور تمہارے بدبودار ساتھیوں کی بھی حالت ہوتی ہوگی۔

۱۵۱ سوال۔ جس طرح بند مکان میں جلائی ہوئی آگ کا شعلہ باہر نکلکر باہر کے جیووں کو دکھ نہیں پہنچا سکتا۔ اسی طرح ہم منہ پر پٹی باندھنے اور ہوا کو روکنے کے باعث باہر کے جیووں کو کم دکھ پہنچانے والے ہیں۔ منہ پر پٹی باندھنے سے باہر کی ہوا کے جیووں کو تکلیف نہیں پہنچتی۔ مثلاً سامنے آگ جلتی ہو۔ اس کے آگے ہاتھ کی آڑ دی جاوے۔ تو آنچ کم لگتی ہے۔ پس بوجہ اس کے کہ ہوا کے جیو جسم والے ہیں۔ اُن کو تکلیف ضرور پہنچتی ہے۔

پٹی سے حرارت کتنا دور کرتی ہے

جواب۔ تمہاری یہ بات لڑکپن کی ہے۔ اول تو دیکھو کہ جہاں سوراخ نہ ہو اور اندر کی ہوا کا باہر کی ہوا کے ساتھ میل نہ ہو۔ تو اس جگہ آگ جل بھی نہیں سکتی اگر ان باتوں کا تجربہ کرنا چاہو۔ تو کسی فانوس میں چراغ جلا کر سب سوراخ بند کرکے دیکھو۔ فوراً چراغ بجھ جاوے گا۔ جس طرح خشکی پر رہنے والے آدمی وغیرہ جاندار باہر کی ہوا کے ملنے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ اسی طرح آگ بھی نہیں

پٹی باندھنے سے بچاؤ ہونے کی بجائے جیو و گنے مرتے ہیں

۱۴۹۔سوال۔ ہاں جہاں تک بن سکے۔ وہاں تک جیوؤں کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ اور جہاں ہم نہیں بچا سکتے۔ وہاں لاچار ہیں کیونکہ ہوا وغیرہ سب چیزوں میں جیو بھرے ہوتے ہیں۔ اگر ہم منہ پر کپڑا نہ باندھیں۔ تو بہت جیو مریں گے۔ کپڑا باندھنے سے کم مرتے ہیں۔

جواب۔ تمہارا یہ قول بھی خالی از دلیل ہے۔ کیونکہ کپڑا باندھنے سے جیوؤں کو زیادہ دُکھ پہنچتا ہے۔ جب کوئی منہ پر کپڑا باندھے۔ تو اس کے منہ کی ہوا رک کر نیچے یا ایک طرف کو اور خاموشی کی حالت میں ناک کے ذریعہ سے اکٹھی ہو کر زور سے نکلتی ہے پس سے گرمی زیادہ ہونے کے باعث تمہارے اعتقاد کے بموجب جیوؤں کو زیادہ تکلیف پہنچتی ہوگی۔

دیکھو جس طرح گھر یا کوٹھڑی کے سب دروازے بند کئے جاویں یا پردے ڈال دیئے جائیں۔ تو اس میں زیادہ گرمی ہو جاتی ہے۔ کھلا رہنے سے اس قدر نہیں ہوتی۔ اس طرح منہ پر کپڑا باندھنے سے گرمی زیادہ ہوتی ہے۔ اور کھلا رکھنے سے کم۔ پس تم اپنے اعتقاد کے بموجب جیوؤں کو زیادہ دُکھ دینے والے ہو۔ اور جب منہ بند کیا جاتا ہے تو ناک کے سوراخوں کے ذریعہ سے ہوا کی ہوئی جمع ہو کر زور سے نکلتی ہے۔ پس وہ جیوون کو زیادہ دھکا دیتی اور تکلیف پہنچاتی ہوگی۔

دیکھو! جس طرح کوئی آدمی آگ کو منہ سے اور کوئی نال سے پھونکتا ہے۔ تو منہ کی ہوا پھیلنے کی وجہ سے تھوڑے زور کے ساتھ اور نال کی ہوا اکٹھا ہونیکی وجہ سے زیادہ زور کے ساتھ آگ پر لگتی ہے۔ اسی منہ پر پٹی باندھنے سے ہوا رک کر ناک کے ذریعہ سے نہایت زور کے ساتھ نکلکر جیوؤن کو زیادہ دُکھ پہنچاتی ہے۔ اسی وجہ سے منہ پر پٹی باندھنے والونکی نسبت نہ باندھنے والے دہرماتما ہیں۔ اور منہ پر پٹی باندھنے سے حسب قاعدہ مقررہ حروف کا تلفظ اپنے مخرج اور حرکت کے مطابق نہیں ہو سکتا۔ نرانوناسک ر (غیر غنہ) حروف کو "انوناسک" (غنہ) بولنے سے تم پر حرف آتا ہے

پٹی باندھنے سے بدبو بھی زیادہ

۱۵۰۔ اور منہ پر پٹی باندھنے سے بدبو بھی زیادہ بڑھتی ہے۔ کیونکہ جسم کے اندر بدبو بھری ہوئی ہے۔ جس قدر ہوا جسم سے نکلتی ہے۔ وہ صریحاً بدبودار ہے اگر اسے روکا جائے۔ تو بدبو بھی زیادہ بڑھ جاوے۔ جس طرح کہ بند ہوا زیادہ بدبودار اور

کہنا بے علمی کی بات ہے۔ کیونکہ اگر تپش کی گرمی سے جیو مرتے ہیں۔ یا اُن کو تکلیف پہنچتی ہو۔ تو وہ جب مکھی یا چیونٹی کے جسم میں سورج کی گرمی کے باعث داہ پیدا ہوتی ہے جیو ان میں سے ایک بھی مرنے سے نہیں بچتا۔ پس اس گرمی سے بھی جیو نہیں مرتے۔ اس لئے تمہارا یہ مسئلہ جھوٹا ہے۔

وایو کایا وغیرہ جیو دکھ محسوس نہیں کرتے

۱۴۳۔ اگر تمہارے تیرتھنکر عالم کامل ہوتے۔ تو ایسی فضول باتیں کیوں کرتے۔ دیکھو دکھ انہیں جیووں کو پہنچتا ہے جن کے من کی حرکت سب اندریوں کے ساتھ قائم ہو۔ اس کا ثبوت

पञ्चावयवयोगात्सुखसंवित्तिः ॥ सांख्य० अ० ५ । सू० २.

سانکھیہ ۵-۲۷

جب پانچوں حواس کا پانچوں محسوسات کے ساتھ تعلق ہوتا ہے تب ہی جیو کو سکھ دکھ پہنچتا ہے۔ مثلاً بہرے کو گالی۔ اندھے کے واسطے شکل یا آگے سے سانپ یا شیر وغیرہ خوفناک جیووں کا گذرنا۔ شونیہ بہری (سن) جلد کی مس (لمس) حس جاتی رہے اس کو چھونا۔ پینس روگ (زکام) وغیرہ والے کو بو۔ اور جس کی زبان نہ ہو اس کو ذائقہ محسوس نہیں ہو سکتا۔ ان سب جیووں کی بھی اسی طرح کی حالت ہے۔

دکھ محسوس نہ ہونے کی مثال

۱۴۴۔ دیکھو جب انسان کا جیو گہری نیند میں ہوتا ہے تب اسے سکھ یا دکھ کچھ بھی نہیں پہنچتا۔ کیونکہ وہ جسم کے اندر تو ہے۔ مگر اس وقت بیرونی اعضا کے ساتھ اس کا تعلق نہ ہونے کی وجہ سے وہ سکھ دکھ محسوس نہیں کر سکتا۔ اور جیسے وید یا آج کل کے ڈاکٹر لوگ نشہ کی چیز کھلا یا سونگھا کر بیمار آدمی کے جسم کے اعضا کو کاٹتے یا چیرتے ہیں۔ اس وقت اس کو کچھ بھی دکھ معلوم نہیں ہوتا۔ اسی طرح وایو کایا اور دوسرے ستھاور[1] جسم والے جیووں کو کبھی سکھ یا دکھ نہیں پہنچ سکتا۔ جس طرح بے ہوش جاندار سکھ دکھ کو محسوس نہیں کر سکتا۔ اسی طرح وہ وایو کایا وغیرہ کے جیو بھی سخت بے ہوشی کی حالت میں ہونے کی وجہ سے سکھ دکھ محسوس نہیں کر سکتے۔ پھر اُن کو دکھ سے بچانے کا سوال کس طرح ثابت ہو سکتا ہے۔

---

[1] ستھاور یعنی درخت وغیرہ (مترجم)

جل سکتی جب ایک طرف سے آگ کا زور روکا جاوے۔ تو دوسری طرف سے زیادہ زور کے ساتھ نکلے گی۔ اور ہاتھ کی آڑ کرنے سے منہ پر کم آنچ لگتی ہے لیکن وہ آنچ ہاتھ پر زیادہ لگ رہی ہے۔ اس لئے تمہاری بات ٹھیک نہیں ہے۔

۱۵۲۔ سوال۔ اس بات کو سب کوئی جانتے ہیں۔ کہ جب کسی بڑے آدمی سے چھوٹا آدمی کان میں یا نزدیک ہو کر بات کہتا ہے (سرگوشی میں ہاتھ یا پٹے کی آڑ) تو منہ پر پلا یا ہاتھ رکھ لیتا ہے۔ تاکہ منہ سے تھوک اڑ کر یا بو اس کو نہ لگے۔ اور جب کوئی کتاب پڑھتا ہے۔ تو ضرور اس پر تھوک اڑ کر گرنے سے وہ ناپاک ہونے سے بگڑ جاتی ہے۔ اس لئے منہ پر پٹی باندھنا اچھا ہے۔

جواب۔ اس سے یہ ثابت ہوا۔ کہ جیووں کی حفاظت کے خیال سے منہ پر پٹی باندھنا فضول ہے۔ اور جب کوئی بڑے آدمی سے بات کرتا ہے۔ تب منہ پر ہاتھ یا پلا اس لئے رکھتا ہے۔ کہ اس خفیہ بات کو دوسرا کوئی سن نہ لے۔ کیونکہ جب کوئی شخص علانیہ بات کرتا ہے۔ تو منہ پر ہاتھ یا پلا نہیں رکھتا۔ اس لئے کیا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ عمل خفیہ بات کے لئے کیا جاتا ہے۔

دانتن وغیرہ نہ کرنیکے باعث تمہارے منہ وغیرہ اعضاء سے نہایت ہی بدبو نکلتی ہے۔ اور جب تم کسی کے پاس یا کوئی تمہارے پاس بیٹھتا ہوگا۔ تو بدبو کے سوائے اور کیا آتا ہوگا۔ علیٰ ہذا القیاس منہ کی آڑ کے لئے ہاتھ یا پلا دینے کے اور بہت سے مطلب ہیں۔ مثلاً بہت آدمیوں کے سامنے خفیہ بات کرنے میں اگر ہاتھ یا پلا نہ دیا جائے۔ تو دوسروں کی طرف ہوا کے پھیلنے کی وجہ سے بات بھی پھیل جاویگی۔ مگر جب وہ دونوں خلوت میں بات کرتے ہیں۔ تب منہ پر ہاتھ یا پلا نہیں رکھتے۔ کیونکہ اس جگہ تیسرا کوئی شخص سننے والا نہیں ہے۔ اگر صرف بڑوں پر تھوک نہ گرے۔ تو کیا چھوٹوں پر تھوک گرانا چاہیئے۔ اور اس تھوک سے بچ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اگر ہم دور سے بات کریں۔ اور ہماری طرف سے ہوا دوسرے کی طرف جاتی ہو۔ تو لطیف ذرے ہوا کے ساتھ اڑ کر اس کے جسم پر ضرور گریں گے۔ اس کو عیب گننا بے علمی کی بات ہے۔ کیونکہ اگر منہ کی گرمی سے جیو مرتے ہوں

کرتے ہو۔ جس طرح ہم گرم پانی پیتے ہیں۔ اسی طرح تم بھی کیا کرو۔

جواب۔ یہ بات بھی تمہاری کم عقلی کی ہے۔ کیونکہ جب تم پانی کو گرم کرتے ہو۔ تب پانی کے سب جیو مرتے ہونگے۔ اور اُن کا جسم بھی پانی میں جوش کھاتا ہے۔ اور وہ پانی سونف کے عرق کی مانند ہوجانے کی وجہ سے تم اُن کے جسموں کا تیزاب پیتے ہو۔ اس میں تم بڑے پاپی ہو۔ اور جو ٹھنڈا پانی پیتے ہیں۔ وہ نہیں۔ کیونکہ جب ٹھنڈا پانی پیویں گے۔ تب پیٹ کے اندر جاکر خفیف گرمی پاکر سانس کے ساتھ وہ جیو باہر نکل جاویں گے۔ "جل کایہ" جیوؤں کو سکھ دکھ بموجب قاعدہ مذکورہ بالا کے بھی نہیں ہوسکتا۔ پس اس سے کسی کو پاپ نہیں ہوگا۔

سوال۔ جس طرح معدہ کی حرارت سے۔ اسی طرح گرمی پاکر جیو پانی سے باہر کیوں نہیں نکل جاویں گے۔

جواب۔ ہاں نکل تو جاتے ہیں۔ لیکن جب تم منہ کی ہوا کی حرکت سے جیو کا مرنا مانتے ہو۔ تو پانی کے گرم کرنے سے تمہارے اعتقاد کے بموجب جیو مر جاویں گے۔ یا زیادہ تکلیف پاکر نکلیں گے۔ اور اُن کے جسم اس پانی میں جوش کھاتے رہیں گے۔ اس سے تم پاپی ہوگے یا نہیں۔

سوال۔ ہم اپنے ہاتھ سے پانی گرم نہیں کرتے اور نہ کسی گرہستی کو پانی گرم کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ اس لئے ہم کو پاپ نہیں۔

جواب۔ اگر تم گرم پانی نہ لیتے۔ پیتے۔ تو گرہستی کیوں گرم کرتے۔ اس لئے اس پاپ کے ذمہ دار تم ہی ہو۔ بلکہ زیادہ پاپی ہو۔ کیونکہ اگر تم کسی ایک گرہستی کو گرم کرنے کے واسطے کہتے۔ تو ایک ہی موقعہ پر گرم ہوتا۔ جب وہ گرہستی اس تامل میں رہتے ہیں۔ کہ نہ جانے سادھو جی کس کے گھر آویں گے۔ اس لئے ہر ایک گرہستی اپنے اپنے گھر میں پانی گرم رکھتے ہیں۔ اس پاپ کے خاص کر وجہ تم ہی ہو۔

دوم۔ زیادہ لکڑی اور آگ کے جلانے سے بھی۔ آپ مندرجہ بالا کے بموجب کھانا پکانے۔ کھیتی اور بیوپار وغیرہ کرنے میں زیادہ پاپی اور نرک میں جانے والے ہوتے ہو۔ علاوہ ازیں جب پانی گرم کرانے کے مقدمہ میں باعث تم ہی ہو۔ تو

جب کہ اُن کا سُکھ دُکھ محسوس کرنا پرتیکش ہی نہیں ہوتا۔ تو اُس جگہ انومان وغیرہ کس طرح ٹھیک ہو سکتے ہیں۔

سوال۔ جب کہ وہ جیو ہیں۔ تو اُن کو سُکھ دُکھ کیوں نہیں ہوتا؟

جواب۔ سنو بھولے بھائیو! جب تم گہری نیند میں ہوتے ہو۔ تب تم کو سُکھ دُکھ کیوں محسوس نہیں ہوتا۔ سُکھ دُکھ محسوس ہونے کا باعث ظاہری تعلق ہے۔ اس بات کا جواب ہم ابھی دے چکے ہیں۔ کہ نشہ سونگھا کر ڈاکٹر لوگ اعضا کو چیرتے پھاڑتے اور کاٹتے ہیں۔ جس طرح اُن کو دُکھ معلوم نہیں ہوتا۔ اُسی طرح سخت بیہوشی میں پڑے ہوئے جیوؤں کو سُکھ دُکھ کیوں محسوس ہو۔ کیونکہ وہاں محسوس ہونے کا کوئی ذریعہ ہی نہیں ہے۔

۱۵۵۔ سوال۔ دیکھو "نلوتی" یعنی جس قدر سبز ساگ ہیں ہم لوگ اُن کو نہیں کھاتے کیونکہ "نلوتی" میں بہت اور کند مول میں لا انتہا جیو ہیں۔ اگر ہم اُن کو کھاویں۔ تو اُن جیوؤں کو مارنے اور تکلیف پہنچانے کی وجہ سے ہم لوگ پاپی ہو جائینگے۔

ساگ آدمی کھانے سے جیوؤں کو دُکھ

جواب۔ تمہاری یہ بات بڑی بے علمی کی ہے کیونکہ سبز ساگ کے کھانے میں جیوؤں کا مرنا اور اُن کو تکلیف پہنچنا تم کس طرح مانتے ہو۔ تم کو ان کی تکلیف ہوتی پرتیکش نہیں دکھلائی دیتی اور اگر دکھلائی دیتی ہے تو ہم کو بھی دکھلاؤ۔ نہ کبھی تم ہی پرتیکش دیکھ سکو گے اور نہ ہم کو دکھلا سکو گے۔ جب پرتیکش نہیں ہے۔ تو انومان۔ اپمان۔ ورشبد پرمان بھی کبھی نہیں چل سکتے۔ علاوہ ازیں جو جواب ہم اوپر دے آئے ہیں۔ وہی اس بات کا بھی جواب ہے۔ کیونکہ جو جیو نہایت تاریکی اور بے علمی اور سخت گہری نیند اور سخت نشہ میں ہیں۔ اُن کو سُکھ دُکھ کا محسوس ہونا ماننا تمہارے تیرتھنکروں کی بھول معلوم ہوتی ہے۔ جنہوں نے تم کو ایسی عقل اور دلیل سے خالی اُپدیش کیا ہے۔ بھلا جب گھر کی حد ہے۔ تو اس میں رہنے والے جیو لاانتہا کس طرح ہو سکتے ہیں۔ جب کہ ہم کند کی انتہا دیکھتے ہیں۔ تو اس میں رہنے والے جیوؤں کی انتہا کیوں نہیں۔ اسلئے تمہاری یہ بات بڑی بھول کی ہے۔

گرم پانی پینا

۱۵۶۔ سوال۔ دیکھو تم لوگ بغیر گرم کئے پانی پیتے ہو۔ وہ بڑا پاپ

ہیں دیا اور کشما کا دھرم فوت ہو جاتا ہے ؛

۱۵۸۔ کتنے ہی جینی ٹھگ دھن کرتے ہیں۔ معاملات میں جھوٹ بولتے بیٹا [جیتے جی سب جگہ دغا نہیں کرتے] مارتے اور خریدوں کے ساتھ مکر و فریب وغیرہ برے کام کرتے ہیں۔ ان کے ہٹانے کے لئے کیوں خاص اپدیش نہیں کرتے اور منہ پر پٹی باندھنے وغیرہ کی بناوٹ میں کیوں پھنسے رہتے ہو۔

جب تم چیلہ چیلی بناتے ہو۔ تب بال اکھاڑنے اور کئی دن بھوکا رہنے سے دوسرے کے اور اپنے تم کو تکلیف دے کر اور تکلیف پا کر دوسروں کو دکھ دیتے ہو۔ اور آپ بھی یعنی اپنے تئیں بھی دکھ دینے والے ہو کر کیوں ہنسک بنتے ہو۔

جب ہاتھی گھوڑے بیل۔ اونٹ پر سوار ہوتے ہیں۔ اور آدمیوں سے مزدوری کا کام لیتے ہیں۔ تو جینی لوگ اس میں کیوں پاپ نہیں گنتے۔ جب تمہارے چیلے اوٹ پٹانگ باتوں کو سچا ثابت نہیں کر سکتے۔ تو تمہارے تیرتھنکر بھی ثابت نہیں کر سکتے۔ جب تم کتھا باچتے ہو۔ تمہارے اعتقاد کے مطابق ان کے سننے والوں سے جیو مرتے ہی ہوں گے۔ اس لئے تم اس پاپ کے باعث اسی لئے کیوں ہنسک بنتے ہو ؛

اس تھوڑی سی بحث سے بہت کچھ سمجھ لینا چاہئے۔ یعنی کہ ان کی زمین اور جیو کے سمجھاو جسام والے سخت بے ہوش جیووں کو دکھ یا سکھ کبھی نہیں پہنچ سکتا ؛

اب جینیوں کی تھوڑی سی اور بھی ناممکن باتیں لکھتے ہیں

۱۵۹۔ سننا چاہئے۔ اور یہ بھی دھیان میں رکھنا۔ کہ اپنے ہاتھ سے ساڑھے تین ہاتھ کا دھنش ہوتا ہے۔ [تیرتھنکروں کے قد اور عمر یا] اور وقت کا شمار جس طرح پہلے لکھ آئے ہیں۔ اسی طرح سمجھنا رتن سار بھاگ (دل صفحہ ۹۶)

۱؎ ایک پیمانے کا نام ہے۔ لفظی معنی کمان ہیں ؛

ہم پانی پینے اور چھاننے کے نہ پینے کا اپدیش کرنے کی وجہ سے بھی تم ہی خصوصاً
پاپ کے ذمہ دار ہو۔ اور جو تمہارا اپدیش ان کر ایسی باتیں کرتے ہیں۔ وہ بھی پاپی
ہیں۔ اب دیکھو کہ تم سخت بے علمی میں پڑے ہو یا نہیں۔ کیا چھوٹے چھوٹے
جیووں پر رحم کرنا اور غیر مذہب والوں کی مذمت کرنا اور اُن کو نقصان پہنچانا تھوڑا
پاپ ہے۔ اگر تمہارے تیرتھنکروں کا مذہب سچا ہوتا۔ تو دنیا میں اس قدر بارش
دریاؤں کا بہاؤ اور اس قدر پانی ایشور نے کیوں پیدا کیا۔ اور سورج بھی پیدا نہ کرنا
چاہیئے تھا۔ کیونکہ تمہارے اعتقاد کے بموجب ان میں کروڑوں جیو مرتے ہوں گے
اس وقت وہ موجود تھے۔ جن کو تم ایشور مانتے ہو۔ تو انہوں نے رحم کھا کر سورج کی
گرمی اور بادلوں کو بند کیوں نہ کر دیا۔ اور مندرجہ بالا دلیل کے بموجب ودیمان پرانیوں
ذی عقل و ہوش جانداروں کے سوا سخت کند مولی وغیرہ چیزوں میں رہنے والے
جیووں کو سکھ دکھ محسوس نہیں ہوتا۔

ا۔ جیووں پر ہر حالت میں رحم کھانا بھی دکھ کا باعث ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر سب

سب جگہ رحم واجب نہیں

آدمی تمہارے مذہب کے مطابق ہو جائیں۔ تو چوروں ڈاکوؤں
کو کوئی سزا نہ دیگا۔ پھر کتنا بڑا پاپ کھڑا ہو جائیگا۔ اس لئے دُشٹوں کو حسب مناسب
سزا دینے اور نیکوں کی حفاظت کرنے میں رحم ہے۔ اور اس کے برعکس کرنے میں

ا۔ یعنی نباتات میں جیو صرف ان پودوں کے اندر ایک ہی ہوتا ہے۔ اس میں سے ایک جزو
کی بیل پھل یا پتے وغیرہ کے کاٹ دینے سے اس پھل پتے وغیرہ سے جیو نہیں چلا آتا۔ اسی طرح
جیسے کہ اعضا کاٹنے سے درخت کے اندر رہنے والے جیو کو تکلیف نہیں پہنچتی۔ کیونکہ وہ حالت
بے ہوشی میں ہونے کی وجہ سے اُسے محسوس نہیں کر سکتا۔ جس طرح انسان کو بال یا بڑھے ہوئے
ناخن کے کاٹنے سے تکلیف نہیں ہوتی۔ اسی طرح درخت سے لگے ہوئے چند ٹہنی
یا پتے وغیرہ میں جیو نہ ہونے کی وجہ سے انہیں تکلیف کا محسوس ہونا بے معنی ہے۔ فصل کے کٹنے
اناج کی عمر کے پورا ہو جانے سے اس کے اندر جیو خود ہی نکل جاتا ہے اور جو دانے نکلتے ہیں ان میں
جیو موجود نہیں ہوتا۔ اس لئے انہیں بھی تکلیف کا احساس ماننا غلط ہے۔ پس ثابت ہوا کہ سکھ دکھ صرف وہی
باندازہ محسوس کر سکتے ہیں۔ جو ذی عقل و ہوش ہوں۔ اور جنہیں پانچوں حواس اپنا اپنا فعل پوری طرح انجام
دیتی ہوں۔ جیسا کہ سانکھیہ شاستر ادھیائے ۵ سوتر ... میں کہا ہے ...

١٦٧ میں لکھا ہے ۔

(١) شبھ دیو کا جسم ۵۰۰ دھنش لمبا ۸۴۰۰۰۰۰ لاکھ پورو سال کی عمر
(٢) اجت ناتھ کا جسم ۴۵۰ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۷۲۰۰۰۰۰ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
(٣) سنبھو ناتھ ؍؍ ؍؍ ۴۰۰ ؍؍ ؍؍ ۶۰۰۰۰۰۰ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
(۴) ابھینندن ؍؍ ؍؍ ۳۵۰ ؍؍ ؍؍ ۵۰۰۰۰۰۰ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
(۵) سومتی ناتھ ؍؍ ؍؍ ۳۰۰ ؍؍ ؍؍ ۴۰۰۰۰۰۰ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
(٦) پدم پربھ ؍؍ ؍؍ ۲۵۰ ؍؍ ؍؍ ۳۰۰۰۰۰۰ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
(۷) پارس ناتھ ؍؍ ؍؍ ۲۰۰ ؍؍ ؍؍ ۲۰۰۰۰۰۰ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
(۸) چندر پربھا ؍؍ ؍؍ ۱۵۰ ؍؍ ؍؍ ۱۰۰۰۰۰۰ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
(۹) سودھی ناتھ ؍؍ ؍؍ ۱۰۰ ؍؍ ؍؍ ۲۰۰۰۰۰ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
(١٠) شیتل ناتھ ؍؍ ؍؍ ۹۰ ؍؍ ؍؍ ۱۰۰۰۰۰ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
(١١) شریانس ناتھ ؍؍ ؍؍ ۸۰ ؍؍ ؍؍ ۸۴۰۰۰۰۰ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
(١٢) واسو پوجیہ سوامی ؍؍ ؍؍ ۰۰ ؍؍ ۷۲۰۰۰۰۰ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
(١٣) وِمل ناتھ ؍؍ ؍؍ ۶۰ ؍؍ ؍؍ ۶۰۰۰۰۰۰ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
(١۴) اننت ناتھ ؍؍ ؍؍ ۵۰ ؍؍ ؍؍ ۳۰۰۰۰۰۰ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
(١۵) دھرم ناتھ ؍؍ ؍؍ ۴۵ ؍؍ ؍؍ ۱۰۰۰۰۰۰ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
(١٦) شانتی ناتھ ؍؍ ؍؍ ۴۰ ؍؍ ؍؍ ۱۰۰۰۰۰ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
(١۷) کنتھو ناتھ ؍؍ ؍؍ ۳۵ ؍؍ ؍؍ ۹۵۰۰۰ ہزار ؍؍ ؍؍ ؍؍
(١۸) امر ناتھ کا جسم ؍؍ ۳۰ ؍؍ ؍؍ ۸۴۰۰۰ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
(١۹) ملی ناتھ ؍؍ ۲۵ ؍؍ ۵۵۰۰۰ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
(٢٠) منی سوورت ؍؍ ؍؍ ۲۰ ؍؍ ؍؍ ۳۰۰۰۰ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
(٢١) نمی ناتھ ؍؍ ؍؍ ۱۵ ؍؍ ؍؍ ۱۰۰۰۰ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
(٢٢) نیمی ناتھ ؍؍ ؍؍ ۱۰ ؍؍ ؍؍ ۱۰۰۰ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
(٢٣) پارس ناتھ ؍؍ ؍؍ ۹ ہاتھ ۱۰۰ سال کی عمر
(٢۴) مہابیر سوامی ؍؍ ؍؍ ۷ ؍؍ ؍؍ ۷۲ ؍؍ ؍؍ ؍؍

سب باتیں شری جن بھدر گنی "کشما شرمن" نے "سنگھینی" "کلاں" اور کرنڈک پنا "، چندر پلتی " اور " سوریہ پنیتی "، وغیرہ سدھانت (مسائل) (جین مذہب کی کتابوں) میں اسی طرح بیان کی ہیں ÷

محقق - کرہ ارضی اور کرہ سماوی کے علم جاننے والو! اب سنو - اس ایک کرہ زمین میں جینی لوگ ایک طرح ۴۹۲ اور دوسری طرح بیشمار چاند اور سورج مانتے ہیں - آپ لوگوں کی بڑی خوش قسمتی ہے - کہ وید مت کے بھروں کی تصنیف سوریہ سدھانت وغیرہ علم ہیئت کی کتابوں کے پڑھنے سے کرہ ارضی وسماوی ٹھیک ٹھیک ظاہر ہو گئے - اگر کہیں جینیوں کی سخت تاریکی میں ہوتے تو ساری عمر اسی طرح اندھیرے میں پڑے رہتے - جس طرح آج کل جینی لوگ پڑے ہیں - ان بیعلموں کو یہ شک ہے - کہ جمبودیپ میں ایک سورج اور ایک چاند سے کام نہیں چلتا کیونکہ اتنی بڑی زمینوں کے آگے تین گھڑی میں چاند سوریہ کس طرح آسکیں گے - کیونکہ یہ لوگ جو زمین کو سوریہ وغیرہ سے بھی بڑا مانتے ہیں - یہ بھی ان کی بڑی بھول ہے

दो ससि दो रवि पंती एगंतरिया छसट्ठिसंखाया। मेरुंपया हिणंता। माणुसखित्ते परिअडंति। प्रकरण० भा० ४।
संग्रहणी० ७९॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۴ - ۷۹

انسانی دنیا میں چاند اور سوریہ کی قطار کی تعداد بتلاتے ہیں - دو قطاریں - یا جماعتیں چاندوں کی اور دو سوریوں کی ہیں - ایک ایک لاکھ یوجن یعنی چار لاکھ کوس کے فاصلہ سے چلتے ہیں - جس طرح سوریہ کی قطاروں کے درمیان چاندوں کی ایک قطار ہے - اسی طرح چاندوں کی قطاروں کے درمیان سوریوں کی قطار ہے - اسی طرح سے چار قطاریں ہیں - اس ایک ایک چاند کی قطار میں ۶۶ چاند اور ایک ایک سوریہ کی قطار میں ۶۶ سوریہ ہیں - وہ چاروں قطاریں جمبودیپ کے میرو پہاڑ کے گرد گھومتے ہوئے انسان سے آباد زمین میں گردش کرتے رہتے ہیں - یعنی جس وقت جمبودیپ کے میرو سے ایک سوریہ سمت جنوب میں گشت کرتا ہے - اسی وقت دوسرا سوریہ سمت شمال میں پھرتا ہے - اسی طرح لون سمندر کے ایک ایک

۱۶۵- ایک حس والوں کا جسم عموماً بڑے سے بڑا ایک ہزار یوجن کا سمجھنا چاہیئے

مختلف جانوروں کے قد

اور دو حس والے یعنی شنکھ وغیرہ کا جسم بارہ یوجن کا جاننا چاہیئے اور چار حس والے یعنی بھنورے وغیرہ کا جسم چار کوس کا اور پانچ حس رکھنے والوں کو ایک ہزار یوجن یعنی چار ہزار کوس کے جسم والا جاننا چاہیئے۔

محقق - اگرچہ چار ہزار کوس کے پیمانہ تک کے جسم والے ہوں۔ تو کرۂ زمین میں بہت تھوڑے آدمی رہ سکیں۔ یعنی چند سو آدمیوں سے کرۂ زمین ٹھس کر بھر جاوے۔ کسی کے واسطے چلنے کی جگہ بھی نہ رہے۔ پھر وہ جینیوں سے رہنے کی جگہ اور راستہ پوچھیں اور جب انہی نے ایسا لکھا ہے۔ تو یہی خود ان کو اپنے گھر میں رکھ لیں۔ مگر ایک چار ہزار کوس کے جسم والے کے رہنے کے لئے بھی ہزار کوس کا گھر تو چاہیئے۔ ایسے ایک گھر کے بنانے میں جینیوں کی تمام دولت خرچ ہو جاوے۔ تو بھی گھر نہ بن سکے۔ اتنی بڑی آٹھ ہزار کوس کی چھت بنانے کے واسطے شہتیریاں کہاں سے لاوینگے۔ اور اگر ان میں ستون لگا دیں۔ تو وہ اندر داخل کبھی نہ ہو سکے۔ اس لئے سب ایسی باتیں جھوٹ ہوا کرتی ہیں۔

ते थूगा पल्ले विहुस खिउजा।चे बहुलि सव्वेवि ।

तेइंकिक्क असंखे । सुहुमे खम्मे पकप्पे ॥

प्रकरण० भा० ४ । लघुक्षत्र । समासप्रकरण सू० ४ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۴۔ لگھو چھیتر سماس پرکرن ۴۔

۱۶۶- مذکورۃ الصدر ایک انگل بال کے ٹکڑوں سے چار کوس چوڑا اور اتنا ہی گہرا کنواں بھرا ہو۔ ایک انگل بال کے ٹکڑے سب مل کر بیس لاکھ ستانوے ہزار ایک سو باون ہوتے ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ (۳۳۰۷۶۲۱۰۴۲۴۶۵۶۲۵۴۲۱۹۹۶۰ . . . . ۰۹۷۵۳۶) تینتیس کروڑ ساتنا لاکھ باسٹھ ہزار ایک سو چار کروڑ چوبیس لاکھ پینسٹھ ہزار چھ سو پچیس کروڑ بیالیس لاکھ انیس ہزار نو سو ساٹھ کروڑ۔ ستانوے ہزار پانسو چھتیس کروڑ۔ اتنے کر یوجن وسعت کے پلیوپم میں تمام کثیف بالوں کے ٹکڑوں کی تعداد ہوتی ہے۔ یہ بھی اسنکھیات کال ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا ایک بال کے ٹکڑے کے اسنکھیات (بے شمار

عجیب وغریب گنتی

جو یہ بائیبل کا مذہب ہے۔ وہ صرف عیسائیوں کا ہی نہیں ہے بلکہ اس میں یہودی وغیرہ بھی شامل ہیں۔ یہاں تیرھویں باب میں عیسائیوں کے مذہب کی بابت اس واسطے لکھا ہے کہ آج کل بائیبل کے معتقدوں میں عیسائی اصل سمجھے جاتے ہیں۔ اور یہودی وغیرہ مثل فروعات ہیں۔ اصل کے نذر فروعات بھی شامل سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے یہودیوں کو ان کے نذر شامل سمجھئے۔ ان سے متعلق جو مضمون یہاں لکھا گیا ہے۔ وہ صرف بائیبل پر مبنی ہے کہ جس کو عیسائی، یہودی وغیرہ سب مانتے ہیں اور اسی کتاب کو اپنے مذہب کی بنیاد سمجھتے ہیں۔

اس کتاب کے بہت سے ترجمے ہو چکے ہیں۔ جو کہ ان کے مذہب کے بڑے بڑے پادریوں نے کئے ہیں۔ ان میں سے دیوناگری اور سنسکرت کے ترجمے کو دیکھ کر میرے دل میں بائیبل پر بہت سے اعتراض پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں سے چند ایک اعتراض اس تیرھویں باب میں سب کے غور و فکر کے لئے درج کئے گئے ہیں۔ یہ تحریر صرف سچائی کی ترقی اور جھوٹ کو شکست دینے کی غرض سے لکھی ہے کسی کو تکلیف دینے، نقصان پہنچانے یا جھوٹا الزام لگانے کی نیت سے نہیں لکھی ہے۔ چنانچہ، یہ مطلب ذیل کی تحریر سے ہر ایک سمجھ لیگا کہ بائیبل یہ کتاب کیسی ہے۔ اور عیسائی مذہب کی اصلیت کیا ہے؟ اس تحریر کا یہی مدعا ہے۔ کہ کل

...سواں باب

...یسوی کی تحقیق

...کے بارے میں لکھتے ہیں۔ تاکہ سب کو معلوم ہو جائے کہ آیا
...ان کی بائیبل کلام الٰہی ہے یا نہیں۔ پہلے توریت کا بیان کیا جاتا ہے

...پیدائش کی کتاب

...آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ اور زمین بے ڈول اور سنسان
...پر اندھیرا تھا۔ اور خدا کی رُوح پانیوں پر جنبش کرتی تھی۔
(پیدائش باب اوّل آیت ۱ و ۲)

...ے ہیں ؟
...ی پیدائش کو۔
...یدائش ہے۔ اور اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی ؟
...جانتے۔ کہ ہوئی یا نہیں۔ خدا جانے۔
...نے۔ تو اس کتاب پر ایمان کیوں لائے ؟ جس (کتاب) سے
...سکتے۔ اس کی بنا پر۔ لوگوں کو وعظ کر کے پُراز شکوک مذہب
...ہو؟ اور تمام شکوک سے پاک۔ سب شکوک کے رفع کرنے
...قبول نہیں کرتے : جب تم خدا کی خلقت کا حال نہیں
...جانتے ہونگے ؟ اور بتاؤ تو سہی کہ آکاش (آسمان)

...وپر کو +

نوع انسان کو دیکھنے سُننے لکھنے وغیرہ میں سہولت ہو۔ اور معتقد اور معترض بنکر تمام لوگ غور کر کے عیسائی مذہب کی تفتیش کر سکیں۔ اس سے ایک اور مدعا یہ پورا ہوگا۔ کہ لوگوں کی مذہبی واقفیت بڑھیگی۔ اور انہیں سچے اور جھوٹے مذہب اور امر و نہی (اجازت و ممانعت) کے متعلق بخوبی علم ہو جائیگا۔ اور پھر اُن کو سچائی اور کرنے کے قابل کاموں کو اختیار کرنا اور جھوٹ اور ناکردنی کا ترک کرنا آسان ہو جائیگا۔ سب انسانوں کو واجب ہے۔ کہ ہر ایک مذہب کی کتب کا مطالعہ کر کے تحریر یا تقریر کے ذریعے موافق یا مخالف رائے کا اظہار کریں۔ اور (اگر مطالعہ نہ کر سکیں) تو دوسروں سے سُنا کریں۔ کیونکہ جس طرح پڑھنے سے آدمی پنڈت ہوتا ہے۔ ویسے سننے سے بہو شرت (ہوتا ہے۔ اگر سننے والا دوسرے کو سمجھا نہ سکے۔ تو خود تو سمجھ ہی جاتا ہے۔ جو لوگ تعصب کی عینک چڑھا کر دیکھتے ہیں۔ ان کو نہ اپنے اور نہ دوسروں کے حسن و قبح نظر آتے ہیں۔ انسان کی رُوح بیقا یوگیہ سچ اور جھوٹ کے تصفیہ کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ اسکو جتنا اپنا پڑھا ہوا یا سُنا ہوا (علم ہوتا) ہے۔ وہ اسی قدر علمی تحقیقات کر سکتی ہے۔ اگر ایک مذہب کے پیرو دوسرے مذہب والوں کے عقائد کو جانیں اور دوسرے نہ جانیں۔ تو ٹھیک طور پر مباحثہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ لاعلم شکوک کی غار میں گر جاتے ہیں۔ ایسی بات پیش نہ آئے۔ اس لئے اس کتاب میں تمام مروجہ مذہبوں کے بارہ میں مختصراً لکھدیا ہے۔ اس سے بقیہ باتوں کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ آیا وہ سچی ہیں۔ یا جھوٹی۔ جو سب کے قابل تسلیم سچی باتیں ہیں۔ وہ تو سب (مذاہب) میں یکساں ہیں۔ جھگڑا جھوٹی باتوں کے متعلق ہوا کرتا ہے۔ یا ایک سچا اور دوسرا جھوٹا ہو۔ تو بھی کچھ تھوڑا سا مباحثہ چلتا ہے۔ اگر بحث کرنے والے سچ جھوٹ کی تحقیق کے لئے بحث کریں۔ تو ضرور فیصلہ ہو جائے +

اب میں اس تیرھویں باب میں عیسائی مذہب کے متعلق کچھ تھوڑا سا لکھ کر سب کے روبرو پیش کرتا ہوں۔ غور کر کے نتیجہ نکالیں +

عاقلوں کے لئے زیادہ تحریر کی ضرورت نہیں +

عمل اور فطرت بھی محدود المقام ہوتے ہیں۔ اگر محدود ہے۔ تو وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ
خدا محیط کل۔ بیحد وصف فعل اور فطرت والا۔ ہست مطلق۔ علم مطلق۔ راحت مطلق۔ دائم
پاک۔ علیم۔ آزاد بالخاصہ۔ قدیم۔ متجرد وغیرہ اوصاف والا ویدوں میں کہا گیا ہے۔ اُسی کو
مانو۔ تب ہی تمہارا بھلا ہوگا۔ اور طرح نہیں۔ (۱)

(۲) اور خدا نے کہا۔ کہ اُجالا ہو اور اُجالا ہوگیا۔ اور خدا نے اُجالے کو دیکھا۔ کہ اچھا ہے
(باب اول آیت ۳ و ۴)

محقق۔ کیا خدا کی بات غیر ذیشعور اُجالے نے سُن لی؟ اور اگر سُن لی۔ تو اس وقت
بھی آفتاب۔ چراغ اور آگ کی روشنی ہماری تمہاری بات کیوں نہیں سُن لیتی؟ روشنی
غیر ذیشعور ہے۔ وہ کبھی کسی کی بات نہیں سُن سکتی۔ کیا خدا نے جس وقت اُجالے
کو دیکھا۔ تب ہی جانا کہ اُجالا اچھا ہے۔ پہلے نہیں جانتا تھا۔ اگر جانتا تو دیکھ کر اچھا
کیوں کہتا۔ اگر نہیں جانتا تھا۔ تو وہ خدا ہی نہیں ہے۔ اس لئے تمہاری بائیبل
کلام الٰہی نہیں۔ اور اس میں بیان کردہ خدا علیم کُل نہیں ہے۔ (۲)

(۳) اور خدا نے کہا۔ کہ پانیوں کے بیچ میں فضا (خلا) ہووے۔ اور پانیوں کو پانیوں سے
جدا کرے۔ تب خدا نے فضا کو بنایا۔ اور فضا کے نیچے کے پانیوں کو اوپر کے پانیوں سے
جدا کیا اور ایسا ہی ہوگیا اور خدا نے آکاش (آسمان) کو بہشت کہا۔ سو شام اور صبح دوسرا
دن ہوا (باب اول۔ آیت ۶۔ ۷ و ۸)

محقق۔ (کیا) آکاش (فضا) اور پانی نے بھی خدا کی بات سُن لی؟ اور اگر پانی کے درمیان آکاش
نہ ہوتا۔ تو پانی رہتا ہی کہاں؟ پہلی آیت میں (لکھا ہے کہ) آکاش پیدا ہوا تھا پھر آکاش کا بنانا
فضول ہے۔ اگر آکاش یعنی فضا ہی بہشت ہے۔ تو وہ سب جگہ موجود ہے۔ اس لئے بہشت
سب جگہ ہوا۔ پھر یہ کہنا فضول ہے۔ کہ بہشت اوپر کی طرف ہے جب سورج پیدا ہی نہیں ہوا
تھا۔ تو دن رات کہاں سے ہو گئے؟ ایسی ہی ناممکن باتیں مندرجہ ذیل آیتوں میں بھری پڑی ہیں۔

(۴) تب خدا نے کہا۔ کہ ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی مانند بناویں اور خدا نے انسان کو
اپنی صورت پر پیدا کیا۔ اُس نے خدا کی صورت پر اس کو پیدا کیا۔ نر اور ناری اُن کو پیدا
کیا۔ اور خدا نے اُن کو برکت دی (باب اول آیت ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸)

محقق۔ اگر آدم کو خدا نے اپنی صورت پر بنایا ہے۔ تو خدا کی ذات پاک ہے۔ علیم مطلق

محقق۔ خلا کی پیدائش کیسے ہوئی؟ کیونکہ یہ شے ہر جگہ پھیلی ہوئی ہے۔ اور نہایت لطیف ہے۔ اور اوپر نیچے یکساں ہے۔ جب آسمان پیدا نہیں ہؤا تھا۔ تب پول یا خلا تھا یا نہیں؟ اگر نہیں تھا۔ تو خدا جہان کی علت مادی اور جیو (رُوح) کہاں رہتے تھے؟ بغیر مقام کوئی شے ٹھیر نہیں سکتی۔ اس لئے تمہاری بائیبل کا قول معقول نہیں (کیا) خدا بے ڈول (رہے) اور (کیا) اس کا علم اور افعال (بھی) بے ڈول یا سب ڈول والے ہیں؟

عیسائی۔ ڈول والے ہیں +

محقق۔ تو یہاں ایسا کیوں لکھا کہ خدا کی بنائی ہوئی زمین بے ڈول تھی؟

عیسائی۔ بے ڈول سے مراد یہ ہے۔ کہ اونچی نیچی اور ناہموار تھی +

محقق۔ پھر ہموار کس نے کی۔ اور کیا اب بھی ناہموار نہیں ہے؟ خدا کا کام بے ڈول نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ وہ علیم کل ہے۔ اس کے کسی کام میں غلطی کا ہونا ممکن نہیں ہے۔ اور (چونکہ) بائیبل میں خدا کی خلقت کو بیڈول لکھا ہے۔ اس لئے یہ کتاب خدا کا کلام نہیں (بھلا بتاؤ تو سہی کہ) خدا کی رُوح کیا شے ہے؟

عیسائی۔ ذی شعور۔

محقق۔ وہ شکل والا ہے یا بے شکل اور ہر جگہ موجود ہے۔ یا ایک جگہ پر؟

عیسائی۔ بے شکل۔ ذی شعور اور ہر جگہ موجود ہے۔ لیکن کوہ سینا اور چوتھے آسمان وغیرہ مقامات میں خاص کر رہتا ہے۔

محقق۔ اگر بے شکل ہے۔ تو اس کو کیسے[1] دیکھا؟ اور محیط کل کا پانی پر جنبش کرنا بھی ممکن نہیں۔ بھلا جب خدا کی رُوح پانی پر جنبش کرتی تھی۔ تب خدا کہاں تھا۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ خدا کا جسم کسی اور جگہ مقیم ہوگا۔ یا اُس نے اپنے رُوح کے ایک حصّہ کو پانی پر جنبش دی ہوگی۔ اگر یہی بات ہے۔ تو (خدا) محیط کل اور علیم کل کبھی نہیں ہوسکتا۔ اگر محیط کل نہیں ہے۔ تو وہ جہان کی پیدائش قیام پرورش اور جیووں کے اعمال کا سلسلۂ انتظام (نہیں رکھ سکتا) یا دُنیا کو فنا بھی نہیں کرسکتا۔ کیونکہ جس شے کا وجود محدود المقام ہو۔ تو اس شے کے وصف

[1] ہندی کتاب میں لفظ کس نے چھپا ہوا ہے۔ جو ہم وزن معلوم ہوتا ہے۔

اُس کے نتھنوں میں خدا نے سانس پھونکا۔ تو وہ سانس خدا کی صورت تھا۔ یا اس سے الگ۔ اگر الگ تھا۔ تو آدم خدا کی صورت پر نہیں بنا۔ اگر الگ نہیں تو آدم اور خدا یکساں ہو گئے۔ اور اگر ایک سے ہیں۔ تو آدم کی مانند پیدائش۔ موت۔ ترقی۔ زوال۔ بھوک۔ پیاس وغیرہ کمزوریاں خدا میں آئینگی۔ پھر وہ خدا کیونکر ہو سکتا ہے؟ اس لئے توریت کی یہ بات درست نہیں۔ اور یہ کتاب بھی خدا کی طرف سے نہیں ہے (۵)

(۶) اور خداوند خدا نے آدم پر بھاری نیند بھیجی۔ کہ وہ سو گیا۔ اور اُس نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی نکالی۔ اور اس کے بدلے گوشت بھر دیا۔ اور خداوند خدا اس پسلی سے جو اُس نے آدم سے نکالی تھی۔ ایک عورت بنا کے آدم کے پاس لایا۔ (پیدائش باب ۲۔ آیت ۲۱ و ۲۲)

محقق۔ اگر خدا نے آدم کو خاک سے بنایا۔ تو اس کی عورت کو خاک سے کیوں نہیں بنایا۔ اور اگر عورت کو ہڈی سے بنایا۔ تو آدم کو ہڈی سے کیوں نہیں بنایا؟ اور جیسے نر میں سے نکلنے کی وجہ سے (عورت کا) نام ناری رکھا گیا۔ تو ناری سے نر کا نام بھی ہو سکتا ہے۔ اور چاہیئے کہ اُن میں باہمی محبت بھی رہے۔ جس طرح عورت کیساتھ مرد محبت کرے ویسے ہی مرد کیساتھ عورت بھی محبت کرے۔ صاحبانِ علم! دیکھئے خدا کی کیسی فلاسفی جھلکتی ہے۔ اگر آدم کی ایک پسلی نکال کر عورت بنائی۔ تو سب مردوں کی ایک پسلی کم کیوں نہیں؟ اور عورت میں ایک ہی پسلی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ وہ ایک پسلی سے بنی ہے۔ کیا جس مصالحہ سے اُس نے تمام دُنیا کو بنایا۔ اسی سے عورت کا جسم نہیں بن سکتا تھا؟ اس سے ظاہر ہے۔ کہ بائیبل کی پیدائش کا حال قانونِ قدرت کے خلاف ہے (۶)

(۷) اور سانپ میدان کے سب جانوروں سے جنہیں خداوند خدا نے بنایا تھا۔ ہوشیار تھا۔ اور اُس نے عورت سے کہا۔ کیا یہ سچ ہے۔ کہ خدا نے کہا۔ کہ باغ کے ہر درخت سے نہ کھانا

(۶) یہاں اعتراض یہ ہے کہ اول آدم کیوں پیدا کیا گیا؟ اسکا کیا ثبوت ہے۔ اگر جواب میں کہا جائے۔ کہ عورت کا نام ناری ہونا بھی اس امر کا ثبوت ہے۔ کیونکہ لفظ نر سے ناری بنا ہے۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ لفظ ناری سے بھی نر بنتا ہے اور عورت کے پیدا کرنے کی وجہ بائیبل میں یہ بتائی گئی ہے کہ آدم کی تنہائی دور کرنے کی وابستگی کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ تو اس مدعا میں بھی کوئی حرج نہ ہوگا۔ کیونکہ مرد عورت کی محبت اور الفت کے لئے پیدا کیا جا سکتا ہے۔ پس اصل وجہ پیدائش آدم کی معلوم ہونی چاہئے ﴿

راحت کل وغیرہ اوصاف سے موصوف ہے۔ پھر اس کی مانند آدم کیوں نہ ہوا؟ اگر نہیں
تو۔ (ظاہر ہے کہ اس کی صورت پر نہیں بنا۔ اور اگر آدم کو (اپنی صورت ہی پر) پیدا کیا
تو گویا خدا نے اپنی صورت ہی کو پیدا ہونیوالی بنایا۔ پھر خدا حادث کیوں نہیں؟ ا
آدمی کہاں سے پیدا کیا؟
عیسائی۔ خاک سے بنایا۔ محققؔ۔ خاک کہاں سے بنائی؟ عیسائی۔ اپنی قدرت سے
محقق۔ خدا کی قدرت قدیم ہے۔ یا جدید؟ عیسائی۔ قدیم ہے +
محقق۔ جب قدیم ہے تو دُنیا کی علّت مادی قدیم ہوئی۔ پھر نیستی سے ہستی کیوں مانتے ہو
عیسائی۔ پیدائش عالم سے پیشتر سوائے خدا کے اور کوئی شے نہ تھی +
محقق۔ اگر نہ تھی۔ تو یہ جہان کہاں سے پیدا ہوا؟ اور خدا کی قدرت جوہر ہے۔ یا
عرض؟ اگر جوہر ہے۔ تو خدا کے علاوہ دوسری شے کا ہونا ثابت ہو گیا۔ اگر عرض ہے تو ع
سے جوہر کبھی نہیں بن سکتا۔ جیسے کہ شکل سے آگ اور ذائقہ سے پانی کبھی نہیں بن سکتا
اور اگر خدا سے ہی دُنیا بنی ہوئی ہوتی۔ تو خدا کی مانند وصف عمل اور فطرت والی ہوتی۔ ا
کے وصف عمل فطرت کی مانند نہ ہونے سے یہی تحقیق ہے۔ کہ خدا سے نہیں بنی۔ بلکہ
دُنیا علّتِ مادی (ذرّات وغیرہ بے جان چیز) سے بنی ہے۔ دُنیا کی پیدائش کا حال
جو وید وغیرہ شاستروں میں درج ہے۔ وُہی قابل تسلیم ہے۔ جس سے واضح ہو
ہے۔ کہ ایشور دُنیا کی علّت فاعلی ہے +

اگر آدم کی اندرونی صورت رُوح کی ہے۔ اور بیرونی انسان کی۔ تو کیا ویسی ہی شکل
کی ہے؟ کیونکہ جب آدم خدا کی مانند بنایا گیا۔ تو خدا آدم کی مانند ضرور ہونا چاہئے۔ (۷)
(۵) اور خداوند خدا نے زمین کی خاک سے آدم کو بنایا۔ اور اُسکے نتھنوں میں زندگی کا
پھونکا۔ سو آدم جیتی جان ہوا۔ اور خداوند خدا نے عدن میں پورب کی طرف ایک باغ ل
اور آدم کو جسے اس نے بنایا تھا۔ وہاں رکھا۔ اور باغ کے بیچوں بیچ زندگی کے درخت
اور نیک و بد کی پہچان کے درخت کو زمین سے اُگایا (باب ۲۔ آیت ۷-۸-۹)
محقق۔ جب خدا نے عدن میں باغ بناکر اس میں آدم کو رکھا۔ تب کیا خدا نہیں جا
تھا۔ کہ اس کو پھر یہاں سے نکالنا پڑیگا۔ اور جب خدا نے آدم کو خاک سے بنایا۔ تو خ
کی صورت پر تو نہ ہوا۔ اور اگر ہوا ہے۔ تو خدا بھی خاک سے بنا ہوگا؟ جب

جب وہ درخت عقل کے دینے اور دائمی زندگی کے بخشنے والا تھا۔ تو اسکے پھل کھانے سے کیوں منع کیا؟ اور
اگر منع کیا تو خدا جھوٹا اور بہکانیوالا ٹھیرا۔ کیونکہ اس درخت کے پھل انسان کو علم اور سکھ کے دینے والے تھے
اور بے علمی اور موت کے دینے والے نہیں تھے۔ جب خدا نے پھل کھانے سے منع کیا۔ تو اس درخت کو کیوں
پیدا کیا تھا؟ اگر اپنے لئے کیا تو کیا آپ علم اور موت کی خاصیت رکھنے والا تھا؟ اگر دوسروں کے لیے پیدا
کیا۔ تو پھل کھانے سے کچھ بھی قصور نہ ہوا۔ اور آج کل کوئی بھی درخت علم دینے والا اور موت سے بچانیوالا
دیکھنے میں نہیں آتا۔ کیا خدا نے اسکا تخم ہی نیست و نابود کر دیا ہے۔ اگر ایسی باتوں کے کرنیوالا انسان
فریبی اور مکار ہوتا ہے تو خدا ویسا کیوں نہیں ہوا۔ کیونکہ اگر کوئی دوسرے سے مکاری کریگا۔
تو وہ فریبی مکار کیوں نہ ہوگا؟ اور جن تینوں کو لعنت دی وہ بلا قصور تھے۔ تو پھر کیا وہ خدا
غیر منصف نہ ہوا؟ اور یہ لعنت خدا پر ہونی چاہیئے تھی۔ کیونکہ اس نے جھوٹ بولا اور انکو بہکایا
یہ فلسفی تو دیکھو۔ کیا بغیر درد کے وضع حمل ہو سکتا اور بچہ پیدا ہو سکتا تھا؟ اور بغیر محنت
کے کوئی اپنی روزی کما سکتا ہے؟ کیا پہلے کانٹے دار درخت نہ تھے۔ اور جبکہ خدا کے حکم
سے سب آدمیوں کیواسطے نباتات کا کھانا لازم ہے۔ تو دوسرے مقام پر بائبل میں
جو گوشت کا کھانا لکھا ہے۔ وہ تحریر جھوٹی کیوں نہیں؟ اور اگر وہ (تحریر) سچی ہے تو یہ جھوٹی
ہے جب آدم کا کچھ بھی قصور ثابت نہیں ہوتا۔ تو عیسائی لوگ کیوں بنی نوع انسان کو آدم کی
اولاد ہونیکی وجہ سے گنہگار ٹھیراتے ہیں؟ بھلا ایسی کتاب اور ایسے خدا کو کبھی عقلمند تسلیم کر سکتے ہیں؟

(۸) اور خداوند خدا نے کہا دیکھو انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا۔ اور
اب ایسا نہ ہو کہ اپنا ہاتھ بڑھاوے اور زندگی کے درخت سے بھی کچھ لیوے اور کھاوے اور
ہمیشہ جیتا رہے۔ چنانچہ اس نے آدم کو نکال دیا اور باغ عدن کے پورب کیطرف کروبیوں کو چمکتی
تلوار کیساتھ جو چاروں طرف پھرتی تھی مقرر کیا۔ کہ زندگی کے درخت کی راہ کی نگہبانی کریں۔
(پیدائش باب ۳۔ آیت ۲۲ و ۲۴)

محقق۔ بھلا خدا کو ایسا حسد کیوں ہوا؟ اور ایسا شک کیوں گزرا۔ کہ وہ علم میں ہمارے برابر
ہو گیا؟ کیا یہ بری بات ہوئی؟ یہ شک ہی کیوں گزرا؟ جبکہ خدا کے برابر کبھی کوئی نہیں ہو سکتا
لیکن اس تحریر سے یہ بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ وہ خدا نہیں تھا۔ بلکہ کوئی خاص آدمی
تھا۔ بائبل میں جہاں کہیں خدا کا ذکر آتا ہے۔ وہ انسان کے ذکر کی مانند ہی پایا جاتا ہے
اب دیکھئے آدم کے علم کی ترقی پر خدا کو کتنا دکھ (رنج) ہوا۔ مزید براں دائمی زندگی کے

اور عورت نے سانپ سے کہا کہ باغ کے درختوں کا پھل تو ہم کھاتے ہیں۔ مگر اس درخت کے پھل کو جو باغ کے بیچوں بیچ ہے۔ خدا نے کہا کہ تم اُس سے نہ کھانا نہ اُسے چھونا ایسا نہ ہو کہ مر جاؤ تب سانپ نے عورت سے کہا کہ تم ہرگز نہ مروگے۔ کیونکہ خدا جانتا ہے کہ جس دن اُسے کھاؤگے۔ تمہاری آنکھیں کھُل جائینگی۔ اور تم خدا کی مانند نیک و بد کے جاننے والے ہوگے۔ اور عورت نے جو دیکھا۔ کہ وہ درخت کھانے میں اچھا اور دیکھنے میں خوشنما اور عقل بخشنے میں خوب ہے تو اُسکے پھل میں سے لیا اور کھایا اور اپنے خصم کو بھی دیا۔ اور اس نے کھایا۔ تب دونوں کی آنکھیں کھُل گئیں۔ اور اُنہیں معلوم ہوا۔ کہ ہم ننگے ہیں۔ اور اُنہوں نے انجیر کے پتوں کو سی کے اپنے لئے لنگیاں بنائیں۔ اور خداوند خدا نے سانپ سے کہا کہ چونکہ تو نے یہ کیا ہے۔ اس لئے تو سب مویشیوں اور میدان کے سب جانوروں سے زیادہ ملعون ہوا۔ تو اپنے پیٹ کے بل چلیگا۔ اور عمر بھر خاک کھائیگا۔ اور میں تیرے اور عورت کے اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالونگا۔ وہ تیرے سر کو کچلیگی۔ اور تو اسکی ایڑی کو کاٹیگا۔ اُسنے عورت سے کہا۔ کہ میں تیرے حمل اور اس میں تیرے صدمہ کو بہت بڑھاؤنگا۔ اور تو درد سے بچے جنیگی۔ اور اپنے خاوند کی طرف تیرا شوق ہوگا۔ اور وہ تجھ پر حکومت کریگا۔ اور آدم سے کہا۔ چونکہ تو نے اپنی جورو کی بات سُنی اور اس درخت سے کھایا جسکی بابت میں نے تجھے حکم کیا کہ اس سے مت کھانا۔ اس لئے زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی اور تکلیف کے ساتھ تو اپنی عمر بھر اُس سے کھائیگا۔ اور وہ تیرے لئے کانٹے اور اونٹ کٹارے اُگائیگی۔ اور تو کھیت کا ساگ پات کھائیگا (۶) پیدائش۔ باب ۳۔ آیت ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸ *

محقق۔ عیسائیوں کا خدا علیم کل ہوتا تو اس شریر سانپ یعنی شیطان کو کیوں بنایا؟ اب چونکہ اُس نے پیدا کردیا۔ اسلئے خدا ہی قصوروار ہے۔ کیونکہ اگر وہ اس کو موذی کو نہ بناتا۔ تو وہ ایذا پہنچاتا۔ اور وہ پچھلا جنم نہیں رکھتا تھا۔ پھر بلا قصور اس کو گنہگار کیوں پیدا کیا؟ اور سچ پوچھو۔ تو وہ سانپ نہیں تھا۔ بلکہ انسان تھا۔ کیونکہ انسان نہ ہوتا۔ تو انسان کی زبان کیونکر بول سکتا؟ اور جو آپ جھوٹا ہو اور دوسرے کو جھوٹ میں چلائے۔ اُسکو شیطان کہنا چاہئے۔ لیکن یہاں شیطان سچا تھا۔ اور اسی وجہ سے اُس نے اس عورت کو نہیں بہکایا بلکہ سچ سچ کہہ دیا اور خدا نے آدم اور حوا سے جھوٹ کہا۔ کہ اسکے کھانے سے تم مرجاؤگے

تھے۔ اور خداوند نے دیکھا۔ کہ زمین پر انسانکی بدی بہت بڑھ گئی ہے اور اُسکے دلی فکرو خیال ر
بروز صرف بدہی ہوتے ہیں۔ تب خداوند زمین پر انسان کو پیدا کرنیسے پچھتایا۔ اور نہایت
دلگیر ہوا۔ اور خداوند نے کہا کہ انسان کو جسے میں نے پیدا کیا روئے زمین پر سے مٹا ڈالو
نسان کو اور حیوان کو بھی اور کیڑے مکوڑے اور آسمان کے پرندوں تک کو بھی۔ کیونکہ
میں ان کے بنانے سے پچھتاتا ہوں۔ (پیدائش باب ششم آیت ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷
محقق۔ عیسائیوں سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ خدا کے بیٹے۔ خدا کی جورو۔ ساس سسر۔ سا
اور رشتہ دار کون ہیں؟ کیونکہ اب تو آدمیوں کی لڑکیوں کے ساتھ شادی ہونے سے خدا ان
سمبندھی بن گیا۔ اور ان سے جو پیدا ہوئے وے بیٹے اور پوتے ہوئے۔ کیا ایسی بات خدا
اور کلام کی ہو سکتی ہے؟ (بلکہ اس سے تو) یہ ثابت ہوتا ہے کہ اُن جنگلی آدمیوں کی تصنیف
ہے۔ خدا کی نہیں۔ جو علیم کل نہ ہو۔ اور نہ آئندہ کی بات جانے وہ انسان ہے۔ کیا جب د
پیدا کی تھی۔ تب ایسا نہیں جانتا تھا۔ کہ آئندہ آدمی بدکار ہونگے؟ اور پچھتانا دلگیر ہونا بھو
سے کام کرکے بعد ازاں پچھتانا اس قسم کی باتیں انجیلی خدا پر ہی عائد ہو سکتی ہیں۔ انجیلی خ
پورا عالم اور یوگی بھی نہیں تھا۔ ورنہ شانتی اور گیان (علم معرفت) کے ذریعہ غم سے علیح
ہو سکتا تھا۔ بھلا کیا چرند پرند بھی بدکار ہو گئے؟ اگر وہ خدا علیم کل ہوتا۔ تو ایسا دکھ
کیوں ہوتا؟ پس ثابت ہوا کہ نہ وہ خدا ہے۔ نہ یہ خدا کا کلام ہو سکتا ہے جیسا وید میں
بیان کیا گیا ہے کہ ایشور سب گناہ۔ رنج و تکلیف غم وغیرہ سے مبرا اور ہستی مطلق علیم مطلق۔ راحت
مطلق ہے۔ اُسکو اگر عیسائی لوگ مانتے یا اب بھی مانیں تو اپنی انسانی زندگی کا مقصد پورا کر سکی

(۱۳) اس کشتی کی لمبائی تین سو ہاتھ اور اسکی چوڑائی پچاس ہاتھ اور اسکی اونچائی تیس ہاتھ
کی ہو۔ تو کشتی میں جائیگا۔ تو اور تیرے بیٹے اور تیری جورو اور تیرے بیٹوں کی جوروئیں تیرے
ساتھ اور سب جانوروں میں سے ہر جنس کے دو دو اپنے ساتھ کشتی میں لے۔ کہ وے تیرے ساتھ جیتے
رہیں نر اور مادہ ہوں اور پرندوں میں سے ہر ایک جنس کے اور چرندوں میں سے ہر ایک جنس
کے اور زمین کے سارے رینگنے والے جانوروں میں سے ہر ایک جنس کے دو دو۔ ان سب میں سے
تیرے پاس اپنی اپنی جان بچانے آویں اور تو اپنے پاس ہر طرح کی خوراک کی چیزیں جو کھا
میں آتی ہیں لے کر اپنے پاس جمع کر لے۔ وہ تیری اور ان کی خوراک ہوگی۔ اور نوح نے
ایسا ہی کیا۔ (پیدائش باب ششم۔ آیت ۱۵-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲)

جنت کے پھل کھانے پر (خدانے) کتنا حسد کیا۔ اور اول ہی جب اسکو باغ میں رکھا تب اسکو آئندہ کا علم نہیں تھا۔ کہ اُسکو پھر نکالنا پڑیگا۔ اسلئے بائیبلی خدا علیم کل نہیں تھا۔ اور چمکتی ہوئی تلوار کا پہرہ مقرر کیا۔ یہ بھی انسان کا کام ہے۔ خدا کا نہیں + (۸)

۹) چند روز کے بعد یوں ہوا۔ کہ قائن اپنے کھیت کی پیداوار میں سے خداوند کیواسطے نذر لایا۔ اور ہابل بھی اپنی پہلوٹھی اور موٹی بھیڑ بکریوں میں سے لایا اور خداوند نے ہابل کو اور اس کی نذر کو قبول کیا۔ پر قائن اور اُسکی نذر کو قبول نہ کیا۔ اسلئے قائن نہایت غصہ اور ترش رو ہوا۔ اور خداوند نے قائن سے کہا۔ تجھے کیوں غصہ آیا اور اپنا منہ کیوں بگاڑا؟ (پیدائش باب ۴ آیت ۳-۴-۵-۶)

محقق۔ اگر خدا گوشت خور نہ ہوتا تو بھیڑ کی نذر نہ لیتا اور ہابل کی عزت اور قائن اور اس کی نذر کی بے قدری کیوں کرتا؟ اور ایسا جھگڑا بپا کرنیکا موجب اور ہابل کی موت کا باعث بھی خدا ہی ہوا۔ اور جس طرح باہم آدمی ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہیں۔ ویسے ہی انجیلی خدا کرتا ہے۔ باغ میں آنا جانا اور اُسکا بنانا بھی آدمیوں کا کام ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ بائیبل انسان کی بنائی ہوئی ہے۔ خدا کی نہیں۔ (۹)

۱۰) تب خداوند نے قائن سے کہا۔ کہ تیرا بھائی ہابل کہاں ہے؟ وہ بولا میں نہیں جانتا۔ کیا میں اپنے بھائی کا نگہبان ہوں؟ پھر اُس نے کہا۔ کہ تو نے کیا کیا۔ تیرے بھائی کا خون زمین سے مجھکو پکارتا ہے۔ اور اب تو زمین سے لعنتی ہوا۔ (پیدائش باب ۴ آیت ۹-۱۰-۱۱)

محقق۔ کیا خدا قائن سے دریافت کئے بغیر ہابل کا حال نہیں جانتا تھا؟ اور کیا کبھی خون زمین سے کسی کو پکار سکتا ہے۔ یہ سب باتیں بے علموں کی ہیں۔ اس لئے یہ کتاب نہ خدا اور نہ عالم کی بنائی ہوئی ہو سکتی ہے۔ (۱۰)

۱۱) اور متوسلح کی پیدائش کے بعد حنوک تین سو برس خدا کے ساتھ ساتھ چلا تھا۔ (پیدائش ۵/۲۲)

محقق۔ بھلا اگر بائیبلی خدا انسان نہ ہوتا۔ تو حنوک کیساتھ ساتھ کیسے چلتا؟ اس لئے جو وید میں کہا گیا ہے کہ ایشور غیر مجسم و بے شکل ہے۔ اسی کو عیسائی خدا مانیں تو انکی بہتری ہو (۱۱)

۱۲) اور اُن سے بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ تو خدا کے بیٹوں نے آدمیوں کی بیٹیوں کو دیکھا۔ کہ وہ خوبصورت ہیں اور ان سبھوں میں سے جسے جو پسند آئیں اپنے لئے جورو ئیں لیں۔ اُن دنوں میں زمین پر دیو (جن) جبار تھے۔ اور بعد اسکے بھی کہ خدا کے بیٹے آدمیوں کی بیٹیوں کے پاس گئے۔ تو اُن سے لڑکے پیدا ہوئے۔ یہ وہ زبردست تھے۔ جو قدیم سے نامور اشخاص

رسان بھی اسی نے بنایا ہے۔ تو پھر انجیلی خدا بیرحم ہونیکی وجہ سے گنہگار کیوں نہیں؟ (۱۵)
(۱۶) اور تمام زمین پر ایک ہی زبان اور ایک ہی بولی تھی۔ پھر اُنہوں نے کہا۔ کہ آؤ ہم اپنے واسطے ایک شہر بناویں۔ اور ایک بُرج جس کی چوٹی آسمان تک پہنچے۔ اور یہاں اپنا نام کریں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تمام روئے زمین پر پریشان ہو جاویں۔ اور خداوند اس شہر اور بُرج کو جسے بنی آدم بناتے تھے۔ دیکھنے نیچے اُترا۔ اور خداوند نے کہا۔ دیکھو یہ لوگ ایک ہی ہیں اور ان سب کی ایک ہی بولی ہے۔ اب وے یہ کرنے لگے۔ سو یہ جس کام کا ارادہ رکھینگے۔ اُس سے نہ رُک سکینگے۔ آؤ ہم اُتریں۔ اور ہم اُنکی بولی میں اختلاف ڈالیں۔ تاکہ وے ایک دُوسرے کی بات نہ سمجھیں۔ تب خدا نے انکو وہاں سے تمام روئے زمین پر پراگندہ کیا۔ سو وے اُس شہر کے بنانے سے باز رہے (باب ۱۱۔ آیت ۱ و ۴ تا ۸)

محقق۔ جب تمام روئے زمین پر ایک ہی بولی بولی جاتی ہوگی۔ تب تمام لوگوں کو باہم نہایت خوشی حاصل ہوتی ہوگی۔ لیکن کیا کیا جائے۔ کہ انجیلی حاسد خدا نے سب کی زبان خلط ملط کر کے سب کا ستیاناس کر دیا۔ اُس نے یہ بڑا گناہ کیا۔ کیا یہ شیطان کے کام سے بھی بُرا کام نہیں ہے؟ اور اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بائبلی خدا کوہ سینا وغیرہ پر رہتا تھا۔ اور انسان کی ترقی کا بھی خواہاں نہیں تھا۔ بےعلم کے سوائے بھلا ایسی باتیں کون کر سکتا ہے؟ پھر یہ کتاب کیونکر خدا کا کلام ہو سکتی ہے؟ (۱۶)

(۱۷) تب اُس نے اپنی جورو سری کو کہا کہ دیکھ میں جانتا ہوں۔ کہ تو دیکھنے میں خوبصورت عورت ہے۔ اور یوں ہوگا۔ کہ مصری تجھے دیکھ کے کہینگے۔ کہ یہ اُسکی جورو ہے۔ سو مجھ کو مار ڈالینگے اور تجھ کو جیتا رکھیں گے۔ تو کہیو۔ کہ میں اس کی بہن ہوں۔ تاکہ تیرے سبب سے میری خیر ہو۔ اور میری جان تیرے وسیلے سے سلامت رہے۔ (باب ۱۲۔ آیت ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳)

محقق۔ دیکھئے ابراہیم عیسائیوں اور مسلمانوں کا بڑا مشہور پیغمبر ہے کیا اسکے اعمال دروغگوئی وغیرہ بُرے نہیں؟ بھلا جن کے ایسے پیغمبر ہوں۔ اُنکو علم اور بہبودی راستہ کیونکر مل سکتا ہے؟ (۱۷)

(۱۸) پھر خدا نے ابراہیم سے کہا۔ کہ اور تیرے بعد تیری نسل پُشت در پُشت میرے عہد کو نگاہ رکھیں اور میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ہے۔ جسے تم یاد رکھو۔ سو یہ ہے۔ کہ تم میں سے ہر ایک کے بیٹے کا ختنہ کیا جائے اور تم اپنے بدن کی کھال کا ختنہ کرو۔ اور یہ اس عہد کا نشان ہوگا۔ جو میرے اور تمہارے درمیان ہے۔ تمہاری پُشت در پُشت ہر لڑکے کا جب وہ آٹھ روز کا ہو ختنہ کیا جائیگا خواہ گھر کا پیدا ہوا ہو۔ خواہ پردیسی سے

محقق - بھلا کوئی بھی عالم ایسے علم کے خلاف ناممکن باتوں کے کہنے والے کو خدا مان سکتا ہے۔ کیونکہ اتنی لمبی چوڑی اونچی کشتی میں ہاتھی، ہتھنی اونٹ - اونٹنی وغیرہ کروڑہا جاندار اور اُن کے کھانے پینے کی چیزیں بمعہ کل خاندانوں کے سما سکتی ہیں؟ ظاہر ہے - کہ یہ انسان کی بنائی ہوئی کتاب ہے - اور جس نے یہ باتیں تحریر کی ہیں - وہ عالم بھی نہ تھا - (۱۳)

(۱۴) تب نوح نے خداوند کے لئے ایک ویدی بنائی [1] - اور سارے پاک چرندوں اور پاک پرندوں میں سے لیکر اس مذبح پر سوختنی قربانیاں چڑھائیاں اور خداوند نے خوشنودی کی بُو سونگھی اور خداوند نے اپنے دل میں کہا - کہ انسان کے لئے میں زمین کو پھر کبھی لعنت نہ کرونگا - اس لئے کہ انسان کے دل کا خیال لڑکپن سے بُرا ہے - اور جیسا کہ میں نے کہا ہے - سارے جانداروں کو نہ مارونگا - (باب ہشتم آیت ۲۰ و ۲۱)

محقق - قربانگاہ (ویدی) کے بنانے اور سوختنی قربانیاں چڑھانے (ہوم کرنے) کا ذکر ہونے سے یہ ثابت ہوتا ہے - کہ یہ باتیں ویدوں سے بائیبل میں گئی ہیں - کیا خدا کا ناک بھی ہے - کہ جس سے اُس نے خوشبو سونگھی؟ کیا انجیلی خدا انسان کی طرح کم عقل نہیں ہے - کہ کبھی لعنت کرتا ہے - اور کبھی پچھتاتا ہے - کبھی کہتا ہے کہ لعنت نہ کرونگا (جب) پہلے لعنت کی تھی - تو پھر بھی کریگا - پہلے سب کو مار ڈالا اور اب کہتا ہے کہ کبھی نہ مارونگا - یہ باتیں سب لڑکوں کی سی ہیں خدا کی نہیں اور نہ کسی عالم کی - کیونکہ عالم کا قول اور ارادہ پختہ ہوتا ہے (۱۴)

(۱۵) اور خدا نے نُوح اور اُس کے بیٹوں کو برکت دی اور انہیں کہا - سب جیتے جیتے جانور تمہارے کھانے کے واسطے ہیں - میں نے ان سب کو نباتات کی مانند تمہیں دیا - مگر تم گوشت کو جو کہ لہو کے ساتھ کہ اس کی جان ہے مت کھانا (پیدائش باب ۹ - آیت ۱-۳-۴)

محقق - کیا ایک کی جان کو تکلیف دیکر دُوسروں کو آرام پہنچانے سے بائیبل کا خدا بیرحم ثابت نہیں ہوتا؟ اگر والدین ایک لڑکے کو مروا کر دُوسرے کو کھلا دیویں - تو کیا وہ سخت گنہگار نہ ہونگے؟ اسی طرح کی یہ بات ہے - کیونکہ خدا کے نزدیک سب جاندار اس کے بیٹوں کی مانند ہیں - ایسا نہ ہونے سے انجیلی خدا مثل قصاب کے کام کرتا ہے اور اگر سب انسانوں کو ایذا

[1] مذبح۔ مگر بائیبل میں ان باتوں کو غلط پیرایہ میں بیان کیا ہے - کیونکہ ویدوں میں جانوروں کو مار کر ہوم کرنا نہیں لکھا - بلکہ طاقت و خوشبو دینے والی بیماریوں کو رفع کرنے والی چیزوں سے ہوم کرنا لکھا ہے - (مترجم)

محقق۔ صاحبان دیکھئے۔ جن کا خدا بچھڑے کا گوشت کھائے۔ تو وہ خود اسکی پرستش کرنے والے گائے بچھڑے غیرہ جانوروں کو کیونکر چھوڑ سکتے ہیں؟ جسکو کچھ رحم نہ ہو اور گوشت کھانے کیلئے بیچین رہے۔ وہ بجز قصاب کے خدا کبھی ہوسکتا ہے؟ اور خدا کے ساتھ دو آدمی نامعلوم کون تھے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنگلی آدمیوں کا ایک گروہ ہوگا۔ اور جو اُن کا سردار تھا۔ اُسکا نام بائیبل نے خدا رکھا ہے۔ انہیں باتوں کی وجہ سے عقلمند لوگ انکی کتاب کو خدا کی بنائی ہوئی نہیں مان سکتے اور نہ ایسے خدا کو سچا سمجھتے ہیں۔ (۲۰)

(۲۱) پھر خداوند نے ابراہیم سے کہا۔ کہ سرہ یہ کہکر کیوں ہنسی کہ میں تو بوڑھیا ہوگئی ہوں۔ کیا سچ مچ اولاد جنوں گی۔ کیا خدا کے نزدیک کوئی بات مشکل ہے (باب ۱۸۔ آیت ۱۳-۱۴)

محقق۔ اب دیکھئے انجیلی خدا کا تماشا کہ لڑکوں یا عورتوں کی مانند چڑنا یا طعن دیتا ہے۔ (۲۱)

(۲۲) تب خداوند نے سدوم اور عمورہ پر گندھک اور آگ خداوند کیطرف سے آسمان پر سے برسائی۔ اُس نے ان شہروں کو اور اس سارے میدان کو، اور اُن شہروں کے سب رہنے والوں کو اور جو کچھ زمین پر اُگتا تھا۔ اُلٹا دیا (باب ۱۹، آیت ۲۴-۲۵)

محقق۔ اب یہ بھی تماشہ بائیبل کے خدا کا دیکھئے۔ کہ جس کو بچوں وغیرہ پر بھی رحم نہ آیا۔ کیا وے سب ہی گنہگار تھے کہ انہیں زمین اُلٹا کر دبا مارا؟ یہ بات انصاف رحم۔ اور دانائی سے بعید ہے۔ جن کا خدا ایسے کام کرتا ہے اُس کے عابد کیوں نہ کریں گے۔ (۲۲)

(۲۳) آؤ ہم اپنے باپ کو مے (شراب) پلاویں اور اُس سے ہمبستر ہوویں تاکہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں۔ سو اُنہوں نے اُسی رات اپنے باپ کو شراب پلائی اور پلوٹھی اندر گئی اور اپنے باپ سے ہمبستر ہوئی۔ ہم آج رات بھی اس کو شراب پلاویں اور تو بھی اس سے جاکر ہمبستر ہو۔ سو لوط کی دونو بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہوئیں۔ (پیدائش باب ۱۹ آیت ۳۲-۳۳-۳۴-۳۶)

محقق دیکھئے باپ بیٹی بھی جس شراب نوشی کے نشہ میں بدفعلی کرنے سے نہ بچ سکے اس شراب خانہ خراب کو جو عیسائی وغیرہ پیتے ہیں۔ تو ان کی خرابی کا کیا ٹھکانہ ہے۔ اس لئے شریف آدمیوں کو شراب نوشی کا نام بھی نہ لینا چاہئے (۲۳)

(۲۴) اور خداوند نے جیسا کہ اُس نے فرمایا تھا۔ سرہ پر نظر کی۔ اور خداوند نے جیسا کہ کہا تھا۔ سرہ کے لئے کیا۔ چنانچہ سرہ حاملہ ہوئی (باب ۲۱۔ آیت ۱-۲)

خرید اہو جو تیری نسل نہیں۔ لازم ہے۔ کہ تیری خانہ زاد اور تیرے زرخرید کا ختنہ کیا جاوے اور میرا عہد تمہارے جسموں میں ہمیشہ کیلئے عہد ہوگا۔ اور وہ فرزند نرینہ جس کا ختنہ نہیں ہوا وہی شخص اپنے لوگوں میں سے کٹ جائے کہ اُس نے میرا عہد توڑا (باب ۱۷۔ آیت ۹ تا ۱۴)

محقق : دیکھئے خدا کا اُلٹا حکم۔ اگر ختنہ کرنا خدا کو منظور ہوتا۔ تو ابتدائے عالم میں اس چمڑے کو پیدا ہی نہ کرتا۔ اور یہ بغرض حفاظت بنایا گیا ہے۔ جیسے کہ آنکھ کی پلک ہے۔ چونکہ وہ جائے پوشیدہ نہایت نازک ہے اس لئے اگر اس پر چمڑہ نہ ہو۔ تو ایک چیونٹی کے کاٹنے اور قدرے چوٹ لگنے سے بہت تکلیف ہو۔ اور پیشاب کرنیکے بعد پیشاب کی بوندکپڑوں پر لگے ان باتوں کے لحاظ سے یہ ختنہ کرنا بُرا ہے۔ اور اب عیسائی لوگ اس حکم کی تعمیل کیوں نہیں کرتے یہ حکم ہمیشہ کیلئے ہے۔ اسکی تعمیل نہ کرنے سے عیسیٰ کی شہادت کہ قانون کی کتاب کا ایک نقطہ بھی جھوٹا نہیں جھوٹی ہو گئی۔ اس پر عیسائی لوگ کچھ بھی غور نہیں کرتے + (۱۸)

(۱۹) اور جب خدا ابراہیم سے باتیں کر چکا۔ تب خدا اُسکے پاس سے اوپر گیا۔ (باب ۱۷۔ آیت ۲۲)

محقق - اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ خدا مثل انسان یا پرند کے تھا۔ کہ اوپر سے نیچے اور نیچے سے اُوپر آتا جاتا تھا۔ یا وہ کسی شعبدہ باز آدمی کی مانند ہوگا۔ (۱۹)

(۲۰) پھر خداوند ممرے کے بلوطوں میں سے نظر آیا۔ اور وہ دن کو گرمی کے وقت اپنے خیمے کے دروازہ پر بیٹھا تھا۔ اور اُس نے اپنی آنکھیں اُٹھا کے نظر کی اور کیا دیکھا کہ تین مرد اس کے پاس کھڑے ہیں۔ وہ انہیں دیکھ کر خیمے کے دروازے سے اُنکے ملنے کو دوڑا۔ اور زمین تک اُن کے آگے جھکا۔ اور بولا کہ اے خداوند اگر مجھ پر تیری مہربانی ہے۔ تو اپنے بندہ کے پاس سے کہیں چلے نہ جائیے۔ خواہش ہو۔ تو تھوڑا سا پانی لایا جاوے اور آپ اپنے پاؤں دھو کر اس درخت کے نیچے آرام کیجئے۔ میں تھوڑی روٹی لاتا ہوں۔ تازہ دم ہو جئے۔ بعد اس کے آگے جائیگا۔ کیونکہ آپ اسی لئے اپنے بندے کے یہاں آئے ہیں تب اُنہوں نے کہا۔ کہ یوں ہی کر۔ جیسا کہ تو نے کہا اور ابراہیم خیمہ میں سارہ کے پاس دوڑا گیا اور کہا تین پیمانہ عمدہ آٹا لے کے جلد گوندھ کے پھلکے پکا۔ اور ابراہیم گلہ کی طرف دوڑا۔ اور ایک موٹا تازہ بچھڑا لا کر ایک جوان کو دیا اور اُس نے جلد اُسے تیار کیا۔ پھر اُس نے گھی دُودھ اور اس بچھڑا کو جو اُس نے پکوایا تھا۔ لیکے ان کے سامنے رکھا اور آپ اُن کیسامنے درخت کے نیچے کھڑا رہا۔ اور اُنہوں نے کھایا۔ (باب ۱۸۔ آیت ۱ سے ۸ تک)

محقق۔ مُردے دفن کرنے سے دُنیا کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔ کیونکہ وہ سڑ کر ہوا کو بدبودار کردیتے ہیں۔ اور اس بدبُو سے بیماری پھیلتی ہے۔

سوال۔ دیکھو جس سے محبت ہو اُسے جلانا اچھا نہیں۔ اور دفن کرنا تو گویا اُس کو سُلا دینا ہے۔ اس لئے مُردے دفن کرنے چاہئیں۔

جواب۔ اگر مُردے سے محبت کرتے ہو تو اپنے گھر میں ہی کیوں نہیں رکھ لیتے۔ اور دفن بھی کیوں کرتے ہو؟ جس رُوح سے محبت تھی۔ وہ تو نکل گئی۔ اب بدبُودار مٹی سے کیا محبت اور اگر محبت کرتے ہو۔ تو زمین میں کیوں دفن کرتے ہو؟ کیونکہ اگر کوئی کسی سے کہے۔ کہ تجھے زمین میں گاڑ دیویں۔ تو وہ سُن کر ہرگز خوش نہ ہوگا۔ اُسکے منہ آنکھ اور جسم پر خاک۔ دھُوں۔ پتھر۔ اینٹ۔ چونہ ڈالنا چھاتی پر پتھر رکھنا کونسی محبت کا کام ہے؟ اور صندوق میں ڈال کر دفن کرنے سے زیادہ بدبُو پیدا ہوتی ہے۔ جو کہ زمین سے نکل کر ہوا کو گندہ اور کثیف کرکے سخت بیماریاں پیدا کرتی ہے ✤

دوم یہ کہ ایک مُردہ کے لئے کم از کم چھ ہاتھ لمبی اور چار ہاتھ چوڑی زمین درکار ہے اس حساب سے سو ہزار لاکھ یا کروڑوں آدمیوں کیلئے کس قدر زمین بے فائدہ رُک جاتی ہے۔ نہ وہ کھیت نہ باغیچہ اور نہ آبادی کے کام آسکتی ہے۔ اسلئے مُردے کا دفن کرنا سب سے بُرا ہے۔ مُردہ کو پانی میں بہا دینا اُس کی نسبت کچھ کم بُرا ہے کیونکہ اُسے دریائی جانور اُسی وقت چیر پھاڑ کر کھا جاتے ہیں۔ مگر جو ہڈی یا فضلہ پانی میں رہ جاتا ہے۔ وہ سڑ کر جہان کو نقصان پہنچاتا ہے۔ مُردہ کو جنگل میں چھوڑ آنا اُس کی نسبت کچھ کم خراب ہے۔ کیونکہ اس کا گوشت خور حیوان و پرند نوچ کر کھا جائینگے۔ تاہم اُس کی ہڈیوں کی رطوبت و غلاظت سڑ کر جس قدر بدبُو پھیلائیگی۔ اُسی قدر دُنیا کو نقصان پہنچیگا۔ اور مُردہ جلا دینا تو سب سے بہتر ہے۔ کیونکہ سب اشیاء ذرہ ذرہ ہوکر ہوا میں منتشر ہو جاتی ہیں ✤

سوال۔ جلانے سے بھی بدبُو پھیلتی ہے ✤

جواب۔ اگر بے قاعدہ جلا دیں۔ تو تھوڑی سی پھیلتی ہیں لیکن دفن کرنے وغیرہ سے بہت کم اور باقاعدہ جیسا کہ وید میں لکھا ہے۔ مُردہ جلائیں تو کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ مُردہ کیلئے تین ہاتھ گہری اور ساڑھے تین ہاتھ چوڑی۔ پانچ ہاتھ لمبی بیدی

محقق۔ غور کیجئے۔ کہ سرہ ملاقات ہوتے ہی کیسے حاملہ ہوگئی؟ اس میں کچھ راز ہے۔ کیا سوائے خدا اور سرہ کے تیسرا کوئی حمل ٹھیرنے کا ذریعہ موجود تھا؟ ایسا ظاہر ہوتا ہے۔ کہ سرہ اُس خدا کی عنایت سے حاملہ ہوئی (۲۴)

(۲۵) تب ابراہام نے صبح سویرے اُٹھ کر روٹی اور پانی کی ایک مشک لی اور ہاجرہ کے کندھے پر اس کو دھر دیا۔ اور لڑکے کو بھی اس کو سونپ کر اُسے رخصت کیا۔ وہ روانہ ہوئی۔ تب اُس نے لڑکے کو ایک جھاڑی کے نیچے ڈال دیا۔ اور آپ سامنے بیٹھی اور چلّا چلّا کر روئی۔ تب خداوند نے اس لڑکے کی آواز سُنی (باب ۲۱۔ آیت ۱۴-۱۵-۱۶-۱۷)

محقق۔ اب دیکھئے! انجیلی خدا کا تماشہ کہ پہلے تو سرہ کی طرفداری کر کے ہاجرہ کو وہاں سے نکلوا دیا۔ اور وہ چلّا چلّا کر روئی۔ اور پھر ہاجرہ اور اُس کے لڑکے کی آواز سُنی۔ یہ کیسی انوکھی باتیں ہیں۔ خدا کو شک گزرا ہوگا۔ کہ یہ بچہ ہی روتا ہے۔ سوائے ایک معمولی آدمی کی باتوں کے کیا یہ خدا کا کلام کبھی ہو سکتا ہے؟ اس کتاب میں چند ایک سچی باتوں کے سوائے باقی تمام غلط باتیں بھری ہوئی ہیں (۲۵)

(۲۶) ان باتوں کے بعد یوں ہوا۔ کہ خدا نے ابراہام کو آزمایا۔ اور اُسے کہا۔ اے ابراہام!... تو اپنے بیٹے ہاں اکلوتے بیٹے جسے تو پیار کرتا ہے۔ اضحاق کو لے۔ اُسے سوختنی قربانی کیلئے چڑھا۔ ... اور اُس نے اپنے بیٹے اضحاق کو باندھا۔ اور اُسے قربان گاہ میں لکڑی کے اوپر دھر دیا۔ اور ابراہام نے اپنا ہاتھ بڑھا کر چھری لی۔ کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے وہیں خداوند کے فرشتے نے اُسے آسمان سے پکارا۔ کہ اے ابراہام! اے ابراہام! وہ بولا میں حاضر ہوں۔ پھر اُس نے کہا۔ تو اپنا ہاتھ لڑکے پر مت بڑھا۔ اور اُسے کچھ مت کر۔ کہ اب میں نے جانا۔ تو خدا سے ڈرتا ہے (باب ۲۲۔ آیت ۱-۲-۹ تا ۱۲)

محقق۔ اب یہ صاف ظاہر ہوگیا۔ کہ بائیبل کا خدا محدود العقل ہے علیم کل نہیں اور ابراہیم بھی ایک سادہ لوح آدمی تھا۔ نہیں تو ایسی حرکت کیوں کرتا؟ اور اگر بائیبل کا خدا علیم کل ہوتا۔ تو اسکے آئندہ اعتقاد کو بھی ہمہ دانی سے جان لیتا۔ اس سے تحقیق ہوتا ہے کہ بائیبلی خدا ہمہ دان نہیں ہے (۲۶)

(۲۷) ہمارے قبرگاہوں میں سے سب سے اچھے قبرگاہ میں اپنے مُردہ کو گاڑ (باب ۲۳۔ آیت ۶)

اور دبیل اور جیسام اور مسماع اور دومہ اور مسّا حدر اور تیمہ اور اطور اور نفیس اور قدمہ (باب ۲۵ - آیت ۱۳ تا ۱۵)

محقق - یہ اسمٰعیل ابراہام کا بیٹا اس کی لونڈی ہاجرہ کے بطن سے تھا (۲۹)

(۳۰) میں تیرے باپ کیلئے ان سے لذیذ کھانا جیسا کہ وہ چاہتا ہے پکواؤنگی - اور تو اپنے باپ کے آگے اسے لائیو - تاکہ وہ کھاوے اور اپنے مرنے سے پیشتر تجھے برکت بخشے اور ربقہ نے اپنے بڑے لڑکے عیسو کی نفیس پوشاکیں جو گھر میں اسکے پاس تھیں لیں اور اپنے چھوٹے بیٹے یعقوب کو پہنائیں - اور بکری کے بچوں کی کھال اس کے ہاتھوں اور اس کی گردن پر جہاں بال نہ تھے لپیٹی یعقوب اپنے باپ سے بولا کہ میں عیسو ہوں تیرا پلوٹھا - جیسا تو نے مجھ سے کہا - میں نے ویسا ہی کیا - اُٹھ بیٹھئے اور میرے شکار میں سے کچھ کھائیے - تاکہ تو دل سے مجھے برکت بخشے (باب ۲۷ - آیت ۹ - ۱۰ - ۱۵ - ۱۶ - ۱۹)

محقق - تعجب ہے - کہ کس جھوٹ اور مکر و فریب کی برکت سے اولیا اور پیغمبر بنجاتے ہیں جب ایسے عیسائیوں کے پیشوا ہادئے دین ہوں تو انکے بہت بلیوں کا کیا کہنا ہے؟ (۳۰)

(۳۱) اور یعقوب صبح سویرے اُٹھا اور اس پتھر کو جسے اس نے اپنا تکیہ کیا تھا - لیکر ستون کھڑا کیا - اور اسکے سرے پر تیل ڈالا - اس مقام کا نام بیت ایل رکھا اور یہ پتھر جو میں نے ستون کھڑا کیا خدا کا گھر ہوگا - (باب ۲۸ - آیت ۱۸ - ۱۹ - ۲۲)

محقق - دیکھئے جنگلیوں کے کام! انہوں نے پتھر پوجے اور پجوائے - اس مقام کو مسلمان لوگ "بیت المقدس" کہتے ہیں - کیا یہی پتھر خدا کا گھر ہے - صرف اسی پتھر میں خدا رہتا تھا؟ واہ جی واہ! کیا کہنا؟ عیسائی لوگو! سب سے بڑے بت پرست تو تم ہی ہو - (۳۱)

(۳۲) اور خدا نے راخل کو یاد کیا - اور خدا نے اس کی سُن کے رحم کو کھولا اور وہ حاملہ ہوئی اور بیٹا جنی اور بولی کہ خدا نے مجھ سے ملامت کو دور کیا (باب ۳۰ - آیت ۲۱ - ۲۳)

محقق - واہ! الٰہی خدا! تو تو عجب ڈاکٹر ہے - عورتوں کے رحم کو کھولنے کے کون سے دوا اور دوائیاں [illegible] تھا - کہ جن سے کھولا - یہ تمام باتیں اندھا دھند ہیں (۳۲)

(۳۳) پھر خدا لابن [illegible] کے خواب میں [illegible] اور اسے [illegible] خبردار [illegible] تو یعقوب کو برا بھلا مت کہ [illegible] تو اپنے باپ کے گھر کا بہت [illegible] ہے - لیکن [illegible] تو میرے [illegible] [illegible] ہے (باب [illegible] - آیت [illegible])

جس کی سطح ڈیڑھ بالشت ڈھلوان ہو کھودنی چاہیئے۔ جسم کے وزن کے برابر گھی لینا چاہیئے اور فی سیر گھی میں ایک رتی کستوری اور ایک ماشہ کیسر ڈالنا چاہیئے۔ کم از کم آدھ من صندل ڈالے۔ زیادہ چاہے جس قدر ہو۔ اگر تگر کا فور وغیرہ اور پلاش (ڈھاک) وغیرہ کی لکڑیاں ویدی میں جمانی چاہیئیں۔ اور اُس پر مُردہ رکھ کر چاروں طرف ویدی کے اوپر مُنہ کی طرف سے ایک ایک بالشت تک بھر کر (مُردہ کو) گھی وغیرہ کی آہوتی دے کر جلانا چاہیئے۔ اگر اس طرح مُردہ جلایا جائے۔ تو بالکل بدبُو نہ پھیلے +

اسی (عمل) کا نام انیتشٹی۔ نرمیدھ اور پرش میدھ یگیہ ہے۔ اگر کوئی شخص مفلس ہو۔ تو وہ بھی بیس سیر سے کم گھی چتا میں نہ ڈالے۔ خواہ وہ گھی بھیک مانگے۔ یا اہل برادری یا سرکار سے کیوں نہ حاصل کرے۔ مُردہ اسی طرح باقاعدہ جلانا چاہیئے۔ اگر گھی وغیرہ نہ مل سکے۔ تو بھی دفن کرنے (یا پانی میں بہا دینے یا جنگل میں چھوڑ آنے) کی بجائے صرف لکڑیوں سے ہی مُردہ[1] جلائے۔ (اس حالت میں) یہی بہتر ہے۔ جلانے میں ایک یہ بھی فائدہ ہے۔ کہ ایک بسوہ بھر زمین یا ایک ویدی میں لاکھوں کروڑوں مُردے جل سکتے ہیں۔ دفن کرنے کی حالت میں جتنی زمین خراب ہو جاتی ہے۔ اتنی جلانے کی حالت میں نہیں ہوتی۔ اور قبر کے دیکھنے سے خوف بھی پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے دفن کرنا وغیرہ بالکل ممنوع ہے۔

(۲۸) خداوند میرے خاوند ابراہام کا خدا مبارک ہے۔ جس نے میرے خاوند کو اپنی رحمت اور راستی سے خالی نہ چھوڑا۔ خداوند نے مجھے میرے خاوند کے بھائیوں کے گھر کی طرف راہ دکھائی (باب ۲۴۔ آیت ۲۷)

محقق۔ کیا وہ ابراہام ہی کا خدا تھا۔ اور جس طرح آج کل بیگاری یا رہبر رہنمائی کرتے ہیں۔ ویسا ہی خدا نے بھی کیا ہوگا۔ لیکن آج کل راستہ کیوں نہیں دکھلاتا؟ اور آدمیوں سے باتیں کیوں نہیں کرتا؟ اس لئے ثابت ہوا۔ کہ ایسی باتیں خدا یا خدا کی کتاب کی کبھی نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ جنگلی آدمیوں کی ہیں (۲۸)

(۲۹) یہ اسماعیل کے بیٹوں کے نام ہیں۔ اسماعیل کا پلوٹھا نبیت اور قدار

[1] دو سال سے کم عمر کے بچوں کو مسلمانوں کی طرح دفن کر دیتے ہیں۔ یہ بھی رسم ہے۔ چھوٹے مرے ہو۔ ان کو بھی باقاعدہ جلانا ہی چاہیئے۔

شخص اپنا نام پوچھے تو دوسرا اپنا نام ہی نہ بتلائے۔ اور خدا نے اس کی نس چڑھا تو دی اور جان بچا دی۔ لیکن اگر ڈاکٹر ہوتا۔ تو ماں کی نس کو اچھا بھی کر دیتا۔ اور ایسے خدا کی عبادت سے جیسا کہ یعقوب لنگڑا رہا۔ ویسے ہی اور عابد بھی لنگڑا تے ہونگے جب تک کہ خدا کا جسم نہ ہو۔ تب تک وہ کیونکر ظاہر نظر آسکتا اور کشتی لڑ سکتا ہے؟ یہ صرف لڑکوں کا کھیل ہے۔ (۳۵)

(۳۶) اور یہودا کا پہلوٹھا خداوند کی نگاہ میں شریر تھا۔ سو خداوند نے اُسے مار ڈالا۔ تب یہودا نے اونان کو کہا کہ اپنے بھائی کی جورو کے پاس جا اور اپنی بھاوج کا حق ادا کر اور اپنے بھائی کیلئے نسل چلا۔ لیکن اونان نے جانا۔ کہ یہ نسل میری نہ کہلائیگی۔ اور یوں ہوا۔ کہ جب وہ اپنے بھائی کی جورو کے پاس جاتا تھا۔ تو نطفہ کو زمین پر ضائع کرتا تھا۔ اور اس کا یہ کام خداوند کی نظر میں بہت بُرا تھا۔ اس لئے اُس نے اس کو بھی ہلاک کیا۔ (باب ۳۸۔ آیت ۷ تا ۱۰)

محقق۔ اب دیکھ لیجئے۔ یہ آدمیوں کے کام ہیں یا خدا کے۔ جب اُسکے ساتھ نیوگ ہوا۔ تو اُس کو کیوں مار ڈالا۔ اس کی عقل کو پاک کیوں نہیں کر دیا؟ اور یہ بات تحقیق ہو گئی کہ پہلے ویدوکت نیوگ کا طریق سب ملکوں میں جاری تھا۔

خروج کی کتاب

(۳۷) جب موسیٰ بڑا ہوا۔ اور دیکھا کہ ایک مصری ایک عبرانی کو جو ایک اُسکے بھائیوں میں سے تھا۔ مار رہا ہے پھر اس نے اِدھر اُدھر نظر کی اور دیکھا کہ کوئی نہیں۔ تب اس مصری کو مار ڈالا اور ریت میں چھپا دیا۔ جب وہ دُوسرے دن باہر گیا تو کیا دیکھتا ہے۔ کہ دو عبرانی آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔ تب اس نے اُسکو جو ناحق پر تھا۔ کہا کہ تو اپنے یار کو کیوں مارتا ہے؟ وہ بولا کس نے تجھے ہم پر حاکم یا منصف مقرر کیا۔ آیا تو چاہتا ہے کہ جس طرح تو نے اس مصری کو مار ڈالا۔ مجھے بھی مار ڈالے۔ تب موسیٰ ڈرا۔ اور بھاگا۔ (باب ۲۔ آیت ۱۱ تا ۱۵)

محقق۔ اب دیکھئے بائیبل کے اعلیٰ ہادیئے مذہب موسیٰ کی خصلتیں۔ اس کا چال چلن غصہ وغیرہ۔ بد صفتوں والا اور انسانوں کو مارنے والا۔ اور چور کی مانند قانون سلطنت

محقق۔ یہ ہم نمونہ کے طور پر تحریر کرتے ہیں۔ ہزاروں آدمیوں کو خواب میں آیا۔ اُن کے ساتھ باتیں کیں۔ بیداری میں ہو بہو ملا۔ کھاتا پیتا آتا جاتا رہا۔ اس قسم کی باتیں بائیبل میں لکھی ہیں لیکن اب نہیں معلوم کہ وہ ہے یا نہیں؟ کیونکہ اب کسی کو خواب یا بیداری میں بھی خدا نہیں ملتا۔ اور یہ بھی واضح ہو کہ جنگلی لوگ پتھر وغیرہ کے بتوں کو معبود مانکر پرستش کرتے تھے۔ صرف یہی نہیں بلکہ انجیلی خدا بھی پتھر کو ہی معبود مانتا ہے۔ ورنہ معبودنکو چڑانا کیوں کہا (۳۳)

(۳۴) اور یعقوب اپنی راہ چلا گیا۔ اور خدا کے فرشتے اُسے آملے۔ اور یعقوب نے انہیں دیکھ کر کہا کہ یہ خدا کا لشکر ہے۔ ۔ ۔ ۔ (باب ۳۲۔ آیت ۱۔۲)

محقق۔ اب انجیلی خدا کے انسان ہونے میں کچھ بھی شک نہیں رہا۔ کیونکہ لشکر بھی رکھتا ہے جب لشکر ہوا۔ تو ہتھیار بھی ہونگے۔ اور اِدھر اُدھر چڑھائی کر کے جنگ بھی کرتا ہوگا۔ ورنہ لشکر کس مطلب کیلئے رکھتا ہے؟ (۳۴)

(۳۵) اور یعقوب اکیلا رہ گیا۔ اور وہاں پو پھٹنے تک ایک شخص اس سے کشتی لڑا کیا۔ جب اُس نے دیکھا۔ کہ وہ اس پر غالب نہ ہوا۔ تو اُس نے ران کو بھیتر سے چھوا۔ تب یعقوب کی ران کی نس اس کے ساتھ کشتی لڑنے میں چڑھ گئی۔ تب وہ بولا کہ مجھے جانے دے کہ پو پھٹتی ہے۔ وہ بولا کہ میں تجھے جانے نہ دونگا۔ تب تک تو مجھے برکت نہ دیوے تب اس نے اس سے پوچھا۔ کہ تیرا نام کیا ہے۔ وہ بولا کہ یعقوب۔ تب اس نے کہا کہ تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہوگا۔ کیونکہ تو نے خدا کیسا منے اور مخلوق کے سامنے راجہ کی طرح کشتی کا جنگ کیا۔ اور غالب ہُوا۔ تب یعقوب نے پوچھا اور کہا۔ کہ میں تیری منت کرتا ہوں۔ کہ اپنا نام بتائیے۔ وہ بولا کہ میرا نام کیوں پوچھتا ہے۔ اور اس نے اُسے وہاں برکت دی۔ اور یعقوب نے اس جگہ کا نام فنی ایل رکھا۔ اور کہا۔ کہ میں نے خدا کو روبرو دیکھا اور میری جان بچ رہی ہے۔ اور جب وہ فنی ایل سے گزرتا تھا۔ تو آفتاب اُس پر طلوع ہُوا۔ اور وہ اپنی ران سے لنگڑاتا تھا۔ اس سبب سے بنی اسرائیل اُس نس کو جو ران میں چڑھ گئی تھی۔ آج تک نہیں کھاتے۔ کیونکہ اُس نے یعقوب کی ران کی نس کو چڑھ گئی تھی چھوڑا تھا (باب ۳۲۔ آیت ۲۴ تا ۳۲)

محقق۔ جب بائیبلی خدا اکھاڑہ کا پہلوان ہے۔ تب ہی تو سرہ اور راخل پر بیٹا ہونے کی رحمت کی۔ بھلا کبھی ایسا خدا خدا ہو سکتا ہے؟ اور تماشہ دیکھئے کہ ایک

بیچوں بیچ میں سے سوکھی زمین پر ہوکے گزر جائینگے۔ (باب ۱۴۔ آیت ۱۴ تا ۱۶)
محقق۔ کیوں جی؟ پہلے تو خدا اسرائیل کے خاندان کے پیچھے اسطرح پھرا کرتا تھا جیسے گڈریا بھیڑوں کے پیچھے۔ اب نہ جانے وہ خدا کہاں غائب ہوگیا؟ اور نہ سمندر کے بیچ میں سے چاروں طرف ریل گاڑیوں کی (راس سے) سڑک بنوا لیتے جس سے ساری دنیا کو فائدہ پہنچتا۔ اور کشتی وغیرہ بنانے کی محنت سے رہائی ملتی۔ مگر کیا کیا جائے۔ انجیلی خدا تو نہ جانے کہاں چھپ رہا۔ اس قسم کے بہت سے ناممکن تماشے بائیبل کے خدا نے موسٰی کیسا تھ کئے۔ یہ ظاہر ہوگیا۔ کہ جیسا انجیلی خدا ہے۔ ویسے ہی اس کے عابد ہیں۔ اور ویسی اُس کی بنائی ہوئی کتاب ہے۔ ایسی کتاب اور ایسا خدا ہم لوگوں سے دور رہے تب ہی اچھا ہے (۴۰)
(۴۱) کیونکہ میں خداوند تیرا پُرجلال قادر مطلق خدا ہوں۔ اور باپ دادا کی بدکاریاں اُن کی اولاد پر جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں۔ تیسری اور چوتھی پشت تک پہنچاتا ہوں (باب ۲۰۔ آیت ۵)
محقق۔ بھلا یہ کس گھر کا انصاف ہے۔ کہ باپ کے قصور سے (اولاد کو) چار پشت تک سزا دینا۔ کیا نیک باپ کی اولاد بُری اور بُرے کی اچھی نہیں ہوتی؟ اگر ایسی ہی بات ہے تو چوتھی پشت تک سزا کیونکر دے سکیگا؟ اور اگر پانچویں پشت کے بعد کوئی بُرا ہوگا۔ تو اُسے سزا نہیں دے سکیگا۔ بلا قصور سزا دینا بے انصافی کی بات ہے۔ (۴۱)
(۴۲) سبت (آرام) کا دن پاک رکھنے کے لئے یاد کر۔ چھ دن تک تو محنت کر لیکن ساتواں دن خداوند تیرے خدا کا سبت ہے۔ خداوند نے سبت کے دن کو برکت دی۔ (باب ۲۰۔ آیت ۸ تا ۱۱)
محقق۔ کیا صرف اتوار ہی پاک ہے۔ اور باقی چھ دن ناپاک ہیں۔ اور کیا خدا نے چھ دن تک بڑی محنت کی تھی؟ کہ جس سے تھک کر ساتویں دن سو گیا۔ اور اگر اتوار کو برکت دی۔ تو سوموار وغیرہ چھ دنوں کو کیا دیا؟ غالباً بددعا دی ہوگی۔ ایسا کام تو ایک عالم شخص کا بھی نہیں۔ تو خدا کا کیونکر ہو سکتا ہے؟ بھلا اتوار میں کیا خوبیاں ہیں اور سوموار وغیرہ نے کیا بُرائی کی تھی؟ کہ جس سے ایک کو پاک کیا اور برکت دی اور دوسروں کو ناپاک کر دیا۔ (۴۲)
(۴۳) تو اپنے پڑوسی پر جھوٹی گواہی مت دے۔ اپنے پڑوسی کی جورو اور اُس کے غلام اور اُس کی لونڈی اور اس کے بیل اور اس کے گدھے اور کسی چیز کا جو تیرے

سے کترانے والا تھا۔ کیونکہ جب بات کو چھپانا تھا۔ تو دروغگو بھی ضرور ہوگا۔ ایسے شخص کو بھی خدا ملا۔ اور وہ پیغمبر بنا۔ اس نے یہودیوں کا مذہب جاری کیا۔ جیسا موسیٰ آپ تھا ویسا اس کا مذہب تھا معلوم ہوتا ہے۔ کہ عیسائیوں کے تمام لہ دیان مذہب موسیٰ سے لیکر جنگلی حالت میں تھے۔ تعلیم یافتہ بالکل نہ تھے وغیرہ (۳۷)

(۳۸) یہ فسخ کا برہ ذبح کرو۔ اور تم زوفے کی ایک مٹھی لو۔ اور اُسے اس لہو میں جو باسن میں ہے غوطہ دے کے اُوپر کے چوکھٹ اور دونوں بازو دروازے کے اس سے چھاپو۔ اور تم میں کوئی صبح تک اپنے گھر کے دروازہ سے باہر جاوے اسلئے کہ خدا گذر کریگا۔ تاکہ مصریوں کو مارے اور جب وہ اُوپر کے چوکھٹ پر اور دونوں بازوؤں پر لہو کو دیکھیگا۔ تو خداوند در سے گزر جائیگا اور ہلاک کرنیوالے کو نہ چھوڑیگا۔ کہ تمہارے گھروں میں آکر تمہیں مارے (باب ۱۲۔ آیت ۲۱ تا ۲۳)

محقق۔ بھلا یہ جو جادو ٹونہ کرنیوالے شخص کی مانند ہے۔ وہ خدا کبھی ہمہ دان ہو سکتا ہے؟ جب لہو کا نشان دیکھئے۔ تب ہی خدا اسرائیل کے خاندان کا گھر پہچان سکے۔ ورنہ نہیں۔ یہ تو کم عقل آدمی کی مانند ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ باتیں کسی جنگلی آدمی کی لکھی ہوئی ہیں۔

(۳۹) اور یوں ہوا۔ کہ خداوند نے آدھی رات کو مصر کی زمین میں سارے پہلوٹھے فرعون کے پلوٹھے سے لیکر جو اپنے تخت پر بیٹھا تھا۔ اس قیدی کے پلوٹھے تک جو قید خانے میں تھا۔ چارپایئوں کے پلوٹھوں سمیت ہلاک کئے۔ اور فرعون رات کو اُٹھا۔ وہ اور اس کے سب نوکر اور مصری اُٹھے۔ اور مصر میں بڑا نوحہ تھا۔ کیونکہ کوئی گھر نہ تھا جس میں ایک نہ مرا (باب ۱۲۔ آیت ۲۹-۳۰)

محقق۔ خوب! آدھی رات کو ڈاکوؤں کی مانند بے رحم ہوکر انجیلی خدا نے لڑکے بالے بوڑھے اور چارپایوں تک کو بلاقصور مار ڈالا اور اُسے ذرا بھی ترس نہ آیا۔ اور مصر میں بڑا نوحہ رہا۔ تو بھی انجیلی خدا کے دل سے بیرحمی دُور نہ ہوئی۔ ایسا کام خدا کا تو کیا۔ بلکہ کسی معمولی آدمی کے کرنے کا بھی نہیں ہے۔ تعجب نہیں کیونکہ لکھا ہے۔ मांसाहारिणः कुतोदया

جب بائیبلی خدا گوشت خور ہے۔ تو اُسے رحم سے کیا کام؟ (۳۹)

(۴۰) خداوند تمہارے لئے جنگ کریگا۔ بنی اسرائیل سے کہو۔ کہ وہ آگے بڑھیں۔ تو اپنا عصا اُٹھا۔ اور سمندر پر اپنا ہاتھ بڑھا۔ اور اُسے دو حصہ کر۔ بنی اسرائیل سمندر

لہ منجانب مترجم۔ گوشت خوروں میں رحم کہاں +

محقق۔ اب دیکھئے۔ یہ سب جنگلیوں کی باتیں ہیں یا نہیں؟ اور خدا کا بیلوں کی قربانی لینا قربانگاہ پر لہو چھڑکنا یہ کیسی وحشیانہ اور ناشائستہ بات ہے؟ جب انجیلی خدا بیلوں کی قربانی لیتا ہے۔ اور اسکے عابد بیل گائے کی قربانی کے تبرک سے پیٹ کیوں نہ بھریں؟ اور دنیا کو نقصان کیوں نہ پہنچائیں؟ ایسی ایسی بُری باتیں بائیبل میں بھری پڑی ہیں انجیل کے ہی بُرے خیالات لیکر ویدوں پر بھی (یہ لوگ) ایسا جھوٹ بہتان لگانا چاہتے ہیں یہ ویدوں میں ایسی باتوں کا نام تک بھی نہیں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوگیا۔ کہ انجیلی خدا ایک پہاڑی آدمی تھا۔ پہاڑ پر رہتا ہوگا۔ چونکہ وہ خدا سیاہی۔ قلم کاغذ بنانا نہیں جانتا تھا اور نہ اس کو یہ چیزیں میسّر تھیں۔ اس لئے پتھر کی تختیوں پر لکھ لکھ کر دیتا ہوگا۔ اور ان جنگلیوں کے سامنے خدا بھی بن بیٹھا ہوگا۔ (۴۶)

(۴۷) اور بولا تو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا۔ اس لئے کہ کوئی انسان نہیں کہ مجھے دیکھے اور جیتا رہے۔ اور خداوند نے کہا دیکھ یہ جگہ میرے پاس ہے۔ اور تو اُس چٹان پر کھڑا رہ اور یوں ہوگا۔ کہ جب میرے جلال کا گزر ہوگا۔ تو میں اس چٹان کے دراڑ میں رکھونگا۔ اور جب تک نہ گزروں۔ تجھے اپنی ہتھیلی سے ڈھانپونگا۔ اور میں اپنی ہتھیلی اُٹھاؤنگا۔ تو میرا پیچھا دیکھیگا۔ لیکن میرا چہرہ ہرگز دکھائی نہ دیگا (باب ۳۳۔ آیت ۲۰ تا ۲۳)

محقق۔ دیکھئے انجیلی خدا تو صرف آدمی کی مانند مجسّم ثابت ہوتا ہے۔ اور موسیٰ کو دھوکا دیکر آپ خود خدا بنجانا (اور یہ کہنا) کہ پیچھا دیکھیگا چہرہ نہ دیکھیگا۔ (اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ) ہاتھ سے اس کو ڈھانپا بھی نہ ہوگا۔ جب خدا نے اپنے ہاتھ سے موسیٰ کو ڈھانپا ہوگا۔ تب کیا اُس نے اس کے ہاتھ کی شکل نہ دیکھی ہوگی۔ (۴۷)

لے (منجانب مترجم) چنانچہ رگ وید منڈل ا شوکت ۱۶۲ کے منتروں کا میکس مولر نے من مانا ترجمہ کرکے اپنی بائیبل کے وحشیانہ مسئلہ یعنی حیوانوں کی قربانی کی تائید کی ہے میکس مولر اور اس سرکیھے دیگر متعصب عیسائی فاضلوں کی غلطیوں کی نہایت زبردست اور عالمانہ تردید مہرشی سوامی دیانندجی مہاراج کے سچے شش پنڈت گورودت جی ودیارتھی ایم اے نے رسالہ بنام "ویدک میگزین" نمبر ۳ میں کی ہے۔ ہر ایک حق پسند کو پنڈت گورودت جی ان تصنیفات کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔

پڑوسی کی ہے۔ لالچ مت کر۔ (باب ۲۰۔ آیت ۱۶-۱۷)۔

محقق۔ واہ! تب ہی تو عیسائی لوگ غیر ملک والوں کے مال پر ایسے جھکتے ہیں۔ کہ جس طرح پیاسا پانی پر۔ بھوکا اناج پر۔ جیسی یہ محض خود غرضی اور طرفداری کی بات ہے ویسا ہی بائیبل خدا ضرور ہوگا۔ اور اگر کوئی کہے۔ کہ ہم نسل انسان کو پڑوسی مانتے ہیں۔ تو سوائے انسان کے اور کون عورت اور لونڈی والے ہیں کہ جن کو پڑوسی تصور نہ کریں۔ اس لئے یہ باتیں خود غرض آدمیوں کی ہیں۔ خدا کی نہیں ہیں۔ (۴۳)

(۴۴) سو تم ان بچوں میں سے ہر ایک لڑکے کو قتل کرو۔ اور ہر ایک عورت کو جو مرد کے ساتھ صحبت کر چکی ہو۔ جان سے مارو۔ لیکن وہ لڑکیاں جو مرد کے ساتھ ہم بستر نہیں ہوئیں۔ اُن کو اپنے لئے زندہ رکھو۔ (باب ۳۱۔ آیت ۱۷-۱۸)۔

محقق۔ دھن ہو موسیٰ پیغمبر۔ اور دھن ہے تمہارا خدا! کہ جو عورت بچے بوڑھے اور جانور وغیرہ کی جان لینے بھی باز نہیں رہتا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ موسیٰ زناکار تھا۔ اگر زناکار نہ ہوتا۔ تو باکرہ یعنی کنواری لڑکیوں کو اپنے لئے کیوں منگواتا۔ اور ایسی بیرحمی اور زناکاری کا حکم کیوں دیتا؟ (۴۴)

(۴۵) جو کوئی کسی مرد کو مارے اور وہ مر جائے۔ تو وہ البتہ قتل کیا جائے اور اگر اس شخص نے قتل کا قصد نہیں کیا۔ اور خدا نے اس کے ہاتھ میں اُسے گرفتار کروا دیا تو میں تجھے بھاگنے کی جگہ بتا دوں گا۔ (باب ۲۱۔ آیت ۱۲-۱۳)

محقق۔ اگر خدا کا انصاف سچا ہے۔ تو جب موسیٰ ایک آدمی کو مار اور دفن کر کے بھاگ گیا تھا۔ تو اس کو یہ سزا کیوں نہ ملی؟ اگر کہو کہ خدا نے وہ شخص موسیٰ کو مارنے کے واسطے سونپا تھا۔ تو خدا طرفدار ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ اسکا انصاف بادشاہ سے کیوں نہ ہونے دیا (۴۵)

(۴۶) اور سلامتی کے ذبیحے بیلوں سے خداوند کیلئے ذبح کئے۔ اور موسیٰ نے آدھا خون لیکر برتنوں میں رکھا اور آدھا قربان گاہ پر چھڑکا۔ اور موسیٰ نے اس لہو کو لے کر لوگوں پر چھڑکا۔ اور کہا یہ لہو اس عہد کا ہے۔ جو کہ خداوند نے اُن باتوں کی بابت تمہارے ساتھ باندھا ہے۔ اور خداوند نے موسیٰ سے کہا۔ کہ پہاڑ پر مجھ پاس آ۔ اور وہاں رہ۔ و میں تجھے پتھر کی تختیاں اور شریعت اور احکام جو میں نے لکھے ہیں۔ دونگا۔ (باب ۲۴۔ آیت ۵-۶-۸-۱۲)

کے کرانیوالے کو بھی خدا مان کر اپنی تجارت وغیرہ کی توقع ۔ کھتے ہیں۔ (۵۰)
(۵۱) جب کوئی سردار ۔ خطا کار ہووے ۔ تب وہ بھی ایک بکری کا بچہ بے عیب نر اپنی قربانی کے واسطے لاوے اور اُسے خداوند کے آگے ذبح کرے ۔ یہ خطا کی قربانی ہے (باب ۴۔ آیت ۲۲-۲۳-۲۴)

محقق۔ واہ جی واہ ! اگر یہی بات ہے ۔ تو اُن کے سردار یعنی منصف اور سپہ سالار وغیرہ گناہ کرنے سے کیوں ڈرتے ہونگے ۔ آپ تو دل کھول کر گناہ کریں ۔ اور کفارہ کے طور پر گائے بچھڑا بکری وغیرہ کی جان لیں ۔ یہی وجہ ہے ۔ کہ عیسائی لوگ کسی چرند و پرند کی جان لینے میں تامل نہیں کرتے ۔ اے عیسائیو ! سُنو ! اب تو اس ناشائستہ مذہب کو چھوڑ کر شائستہ اور دھرم سے بھرپور ویدمت کو قبول کرو ۔ تاکہ تمہاری بہتری ہو (۵۱)

(۵۲) اگر اُسے بھیڑ بکری لانیکا مقدور نہ ہو ۔ تو وہ اپنی تقصیر کے لئے جس سے خطا کار ہوا ہے دو قمریاں یا دو کبوتر کے بچے خداوند کے لئے لاوے ۔ اور سر گردن کے پاس سے مروڑ ڈالے مگر جُدا نہ کرے ۔ اور اس خطا کا جو اُس نے کی ہے ۔ کفارہ دیوے ۔ تو وہ بخشا جائیگا ۔ اور اگر اُسے دو قمریاں یا دو کبوتر کے بچے لانے کا مقدور نہ ہو ۔ تو اپنی خطا کے واسطے سیر بھر میہن آٹے کا دسواں حصہ خطا کی قربانی کیلئے لاوے[1] ۔ اس پر تیل نہ ڈالے ۔ بخشا جائیگا ۔ (باب ۵ ۔ آیت ۷ - ۸ - ۱۱-۱۳)

محقق ۔ اب سُنئے ! عیسائیوں میں امیر یا غریب کوئی بھی گناہ کرنے سے نہیں ڈرتا ہوگا ۔ کیونکہ ان کے خدا نے گناہوں کا کفارہ سہل کر رکھا ہے ۔ ایک یہ بات عیسائیوں کی بائبل

[1] اس خدا کو شاباش ہے ۔ جس نے بچھڑا ۔ بھیڑیں ۔ بکری کا بچہ ۔ کبوتر اور آٹا تک لطف کا تحفہ مقرر کیا ۔ عجیب بات تو یہ ہے ۔ کہ کبوتر کے بچے "گردن مروڑ دو" کے لیتا تھا ۔ تاکہ گردن توڑنے کی محنت نہ کرنی پڑے ۔ ان باتوں کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ وحشیوں کے درمیان کوئی چالاک آدمی ہوگا ۔ جو پہاڑ پر جا بیٹھا اور اپنے آپ کو خدا مشہور کر دیا اور جو وحشی جاہل تھے ۔ اُنہوں نے اس کو خدا مان لیا ۔ وہ اپنی حکمت عملی سے پہاڑ پر ہی کھانے کے لئے چرند و پرند اناج وغیرہ منگوا لیا کرتا اور چین اُڑاتا تھا ۔ اُس کے قاصد اس کا کام کیا کرتے تھے ۔ شریف لوگوں کے لئے جائے غور ہے کہ کہاں یہ بائبل کا بچھڑا اور بھیڑ بکری کا بچہ کبوتر اور اچھے آٹے کا کھانیوالا خدا اور کہاں محیط کل ہمہ دان نہ پیدا ہونے والا بیشکل قادر مطلق اور عادل وغیرہ عمدہ صفات سے موصوف ویدوں کا بتلایا ہوا ایشور ۔ (مترجم)

اخبار کی کتاب

(۴۸) اور خداوند نے موسیٰ کو بلایا۔ اور جماعت کے خیمہ میں سے اس سے ہمکلام ہو کے فرمایا
بنی اسرائیل سے خطاب کر اور ان کو کہہ اگر کوئی تم میں سے خداوند کیلئے قربانی لانا چاہے۔ تو
اپنی قربانی مویشی یعنی گائے بیل اور بھیڑ بکری سے لاؤ۔ (باب ا۔ آیت ا۔ ۲)

محقق۔ غور کیجئے۔ عیسائیوں کا خدا گائے بیل وغیرہ کی قربانی لینے والا ہے۔ اور وہ اپنے
لئے قربانی کرانے کی ہدایت کرتا ہے (بتلایئے کہ) وہ بیل گائے وغیرہ جانوروں کے لہو۔
گوشت کا بھوکا پیاسا ہے یا نہیں؟ اس لئے وہ رحیم اور خدا کے درجے میں شمار نہیں
ہو سکتا۔ البتہ وہ ایک گوشت خور۔ نمائش پسند مطلبی آدمی کی مانند ہے۔ (۴۸)

(۴۹) اور وہ اس بیل کو خداوند کے حضور ذبح کرے اور کاہن جو بنی ہارون ہیں۔ لہو کو
لاویں۔ اور لہو کو اس مذبح پر ہر طرف جو جماعت کے خیمے کے دروازے پر ہے چھڑکیں
تب وہ اس سوختنی قربان کی کھال کھینچے اور اسکے عضو عضو کو جدا کرے پھر ہارون کاہن
کے بیٹے مذبح پر آگ رکھیں اور اس پر لکڑیاں ترتیب سے چنیں اور بنی ہارون
کاہن ہیں۔ اسکے اعضا کو اور چربی کو ان لکڑیوں پر جو مذبح کی آگ پر ہیں ترتیب سے رکھدیں۔
یہ سوختنی قربانی یعنی خوشبودار آگ سے خداوند کے لئے ہدیہ ہے (باب ا۔ آیت ۵ تا ۹)

محقق۔ ذرا غور کیجئے۔ کہ بیل کو خدا کے آگے اس کے عابد ماریں۔ اور وہ مارنے کی
ترغیب دے۔ لہو کو چاروں طرف چھڑکیں۔ آگ میں ہوم کریں۔ خدا خوشبو لیوے۔ بھلا
یہ قصاب کے گھر سے کچھ کم ایلاہ ہے؟ اسلئے نہ بائیبل خدا کی کتاب ہے۔ اور نہ ایسا وحشی
آدمی کی مانند بھروپیا خدا ہو سکتا ہے (۴۹)

(۵۰) اور خداوند نے موسیٰ سے خطاب کر کے فرمایا۔ کہ اگر کاہن (قربانی کرنے والا پیشوا)
لوگوں کی طرح خطا کرے۔ تو وہ اپنی خطا کیواسطے جو اس نے کی۔ ہر ایک بے عیب
بچھڑا۔ کہ خطا کی قربانی ہو۔ خداوند کے لئے لاوے اور بچھڑے کے لئے سر پر اپنا ہاتھ رکھے
بچھڑے کو خداوند کے آگے ذبح کرے (باب ۴۔ آیت ا۔ ۳۔ ۴)

محقق۔ دیکھئے گناہوں کا کفارہ خود تو گناہ کریں۔ یعنی گائے وغیرہ مفید جانوروں کو ذبح
کریں۔ اور خدا (ایسا) کراوے۔ شاباش ہے۔ عیسائی لوگوں پر کہ ایسی باتوں

چلے گئے - یا کسی اور کام میں مصروف ہو گئے - یا عیسائیوں سے ناراض ہو گئے یا فوت ہو گئے ہیں؟ معلوم نہیں ہوتا - کہ کیا ہو گیا - قیاساً یہ نتیجہ نکلتا ہے - کہ چونکہ اب موجود نہیں ہیں - اور نہ ہی نظر آتے ہیں - تو تب بھی نہیں تھے اور نہ نظر آتے ہونگے - یہ صرف فرضی گپوڑے ہانکے ہوئے ہیں (۵۴)

سموایل کی دُوسری کتاب

(۵۵) اور اُسی رات ایسا ہوا کہ خداوند کا کلام ناتن کو پہنچا - اور اس نے کہا کہ جا اور میرے بندے داؤد سے کہہ کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ کیا تو میرے لئے ایک گھر جس میں میں رہوں - بنانا چاہتا ہے - سو میں جب سے کہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لایا آج کے دن تک کسی کے گھر میں رہا - بلکہ خیمے یا ڈیرے میں پھرتا رہا (باب ۷ - آیت ۴ - ۵ - ۶)

محقق - اب کچھ شک نہیں رہا - کہ انجیلی خدا انسان کی مانند مجسم ہے - اور شکایت کرتا ہے - کہ میں نے بہت محنت کی - اِدھر اُدھر ڈولتا پھرا - اب داؤد گھر بنا دے - تو اس میں آرام کروں - عیسائیوں کو ایسے خدا اور ایسی کتاب کے ماننے سے شرم کیوں نہیں آتی ؟ لیکن کیا کریں - بیچارے پھنس ہی گئے - اب چھوٹنے کیلئے بڑی ہمت درکار ہے (۵۵)

سلاطین کی دُوسری کتاب

(۵۶) اور بادشاہ بابل بنوخدنضر کی سلطنت کے اُنیسویں برس کے پانچویں مہینے کے ساتویں دن شاہ بابل کا ایک خادم نبوزرادان جو جلوداروں کا سردار تھا - یروشلم میں آیا - اس نے خداوند کا گھر اور بادشاہ کا قصر اور یروشلم کے سارے گھر اور ہر ایک رئیس کا گھر جلا دیا - اور کسدیوں کے سارے لشکر نے جو جلوداروں کے سردار کے ہمراہ تھا - اُن دیواروں کو جو یروشلم کے گرداگرد تھیں گرا دیا (باب ۲۵ - آیت ۸ - ۹ - ۱۰)

محقق - کیا کیا جائے - انجیلی خدا نے تو اپنے آرام کے لئے داؤد وغیرہ سے گھر بنوایا تھا اس میں آرام کرتا ہوگا لیکن نبوزرادان نے خدا کے گھر کو نیست و نابود کر دیا - اور خدا یا اُس کے فرشتوں کا لشکر بھی کچھ نہ کر سکا - پہلے تو اُن کا خدا بڑے جنگ مارتا اور فتحیاب ہوتا تھا - لیکن اب اپنا گھر جلوا بیٹھا - نامعلوم خاموش کیوں بیٹھا رہا ؟ اور نامعلوم اُس کے فرشتے کس طرف بھاگ گئے - ایسے وقت پر کوئی بھی کام نہ آیا - خدا کی طاقت بھی نامعلوم کہاں کافور ہو گئی

میں بڑی عجیب ہے۔ کہ بلا تکلیف کئے گناہ سے گناہ چھوٹ جائے یعنی ایک تو گناہ کیا۔ اور دُوسرے جانداروں کی جان لے لی۔ اور بڑے مزے سے گوشت کھایا۔ اور گناہ بھی چھوٹ گیا کبوتر کا بچہ گلا مروڑے جانیکے باعث بہت دیر تک تڑپتا ہوگا۔ تب بھی عیسائیوں کو رحم نہیں ہوتا (مگر) رحم کیونکر آوے۔ اُنکے خدا کی ہدایت ہی جان مارنے کی ہے۔ اور جب سب گناہوں کا کفارہ ایسا ہی ہے۔ تو پھر عیسٰی پر ایمان لانے سے گناہوں کے دُور ہونے کا یکھیڑا کیوں مچا رکھا ہے؟ (۵۲)

(۵۳) تو کھال اس کی جسنے اُسے قربان کیا۔ اُسی کاہن کی ہوگی اور ہر ایک نذر کی قربانی جو تنور میں پکائی جائے۔ یا ہانڈی میں۔ یا توے پر۔ وہ اُس کاہن کی ہوگی (باب۷۔ آیت ۸۔۹)

محقق۔ ہم تو جانتے تھے۔ کہ یہاں کی دیوی کے مجاوروں اور مندروں کے پجاریوں کو پوپ لیلا ہی عجیب ہے لیکن انجیلی خدا اور اس کے پجاریوں کی پوپ لیلا اُس سے ہزار گنا بڑھ کر (ثابت ہوئی) کیونکہ جب چام کے دام اور عمدہ چیزیں کھانے کو ملیں۔ تو پھر عیسائیوں نے خوب گلچھرے اُڑاتے ہونگے۔ اور اب بھی اُڑاتے ہونگے۔ کیا یہ بات ممکن ہے کہ کوئی شخص ایک لڑکے کو مروا ڈالے اور دُوسرے لڑکے کو اُس کا گوشت کھلاوے؟ ویسے ہی سب انسان چرند پرند وغیرہ جاندار سب خدا کے گویا بیٹے ہیں۔ خدا ایسا کام کبھی نہیں کرسکتا۔ اسلئے نہ یہ بائیبل خدا کا کلام ہے۔ اور نہ اسکا بیان کردہ خدا (سچا) خدا ہے اُسکے ماننے والے ہرگز دھرماتما نہیں ہوسکتے ایسی ہی بہت سی باتیں احبار وغیرہ کتابوں میں بھری پڑی ہیں۔ کہانتک شمار کریں (۵۳)

گنتی کی کتاب

(۵۴) سو گدھی نے خداوند کے فرشتے کو دیکھا۔ کہ راہ میں کھڑا ہے۔ اور اُس کے ہاتھ میں کھینچی ہوئی تلوار ہے۔ تب گدھی نے راہ سے مُنہ موڑا اور میدان کو چلی۔ تب بلعام نے گدھی کو مارا تاکہ اُسے راہ پر لاوے۔ تب خداوند نے گدھی کا مُنہ کھولا۔ اور اُس نے بلعام سے کہا۔ کہ میں نے تیرا کیا کیا ہے؟ کہ تُو نے یہ تین بار مجھے مارا؟ (باب۲۲۔ آیت ۲۳۔۲۸)

محقق۔ پہلے تو گدھی تک خدا کے فرشتے کو دیکھتے تھے۔ اور آج کل بشپ پادری وغیرہ شریف یا نالائق لوگوں کو بھی خدا یا اُسکے فرشتے نظر نہیں آتے۔ کیا آجکل خدا اور اسکے فرشتے ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں۔ تو کیا گہری نیند سوتے ہیں یا بیمار ہیں؟ یا دُوسرے کرۂ زمین پر

تیرے قابو میں ہے۔ مگر فقط اُسکی جان جانے نہ پاوے۔ تب شیطان خداوند کے حضور سے چل نکلا۔ اور ایوب کو سر سے تلوے تک بُرے پھوڑوں سے مارا (باب ۲۔ آیت ۱ تا ۷)

محقق۔ اب دیکھئے انجیلی خدا کی طاقت کہ شیطان اُس کے سامنے اس کے عابدوں کو تکلیف دیتا ہے۔ نہ شیطان کو سزا دے سکتا ہے۔ اور نہ اپنے معتقدوں کو بچا سکتا ہے اور نہ فرشتوں میں سے کوئی اس کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ ایک شیطان نے سب کو خوف زدہ کر رکھا ہے۔ انجیلی خدا بھی ہمہ دان نہیں ہے۔ اگر ہمہ دان ہوتا۔ تو ایوب کا امتحان شیطان سے کیوں کراتا؟ (۵۸)

واعظ کی کتاب

(۵۹) ہاں میرا دل عقل اور دانش میں بڑا کاروان ہوا۔ لیکن جب میں نے حکمت کے جاننے کو اور حماقت اور جہالت کے سمجھنے کو دل لگایا۔ تو معلوم ہوا کہ یہ بھی ہوا پر چڑھنا ہے کیونکہ بہت حکمت میں بہت دقت ہوتی ہے اور جس کا عرفان فراوان ہوتا ہے اسکا دُکھ زیادہ ہوتا ہے (باب ۱ آیت ۱۶ تا ۱۸)

محقق۔ دیکھئے! عقل اور دانش دو نو مترادف الفاظ ہیں (عیسائی اُن کو جدا جدا مانتے ہیں) اور جہلا کے سوائے دانش کی ترقی میں دقت اور دُکھ کون مان سکتا ہے؟ اسلئے بائبل خدا کی بنائی ہوئی تو کیا کسی عالم کی بھی تصنیف کردہ نہیں ہے۔ (۵۹)

یہ قدرے توریت و زبور کی بابت تحریر کیا گیا ہے۔ اسکے آگے کچھ متی وغیرہ کی انجیلوں میں سے لکھا جاتا ہے۔ کہ جنہیں عیسائی لوگ بہت مستند مانتے ہیں اور جس کا نام نیا عہدنامہ رکھا ہوا ہے۔

متی کی انجیل

(۶۰) اب یسوع مسیح کی پیدائش یوں ہوئی (جب اسکی ماں مریم کی منگنی یوسف کیسا تھ ہوئی۔ تو اُنکے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح القدس سے حاملہ پائی گئی۔ دیکھو خداوند کے ایک فرشتے نے اُس پر خواب میں ظاہر ہو کر کہا اے یوسف ابن داؤد! اپنی جورو مریم کو اپنے یہاں لے آنے سے مت ڈر۔ کیونکہ جو اُسکے رحم میں ہے وہ روح القدس سے ہے (باب ۱۔ آیت ۱۹۔ ۲۰)

محقق۔ ان باتوں کو کوئی عالم نہیں مان سکتا۔ کہ جو پرتکھش وغیرہ پرمانوں اور قانون قدرت کے خلاف ہیں۔ ان باتوں کا ماننا بے علم غیر مہذب آدمیوں کا کام ہے۔ شائستہ اور

ر یہ باتیں سچی ہیں۔ تو جو فتح کی باتیں پہلے تحریر کی ہوئی ہیں۔ وے سب فضول ہوگئیں۔
یا مصر کے لڑکے لڑکیوں کے مارنے ہی سے بہادر بنا تھا۔ اور اب بہادروں کے سامنے
اموش ہو بیٹھا۔ یہ تو انجیلی خدا نے اپنی ہجو اور بےعزتی کرائی۔ ایسی ہی بیہودہ کہانیاں اس
تاب میں ہزاروں بھری پڑی ہیں۔ (۵۶)

تواریخ کی پہلی کتاب

۵۷۔ سو خداوند نے اسرائیل پر مری بھیجی اور اسرائیل میں ستر ہزار آدمی مر گئے (باب ۲۱ آیت ۱۴)
محقق۔ دیکھئے اسرائیل کے عیسائیوں کے خدا کا تماشا۔ جس اسرائیل خاندان کو بہت
ی دعائیں دی تھیں۔ اور رات دن جس کی پرورش میں پھرتا تھا۔ اب فوراً غضبناک
ہو کر مری ڈال کر ستر ہزار آدمیوں کو مار ڈالا۔ یہ کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔ کہ ؎

क्षणे रुष्टः क्षणे तुष्टो रुष्टस्तुष्टः क्षणे क्षणे ।

अव्यवस्थितचित्तस्य प्रसादोऽपि भयंकरः ॥ १ ॥

جس طرح آدمی لمحہ بھر میں خوش اور لمحہ بھر میں ناراض ہو جاتا ہے۔ تو اسکی خوشنودی
بھی خوفناک ہوتی ہے۔ اسی طرح کی کرتوت انجیلی خدا کی ہے۔ (۵۷)

ایوب کی کتاب

(۵۸) پھر ایک دن ایسا ہوا۔ کہ بنی اللہ آئے۔ کہ خداوند کے حضور حاضر ہوں اور شیطان بھی
انکے درمیان ہو کے آیا۔ کہ خداوند کے آگے حاضر ہو۔ خداوند نے شیطان سے کہا۔ کہ تو کہاں سے آتا ہے؟
شیطان نے جواب دیکے خداوند سے کہا کہ زمین کے ادھر ادھر پھر کے اور اسمیں سیر کر کے آتا ہوں خداوند
نے شیطان سے پوچھا۔ کہ کیا تو نے میرے بندے ایوب کے حال کو غور کیا کہ زمین پر اس سا کوئی
شخص نہیں ہے۔ کہ وہ کامل اور صادق ہے اور خدا سے ڈرتا اور بدی سے دور رہتا ہے اور
باوجود اس کے کہ تو نے مجھ کو ابھارا ہے۔ کہ بے سبب اسے ہلاک کروں۔ تو بھی وہ اپنی دیانت
کو لئے رہا۔ شیطان نے خداوند کو جواب دیکر کہا۔ کہ کھال کے بدلے کھال بلکہ جو انسان کی ملکیت ہے
اپنی جان پر نثار کریگا لیکن اب اپنا ہاتھ بڑھا۔ اور اسکی ہڈی اور ماس کو چھو۔ تو وہ
ہ کلام تیرے منہ پر تجھے ملامت کریگا۔ خداوند نے شیطان سے کہا۔ کہ دیکھو وہ

پھنسانے کے لئے ہر مذہب کا جال بچھایا جاتا ہے کہ ... جب پورا آ گیا
تب خود عیسیٰ ہی ایسا تھا۔ تو آج کل کے پادری لوگ اپنے جال میں آدمیوں کو پھنساویں تو
کیا تعجب ہے؟ کیونکہ جس طرح بڑی بڑی اور بہت سی مچھلیوں کے پھانسنے والے کی قدر ہوتی ہے
ویسی ہی خوبی حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح جو بہت سے آدمیوں کو اپنے مذہب میں پھنسا لے اس کی بھی
عزت ہوتی اور دوسروں کی ذلت۔ اسی لالچ سے یہ لوگ ... پڑھانا ... بجائے کہ وہ
آدمیوں کو اپنے دام میں پھنسا کر ان کے ماں باپ خاندان وغیرہ سے انکو جدا کر دیتے
ہیں۔ اسلئے تمام عقلمندوں کو واجب ہے کہ خود ان پادریوں کے جال سے بچیں
اور اپنے بھولے بھالے بھائیوں کو بچانے کے لئے مستعد رہیں (۶۲)

(۶۳) اور یسوع گلیل میں پھرتا ہوا ان کے عبادت خانوں میں تعلیم دیتا اور بادشاہت کی خوشخبری کی منادی کرتا اور لوگوں کے سارے دکھ اور بیماری دفع کرتا تھا۔ سب بیماروں کو جو طرح طرح کی بیماری کے عذاب میں مبتلا تھے اور انہیں جن پر جن چڑھے تھے اور مرگی والوں جھولے کے مارے ہوؤں (مفلوج) کو اسکے پاس لائے اور اسنے انکو چنگا کیا (باب ۴۔ آیت ۲۳-۲۴)

محقق۔ جیسے آج کل پوپ سیلانی منتر جنتر اور عمل آشیرباد دعا تعویذ اور خاک کی چٹکی دینے سے بھوتوں کے نکالنا اور بیماریوں کا دفع کرنا درست ہو تو یہ انجیل کی بات بھی سچی ہو (در عمل) سادہ لوح آدمیوں کو دام توہمات میں پھنسانے کیلئے یہ باتیں ہیں۔ اگر عیسائی لوگ عیسیٰ کی باتوں کو مانتے ہیں۔ تو یہاں کے دیوی کے بھوپے وغیرہ کی باتیں کیوں نہیں مانتے کیونکہ یہ باتیں بھی انہیں کی مانند ہیں + (۶۳)

(۶۴)۔ مبارک ہیں وے جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہیں کی ہے۔ مبارک ہیں وے جو دل کے غمگین ہیں کیونکہ وہ تسلی پائیں گے میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں۔ ایک شوشہ یا ایک نقطہ توریت کا ہرگز نہ ٹلیگا۔ جب تک سب کچھ پورا نہ ہو۔ پس جو کوئی ان حکموں میں سے سب سے چھوٹے کو ٹال دیوے اور ویسا ہی آدمیوں کو سکھلاوے۔ آسمان کی بادشاہت میں سب سے چھوٹا کہلاویگا . . .
(باب ۵۔ آیت ۳-۴-۱۸-۱۹)۔

محقق۔ اگر آسمان یا بہشت ایک ہے۔ تو اس کا بادشاہ بھی ایک ہی ہونا چاہئے اس لئے جتنے دل کے غریب ہیں۔ اگر وے سب بہشت کو جائیںگے۔ تو بہشت میں

عالموں کا نہیں۔ بھلا جو خدا کا قانون ہے۔ اُسکو کوئی توڑ سکتا ہے؟ اگر خدا ہی قانون ردّ و بدل کرے۔ تو اس کا کوئی حکم نہ مانے اور جبکہ وہ ہمہ دان ہے۔ اور غلطی سے مبرا۔ تو ایسا کیوں کریگا۔ اس طرح تو جس باکرہ کو حمل ٹھیر جائے۔ اُس کی بابت یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ حمل خدا کی طرف سے ہے۔ اور کوئی جھوٹ کہہ دے۔ کہ خدا کے فرشتے نے مجھ کو خواب میں کہدیا ہے۔ کہ یہ حمل رُوح القدس کی طرف سے ہے۔ جیسا یہ ناممکن فریب بنایا ہے۔ ویسا ہی آفتاب سے کُنتی کا حاملہ ہونا بھی پرانوں میں لکھا ہے۔ ایسی ایسی باتوں کو آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پورے لوگ مان کر مغالطہ کے دام میں پھنستے ہیں۔ یہ بات اس طرح ہوئی ہوگی۔ کہ کسی شخص آدمی کیساتھ صحبت کرنے سے مریم حاملہ ہوگئی ہوگی۔ یا کسی دُوسرے نے ایسی ناممکن بات مشہور کردی ہوگی۔ کہ اسکا حمل رُوح القدس کیطرف سے ہے۔

(۶۰) تب یسُوع رُوح کے وسیلے بیابان میں لایا گیا۔ تاکہ شیطان اُسے آزمائے جب چالیس دن اور چالیس رات روزہ رکھ چکا۔ آخر بھوکا ہُوا۔ تب آزمائش کرنیوالے نے اُسکے پاس آکے کہا۔ اگر تو خدا کا بیٹا ہے۔ تو کہدے۔ کہ یہ پتھر روٹی بنجائے (باب ۴۔ آیت ۱۔۲۔۳)

محقق۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انجیلی خدا ہمہ دان نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ہمہ دان ہوتا تو اس کی آزمائش شیطان سے کیوں کرواتا۔ خود جان لیتا۔ بھلا کسی عیسائی کو آجکل چالیس رات اور چالیس دن بھوکا رکھیں تو وہ کبھی بچ سکیگا؟ اور اس سے یہ بھی ثابت ہُوا۔ کہ وہ خدا کا بیٹا تھا۔ اور نہ کچھ اس میں کرامات تھی۔ ورنہ شیطان کے سامنے پتھر کی روٹی کیوں نہ بنادیں۔ اور آپ بھوکا کیوں رہا؟ سچ تو یہ ہے۔ کہ جس کو خدا نے پتھر بنایا ہے اس کو روٹی کوئی بھی نہیں بنا سکتا۔ اور خدا بھی قانون سابقہ کو تبدیل نہیں کرتا کیونکہ وہ ہمہ دان ہے۔ اور اس کے تمام کام غلطی سے پاک ہیں۔ (۶۱)

(۶۲) اور اُنہیں کہا کہ میرے پیچھے چلے آؤ۔ تاکہ میں تمہیں آدمیوں کے پکڑنیوالا بناؤں اُسی وقت جالوں کو چھوڑ کر اس کے پیچھے ہو لئے (باب ۴۔ آیت ۱۹۔ ۲۰)

محقق۔ معلوم ہوتا ہے کہ عیسٰی نے توریت کے دس احکام میں سے اس حکم کو (اولاد) اپنے والدین کی خدمت و عزت کرے۔ جس سے ان کی عمر بڑھے۔ توڑا۔ کیونکہ عیسٰی نے اپنے والدین کی خدمت نہیں کی۔ بلکہ دُوسروں کو بھی والدین کی خدمت سے باز رکھا۔ اس گناہ کے بدلے (شاید) درازیِ عمر کو نہ پہنچا۔ اور یہ بھی ظاہر ہوگیا۔ کہ عیسٰی نے مچھلی کی مانند آدمی

متی میں لکھا ہے کہ بہت دنوں کا مرا ہوا بھی قوت زندہ کر دیتا ۔ یہ عیسائی سے فرزند کی جو مرے ہوئے کرتے جانوروں اور مچھیوں کو کھلا دیا ۔ جیسے مسیح نے بہت سے زندہ کر دیا ۔ بات کہ ... شکر آ ... اسے کو حصہ دیا ۔ پھر اس کو تسلیم ... زندہ کر کے باہر ... گیا ۔ اس کو بھی زندہ کر دیا ۔ عیب ... آدمی اور درخت کو بھی ... سے جسم کر دار تھا ... سالم کر دیا ۔ دوسری ... ہوئے مُردے زندہ کر دیئے ۔ دکھ کو بھی دغیرہ مرضیوں کو اچھا کر دیا ۔ بہتوں ... بہروں کو آنکھیں اور کان ... قسم کی کتھا کو ... خوش کرنے ... مذکورہ والا باتیں جو ... جھوٹی کیوں نہیں ۔ جو دوسرے کی بات کو غلط اور اپنی جھوٹی کو سچی کہتے ہیں ۔ ... کیوں سمجھے جائیں ۔ اسلئے عیسائیوں کی باتیں ہٹ دھرمی کی اور لڑکوں کی مانند ہیں (۶۸)

(۶۹) دو شخص ... دیو چڑھے تھے ۔ قبروں سے نکل کر اُسے ملے ۔ وے ایسے مست تھے کہ کوئی اس راستہ سے نہ چل سکتا تھا ۔ اور دیکھو انہوں نے چلا کر کہا ۔ اے یسوع ... بیٹے انہیں تجھ سے کیا کام ؟ کیا تو اس لئے یہاں آیا ہے کہ وقت سے پہلے ہمیں دکھ دے ۔ سو دیووں نے اُسکی منت کر کے کہا ۔ کہ اگر تو ہم کو نکالتا ہے ۔ تو ہمیں ان سؤروں کے غول میں جانے دے ۔ تب اُس نے انہیں کہا جاؤ ۔ اور وے نکلکر اُن سؤروں کے غول میں گئے اور دیکھو سؤروں کا سارا غول کنارے پر سے دریا میں کودا اور پانی میں ڈوب مرا (باب ۸ آیت ۲۸ سے ۳۲)

محقق ۔ بھلا ذرا یہاں غور کیجئے ۔ کہ یہ سب باتیں جھوٹی ہیں یا نہیں ؟ کیونکہ مُردہ قبرگاہ سے کبھی نہیں نکل سکتا ۔ وے کسی کے پاس نہ جاتے ۔ نہ بات چیت کرتے ہیں ۔ یہ سب باتیں بے علموں کی ہیں ۔ جو کہ بالکل جنگلی ہیں ۔ وے ایسی باتوں پر اعتقاد کرتے ہیں پھر ان سؤروں کا خون کرا دیا ۔ سؤر والوں کا نقصان کرنے کا گناہ یسوع کو ہوا ہوگا ۔ اور عیسائی لوگ یسوع کو گناہ بخشنے والا اور پاک صاف کرنیوالا مانتے ہیں ۔ تو آن دیووں کو پاک صاف کیوں نہ کر سکا ؟ اور سؤر والوں کا نقصان کیوں نہ بھر دیا ؟ کیا آجکل کے تعلیم یافتہ عیسائی اور انگریز لوگ ان گپوڑوں کو بھی مانتے ہوئے ۔ اگر مانتے ہیں ۔ تو توہمات کے جال میں پھنسا ہیں ۔ (۶۹)

(۷۰) اور دیکھو ایک مفلوج جھولے کے ... کو جو چار پائی پر پڑا تھا اُسکے پاس لائے ۔ یسوع نے اُس کا ایمان دیکھ کر اُس جھولے کے مارے سے کہا ۔ اے بیٹے خاطر جمع رکھ تیرے گناہ معاف ہوئے میں راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو توبہ کیلئے بلانے آیا ہوں (باب ۹ آیت ۲ ۔ ۱۳)

سلطنت کا حق کس کو ہوگا۔ وہ باہم لڑائی جھگڑا کرینگے۔ اور سلطنت کا انتظام درہم برہم ہوجائیگا
اور لفظ غریب سے اگر کنگال مراد لوگے۔ تو درست نہیں اگر اس سے مراد حلیم لوگے۔ تو بھی
درست نہیں کیونکہ کنگال اور حلیم کے معنی ایک نہیں بلکہ جو دل میں غریب ہوتا ہے اس کو
صبر کبھی نہیں ہوتا۔ اسلئے یہ بات درست نہیں جب آسمان زمین ٹلجائینگے۔ تب توریت
بھی ٹلجاویگی۔ ایسی عارضی آئین انسان کی گھڑنت ہو سکتی ہیں۔ ہمہ دان خدا کی نہیں۔ یہ تو
صرف لالچ اور خوف دکھلایا ہے۔ کہ جو اُن حکموں کو نہ مانیگا۔ وہ آسمان میں سب سے چھوٹا سمجھا
کیا جائیگا۔ (۶۴)

(۶۵) ہماری روز کی روٹی آج ہمیں بخش۔ مال اپنے واسطے زمین پر جمع نہ کرو (باب ۶۔ آیت ۱۱-۱۹)

محقق۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس وقت عیسیٰ پیدا ہوا تھا۔ اُس وقت لوگ جنگلی اور کنگال تھے
اور عیسیٰ بھی ویسا ہی تھا۔ تبھی تو دن بھر کی روٹی کے حاصل کرنیکی خدا سے دعا مانگتا ہے۔ اور
دوسروں کو بھی تعلیم دیتا ہے۔ اگر مال جمع کرنا ناروا ہے۔ تو عیسائی لوگ کیوں مال جمع کرتے ہیں
انکو چاہئے کہ یسوع کے حکم کی تعمیل کر کے سب کچھ خیرات میں دیدیں اور مفلس ہو جائیں (۶۵)

(۶۶) نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے۔ آسمان کی بادشاہت میں داخل ہوگا (باب ۷۔ آیت ۲۱)

محقق۔ غور کیجئے! اگر بڑے بڑے بشپ پادری اور کرسچین لوگ عیسیٰ کا یہ قول سچا سمجھتے ہوں
تو عیسیٰ کو خداوند کہکر کبھی نہ پکاریں۔ اگر اس بات کو نہ مانینگے تو گناہ سے کبھی بچ سکیں گے (۶۶)

(۶۷) اُس دن بہتیرے مجھ سے کہینگے۔ اس وقت میں اُن سے صاف کہونگا۔ کہ میں کبھی تم سے واقف
نہ تھا۔ اے بدکارو! میرے پاس سے دور ہو (باب ۷۔ آیت ۲۲-۲۳)

محقق۔ دیکھئے عیسیٰ جنگلی آدمیوں کو یقین دلانیکے لئے بہشت کا منصف بننا چاہتا تھا۔ یہ فقط
سادہ لوح آدمیوں کو لبھانے کی بات ہے (۶۷)

(۶۸) اور دیکھو ایک کوڑھی نے آکر اُسے سجدہ کیا اور کہا اے خداوند! اگر تو چاہے تو مجھے پاک
صاف کر سکتا ہے۔ تب یسوع نے ہاتھ بڑھا کے اُسے چھوا۔ اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ
تو پاک صاف ہو۔ اور وہیں اس کا کوڑھ جاتا رہا (باب ۸۔ آیت ۲-۳)

محقق۔ یہ سب باتیں سادہ لوح آدمیوں کے پھنسانے کی ہیں۔ اگر عیسائی لوگ ان باتوں
کو جو کہ علم اور قانون قدرت کے خلاف ہیں۔ صحیح مانتے ہیں۔ تو شکراچاریہ۔ دھنونتری کپل
وغیرہ کی باتیں جو کہ پرانوں اور مہابھارت وغیرہ میں لکھی ہیں۔ سچ کیوں نہیں مانتے

کھا کے آسودہ ہوئے اور ٹکڑوں سے جو بچ رہے تھے انہوں نے سات ٹوکریاں بھر کر اٹھائیں۔ اور
کھانیوالے سوائے عورتوں اور لڑکوں کے چار ہزار تھے۔ (باب ۱۵۔ آیت ۳۴ تا ۳۸)

محقق۔ دیکھئے کیا یہ آج کل کے جھوٹے کراماتیوں اور شعبدے بازوں وغیرہ کی طرح فریب کی بات
نہیں ہے؟ اُن روٹیوں میں اور روٹیاں کہاں سے آ گئیں؟ اگر یسوع میں ایسی کرامتیں
ہوتیں۔ تو وہ خود بھوکا ہو کر انجیر کے پھل کھانے کو کیوں بھٹکا پھرتا۔ اپنے واسطے مٹی۔ پانی اور پتھر
وغیرہ سے حلوا اور روٹیاں کیوں نہ بنا لیں؟ یہ سب باتیں لڑکوں کے کھیل کی مانند ہیں۔
جسطرح کئی سادھو بیراگی ایسی فریب کی باتیں کر کے جاہلوں کو ٹھگتے ہیں اسی طرح کی یہ باتیں ہیں (۷۲)

(۷۳) اور تب ہر ایک کو اس کے اعمال کے موافق بدلہ دیگا (باب ۱۶۔ آیت ۳۲)

محقق۔ اگر اعمال کے موافق بدلہ دیگا۔ تو پھر عیسائیوں کا گناہ کے معاف ہونے کی تعلیم دینا بیہودہ ہے
اور اگر وہ بات سچی ہے۔ تو یہ جھوٹی ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ جو معاف کئے جانے کے لائق ہونگے۔ وہی معاف
کئے جائینگے۔ اور ناقابل معافی معاف نہیں کئے جائینگے۔ تو یہ بھی ٹھیک نہیں۔ کیونکہ تمام اعمال
کا ثمرہ مناسب طور پر دینے میں ہی انصاف اور پورا رحم ہوتا ہے (۷۳)

(۷۴) اے بے اعتقاد اور ضدی قوم! میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر تم میں رائی کے دانے
کے برابر ایمان ہوتا۔ تو اگر تم اس پہاڑ سے کہتے کہ یہاں سے وہاں چلا جا۔ تو وہ چلا جاتا۔ اور
کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوتی۔ (باب ۱۷۔ آیت ۱۷-۲۰)

محقق۔ جو عیسائی لوگ اپدیش کرتے پھرتے ہیں۔ کہ آؤ ہمارے مذہب میں گناہ معاف کراؤ
نجات پاؤ۔ وغیرہ یہ سب باتیں جھوٹ ہیں۔ کیونکہ اگر عیسیٰ میں گناہ کے دور کرنے۔ ایمان کے
قائم اور پاک کرنے کی طاقت ہوتی۔ تو اپنے شاگردوں کا ایمان قائم کر کے اُن سے گناہ کو دور کر کے انکو
پاک کیوں نہ کر دیتا؟ جو یسوع کے ساتھ ساتھ گھومتے تھے جب انکو وہ پاک۔ ایماندار اور بہتر نہ بنا
سکا۔ تو وہ موت کے بعد نہ جانے کہاں ہو گا۔ اُسوقت کسی کو پاک نہیں کر سکیگا۔ جب یسوع کے
شاگرد رائی بھر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ اور انہوں نے یہ کتاب انجیل لکھی ہے پھر یہ کتاب کیونکر مستند ہو
سکتی ہے؟ کیونکہ جو بے اعتقاد۔ ناپاک اور ادھرمی آدمیوں کی تحریر ہوتی ہے اس پر اعتقاد کرنا
بھلائی کی خواہش کرنیوالے آدمیوں کا کام نہیں۔ اور اگر یسوع کا یہ قول درست ہے۔ تو ثابت
ہوتا ہے کہ کسی عیسائی میں رائی کے دانے کے برابر ایمان نہیں ہے۔ اگر کوئی کہے کہ ہم میں پورا یا تھوڑا
ایمان ہے۔ تو اسکو کہنا چاہئے۔ کہ آپ اس پہاڑ کو راستہ میں سے ہٹا دیویں۔ اگر اُن کے

محقق - یہ بھی بات ویسی ہی ناممکن ہے جیسی کہ پہلے لکھ آئے ہیں - اور جو گناہ معاف کرنیکی بات ہے - وہ صرف سادہ لوح آدمیوں کو لالچ کے جال میں گرفتار کرتا ہے جیسی دوسرے کی پی ہوئی شراب بھانگ یا کھائی ہوئی افیون کا نشہ دوسرے کو نہیں چڑھتا - ویسے ہی کسی کا کیا ہوا گناہ کسی کو نہیں لگتا - بلکہ جو کرتا ہے وہی بھوگتا ہے - یہی خدا کا انصاف ہے اگر دوسرے کا کیا ہوا گناہ ثواب دوسرے کو ملے یا عادل خود لے لیویں - یا کرنیوالوں کو ہی خدا جزا سزا نہ دیوے تو وہ غیر منصف ہو جاوے - دیکھو دھرم ہی بہتری کرنیوالا ہے - یسوع یا اور کوئی نہیں اور دھرماتماؤں کیواسطے یسوع وغیرہ کی کچھ ضرورت نہیں - اور نہ گنہگاروں کیلئے - کیونکہ گناہ کسی کا چھوٹ نہیں سکتا (۷۰)

(۷۱) یسوع نے اپنے بارہ شاگردوں کو اپنے پاس بلا کر انہیں قدرت بخشی - کہ ناپاک روحوں کو نکالیں اور ہر طرح کی بیماری اور دکھ درد کو دور کریں - کہنے والے تم نہیں - بلکہ تمہارے باپ کی روح ہے - جو تم میں بولتی ہے - یہ مت سمجھو - کہ میں زمین پر صلح کروانے آیا ہوں - صلح کروانے نہیں - بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں - کیونکہ میں آیا ہوں کہ مرد کو اسکے باپ اور بیٹی کو اس کی ماں اور بہو کو اس کی ساس سے جدا کروں اور آدمی کے دشمن اسکے گھر ہی کے لوگ ہونگے - (باب ۱۰ - آیت ۱-۲، ۳۴-۳۶)

محقق - یہ وہی شاگرد ہیں جن میں سے ایک تیس روپے کے لالچ سے یسوع کو گرفتار کرائیگا - اور باقی منحرف ہو کر علیحدہ علیحدہ بھاگیں گے - دیووں کا آنا یا نکالنا یہ باتیں علم کے خلاف ہیں - اور بلا دوائی یا پرہیز کے بیماریوں کا چھوٹنا قانونِ قدرت کے خلاف ہونیسے ناممکن ہے کیا ایسی ایسی باتوں کا ماننا بے علموں کا کام نہیں ہے؟ اگر روحیں بولنے والی نہیں اور خدا بولنے والا ہے - تو روحیں کیا کام کرتی ہیں؟ سچائی یا دروغگوئی کا ثمرہ سکھ یا دکھ خدا ہی بھوگتا ہوگا - یہ بھی ایک لغو بات ہے - جیسا یسوع پھوٹ کرانے اور لڑانے کو آیا تھا - وہی آپس جھگڑا لوگوں میں چل رہا ہے یہ کیسی بری بات ہے - کیونکہ پھوٹ کرانے سے ہمیشہ آدمیوں کو دکھ ہوتا ہے - عیسائیوں نے ی کو گو زمنہ سمجھ لیا ہوگا - کیونکہ جب ایک دوسرے سے پھوٹ کرانا یسوع ہی اچھا مانتا تھا - تو یہ کیوں نہیں مانتے ہونگے - یہ یسوع ہی کا کام ہوگا - کہ گھر کے لوگوں کے دشمن گھر کے لوگوں کو بنانا - یہ شریف آدمیوں کا کام نہیں ہے - (۷۱)

(۷۲) تب یسوع نے انہیں کہا - کہ تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں وے بولے سات اور کئی ایک چھوٹی مچھلیاں - تب اس نے جماعتوں کو حکم دیا - کہ زمین پر بیٹھ جاویں - پھر ان سات روٹیوں اور مچھلیوں کو لیکے شکر کیا اور توڑ کر اپنے شاگردوں کو دیا اور شاگردوں نے لوگوں کو اور سب

میں نیک و بد لوگ ہوتے ہیں۔ جو کوئی اچھا کام کرے۔ وہ اچھا اور جو بُرا کرے وہ بُرا ثمر پاتا ہے
اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ عیسائی خدا کی بادشاہت کسی ایک مقام پر متعین تھا۔ ہر جگہ نہیں
جو ایک مقام میں محدود ہے۔ وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا کی بادشاہت سب جگہ ہے۔ پھر
اس میں داخل ہوگا یا نہ ہوگا۔ یہ کہنا صرف بے علمی کی بات ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہو گیا۔ کہ جس
قدر عیسائی دولتمند ہیں۔ وے صرف دوزخ میں ہی جائینگے۔ اور مفلس سب بہشت میں جائینگے
بھلا ذرا تو عیسیٰ غور کرتا۔ کہ جس قدر مال و اسباب دولتمندوں کے پاس ہے۔ اُس قدر
مفلسوں کے پاس نہیں۔ اگر دولتمند لوگ سمجھ کر دھرم کے کاموں میں روپیہ صرف کریں
تو وہ مفلسوں کی نسبت جو گری ہوئی حالت میں ہیں بآسانی اعلیٰ درجہ پر پہنچ سکتے ہیں (۷۶)
(۷۷) یسوع نے اُن سے کہا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ تم جو میرے پیچھے ہوئے۔ جب
نئی خلقت میں ابن آدم اپنے جلال کے تخت پر بیٹھیگا۔ تم بھی بارہ تختوں پر بیٹھو گے اور اسرائیل
کے بارہ گروہوں کی عدالت کرو گے۔ اور جس نے گھر یا بھائی یا بہن یا ماں باپ یا جورو یا بچوں یا
زمین کو میرے نام پہ چھوڑا سو گنا پاویگا۔ اور ہمیشہ کی زندگی کا مستحق۔ حقدار ہوگا۔ باب ۱۹۔ آیت ۲۸-۲۹

محقق دیکھئے یسوع کی اندرونی لیلا۔ اس نے یہ خیال کر کے کہ بعد موت بھی میرے چیلے
سے لوگ نکل نہ جائیں (یہ باتیں گھڑ لیں) جس شخص نے تیس روپیے کے لالچ سے یسوع
کو پکڑوا کر مروا دیا۔ ویسے گنہگار بھی اس کے پاس تخت پر بیٹھیں گے اور اسرائیل کے خاندان
کا طرفداری کی وجہ سے انصاف ہی نہ کیا جائیگا۔ بلکہ اُن کے سب گناہ معاف ہو جاوینگے۔
اور وہ اور خاندانوں کا انصاف کرینگے۔ اسی وجہ سے تمام عیسائی عیسائیوں کی طرفداری بہت
کرتے ہیں۔ اگر کوئی گورہ کسی کالے کو مار ڈالے۔ تو بھی طرفداری کر کے عموماً مجرم کو بغیر سزا
بری کر دیا جاتا ہے۔ ایسا ہی یسوع کے بہشت میں بھی انصاف ہوگا۔ یہاں پر ایک او
اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ ایک شخص دنیا کی پیدائش کے آغاز میں مرا اور دوسرا قیامت
کی رات کو۔ پہلا شخص تو قیامت تک انتظار میں رہیگا۔ اور دوسرے کا انصاف اسی وقت ہو جائیگا
دیکھئے یہ کتنی بڑی بے انصافی ہے۔ جو دوزخ میں پڑیگا۔ وہ لا انتہا زمانہ تک دوزخ کا عذاب
بھوگیگا اور جو بہشت میں جائیگا۔ وہ ہمیشہ راحت بھوگیگا۔ یہ کس قدر بے انصافی ہے
کیونکہ محدود وقت اور محدود اعمال کا ثمرہ محدود ہونا چاہئے۔ دو شخصوں کے بالکل مساوی گناہ
یا ثواب نہیں ہو سکتے۔ اس لئے رنج و راحت کی کمی بیشی کی وجہ سے کم و بیش درجہ

ہٹانے سے ہٹ جائے۔ تو بھی ثابت نہ ہوگا۔ کہ ان میں پورا ایمان ہے۔ بلکہ ایک رائی کے دانے کے
برابر ہے اور جو نہ ہٹا سکے۔ تو سمجھو ایک قطرہ بھی ایمان عیسائیوں میں نہیں ہے۔ اگر کوئی کہے کہ
یہاں غرور وغیرہ برائیوں کا نام پہاڑ ہے۔ تو بھی ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہو۔ تو مُردے
اندھے کوڑھی دیوچڑھوں کو بھلا چنگا کرنے سے سُست جاہل۔ زانی اور گمراہ لوگوں کو خبردار
کرکے تندرست کرنا مُراد ہوگی۔ تو یہ بھی تسلیم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا۔ تو وہ اپنے
شاگردوں کو کیوں نہ تندرست کر لیتا۔ اسلئے یہ ناممکن باتیں یسُوع کی بے علمی کا اظہار کرتی
ہیں۔ اگر اس کو کچھ بھی علم ہوتا۔ تو ایسی سادہ لوحی کی باتیں کیوں کہتا؟ سچ ہے۔

निरस्तपादपे देशे एरण्डोऽपि द्रुमायते ॥

یہاں کوئی بھی درخت نہ ہو۔ تو وہاں ارنڈی کا درخت ہی سب سے اچھا اور بڑا شمار کیا جاتا ہے
ایسے ہی وحشی اور جاہلوں کے ملک میں عیسیٰ کا ہونا ہی غنیمت تھا لیکن آجکل یسُوع کس گنتی میں ہے؟ (۷۴)
(۷۷) میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ اگر تم لوگ توبہ نہ کرو۔ اور چھوٹے لڑکوں کی مانند نہ بنو۔ تو آسمان
کی بادشاہت میں ہرگز داخل نہ ہوگے۔ (باب ۱۸۔ آیت ۳)

تحقیق۔ جب اپنی ہی مرضی سے توبہ کرنا بہشت کا باعث اور توبہ نہ کرنا دوزخ کا باعث ہے۔
تو کوئی کسی کا گناہ و ثواب کس طرح لے سکتا ہے۔ اور چھوٹے لڑکے کی مانند ہو جانیکی تعلیم دینے سے
بظاہر ہوتا ہے۔ کہ یسُوع کی باتیں علم اور قانون قدرت کے بالکل خلاف تھیں اور وہ یہ چاہتا
تھا۔ کہ لوگ میری باتوں کو بچّوں کی مانند مان لیں۔ اور بلا تحقیق کئے آنکھ بند کرکے مان لیں۔
علی العموم اگر عیسائیوں کی عقل بچّوں کی سی نہ ہوتی۔ تو وہ ایسی بعید از قیاس۔ اور خلاف از علم
باتیں کیوں مانتے؟ مزید براں یہ بھی ثابت ہُوا۔ کہ اگر یسُوع آپ خود علم سے محروم اور
بچّوں کی سی عقل والا نہ ہوتا۔ تو اوروں کو لڑکوں کی مانند بننے کی تعلیم کیوں دیتا؟ کیونکہ جو
جیسا ہوتا ہے۔ وہ اوروں کو بھی ویسا ہی بنانا چاہتا ہے۔ (۷۵)
(۷۶)۔۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ دولتمندوں کا آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونا مشکل ہے
میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ اونٹ کا سُوئی کے ناکے سے گزر جانا اس سے آسان ہے۔
کہ ایک دولت مند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو۔ (باب ۱۹۔ آیت ۲۳-۲۴)

تحقیق۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ عیسیٰ غریب تھا۔ اور دولت مند اُس کی عزت نہ کرتے
ہونگے۔ اسلئے ایسا لکھ دیا ہوگا۔ لیکن یہ بات سچ نہیں ہے۔ کیونکہ دولت مند اور مفلسوں

محقق - یہ بات بھی بےعلمی اور سادہ لوحی کی ہے۔ بھلا آسمان ہٹ کر کہاں جائیگا؟ جب آسمان نہایت لطیف ہونے کی وجہ سے آنکھ سے دکھائی ہی نہیں دیتا۔ تو اس کا ہلنا کون دیکھ سکتا ہے؟ اور اپنے منہ میاں مٹھو بننا شریف آدمیوں کا شیوہ نہیں (۸۰)

(۸۱) تب وہ بائیں طرف والوں سے کہیگا۔ اے ملعونو! میرے سامنے سے اس ہمیشہ کی آگ میں چلے جاؤ۔ جو شیطان اور اسکے فرشتوں کیلئے تیار کیگئی ہے (باب ۲۵۔ آیت ۴۱)

محقق - بھلا یہ کتنی طرفداری کی بات ہے۔ کہ جو اپنے شاگرد ہیں۔ اُن کو تو بہشت نصیب ہو اور غیروں کو ہمیشہ کی آگ میں ڈالا جاوے لیکن جب یہ لکھا ہے کہ آسمان ہی نہ رہیگا۔ تو ہمیشہ کی آگ۔ دوزخ اور بہشت کہاں رہینگے؟ اگر شیطان اور فرشتوں کو خدا نہ بناتا۔ تو دوزخ کی اس قدر تیاری کیوں کرنی پڑتی؟ اور جب صرف ایک شیطان ہی خدا کے غضب سے نہ ڈرا۔ تو وہ خدا کیسا ہوا؟ کیونکہ وہ اسی کا فرشتہ ہو کر باغی ہو گیا تھا۔ خدا اسے نہ تو گرفتار کر کے قید کر سکا۔ اور نہ جان سے مار سکا۔ تو پھر اس کی خدائی کہاں رہی؟ اور دیکھئے شیطان نے عیسیٰ کو بھی چالیس دن دکھ دیا۔ اور عیسیٰ بھی اس کا کچھ نہ کر سکا۔ تو پھر اس کا بھی خدا کا بیٹا ہونا فضول ٹھیرا۔ جب ثابت ہوا۔ کہ نہ تو عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے۔ اور نہ بائیبل کا خدا سچا خدا ہے (۸۱)

(۸۲) تب ان بارہ شاگردوں میں سے ایک نے جس کا نام یہودا اسکریوطی تھا۔ سردار کاہنوں کے پاس جا کر کہا۔ جو میں یسوع کو پکڑوا دوں۔ تو مجھے کیا دو گے؟ تب انہوں نے اس سے تیس روپے کا اقرار کیا (باب ۲۶۔ آیت ۱۴۔ ۱۵)

محقق - اب عیسیٰ کے سارے معجزے اور ساری خدائی یہاں پر ظاہر ہو گئی۔ کیونکہ جو اس کا شاگرد رشید تھا۔ وہ بھی اس کی صحبت سے پاک نہ بن سکا۔ تو بتائیے اوروں کو وہ موت کے بعد کس طرح پاک بنا سکیگا؟ عیسیٰ پر ایمان لانے والے اس پر یقین لانے والے کس قدر دھوکا کھا رہے ہیں۔ کیونکہ جس نے اپنے شاگرد کا اپنی حیات میں کچھ بھلا نہ کیا۔ وہ موت کے بعد دوسروں کی کیا بہتری کر سکتا ہے؟ (۸۲)

(۸۳) اُن کے کھاتے وقت یسوع نے روٹی لی۔ اور برکت مانگ کے توڑی۔ پھر شاگردوں کو دیکر کہا۔ لو کھاؤ یہ میرا بدن ہے۔ پھر پیالہ لے کر شکر کیا۔ اور انہیں دیکے کہا تم سب اس میں سے پیو۔ کیونکہ یہ میرا لہو ہے۔ یعنی نئے عہد کا (باب ۲۶۔ آیت ۲۶ تا ۲۸)

محقق - بھلا ایسی بات بجز بےعلم اور سادہ لوح کے کوئی بھی شائستہ آدمی کر سکتا ہے۔

کے بہت سے بہشت اور دوزخ ہوں۔ تب ہی تو روحیں سکھ دُکھ بھوگ سکتی ہیں۔ سو اس بات کا ذکر کہیں بھی عیسائیوں کی کتاب میں نہیں ہے۔ پس یہ کتاب خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ اور نہ ہی یسُوع خدا کا بیٹا ہو سکتا ہے۔ کسی شخص کے ماں باپ سَو سَو ہرگز نہیں ہو سکتے یہ بڑے اندھیر کی بات ہے کیونکہ ایک شخص کی ایک ہی ماں اور ایک ہی باپ ہوتا ہے۔ جو مسلمانوں نے لکھا ہے۔ ایک شخص کو بہتر (۷۲) حوریں بہشت میں ملینگی۔ تیار ؟ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ذکر یہاں سے لیا ہوگا۔ (۷۷)

(۷۸) اور جب صبح کو شہر میں جانے لگا۔ اُسے بھوک لگی۔ تب انجیر کا ایک درخت راہ کے کنارے دیکھکر اُسکے پاس گیا۔ اور جب پتوں کے سوا اُس میں کچھ نہ پایا۔ تو کہا۔ اب سے تجھ میں کبھی پھل نہ لگے۔ وہی انجیر کا درخت سُوکھ گیا۔ (باب ۲۱۔ آیت ۱۸۔ ۱۹)

محقق۔ تمام پادری اور عیسائی لوگ کہتے ہیں۔ کہ عیسیٰ بڑا حلیم الطبع۔ بردبار اور غصّہ وغیرہ سے مبرا تھا۔ مگر اس بات کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے۔ کہ عیسیٰ غصّہ ور تھا۔ اور اُسے موسموں کا بھی علم نہ تھا۔ اور اُس کا بے علم آدمیوں کی سی خصلت تھی۔ بھلا بیجان درخت کا کیا قصور تھا۔ کہ اُس کو بد دُعا دی۔ اور وہ سُوکھ گیا۔ درخت اُس کی بد دعا سے نہ سُوکھا ہوگا۔ بلکہ کسی دوائی کے ڈالنے سے سُوکھ گیا ہو۔ تو تعجب نہیں + (۷۸)

(۷۹) ان دنوں کی مصیبت کے بعد معاً یا فوراً سُورج اندھیرا ہو جائیگا۔ اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا۔ اور ستارے آسمان سے گر جائیں گے اور آسمان کی فوجیں ہلجائیں گی (باب ۲۴۔ آیت ۲۹)

محقق۔ واہ! عیسیٰ صاحب! آپ کس علم سے جانتا۔ کہ ستارے گر پڑینگے۔ اور آسمان کی کونسی فوج ہے کہ جو گر جائیگی؟ اگر عیسیٰ تھوڑا بھی علم پڑھا ہوتا۔ تو ضرور جان لیتا۔ کہ ستارے سب دُنیا ہیں ہیں۔ اور وہ کیونکر گر سکتے ہیں۔ چونکہ عیسیٰ بڑھئی کے گھر پیدا ہوا تھا۔ ہمیشہ لکڑی چیرنے چھیلنے کاٹنے اور جوڑنے کا کام کرتا ہوگا۔ اُسے اس جنگلی ملک میں جب پیغمبر بننے کا شوق پیدا ہوا۔ تب ایسی باتیں بنانے لگا۔ کتنی باتیں اس کے منہ سے اچھی بھی نکلیں۔ اور بہت سی بُری بھی۔ وہاں کے لوگ جنگلی تھے۔ اُس کی باتوں پر یقین کر بیٹھے۔ جیسا آج کل یورپ ترقی کر رہا ہے۔ اگر ایسا ہی اُس وقت ہوتا۔ تو اس کے معجزے کوئی بھی نہ مانتا۔ باوجود کسی قدر علم ہونے کے عیسائی لوگ اب بھی ہٹ دھرمی اور پیچیدگی معاملات کی وجہ سے اس ردّی مذہب سے کنارہ کش ہو کر مکمل سچائی سے بھرے ہوئے ویدمارگ کی طرف رجوع نہیں ہوتے یہی اُنمیں نقص ہے۔ (۷۹)

(۸۰) آسمان اور زمین ٹلجائینگے۔ پر میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی (باب ۲۴۔ آیت ۳۵)

صلاح ہے؟ اُنہوں نے جواب میں کہا۔ وہ قتل کے لائق ہے۔ تب اُنہوں نے اس کے مُنہ پر تھوکا اور اُسے گھونسے مارے اور دوسروں نے اُسے طمانچے مار کے کہا۔ اے مسیح ہمیں گذشتہ بات بتا۔ کہ کس نے تجھے مارا۔ جب پطرس باہر دالان میں تھا۔ ایک لونڈی نے اُس کے پاس آکے کہا۔ تو بھی یسوع گلیلی کے ساتھ تھا۔ پر اس نے سب کے سامنے انکار کرکے کہا میں نہیں جانتا۔ کہ تو کیا کہتی ہے۔ پھر جب وہ دروازہ کی طرف باہر چلا۔ ایک دوسری لونڈی نے اُسے دیکھ کر اُن سے جو وہاں تھے کہا۔ یہ بھی یسوع ناصری کے ساتھ تھا۔ تب اُس نے قسم کھا کر پھر انکار کیا۔ کہ میں اس شخص کو نہیں جانتا۔ تب اُس نے لعنت بھیجکر اور قسم کھا کر کہا۔ کہ میں اس شخص کو نہیں جانتا۔
باب ۲۶ - آیت ۴۷ تا ۴۹ - ۵۰ - ۵۶ - ۶۲ تا ۷۲ - ۷۴)۔

محقق۔ دیکھئے! عیسیٰ میں نہ ہی اتنی طاقت اور نہ ہی اتنا جلال تھا۔ کہ وہ اپنے شاگردوں کو پختہ ایمان والا بنا سکے۔ تاکہ وہ ایسے ہو جاتے۔ کہ اگر انہیں اپنی جان پر بھی کھیلنا پڑتا۔ تو بھی اپنے ربی (اُستاد) کو لالچ سے نہ پکڑواتے۔ نہ منکر ہوتے۔ نہ جھوٹ بولتے نہ جھوٹی قسم کھاتے۔ عیسیٰ میں کوئی بھی معجزہ نہ تھا۔ مثلاً توریت میں لکھا ہے۔ لُوط کے گھر پر مہمانوں کو مارنے کے لئے بہت سے لوگ چڑھ آئے تھے۔ وہاں خدا کے دو فرشتے تھے۔ اُنہوں نے اُن کو اندھا کر دیا۔ اگرچہ یہ بات بھی ناممکن تھی۔ تاہم یہ تو ثابت ہو گیا۔ کہ عیسیٰ کرامات میں لُوط کے برابر بھی نہ تھا۔ آج کل عیسائیوں نے اس قدر شور عیسیٰ کے نام سے کیوں مچا رکھا ہے۔ بجائے ایسی ذلت سے مرنے کے اگر وہ خود لٹک کر یا سمادھی چڑھا کر یا کسی اور طرح سے جان دیتا۔ تو اچھا تھا۔ مگر یہ تمیز سوائے علم کے کیسے حاصل ہو؟ (۸۵)

وہ (عیسیٰ) یہ بھی کہتا ہے۔ کہ:

(۸۶)۔ میں ابھی اپنے باپ سے مانگ سکتا ہوں۔ اور وہ فرشتوں کے بارہ تمن سے زیادہ میرے لئے حاضر کر دیگا۔ (باب ۲۶ - آیت ۵۳)

محقق۔ خوب! دھمکاتا بھی جاتا ہے۔ اور اپنی اور اپنے باپ کی بڑائی بھی کئے جاتا ہے۔ لیکن کر کچھ نہیں سکتا۔ دیکھو تعجب کی بات کہ جب سردار کاہن نے پوچھا۔ کہ یہ لوگ

کیا کوئی کھانے کی چیز کو گوشت اور پینے کی چیز کو لہو کہہ سکتا ہے۔ عیسیٰ کی اس بات کو آج کل کے عیسائی خداوند کا کھانا کہتے ہیں۔ یہ بات کیسی بُری ہے؟ جنہوں نے اپنے پیر کے گوشت اور لہو کو کھانے پینے کی چیزیں فرض کرکے نہ چھوڑا۔ وہ اوروں کا گوشت کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟ (۸۳)

(۸۴) تب اُس نے پطرس اور زبدی کے دو بیٹے ساتھ لئے اور غمگین اور نہایت دلگیر ہونے لگا۔ تب اُس نے اُن سے کہا۔ کہ میرا دل نہایت غمگین ہے۔ کیونکہ میری موت قریب ہے۔۔۔ اور کچھ آگے بڑھ کر مُنہ کے بل گرا۔ اور دعا مانگتے ہوئے کہا۔ کہ اے میرے باپ اگر ہوسکے۔ تو یہ پیالہ مجھ سے ہٹ جائے (باب ۲۶۔ آیت ۳۷ تا ۳۹)

محقق۔ دیکھئے عیسیٰ ایک معمولی آدمی تھا۔ اگر خدا کا بیٹا اور تینوں زمانوں کا جاننے والا اور عالم شخص ہوتا۔ تو ایسی بیجا حرکت نہ کرتا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ دھوکے کی ٹٹی کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا۔ ماضی اور مستقبل کا جاننے والا اور گناہ معاف کرنیوالا ہے۔ اُس نے خود یا اُس کے شاگردوں نے کھڑی کی ہے۔ اس سے یہ جانا جاتا ہے کہ وہ صرف سیدھا سادہ معمولی آدمی تھا۔ نہ کہ عالم یوگی اور سِدھ (صاحب کرامات) (۸۴)

(۸۵) وہ یہ کہہ ہی رہا تھا۔ کہ دیکھو یہود جو ان بارہوں میں سے ایک تھا۔ آیا۔ اور اُس کے ساتھ ایک بڑی بھیڑ تلواریں اور لاٹھیاں لئے سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں کی طرف سے آپہنچی۔ اور اُس کے پکڑوانے والے نے اُنہیں یہ کہہ کر پتہ دیا تھا۔ کہ جسے میں چُوموں وہی ہے۔ اُسے پکڑ لینا۔ اُس نے وہیں یسوع کے پاس آکر کہا۔ اے ربّی۔ سلام! اور چُوم لیا۔ تب اُنہوں نے پاس آکر یسوع پر ہاتھ ڈالے اور اُسے پکڑ لیا۔۔۔ تب سب شاگرد اُسکو چھوڑ کر بھاگ گئے۔۔۔ آخر دو جھوٹے گواہوں نے آکر کہا کہ اُس نے کہا ہے۔ کہ میں خدا کا گھر ڈھا سکتا اور پھر تین دن میں اُسے بنا سکتا ہوں۔ تب سردار کاہن نے اس سے اُٹھ کر کہا۔ تُو کچھ جواب نہیں دیتا۔ یہ تجھ پر کیا گواہی دیتے ہیں۔ پر یسوع چپ رہا۔ تب سردار کاہن نے اُسے کہا۔ میں تجھے زندہ خدا کی قسم دیتا ہوں۔ کہ اگر تو مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ تو ہم سے کہہ۔ یسوع نے اُس سے کہا۔ ہاں وہی جو تو کہتا ہے۔۔۔ تب سردار کاہن نے اپنے کپڑے پھاڑ کر کہا۔ کہ یہ کفر کہہ چکا ہے اب ہمیں گواہ کی کیا ضرورت ہے۔ تم نے آپ اس کا کفر سنا۔ اب تمہاری کیا

کو بچایا۔ پر آپ کو نہیں بچا سکتا۔ اگر اسرائیل کا بادشاہ ہے۔ تو اب صلیب پر سے اُتر آئے۔ تو ہم اُس پر ایمان لاوینگے۔ اُسنے خدا پر بھروسہ رکھا۔ اگر وہ اسکو چاہتا ہے۔ تو وہ اب اسکو چھڑا لے۔ کیونکہ وہ کہتا تھا۔ کہ میں خدا کا بیٹا ہوں۔ اسی طرح سے چور بھی جو اس کیساتھ صلیب پر کھینچے گئے تھے۔ اُسے طعنے مارتے تھے۔ تب چھٹویں گھنٹے سے لیکر نویں گھنٹے تک ساری سرزمین میں اندھیرا چھا گیا۔ نویں گھنٹے کے قریب بڑے شور سے یسوع نے پکار کر کہا۔ "ایلی ایلی لما سبقتنی" (اے میرے خدا! اے میرے خدا! تُونے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟) ان میں سے بعضوں نے جو وہاں کھڑے تھے۔ سُن کر کہا۔ کہ وہ الیاس کو پکارتا ہے۔ وہیں ان میں سے ایک نے دوڑ کر بادل (اسپنج) لیا اور سرکہ میں بھگویا اور نل پر رکھکر چوسایا۔ اور یسوع نے پھر بڑے زور سے چلا کر جان دی (باب ٢٧۔ آیت ٢٦ تا ٣٠ و ٢٢-٢٦ تا ٣١ و ٣٣-٣٤ و ٣٦ تا ٥٠)

محقق۔ ہر طرح پر عیسیٰ کیساتھ ان بدمعاشوں نے بدسلوکی ہی کی لیکن اسمیں عیسیٰ کا بھی قصور ہے کیونکہ خدا کا نہ کوئی بیٹا ہے نہ وہ کسی کا باپ ہے۔ اگر وہ کسی کا باپ ہو تو کسی کا سسر سالا اور رشتہ دار بھی ہو جب حاکم نے پوچھا۔ تو سچ سچ بیان کر دیتا۔ اگر عیسیٰ کے پہلے کئے ہوئے معجزات ٹھیک اور درست ہوتے تو چاہئے تھا۔ کہ اب بھی صلیب سے اتر کر سب کو اپنا مرید بنا لیتا۔ اور اگر وہ خدا کا بیٹا ہوتا تو خدا بھی اُسکو بچا لیتا۔ نیز اگر وہ تینوں زمانوں کے جاننے والا ہوتا تو بہت پہلے [illegible] کیونکہ وہ پہلے ہی جانتا ہوتا۔ اگر وہ صاحب کرامات ہوتا۔ تو چلا چلا کر کیوں جان دیتا۔ اسلئے جاننا چاہئے کہ خواہ کوئی کتنی ہی چالاکی کرے لیکن آخر میں سچ سچ اور جھوٹ جھوٹ ثابت ہو جاتا ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ عیسیٰ اس زمانہ کے جنگلی لوگوں میں کچھ اچھا تھا۔ نہ وہ کراماتی نہ خدا کا بیٹا۔ نہ ہی عالم تھا۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا۔ تو ایسا عذاب کیوں جھیلتا؟ (٨٧)

(٨٨) اور دیکھو ایک بڑا بھونچال آیا۔ کیونکہ خداوند کا فرشتہ آسمان سے اُتر کے آیا اور اس پتھر کو قبر سے ہٹا کر بیٹھ گیا۔ وہ یہاں نہیں ہے۔ کیونکہ جیسا اُس نے کہا تھا۔ وہ جی اٹھا ہے۔ جب وے اُسکے شاگردوں کو خبر دینے جاتی تھیں۔ دیکھو یسوع اُن سے ملا اور کہا سلام۔ انہوں نے پاس آکر اُس کے قدم پکڑے اور اُسے سجدہ کیا۔ تب یسوع نے انہیں کہا مت ڈرو۔ پر جاکر میرے بھائیوں سے کہو۔ کہ گلیل کو جاویں۔ وہاں مجھے دیکھیں گے۔ پھر دس گیارہ شاگرد گلیل کو اس پہاڑ

تیرے خلاف شہادت دیتے ہیں۔ اس کا جواب دے۔ تو عیسیٰ خاموش رہا۔ یہ عیسیٰ نے اچھا نہ کیا
سچ سچ کہدینا چاہیئے تھا۔ اور بہت سی گھمنڈ کی باتیں کرنی مناسب نہ تھیں۔ نیز جنہوں نے
عیسیٰ پر جھوٹا الزام لگاکر اُسے مارا اُنہیں بھی ایسا کرنا واجب نہ تھا۔ کیونکہ عیسیٰ کا کوئی
ایسا سنگین جرم نہ تھا۔ جو اُس پر لگا گیا۔ لیکن وہ بھی تو جنگلی تھے۔ انصاف کرنا کیا جانیں
اگر عیسیٰ جھوٹ مُوٹ خدا کا بیٹا نہ بنتا اور وے اُس کے ساتھ یہ بدسلوکی نہ کرتے تو دونوں
کے حق میں اچھا ہوتا۔ لیکن اسقدر علم۔ دھرماتما پن اور انصاف کی خصلت کہاں سے لاتے؟ (۸۶)

(۸۷) پھر یسُوع حاکم کے روبرو کھڑا تھا۔ اور حاکم نے اُس سے پوچھا۔ کیا تو یہودیوں کا بادشاہ
ہے؟ یسوع نے اس سے کہا۔ ہاں تو ٹھیک کہتا ہے اور اُسوقت سردار کاہن اور بزرگ
اس پر فریاد کرتے تھے۔ پر وہ کچھ جواب نہ دیتا تھا۔ تب پلاطس نے اُس سے کہا۔ کہ تو نہیں
سُنتا۔ کہ یہ تجھ پر کتنی گواہیاں دیتے ہیں؟ پر اُس نے اُن کی ایک بات کا بھی جواب
نہ دیا۔ چنانچہ حاکم نے بہت تعجّب کیا۔ پلاطس نے ان سے کہا۔ پھر یسوع کو جو مسیح
کہلاتا ہے۔ میں کیا کروں؟ اُن سبھوں نے اُس سے کہا۔ اُسے صلیب دے۔ اور یسُوع
کو کوڑے مار کر حوالے کر دیا۔ کہ صلیب پر کھینچا جاوے۔ تب حاکم کے سپاہیوں نے
یسُوع کو قلعہ میں لے جاکر ساری پلٹن اُسکے گرد جمع کی۔ اور اُسکے کپڑے اُتار کر اُسے قرمزی
پیراہن پہنایا۔ اور کانٹوں کا تاج بناکر اُسکے سر پر رکھا۔ اور ایک سرکنڈا اُس کے دہنے
ہاتھ میں دیا۔ اور اُس کے آگے گھٹنے ٹیک کر اُس پر ٹھٹھا مار کر کہا۔ اے یہودیوں کے بادشاہ
سلام! اور اس پر تھوکا اور وہ سرکنڈا لے کر اُسکے سر پہ مارا۔ جب وے اس سے ٹھٹھا
کر چکے۔ تو اس پیراہن کو اس پر سے اُتار کر پھر اُسی کے کپڑے اُسے پہنائے۔ اور صلیب
پر کھینچنے کو لے چلے۔ اور ایک مقام گلگتا نامی یعنی کھوپڑی کی جگہ پر پہنچ کے پت ملا ہوا
سرکہ اسے پینے کو دیا۔ اُس نے چکھ کے نہ چاہا۔ کہ پئے۔ اور انہوں نے اسے صلیب
پر کھینچکر اور اس کے قتل کا سبب لکھ کر اُس کے سر سے اُونچا ٹانگ دیا ۔ ۔ ۔ ۔
اور اس کے ساتھ دو چور بھی صلیب پر کھینچے گئے۔ ایک دائیں۔ دوسرا بائیں اور جو
ادھر اُدھر سے جاتے سر ہلا کر اُسے ملامت کرتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ اے خدا کے گھر
کو ڈھانیوالے! اب اپنے آپ کو بچا۔ اگر تو خدا کا بیٹا ہے۔ تو صلیب پر سے اُتر آ۔ یونہی
سردار کاہنوں نے بھی فقیہوں اور بزرگوں کیساتھ ٹھٹھا مار کے کہا۔ اس نے اوروں

بہت خوش ہوا کیونکہ مدت سے چاہتا تھا کہ اُسے دیکھے۔ اس لئے اس کی بابت بہت کچھ سنا تھا۔ اور اس کی کوئی کرامات دیکھنے کی امید تھی۔ اور اس نے اس سے بہتیری باتیں پوچھیں۔ پر اُس نے کچھ جواب نہ دیا (باب ۲۳۔ آیت ۷ تا ۹)

محقق۔ یہ بات متی کی انجیل میں نہیں ہے۔ اسلئے شہادت میں فرق آگیا۔ یہ تذکرہ سب گواہ متفق الرائے نہیں ہیں۔ اگر عیسیٰ چالاک اور کراماتی ہوتا تو ہیرودیس کی باتوں کا ضرور جواب دیتا۔ اور کرامات بھی دکھلاتا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عیسیٰ میں علمیت اور کرامات کچھ بھی نہ تھی

یوحنّا کی انجیل

(۹۲) ابتدا میں کلام تھا۔ اور کلام خدا کیساتھ تھا۔ اور کلام خدا تھا یہی ابتدا میں خدا کیساتھ تھا سب چیزیں اُس سے موجود ہوئیں اور کوئی چیز موجود نہ تھی۔ جو بغیر اس کے ہوئی ہو۔ زندگی اُس میں تھی۔ اور وہ زندگی انسان کا نور تھی۔ (باب ۱۔ آیت ۱ تا ۴)

محقق۔ ابتدا میں کلام بغیر متکلم کے نہیں ہو سکتا۔ اور اگر کلام خدا کے ساتھ تھا۔ تو ایسا کہنا ہی فضول ہے۔ اور کلام خدا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب وہ ابتدا میں خدا کیساتھ تھا تو یہ بتاؤ کہ پہلے کلام تھا یا خدا؟ اور کلام کے ذریعے خلقت کبھی پیدا نہیں ہو سکتی جب تک اس کی علت مادی نہ ہو کلام کے بغیر بھی چُپ چاپ رہ کر خالق خلقت پیدا کر سکتا ہے زندگی کس میں تھی اور کیسی تھی؟ ان الفاظ سے جیو کا ازلی ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اگر یہ ازلی ہے۔ تو آدم کے نتھنوں میں سانس پھونکنا جھوٹ ہوا۔ اور زندگی کیا انسانوں کا ہی نور ہے حیوانات وغیرہ کا نہیں؟ (۹۲)

(۹۳) جب شام کا کھانا کھا چکا گیا۔ شیطان نے شمعون کے بیٹے یہودا اسکریوطی کے دل میں ڈالا۔ کہ اُسے پکڑوائے (باب ۱۳۔ آیت ۲)

محقق۔ یہ بات درست نہیں۔ کیونکہ عیسائیوں سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ اگر شیطان سب کو بہکاتا ہے تو شیطان کو کون بہکاتا ہے؟ اگر کہو کہ شیطان خود بخود بہکا ہوا ہے۔ تب پھر انسان بھی خود بخود بہکایا جا سکتا ہے۔ پھر شیطان کا کیا کام؟ اگر شیطان کا پیدا کرنے والا اور بہکانیوالا خدا ہے۔ تو وہی شیطان کا شیطان عیسائیوں کا خدا ٹھہرا۔ اور خدا ہی نے سب کو اس کے ذریعہ سے بہکایا ہے۔ بھلا ایسے کلام خدا کے ہو سکتے ہیں؟ سچ تو یہی ہے کہ یہ کتاب نہ عیسائیوں کی

کو جہاں یسوع نے اُنہیں فرمایا تھا ۔ گئے ۔ اور اسے دیکھکر اُنہوں نے اُس کو سجدہ کیا۔ پر بعضے شک میں رہے ۔ اور یسوع نے پاس آکر اُن سے کہا کہ آسمان اور زمین کا سارا اختیار تجھے دیا گیا ۔ ۔ ۔ اور دیکھو میں زمانے کے تمام ہونے تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں ۔ ۔ (باب ۲۸ ۔ آیت ۲ ۔ ۶ ۔ ۹ ۔ ۱۰ ۔ ۱۶ تا ۱۸ ۔ ۲۰)

محقق ۔ یہ بات بھی قابل تسلیم نہیں ہے ۔ کیونکہ خلاف علم اور خلافِ قانون قدرت ہے اول تو خدا کے پاس فرشتوں کا ہونا ۔ ان کو جا بجا بھیجنا ۔ اُن کا اُوپر سے اُترنا وغیرہ باتیں ناممکن ہیں کیا خدا کوئی تحصیلدار یا کلکٹر ہے ؟ کیا اُسی جسم سے وہ آسمان پر گیا اور پھر جی اُٹھا ۔ کیا اُسی جسم کے قدم پکڑ کر ان عورتوں نے سجدہ کیا ؟ اور وہ جسم تین دن تک سڑ کیوں نہ گیا ۔ اور اپنے مُنہ سے سب کا حاکم بننا صرف دمبھ (نمود) کی بات ہے ۔ شاگردوں سے ملنا اور اُن سے باتیں کرنا ناممکن ہے ۔ کیونکہ اگر یہ تمام باتیں سچ ہوں ۔ تو آجکل مُردے کیوں نہیں جی اُٹھتے ۔ اور اُسی جسم سے آسمان کو کیوں نہیں جاتے ؟ (۸۸)

یہ متی کی انجیل میں سے لکھ چکے ۔ اب مرقس کی انجیل کے بارہ میں لکھا جاتا ہے ۔

مرقس کی انجیل

(۸۹) یہ کیا بڑھئی نہیں ۔ ۔ ۔ ۔ (باب ۶ ۔ آیت ۳)

محقق ۔ دراصل یوسف بڑھئی تھا ۔ اسلئے عیسٰی بھی بڑھئی تھا ۔ کئی ایک برس تک بڑھئی کا کام کرتا رہا ۔ بعد وہ پیغمبر بنا بنتا خدا کا بیٹا ہی بن بیٹھا ۔ اور ایسا ہی جنگلی لوگ اسے ماننے لگ گئے ۔ تب ہی تو بڑی کاریگری ظاہر کی کاٹنا کوٹنا پھوڑنا پھاڑنا بڑھئی کا ہی کام ہوتا ہے ۔ (۸۹)

لوقا کی انجیل

(۹۰) یسوع نے اُسکو کہا ۔ تو کیوں مجھ کو نیک کہتا ہے ۔ کوئی نیک نہیں ۔ مگر ایک یعنی خدا (باب ۱۸ ۔ آیت ۱۹)

محقق ۔ جب خود عیسٰی ہی خدا کو لاشریک بتاتا ہے ۔ تو عیسائیوں نے رُوح القدس باپ اور بیٹا تین (خدا) کہاں سے بنا لئے ؟ (۹۰)

(۹۱) تب اُسے ہیرودیس کے پاس بھیجا ۔ ۔ اور ہیرودیس یسوع کو دیکھ کے

اِس کتاب کو (الہامی) اور عیسٰی کو خدا کا بیٹا جنہوں نے بنایا وہ شیطان ہوں۔ تو ہوں۔ یہ خدا کی طرف سے کتاب نہیں اور نہ اُسمیں بیان کردہ خدا خدا ہے اور نہ عیسٰی خدا کا بیٹا ہو سکتاہے (۹۳)

(۹۴) تمہارا دل نہ گھبرائے۔ تم خدا پر ایمان لاتے ہو مجھ پر بھی ایمان لاؤ۔ میرے باپ کے گھر میں بہت مکان ہیں۔ نہیں تو میں تمہیں کہتا۔ میں جاتا ہوں۔ تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں اور جس حالت میں کہ میں جاتا اور تمہارے لئے جگہ تیار کرتا اور پھر آؤنگا۔ اور تمہیں اپنے ساتھ لونگا۔ تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو۔ یسوع نے اُسے کہا راہِ حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی بغیر میرے وسیلہ کے باپ پاس نہیں آسکتا ہے۔ اگر تم مجھے جانتے۔ تو میرے باپ کو بھی جانتے (باب ۱۴۔ آیت ۱ تا ۴ و ۶ و ۷)

محقق۔ بتائیے! عیسٰی کی یہ باتیں کیا پوپ لیلا سے کم ہیں۔ اگر ایسا دام نہ بچھاتا۔ تو اسکے مذہب میں کون پھنستا؟ کیا عیسٰی نے اپنے باپ کا ٹھیکہ لےلیا ہے۔ اور اگر وہ عیسٰی کے بس میں ہے۔ تو غیر کے تابع ہونے سے وہ خدا ہی نہیں۔ کیونکہ خدا کسی کی سفارش نہیں سنتا۔ کیا عیسٰی کے پہلے کوئی بھی خدا کو نہیں پہنچا۔ کہ عیسٰی جگہ وغیرہ کا لالچ دیتا ہے؟ جو اپنے منہ سے راہِ حق اور زندگی بنتا ہے۔ وہ ہر طرح سے متفنی ہے۔ اسلئے یہ باتیں درست کبھی نہیں ہو سکتیں (۹۴)

(۹۵) میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے۔ ایسے کام جو میں کرتا ہوں۔ وہ بھی کریگا۔ اور ان سے بھی بڑے کام کریگا۔ ۔ ۔ (باب ۱۴۔ آیت ۱۲)

محقق۔ دیکھئے جو عیسائی لوگ عیسٰی پر پُورا ایمان رکھتے ہیں۔ وہ اُس کی مانند مُردوں کو زندہ کرنیکا کام کیوں نہیں کر سکتے؟ اور اگر ایمان لانے سے بھی معجزے نہیں دکھا سکتے تو تحقیق جاننا چاہیئے۔ کہ عیسٰی نے بھی معجزے نہیں دکھائے ہونگے۔ خود عیسٰی ہی کہتا ہے۔ کہ تم بھی معجزے کروگے لیکن آج کل کوئی بھی عیسائی ایک معجزہ نہیں کر سکتا۔ اسلئے جس کی دل کی آنکھیں پھوٹ گئی ہوں۔ وہ عیسٰی کو مُردوں کے زندہ کرنیوالا مان لے (۹۵)

(۹۶) جو اکیلا سچا خدا ہے (باب ۱۷۔ آیت ۳)

محقق۔ جب لاشریک واحد ہے۔ تو عیسائیوں کا تین خدا ماننا بالکل جھوٹ ہے۔ اسی طرح بہت مقاموں پر انجیل میں لغو باتیں بھری پڑی ہیں۔ (۹۶)

یوحنّا کے مکاشفات کی کتاب

اب یوحنّا کی عجیب و غریب باتیں سُنو۔

کس کی پرستش کرتے ہونگے؟ یہاں پراٹسٹنٹ عیسائی تو بُت پرستی کی تردید کرتے ہیں۔ لیکن اُن کا بہشت بُت پرستی کا گھر بن رہا ہے۔ (۱۰۰)

(۱۰۱) اور جب برّے نے ان مہروں میں سے ایک کو توڑا۔ تب میں نے دیکھا اور اُن چاروں جانداروں میں سے ایک کی آواز بادل کے گرجنے کی مانند سُنی جو بولا۔ آ اور دیکھ۔ اور میں نے نظر کی اور دیکھا کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اس پر ایک سوار ہے جس کے پاس کمان ہے اور ایک تاج اُسے دیا گیا۔ اور وہ فتح کرتا ہوا نکلا تاکہ فتح کرے۔ اور جب اس نے دوسری مہر توڑی۔ تب دُوسرا گھوڑا سرخ رنگ نکلا۔ اس کے سوار کو ... اور جب اس نے تیسری مہر توڑی دیکھو ایک کالا گھوڑا ہے ... اور جب اس نے چوتھی مہر توڑی اور دیکھو ایک پیلے رنگ کا گھوڑا ہے اور ایک اس پر سوار ہے جس کا نام موت ہے ۔۔۔ وغیرہ وغیرہ (باب ۶۔ آیت ۱ تا ۵ و ۷ و ۸)

تحقیق: دیکھئے یہ پرانوں سے بھی بڑھ کر لغویات ہیں یا نہیں؟ بھلا کتابوں کی مہروں کے اندر گھوڑا اور سوار کیونکر رہ سکتے ہیں؟ ان خواب کے بڑبڑانے کی سی باتوں پر جنہوں نے یقین کر لیا ہے۔ اُن کی جہالت کا کیا ٹھکانا ہے؟ (۱۰۱)

(۱۰۲) اور وہ بڑی آواز سے چلا کے کہنے لگے اے مالک پاک اور برحق تو کب تک عدالت نہ کریگا۔ اور زمین کے رہنے والوں سے ہمارے خون کا بدلہ نہ لیگا۔ تب اُن میں سے ہر ایک کو سفید جامہ دیا گیا اور اُن سے کہا گیا کہ اور تھوڑی مدت صبر کرو جب تک تمہارے ساتھی خدمتگار اور تمہارے بھائی جو تمہاری طرح مارے جانے کو ہیں۔ تمام نہ ہوں۔ (باب ۶۔ آیت ۱۰-۱۱)

تحقیق: جو عیسائی ہونگے وہ دورہ سپرد ہو کر ایسا انصاف کرانے کیلئے پڑے رویا کرینگے۔ جو شخص وید مارگ قبول کریگا۔ اُس کے انصاف ہونے میں کچھ بھی دیر نہ ہوگی عیسائیوں سے پوچھنا چاہئے کہ خدا کی کچہری آج کل بند ہے؟ کیا عدل کا کام نہیں ہوتا۔ کیا منصف بیکار بیٹھے ہیں؟ اس سوال کا جواب ٹھیک ٹھیک نہ دے سکیں گے۔ پھر یہ لوگ خدا کو بھی بھڑکا لیتے ہیں۔ اور وہ بھڑکایا بھی جاسکتا ہے کیونکہ اُن کے کہنے پر فوراً اُن کے دشمن سے بدلہ لینے پر آمادہ ہو جاتا ہے اور یہ لوگ ایسے کینہ ور ہیں۔ کہ بعد موت بھی دشمن کا بدلہ لیتے ہیں۔ ان میں امن کا خیال تک نہیں۔ اور جہاں امن نہیں۔ وہاں تکلیف کی کیا انتہا ہوگی۔ (۱۰۲)

(۱۰۳) اور آسمان کے ستارے اس طرح زمین پر گر پڑے جس طرح انجیر کے درخت سے اس کے کچے پھل گر جاتے ہیں۔ جب اُسے بڑی آندھی ہلاتی ہے۔ اور آسمان ... کی

محقق - ان فرشتوں کی کہانی سنیئے۔ کہ پرانوں اور بھاٹوں سے بھی بڑھ کر ہے (۱۱۰)

(۱۱۱) اور ایک سرکنڈہ جریب کی مانند مجھے دیا گیا۔ اور وہ فرشتہ کھڑا ہو کے کہتا تھا۔ کہ اٹھ اور خدا کے ہیکل اور قربان گاہ اور انکا جو اس میں عبادت کرتے ہیں۔ اندازہ کر۔ (باب ۱۱۔ آیت ۱)

محقق - یہاں تو کیا۔ بلکہ عیسائیوں کے بہشت میں بھی ہیکل (مندر) بنائے اور پیمائش کئے جاتے ہیں۔ خوب جیسا بہشت ویسی ہی باتیں۔ یہاں عیسائی خداوند یسوع کی یاد میں عیسیٰ کے جسم اور خون کا گوشت اور شراب کا تصور باندھکر کھاتے پیتے ہیں۔ اور گرجا میں بھی صلیب وغیرہ کی شکل بنا کر بت پرستی کی جاتی ہے (۱۱۱)

(۱۱۲) اور خدا کی ہیکل آسمان میں کھولی گئی اور اسکی ہیکل میں اسکے عہد کا صندوق دکھائی دیا۔ (باب ۱۱۔ آیت ۱۹)

محقق - آسمان میں جو مندر ہے۔ وہ ہر وقت بند رہتا ہوگا۔ کبھی کبھی کھولا جاتا ہوگا۔ کیا خدا کی بھی ہیکل (مندر) ہو سکتی ہے؟ جو ویدوکت پرمیشور محیط کل ہے اس کا کوئی بھی مندر نہیں ہو سکتا۔ وہاں عیسائیوں کے مجسم خدا کا خواہ آسمان میں ہو خواہ زمین پر مندر ہو سکتا ہے اور جیسی لیلا "ٹن ٹن۔ پوں پوں" کی یہاں ہوتی ہے۔ ویسی ہی عیسائیوں کے بہشت میں بھی ہوتی ہوگی۔ اور عہد کا صندوق بھی کبھی کبھی عیسائی دیکھتے ہونگے۔ اور نہ معلوم اس سے کیا مطلب براری کرتے ہونگے۔ سچ تو یہ ہے کہ سب باتیں آدمیوں کو دام میں لانے کیلئے ہیں۔ (۱۱۲)

(۱۱۳) اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا۔ ایک عورت سورج کو اوڑھے ہوئے اور چاند اسکے پاؤں تلے اور اسکے سر پر بارہ ستاروں کا تاج تھا۔ اور وہ حاملہ تھی۔ اور درد سے چلاتی تھی۔ اور جننے کو اینٹھتی تھی۔ پھر ایک اور نشان آسمان پر دکھائی دیا۔ اور دیکھو ایک بڑا سرخ اژدہا جس کے سات سر اور دس سینگ اور اس کے سروں پر سات تاج تھے ظاہر ہوا اور اسکی دم نے آسمان کے تہائی ستارے کھینچے اور انہیں زمین پر ڈالا (باب ۱۹۔ آیت ۱تا۴)

محقق - دیکھئے لمبے چوڑے گپوڑے۔ اُن کے بہشت میں بھی بیچاری عورت چلاتی ہے اس کی گریہ زاری کوئی نہیں سنتا۔ اور نہ کوئی اس کی تکلیف دور کر سکتا ہے اور اژدہا کی دم بھی خوب بڑھی ہوئی تھی۔ کہ جس نے ستاروں کی ایک تہائی کو زمین پر ڈالا۔ زمین تو چھوٹی ہے۔ اور ستارے بڑے بڑے کرے ہیں۔ اس زمین پر ایک بھی نہیں سما سکتا۔ یہاں پر یہی قیاس کرنا چاہئے۔ کہ ستاروں کی تہائی اس بات کے لکھنے والے کے گھر پر گری ہوگی۔

دھوم دھام تو کچھ زیادہ ہی ہے۔ (۱۰۶)

(۱۰۷) پہلے فرشتے نے نرسنگا پھونکا۔ تب اولے اور آگ خون آمیز موجود ہوئی۔ اور زمین پر ڈالی گئی۔ اور تہائی زمین جل گئی۔ (باب ۸۔ آیت ۷)

محقق۔ واہ رے عیسائیوں کے پیشین گو خدا کے فرشتے۔ نرسنگھے کی آواز اور قیامت کی لیلا محض لڑکوں کا کھیل معلوم ہوتا ہے۔ (۱۰۷)

(۱۰۸) اور پانچویں فرشتے نے نرسنگا پھونکا۔ تب میں نے ایک ستارہ زمین پر آسمان سے گرا ہوا دیکھا اور اس کنوئیں کی کنجی جس کی تھاہ نہیں اسے دی گئی۔ اور اس نے اس کنوئیں کو جس کی تھاہ نہیں کھولا۔ اور اس کنوئیں میں سے بڑے تنور کا سا دھواں اٹھا۔ اور دھوئیں سے زمین پر ٹڈیاں نکلیں۔ اور انہیں ویسا ہی مقدور دیا گیا۔ جیسا زمین کے بچھوؤں کا ہے اور انہیں یہ کہا گیا۔ ان آدمیوں کو جن کے ماتھوں پر خدا کی مہر نہیں ... پانچ مہینوں تک اذیت اٹھاویں (باب ۹۔ آیت ۱ تا ۵)

محقق۔ کیا نرسنگے کی آواز سن کر ستارے انہیں فرشتوں پر اور اسی بہشت میں گرے ہونگے یہاں تو نہیں گرے۔ بھلا وہ کنواں اور ٹڈیاں بھی قیامت کے لئے خدا نے پالی ہونگی اور وہ مہر کو دیکھ کر شناخت بھی کر لیتی ہونگی۔ کہ مہر والوں کو نہ کاٹیں۔ یہ صرف بھولے آدمیوں کو خوف دلا کر عیسائی بنا لینے کا ڈھنگ نکالا ہے۔ کہ جو عیسائی نہ ہونگے۔ انہیں ٹڈیاں کاٹیں گی۔ ایسی باتیں، جاہلوں کے ملک میں چل سکتی ہیں۔ آریہ ورت میں نہیں۔ کیا یہ قیامت کا حال درست ہو سکتا ہے؟ (۱۰۶)

(۱۰۹) اور فوجوں کے سوار شمار میں بیس کروڑ تھے۔ (باب ۹۔ آیت ۱۶)

محقق۔ بھلا اتنے گھوڑے بہشت میں کہاں ٹھیرتے۔ کہاں چرتے۔ کہاں رہتے اور کس قدر لید کرتے تھے۔ اور لید کی بدبو بھی بہشت میں کس قدر ہوگی؟ ایسے بہشت۔ ایسے خدا اور ایسے مذہب کو ہم آریوں کا دور ہی سے سلام ہے۔ ایسا بکھیڑا عیسائیوں کے سر پر سے بھی قادر مطلق کی عنایت سے دور ہو جائے۔ تو بہت اچھا ہے (۱۰۹)

(۱۱۰) پھر میں نے ایک زور آور فرشتے کو آسمان سے اترتے دیکھا۔ جو ایک بدلی کو اوڑھے اور اس کے سر پر دھنک تھا۔ اور اس کا چہرہ آفتاب اور اس کے پاؤں آگ کے ستونوں کی مانند تھے۔ اور اس نے اپنا داہنا پاؤں سمندر پر اور بایاں خشکی پر دھرا (باب ۱۰۔ آیت ۱ تا ۲)

اور جس اژدہا کی دُم اس قدر بڑی تھی۔ کہ جس نے سارے ستاروں کی تہائی لپیٹ کر زمین پر گرا دی۔ تو وہ اژدہا بھی اُسی کے گھر میں رہتا ہوگا۔ (۱۱۳)

(۱۱۴) پھر بہشت میں لڑائی ہوئی۔ میکائیل اور اس کے فرشتے اژدہا سے لڑے۔ اور اژدہا اور اس کے فرشتے لڑے۔ (باب ۱۲۔ آیت ۷)

محقق۔ جو کوئی [illegible] کے بہشت میں جاتا ہوگا۔ وہ بھی لڑائی میں دُکھ پاتا ہوگا۔ بہشت کا خیال [illegible] چھوڑ کر بیٹھے رہو۔ جہاں امن نہ ہو اور جنگ و جدل [illegible] رہے [illegible] کو ہی مبارک رہے۔ (۱۱۴)

(۱۱۵) سو بڑا اژدہا نکالا گیا۔ وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے۔ سارے جہان کو دغا دیتا ہے۔ وہ زمین پر گرایا گیا۔ (باب ۱۲۔ آیت ۹)

محقق۔ کیا جب وہ شیطان بہشت میں تھا۔ تب لوگوں کو نہیں بہکاتا تھا؟ اسکو عمر بھر کے لئے قید کیوں نہ کر دیا۔ مار کیوں نہ ڈالا؟ اس کو زمین پر کیوں گرا دیا؟ جو سب جہان کا بہکانے والا شیطان ہے۔ تو شیطان کا بہکانے والا کون ہے؟ اگر شیطان خود بخود بگڑ گیا ہے تو [illegible] بغیر [illegible] خود بخود بگڑ جائیں گے۔ اور اسکو بہکانے والا خدا ہے تو وہ خدا ہی نہیں ٹھیرا۔ ظاہر تو یہ ہوتا ہے کہ عیسائیوں کا خدا بھی شیطان سے ڈرتا ہوگا۔ کیونکہ اگر شیطان سے [illegible] ہے۔ تو خدا نے اس کو گناہ کرتے وقت ہی سزا کیوں نہ دی؟ دنیا میں تعداد کی بہت شیطان کی ہے۔ اس کا کیا رہا۔ جہاں حصہ بھی عیسائیوں کے خدا کی نہیں ہے۔ عیسائیوں کا خدا شیطان کو بدی سے باز نہیں رکھ سکتا۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ جیسے اس زمانے کے عیسائی حاکم ڈاکو چور وغیرہ کو جلدی سزا دیتے ہیں ویسا ہی عیسائیوں کا خدا نہیں۔ پھر کون ایسا بے عقل آدمی ہے۔ کہ ویدک مت کو چھوڑ کر عیسائی مذہب قبول کرے؟ (۱۱۵)

(۱۱۶) افسوس اُن پر جو خشکی اور تری کے رہنے والے ہیں۔ کیونکہ ابلیس بڑے غصہ سے تم پر اُترا ہے۔ (باب ۱۲۔ آیت ۱۲)

محقق۔ کیا وہ خدا وہیں کا مالک اور محافظ ہے؟ زمین اور آسمان وغیرہ جانداروں کا محافظ اور مالک نہیں ہے؟ اگر زمین کا بھی بادشاہ ہے۔ تو شیطان کو کیوں نہ مار سکا۔ خدا دیکھتا رہتا ہے اور شیطان بہکاتا پھرتا ہے۔ پھر وہ اُس کو روک نہیں سکتا ظالم

اِس سے کم و بیش دینا بے انصافی ہے۔ اور جو غیر منصف کی عبادت کرتے ہیں۔ وہ خود غیر منصف کیوں نہ ہوں؟ (۱۲۲)

(۱۲۳) کیونکہ برّے کا بیاہ آپہنچا۔ اور اُسکی دُلہن نے اپنے آپ کو سنوارا۔ (باب ۱۹۔ آیت ۷)

محقق۔ اور تماشا دیکھئے عیسائیوں کے بہشت میں بھی بیاہ ہوتے ہیں کیونکہ عیسیٰ کا بیاہ خدانے وہیں کیا۔ پوچھنا چاہئے۔ اس کا سُسر ساس سالا وغیرہ کون تھے؟ اور اُس کے کتنے بال بچے ہوئے؟ اور منی کے زائل ہوجانے سے طاقت عقل قوت وغیرہ بھی کم ہوگئی ہوگی اور ابتک عیسیٰ مر بھی گیا ہوگا۔ کیونکہ مرکب شئے کے اجزا ضرور جدا ہوجایا کرتے ہیں۔ آجکل عیسائیوں نے انگو مان کر مغالطہ کھایا اور نہ جانے کب تک مغالطہ میں رہینگے (۱۲۳)

(۱۲۴) اور اُس نے اُس اژدھے کو جو پُرانا سانپ ہے یعنی ابلیس اور شیطان کو پکڑا۔ ہزار برس تک جکڑ رکھا۔ اور اُس کو اس اتھاہ کنوئیں میں ڈالا۔ اور اُسے بند کر دیا۔ اور اس پر مہر کی۔ تاکہ وہ آگے کو نہ بہکا وے (باب ۲۰۔ آیت ۲۔ ۳)

محقق۔ دیکھئے بصد مشکل شیطان کو پکڑا اور ہزار برس تک قید رکھا۔ پر وہ پھر بھی رہا ہوگیا کیا اب لوگوں کو بہکایا نہ کریگا؟ ایسے بدکار کو تو قید خانہ میں ہی رکھنا یا مار ڈالنا چاہئے تھا۔ لیکن شیطان کی ہستی ہی عیسائیوں کی خام خیالی ہے۔ دراصل شیطان کوئی نہیں ہے صرف لوگوں کو ڈرا کر اپنے دامِ فریب میں لانے کی تدبیر نکالی ہوئی ہے۔ ایک مثل ہے کہ کسی چالاک آدمی نے بہت سے سادہ لوح آدمیوں کو کہا۔ کہ چلو تم کو دیوتا کا درشن کراؤں۔ اس نے پہلے ہی سے ایک شخص کو تنہا جگہ میں لے جاکر چتر بھج یعنی چار ہاتھ والا بناکر جھاڑی میں چھپا رکھا تھا۔ اور جب لوگ وہاں گئے۔ تو کہا کہ آنکھیں بند کرو جب کہوں تب کھولنا۔ اور جب کہوں تب بند کر لینا۔ جو شخص آنکھیں بند نہ کریگا۔ وہ اندھا ہوجائیگا۔ جب چتر بھج سامنے آیا۔ تب وہ بولا دیکھو اور جھٹ پٹ کہہ دیا کہ آنکھیں بند کرلو۔ اور جب وہ جھاڑی میں چھپ گیا۔ تب کہا کھولدو (جب سب نے آنکھیں کھولیں تو کہا) دیکھا نارائن کا سب نے درشن کرلیا۔ ویسی ہی ان مذاہب والوں کی باتیں ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) جو ہمارا مذہب قبول نہ کریگا۔ وہ شیطان کا بہکایا ہوا سمجھا جائیگا۔ اسلئے اُن کے دامِ فریب میں کسی کو نہ پھنسنا چاہئے (۱۲۴)

(۱۲۵) جس کے حضور سے زمین و آسمان بھاگ گئے اور اُنہیں کہیں جگہ نہ ملی

اُن کے اعمال اُن کے پیچھے چلے آتے ہیں (باب ۱۴-آیت ۱۳)

محقق - دیکھئے عیسائیوں کا خدا تو کہتا ہے - کہ ان کے اعمال اُن کے ساتھ رہینگے یعنی اعمال کے مطابق سب کو سزا و جزا دی جائیگی - پر عیسائی کہتے ہیں - کہ عیسیٰ سب کے گناہ اپنے اوپر لیگا - اور گناہ معاف بھی کئے جائینگے - صاحب عقل غور کریں - کہ خدا کا قول سچا ہے - یا عیسائیوں کا ؟ دونوں تو سچے ہو نہیں سکتے - ان میں سے ایک جھوٹا ضرور ہوگا - ہمیں کیا - خواہ عیسائیوں کا خدا جھوٹا ہو - خواہ عیسائی (۱۱۹)

(۱۲۰) اور خدا کے غضب کے بڑے کولھو میں ڈال دیا - اور وہ کولھو شہر کے باہر پیڑا گیا - اور اُس کولھو سے سو کوس تک لہو ایسا بہا کہ گھوڑوں کی باگوں تک پہنچا (باب ۱۴-آیت ۱۹-۲۰)

محقق - بتایئے - ان کے گپوڑے پورانوں سے بھی بڑھ کر ہیں یا نہیں ؟ عیسائیوں کا خدا غضب کرتے وقت بہت دکھی ہوتا ہوگا - اور اگر اس کے غضب کے کولھو بھرے ہوئے ہیں - تو کیا اس کا غضب بہنے والا ہے یا ٹھوس چیز ؟ اور سو کوس تک لہو کا بہنا ناممکن ہے - کیونکہ لہو ہوا کے لگنے سے فوراً جم جاتا ہے - پھر کیوں کر بہہ سکتا ہے ؟ اس لئے یہ سب باتیں لغو ہیں - (۱۲۰)

(۱۲۱) دیکھو کہ گواہی کے خیمہ کی ہیکل آسمان پر کھولی گئی (باب ۱۵-آیت ۵)

محقق - اگر عیسائیوں کا خدا ہمہ دان ہوتا - تو گواہوں کی کیا ضرورت تھی ؟ کیونکہ وہ سب کچھ جانتا ہوتا - اس سے یہی ثابت ہوتا ہے - کہ ان کا خدا ہمہ دان نہیں - بلکہ انسان کی مانند کم علم ہے - وہ خدائی کا کام کیا کر سکتا ہے ؟ کوئی نہیں - اسی مسلسل بیان میں فرشتوں کی عجیب غریب ناممکن باتیں لکھی ہیں - جن کو کوئی بھی درست نہیں مان سکتا - کہاں تک لکھیں - اس باب میں تو ایسے گپوڑے ہی بھر رہے ہیں (۱۲۱)

(۱۲۲) اور خدا نے اُس کی بدکاریاں یاد کیں - جیسا کہ اس نے تم سے سلوک کیا ویسا تم بھی اس سے سلوک کرو - اور اسکو اسکے کاموں کے موافق دو چند دو (باب ۱۸-آیت ۵-۶)

محقق - دیکھو عیسائیوں کا خدا صاف طور پر غیر منصف ثابت ہو گیا - کیونکہ انصاف اسی کا نام ہے کہ جسقدر یا جیسا کام کسی نے کیا ہو - اس کو ویسا اور اسی قدر پھل دیا جائے

لہ اصل انجیل میں ۱۶۹۷ ہے +

پھر میں نے دیکھا۔ کہ مُردے کیا چھوٹے کیا بڑے خدا کے حضور میں کھڑے ہیں اور کتابیں کھولی گئیں اور ایک دوسری کتاب جو زندگی کی ہے کھولی گئی۔ اور مُردوں کی عدالت جس طرح سے اُن کتابوں میں لکھا تھا۔ ان کے اعمال کے مطابق کیگئی (باب ۲۰۔ آیت ۱۱۔ ۱۲)

محقق۔ یہ دیکھئے لڑکپن کی بات۔ بھلا آسمان اور زمین کیسے بھاگ سکتے ہیں؟ جن کے سامنے ۔۔ بھاگے۔ وہ کس پر ٹھیرے ہونگے؟ خدا اور اُس کا تخت کہاں رہا ہوگا؟ اگر مُردے خدا کے سامنے کھڑے کئے گئے۔ تو خدا بھی بیٹھا یا کھڑا ہوگا۔ کیا یہاں کی کچہری اور دکانوں کی طرح خدا کی عدالت کے کام بھی بذریعہ تحریر طے ہوتے ہیں؟ اور سارے ۔۔۔ کے اعمال خدا نے خود لکھے یا اُس کے گماشتوں نے؟ ایسی ایسی باتوں سے ۔۔۔ئی وغیرہ مذاہب والوں نے جو خدا نہیں ہے، اُسے اور جو ایشور ہے اُسے غیر خدا بنا دیا (۱۲۵)

(۱۲۶) اُن میں سے ایک مجھ پاس آیا۔ اور مجھ سے یوں کہہ کے بولا۔ کہ ادھر آئیں تجھے دلہن یعنی برّے کی جورو دکھاؤنگا۔ (باب ۲۱۔ آیت ۹)

محقق۔ خوب! عیسیٰ نے بہشت میں ۔۔۔ن پائی چین اُڑاتا ہوگا۔ اور جو عیسائی وہاں جاتے ہونگے۔ اُن کو بھی جوروئیں ملتی ہونگی۔ اور اُنکے ہاں بال بچے بھی ہوتے ہونگے ۔۔۔ بہشت بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے بیماریاں بھی پیدا ہوتی ہونگی۔ لوگ مرا بھی کرتے ہونگے۔ ایسے بہشت کو دور سے ہاتھ جوڑنا ہی اچھا ہے۔ (۱۲۶)

(۱۲۷) اور اُس نے اس شہر کو جریب سے ناپا۔ کہ ساڑھے سات سو کوس ہے۔ اُس کا لمبان اور چوڑان اور اونچان یکساں ہے۔ پھر اُس نے دیوار کو ناپا۔ تو ۔۔ آدمی کے ہاتھ سے جو فرشتہ تھا۔ ایک سو چوالیس ہاتھ پایا۔ اور اس کی دیوار یشم ۔۔ کی تھی۔ اور وہ شہر خالص سونے کا شفاف شیشے کی مانند تھا۔ اور اس شہر کی دیوار ۔۔۔ یں ہر طرح کے جواہر سے آراستہ تھیں۔ پہلی نیو یشم کی تھی۔ دوسری نیلم کی۔ تیسری ۔۔ بچراغ کی۔ چوتھی زمرد کی۔ پانچویں عقیق کی اور چھٹی لعل کی۔ ساتویں سنہری پتھر کی۔ ۔۔ ویں فیروزے کی۔ نویں زبرجد کی۔ دسویں لہسنیا کی۔ گیارھویں سنگ سنبلی کی۔ ۔۔ ھویں یاقوت کی۔ اور بارہ دروازے بارہ موتی تھے۔ ہر دروازہ ایک ۔۔ موتی کا اور اس شہر کی سڑک خالص سونے کی شفاف شیشے کی مانند تھی۔ (باب ۲۱۔ آیت ۱۶ تا ۲۱)

دیباچہ ضمنی

متعلقہ باب ۱۴

جو یہ چودھواں باب مسلمانوں کے مذہب کی بابت لکھا ہے۔ وہ صرف قرآن کے رو سے لکھا ہے۔ کسی اور کتاب کے اعتقاد کی رُو سے نہیں کیونکہ مسلمان قرآن ہی پر پورا اعتقاد رکھتے ہیں۔ اگرچہ مختلف فرقے ہونے کے باعث کسی خاص لفظ کے معنی وغیرہ میں اختلاف رکھیں۔ تو بھی قرآن کے بارہ میں سب متفق ہیں۔ قرآن عربی زبان میں ہے اس کا جو ترجمہ اُردو میں مولویوں نے کیا ہے۔ اُس ترجمہ کو بحروف دیوناگری بزبان آریہ بھاشا عربی کے بڑے بڑے عالموں سے صحیح کرانے کے بعد لکھا گیا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ یہ ترجمہ ٹھیک نہیں ہے۔ تو اس کو لازم ہے کہ مولوی صاحبان کے (کئے ہوئے) ترجموں کی پہلے تردید کرے۔ بعد ازاں اس مضمون پر قلم اٹھائے۔ یہ تحریر صرف اس لئے ہے کہ انسانوں کی ترقی ہو۔ اور سچ جھوٹ کی تحقیقات کرنے کے لئے سب مذاہب کی باتوں کا کسی قدر علم حاصل ہو۔ تاکہ انسان کو باہم سوچنے کا موقع میسر ہو۔ اور دوسرے کے عیبوں کی تردید کر کے خوبیوں کو اختیار کر سکیں۔ کسی غیر مذہب اور نہ اس مذہب کی جھوٹ موٹ خوبیاں یا نقص ظاہر کرنے کا مدعا ہے۔ بلکہ (مدعا یہ ہے) جو خوبی ہے۔ وہ خوبی۔ اور جو نقص ہے۔ وہی نقص سب پر عیاں ہو جاویں۔ نہ کوئی کسی پر بہتان لگا سکے۔ اور نہ ہی سچائی کو روک سکے۔ اور سچی جھوٹی باتیں ظاہر کرنے پر بھی جس کا جی چاہے۔ وہ مانے یا نہ مانے۔ کسی پر زبردستی نہیں کی جاتی۔ اور یہی شریف آدمیوں کا وطیرہ ہے کہ اپنے یا دوسروں کے نقصوں کو نقص اور خوبیوں کو خوبیاں جان کر خوبیوں کو اختیار کریں۔ اور

ہے۔کیونکہ جہاں چھوٹائی بڑائی ہے۔ اور جب ایک ہی شہر میں رہنا لازمی ہو تو وہاں دُکھ کیوں نہ ہوگا؟ اگر خدا کا منہ ہے۔ تو وہ ہمہ دان مالک کُل کبھی نہیں ہوسکتا۔ (۱۲۹)

(۱۳۰) دیکھ میں جلد آتا ہوں۔ اور میرا اجر میرے ساتھ ہے۔ تاکہ ہر ایک کو اُس کے کام کے موافق بدلہ دوں (باب ۲۲۔ آیت ۱۲)

محقق۔ اگر یہ بات درست ہے۔ کہ اعمال کے مطابق اجر پاتے ہیں۔ تو گناہ معاف کبھی نہیں ہوسکتے۔ اور اگر گناہ معاف ہوتے ہیں۔ تو انجیل کی بات جھوٹی ہے۔ اگر کوئی کہے۔ کہ معاف کرنا بھی تو انجیل میں لکھا ہے۔ تو اجتماع ضدین کی صورت واقع ہوئی۔ پس دبائیبل، غلط ثابت ہوگئی۔ اس بات کا ماننا چھوڑ دو۔

اب کہاں تک لکھیں۔ ان کی بائیبل میں لاکھوں باتیں قابل تردید ہیں۔ یہ تو قدرے نمونے کے طور پر عیسائیوں کی کتاب بائیبل سے لکھا گیا ہے۔ اتنے ہی سے عقلمند بہت کچھ سمجھ لیں گے۔ چند ایک باتوں کے سوائے باقی سب باتیں جھوٹی بھری پڑی ہیں۔ اور جھوٹ کی آمیزش سے سچائی بھی پاکیزہ نہیں رہتی۔ اسی لئے بائیبل قابل تسلیم نہیں ہوسکتی۔ البتہ سچائی تو ویدوں کے قبول کرنے سے حاصل ہوتی ہے (۱۳۰)

شری مد سوامی دیانند سرسوتی کی شستہ عبارت سے آراستہ
ستیارتھ پرکاش کا تیرہواں باب
دربارہ مذہب عیسائیاں ختم ہُوا

چودھواں باب

دربارہ تحقیق مذہب اسلام

سورۃ فاتحہ (۱) شروع ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے۔ (منزل اول - سیپارہ اول - سورۃ فاتحہ - آیت ۱)

محقق - مسلمان لوگ ایسا کہتے ہیں کہ یہ قرآن خدا کا کلام ہے لیکن اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا بنانیوالا کوئی دوسرا ہے کیونکہ اگر خدا کا بنایا ہوتا۔ تو "شروع ساتھ نام اللہ کے" ایسا نہ کہتا بلکہ "شروع واسطے ہدایت انسانوں کے" ایسا کہتا۔ اگر منشا انسانوں کو نصیحت کرتا ہے کہ تم ایسا کہو۔ تو بھی درست نہیں کیونکہ اس سے گناہ کا شروع بھی خدا کے نام سے ہونا سمجھا جائیگا۔ اور اسکا نام بھی بدنام ہو جائیگا۔ اگر وہ بخشش اور رحم کرنیوالا ہے۔ تو اس نے اپنی مخلوق میں انسانوں کے آرام کیلئے دوسرے جانداروں کو مار سخت ایذا دلا اور ذبح کرا کر گوشت کھانیکی (انسانوں کو) اجازت کیوں دی؟ کیا وہ ذی حیات بیگناہ اور خدا کے بنائے نہیں ہیں؟ یہ بھی کہنا تھا کہ خدا کے نام پر عمدہ باتوں کا شروع کرنا۔ بُری کا نہیں۔ یہ الفاظ (گول مول) مبہم ہیں۔ کیا چوری زناکاری دروغگوئی وغیرہ ادھرم کا آغاز بھی خدا کے نام پر کیا جائے؟ اسی وجہ سے دیکھو کہ قصاب وغیرہ مسلمان گائے وغیرہ کی گردن کاٹتے میں بھی بسم اللہ اس کلام کو پڑھتے ہیں جب یہی اس کا مذکورہ بالا مطلب ہے۔ تب ہی تو برائیوں کا آغاز بھی مسلمان خدا کے نام پر کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کا خدا رحیم بھی ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کا رحم ان حیوانات کیلئے نہیں ہے۔ اور اگر مسلمان لوگ اس کلام کا مطلب نہیں جانتے۔ تو اس کلام کا نازل ہونا بے فائدہ ہے۔ اگر مسلمان لوگ اس کے معنے اور کچھ کرتے ہیں۔ تو پھر اصل مطلب کیا ہے۔ وغیرہ

(۲) سب تعریف واسطے اللہ کے جو پروردگار عالمین کا بخشش کرنے والا مہربان ہے۔ (منزل اول - سیپارہ اول - سورۃ الفاتحہ آیت ۲ - ۳)

محقق - اگر قرآن کا خدا دنیا کا پروردگار ہوتا۔ اور سب پر بخشش اور رحم کیا کرتا تو دوسرے مذاہب

---

۱ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ ۲ الحمد للہ رب العلمین ۰ الرحمن الرحیم ۰

برائیوں کو ترک کریں۔ اور ہٹھ دھرمیوں کے ہٹ و تعصب کو کم کریں۔ کرادیں۔ کیونکہ ان سب سے کیا کیا خرابیاں دُنیا میں نہیں ہوئیں۔ اور نہیں ہوتیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اس ناقابل اعتماد چند روزہ زندگی میں غیر کو نقصان پہنچا کر فائدہ سے خود محروم رہنا اور دُوسرے کو رکھنا انسانیت سے بعید ہے۔

اس میں اگر کچھ خلاف لکھا گیا ہو۔ تو شریف آدمی ظاہر کردیں۔ اس کے بعد جو مناسب ہوگا۔ تو وہ مانا جائیگا۔ یہ تحریر ضد۔ تعصب۔ حسد۔ بغض۔ جھگڑا۔ فساد اور مخالفت گھٹانے کے لئے کی گئی ہے۔ نہ کہ ان کو بڑھانے کے لئے۔ کیونکہ ایک دُوسرے کو نقصان پہنچانے سے باز رہ کر ایک دُوسرے کو فائدہ پہنچانا ہمارا خاص کام ہے۔

اس چودھویں باب میں مسلمانوں کے مذہب کی بابت لکھ کر تمام شریف لوگوں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ غور کر کے قابل تسلیم باتوں کو اختیار اور ناقابل تسلیم باتوں کو ترک فرمائیے۔ اعلیٰ دانشمندوں کے آگے کلام کو طول دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

دیباچہ ضمنی ختم ہُوا۔

بنائی ہوئی نہیں ہوسکتی ہے۔ مثلاً عربی زبان میں نازل کرنے سے عرب کے لوگوں کو اس کا پڑھنا سہل اور دوسری زبان بولنے والوں کو مشکل ہو جاتا ہے۔ اس سے خدا میں طرفداری ثابت ہوتی ہے۔ جس طرح کہ خدا نے کل دنیا کے رہنے والے آدمیوں پر نظر انصاف سے سب ملکوں کی زبانوں سے نرالی سنسکرت زبان جو کہ سب ملک والوں کیلئے یکساں محنت سے حاصل ہوتی ہے۔ ویدوں کو نازل کیا ہے ایسی ہی زبان میں اگر قرآن کو نازل کرتا تو یہ نقص عائد نہ ہوتا۔ (۲)

سورۃ البقر م ۱۔ یہ کتاب کہ جس میں شک نہیں پرہیزگاروں کو راہ دکھلاتی ہے۔ جو کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ غیب کے اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور اس چیز سے کہ جو ہم نے دی ان کو خرچ کرتے ہیں۔ اور وے لوگ جو اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں۔ جو اتاری گئی۔ تیری طرف یا تجھ سے پہلے اتاری گئی اور یقین قیامت پر رکھتے ہیں یہ لوگ اپنے پروردگار کی ہدایت پر ہیں۔ اور وہی چھٹکارا پانیوالے ہیں تحقیق کہ جو لوگ کافر ہوئے ان پر تیرا ڈرانا نہ ڈرانا برابر ہے۔ وے ایمان نہ لاوینگے۔ مہر کی اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور انکے واسطے بڑا عذاب ہے (منزل اول پارہ اول سورۃ البقر آیت ۲۔۳ تا ۶) [۱]

محقق ۔ کیا اپنے ہی منہ سے اپنی کتاب کی تعریف کرنا خدا کے دعویٰ خودنمائی کی بات نہیں؟ جو پرہیزگار لوگ ہیں۔ وے تو خود راہ راست پر ہیں۔ اور جو جھوٹی راہ پر ہیں۔ ان کو یہ قرآن راہ ہی نہیں دکھلا سکتا۔ تو پھر کس کام کا رہا۔ کیا گناہ و ثواب و محنت کے بغیر خدا اپنے ہی خزانے سے خرچ کرنے کو دیتا ہے؟ اگر دیتا ہے۔ تو سب کو کیوں نہیں دیتا؟ اور مسلمان لوگ محنت کیوں کرتے ہیں؟ اگر انجیل وغیرہ پر اعتقاد لانا لازم ہے تو مسلمان انجیل وغیرہ پر ایمان مثل قرآن کے کیوں نہیں لاتے؟ اور اگر لاتے ہیں تو قرآن کا نازل ہونا کس واسطے ہے؟ اگر کہیں کہ قرآن میں زیادہ باتیں ہیں تو کیا پہلی کتاب میں خدا لکھنا بھول گیا تھا؟ اور اگر نہیں بھولا تو قرآن کا بنانا

---

[۱] الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ ج هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ٥ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ٥ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ج وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ٥ أُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ٥ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ٥ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ٥

والوں اور حیوانات وغیرہ کو مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل کرانیکا حکم نہ دیتا۔ اگر یہ معاف کرنیوالا ہے تو گنہگاروں پر بھی رحم کریگا؟ اور اگر کریگا۔ تو آگے ذکر آئیگا۔ کہ "کافروں کو قتل کرو" یعنی جو قرآن اور پیغمبر کو نہ مانیں وہ کافر ہیں۔ ایسا کیوں کہتا؟ اسلئے قرآن خدا کا کلام ثابت نہیں ہوتا (۲)

(۳) مالک ہیں انصاف کا۔ تجھ ہی کی عبادت کرتے ہیں ہم۔ اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ دکھا ہم کو راستہ سیدھا (منزل اول۔ پارہ اول۔ سورۃ الفاتحہ۔ آیت لہ ۳-۵)

محقق۔ کیا خدا ہمیشہ انصاف نہیں کرتا؟ کسی خاص دن انصاف کرتا ہے یہ تو اندھیر کی بات ہے اسی کی عبادت کرنا اور اسی سے مدد چاہنا تو ٹھیک ہے لیکن کیا بُری بات میں بھی مدد چاہنا درست ہے اور سیدھا راستہ کیا صرف مسلمانوں ہی کا ہے یا دوسروں کا بھی؟ سیدھے راستے کو مسلمان کیوں نہیں قبول کرتے؟ کیا سیدھا راستہ بُرائی کیطرف کا تو نہیں چاہتے۔ اگر اچھی باتیں سب کی یکساں ہیں۔ تو پھر مسلمانوں میں خصوصیت کچھ نہ رہی۔ اور دوسروں کی اچھی باتیں نہیں مانتے۔ تو متعصب ہیں۔ (۳)

(۴) راہ ان لوگوں کی جن پر فضل کیا تو نے۔ ان کا راہ مت دکھا کہ جن کے اوپر تو نے غصہ کیا۔ اور نہ گمراہوں کا راستہ دکھا (منزل اول۔ پارہ اول۔ سورۃ الفاتحہ آیت ٹہ ۶-۷)

محقق۔ جب مسلمان لوگ پہلا جنم اور گذشتہ کئے ہوئے گناہ اور ثواب نہیں مانتے۔ تو بعض لوگوں پر رحمت کرنے اور بعض لوگوں پر نہ کرنے سے خدا طرفدار ٹھیرتا ہے کیونکہ گناہ و ثواب کے بغیر رنج و راحت کا دینا قطعی بے انصافی کی بات ہے۔ اور بلا سبب کسی پر رحم اور کسی پر غضب کی نظر کرنا بھی اس کی فطرت سے بعید ہے۔ (بلا وجہ) وہ رحم یا غضب نہیں کر سکتا۔ اور جب اُنکے سابقہ (سنچت) گناہ و ثواب ہی نہیں تو کسی پر رحم اور کسی پر غضب کرنا یہ بات ہی نہیں ہو سکتی اور اس سورت کی شرح میں یہ الفاظ کہ "یہ سورت اللہ صاحب نے آدمیوں کے منہ سے کہلائی کہ یہ ہمیشہ اسطرح سے کہا کریں" (درج ہیں) اگر یہ بات درست ہے تو "الف۔ ب" حروف بھی خدا نے ہی پڑھائے ہونگے؟ اگر کہو کہ بلا حروف جاننے کے اس سورۃ کو کیسے پڑھ سکتے (تو سوال یہ ہے کہ) کیا حلق سے ہی بلاتے اور بولتے گئے۔ اگر یہ درست ہے۔ تو سب قرآن ہی زبانی پڑھایا ہوگا۔ یہ سمجھنا چاہئے۔ کہ جس کتاب میں طرفداری کی باتیں پائی جاویں وہ کتاب خدا کی

لہ مٰلک یوم الدین ۝ ایاک نعبد و ایاک نستعین ۝ اھدنا الصراط المستقیم ٹہ صراط الذین انعمت علیھم ۝ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ۝

حاصل ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بائیبل اور قرآن کی شاذ و نادر باتیں نہ ملتی ہونگی۔ ورنہ سب ملتی ہیں۔ ایک ہی (عمل) کتاب جیسی کہ وید ہے کیوں نہ نازل کی؟ قیامت پر ہی یقین رکھنا چاہیئے۔ اور (کسی چیز) پر نہیں؟ کیا عیسائی اور مسلمان ہی خدا کی ہدایت پر (چلنے والے) ہیں اور اُن میں کوئی گنہگار نہیں ہے۔ کیا وہ عیسائی اور مسلمان جو بدکار ہیں۔ وے تو نجات پائیں گے اور دوسرے جو بدکار نہیں ہیں وے نہ پائینگے۔ یہ سخت بے انصافی اور اندھیر کی بات نہیں ہے؟ کیا جو لوگ مسلمانی مذہب کو نہیں مانتے۔ انہیں کافر کہنا یکطرفہ ڈگری نہیں ہے؟ اگر خدا ہی نے اُن کے دل اور کانوں پر مُہر لگائی ہے۔ اور اس وجہ سے وے گناہ کرتے ہیں تو اُن کا کچھ بھی قصور نہیں۔ یہ قصور خدا کا ہی ہے۔ ایسی صورت میں اُن کو سکھ دکھ یا گناہ ثواب نہیں ہو سکتا؟ پھر (خدا) اُن کو سزا جزا کیوں دیتا ہے۔ کیونکہ اُنہوں نے گناہ یا ثواب خود مختاری سے نہیں کیا۔ (۵)

(۶) اُنکے دلوں میں بیماری ہے۔ اللہ نے اُن کی بیماری بڑھا دی (منزل ۱۔ پارہ ۱ سورہ بقر آیت ۱۰)[1]

محقق ۔ بھلا بلا قصور خدا نے اُن کی بیماری بڑھا دی۔ رحم نہ آیا۔ ان بیچاروں کو بڑی تکلیف ہوئی ہوگی۔ کیا یہ شیطان سے بڑھ کر شیطنت کا کام نہیں ہے؟ کسی کے دل پر مُہر لگانا۔ کسی کی بیماری بڑھانا خدا کا کام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بیماری کا بڑھنا اپنے گناہوں کا نتیجہ ہے۔ (۶)

(۷) جس نے تمہارے واسطے زمین کو بچھونا اور آسمان کی چھت بنائی۔ (منزل اوّل سیپارہ اوّل ۔ سورۃ البقر۔ آیت ۲۲)[2]

محقق ۔ بھلا آسمان چھت کسی کی ہو سکتی ہے؟ یہ جہالت کی بات ہے۔ آسمان کو چھت کی مانند ماننا مسخرہ کی بات ہے۔ اگر کسی اور کرۂ زمین کو آسمان مانتے ہوں تو اُن کے گھر کی بات ہے۔ (۷)

(۸) اگر تم اس کلام سے شک میں ہو جو ہم نے اپنے پیغمبر کے اُوپر اُتاری۔ تو اُس کی سی ایک سورۃ لے آؤ اور شاہدوں اپنے کو پکارو۔ سوائے اللہ کے۔ اگر ہو تم سچے۔ پھر اگر نہ کرو اور البتہ نہ کر سکو گے تو اُس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن میں آدمی[3] اور پتھر جو تیار کئے گئے

---

[1] فی قلوبھم مرض ، فزادھم اللہ مرضا ٥ [2] الذی جعل لکم الارض فراشا والسماء بناء ٥ [3] ترجمہ غلط چھپ گیا تھا۔ اب درست کیا گیا ہے ۔

بڑھا دیتا ہے۔ اور کسی کو گمراہ کر دیتا ہے۔ خدا نے یہ باتیں شیطان سے سیکھی ہونگی۔ اور شیطان نے سیکھی ہونگی۔ خدا سے کیونکہ سوائے خدا کے شیطان کا اُستاد اور کوئی نہیں ہو سکتا (۱۱)

(۱۲) اور کہا ہم نے کہ اے آدم! تو اور تیری جورو۔ بہشت میں رہ کر کھاؤ تم با فراغت جہاں چاہو پھر مت نزدیک جاؤ اس درخت کے کہ گنہگار ہو جاؤ گے شیطان نے ان کو گمراہ کیا اور ان کو بہشت کے عیش سے کھو دیا۔ تب ہم نے کہا۔ کہ اترو۔ بعضے تمہارے میں بعض کے دشمن ہیں۔ اور تمہارا ٹھکانا زمین پر ہے۔ اور ایک وقت تک فائدہ ہے۔ پس سیکھ لیں آدم نے پروردگار اپنے سے کچھ باتیں۔ پس وہ زمین پر آگیا۔ (منزل اوّل سپارہ اوّل سورۃ البقر۔ آیت ۳۵۔۳۶۔۳۷)

محقق ۔ دیکھئے خدا کی کم علمی۔ ابھی تو بہشت میں رہنے کا اعزاز بخشا۔ اور ابھی کہا کہ نکلو۔ اگر آئندہ کی باتوں کو جانتا ہوتا۔ تو (بہشت میں رہنے کا) عطیہ ہی کیوں دیتا؟ اور معلوم ہوتا ہے کہ بہکانے والے شیطان کو سزا دینے سے (خدا بھی) قاصر ہے۔ وہ درخت کس لئے پیدا کیا تھا؟ کیا اپنے لئے یا دوسرے کیلئے۔ اگر دوسروں کیلئے۔ تو کیوں (آدم کو) روکا؟ اس لئے ایسی باتیں نہ خدا کی اور نہ اس کی بنائی ہوئی کتاب کی ہو سکتی ہیں؟

آدم صاحب خدا سے کتنی باتیں سیکھ آتے تھے۔ اور جب زمین پر آدم صاحب آئے۔ تب کس طرح سے آئے؟ کیا وہ بہشت پہاڑ پر ہے یا آسمان پر؟ اس سے کیونکر اتر آئے۔ کیا پرند کی مانند اڑ کر یا پتھر کی طرح گر کر؟ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب آدم صاحب خاک سے بنائے گئے تو ان کے بہشت میں بھی خاک ہوگی اور جتنے وہاں فرشتے وغیرہ ہیں وہ بھی خاک کے ہونگے کیونکہ خاک کے جسم بغیر اعضا نہیں بن سکتے اور خاکی جسم ہونیکی وجہ سے مرنا بھی ضرور لازم آئیگا۔ اگر وہاں موت ہوتی ہے۔ تو وہاں سے (بعد موت) کہاں جاتے ہیں؟ اگر موت نہیں ہوتی۔ تو ان کی پیدائش بھی نہیں ہونی چاہئے۔ جب پیدائش ہے تو موت بھی ضروری ہے ایسی صورت میں قرآن کا یہ لکھنا کہ بیبیاں ہمیشہ بہشت میں رہتی ہیں جھوٹا ہو جائیگا کیونکہ ان کو بھی مرنا ہوگا۔

ؔ وَقُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۪ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۪ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝ فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ

ہوتا ہے جہاں کہ عورتوں کی عزت بہت ہے مردوں کی نہیں اسیطرح خدا کے گھر میں عورتوں کی قدر بہت ہے۔ اور ان سے خدا کی محبت بھی مردوں کی نسبت زیادہ تر ہے کیونکہ خدا نے بیبیوں کو بہشت میں ہمیشہ کیلئے رکھا ہے نہ کہ مردوں کو۔ وے بیبیاں بلا خدا کی مرضی کے بہشت میں کیونکر ٹھیر سکتی ہیں اگر یہ بات ایسی ہی ہے تو خدا بھی عورتوں میں غلطان ہے (۹)

(۱۰) آدم کو سارے نام سکھائے پھر فرشتوں کے سامنے کر کے کہا۔ جو تم سچے ہو مجھے ان کے نام بتاؤ۔ کہا اے آدم! بتا دے انکو نام ان کے پس جب بتا دیئے انکے نام (تو خدا نے فرشتوں سے) کہا۔ کہ میں نے تم سے نہ کہا تھا۔ کہ تحقیق میں زمین اور آسمان کی چھپی چیزیں اور ظاہر اور چھپے کاموں کو جانتا ہوں (منزل ۱۔ پارہ ۱۔ سورۃ البقر آیت لہ ۳۲ - ۳۴)

تحقیق - بھلا اس طرح پر فرشتوں کو دھوکا دے کر اپنی بڑائی کرنا خدا کا کام ہو سکتا ہے؟ یہ تو ایک دمبھ (نمود) کی بات ہے۔ اسکو کوئی عالم نہیں مان سکتا۔ اور نہ ایسا غرور کر سکتا ہے۔ کیا ایسی باتوں سے ہی خدا اپنی کرامات جمانا چاہتا ہے؟ ہاں جنگلی لوگوں میں کوئی کیسا ہی پاکھنڈ پھیلا دے چل سکتا ہے۔ شائستہ آدمیوں میں نہیں (۱۰)

(۱۱) جب ہم نے فرشتوں سے کہا۔ سجدہ کرو آدم کو پس سب نے سجدہ کیا۔ پر شیطان نے نہ مانا اور تکبر کیا۔ کیونکہ وہ بھی ایک کافر تھا (منزل ۱ پارہ ۱۔ سورۃ البقر آیت ۳۶ سلہ)

تحقیق - اس سے ثابت ہوا کہ خدا ہمہ دان نہیں یعنی ماضی، حال، مستقبل کی باتیں پورے طور پر نہیں جانتا۔ اگر جانتا تو شیطان کو پیدا ہی کیوں کیا؟ اور خدا میں کچھ جلال بھی نہیں ہے کیونکہ شیطان نے خدا کا حکم ہی نہ مانا اور خدا اس کا کچھ بھی نہ کر سکا۔ اور دیکھئے ایک کافر شیطان نے خدا کے بھی چھکے چھڑا دیئے۔ پس مسلمانوں کے خیال میں جہاں کروڑوں کافر ہیں وہاں مسلمانوں کے خدا اور مسلمانوں کی کیا پیش چل سکتی ہے؟ کبھی کبھی خدا بھی کسی کی بیماری

لہ وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰئِكَةِ فَقَالَ اَنْبِئُوْنِيْ بِاَسْمَاءِ هٰؤُلَاءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ قَالَ يَا آدَمُ اَنْبِئْهُمْ بِاَسْمَائِهِمْ ۝ فَلَمَّا اَنْبَاَهُمْ بِاَسْمَائِهِمْ ۝ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝ یہاں پر بھی ترجمہ کی غلطی تھی۔ صحیح ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ نوٹ۔ وہ کافروں میں سے تھا سلہ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِيْسَ ۝ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

(۱۵) اِس طرح خدا مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے۔ کہ تم سمجھو (منزل اوّل۔ پارہ اوّل۔ سورۃ البقر آیت ۶۷[1])

محقق۔ اگر مُردوں کو خدا زندہ کرتا تھا تو اب کیوں نہیں کرتا؟ کیا وہ قیامت کی رات تک قبروں میں پڑے رہیں گے کیا آج کل دورہ سپرد ہیں۔ کیا اتنی ہی خدا کی نشانیاں ہیں؟ کیا زمین سورج چاند وغیرہ نشانیاں نہیں ہیں؟ کیا کائنات میں جو گوناگوں مخلوقات سامنے نظر آتی ہے۔ یہ کوئی کم نشانیاں ہیں؟ (۱۵)

(۱۶) وے ہمیشہ کے لئے بہشت میں رہنے والے ہیں (منزل ۱۔ پارہ ۱۔ بقر آیت ۸۱[2])

محقق۔ چونکہ جیو (رُوح) غیر متناہی گناہ و ثواب کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اِس لیے ہمیشہ کے لئے بہشت یا دوزخ میں نہیں رہ سکتے اور اگر خدا ایسا کرے تو وہ ظالم اور لاعلم ٹھہرے۔ اگر قیامت کی رات انصاف ہوگا۔ تو انسانوں کے گناہ و ثواب مساوی ہونے چاہئیں اگر اعمال غیر متناہی نہیں ہیں تو ان کا ثمرہ غیر متناہی کیونکر ہو سکتا ہے؟ اور (مسلمان لوگ) دُنیا کی پیدائش سات آٹھ ہزار برسوں سے بھی کم بتلاتے ہیں کیا اس سے پیشتر خدا نکما بیٹھا ہوا تھا؟ اور کیا قیامت کے پیچھے بھی نکما رہیگا؟ یہ باتیں لڑکوں کی باتوں کی مانند ہیں کیونکہ پرمیشور کے کام ہمیشہ قائم رہتے ہیں۔ اور جس قدر کسی کے گناہ و ثواب ہوتے ہیں اُن کے مطابق ہی اس کو وہ ثمرہ دیتا ہے۔ لہذا قرآن کی یہ بات سچی نہیں ہے (۱۶)

(۱۷) اور جب لیا ہم نے عہد تمہارا نہ بہانا تم لہو اپنے آپس کے اور نہ نکال دو کسی کو گھر میں اپنے سے۔ پھر اقرار کیا تم نے اور تم شاہد ہو۔ پھر تم وہ لوگ ہو۔ کہ مار ڈالتے ہو۔ آپس اپنے کو اور نکال دیتے ہو ایک فرقے کو آپ میں سے گھروں اُن کے سے (منزل ۱۔ پ ۱۔ بقر آیت ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵[3])

محقق۔ بھلا اقرار کرنا اور کرانا محدود العقل آدمیوں کی بات ہے یا خدا کی؟ جب خدا ہمہ دان ہے تو ایسی بیہودہ باتیں دنیا داروں کی مانند کیوں کریگا؟ آپس میں لہو نہ بہانا اور اپنے ہم مذہبوں کو

---

[1] کذالك یحی الله الموتیٰ و یریکم ایٰته لعلکم تعقلون ۝ اولٰئك اصحٰب

الجنة ھم فیھا خٰلدون ۝ [2] و اذ اخذنا میثاقکم لا تسفکون دماءکم

ولا تخرجون انفسکم من دیارکم ثم اقررتم و انتم تشھدون ۝

[3] ثم انتم ھٰؤلاء تقتلون انفسکم و تخرجون فریقاً من دیارھم

جب یہ حالت ہے تو بہشت میں جانے والوں کی بھی موت ضروری ہوگی (۱۲)

(۱۴) اس دن سے ڈرو کہ جب کوئی روح کسی روح پر بھروسہ نہ رکھیگی اور نہ اس کی سفارش قبول کی جائیگی نہ اس سے بدلہ لیا جائیگا اور نہ وے مدد پائینگے (منزل ۱۔ پارہ ۱ سورۃ البقر آیت ۴۸)

محقق۔ کیا موجودہ دنوں میں نہ ڈریں؟ برائی کرنے سے ہمیشہ ڈرنا چاہئے جب سفارش نہ مانی جائیگی۔ تو پھر (یہ بات کہ) پیغمبر کی شہادت یا سفارش سے خدا بہشت دیگا کیونکر سچ ہوسکیگی؟ کیا خدا بہشت والوں کا ہی مددگار ہے۔ دوزخ والوں کا نہیں؟ اگر ایسا ہے تو خدا طرفدار ہے (۱۳)

(۱۴) ہم نے موسیٰ کو کتاب اور معجزے دیئے۔ ہم نے ان کو کہا کہ تم ذلیل بندر ہو جاؤ یہ ایک ڈر دکھایا۔ جو ان کے سامنے اور پیچھے تھے۔ ان کو اور ہدایت ایمان داروں کو۔ (منزل اوّل پارہ اوّل سورۃ البقر آیت ۵۳۔ ۶۵)

محقق۔ اگر موسیٰ کو کتاب دی تھی۔ تو قرآن کا ہونا فضول ہے یہ بات جو بائیبل اور قرآن میں لکھی ہے۔ کہ اس کو معجزے کرنیکی طاقت دی تھی۔ قابل تعظیم نہیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہوا تھا۔ تو اب بھی ہوتا۔ اگر اب نہیں ہوتا۔ تو پہلے بھی نہیں ہوا تھا۔ جیسے خودغرض لوگ آج کل بھی بعلیوں کے درمیان عالم بنجاتے ہیں۔ ویسے ہی اس زمانہ میں بھی مکر کیا ہوگا۔ کیونکہ خدا اور اس کی پرستش کرنے والے اب بھی موجود ہیں تو اس وقت خدا معجزے کرنیکی طاقت کیوں نہیں دیتا اور نہ وہ معجزے کرسکتے ہیں۔ اگر موسیٰ کو کتاب دی تھی تو دوبارہ کتاب دینے کی کیا ضرورت تھی کیونکہ اگر بھلائی برائی کرنے نہ کرنیکا اپدیش سب جگہ یکساں ہے تو دوبارہ مختلف کتابوں کے بنانے سے تکرار لازم آتا ہے۔ کیا خدا اس کتاب میں جو کہ موسیٰ کو دی تھی۔ کچھ بھول گیا تھا۔ اگر خدا نے ذلیل بندر ہوجانا محض ڈرانے کے لئے کہا۔ تو اس کا کہنا جھوٹا ہوا۔ یا اس نے دھوکا دیا۔ جو ایسی باتیں کرتا ہے۔ وہ خدا نہیں۔ اور جس کتاب میں ایسی باتیں ہیں وہ خدا کی طرف سے نہیں ہوسکتی۔ (۱۴)

ل‍ه وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۝

ل‍ه٢ وَإِذْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَالْفُرْقَانَ .. فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ ۝

فضول ہیں اور یہ سادہ لوح آدمیوں کے بہکانے کیواسطے گھڑی گئی ہیں کیونکہ قانون قدرت اور عالم کے برخلاف تمام باتیں جھوٹی ہی ہوا کرتی ہیں۔ اگر اس وقت معجزے تھے۔ تو اب کیوں نہیں ہوتے؟ چونکہ اس وقت نہیں ہوتے۔ اسوقت بھی نہیں ہوتے تھے۔ اس میں کچھ بھی شک نہیں (۱۵)

(۲۰) اور اس سے پہلے کافروں پر فتح چاہتے تھے۔ جو کچھ پہنچانا تھا۔ جب ان کے پاس وہ آیا جھٹ کافر ہوگئے۔ کافروں پر لعنت ہے اللہ کی (منزل ا۔ پارہ ا۔ سورۃ البقر آیت ۸۹)[لہ]

محقق ۔جس طرح تم غیر مذہب والوں کو کافر کہتے ہو۔ اسی طرح کیا وے تم کو کافر نہیں کہتے؟ اور وہ اپنے مذہب کے خدا کی طرف سے تم کو لعنت دیتے ہیں۔ پھر کہو۔ کون سچا اور کون جھوٹا ہے جب غور سے دیکھتے ہیں۔ تو سب مذہب والوں میں جھوٹ پایا جاتا ہے اور جو سچ ہے۔ وہ سب میں یکساں ہے۔ یہ سب جھگڑے جہالت کے ہیں (۲۰)

(۲۱) خوشخبری ایمانداروں کو اللہ فرشتوں پیغمبروں جبرائیل اور میکائیل کا جو دشمن ہے۔ اللہ بھی ایسے کافروں کا دشمن ہے (منزل ا۔ پارہ ا۔ سورۃ البقر آیت ۹۷)[لہ]

محقق جب مسلمان کہتے ہیں کہ خدا لاشریک ہے۔ پھر یہ فوج کی فوج شریک کہاں سے کر دی؟ کیا جو اوروں کا دشمن ہے وہ خدا کا بھی دشمن ہے؟ اگر ایسا ہے۔ تو ٹھیک نہیں۔ کیونکہ خدا کسی کا دشمن نہیں ہو سکتا (۲۱)

(۲۲) اور کہو کہ معافی مانگتے ہیں۔ ہم معاف کرینگے تمہارے گناہ اور زیادہ دینگے نیکی کرنے والوں کو (منزل اول پارہ اول۔ سورۃ البقر آیت ۵۹)[لہ]

محقق۔ بھلا یہ خدا کی ہدایت سب کو گنہگار بنانیوالی ہے یا نہیں؟ کیونکہ جب گناہ معاف ہونیکا سہارا آدمیوں کو ملتا ہے تب گناہوں سے کوئی بھی نہیں ڈرتا۔ اس واسطے ایسا کہنے والا خدا اور یہ خدا کی بنائی ہوئی کتاب نہیں ہو سکتی۔ وہ عادل ہے۔ بے انصافی کبھی نہیں کرتا اور گناہ معاف کرنے سے تو بے انصاف ہو جاتا ہے (۲۲)

(۲۳) جب موسیٰ نے اپنی قوم کے واسطے پانی مانگا۔ ہم نے کہا تھا۔ اپنا عصا پتھر پر مار۔

لہ وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکفرین ۵ لہ قل من کان عدوا لجبریل ... و بشری للمؤمنین ۵ من کان عدوا للہ وملئکتہ ورسلہ وجبرائیل ومیکئیل فان اللہ عدو للکفرین ۵ لہ وقولوا حطۃ نغفر لکم خطیکم ۵ وسنزید المحسنین ۵

کو گھر سے نکالنا اور دوسرے مذہب کے لوگوں کا خون بہانا اور گھر سے انہیں نکال دینا۔ بھلا کونسی اچھی بات ہے یہ تو بے علمی اور طرفداری سے بھری ہوئی فضول بات ہے۔ کیا خدا پہلے ہی سے نہیں جانتا تھا۔ کہ یہ اقرار کے خلاف کریں گے؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا خدا بھی عیسائیوں کے خدا کی بہت صفات رکھتا ہے۔ یہ قرآن مستقل عن الغیر نہیں۔ کیونکہ اس کی تھوڑی سی باتوں کو چھوڑ کر باقی سب باتیں بائیبل کی ہیں۔ (۱۷)

(۱۸) یہ وہ لوگ ہیں کہ مول لیا زندگی کو بدلے آخرت کے پس نہ ہلکا کیا جائیگا۔ اُن سے عذاب اور نہ وے مدد کئے جائیں گے (منزل ۱۔ پارہ ۱۔ سورۃ البقر آیت ۸۶)

محقق۔ بھلا ایسی نفرت اور حسد کی باتیں کبھی خدا کی طرف سے ہو سکتی ہیں جن لوگوں کے گناہ ہلکے کئے جائینگے۔ یا جن کو مدد دی جائیگی۔ وے کون ہیں؟ اگر وے گنہگار ہیں۔ اور گناہوں کی سزا دئے بغیر ہلکے کئے جائیں گے۔ تو بے انصافی ہوگی۔ جو سزا دے کر ہلکے کئے جائینگے۔ تو جن کا بیان اس آیت میں ہے یہ بھی سزا پا کر ہلکے ہو سکتے ہیں اور سزا دے کر بھی ہلکے نہ کئے جائیں گے۔ تو بھی بے انصافی ہوگی۔ اگر گناہوں سے ہلکے کئے جانیوالوں سے مطلب پرہیزگاروں سے ہے تو ان کے گناہ تو آپ ہی ہلکے ہیں۔ خدا کیا کریگا؟ اس سے معلوم ہوا۔ کہ یہ تحریر کسی (عالم کی نہیں اور واقعی دھرماتماؤں کو سکھ اور ادھرمیوں کو دکھ ان کے اعمالوں کے مطابق ہمیشہ دینا چاہئے۔ (۱۸)

(۱۹) اور بالتحقیق دی ہم نے موسیٰ کو کتاب اور پیچھے ہم پیغمبروں کو لائے اور دیئے ہم نے عیسیٰ بیٹے مریم کو معجزے ظاہر کرو۔ یعنی خدائی طاقت اور قوت دی ہم نے اسکو ساتھ روح پاک کے پھر بھلا جب آیا تمہارے پاس پیغمبر ساتھ اس چیز کے کہ نہیں چاہتے جی تمہارے تکبر کیا تم نے پس ایک فرقے کو جھٹلایا تم نے اور ایک فرقے کو مار ڈالتے ہو (منزل ۱۔ پارہ ۱۔ سورۃ البقر آیت ۸۷)

محقق۔ جب قرآن میں شہادت ہے کہ موسیٰ کو کتاب دی۔ تو اس کا ماننا مسلمانوں کیلئے لازم آیا۔ اور جو جو اس کتاب میں نقص ہیں۔ وہ بھی مسلمانوں کے مذہب میں آگئے اور معجزے کی باتیں

۱؎ اولٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ ۲؎ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۝ اَفَكُلَّمَا جَاۤءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ۝

کہ اس کو کرنا پڑتا ہے بلکہ) اُسے کہتا ہے کہ ہو جا۔ بس ہو جاتا ہے (منزل اول۔ پارہ اول۔ سورۃ البقر آیت ۱۱۶)[1]

محقق بھلا جب خدا نے حکم دیا۔ کہ ہو جا۔ تو یہ حکم کس نے سُنا اور کس کو سُنایا گیا؟ اور کون بن گیا؟ کس علت سے بنایا گیا۔ جب یہ دیکھتے ہیں کہ آفرینش کے پہلے سوائے خدا کے کوئی بھی دوسری چیز نہ تھی۔ تو یہ دُنیا کہاں سے ہوئی؟ علت کے بغیر معلول نہیں ہوتا۔ تو اتنا بڑا جہان علت کے بغیر کہاں سے ہو گیا؟ یہ بات صرف لڑکپن کی ہے۔

پورب بہشتی یعنی مسلمان ۔ نہیں نہیں خدا کی مرضی سے۔

محقق یا اُتر بہشتی۔ کیا تمہاری مرضی سے مکھی کی ایک ٹانگ بھی بن سکتی ہے؟ جو کہتے ہو کہ خدا کی مرضی سے یہ ساری دُنیا بن گئی؟

مسلمان ۔ خدا قادرِ مطلق ہے۔ اس واسطے جو چاہے کر لیتا ہے۔

محقق ۔ قادرِ مطلق کے کیا معنی ہیں؟

مسلمان ۔ جو چاہے۔ سو کر سکے۔

محقق ۔ کیا خدا دوسرا خدا بھی بنا سکتا ہے؟ اپنے آپ مر سکتا ہے؟ جاہل بیمار اور لاعلم بھی بن سکتا ہے؟

مسلمان ۔ ایسا کبھی نہیں بن سکتا۔

محقق ۔ اسلئے خدا اپنے اور دوسروں کے وصف عمل فطرت کے خلاف کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ جیسے دُنیا میں کسی چیز کے بننے میں تین اشیا پہلے ضروری ہوتی ہیں۔ ایک فاعل جیسے کمہار۔ دوسرا بننے والا مثلاً گھڑا مٹی اور تیسرا اس کا ذریعہ جس سے گھڑا بنایا جاتا ہے جس طرح کمہار مٹی اور آلہ کے ذریعہ گھڑا بناتا ہے اور بننے والے گھڑے کے پہلے کمہار مٹی اور آلات موجود ہوتے ہیں۔ ویسے ہی دُنیا کے بننے سے پہلے جہان کی علت مادی یعنی پرکرتی تھی۔ اور ان سب کے اوصاف افعال و فطرت ازلی ہیں۔ اس لئے یہ قرآن کی بات بالکل ناممکن ہے (۲۷)

(۲۸) جب ہم نے لوگوں کیلئے کعبہ کو جائے ثواب امن دینے والی بنائی۔ تم نماز کے واسطے ابراہیم کی جگہ کو پکڑو۔ (منزل ۱۔ پارہ ۱۔ سورۃ البقر آیت ۱۲۴)[2]

محقق ۔ کیا کعبے کے پہلے خدا نے مقدس جگہ کوئی بھی نہیں بنائی تھی۔ اگر بنائی تو کعبہ کے

---

[1] بدیعُ السموٰتِ وَالارضِ ۰ وَاِذا قضیٰ امراً فَاِنَّمَا یَقُولُ لَہٗ کُن فَیَکُون ۰

[2] وَاِذ جَعَلنَا البَیتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَاَمناً ۰ وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ اِبرٰھِیمَ مُصَلًّی ۰

اس میں بارہ چشمے بن نکلے (منزل اوّل پارہ اوّل - سورۃ البقر آیت ۵۹)[1]

محقق - دیکھئے ان ناممکن باتوں کے برابر کوئی دوسرا شخص کیا کہیگا - ایک پتھر پر عصا مارنے سے بارہ چشموں کا نکلنا بالکل ناممکن ہے - ہاں اس پتھر کو اندر سے پولا کرکے اس میں پانی بھر اور بارہ سوراخ کرنے سے ایسا ہونا ممکن ہے - ورنہ نہیں - (۲۳)

(۲۴) اور اللہ خاص کرتا ہے جس کو چاہتا ہے ساتھ رحم اپنے کے (م ۱ - پ ۱ - بقر ۸۶)[2]

محقق - کیا جو مخصوص اور رحم کئے جانے کے لائق نہیں اس کو بھی (خدا) مخصوص کرتا اور اس پہ رحم کرتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو خدا بڑا گڑ بڑ مچانے والا ہے - پھر اچھا کام کون کریگا اور برے کام کون چھوڑیگا؟ کیونکہ (ایسی صورت میں) خدا کی رضامندی پر انسان بھروسہ کرینگے اور اعمالوں کے نتائج انہیں اس گڑ بڑ کی وجہ سے تو سب نیک اعمال کرنے سے دست بردار ہو جائینگے - (۲۴)

(۲۵) ایسا نہ ہو کہ کافر لوگ حسد کرکے تم کو ایمان سے منحرف کر دیویں کیونکہ ان میں سے ایمان والوں کے بہت سے دوست ہیں (منزل ۱ - پارہ ۱ - سورۃ البقر آیت ۱۰۸)[3][4]

محقق - اب دیکھئے خدا ہی ان کو یاد دلاتا ہے - کہ تمہارے ایمان کو کافر لوگ نہ گرا دیں - کیا وہ ہمہ دان نہیں ہے؟ ایسی باتیں خدا کی نہیں ہوسکتی ہیں (۲۵)

(۲۶) تم جدھر منہ کرو - ادھر ہی منہ اللہ کا ہے (منزل ۱ - پ ۱ - سورۃ البقر آیت ۱۲۹)[5]

محقق - اگر یہ بات سچی ہے - تو مسلمان قبلہ کی طرف منہ کیوں کرتے ہیں؟ اگر کہیں کہ ہم کو قبلہ کی طرف منہ کرنیکا حکم ہے - تو یہ بھی حکم ہے کہ چاہے جس طرف کو منہ کرو - کیا ایک بات سچی اور دوسری جھوٹی ہوگی؟ اگر اللہ کا منہ ہے تو وہ سب طرف ہو ہی نہیں سکتا - کیونکہ ایک منہ ایک طرف رہیگا - سب طرف کیونکر رہیگا - اس واسطے یہ موزوں نہیں (۲۶)

(۲۷) جو آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے - جب وہ کچھ کرنا چاہتا ہے - تو (یہ نہیں

---

[1] و اذا ستسقیٰ موسیٰ لقومہٖ فقلنا اضرب بعصاک الحجر ○ [2] و اللہ یختص برحمتہ من یشاء ○ [3] شاہ عبد الحق وغیرہ مفسرین نے اس آیت کا ترجمہ یہ دیا ہے "دل چاہتا ہے بہت کتاب والوں کا" [4] ودّ کثیرٌ من اہل الکتٰب لو یردّونکم من بعد ایمانکم کفّارا ○ حسدًا من عند انفسہم من بعد ما تبیّن لہم الحق ○ [5] فاینما تولوا فثمّ وجہ اللہ ○ کہ کسی طرح تم کو پھیر کر مسلمان ہوئے پیچھے کافر کر دیں - حسد کرکے اپنے اندر سے بعد اس کے کہ کھل چکا ان پر حق"

جیسے تم قرآن کو خدا کا کلام سمجھتے ہو۔ ویسے ہی پرانی جینی پرانوں کو خدا کے اوتار ویاس جی کا کلام سمجھتے ہیں بُت پرستی کے لحاظ سے تم میں اور پورانکوں میں صرف اتنا فرق ہے کہ تم بڑے بُت پرست ہو اور وہ چھوٹے بت پرست میں تمہاری تو اس آدمی کی سی حالت ہے جو اپنے گھر سے گھسی ہوئی بلی کو نکالنے لگے اور اس کے گھر میں اونٹ گھس جائے۔ ویسے ہی محمد صاحب نے چھوٹے بت کو مسلمانوں کے مذہب سے نکالا۔ لیکن بڑا بت جو پہاڑ کی مانند مکہ کی مسجد ہے۔ وہ تمام مسلمانوں کے مذہب میں داخل کر دیا۔ کیا یہ چھوٹی بُت پرستی ہے؟ ہاں جیسے ہم لوگ (ویدک) وید کے ماننے اور اس پر عمل کرنے والے ہیں۔ ویسے ہی تم لوگ بھی ویدک ہو جاؤ۔ تو بُت پرستی وغیرہ برائیوں سے بچ سکو گے ورنہ نہیں جب تک اپنی بڑی بُت پرستی دُور نہ کرو تب تک تمہیں دوسرے چھوٹے بُت پرستوں کی تردید کرنے سے شرمسار ہو کر علیحدہ رہنا چاہیئے۔ اور اپنے کو بُت پرستی سے باز رکھ کر پاک کرنا چاہیئے (۱۳۰)

(۳۱)۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں۔ اُن کے لئے یہ مت کہو کہ یہ مُردے ہیں۔ بلکہ وے زندہ ہیں (منزل ۱۔ پارہ ۲۔ سورۃ البقر آیت ۱۵۵)[1]

محقق۔ بھلا خدا کی راہ میں مرنے مارنے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ کیوں نہیں کہتے۔ کہ یہ بات اپنا مطلب پورا کرنے کیلئے ہے (یعنی) یہ لالچ دینگے۔ تو خوب لڑینگے۔ اپنی فتح ہوگی۔ مارنے سے نہ ڈریں گے۔ لوٹ مار کرنے سے عیش و عشرت حاصل ہوگی۔ بعد ازاں گلچھرے اڑائیں گے۔ اپنی مطلب براری کیلئے اس قسم کی اُلٹی باتیں گھڑی ہیں (۱۳۱)

(۳۲) اور یہ کہ اللہ سخت تکلیف دینے والا ہے[2] شیطان کے پیچھے مت چلو تحقیق وہ تمہارا دشمن ہے۔ اس کے سوائے اور کچھ نہیں۔ کہ برائی اور بےشرمی کی اجازت دے اور یہ کہ تم کہو اللہ پر جو نہیں جانتے (منزل ۱۔ پارہ ۱۔ سورۃ البقر۔ آیت ۱۶۰۔ ۱۶۹)[3]

محقق۔ کیا تمہارا خدا بدوں کو عذاب دینے والا اور نیکوں پر رحم کرنے والا ہے؟ یا مسلمانوں پر رحم کرنیوالا اور دوسروں کو عذاب دینے والا ہے؟ ہو تو اگر ایسا ہے تو وہ خدا ہی نہیں ہو سکتا۔ اگر خدا طرفدار نہیں ہے تو جو آدمی جس جگہ دھرم کریگا خدا اس پر رحم اور جو ادھرم کرے گا۔ اس کو سزا

---

[1] ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله أموات بل أحياء

[2] وان الله شديد العذاب

[3] ولا تتبعوا خطوات الشيطان ۵ إنه لكم عدو مبين ۵ إنما يأمركم بالسوء والفحشاء وان تقولوا على الله ما لا تعلمون ۵

بنانے کی کچھ بھی ضرورت نہ تھی۔ اگر نہیں بنائی تھی۔ تو بیچارے پہلے پیدا ہوئے لوگوں کو مقدس جگہ سے محروم ہی کر رکھا تھا؟ پہلے خدا کو مقدس جگہ بنانے کی یاد نہ رہی ہوگی (۲۸)

(۲۹) وہ کون ہیں۔ جو ابراہیم کے دین سے پھر جاویں۔ مگر وہ جس نے اپنی رُوح کو جاہل بنایا اور تحقیق ہم نے دُنیا میں اس کو پسند کیا۔ اور حقیقت میں آخرت میں وہی نیک ہیں (منزل ۱۔ سیپارہ ۱۔ سورۃ البقر آیت ۱۲۹ [۱])

محقق۔ یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ جو ابراہیم کے دین کو نہیں مانتے۔ وے سب جاہل ہیں۔ ابراہیم کو خدا نے پسند کیا۔ اس کا کیا سبب ہے؟ اور اگر دیندار ہونے کے سبب کیا۔ تو دیندار اور بھی بہت سے ہو سکتے ہیں۔ اور اگر بلا دیندار ہونے کے پسند کیا۔ تو بے انصافی ہوئی۔ ہاں یہ تو ٹھیک ہے کہ جو دھرماتما ہے۔ وہ خدا کو عزیز ہوتا ہے۔ ادھرمی نہیں (۲۹)

(۳۰) تحقیق ہم تیرے منہ کو آسمان کی طرف پھرتا دیکھتے ہیں۔ ضرور ہم تجھے اس قبلے کی طرف پھیرینگے کہ پسند کرے تُو جس کو۔ پس اپنا منہ مسجد الحرام کی طرف پھیر۔ جہاں کہیں تم ہو۔ اپنا منہ اُس کی طرف پھیر لو۔ (منزل اول سیپارہ دوم سورۃ البقر۔ آیت ۱۴۳ [۲])

محقق۔ کیا یہ چھوٹی بُت پرستی ہے۔ نہیں نہیں بڑی ہے +

مسلمان۔ ہم مسلمان لوگ بُت پرست نہیں ہیں۔ بلکہ بُت شکن (بُتوں کو توڑنے والے) ہیں۔ کیونکہ ہم قبلہ کو خدا نہیں سمجھتے +

محقق۔ جن کو تم بُت پرست سمجھتے ہو وہ بھی ان بُتوں کو خدا نہیں سمجھتے۔ بلکہ ان کے سامنے خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ اگر تم بت شکن ہو۔ تو تم نے بڑے بُت یعنی اس مسجد قبلہ کو کیوں نہ توڑا؟

مسلمان۔ واہ صاحب! ہمارے لئے قبلہ کی طرف منہ پھیرنے کا قرآن میں حکم ہے۔ اور ان کے لئے وید میں نہیں ہے پھر وے بُت پرست کیوں نہیں اور ہم کیوں ہیں؟ کیونکہ ہم کو تو خدا کا حکم بجا لانا ضروری ہے +

محقق۔ جیسے تمہارے لئے قرآن میں حکم ہے۔ ویسے ہی اُن کے لئے پُرانوں میں حکم ہے

---

[۱] وَمَن يَرْغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَن سَفِهَ نَفْسَهُ ۚ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ○ [۲] قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ۖ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا ۚ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ

محقق - تحقیق ہوتا ہے کہ جب مسلمانوں کا مذہب جاری ہوا تب یا اس سے پہلے کسی نے کسی پورانک سے پوچھا ہوگا - کہ چاندرائن برت جو ایک مہینہ بھر کا ہوتا ہے - اس کا طریق بیان کرو - شاستر کا طریق یہ ہے کہ چاند کی کلا کے گھٹنے بڑھنے کے مطابق لقموں کا گھٹانا بڑھانا اور دوپہر کے وقت کھانا کھانا چاہیئے - اُس (چاندرائن برت) کو مسلمانوں نے اس قسم کا بنا لیا - لیکن برت میں مجامعت منع ہے پر ایک بات (اُنکے خدا نے بڑھ کر کہدی کہ) تم روزے کی رات کو مجامعت بھی کیا کرو اور رات میں جتنی دفعہ چاہو کھاؤ - بھلا یہ روزہ کیا ہوا؟ دن کو نہ کھایا رات کو کھاتے رہے - یہ بات قانون قدرت کے خلاف ہے کہ دن میں نہ کھانا رات کو کھانا - (۳۴)

(۳۵) اللہ کی راہ میں لڑو اُن سے جو تم سے لڑتے ہیں - مار ڈالو اُن کو تم جہاں پاؤ - قتل سے کفر برا ہے یہاں تک اُن سے لڑو کہ کفر نہ رہے اور ہووے دین اللہ کا - انہوں نے جتنی زیادتی کری تم پر - اتنی ہی تم اُن کے ساتھ کرو (منزل ۱ - پارہ ۲ - سورۃ البقر آیت ۱۹۱ تا ۱۹۳)

محقق - اگر قرآن میں ایسی باتیں نہ ہوتیں - تو مسلمان لوگ اتنا بڑا ظلم جو کہ غیر مذاہب والوں پر کیا ہے - نہ کرتے - بلا قصور کسی کو مارنا سخت گناہ ہے - ان کے نزدیک مذہب اسلام کا قبول نہ کرنا کفر ہے - اور کفر سے قتل کو مسلمان لوگ اچھا جانتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ جو ہمارے دین کو نہ مانیگا - اس کو ہم قتل کریں گے چنانچہ وہ ایسا ہی کرتے رہے ہیں - اور مذہب کی خاطر لڑتے لڑتے اپنی سلطنت وغیرہ کھوکر برباد ہو گئے - ان کا مذہب غیر مذہب والوں سے سخت ظلم کرنا سکھاتا ہے - اُن سے پوچھنا چاہیئے - کہ کیا چوری کا عوض چوری ہے؟ جتنا نقصان ہمارا چور وغیرہ چوری سے کریں - کیا ہم بھی ان کا چوری سے کریں؟ یہ بالکل بے انصافی کی بات ہے - کیا کوئی جاہل ہم کو گالیاں دے تو ہم بھی اس کو گالیاں دیں؟ یہ بات نہ خدا کی - نہ خدا کے معتقد عالم کی اور نہ خدا کی کتاب کی ہوسکتی ہے - یہ تو صرف خود غرض لاعلم آدمی کی ہے (۳۵)

(۳۶) اور اللہ نہیں دوست رکھتا فساد کو - اے لوگو! جو ایمان لائے ہو - داخل ہو

(بقیہ صفحہ گزشتہ) کنتم تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم فالئن باشروهن وابتغوا ما کتب اللہ لکم وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ... وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ... واقتلوهم حیث ثقفتموهم ... والفتنة اشد من القتل ... وقاتلوهم حتی لا تکون فتنة ویکون الدین للہ ... فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیه بمثل ما اعتدی علیکم ·

دیگا۔ایسی حالت میں محمد صاحب اور قرآن کو شفیع ماننا ضروری نہ رہا۔اور جب سب کو بُرائی کرانے والا ہر ایک انسان کا دشمن شیطان ہے۔اس کو خدا نے پیدا ہی کیوں کیا؟ کیا وہ آئندہ کی بات نہیں جانتا تھا؟ اگر کہو کہ جانتا تھا لیکن آزمائش کیلئے بنایا۔تو بھی درست نہیں کیونکہ آزمائش کرنا محدود العقل کا کام ہے ہمہ دان (خدا) سب رُوحوں کے اچھے بُرے اعمالوں کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے۔اگر شیطان سب کو بہکاتا ہے۔تو شیطان کو کس نے بہکایا؟ اگر کہو کہ شیطان خود بخود بہکا یا جاتا ہے تو اور بھی خود بہکائے جاسکتے ہیں درمیان میں شیطان کا کیا کام ہے؟ اور اگر خدا ہی نے شیطان کو بہکایا تو خدا شیطان کا بھی شیطان ٹھیرتا۔ایسی بات خدا کی نہیں ہوسکتی اور جو کوئی بھی کسی کو بہکاتا ہے وہ بد صحبت اور بے علمی کے باعث خود گمراہ ہوتا ہے (۳۲)

(۳۳) تم پر مُردار۔لہو۔اور گوشت سور کا حرام ہے اور سوائے اللہ کے جس پر کچھ پکارا جائے (منزل ا۔پ ۲۔سورۃ البقر۔آیت ۱۴۷[1])

محقق۔یہاں پر سوچنا چاہئے۔کہ کوئی جانور خواہ خود بخود مرا ہو۔یا کسی کے مارنے سے دونوں حالتوں میں وہ مُردار ہے۔ہاں ان میں کچھ فرق بھی ہے۔تو بھی موت میں کچھ فرق نہیں اور جب صرف سور کی ممانعت ہے تو کیا انسان کا گوشت کھانا روا ہے؟ کیا یہ بات اچھی ہوسکتی ہے کہ خدا کے نام سے دشمن وغیرہ کو عذاب دے کر اس کی جان لی جائے؟ اس سے تو خدا کے نام پر دھبہ لگتا ہے ہاں خدا نے بلا پُوپ جنم یعنی زندگی سابقہ کے گناہ ہوں کے مسلمانوں کے ہاتھ سے جانداروں کو عذاب کیوں دلایا۔کیا ان پر رحم نہیں کرتا۔انکو اولاد کی مانند نہیں جانتا؟ جس جاندار سے زیادہ فائدہ پہنچے مثلاً گائے وغیرہ ان کے مارنے کی ممانعت نہ کرنے سے خدا دُنیا کو نقصان پہنچانے والا ثابت ہوتا ہے (اور عام طور پر) ایذا رسانی کے گناہ سے (خدا) بدنام بھی ہو جاتا ہے۔ایسی باتیں خدا اور خدا کی کتاب کی ہرگز نہیں ہوسکتیں۔(۳۳)

(۳۴) روزہ کی رات تمہارے واسطے حلال کی گئی کہ رغبت کرنا اپنی بیبیوں سے وہ تمہارے واسطے پردہ ہیں اور تم ان کیلئے پردہ ہو۔اللہ نے جانا کہ تم خیانت کرتے ہو پر اللہ نے معاف کیا تم کو پس ان سے ملو اور ڈھونڈو جو اللہ نے تمہارے واسطے لکھدیا ہے (یعنی) اولاد۔کھاؤ۔پیو۔یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے تمہارے واسطے کالے دھاگے سے سفید دھاگہ یا رات سے دن نکلے (م ا۔پ ۲۔سورۃ البقر آیت ۱۸۷[2])

---

[1] انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہ لغیر اللہ ؕ

[2] احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الیٰ نسائکم ھن لباس لکم وانتم لباس لھن علم اللہ انکم

محقق - بھلا خدا کو قرض لینے سے کیا مطلب؟ کیا جس نے ساری خلقت کو بنایا وہ انسان سے قرض لیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ایسا تو بلا سمجھے کہا جا سکتا ہے۔ کیا اس کا خزانہ خالی ہو گیا تھا؟ کیا وہ ہنڈی پرچہ سوداگری وغیرہ میں مصروف ہونے سے خسارہ پڑ گیا تھا۔ جو قرض لینے لگا؟ ایک کا دو دو دینا قبول کرتا ہے؟ کیا یہ ساہوکاروں کا کام ہے؟ ایسا کام تو دیوالیوں یا فضول خرچ یا کم آمدنی والوں کو کرنا پڑتا ہے۔ خدا کو نہیں (۳۵)

(۴۰) ان میں کوئی ایمان لایا۔ اور کوئی کافر ہوا۔ جو اللہ چاہتا نہ لڑتے۔ جو چاہتا ہے۔ اللہ کرتا ہے۔ (منزل ۱۔ پارہ ۳۔ سورۃ البقر۔ آیت ۲۴۷)

محقق - کیا جتنی لڑائیاں ہوتی ہیں وہ خدا ہی کی مرضی سے ہوتی ہیں؟ کیا وہ ادھرم کرنا چاہے تو کر سکتا ہے؟ اگر ایسی بات ہے۔ تو وہ خدا ہی نہیں۔ کیونکہ نیک آدمیوں کا یہ کام نہیں۔ کہ صلح توڑ کر لڑائی کرائیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قرآن نہ خدا کا بنایا اور نہ کسی دیندار عالم کا بنایا ہوا ہے (۴۰)

جو کچھ آسمان اور زمین پر ہے سب اسی کے لیے ہے[۳]۔ اس کی کرسی نے آسمان اور زمین کو سما لیا ہے (منزل ۱۔ پارہ ۳۔ سورۃ البقر آیت ۲۵۰)

محقق - جو آسمان زمین پر چیزیں ہیں۔ وے سب انسانوں کے واسطے خدا نے پیدا کی ہیں اپنے واسطے نہیں۔ کیونکہ اُسے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ جب اُس کی کرسی ہے تو محدود المکان ہے۔ جو محدود المکان ہے وہ خدا نہیں کہلاتا۔ کیونکہ خدا تو ویاپک یعنی ہمہ جا موجود ہوتا ہے (۴۱)

(۴۲) اللہ آفتاب کو مشرق سے لاتا ہے پس تو مغرب سے لے آ تب وہ کافر حیران رہ گیا تحقیق اللہ گنہگاروں کو راہ نہیں دکھاتا (منزل ۱۔ پارہ ۳۔ سورۃ البقر آیت ۲۵۴)[۵]

بقیہ صفحہ گزشتہ × کے پاس آیا اور اس سے کہا۔ اے رسول اللہ خدا قرض کیوں مانگتا ہے؟ حضور نے جواب دیا کہ تم کو بہشت میں لے جانے کے واسطے۔ اُس نے کہا کہ جو آپ ضمانت دیں۔ تو میں دوں۔ محمد صاحب نے اس کو ضمانت دی۔ خوب خدا کا اعتبار نہ ہوا۔ اپنے پیغمبر کا ہوا۔ [۲] فمنھم من آمن ومنھم من کفر ولو شاء اللہ ما اقتتلوا ولکن اللہ یفعل ما یرید ۰ [۳] لفظ سب ہے ٭ کتاب اصل میں نہیں تھا وہ چھوڑ دیا گیا [۴] لہ ما فی السموات وما فی الارض ۰ وسع کرسیہ السموات والارض [۵] فان اللہ یاتی بالشمس من المشرق فات بہا من المغرب فبہت الذی کفر واللہ لا یہدی القوم الظلمین ۰

بیچ اسلام کے (منزل اوّل۔ سیپارہ دوم۔ سورۃ البقر آیت ۲۰۶) [ا]

محقق۔ اگر خدا فساد نہیں چاہتا۔ تو کیوں آپ ہی مسلمانوں کو فساد کرنے پر آمادہ کرتا ہے؟ اور مفسد مسلمانوں سے دوستی کیوں کرتا ہے؟ اگر مسلمانوں کے مذہب میں داخل ہونے سے خدا راضی ہوتا ہے تو وہ مسلمانوں کا ہی طرفدار ہے۔ سب دنیا کا خدا نہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نہ قرآن خدا کا بنایا ہوا۔ نہ اس میں کہا ہوا (سچا) خدا ہو سکتا ہے (۳۶)

(۳۷) اور اللہ رزق دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے شمار (م ا۔ پ۲ ۔ سورۃ البقر آیت ۲۱۲) [۲]

محقق۔ کیا بلا گناہ اور ثواب کے خدا ایسے ہی رزق دیتا ہے؟ تو پھر برائی بھلائی کا کرنا یکساں ہے کیونکہ رنج و راحت کا حاصل ہونا اس کی مرضی پر ہے۔ اس لئے دھرم سے منحرف ہو کر مسلمان اپنی من مانی کارروائی کرتے ہیں اور کئی اس قرآن کے فرمودہ پر اعتقاد نہ رکھ کر دھرماتما بھی ہوتے ہیں (۳۷)

(۳۸) اور سوال کرتے ہیں تجھ سے حیض کی بابت جواب دے کہ وہ ناپاکی ہے پس کنارہ کرو عورتوں سے بیچ حیض کے اور مت نزدیک جاؤ اُنکے۔ یہاں تک کہ پاک ہوں۔ پس جب نہالیں۔ پس جاؤ اُن کے پاس اس جگہ سے کہ حکم کیا تم کو اللہ نے۔ بیبیاں تمہاری کھیتیاں ہیں واسطے تمہارے۔ پس جاؤ کھیت اپنے میں جس طرح چاہو۔ تم کو اللہ لغو قسم میں نہیں پکڑتا۔ (منزل اول۔ سیپارہ ۲۔ سورۃ البقر آیت ۲۲۳-۲۲۴) [۳]

محقق۔ ایام حیض میں مجامعت نہ کرنیکا حکم تو اچھا ہے۔ لیکن عورتوں کو کھیت سے مشابہت دینا اور یہ کہنا کہ جس طرح چاہو اُن کے پاس جاؤ۔ انسان کی شہوت بھڑکانے کا موجب ہے۔ اگر خدا لغو قسم پر نہیں پکڑتا تو سب جھوٹ بولینگے قسم توڑینگے۔ اس سے خدا جھوٹ کا اجرا کرنے والا ہو جائیگا۔ (۳۸)

(۳۹) کون ہے وہ جو قرض دے اللہ کو۔ اچھا پس دوگنا کرے اس کو واسطے اُس کے۔ (منزل ا۔ پارہ ۲۔ سورۃ البقر آیت ۲۳۹) [۴] ✤

[ا] واللہ لایحب الفساد ٥ یایھا الذین امنوا دخلوا فی السلم کافۃ [۲] واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب ٥ [۳] ویسئلونک عن المحیض قل ھو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوھن حتی یطھرن ج فاذا تطھرن فاتوھن من حیث امرکم اللہ ... نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم ... لا یؤاخذکم اللہ فی ایمانکم [۴] من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا فیضعفہ ✤

اس آیت کی تفسیر میں تفسیر حسینی میں لکھا ہے۔ کہ ایک آدمی محمد صاحب (دیکھو صفحہ آئندہ)

محقق - دیکھئے یہ غلطی کی بات ہے۔ آفتاب نہ مشرق سے مغرب اور نہ مغرب سے مشرق
کبھی آتا جاتا ہے۔ وہ اپنے محور پر گردش کرتا رہتا ہے۔ اس سے تحقیق جانا جاتا ہے کہ قرآن کے
مصنف کو علم ہیئت اور جغرافیہ بھی نہیں آتا تھا۔ اگر گنہگاروں کو راہ نہیں بتاتا۔ تو پرہیزگاروں
کے لئے بھی مسلمانوں کے خدا کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ دھرماتما تو دھرم کی راہ میں ہوتے ہی ہیں۔ جو گمراہ
ہیں۔ ان ہی کو راستہ بتانا چاہئے۔ اس لئے اس فرض کا ادا نہ کرنا قرآن کے مصنف کی بڑی
غلطی ہے۔ (۴۲)

۴۳) چار جانوروں میں سے چار پرندے لے۔ انکی صورت پہچان لے۔ پھر ہر پہاڑ پر انمیں سے ایک ایک ٹکڑا رکھ
پھر انکو بلا۔ دوڑتے ہوئے تیرے پاس چلے آئینگے (م ۱- پ ۳- سورۃ البقر آیت ۲۶۶) ؁۱

محقق - واہ واہ دیکھو جی مسلمانوں کا خدا شعبدہ بازوں کی طرح کھیل رہا ہے۔ کیا ایسی ہی باتوں
سے خدا کی خدائی ظاہر ہوتی ہے؟ عقلمند لوگ ایسے خدا کو خیرباد کہہ کر کنارہ کشی کریں گے اور جاہل لوگ پھنسینگے
ان بھلائی کے عوض برائی اس کے پلے پڑیگی (۴۳)

۴۴) جس کو چاہے حکمت دیتا ہے (منزل اول۔ پارہ سوم سورۃ البقر آیت ۲۶۴) ؁۲

محقق - اگر جس کو چاہتا ہے حکمت دیتا ہے۔ تو جس کو نہیں چاہتا۔ اس کو حکمت نہیں دیتا
ہوگا۔ یہ بات خدا کی نہیں۔ بلکہ جو طرفداری چھوڑ کر سب کو حکمت کی ہدایت کرتا ہے۔ وہی خدا
اور سچا واعظ ہو سکتا ہے۔ دوسرا نہیں (۴۴)

۴۵) پھر جس کو چاہیگا معاف کریگا جس کو چاہیگا عذاب دیگا۔ کیونکہ وہ سب چیزوں پر
قادر ہے (منزل ۱۔ پارہ ۳۔ سورۃ البقر آیت ۲۸۰ ؁۳)

محقق - کیا بخشش کے مستحق کو نہ بخشنا اور غیر مستحق کو بخشنا غیر منصف (گبر گنڈ) بادشاہ کا سا
کام نہیں ہے؟ اگر خدا جس کو چاہتا ہے گنہگار یا دیندار بناتا ہے تو روح کو گناہ و ثواب کا کرنیوالا
نہ کہنا چاہئے جیسے خدا نے اس کو ویسا ہی کیا۔ تو انسان کو تکلیف اور راحت بھی نہ ہونی چاہئے
جیسے سپہ سالار کے حکم سے کسی نوکر نے کسی کو مارا یا کسی کی رکشا کی۔ تو اس کا ثمرہ حاصل کرنے
والا وہ نہیں ہوتا۔ ویسے ہی وہ بھی نہیں (۴۵)

؁۱ قال فخذ اربعة من الطير فصرهن اليك ثم اجعل على كل جبل منهن جزءا ثم
ادعهن يأتينك سعيا ؁۲ يؤتي الحكمة من يشاء ج ؁۳ فيغفر لمن يشاء و
يعذب من يشاء والله على كل شيء قدير

عیسائی اور مسلمانوں کا مذہب چلا تھا۔ اس وقت ان ملکوں میں جنگلی اور بے علم زیادہ تھے۔ اسی واسطے ایسے خلاف از علم مذہب چل گئے اب عالم و فاضل زیادہ ہیں اس وجہ سے ایسا مذہب چل نہیں سکتا۔ بلکہ جو جو ایسے ردی مذہب ہیں وہ معدوم ہوتے جاتے ہیں ان کے ترقی پانے کا تو ذکر ہی کیا ہے (۴۹)

(۵۰) اس کو کہتا ہے کہ ہو۔ بس ہو جاتا ہے اور مکر کیا کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ بہت مکر کرنے والا ہے (منزل ۱۔ پارہ ۳۔ سورۃ آل عمران آیت ۴۴۔۵۰)

محقق جب مسلمان لوگ خدا کے سوائے دوسری کوئی چیز نہیں مانتے۔ تو خدا نے کس سے کہا؟ اور کس کے کہنے سے کون ہو گیا؟ اس بات کا جواب مسلمان لوگ سات جنم بھی نہیں دے سکیں گے کیونکہ علت کے بغیر معلول ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بلا علت کے معلول کا کہنا ایسا ہی ہے۔ جیسے کوئی کہے۔ کہ بلا والدین کے میرا جسم بن گیا۔ جو دھوکا کھاتا ہے۔ یا مکر و فریب کرتا ہے۔ وہ خدا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ (خدا تو درکنار) شریف آدمی بھی ایسا کام نہیں کرتا ہے (۵۰)

(۵۱) کیا یہ کفایت نہ کریگا تمکو مدد کرے تمکو اللہ ساتھ تین ہزار فرشتوں کے (م۔ ۱۔ س۔ سورۃ آل عمران آیت ۱...)

محقق۔ اگر مسلمانوں کو ۳ ہزار فرشتوں کے ساتھ مدد دیتا ہے اور ... جب کہ ... بہت سی برباد ہو گئی اور ہو رہی ہے۔ کیوں مدد نہیں دیتا؟ اس لئے یہ صرف بیوقوفوں کو پھنسانے کا ڈھکوسلا ہے (۵۱)

(۵۲) اور مدد دے ہم کو اوپر قوم کافروں کے۔ بلکہ اللہ کارساز تمہارا ہے۔ اور وہ بہتر ہے مدد کرنے والا۔ اور اگر مارے جاؤ تم بیچ راہ اللہ کے یا مر جاؤ تم۔ البتہ بخشش طرف اللہ کے ہے (منزل ۱۔ پارہ ۴۔ سورۃ آل عمران آیت ۱۴۲۔۱۲۵۔۱۵۱)

محقق۔ دیکھئے مسلمانوں کی غلطی کہ جو اپنے مذہب کے نہیں ان کے مارنے کے واسطے خدا سے دعا کرتے ہیں۔ کیا خدا سادہ لوح ہے جو ان کی بات مان لیگا۔ اگر مسلمانوں کا کارساز اللہ ہی ہے تو پھر مسلمانوں کے کام برباد کیوں ہوتے ہیں؟ اور خدا بھی مسلمانوں کے ساتھ جھوٹی محبت

لہ فانما یقول لہ کن فیکون ۞ ۔ ومکروا ومکر اللہ ۞ واللہ خیر الماکرین ۞
لہ الن یکفیکم ان یمدکم ربکم بثلثۃ الاف من الملئکۃ لہ وانصرنا علی القوم الکفرین ۞ ۔ بل اللہ مولٰکم ۔ وھو خیر الناصرین ولئن قتلتم فی سبیل اللہ او متم لمغفرۃ من اللہ ۔

کہ جو تم چاہتے ہو اللہ کو تو پیروی کرو میری۔ اللہ چاہیگا تم کو اور تمہارے گناہ معاف کریگا۔ تحقیق بخشنے والا مہربان ہے (منزل ۱۔ پارہ ۳۔ سورۃ العمران۔ آیت ۲۱۔۲۲۔ تا ۲۷) [1]

محقق جب ہر ایک روح کو اعمال کا پورا پورا ثمرہ دیا جائیگا۔ تو (گناہ) معاف نہیں ہو سکینگے۔ اور اگر معاف ہونگے۔ تو پورا ثمرہ نہیں دیا جائیگا۔ اور بے انصافی ہوگی۔ اگر بلا نیک اعمال کے سلطنت دیگا تو بھی غیر منصف ہو جائیگا۔ بھلا زندہ سے مُردہ اور مُردہ سے زندہ کبھی ہو سکتا ہے؟ خدا کا انتظام مکمل اور لازوال ہے۔ کبھی اس میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ اب دیکھئے تعصب کی باتیں۔ جو دین اسلام میں نہیں ہیں۔ ان کو کافر قرار دیا گیا ہے۔ غیر مذہب کے نیکو کاروں سے بھی دوستی نہ رکھنا۔ اور بدمسلمانوں سے دوستی رکھنے کی تعلیم دینا خدا کے شایان نہیں۔ اس لئے یہ قرآن اور قرآن کا خدا اور مسلمان لوگ محض تعصب اور بے علمی سے پُر ہیں۔ اور مسلمان لوگ تاریکی میں ہیں۔ اور دیکھئے محمد صاحب کی لیلا۔ کہ اگر تم میری طرف ہوگے۔ تو خدا تمہاری طرف ہوگا۔ اگر تم تعصب کا گناہ کروگے۔ تو اس کی معافی بھی کریگا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ محمد صاحب کی نیت صاف نہ تھی۔ اور یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ محمد صاحب نے اپنی مطلب برآری کے لئے قرآن بنوایا یا بنایا ہے۔ (۴۸)

(۴۹) جس وقت کہا فرشتوں نے کہ اے مریم تجھ کو اللہ نے برگزیدہ کیا۔ اور پاک کیا اور پر دنیا کی عورتوں کے (منزل ۱۔ پارہ ۳۔ سورۃ العمران۔ آیت ۳۹)

محقق بھلا جب آج کل کے فرشتے اور خدا کسی سے باتیں کرنے کو نہیں آتے۔ تو پہلے کیونکر آتے ہونگے۔ اگر کہو کہ پہلے کے آدمی دیندار تھے۔ آج کل کے نہیں تو یہ بات غلط ہے جب

[1] وَ وُفِّیَتْ کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ وَ ھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝ قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۝ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۝ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَ تُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ ۝ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَ اللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ وَ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰکِ ... عَلٰی نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ ۝

(۶۰) جو اللہ فرشتوں کتابوں۔ رسول اور قیامت سے انکار کرے تحقیق وہ گمراہ ہے تحقیق جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر زیادتی کی کفر میں۔ ہرگز اللہ ان کو نہیں بخشیگا اور نہ راہ دکھلائیگا۔ (منزل ۱۔ پارہ ۵۔ سورۃ النسا آیت ۱۳۴۔ ۱۳۵)[1]

محقق۔ کیا اب بھی خدا لاشریک رہ سکتا ہے؟ کیا لاشریک کہتے جانا اور اس کے ساتھ بہت سے شریک بھی مانتے جانا اجتماع ضدین نہیں؟ کیا تین بار معاف کرنے کے بعد خدا معاف نہیں کرتا؟ اور تین بار کفر کرنے پر راہ دکھلاتا ہے اور چوتھی بار سے آگے نہیں دکھلاتا۔ اگر تمام آدمی چار چار بار کفر کریں۔ تو کفر بہت ہی بڑھ جائے (۶۰)

(۶۱) تحقیق اللہ جمع کرنے والا ہے۔ منافقوں اور کافروں کو دوزخ میں تحقیق منافق فریب دیتے ہیں اللہ کو اور وہ فریب دیتا ہے ان کو۔ اے لوگو! ایمان والو! مسلمان کے سوائے کافروں کو دوست مت بناؤ (منزل ۱۔ پ ۵۔ سورۃ النسا آیت ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰)[2]

محقق۔ مسلمانوں کے بہشت میں اور دیگر لوگوں کے دوزخ میں جانے کا کیا ثبوت ہے؟ واہ جی واہ! اگر خدا منافقوں کے فریب میں آتا ہے اور دوسروں کو فریب دیتا ہے۔ تو ایسا خدا ہم سے دور رہے۔ وہ دھوکے بازوں سے جا کر ملے اور دھوکے باز اسے ملیں۔ کیونکہ

यादृशी शीतलादेवी तादृशः खर वाहनः ॥

ترجمہ۔ جیسی شیتلا دیوی۔ ایسے اس کی سواری کا گدھا (مترجم)

جیسے کو تیسا ملے۔ تب ہی گزارہ ہوتا ہے۔ جن کا خدا دھوکے باز ہے۔ اس کے معتقد دھوکے باز کیوں نہ ہوں؟ کیا بدکار مسلمانوں سے دوستی اور غیر مذہب کے اچھے لوگوں سے دشمنی کرنا کسی کو واجب ہے؟ (۶۱)

(۶۲) اے لوگو! تحقیق آیا تمہارے پاس پیغمبر۔ ٹھیک بات لے کر تمہارے رب کے پاس سے۔ پس لاؤ ایمان ۔۔ ۔۔ اللہ معبود اکیلا ہے (منزل اول۔ سیپارہ

---

[1] ومن یکفر باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر فقد ضل ضلالاً بعیدا ○ ان الذین امنوا ثم کفروا ثم امنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا لم یکن اللہ لیغفرلهم ولا لیھدیھم سبیلا ○ [2] ان اللہ جامع المنٰفقین والکٰفرین فی جهنم جمیعا ۔۔ ان المنٰفقین یخٰدعون اللہ وھو خادعھم ○ یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا الکٰفرین اولیاء من دون المؤمنین ○

اس قوم سے کہ دشمن ہیں تمہارے اور جو کوئی مسلمان کو جان کر مار ڈالے وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیگا اور غصہ اللہ کا اُوپر اس کے اور لعنت ہے (منزل ۱- پ ۵- سورۃ النسا آیت ۸۹ تا ۹۱)

محقق - اب دیکھیئے پرلے درجے کی تعصب کی بات کہ جو مسلمان نہ ہو اس کو جہاں پاؤ۔ مار ڈالو اور مسلمانوں کو نہ مارو۔ بھول سے بھی مسلمانوں کے مارنے سے دوزخ اور غیروں کے مارنے سے بہشت ملیگا ایسی تعلیم کنوئیں میں ڈالنی چاہیئے ایسی کتاب۔ ایسے پیغمبر۔ ایسے خدا اور ایسے مذہب سے سوائے نقصان کے کچھ فائدہ نہیں۔ ان کا نہ ہونا اچھا ہے۔ ایسے غلط عقیدوں سے عقلمندوں کو علیحدہ رہ کر دید وکت احکام کو تسلیم کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ان میں جھوٹ ذرہ بھی نہیں ہے (تم کہتے ہو کہ) جو مسلمان کو مارے اس کو دوزخ ملیگا اور دوسرے مذہب والے کہتے ہیں کہ جو مسلمان کو مارے اس کو بہشت ملیگا۔ اب تبلاؤ ان دونو مذہبوں میں سے کس کو قبول اور کس کو ترک کریں۔ کیونکہ ایسے بے علم لوگوں کے خیال عقیدوں کو چھوڑ کر دیدکت مت ہی سب انسانوں کے قبول کرنیکے لائق ہے جس میں آریہ مارگ یعنی نیک آدمیوں کی راہ پر چلنا اور بدوں کی راہ سے باز رہنے کی تعلیم دی گئی ہے اور وہی سب سے افضل ہے (۵۸)

(۵۹) اور جو کوئی بخلاف رسول کے پیچھے اس کے ظاہر ہووے واسطے اس کے ہدایت اور پیروی کرے سوائے راہ مسلمانوں کے ضرور ہم اس کو دوزخ میں داخل کرینگے (م ۱- پ ۵- سورۃ النسا آیت ۱۱۴)

محقق - اب دیکھیئے خدا اور رسول کی تعصب کی باتیں۔ محمد صاحب وغیرہ سمجھتے تھے۔ کہ اگر ہم خدا کے نام سے ایسی باتیں نہ لکھیں گے۔ تو اپنا مذہب ترقی نہ پائیگا۔ اور مال نہ ملیگا۔ عیش و عشرت نصیب نہ ہوگی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنی مطلب براری اور دوسروں کا کام بگاڑنے میں کامل اُستاد تھے۔ اسی وجہ سے (انماپت) کامل راستباز نہ ہونگے۔ نیک عالم ان کی باتوں کو مستند نہیں مان سکتے (۵۹)

---

[۵۸] ویکفوا ایدیھم فخذوھم واقتلوھم حیث ثقفتموھم ۰ ... وما کان لمؤمن ان یقتل مومنا الا خطاً ج ومن قتل مومنا خطأ فتحریر رقبة مومنة ط ودیة مسلمة الی اھلہ الا ان یصدقوا ۰ فان کان من قوم عدو لکم ... ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جھنم خلدا فیھا وغضب اللہ علیہ ولعنہ

[۵۹] ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جھنم ۰

پنجم۔ سورۃ النسا۔ آیت ۱۶۶-۱۶۷[1]

محقق۔ کیا جب پیغمبروں پر ایمان لانا لکھا۔ تو ایمان میں پیغمبر خدا کا شریک ہوا یا نہیں؟ خدا محدود المکان ہے۔ محیط کل نہیں تب ہی تو اس کے پاس سے پیغمبر آتے جاتے ہیں ایسا تو خدا نہیں ہو سکتا کہیں محیط کل لکھتے ہیں کہیں محدود المکان۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن ایک شخص کا بنایا ہوا نہیں ہے بلکہ بہت لوگوں کا بنایا ہوا ہے۔ (۶۲)

سورۃ مائدہ (۶۳) تم پر حرام کیا گیا مردار۔ لہو۔ سور کا گوشت۔ جس پر اللہ کے سوائے اور کچھ پڑھا جائے۔ اور جو مر گیا گھٹ کر۔ اور جو لاٹھی یا پتھر کی ضرب سے یا اوپر سے گر کر اور جو سینگ مارنے سے اور جس کو کھایا ہو درندوں نے (م ۱۔ پ ۶۔ آیت ۲)

محقق۔ کیا اتنی ہی چیزیں حرام ہیں۔ اور بہت سے حیوانات حشرات الارض وغیرہ مسلمانوں کے لئے حلال ہیں؟ یہ تمام باتیں انسان کی گھڑنت ہیں۔ خدا کی نہیں۔ اس لئے مستند بھی نہیں ہیں۔ (۶۳)

(۶۴) اور قرض دو تم اللہ کو اچھا۔ البتہ میں تمہاری برائی دور کر دونگا۔ اور تمہیں بہشتوں میں داخل کرونگا۔ (منزل ۲۔ سیپارہ ۶۔ سورۃ پنجم آیت ۱۱[2])

محقق۔ واہ جی واہ! مسلمانوں کے خدا کے گھر میں کچھ بھی دولت نہیں ہی ہوگی! اگر ہوتی۔ تو قرض کیوں مانگتا؟ اور ان کو کیوں بہکاتا۔ یہ کہہ کر تمہاری برائی دور کر کے تم کو بہشت میں بھیجونگا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کے نام سے محمد صاحب نے اپنا مطلب نکالا ہے (۶۴)

(۶۵) بخشتا ہے جس کو چاہتا ہے اور عذاب دیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے اور دیا تم کو جو نہ دیا کسی کو (منزل ۲۔ سیپارہ ۶۔ سورۃ پنجم آیت ۱۷-۱۰)

محقق۔ جس طرح شیطان جس کو چاہتا ہے گنہگار بناتا ہے۔ ویسے ہی مسلمانوں کا

---

[1] یا ایھا الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم فآمنوا . انما اللہ الٰہ واحدٌ ٥ [2] حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل لغیر اللہ بہ والمنخنقۃ والموقوذۃ والمتردیۃ والنطیحۃ وما اکل السبع [3] اقرضتم اللہ قرضاً حسناً لاکفرن عنکم سیاٰتکم ولادخلنکم جنات [4] ٥ یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء ٥ . . واٰتکم ما لم یؤت احداً :

دن میں۔ پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے۔ پکارو پروردگار اپنے کو عاجزی سے (منزل ۲ سیپارہ ہشتم۔ سورۂ ہفتم۔ ۵۲-۵۳) [1]

محقق۔ بھلا جو چھ دن میں دنیا کو بنائے۔ عرش میں تخت پہ آرام کرے۔ وہ خدا قادرِ مطلق ہمہ جا موجود بذاتہ کبھی ہو سکتا ہے؟ ان صفات کے نہ ہونے سے وہ خدا کبھی نہیں کہلا سکتا۔ کیا تمہارا خدا بہرہ ہے جو پکارنے سے سنتا ہے؟ یہ سب باتیں خدا کی طرف سے نہیں ہیں۔ اسی سے قرآن خدا کا بنایا نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ چھ دن میں جہان بنایا اور ساتویں دن عرش پر آرام فرمایا۔ تو تھک بھی گیا ہوگا۔ اور اب تک سوتا ہے یا جاگتا ہے؟ اگر جاگتا ہے تو اب کچھ کرتا ہے یا نکما سیر سپاٹا اور عیش کرتا پھرتا ہے؟ (۷۰)

(۷۱) مت فساد کرو زمین پر (منزل ۲۔ سیپارہ ہشتم۔ سورۂ ہفتم آیت ۵۴) [2]

محقق۔ یہ بات تو اچھی ہے لیکن اس کے برخلاف دوسرے مقاموں پر جہاد کرنا اور کافروں کو قتل کرنا بھی لکھا ہے اب کہو اجتماع ضدین نہیں ہے؟ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب محمد صاحب مغلوب ہوئے ہونگے۔ تب انہوں نے یہ تدبیر نکالی ہوگی اور جب غالب ہوئے ہونگے۔ تب جھگڑا مچایا ہوگا۔ اسلئے اجتماع ضدین کیوجہ سے دونو باتیں درست نہیں ہیں (۷۱)

(۷۲) پس ڈالدیا عصا اپنا۔ ناگہاں اور وہ اژدہا ظاہر ہوا (م ۲۔ پ ۹۔ سورۃ ۷۔ آیت ۱۰۴) [3]

محقق۔ اس کے لکھنے سے واضح ہوتا ہے کہ ایسی جھوٹی باتوں کو خدا اور محمد صاحب بھی مانتے تھے۔ اگر ایسا ہے تو یہ دونوں عالم نہیں تھے۔ جیسا کہ آنکھ سے دیکھنے اور کان سے سننے کے عمل کے کوئی خلاف نہیں کر سکتا (ویسے ہی عصا کا اژدہا نہیں ہو سکتا) اس لئے یہ شعبدہ بازوں کی باتیں ہیں (۷۲)

(۷۳) پھر بھیجا ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈے چچڑے مینڈک اور لہو پس ان سے ہم نے بدلہ لیا اور ان کو ڈبو دیا دریا میں اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار اتار دیا تحقیق وہ دین جھوٹا ہے کہ جس میں وے ہیں اور ان کا کام بھی جھوٹا ہے (م ۲۔ پ ۹۔ سورۃ ۷ آیت ۱۱۹-۱۲۲-۱۲۴-۱۲۵)

---

[1] انّ ربّکم اللہ الذی خلق السمٰوٰت والارض فی ستّۃ ایام ثم استوٰی علی العرش ○ ادعو ربکم تضرّعًا [2] ولا تفسدوا فی الارض [3] فالقیٰ عصاہ فاذا ھی ثعبانٌ مبین ○ [4] فارسلنا علیھم الطوفان والجراد والقمّل والضفادع والدم فانتقمنا منھم فاغرقنٰھم فی الیمّ ۔ وجاوزنا ببنی اسرائیل البحر۔ ان ھٰؤلاء متبّرٌ ما ھم فیہ وبٰطلٌ ما کانوا یعملون ○

فرشتوں کے کہ آدم کو سجدہ کرو۔ پس اُنہوں نے سجدہ کیا۔ مگر ابلیس نہ تھا سجدہ کرنے والوں میں کہا جب میں نے تجھے حکم دیا۔ پھر کس نے روکا۔ کہ تُو نے سجدہ نہ کیا۔ بولا میں اس سے بہتر ہوں تُو نے مجھ کو آگ سے۔ اور اس کو مٹی سے پیدا کیا۔ کہا بس اُتر یہاں سے پس نہیں لائق واسطے تیرے کہ تکبّر کرے تُو یہاں (پس نکل) تُو باتحقیق ذلیلوں سے ہے۔ کہا مہلت دے مجھ کو۔ اس دن تک کہ لوگ اُٹھائے جائیں قبروں سے۔ کہا تحقیق تُو ہُوا مہلت پانے والوں میں سے۔ بولا سبب اس کے کہ تُو نے مجھ کو گمراہ کیا ہے۔ البتہ بیٹھونگا میں واسطے ان کے تیرے سیدھے راہ پر اور اکثر تو اُن کو شکر کرنے والا نہ پائیگا۔ کہا نکل یہاں سے بُرے حال سے یقیناً جو کوئی پیروی کریگا تیری ان میں سے بھروں گا میں دوزخ کو تم سب سے (منزل دوم۔ سیپارہ ہشتم۔ سورۃ ہفتم۔ آیت ۹۔ ۱۵) [1]

محقق۔ غور سے خدا اور شیطان کے جھگڑے کو سُنئے! ایک فرشتہ جیسا چپڑاسی ہوتا ہے وہ بھی خدا سے نہ دبا اور خدا اُسکی رُوح کو بھی پاک نہ کرسکا۔ پھر ایسے باغی کو جو سب کو گنہگار بناکر غدر کرنے والا ہے۔ خدا نے چھوڑ دیا۔ خدا کی یہ سخت غلطی ہے۔ شیطان تو سب کو بہکانے والا اور خدا شیطان کو بہکانے والا ہونے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شیطان کا بھی شیطان خدا ہے کیونکہ شیطان منہ پر کہتا ہے۔ کہ تُو نے مجھے گمراہ کیا۔ اس سے خدا میں پاکیزگی بھی نہیں پائی جاتی اور سب برائیوں کا موجد و باعث خدا ہُوا۔ ایسا خدا مسلمانوں کا ہی ہو سکتا ہے دُوسرے شریف عالموں کا نہیں اور مسلمانوں کا خدا فرشتوں سے انسان کی مانند گفتگو کرنے سے مجسم محدود العقل بے انصاف ثابت ہوتا ہے اسی لئے عالم لوگ مذہب اسلام کو پسند نہیں کرتے (۶۹)

(۰۷) تحقیق پروردگار تمہارا اللہ ہے۔ جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا۔ چھ

---

[1] وَلَقَدْ خلقناکُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰکم ثُمَّ قُلْنا للملٰئکۃِ اسجدو الادم فسجدُو و الّا ابلیس ہ ولم یکن مِن السجدین ہ قَال مَا منعک الّا تسجد اذا مَرتَکَ قالَ اِنّ خیرٌ منہ ج خلقتنی من نارٍ و خلقتہ من طین ہ قال فاھبط منھا فما یکون لک ان تتکبر فیھا . . قال انظرنی الیٰ یومِ یبعثون ہ قالَ انّک من المنتظرین ہ قالَ فبما اغویتنی لاقعدن لھم صراطک المستقیم . . ولا تجعل اکثرھم شٰکرین ہ قال اخرج منھا مذءومًا مدحورًا ہ لمن تبعک منھم لاملئن جھنم منکم اجمعین ہ

اندار کہلائیں۔ساتھ ہی اللہ کا ڈر بتلاتے ہیں۔ ڈاکہ مارتے جاتے ہیں۔پھر یہ کہتے
رم نہیں آتی۔کہ ہمارا مذہب اچھا ہے۔اس سے بڑھ کر اور کیا بری بات ہوسکتی ہے؟
عصب کو چھوڑ کر سچے ویدک دھرم کو مسلمان قبول نہیں کرتے (۷۶)

(۷۷) اور کاٹے جڑ کافروں کی ۔ میں مدد دونگا تم کو ہزار فرشتوں کے تیجے
سے آنیوالے ۔البتہ میں کافروں کے دلوں میں رعب ڈالونگا پس مارو اوپر گردنوں کے
اور کاٹو ان کی ہر پوری (منزل ۲ ۔سیپارہ ۹ ۔سورۃ ہشتم ۔آیت ۷-۹-۱۲) آلہ

نقد ۔ واہ جی واہ! خدا اور پیغمبر خوب رحمدل ہیں۔جو لوگ مذہب اسلام سے نہیں
کافروں کی جڑ کاٹنے ان کی گردن مارنے اور ان کے جوڑوں کو کاٹنے کا خدا حکم دیتا ہے
کام میں ان کا ممد اور معاون بنتا ہے کیا یہ خدا راون سے کچھ کم ہے ۔یہ سب لیلا قرآن کے
مصنف کی ہے۔خدا کی نہیں اگر خدا کی ہو تو ایسا خدا ہم سے دور رہے اور ہم اس سے دور رہیں۔(۷۷)

(۷۸) اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو پکارنا قبول کرو اللہ اور رسول کا جس وقت بلاوے تم کو
اے لوگو! ایمان لائے ہو تم مت خیانت کرو اللہ کی اور رسول کی اور مت خیانت کرو آپس کی امانتوں
اور مکر کرتا تھا اللہ اور اللہ سب سے اعلیٰ مکر کرنیوالوں میں ہے۔ (منزل ۲ سیپارہ ۹ سورۃ ۸ آیت ۱۹-۲۳-۲۶-۲۹)

نقد ۔کیا اللہ مسلمانوں کا طرفدار ہے؟ اگر ایسا ہے تو ادھرم کرتا ہے۔خدا تو ساری مخلوق
کا مالک ہے کیا خدا پکارے بغیر نہیں سن سکتا؟ بہرہ ہے۔اس کے ساتھ رسول کو شریک کرنا
بہت برا ہے۔اللہ کا کونسا خزانہ بھرا ہے جو چرایا جا سکے؟ کیا رسول کی اور اپنی امانت
خیانت چھوڑ کر اور سب کی خیانت کیا کریں؟ اس قسم کی تعلیم بے علم اور ادھرمیوں
کی ہوسکتی ہے ۔بھلا اگر خدا مکر کرتا ہے اور مکاروں کا ساتھی ہے۔تو پھر وہ خدا مکار
اور ادھرمی کیوں نہیں؟ اس سے یہ قرآن خدا کا بنایا ہوا نہیں ہے

ویقطع دابر الکٰفرین ○ انی ممدکم بالف من الملٰئکۃ مردفین ○
سالقی فی قلوب الذین کفروا الرعب فاضربوا فوق الاعناق واضربوا منھم
کل بنان ○ وان اللہ مع المومنین ○ یاایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للہ
وللرسول ۔ یاایھا الذین اٰمنوا لاتخونوا اللہ والرسول ولاتخونوا اٰمنٰتکم
۔ ویمکر اللہ ○ واللہ خیر المٰکرین ○

محقق۔ دیکھئے جیسے کہ کوئی پاکھنڈی کسی کو ڈراتے۔ کہ ہم تجھ پر سانپوں کو مارنے کے واسطے چھوڑیں گے۔ ویسے ہی یہ بات ہے بھلا جو ایسا متعصب ہے کہ ایک قوم کو غرق کردے اور دوسری کو پار اتار دے وہ خدا ادھرمی کیوں نہیں؟ جو دوسرے مذہبوں کو کہ جن کے ہزاروں کروڑوں آدمی معتقد ہوں جھوٹا بتلادے اور اپنے کو سچا ظاہر کرے۔ اس سے بڑھ کر جھوٹا مذہب اور کونسا ہوسکتا ہے؟ کیونکہ کسی مذہب میں سب آدمی برے اور بھلے نہیں ہوسکتے۔ یک طرفہ ڈگری دینا سخت جاہلوں کا ہی مذہب ہے کیا توریت زبور کا دین جو کہ ان کا تھا جھوٹا ہوگیا؟ یا ان کا کوئی اور مذہب تھا کہ جس کو جھوٹا کہا اور اگر وہ مذہب کوئی اور تھا۔ تو کونسا تھا؟ بتلاؤ اگر اس کا نام قرآن میں (موجود) ہو۔ (۷۳)

(۷۴) پس البتہ دیکھیگا تو مجھ کو پس جب تجلّی کی اس کے پروردگار نے پہاڑ کی طرف کیا ریزہ ریزہ اس کو اور گر پڑا موسیٰ بے ہوش (منزل ۲۔ پارہ ۹۔ سورۃ ۷۔ آیت ۱۲۹)[1]

محقق۔ جو دیکھنے میں آتا ہے وہ محیط کل نہیں ہوسکتا اور اگر ایسے معجزے کرتا پھرتا تھا۔ تو خدا اسوقت ایسے معجزے کسی کو کیوں نہیں دکھلاتا۔ بالکل جھوٹ ہونے سے یہ بات قابل تسلیم نہیں (۷۴)

(۷۵) اور یاد کرو پروردگار اپنے کو دل میں عاجزی اور ڈر سے اور کم آواز سے صبح اور شام کو (منزل دوم۔ سیپارہ نہم۔ سورۃ ہفتم۔ آیت ۱۸۹)[2]

محقق۔ کہیں تو قرآن میں لکھا ہے۔ کہ اونچی آواز سے اپنے پروردگار کو پکارو۔ اور کہیں لکھا ہے کہ دھیمی آواز سے خدا کی یاد کرو۔ اب کہئے کونسی بات سچی اور کونسی جھوٹی ہے ایک دوسرے کے متضاد باتیں پاگلوں کی بکواس کی مانند ہوتی ہیں۔ اگر کوئی بات سہواً خلاف نکل جائے۔ تو چنداں مضائقہ نہیں (۷۵)

سورۃ انفال۔ (۷۶) سوال کرتے ہیں تجھ سے بابت لوٹے ہوئے مال کے تو کہہ مال لوٹ کا اللہ کا ہے اور رسول کا اور ڈرو اللہ سے (م ۲۔ پارہ ۹۔ سورۃ ۸۔ آیت ۱)[3]

محقق تعجب ہے کہ جو لوٹ مچائیں۔ ڈاکو کے کام کریں کرائیں۔ وہ خدا پیغمبر اور

---

[1] سورۃ ف ترانی ○ فلما تجلی ربه للجبل جعله دكا وخر موسیٰ صعقا ○ [2] واذكر ربك في نفسك تضرعا وخيفة ودون الجهر من القول بالغدو والاصال [3] يسئلونك عن الانفال ○ قل الانفال لله والرسول ج فاتقوا الله ۔

ہیں۔ کہ خدا رحیم اور عادل ہے ایسی باتوں سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے خدا سے انصاف اور رحم وغیرہ نیک اوصاف دور بھاگتے ہیں۔ (۸۰)

(۸۱) اے نبی! کفایت ہے تجھ کو اللہ اور انکو جنہوں نے پیروی کی تیری مسلمانوں میں سے اے نبی! رغبت دے مسلمانوں کو اوپر لڑائی کے۔ اگر ہوویں۔ تم میں سے بیس صبر کرنے والے غالب آویں دو سو پر۔ پس کھاؤ اس چیز سے کہ غنیمت کیا ہے تم نے حلال پاکیزہ اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے (منزل ۲ پارہ ۱۰ سورۃ ۸ آئت ۶۲ تا ۶۵۔ ۶۷)

محقق۔ بھلا یہ کون سے انصاف۔ علمیت اور دھرم کی بات ہے۔ جو اپنی پیروی کرے۔ اور خواہ بے انصاف ہی کیوں نہ ہو۔ اس کی طرف داری کریں۔ اور فائدہ پہنچاویں؟ اور جو رعایا کے امن میں خلل انداز ہو کر جنگ کرے کرادے۔ اور لوٹ کے مال کو حلال بتادے۔ اسے بخشندہ اور مہربان ناموں سے موسوم کیا جائے۔ یہ تعلیم خدا کی تو کیا بلکہ کسی شریف آدمی کی بھی نہیں ہوسکتی۔ ایسی ایسی باتوں سے قرآن خدا کا کلام ہرگز نہیں ہوسکتا (۸۱)

سورۃ توبہ۔ (۸۲) ہمیشہ رہیں گے بیچ اس کے تحقیق اللہ نزدیک اس کے ہے ثواب بڑا۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو اپنے باپوں کو اور بھائیوں اپنے کو دوست کو جو دوست رکھیں کفر کو اوپر ایمان کے ... پھر اتاری اللہ نے تسکین اپنی۔ اوپر رسول اپنے کے اور اوپر مسلمانوں کے اور اتارے لشکر نہیں دیکھا تم نے ان کو۔ اور عذاب کیا۔ ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے اور یہی ہے سزا کافروں کی۔ پھر رحمت کریگا اللہ اس کے بعد جس پر چاہے اور لڑائی کرو۔ اُن لوگوں سے کہ جو ایمان نہیں لاتے۔ (منزل دوم۔ پارہ دہم۔ سورۃ التوبہ آئت ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷) +

لہ وعل قولهم ما استطعتم .. يا ايها النبي حرض المومنين ان يكن منكم عشرون صابرون يغلبو مائتين يا ايها النبي حسبك الله ومن اتبعك من المومنين ٥ فكلوا

تمخالدين فيها ابدًا ان الله عنده اجر عظيم يا ايها الذين آمنوا لاتتخذوا آباءكم و اخوانكم اولياء ان استحبوا الكفر على الايمان ثم انزل الله سكينته على رسوله وعلى المومنين وانزل جنودًا لم تروها وعذب الذين كفروا وذلك جزاء الكفرين ٥ ثم يتوب الله من بعد ذلك على من يشاء .. .. وقاتلوا الذين لا يومنون ٥

ہے۔کسی مکار فریبی کا بنایا ہوا ہوگا۔ نہیں تو ایسی فضول باتیں کیوں لکھی ہوتیں۔ (۷۸)

(۷۹) اور لڑو اُن سے یہاں تک نہ رہے فتنہ یعنی غلبہ کفار کا اور ہووے دین تمام واسطے اللہ کے اور جانو تم یہ کہ جو کچھ لُوٹ میں لاؤ کسی چیز سے پس واسطے اللہ کے ہے۔ پانچواں حصہ اس کا اور واسطے رسول کے (م ۲۔ پ ۹۔ سورہ الانفال یعنی ہشتم آیت ۳۸۔۴۰)[1]

محقق۔ ایسی بے انصافی سے لڑنے لڑانے والا مسلمانوں کے خدا کے سوائے امن میں مخل دوسرا کون ہوگا؟ اب دیکھیئے یہ کیسا مذہب ہے؟ کیا اللہ اور رسول کے نام پر سب جہان کو لوٹنا لٹوانا غارت گروں کا کام نہیں ہے اور کیا خدا بھی لٹیرا ہے۔کہ لوٹ کے مال کا حصہ دار بنیگا؟ ایسے غارت گروں کے طرفدار بننے سے خدا اپنی خدائی میں بٹہ لگاتا ہے۔بڑے تعجب کی بات ہے۔کہ ایسی کتاب ایسا خدا اور ایسا پیغمبر جہان میں ایسے جنگ و جدال کرانے اور امن عامہ میں خلل ڈال کر لوگوں کو تکلیف دینے کے لئے کہاں سے آ گئے؟ ایسے مذہب دُنیا میں جاری نہ ہوتے۔تو ساری دنیا خوش و خرم رہتی (۷۹)

(۸۰) اور کاش کہ دیکھے تو جس وقت کہ قبض کرتے ہیں یعنی روحیں ان لوگوں کی کہ کافر ہوئے فرشتے مارتے ہیں ان کے مُنہ پر اور پیٹھوں پر اور کہتے ہیں چکھو تم عذاب جلنے کا۔پس ہلاک کیا ہم نے ان کو ساتھ ان کے گناہوں کے اور ڈبا دیا ہم نے قوم فرعون کو اور تیاری کرو واسطے ان کے جو کچھ تم کر سکو (م ۲۔ پ ۱۰۔ سورۃ ۸۔آیت ۴۸۔ ۵۲۔ ۵۸)

محقق۔کیوں جی! آج کل تو روس نے روم وغیرہ کی اور انگلینڈ نے مصر کی خوب دُرگت بنائی ہے اب فرشتے کہاں سو گئے؟ پہلے خدا اپنے بندوں کے دشمنوں کو مارتا ڈبوتا تھا۔اگر یہ بات سچی ہو۔تو آج کل بھی ایسا کرے۔چونکہ ایسا نہیں کرتا۔اسلئے یہ بات ماننے لائق نہیں۔ دیکھیئے! یہ کیسا بُرا حکم ہے۔کہ جو حتی الوسع غیر مذہب والوں کیلیئے تکلیف دہ کام کیا کرو۔ایسا حکم عالم و دیندار رحیم کا نہیں ہو سکتا۔پھر لکھتے

[1] وقاتلوھم لاتکون فتنۃ ویکون الدین کلہٗ للہ ٥ واعلموا انما غنمتم من شیءٍ فان للہ خمسہٗ وللرسول [2] ولو تری اذ یتوفی الذین کفروا الملئکۃ یضربون وجوھھم وادبارھم ٥ وذوقوا عذاب الحریق ٥ ۔۔ فاھلکنٰھم بذنوبھم واغرقنا اٰل فرعون ٥

ہیں۔ آدمی تو باہم ٹھٹھا کیا ہی کرتے ہیں۔ لیکن خدا کو کسی سے ٹھٹھا کرنا واجب نہیں ہے
یہ قرآن کیا ہے۔ بڑا کھیل ہے۔ (۸۴)

(۸۵) لیکن رسول اور جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اس کے جہاد کیا انہوں نے ساتھ
مالوں اپنے کے اور جانوں اپنے کے اور واسطے انہیں کے ہیں بھلائیاں[1] اور مہر رکھی اللہ
نے دلوں پر اُنکے۔ پس وہ نہیں جانتے (م ۲ پارہ ۱۰ سورۃ ۹ آیت ۸۸ ۸۴ - ۸۹)

محقق۔ اب دیکھئے خود غرضی کی بات کہ وہ ہی اچھے ہیں۔ کہ جو محمد صاحب پر ایمان لائے
اور جو نہیں لائے وہ بُرے ہیں۔ کیا یہ بات تعصب اور بےعلمی سے بھری ہوئی نہیں ہے؟
جب خدا نے مہر ہی لگا دی تو ان کا قصور گناہ کرنے میں کوئی بھی نہیں۔ بلکہ خدا ہی کا قصور
ہے۔ کیونکہ ان بیچاروں کو بھلائی کرنے سے دلوں پر مُہر لگا کے روک دیا یہ کیتنی بھی بےانصافی ہے۔

(۸۶) لے انکے مال میں سے خیرات کہ پاک کرے تو اُن کو (یعنی ظاہر میں) اور پاکیزہ کرے
تو اُن کو ساتھ اسکے (یعنی باطن میں) تحقیق اللہ نے مول لی ہیں مسلمانوں سے جانیں ان کی
اور مال اس قیمت پر کہ اُن کیلئے بہشت ہے۔ لڑینگے۔ ہمراہ اللہ کے پس مارینگے اور
مارے جائینگے۔ (منزل دوم پارہ یازدہم۔ سورۃ نہم آیت ۱۰۲[2]، ۱۰)

محقق۔ واہ جی واہ محمد صاحب! آپ نے تو گوکلئے گسائیوں کی برابری کرلی۔ کیونکہ جن
کا مال لینا انہیں کو پاک کرنا گسائیوں کا کام ہے۔ واہ اللہ میاں! آپ نے اچھی سوداگری
جاری کی کہ مسلمانوں کی معرفت غریبوں کی جانیں لینا ہی نفع سمجھ رکھا ہے۔ اور تیموںکو مروانے
اور ظالموں کو بہشت دینے سے مسلمانوں کا خدا بیرحم اور غیر منصف ہوکر اپنی خدائی میں
بٹہ لگا بیٹھا ہے اور عقلمند شریفوں کے نزدیک قابل نفرت ہوگیا ہے۔ (۸۶)

(۸۷) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو لڑو اُن لوگوں سے جو پاس تمہارے ہیں کافروں
میں سے اور چاہیئے پاویں بیچ تمہارے سختی ....کیا نہیں دیکھتے۔ کہ وہ بلاؤں میں ڈالے جاتے

---

[1] ولکن الرّسول والّذین اٰمنوا معہٗ جاھدوا باموالھم وانفسھم واولئک
لھم الخیرات وطبع اللہ علیٰ قلوبھم لا یعلمون ۝

[2] خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا ۔ ان اللہ
اشتریٰ من المؤمنین انفسھم واموالھم بانّ لھم الجنۃ ۝ یقاتلون
فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون ۝

تحقیق۔ بھلا جو بہشت والوں کے نزدیک اللہ رہتا ہے۔ تو محیط کل کیونکر ہو سکتا ہے؟ اگر محیط کل نہیں تو دُنیا کا بنانیوالا اور عادل نہیں ہو سکتا۔ اور لوگوں کو اپنے باپ۔ بھائی اور دوست سے جدا کرانا صرف بے انصافی کی بات ہے۔ ہاں اگر وہ بُری تعلیم دیں تو نہ ماننی چاہیئے لیکن ان کی خدمت ہمیشہ کرنی چاہیئے۔ پہلے خدا مسلمانوں پر مہربان تھا۔ اور اُن کی مدد کیلئے لشکر اُتارتا تھا۔ اگر یہ بات سچ ہوتی۔ تو اب ایسا کیوں نہیں کرتا۔ اور اگر پہلے کافروں کو سزا دیتا تھا۔ اور پھر ان پر رحمت کرتا تھا۔ تو اب کہاں گیا ہے؟ کیا خدا لڑائی کے بغیر ایمان قائم نہیں کر سکتا؟ ایسے خدا کو ہماری طرف سے ہمیشہ تلانجلی ہے۔ خدا کیا ہے ایک تماشہ گر ہے؟ (۸۲)*

(۸۳) اور ہم منتظر ہیں واسطے تمہارے یہ کہ پہنچاوے تم کو اللہ عذاب اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھوں سے (منزل دوم سیپارہ ۱۰۔ سورۃ ۹۔ آئت ۴۹)[1]

تحقیق۔ کیا مسلمان ہی خدا کی پولیس بن گئے ہیں۔ کہ وہ اپنے ہاتھ سے یا مسلمانوں کے ہاتھ سے غیر مذہب والوں کو گرفتار کرتا ہے۔ کیا دُوسرے کروڑوں آدمی خدا کو ناپسند ہیں؟ اور مسلمانوں کے گنہگار بھی پسند ہیں؟ اگر ایسا حال ہے۔ تو اندھیر نگری چوپٹ راجہ کی مثال ثابت آئیگی۔ تعجب ہے کہ عقلمند مسلمان بھی اس بے بُنیاد اور غلط مذہب کے قائل ہیں (۸۳)

(۸۴) وعدہ کیا ہے اللہ نے ایمان والوں سے اور ایمان والیوں سے بہشتوں کا۔ چلتی ہیں نیچے انکے سے نہریں۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور گھر ہے انکا پاکیزہ بیچ بہشتوں عدن کے اور اللہ کی رضامندی سب سے بڑی ہے یہی ہے مراد ملنی بڑی۔ پس ٹھٹھا کرتے ہیں اُن پر وہ ٹھٹھا کرتا ہے اللہ اُن سے (منزل دوم پارہ ۱۰ سورۃ ۹ التوبہ آئت ۶۹-۷۵)[2]

تحقیق۔ یہ خدا کے نام سے مرد و زن کو اپنے مطلب کیلئے لالچ دینا ہے کیونکہ اگر ایسا لالچ نہ دیتے تو کوئی محمد صاحب کے دام میں نہ پھنستا۔ ایسے ہی اور مذہب والے بھی کہا کرتے

---

[1] وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ

[2] وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ؕ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۵

سورۃ ہود۔ (۹۰) آزمائے تم کو کون تم میں سے بہتر ہے عمل میں اور کہے تو بیشک
اُٹھائے جاؤ گے پیچھے موت کے (منزل ۳ پارہ دوازدہم۔ سورۃ ۱۱۔ آئت ۷)
محقق۔ جب خدا اعمالوں کی آزمائش کرتا ہے۔ تو وہ ہمہ دان نہیں ہے۔ اور اگر وہ
موت کے بعد اُٹھاتا ہے۔ تو وہ دورہ سپرد کرتا ہے۔ اور خدا کا مُردوں کو زندہ کرنا اس
کے قاعدہ کے خلاف ہے۔ اپنا قاعدہ بدلنے سے کیا وہ اپنے آپ کو بٹہ لگا سکتا ہے؟ (۹۰)
(۹۱) اور کہا اے زمین نگل جا پانی اپنا اور اے آسمان بس کر اور پانی خشک ہوگیا۔ اور اے
قوم! یہ ہے۔ اونٹنی اللہ کے واسطے تمہارے نشانی پس چھوڑ دو اس کو کہ کھاتی پھرے بیچ زمین
کے اللہ کی (منزل سوم پارہ دوازدہم۔ سورۃ یازدہم۔ آئت ۴۴۔ ۶۳)
محقق۔ کیا طفولیت کی بات ہے! زمین اور آسمان کبھی بات سن سکتے ہیں؟ واہ جی واہ
خدا کی اگر اونٹنی ہے تو اونٹ بھی ہوگا۔ پھر ہاتھی گھوڑے گدھے وغیرہ بھی ہوں گے؟ اور خدا کا
اونٹنی سے کھیت کھلانا کیا اچھی بات ہے؟ کیا اونٹنی پر چڑھتا بھی ہے؟ اگر ایسی باتیں
ہیں۔ تو نوابی کی گھسڑ پسڑ خدا کے گھر میں بھی ہے۔ (۹۱)
(۹۲) اور ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے جب تک کہ رہیں زمین اور آسمان اور جو لوگ
کہ نیک بخت کئے گئے ہیں۔ پس بیچ بہشت کے ہیں۔ ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے جب
تک رہیں آسمان اور زمین (منزل ۳ پارہ ۱۲۔ سورۃ ۱۱۔ آئت ۹۔ ۱۰۷)
محقق۔ جب دوزخ اور بہشت میں قیامت کے بعد لوگ جائیں گے۔ تو آسمان اور
زمین کس لئے قائم رہیں گے؟ اور جب دوزخ اور بہشت کے قیام کی میعاد آسمان
اور زمین کے قیام تک ہوئی۔ تو بہشت اور دوزخ میں ہمیشہ تک رہیں گے یہ بات
جھوٹی ہوگئی۔ ایسی باتیں تو جاہلوں کی ہوتی ہیں۔ خدا اور عالموں کی نہیں (۹۲)
سورۃ یوسف۔ (۹۳) جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا کہ اے میرے باپ!

لہ لیبلوکم ایکم احسن عملا ولئن قلت انکم مبعوثون من بعد الموت ۲
وقیل یارض ابلعی ماءک ویاسماء اقلعی وغیض الماء ویقوم ھذہ ناقۃ
اللہ لکم ایۃ فذروھا تاکل فی ارض اللہ ۳ خلدین فیھا ما دامت السموت
والارض واما الذین سعدوا ففی الجنۃ خلدین فیھا ما دامت السموت
والارض ۵

ہیں۔ بیچ ہر برس کے ایک بار یا دو بار۔ پھر نہیں توبہ کرتے اور نہ وہ نصیحت پکڑتے ہیں۔ (منزل دوم۔ پارہ یازدہم۔ سورۃ نہم آیت ۱۲۱-۱۲۲) +

محقق۔ دیکھئے محسن کشی کی تعلیم خدا مسلمانوں کو سکھلاتا ہے کہ پڑوسیوں اور غلاموں سے لڑائی کرو اور موقعہ پاکر لڑو یا قتل کرو۔ ایسی باتیں مُسلمانوں سے بہت پھیلی ہیں۔ گویا اسی قرآن کی تحریر سے اب تو مُسلمان سمجھ کر ان بُرائیوں کو چھوڑ دیں۔ تو بہت اچھا ہے۔ (۸۷)

سورۃ یونس۔ (۸۸) تحقیق پروردگار تمہارا اللہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمینوں کو بیچ چھ دن کے اور پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے۔ تدبیر کرتا ہے کام کی (منزل سوم پارہ یازدہم۔ سورۃ دہم آیت ۳) +

محقق۔ آسمان یعنی آکاش ایک اور غیر مرکب یعنی ازلی شے ہے۔ اس کی پیدائش لکھنے سے تحقیق ہوا کہ مصنف قرآن علم طبیعات کو بھی نہیں جانتا تھا کہ خدا کو دُنیا چھ دن تک بنانی پڑتی ہے؟ قرآن میں جب لکھا ہے کہ ہو جاؤ اور اتنا کہنے سے دُنیا ہو گئی۔ تو پھر چھ دن لکھنا غلط ہے۔ اگر وہ محیط کل ہوتا تو آسمان پر کیوں قرار پکڑتا؟ اور جب کام کی تدبیر کرتا ہے تو گویا خدا تمہارا مثل انسان کے ہے۔ کیونکہ اگر ہمہ دان ہوتا تو بیٹھا بیٹھا کیوں سوچتا؟ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کو نہ جاننے والے بے علم لوگوں نے یہ کتاب بنائی ہوگی (۸۸)

(۸۹) اور ہدایت اور رحمت واسطے مُسلمانوں کے (منزل ۳۔ پارہ ۱۱۔ آیت ۵۵)

محقق۔ کیا خدا مسلمانوں کا ہی ہے دُوسروں کا نہیں؟ کیا وہ طرفدار ہے کہ مُسلمانوں ہی پر رحم کرتا ہے۔ اور دُوسروں پر نہیں۔ اگر مسلمانوں سے مراد ایمان دار ہیں۔ تو اُن کے لئے ہدایت کی ضرورت ہی نہیں۔ اگر مسلمانوں کے سوائے دوسروں کو ہدایت نہیں کرتا۔ تو خدا کا علم بے فائدہ ہے (۸۹)

---

[1] یا ایھا الذین اٰمنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار و لیجدوا فیکم غلظۃ

[2] اولا یرون انھم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین ثم لا یتوبون ولا ھم یذکرون

[3] ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش یدبر الامر

[4] وھدی ورحمۃ للمومنین ط

پہنچانا ہے۔ اور اوپر ہمارے حساب لینا (منزل ۳۔ پارہ ۱۳۔ سورۃ ۱۳۔ آیت ۳۴۔۴۳ بقیہ ۴۰)

محقق۔ قرآن کسطرف سے اتارا؟ کیا خدا اوپر رہتا ہے؟ اگر یہ بات راست ہے۔ تو وہ محدود المکان ہونے سے خدا ہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا محیط کل ہے پیغام پہنچانا ہرکارہ کا کام ہے اور ہرکارہ کی ضرورت اسکو ہوتی ہے۔ جو مثل انسان محدود المکان ہو۔ اور حساب لینا دینا بھی انسان کا کام ہے۔ خدا کا نہیں۔ کیونکہ وہ ہمہ دان ہے۔ یہ تحقیق ہوتا ہے۔ قرآن کسی محدود العقل آدمی کا بنایا ہوا ہے۔ (۹۶)

سورۃ ابراہیم۔ (۹۷) اور کیا سورج اور چاند کو ہمیشہ پھرنیوالے تحقیق انسان البتہ ظلم کرنیوالا ہے۔ اور کفر کرنیوالا (منزل ۳۔ پارہ ۱۳۔ سورۃ چہاردہم۔ آیت ۳۲۔۳۶ تک)

محقق۔ کیا چاند اور سورج ہمیشہ گھومتے ہیں۔ اور زمین نہیں گھومتی؟ اگر زمین نہ گھومے تو دن اور رات کئی برسوں کا ہو۔ اگر انسان سچ مچ ظلم اور کفر کرنیوالا ہے تو قرآن کے ذریعہ ہدایت دینا فضول ہے کیونکہ جنکی فطرت گناہ کرنیکی ہے۔ تو وہ ثواب کرنیکی کبھی ہمت نہیں کرینگے دنیا میں نیک و بد دونو قسم کے آدمی موجود ہیں۔ اسلئے ایسی باتیں خدا کی بنائی ہوئی کتاب کی نہیں ہو سکتیں (۹۷)

سورۃ الحجر۔ (۹۸) پس جب درست کیا میں اس کو اور پھونک دی بیچ اس کے روح اپنے سے پس گر پڑو واسطے اسکے سجدہ کرتے ہوئے۔ کہا اے رب میرے بسبب اسکے گمراہ کیا تونے مجھ کو البتہ زینت دونگا میں واسطے ان کے بیچ زمین کے اور گمراہ کرونگا۔ (منزل ۳۔ پارہ ۱۴۔ سورۃ ۱۵۔ آیت ۲۷۔۳۷ لغایت ۴۲)

محقق۔ اگر خدا نے اپنی روح آدم صاحب میں ڈالی تو وہ بھی خدا ہوا۔ اور اگر وہ خدا نہ تھا تو سجدہ کرنے میں اپنا شریک کیوں کیا؟ جب شیطان کو گمراہ کرنیوالا خدا ہی ہے۔ تو وہ شیطان کا بھی شیطان بڑا بھائی استاد کیوں نہیں؟ کیونکہ تم لوگ بہکانیوالے کو شیطان مانتے ہو تو خدا نے شیطان کو بہکایا اور منہ پر شیطان نے کہا میں گمراہ کرونگا پھر اس کو سزا دیکر قید کیوں نہ کیا۔ اور مار کیوں نہ ڈالا؟ (۹۸)

۱؎ وکذلک انزلنہ حکما عربیا ط ولئن اتبعت اھواءھم بعد ما جاءک من العلم فانما علیک البلغ وعلینا الحساب ۲؎ وسخر لکم الشمس والقمر دائبین .. ان الانسان لظلوم کفار ۳؎ فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہ سجدین ہ قال رب بما اغویتنی لازینن لھم فی الارض ولاغوینھم ..

میں نے ایک خواب دیکھا (منزل سوم۔ پارہ دوازدہم۔ سورۃ دوازدہم۔ آئت[1] ۴)
محقق۔ اس سورت میں باپ بیٹے کے درمیان مکالمہ کی صورت میں قصہ کہانی درج ہے۔ اسلئے قرآن خدا کا بنایا ہُوا نہیں ہے۔ کسی شخص نے آدمیوں کی تواریخ لکھدی ہے (۹۴)
سورۃ رعد۔ (۹۴) اللہ ہے وہ کہ جس نے بلند کیا آسمانوں کو بلا ستونوں کے دیکھتے ہو تم اسکو۔ پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے اور مسخر کیا سورج اور چاند کو ... اور وہی ہے جس نے بچھایا زمین کو.... اُتارا ہے اس نے آسمان سے پانی۔ بس بہے نالے ساتھ اندازے اپنے اپنے کے اللہ کشادہ کرتا ہے رزق کو واسطے جسکے چاہے۔ اور تنگ کرتا ہے (منزل ۳ پارہ ۱۳۔ آئت ۲۔۳۔۱۵۔۲۲[2])
محقق۔ مسلمانوں کا خدا علم طبعی کچھ بھی نہیں جانتا اگر جانتا ہوتا تو آسمان کو جس میں کہ وزن نہیں ہے ستون لگانے کا ذکر نہ لکھتا۔ اگر خدا کسی خاص مقام یعنی عرش پر رہتا ہے تو وہ قادر مطلق اور محیط کل نہیں ہو سکتا۔ اور خدا بادلوں کا علم جانتا۔ تو آسمان سے پانی اُتارا اُس کے ساتھ یہ کیوں نہ لکھا۔ کہ زمین سے پانی اس پر چڑھایا۔ اس سے تحقیق ہُوا۔ کہ قرآن کا مصنف بادلوں کے علم کو بھی نہیں جانتا تھا۔ اگر نیک و بد اعمال کے بغیر رنج و راحت دیتا ہے۔ تو وہ طرفدار غیر منصف اور قطعی بے علم ہے۔ (۹۴)
(۹۵) کہہ تحقیق اللہ گمراہ کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے طرف اپنی اُس شخص کو رجوع کرتا ہے (منزل ۳۔ پارہ ۱۳۔ سورۃ ۱۳۔ آئت ۲۳[3])
محقق۔ جب خدا گمراہ کرتا ہے۔ تو خدا اور شیطان میں کیا فرق ہُوا؟ جبکہ شیطان دُوسروں کو گمراہ کرنے سے بُرا کہلاتا ہے۔ تو خدا بھی ویسا ہی کام کرنے سے بُرا یعنی شیطان کیوں نہیں؟ اور بہکانے کے گناہ کے عوض اس کو دوزخ کیوں نہیں ملنا چاہیئے؟ (۹۵)
(۹۶) اسیطرح اُتارا ہے۔ ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں اور اگر پیروی کریگا۔ تو اُنکی خواہشوں کے بعد اس علم پر کہ جو تیرے پاس پہنچا ... بس سوائے اس کے نہیں کہ اُوپر تیرے پیغام

---

[1] واذ قال یوسف لابیہ یابت انی رایت
[2] اللہ الذی رفع السموٰت بغیر عمد ترونہا ثم استوٰی علی العرش وسخر الشمس والقمر ط وھو الذی مد الارض... انزل من السماء ماءً فسالت اودیۃ بقدرھا .. اللہ یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر ہ
[3] قل ان اللہ یضل من یشاء ویھدی الیہ من اناب ہ

محتاج بالغیر کر دیا۔ یہ کتنا بڑا قصور ہے اور پھر کہتے ہیں کہ جس نے جتنا کیا ہے۔ اتنا ہی اُس کو دیا جائیگا۔ کم و بیش نہیں۔ جب اُنہوں نے خود مختاری سے گناہ کئے ہی نہیں؛ بلکہ خدا کے کرانے سے کئے۔ تو اُن کا کیا قصور ہے؟ اُن کو ثمرہ نہ ملنا چاہیئے۔ اس کا ثمرہ تو خدا کو ملنا چاہیئے۔ اور اگر ثمرہ اعمال پُورا دیا جاتا ہے۔ تو بخشش کس بات کی کیجاتی ہے۔ اگر بخشش کی جاتی ہے تو انصاف کہاں رہ سکتا ہے؟ ایسی اندھا دُھند کارروائی خدا کی کبھی ہو سکتی ہے؟ البتہ بے عقل چھوکروں کی ہُوا کرتی ہے (۱۰۱)

سورۃ بنی اسرائیل (۱۰۲) اور کیا ہم نے دوزخ کو واسطے کافروں کے قید خانہ اور ہر آدمی کے لئے لگا دیا ہمنے عمل نامہ اُس کا بیچ گردن اس کی کے اور نکالیں گے ہم واسطے اس کے دن قیامت کے ایک کتاب کہ دیکھے گا اس کو کھلی ہوئی۔ اور بہت ہلاک کئے ہیں ہم نے آدمیوں کے طبقے میں سے پیچھے نوح کے (منزل ۴۔ پارہ ۱۵۔ سورۃ ۱۷۔ آیت ۷۔ ۱۲۔ ۱۶)

محقق۔ اگر کافر وہی ہیں۔ کہ جو قرآن پیغمبر اور قرآن کے کہے ہوئے خدا ساتویں آسمان اور نماز وغیرہ کو نہیں مانتے۔ اور انہیں کے واسطے دوزخ ہے۔ تو یہ بات محض طرفداری کی ہے۔ کیا قرآن ہی کے ماننے والے سب اچھے ہیں۔ اور باقی سب بُرے بھی ہو سکتے ہیں؟ یہ تو لڑکپن کی بات ہے۔ کہ ہر ایک کی گردن میں اعمالنامہ ہے۔ ہم تو کسی ایک کی گردن میں بھی نہیں دیکھتے۔ اگر اس سے مراد اعمال کا بدلہ دینا ہے۔ تو پھر انسانوں کے دلوں۔ آنکھوں وغیرہ پر مُہر لگانا اور گناہوں کا معاف کرانا۔ کیا کھیل کی باتیں ہیں۔ قیامت کی رات کو خدا کتاب نکالیگا۔ تو آج کل وہ کتاب کہاں ہے؟ کیا دکانداروں کے روزنامچہ کی مانند (خدا) لکھتا رہتا ہے؟ یہاں پر یہ غور کرنا چاہئے کہ اگر پہلا جنم ہی نہیں ہے۔ تو رُوحوں کے اعمال کہاں سے آ گئے۔ اور اعمالنامہ کیونکر بن سکیگا؟ اور اگر بغیر اعمال کے لکھا گیا۔ تو خدا نے اُن پر ظلم کیا۔ نیک بد اعمال کے بغیر ان کو رنج و راحت کیوں دیا؟ اگر کہو خدا کی مرضی۔ تو بھی اس نے ظلم کیا۔ بے انصافی اسی کو کہتے ہیں۔ کہ بلا لحاظ نیک و بد اعمال دُکھ سُکھ کا

---

۱ وجعلنا جهنم للكفرين حصيرا ٥ وكل انسان الزمنه طيره في عنقه ونخرج له يوم القيمة كتبا يلقنه منشورا ٥ ولما اهلكنا من القرون من بعد نوح

سورۃ النحل (۹۹) اور تحقیق بھیجے ہیں۔ ہم نے بیچ ہر ایک اُمت کے پیغمبر جب ارادہ کرتے ہیں ہم نہیں ہے قول ہمارا کسی چیز کے واسطے۔ مگر یہ کہ کہتے ہیں ہم اس کو ہو پس ہو جاتی ہے۔ (منزل ۳ پارہ ۱۴۔ سورۃ ۱۶۔ آئت ۳۶-۴۰^له^)

محقق۔ اگر سب قوموں کے لئے پیغمبر بھیجے ہیں۔ تو وہ سب لوگ جو کہ پیغمبر کی راہ پر چلتے ہیں۔ وے کافر کیوں ہیں؟ کیا سوائے تمہارے پیغمبر کے اور کسی پیغمبر کی عزت نہیں؟ یہ بالکل طرفداری کی بات ہے۔ اگر سب ملکوں میں پیغمبر بھیجے۔ تو آریہ ورت میں کون بھیجا؟ اس لئے یہ بات ماننے کے لائق نہیں ہے۔ جب خدا ارادہ کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ اے زمین! ہو جا تو وہ بیجان کیسے سُن سکتی ہے؟ خدا کا (محض) حکم کیونکر دُنیا کو بنا سکتا ہے؟ اور (مسلمان) سوائے خدا کے دُوسری چیز نہیں مانتے۔ تو کس نے سُنا اور کون ہو گیا؟ یہ سب لاعلمی کی باتیں ہیں۔ ایسی باتوں کو انجان لوگ مان لیتے ہیں (۹۹)

(۱۰۰) اور مقرر کرتے ہیں واسطے اللہ کے بیٹیاں پاکیزگی ہے۔ اس کو.... اور مقرر کرتے ہیں واسطے اپنے دیکھنا جو کچھ کہ چاہیں۔ قسم ہے اللہ کی تحقیق بھیجے ہم نے پیغمبر (منزل ۳۔ پارہ ۱۴۔ سورۃ ۱۸۔ آئت ۵۳-۵۹^عه^)

محقق۔ اللہ بیٹیوں سے کیا کریگا؟ بیٹیاں تو کسی آدمی کو چاہئیں۔ بیٹے کیوں نہیں مقرر کئے جاتے؟ اور بیٹیاں مقرر کی جاتی ہیں۔ اس کا کیا باعث ہے؟ تبلایئے۔ قسم کھانا جھوٹوں کا کام ہے نہ کہ خدا کا۔ کیونکہ اکثر دُنیا میں ایسا دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ جو جھوٹا ہوتا ہے وہی قسم کھاتا ہے۔ راست گو قسم کیوں کھاویں؟ (۱۰۰)

(۱۰۱) یہ لوگ وے ہیں۔ کہ مُہر رکھی اللہ نے اوپر دلوں اُن کے کے اور کانوں اُنکے کے۔ اور آنکھوں اُنکی کے۔ اور یہ لوگ وہی ہیں بیخبر اور پُورا دیا جائیگا ہر رُوح کو جو کچھ کہ کیا ہے اور وہ ظلم کئے جائینگے؟ (منزل ۳۔ پارہ ۱۴۔ سورۃ ۱۶۔ آئت ۱۰۳-۱۰۶^سه^)

محقق۔ جب خدا ہی نے مُہر لگا دی۔ تو وہ بیچارے بیقصور ہی مارے گئے۔ کیونکہ اُن کو

له ولقد بعثنا فی کل اُمۃ رسولاً ۔ ۔ انما قولنا لشیٔ اذا اردنٰہ ان تقول له کن فیکون ۔ عه ویجعلون اللہ البنات سبحٰنہٗ ولھم یشتھون ٥ تاللہ لقد ارسلنا ۔ ۔ سه اولٰئک الذین طبع اللہ علی قلوبھم وسمعھم وابصارھم اولٰئک ھم الغافلون ٥ توفی کل نفس ما عملت وھم لا یظلمون ٥

آئت ۳۱ے)

محقق۔ واہ جی واہ! کیا قرآن کا بہشت ہے۔ جس میں باغ زیور کپڑے گدیے تکیے آرام کے واسطے ہیں۔ کوئی عقلمند یہاں پر غور کرے تو معلوم ہوگا۔ کہ یہاں سے وہاں یعنی مسلمانوں کے بہشت میں زیادتی کچھ بھی نہیں ہے۔ سوائے بے انصافی کے اور وہ یہ ہے۔ کہ اعمال تو اُن کے محدود ہیں۔ اور ثمرہ اُنکا لامحدود۔ اگر میٹھا ہی روز کھایا جائے۔ تو تھوڑے دن میں زہر کی مانند معلوم ہونے لگتا ہے۔ جب وہ ہمیشہ سُکھ بھوگیں گے تو اُن کیلئے سکھ ہی بشکل دُکھ ہو جائیگا۔ اس لئے مہا کلپ تک مکتی (نجات) سُکھ بھوگ کر دوبارہ جنم پانا ہی سچا مسئلہ ہے۔ (۱۰۴)

(۱۰۵) اور یہ بستیاں کہ ہلاک کیا ہم نے جب ظلم کیا اُنہوں نے اور ہم نے اُن کی ہلاکت کا وعدہ مقرر کیا تھا ... (منزل ۴۔ پارہ ۱۵۔ سورۃ ۱۸۔ آئت ۵۹ے)

محقق۔ بھلا کیا تمام بستی کے رہنے والے گنہگار ہو سکتے ہیں؟ اور پیچھے وعدہ کرنے سے معلوم ہوا کہ خدا ہمہ دان نہیں ہے۔ کیونکہ جب اُن کا ظلم دیکھا۔ تو وعدہ کیا۔ کیا پہلے نہیں جانتا تھا۔ ان باتوں سے بے رحم بھی ثابت ہوا۔ (۱۰۵)

(۱۰۶) اور وہ جو لڑکا تھا۔ تھے ماں باپ اس کے ایمان والے۔ پس ڈرے ہم کہ یہ لڑکا غالب آئے اُن پر سرکشی اور کفر میں۔ یہاں تک کہ جب پہنچا سُورج کے ڈوبنے کی جگہ پر اس نے سُورج کو کیچڑ کے چشمہ میں ڈوبتا ہوا پایا۔ کہا انہوں نے۔ اے ذوالقرنین! تحقیق یاجوج اور ماجوج فساد کرنیوالے ہیں زمین پر (منزل ۴۔ پارہ ۱۶۔ سورۃ ہژدہم۔ آئت ۷۹-۸۴-۹۱ے)

محقق۔ بھلا یہ خدا کی کتنی نادانی ہے۔ اُسے یہ شک ہوا۔ کہ کہیں لڑکوں کے

ے اولئك لهم جنت عدن تجري من تحتهم الانهر يحلون فيها من اساور من ذهب ويلبسون ثيابا خضرا من سندس و استبرق متكئين فيها على الارائك نعم الثواب ط وحسنت مرتفقا ۵ ے وتلك القرى اهلكنهم لما ظلموا وجعلنا لمهلكهم موعدا ۵ ے واما الغلم فكان ابواه مومنين فخشينا ان يرهقهما طغيانا وكفرا ۵ حتى اذا بلغ مغرب الشمس وجدها تغرب في عين حمئة .. قالوا يا ذا القرنين ان ياجوج و ماجوج مفسدون في الارض . . .

کم وبیش دینا۔ اور کیا اس وقت خدا ہی کتاب پڑھیگا۔ یا کوئی سررشتہ سُناویگا؟ اگر خدا ہی نے مدّت کی پڑی ہوئی رُوحوں کو بلا قصور ہلاک کردیا۔ تو وہ ظالم ہوگیا۔ جو ظالم ہے وہ خدا ہی نہیں ہوسکتا۔ (۱۰۲)

(۱۰۳) اور دی ہم نے ثمود کو اونٹنی اور دلیل۔ اور بہکا جس کو بہکا سکے ... جسدن بُلاوینگے ہم سب لوگوں کو ساتھ پیشواؤں اُنکے کے۔ پس جس کو دیا گیا اعمال نامہ اسکا بیچ دہنے ہاتھ اُسکے کے (منزل ۴۔ پارہ ۱۵۔ سورۃ ۱۷۔ آئت ۵۷۔ ۶۲[1]۔ ۶۸)

محقق۔ واہ جی واہ! جتنے حیرت انگیز نشان ہیں ان میں سے ایک اونٹنی بھی خدا کے ہونے کی دلیل کا کام دیتی ہے۔ اگر خدا نے شیطان کو بہکانے کا حکم دیا ہے۔ تو خدا ہی شیطان کا سردار اور سب گناہ کرنیوالا ہؤا۔ ایسے کو خدا کہنا صرف کم سمجھ آدمیوں کی باتیں ہیں۔ اگر قیامت کے انصاف کیلئے پیغمبر اور اُس کے معتقدوں کو خدا بلاویگا۔ تو جب تک قیامت نہ ہوگی۔ تب تک کیا سب دورہ سپرد رہیں؟ چاہیئے تو یہ کہ اُنکو دورہ سپرد کرکے تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ بلکہ فوراً اُن کا انصاف کیا جاوے اور یہی منصف کا اعلیٰ فرض ہے۔ یہ تو پوپاں بائی کا انصاف ہوگیا۔ مثلاً کوئی عادل کہے کہ جب تک پچاس برس تک کے چور اور ساہوکار اکٹھے نہ ہونگے۔ تب تک ان کو سزا جزا نہ دی جائیگی۔ یہ کس قسم کا انصاف ہے۔ کہ ایک شخص تو پچاس برس تک دورہ سپرد ہے۔ اور دوسرے کا آج ہی فیصلہ ہوجائے۔ ایسا انصاف کا طریق نہیں ہوسکتا۔ انصاف کیلئے تو وید اور منوسمرتی دیکھو۔ کہ جن میں لکھا ہے کہ لمحہ بھر بھی توقف نہیں ہوتا۔ اور جیو اپنے اپنے اعمال کے مطابق سزا یا جزا ہمیشہ پاتے رہتے ہیں۔ اور پیغمبروں کو گواہی میں رکھنے سے خدا کی ہمہ دانی میں فرق آجائیگا۔ بھلا ایسی کتاب خدا کی بنائی ہوئی اور ایسی کتاب کا ہدایت کرنے والا خدا کبھی ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ (۱۰۳)

سورۃ کہف۔ (۱۰۴) یہ لوگ واسطے ان کے ہیں باغ ہمیشہ رہنے کے۔ چلتی ہیں نیچے اُن کے نہریں۔ زیور پہنائے جائینگے۔ وہاں کنگن سونے کے۔ اور پہنیں گے کپڑے سبز۔ پتلے اور گاڑھے ریشم کے۔ وہاں تکئے لگا کر تختوں پر بیٹھینگے۔ اچھا ہے ثواب اور اچھی آرام گاہ ہے۔ (منزل چہارم۔ سیپارہ پانزدہم۔ سورۃ ہشتدہم۔

[1] وآتینا ثمود الناقۃ مبصرۃ ... یوم ندعوا کل اناس بامامھم فمن اوتی کتبہ بیمینہ

الگ وجود نہیں ہوسکتے۔ اور یہ ظلم کہ اس کنواری مریم کے ہاں لڑکا ہونا جو کہ کسی سے ہمبستر ہونا نہیں چاہتی تھی۔ لیکن خدا کے حکم سے فرشتے نے اس کو حاملہ کیا۔ یہ خلاف از انصاف ہے۔ یہاں اور بھی شائستگی کے خلاف بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ اُن کو تحریر کرنا مناسب نہیں سمجھا (۱۰۷)

(۱۰۸) کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ بھیجا ہم نے شیطانوں کو اوپر کافروں کے بہکاتے ہیں۔ اُن کو اُبھار کر۔ (منزل ۴۔ سیپارہ ۱۸۔ سورۃ مریم یعنی نوزدہم آئت ۸۳)[۱]

محقق۔ جب خدا ہی شیطانوں کو بہکانے کیلئے بھیجتا ہے۔ تو بہک جانیوالوں کا کچھ قصور نہیں ہوسکتا۔ اور نہ ان کو سزا ہوسکتی ہے۔ اور نہ شیطانوں کو۔ کیونکہ یہ خدا کے حکم سے سب کچھ ہوتا ہے۔ اس کا ثمرہ خدا کو ہونا چاہیئے۔ اگر سچا عادل ہے۔ تو اس کا ثمرہ (یعنی دوزخ) آپ ہی بھوگے۔ اور اگر عدل کو ترک کرکے بے انصافی کرتا ہے۔ تو وہ طرفدار ہوگیا۔ اور طرفدار کو گنہگار کہتے ہیں۔ (۱۰۸)

سورۃ طٰہٰ۔ (۱۰۹) اور تحقیق میں البتہ بخشنے والا ہوں۔ واسطے اس شخص کے کہ توبہ کی اور ایمان لایا۔ اور عمل کئے اچھے۔ پھر ہدایت پائی (منزل ۴۔ پارہ شانزدہم سورۃ بستم۔ آئت ۷۶)[۲]

محقق۔ توبہ سے گناہ بخشے جانے کی بات جو قرآن میں لکھی ہے وہ سب کو گنہگار بنانے والی ہے۔ کیونکہ گنہگاروں کو اس سے گناہ کرنے کا حوصلہ ملتا ہے۔ اس لئے یہ کتاب اور اس کا مصنف گنہگاروں کو گناہ کرنے میں حوصلہ دیتا ہے۔ پس یہ کلام اللہ اور اس میں بیان کردہ خدا سچا خدا نہیں ہوسکتا۔ (۱۰۹)

سورۃ الانبیا۔ (۱۱۰) اور کئے بیچ زمین کے پہاڑ ایسا نہ ہو۔ کہ ہل جائے۔ (منزل ۴۔ پارہ ہفدہم۔ سورۃ ۲۱۔ آئت ۳۱)[۳]

محقق۔ اگر مصنف قرآن زمین کی گردش وغیرہ کو جانتا۔ تو یہ بات کبھی نہ کہتا۔ کہ

---

۱ الم تر انا ارسلنا الشیٰطین علی الکٰفرین تؤزهم ازا ؕ

۲ وانی لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا ثم اهتدی : ۳ وجعلنا فی الارض رواسی ان تمید بهم ط

ماں باپ مجھ سے باغی کر دیئے جائیں ؟ یہ ہرگز خدا کی بات نہیں ہو سکتی۔ اور لاعلمی کی بات دیکھئے کہ اس کتاب کا مصنف سورج کو ایک جھیل میں رات کے وقت ڈوبتا ہوا سمجھتا ہے۔ اور یہ کہ صبح کو پھر نکل آتا ہے۔ سورج تو زمین سے بہت بڑا ہے۔ وہ کسی ندی جھیل یا سمندر میں کیونکر ڈوب سکتا ہے ؟ اس سے یہ ظاہر ہوا کہ قرآن کے مصنف کو جغرافیہ یا علم ہیئت نہیں آتا تھا۔ اگر آتا تو ایسی خلاف از علم باتیں کیوں لکھ دیتا۔ اس کتاب کے معتقد بھی بے علم ہیں۔ اگر صاحب علم ہوتے۔ تو ایسی غلط باتوں سے پُر کتاب کو کیوں مانتے ؟ اور دیکھئے خدا کا انصاف خود ہی زمین بنانے والا بادشاہ اور عادل ہے۔ اور خود ہی یاجوج ماجوج کو زمین پر فساد کرنے دیتا ہے۔ یہ اس کی خدائی کے شایان نہیں۔ ایسی کتاب کو غیر مہذب لوگ ہی مان سکتے ہیں۔ عالم نہیں مانتے۔ (۱۰۶)

سورۂ مریم ۔ (۱۰۷) ذکر کر کتاب میں مریم کا جب الگ ہو بیٹھی لوگوں اپنے سے مکان مشرقی میں۔ پس ڈال لیا۔ ان سے ادھر پردہ۔ پس بھیجا ہم نے طرف اُسکے رُوح اپنی کو۔ پس صورت اختیار کی واسطے اُس کے آدمی تندرست کی۔ کہنے لگی تحقیق میں پناہ مانگتی ہوں ساتھ رحمان کی تجھ سے۔ اگر ہے تُو پرہیزگار۔ کہنے لگا بجز اس کے نہیں کہ میں بھیجا ہوا ہوں۔ پروردگار تیر یکا۔ تاکہ بخش جاؤں تجھ کو لڑکا پاکیزہ کہا کیونکر ہوگا۔ واسطے میرے لڑکا نہیں ہاتھ لگایا مجھ کو کسی آدمی نے اور نہیں میں بدکار۔ پس حاملہ ہوگئی ساتھ اس کے۔ پس جا پڑی ساتھ اس کے مکان دور میں یعنی جنگل میں۔ (منزل چہارم پارہ ۱۶ ۔ سورۃ مریم۔ آیت ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸)

محقق۔ عقلمند غور کریں۔ کہ اگر سب فرشتے۔ خدا کی رُوح ہیں۔ تو وہ خدا سے

نہ وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ مَرْیَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَھْلِھَا مَکَانًا شَرْقِیًّا ہ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِھِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَآ اِلَیْھَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَھَا بَشَرًا سَوِیًّا ہ قَالَتْ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْکَ اِنْ کُنْتَ تَقِیًّا ہ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّکِ لِاَھَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا ہ قَالَتْ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَکُ بَغِیًّا ۔۔ فَحَمَلَتْہُ فَانْتَبَذَتْ بِہٖ مَکَانًا قَصِیًّا ہ

خدا نذر لیتا ہے۔ اور اپنے گھر کا طواف کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور جانوروں کو مروا کر کھلاتا ہے۔ تو یہ خدا مندر والے بھیروں۔ دُرگا کی مانند ہُوا۔ اور سخت بُت پرستی کا باعث یہی ہے۔ بُتوں سے مسجد بڑا بُت ہے۔ اسلئے خدا اور مسلمان بڑے بُت پرست اور پُرانی اور جینی چھوٹے بُت پرست ہیں (۱۱۲)

سورۃ المومنون۔ (۱۱۳) پھر بالتحقیق تم دن قیامت کے اُٹھائے جاؤ گے۔ (منزل چہارم۔ پارہ ہشتدم۔ سورۃ بست دھوم۔ آئت ۱۶)[1]

محقق۔ کیا قیامت تک مُردے قبر میں رہینگے۔ یا کسی اور جگہ؟ اور اگر ان میں رہینگے تو سڑے ہوئے بدبُو دار جسموں میں رہ کر نیک آدمی بھی تکلیف اُٹھائینگے؟ یہ انصاف نہیں بلکہ ظلم ہے۔ اور بدبو اور عفونت پھیلا کر بیماری پیدا کرنے کے موجب ہونے سے خدا اور مسلمان پاپی ہونگے (۱۱۳)

سورۃ نور۔ (۱۱۴) جسدن گواہی دینگی اُن پر اُنکی زبانیں اور ہاتھ اُن کے اور پاؤں اُنکے۔ کہ جن سے وہ عمل کرتے تھے۔ اللہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا مثل اُسکے کہ مسلمانوں کے دل میں یہ ہے مانند اس طاقت کی کہ اس میں ایک چراغ ہو اور وہ چراغ شیشہ میں ہو۔ اور وہ قندیل شیشہ کا گویا ایک تارہ ہے جو چمکتا ہُوا روشن ہوتا ہے۔ ایک درخت کے تیل سے جو کہ متبرک زیتون کا ہے۔ نہ مشرق کی طرف ہے۔ اور نہ مغرب کی طرف ہے۔ نزدیک ہے تیل اس کا کہ روشن ہو جائے اگرچہ نہ لگے اس کو آگ۔ روشنی پر روشنی ہے۔ راہ دکھلاتا ہے۔ اللہ طرف نور اپنے کے جسکو چاہتا ہے۔ (منزل چہارم۔ پارہ ۱۸۔ سورۃ النور بست وچہارم۔ آئت ۲۴ تا ۲۵)[2]

محقق۔ ہاتھ پاؤں وغیرہ بیجان ہونے سے گواہی ہرگز نہیں دے سکتے۔ یہ بات قانون قدرت کے خلاف ہونے سے جھوٹی ہے۔ کیا خدا آگ ہے۔ یا بجلی ہے۔ جیسا کہ

---

[1] ثم انکم یوم القیمۃ تبعثون ۝

[2] یوم تشھد علیھم السنتھم و ایدیھم و ارجلھم بما کانو یعملون اللہ نور السموٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح ط المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ کانھا کوکب دری یوقد من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ یکاد زیتھا یضیٔ ولو لم تمسسہ نار نور علیٰ نور ۝ یھدی اللہ لنورہ من یشاء ۝

پہاڑوں کے رکھنے سے زمین نہیں ہلتی۔ شک ہوا۔ کہ اگر پہاڑ نہ رکھتا۔ تو ہل جاتی۔ پہاڑ رکھنے پر بھی زلزلہ کے وقت کیوں ہل جاتی ہے؟ (۱۱۰)

(۱۱۱) شکھشا دی ہم نے اس عورت کو اور محافظت کی اُس نے شرمگاہ اپنی کی پس پھونک دیا۔ ہم نے بیچ اس کے رُوح اپنی کو (منزل ۴ پارہ ۱۷ سورۃ ۲۱ آئت ۸۸)

محقق۔ ایسی فحش باتیں خدا کی کلام میں۔ خدا کی تو کیا کسی شائستہ آدمی کی بھی نہیں ہو سکتیں۔ جبکہ انسان ایسی باتوں کا لکھنا اچھا نہیں سمجھتے۔ تو خدا کے سامنے کیونکر اچھا ہو سکتا ہے؟ ایسی باتوں سے قرآن بدنام ہو گیا ہے۔ اگر اس میں اچھی اچھی باتیں ہوتیں۔ تو اُسکی بہت تعریف ہوتی جیسی کہ ویدوں کی ہوتی ہے۔ (۱۱۱)

سورۃ الحج (۱۱۲) کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ اللہ کو سجدہ کرتے ہیں۔ وہ لوگ جو رہتے ہیں آسمانوں پر اور زمین میں اور سُورج چاند ستارے پہاڑ۔ درخت اور جانور پہنائے جائینگے۔ وہاں انکو کنگن سونے کے اور موتی اور لباس اُنکا وہاں ریشمی ہوگا۔ اور پاک کھ گھر میرے کو واسطے گرد پھرنیوالوں کے اور کھڑے رہنے والوں کے پھر چاہیئے کر دُور کریں میل اپنی اور پُوری کریں نذریں اپنی اور گرد پھریں گھر قدیم کے اور یاد کریں نام اللہ کے۔ (منزل ۴۔ پارہ ہفدہم۔ سورۃ ۲۲۔ آئت ۱۷۔ ۲۱۔ ۲۴۔ ۲۷۔ ۳۲)

محقق۔ جو غیر ذی رُوح اشیا ہیں وہ خدا کو جان ہی نہیں سکتیں۔ پھر وے اُس کی عبادت کیونکر کر سکتے ہیں؟ اس لئے یہ کتاب کلام ربانی نہیں ہو سکتی۔ البتہ کسی گمراہ کی بنائی ہوئی معلوم دیتی ہے۔ واہ بڑی اچھی بہشت ہے۔ جہاں سونے موتی کے زیورات اور ریشمی لباس پہننے کو ملتے ہیں۔ یہ بہشت تو یہاں کے راجاؤں کے گھر سے بڑھ کر معلوم نہیں ہوتی۔ اور جب خدا کا گھر ہے۔ تو وہ اس گھر میں رہتا بھی ہوگا۔ پھر بت پرستی کیوں نہ ہوئی؟ اور دوسرے بُت پرستوں کی تردید کیوں کرتے ہو۔ جب

ے والتی احصنت فرجها فنفخنا بها من روحنا ے الم تر ان اللّٰه یسجد له من فی السمٰوٰت ومن فی الارض والشمس والقمر والنجوم والجبال والشجر والدواب یحلون فیها من اساور من ذهب ولؤلؤا ولباسهم فیها حریر وطهر بیتی للطائفین والقائمین لیذکروا اسم اللّٰه ثم لیقضوا تفثهم ولیوفوا نذورهم ولیطوفوا بالبیت العتیق ٥

(چراغ وغیرہ سے) اُسے تشبیہہ دی گئی ہے۔ یہ مثال خدا پر صادق نہیں آسکتی۔ ہاں شکل والی چیز پر صادق آسکتی ہے (۱۱۴)

(۱۱۵) اور اللہ نے پیدا کیا ہر جانور کو پانی سے۔ پس بعض ان میں سے وہ ہے۔ کہ چلتا اوپر پیٹ اپنے کے .... اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول اسکے کی کہہ فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اسکے کی۔ اور فرمانبرداری کرو رسول کی شائد تم رحم کئے جاؤ (منزل ۴۔ پارہ ۱۸۔ سورۃ ۲۴۔ آئت ۴۵۔ ۵۱۔ ۵۳۔ ۵۵)[1]

محقق۔ یہ کونسی فلاسفی ہے۔ کہ جن جانوروں کے جسم میں سب عناصر پائے جاتے ہیں ان کی بابت کہنا۔ کہ صرف پانی سے پیدا ہوئے ہیں؟ یہ محض لاعلمی کی بات ہے جب خدا کے ساتھ پیغمبر کی فرمانبرداری کرنی ضروری ہے۔ تو کیا وہ خدا کا شریک ہوا یا نہیں اگر ایسا ہے تو خدا کو کیوں قرآن میں لا شریک لکھا اور کہا جاتا ہے؟ (۱۱۵)

سورۃ الفرقان۔ (۱۱۶) اور جسدن کہ پھٹ جائیگا۔ آسمان بدلی سے اور اُتارے جائینگے فرشتے۔ پس مت کہا مان کافروں کا اور جہاد کر ان کے ساتھ بحکم خدا۔ بڑا جہاد اور بدل ڈالتا ہے۔ اللہ بُرائیوں اُن کی کو بھلائیوں سے اور جو کوئی توبہ کرے اور عمل کرے اچھے۔ پس تحقیق وہ رجوع کرتا ہے۔ طرف اللہ کے (منزل چہارم۔ پارہ نوزدہم۔ سورۃ الفرقان آئت ۲۳۔ ۵۰۔ ۶۸۔ ۶۹)

محقق۔ یہ بات کبھی درست نہیں ہوسکتی۔ کہ آسمان بادلوں کے ساتھ پھٹ جائے اگر آسمان (آکاش) کوئی مجسم شے ہو تو پھٹ سکتا ہے یہ مسلمانوں کا قرآن عمل میں خلل انداز ہوکر۔ غدر اور جھگڑا کرانے والا ہے۔ اس لئے دیندار عالم لوگ اس کو نہیں مانتے یہ خوب انصاف ہے۔ گناہ و ثواب کا تبادلہ ہو جائیگا۔ کیا یہ تل اور اُڑد ہیں۔ کہ اُن کا تبادلہ ہو سکے۔ اگر توبہ کرنے سے گناہ چھوٹیں اور خدا ملے تو کوئی بھی گناہ

---

[1] واللہ خلق کل دآبۃ من ماء فمنھم من یمشی علی بطنہ ومن یطع اللہ ورسولہ قل اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون [2] ویوم تشقق السماء بالغمام ونزل الملئکۃ تنزیلا ۝ فلا تطع الکفرین وجاھدھم بہ جھادًا کبیرًا فاولئک یبدل اللہ سیاٰتھم وحسنٰت ط ومن تاب وعمل صالحًا فانہ یتوب الی اللہ متابًا ۝

خدا اور محمد صاحب نے اپنی حمد و مدح سے کتاب کیوں بھر دی؟ محمد صاحب نے بہت سے انسانوں کا خون کیا۔ کیا اس سے سرکشی ہوئی یا نہیں؟ قرآن باہم نقیض باتوں سے بھرا ہوا ہے (۱۱۹)

(۱۲۰) اور دیکھیگا تو پہاڑوں کو گمان کریگا تو انکو جمے ہوئے اور وہ چلیں گے مانند بادلوں کے کاریگری اللہ کی جسنے قائم کیا ہر چیز کو تحقیق وہ خبردار ہے ہر ایک کام سے جو تم کرتے ہو (منزل ۵۔ پارہ ۲۰۔ سورۃ ۲۷ [illegible])

محقق - بادلوں کی مانند پہاڑوں کا چلنا مصنف قرآن کے ملک میں ہوتا ہوگا [illegible] نہیں۔ اور خدا کی خبرداری تو باغی شیطان کو نہ پکڑنے اور سزا دینے سے ہی ظاہر ہوتی ہے جس نے ایک باغی کو اب تک نہ پکڑا۔ اور نہ سزا دی اس سے زیادہ بے خبری کیا ہوگی؟ (۱۲۰)

سورۃ قصص - (۱۲۱) پس مکا مارا اس کو موسیٰ نے۔ پس تمام کی زندگی اس کی [illegible] رب میرے تحقیق میں نے ظلم کیا اپنی جان پر۔ پس بخش مجھ کو۔ پس بخش دیا اس کو۔ تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے اور پروردگار تیرا پیدا کرتا ہے جو کچھ کہ چاہتا ہے اور پسند [illegible] (منزل ۵۔ پارہ ۲۰۔ سورۃ ۲۸۔ القصص آیت ۱۴-۱۵-۲۶) سے

محقق مسلمانوں اور عیسائیوں کے پیغمبر اور خدا کی عدل کا حال دیکھیے [illegible] کا خون کرے اور خدا معاف کرے۔ کیا یہ دونوں ظالم ہیں یا نہیں؟ کیا خدا [illegible] ہی جیسا چاہتا ہے ویسا پیدا کرتا ہے؟ کیا اس نے اپنی مرضی [illegible] دوسرے کو غریب۔ ایک کو عالم اور دوسرے کو جاہل پیدا کیا ہے؟ [illegible] سچا اور نہ ظالم ہونے کے باعث یہ خدا سچا خدا ہو سکتا ہے (۱۲۱)

سورۃ العنکبوت - (۱۲۲) اور حکم کیا ہم نے انسان کو [illegible] اور اگر جھگڑا کریں۔ تجھ سے دونوں یہ کہ شریک لائے تو ساتھ میرے [illegible] علم نہیں۔ پس مت کہا مان ان دونوں کا۔ تم کو پھر میری طرف [illegible] نوح کو طرف قوم اس کی کے پس رہا بیچ ان کے ہزار برس مگر پچاس [illegible] پارہ ۲۰-۲۱۔ سورۃ العنکبوت (۲۹) آیت ۷-۱۳ سے

سے وترا الجبال تحسبها جامدة وهي تمر مر السحاب صنع الله الذ[illegible] شيء انه خبير بما تفعلون ۔ سے فوكزه موسى فقضى عليه [illegible] نفسي فاغفر لي فغفر له انه هو الغفور الرحيم وربك يخلق [illegible]

سے ووصينا الانسان بوالديه حسنا وان جاهداك لتشرك بي ما ليس [illegible] علم فلا تطعهما الي مرجعكم ولقد ارسلنا نوحا الى قومه [illegible]

محسب [illegible]

ت کو کرتا ہے۔ تو خدا گناہ بڑھانے والا ہونے سے گنہگار ہو جائیگا۔ اگر بخشش
ہیں کرتا تو قرآن کی یہ بات جھوٹی ہونے سے بچ نہیں سکتی ہے (۱۱۷)
(۱۱۸) نہیں تو مگر آدمی مانند ہمارے پس لے آ کچھ نشانی۔ اگر ہے تو سچا۔ کہا یہ
ونٹنی ہے۔ واسطے اس کے پانی پینا ہے ایک بار (منزل پنجم پارہ نوزدہم۔
سورہ بست وششم آیت ۱۵۰-۱۵۱) لـه

محقق - بھلا اس بات کو کوئی مان سکتا ہے۔ کہ پتھر سے اونٹنی نکال دے۔ لوگ
علم تھے۔ کہ جنہوں نے اس بات کو مان لیا۔ اور اونٹنی کی نشانی دینا صرف جنگلیوں
کا کام ہے۔ نہ کہ خدا کا۔ اگر یہ کلام الٰہی ہوتی تو ایسی بیہودہ باتیں اس میں نہ ہوتیں (۱۱۸)
سورۃ النمل (۱۱۹) اے موسیٰ بے شک میں ہوں۔ اللہ غالب حکیم اور ڈال دے
عصا اپنا۔ بس جس وقت کہ دیکھا اس کو ہلتا جھنتا ہے۔ گویا کہ وہ سانپ ہے۔ "
اے موسیٰ مت ڈر تحقیق نہیں ڈرتے نزدیک میرے پیغمبر۔ اللہ ہے کوئی معبود نہیں
سوا وہ عرش عظیم کا رب ہے۔ یہ کہ مت سرکشی کرو میرے سے اور چلے آؤ میرے پاس
مسلمان ہوکر (منزل پنجم پارہ ۱۹ سورۃ ۲۷ یعنی نمل آیت ۹-۱۰-۱۱-۳۲) لـه

محقق - اور دیکھئے اپنے ہی منہ سے آپ اللہ بڑا زبردست بنتا ہے۔ اپنے ہی منہ
سے اپنی تعریف کرنا جب شریف آدمی کا کام نہیں ہو سکتا۔ تو خدا کا کیونکر ہو سکتا ہے
شعبدہ بازی کی جھلک دکھلا کر جنگلی آدمیوں کو قابو کر کے آپ جنگلیوں کا خدا بن بیٹھا ہے
ایسی کتاب خدا کی کتاب ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اگر وہ عرش معلیٰ یعنی ساتویں آسمان
کا مالک ہے تو وہ محدود المکان ہونے سے خدا نہیں ہو سکتا۔ اگر سرکشی کرنا برا ہے تو

ما انت الا بشر مثلنا فات بایۃ ان کنت من الصدقین ۝ قال ھذہ
ناقۃ لھا شرب ۔ ۔۔ پتھر سے اونٹنی کا پیدا ہونا مفسرین قرآن
دہلوی اس آیت کا ترجمہ دیتے ہوئے حاشیہ پر اس امر کی تصدیق کرتے ہیں۔
پہلی آیتوں سے یہ واقعہ پہاڑ کا ہی معلوم ہوتا ہے اور اگلی آیتوں میں اس اونٹنی کو معجزہ بتایا گیا ہے
لـه یموسیٰ انہ انا اللہ العزیز الحکیم ۝ والق عصاک فلما راھا تھتز کانھا
جان یموسیٰ لا تخف۔ انی لا یخاف لدی المرسلون ۝ اللہ لا الہ ھو رب
العرش العظیم ۝ الا تعلوا علی واتونی مسلمین ۝

اور اگر فرض کیا جائے کہ خدا نے اپنے علم سے سب باتیں جان لی ہیں۔ تو ایسا [illegible]۔ دیکھئے
سے وہ اپنا غرور ظاہر کرتا ہے اگر اللہ نے روحوں کے دلوں پر مہر [illegible] تو
اس گناہ کا جوابدہ وہی ہوگا۔ روح نہیں ہوسکتی جیسے فتح و شکست کا ذمہ دار [illegible]
سالار ہوتا ہے۔ ویسے ہی سب گناہ خدا کو حاصل ہونگے۔ (۱۲۳)

سورۃ لقمان (۱۲۴) یہ آیتیں ہیں کتاب حکمت والے کی۔ پیدا کیا آسمانوں کو بغیر ستون
کے دیکھتے ہو تم۔ ان کو اور ڈالے بیچ زمین کے پہاڑ ایسا نہ ہو کہ [illegible] کیا نہ
دیکھا تو نے یہ کہ اللہ داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور دن [illegible]
میں اور کیا نہ دیکھا تو نے یہ کہ کشتیاں چلتی ہیں دریا میں [illegible]
تم کو بعض نشان اپنے (منزل پنجم پارہ ۲۱۔ سورۃ ۳۱۔ آیت [illegible] ۹)

محقق - واہ صاحب واہ! یہ حکمت والی کتاب خوب ہے۔ کہ جس میں بالکل علم سے [illegible]
آکاش کی پیدائش اور اس میں ستون لگانے اور زمین کو قائم [illegible]
کا ذکر ہے) تھوڑے سے علم والا بھی ایسی تحریر ہرگز نہیں کرسکتا۔ ورنہ ایسی [illegible]
اور حکمت کی بات دیکھئے کہ جہاں دن ہے وہاں رات [illegible]
نہیں اور اس کو ایک دوسرے میں داخل کرنا لکھا ہے۔ یہ [illegible] علم [illegible]
ہے۔ اس لئے یہ قرآن علم کی کتاب نہیں ہوسکتی۔ کیا یہ خلاف از علم بات نہیں ہے
کہ کشتی کو آدمی کلوں اور اوزاروں سے چلاتے ہیں۔ یا خدا کی مہربانی سے [illegible]
یا پتھر کی کشتی بنا کر سمندر میں چلائی جائے۔ تو خدا کا نشان ڈوب [illegible]
لئے یہ کتاب نہ کسی عالم اور نہ خدا کی بنائی ہوسکتی ہے (۱۲۴)

سورۃ سجدہ - (۱۲۵) تدبیر کرتا ہے کام کی آسمان سے طرف زمین کی [illegible]
چڑھ جاتا ہے طرف اس کے ایک دن میں کہ ہے [illegible] برس [illegible]
حساب سے یہ ہے جاننے والا غیب کا اور حاضر کا غالب [illegible] درست کیا اس کو اور پھونکی

۱۔ تلک آیت الکتب الحکیم ۰ خلق السموت بغیر عمد ترونہا و القی فی
الارض رواسی ان تمید بکم الم تر ان اللہ یولج الیل فی النہار و یولج النہار
فی الیل الم تر ان الفلک تجری فی البحر بنعمت اللہ لیریکم من آیتہ۔

محقق - ماں باپ کی خدمت کرنا تو اچھا ہی ہے - اگر خدا کے ساتھ شریک کرنے کے لیے وہ کہیں - تو ان کا کہنا نہ ماننا یہ بھی ٹھیک ہے - لیکن اگر ماں باپ دروغ گوئی وغیرہ کا حکم دیں - تو کیا ماننا چاہیے - اس لئے یہ بات نصف اچھی ہے اور نصف بری ہے اگر نوح وغیرہ پیغمبروں کو خدا ہی دنیا میں بھیجتا ہے - تو اور دوسروں کو کون بھیجتا ہے اگر سب کو وہی بھیجتا ہے - تو سب ہی پیغمبر کیوں نہیں؟ اور اگر پہلے آدمیوں کی عمر ہزار برس کی تھی - تو اب کیوں نہیں ہوتی - اس لئے یہ بات صحیح نہیں (۱۲۲)

سورۃ روم (۱۲۳) اللہ پہلی بار کرتا ہے پھر دوبارہ کریگا اس کو پھر طرف اس کی پھیرے جاؤ گے اور جس دن برپا ہوگی قیامت ناامید ہونگے گنہگار پس جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے پس وہ بہشت میں سنگارے جائینگے - اور اگر بھیج دیں ہم ایک ہوا پس دیکھیں اس کھیتی کو زرد ہوئی - اس طرح مہر رکھتا ہے اللہ ان کے دلوں پر جو نہیں جانتے[1] - منزل پنجم - پارہ ۲۱ سورہ ۳۰ - آیت ۱۰-۱۱-۱۴-۵۰-۵۸

محقق - اگر اللہ دوبارہ پیدائش کرتا ہے اور تیسری بار نہیں کرتا - تو پیدائش کے اور دوسری پیدائش کے بعد بیکار بیٹھا رہتا ہوگا - اور ایک یا دو بار پیدائش کرنے کے بعد اس کی طاقت بھی زائل ہو جاتی ہوگی - اگر روز عدل میں گنہگار لوگ ناامید ہونگے تو ٹھیک بات ہے مگر اس کا مطلب کہیں یہ تو نہیں ہے کہ مسلمانوں کے سوا سب گنہگار سمجھ کر ناامید کیے جائیں گے؟ کیونکہ قرآن میں کئی مقاموں پر گنہگاروں سے مراد غیر مذہب والوں سے لی گئی ہے - اگر باغ میں رکھنا اور سنگار کرنا ہی مسلمانوں کی بہشت ہے تو یہ دنیا کی مانند ہی ہے اور کیا وہاں باغبان اور زرگر بھی ہونگے - یا خدا ہی باغبان اور زرگر وغیرہ کا کام کرتا ہے - اگر کسی کو کم زیور ملتا ہوگا - تو چوری بھی ہوتی ہوگی اور بہشت میں سے نکال کر چوری کرنے والوں کو دوزخ میں بھی ڈالتا ہوگا - اگر ایسا ہوگا تو یہ بات کہ ہمیشہ بہشت میں رہیں گے جھوٹ ہو جائیگی - اگر کسانوں کی کھیتی پر بھی خدا کی نظر ہے - تو علم زراعت کھیتی کرنے کے تجربہ بغیر کیسے آ

---

[1] اللہ یبدؤا الخلق ثم یعیدہ ثم الیہ ترجعون و یوم تقوم الساعۃ یبلس المجرمون ۰ فاما الذین آمنوا و عملوا الصلحٰت فہم فی روضۃ یحبرون ۰ ولئن ارسلنا ریحاً فراوہ مصفراً لظلوا کذلک یطبع اللہ علی قلوب الذین لا یعلمون ۰

۲۱- سورۃ ۳۳ (آیت ۱۶-۳۰) [۱] ٭

محقق - یہ محمد صاحب نے اس واسطے لکھایا لکھوایا ہوگا۔ کہ جنگ میں کوئی نہ بھاگے۔ اپنی فتح ہو۔ اور مرنے سے نہ ڈریں۔ شان اور حشمت کے سامان بڑھیں۔ مذہب کی اشاعت ہو۔ اور اگر بی بی بیحیائی سے نہ آئے۔ تو کیا پیغمبر صاحب بیحیا ہو کر آئیں؟ بیبیوں پر عذاب ہو اور پیغمبر صاحب پر عذاب نہ ہو۔ یہ کس گھر کا انصاف ہے؟ (۱۲۶)

(۱۲۷) اور اٹکی رہو بیچ گھروں اپنے کے اور فرماں برداری کرو اللہ کی اور رسول کی... سوائے اس کے نہیں [۲] پس جب ادا کر لی زید نے اس سے حاجت بیوہ دیا ہم نے تجھ سے اس کو تاکہ نہ ہووے اوپر ایمان والوں کے گناہ نکاح کر لینا ساتھ بیبیوں پسر خواندہ اپنوں کے جب ادا کر لیں ان سے حاجت اور ہے حکم خدا کا کیا گیا۔ نہیں ہے اوپر نبی کے کچھ تنگی۔ اس میں جو حلال کیا اللہ نے نہیں ہے محمد صاحب باپ کسی مرد کا تمہارے بیچ سے اور حلال کی عورت ایمان والی۔ جو بخش دے بغیر مہر کے نفس اپنا واسطے اس کے ... ڈھیل میں ڈال دے تو جس کو چاہے۔ پس نہیں گناہ اوپر تیرے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت داخل ہو بیچ گھروں پیغمبر کے (منزل ۵- پارہ ۲۲- سورۃ ۳۳- آیت ۳۲- ۳۷- ۳۸- ۴۰- ۵۰- ۵۱- اور ۵۲) [۳]

---

[۱] قل لن ینفعکم الفرار ان فررتم من الموت او القتل ۔۔۔ ۔ یٰنساء النبی من یات منکن بفاحشۃ مبینۃ یضٰعف لھا العذاب ضعفین ؕ وکان ذالک علی اللہ یسیرا ۝ [۲] پوری عبارت حسب ذیل ہے۔ سوائے اس کے نہیں ہے خدا چاہتا ہے۔ کہ دور کرے تم سے گندی باتیں۔ اے اس گھر والو! [۳] وقرن فی بیوتکن ۔ بعص اللہ و رسولہ فلما قضی زید منھا وطرا زوجنکھا لکی لا یکون علی المومنین حرج فی ازواج ادعیائھم اذا قضوا منھن وطرا ؕ وکان امر اللہ مفعولا ۝ ما کان علی النبی من حرج فیما فرض اللہ لہٗ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ۔۔ وامراۃ مومنۃ ان وھبت نفسھا للنبی ۔۔ ترجی من تشاء منھن و تؤی الیک من تشاء فلا جناح علیک یا ایھا الذین اٰمنوا لا تدخلوا بیوت النبی ٭

ں میں روح اپنی سے ۔۔ کہ قبض کریگا تم کو فرشتہ موت کا۔ وہ جو مقرر کیا گیا ہے تم
۔ اور اگر چاہتے ہم البتہ دیتے ہم ہر ایک روح کو ہدایت اسکی لیکن ثابت ہے وعدہ میری
رف سے کہ البتہ بھروں گا میں دوزخ کو جنوں سے اور آدمیوں سے اکٹھے (منزل ۵
رہ ۲۱ ۔ سورۃ ۳۲ ۔ آیت ۴-۵-۸-۱۰-۱۲) [1]

محقق ۔ اب تو ٹھیک ثابت ہو گیا ۔ کہ مسلمانوں کا خدا مثل انسان کے محدود المکان ہے
یونکہ اگر محیط کل ہوتا ۔ تو ایک جگہ سے انتظام کرنا اور اترنا چڑھنا یہ باتیں نہ ہوتیں اگر خدا
رشتے کو بھیجتا ہے ۔ تو خود بھی محدود المکان ہوا ۔ کیا آپ آسمان پر ٹنگا بیٹھا ہے ۔ اور
رشتوں کو دوڑاتا رہتا ہے اگر فرشتے رشوت لیکر کوئی معاملہ بگاڑ دیں ۔ یا کسی مردہ کو چھوڑ
جائیں ۔ تو خدا کو کیا معلوم ہو سکتا ہے؟ معلوم تو اس کو ہو کہ جو ہمہ دان اور محیط کل ہو سو
وہ تو ہے ہی نہیں ۔ اگر ہوتا تو فرشتے کے بھیجنے اور کئی لوگوں کے مختلف طور پر آزمائش لینے
کیا کام تھا ۔ پھر ایک ہزار برس کا عرصہ لگنا اور آنے جانے کا انتظام کرنا یہ باتیں بتلاتی
یں کہ وہ قادر مطلق نہیں ہے ۔ اگر موت کا فرشتہ ہے تو اس فرشتہ کا مارنے والا
ونسا ملک موت ہے؟ اگر وہ ہمیشہ سے ہے تو حیات ابدی میں خدا کے برابر شریک ہو گیا ۔ ایک
فرشتہ ایک ہی وقت میں دوزخ بھرنے کے لئے روحوں کو ہدایت نہیں کر سکتا ۔ اور
ان کو بلا گناہ کئے اپنی مرضی سے دوزخ بھر کے ان کو تکلیف دے کر تماشہ دیکھتا
ہے ۔ تو خدا گنہگار ۔ ظالم اور بے رحم ہوگا ۔ ایسی باتیں جس کتاب میں ہوں ۔ نہ
وہ عالم اور نہ خدا کی بنائی ہو سکتی ہیں ۔ اور جو رحم اور انصاف نہیں رکھتا ۔ وہ
ہرگز خدا نہیں ہو سکتا ۔ ۱۲۵ ۔

سورۃ احزاب ۔ (۱۲۶) کہہ کہ ہرگز نہ فائدہ دیگا ۔ تم کو بھاگنا ۔ اگر بھاگو گے تم موت
سے یا قتل سے ۔ اے نبی کی بیوی نبی کی جو کوئی آئے تم میں سے ساتھ بے حیائی ظاہر کے دوچند
کیا جائیگا واسطے ان کے عذاب اور ہے یہ اوپر اللہ کے آسان (منزل ۵ ۔ پارہ

[1] یدبر الامر من السما الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ
مما تعدون ۝ ذٰلک عالم الغیب والشھادۃ العزیز الرحیم ۝ ثم سوٰیہ ونفخ
فیہ من روحہ ۔۔ قل یتوفٰکم ملک الموت الذی وکل بکم ولو شئنا لاٰتینا
کل نفس ھدٰھا ولٰکن حق القول منی لاملئن جھنم من الجنۃ والناس اجمعین ۝

نقیق - یہ بڑے ظلم کی بات ہے کہ عورت گھر میں مثل قیدی کے رہے - اور آدمی کھلے
رہیں - کیا عورتوں کا دل صاف ہوا صاف جگہ میں سیر کرنے اور دُنیا کی بے شمار اشیا دیکھنے
نہیں چاہتا ہوگا - اسی واسطے مسلمانوں کے لڑکے خاص کر آوارہ گرد اور عیاش ہوتے
ہیں - کیا اللہ اور رسول کے احکام ایک دوسرے کے موافق ہیں یا مخالف؟ اگر موافق ہیں - تو یہ
بنا کر دونوں کا حکم مانو - فضول ہے - اگر مخالف ہیں - تو ایک کا حکم صحیح اور دوسرے
کا غلط ہوگا - ان دونوں میں سے ایک خدا اور دوسرا شیطان[1] ہو جائیگا - اور ایک کا شریک
دوسرا بن جائیگا - واہ! قرآن کے خدا اور پیغمبر! آپ نے ایسے قرآن کو جس سے ایک
دوسرے کو نقصان پہنچا کر اپنی مطلب براری کی جاتی ہے - بنایا - اس سے یہ بھی ثابت
ہوتا ہے - کہ محمد صاحب بڑے شہوت پرست تھے - اگر نہ ہوتے تو لے پالک
بیٹے کی جورو کو اپنی جورو کیوں بناتے - اور طرفہ یہ کہ ایسی باتوں کے کرنے والے
کا خدا بھی طرفدار بن گیا - اور بے انصافی کو بھی انصاف قرار دے دیا - انسانوں میں
جنگلی سے وحشی انسان بھی بیٹے کی جورو کو چھوڑ دیتا ہے - اور یہ کیسا سخت غضب
ہے کہ نبی کو شہوت رانی میں بھی کچھ رکاوٹ نہیں ہوتی - اگر نبی کسی کا باپ نہ تھا -
تو زید (لے پالک) بیٹا کس کا تھا؟ جب بیٹے کی جورو کو بھی گھر میں ڈالنے سے پیغمبر صاحب
نہ رک سکے - تو اور دل سے کیونکر بچے ہونگے؟ ایسی چالاکی سے بھی بری بات کرنے
والے کی بدنامی ہونے سے نہیں رک سکتی - کیا اگر غیر عورت (دوسرے شخص کی بیوی)
بھی نبی سے خوش ہو کر تعلق کرنا چاہے - تو بھی حلال ہوگی - اور یہ تو بڑے گناہ کی بات ہے
کہ نبی جس عورت کو چاہے چھوڑ دے اور محمد صاحب کی عورتیں پیغمبر صاحب کے قصوروار
ہونے پر بھی اس کو کبھی نہ چھوڑ سکیں - اگر پیغمبر کے گھر میں دوسرا کوئی زناکاری کی
نیت سے داخل نہ ہو - تو ویسے ہی پیغمبر صاحب کو بھی کسی کے گھر میں داخل نہ ہونا
چاہئے - کیا نبی جس کے گھر میں چاہے بے خوف داخل ہو سکے - اور معزز بھی بنا
رہے - بھلا کون عقل کا اندھا ہوگا جو اس قرآن کو خدا کا بنایا ہوا اور محمد صاحب کو
پیغمبر اور قرآن کے بتلائے ہوئے خدا کو سچا خدا مان سکے؟ بڑے تعجب کی بات ہے
کہ ایسے غیر مدلل خلاف دھرم مذہب کو اہل عرب نے قبول کیا - (۱۲۰)

---

[1] چونکہ خدا کے مخالف حکم والے کو قرآن کی اصطلاح میں شیطان کہا گیا ہے - اسلئے یہ لفظ اس جگہ استعمال کیا گیا

نیک عادات ہیں ۔ اگر پیغمبر محمد صاحب سب پر غالب ہوتے ۔ تو سب سے زیادہ عالم اور نیک چلن کیوں نہ ہوتے ؟ اس لئے جس طرح میوہ فروش اپنے بیروں کو کھٹا نہیں بتلاتے ۔ ایسی ہی بات سمجھنی چاہیئے (۱۳۰) ۔

(۱۳۱) اور پھونکا جائیگا نرسنگا پس ناگہاں وہ قبروں میں سے طرف پروردگار اپنے کے دوڑیں گے اور گواہی دینگے پاؤں ان کے جو کچھ وہ کماتے تھے ۔ سوائے اس کے نہیں ہے حکم اس کا جب چاہے پیدا کرنا کسی چیز کا یہ کہ کہتا ہے واسطے اس کے کہ ہو پس ہو جاتی ہے ۔ (منزل ۵ ۔ پارہ ۲۳ ۔ سورۃ ۳۶ ۔ آیت ۵ ۔ ۶۳ ۔ ۸۰)

محقق ۔ سنئے اوٹ پٹانگ باتیں ۔ کیا پاؤں کبھی گواہی دے سکتے ہیں ۔ خدا کے سوا اس وقت کون تھا کہ جس کو حکم دیا ؟ اور کس نے سنا ؟ اور کون بن گیا ؟ اگر کوئی چیز نہ تھی تو یہ بات جھوٹی ہے اور اگر تھی تو وہ بات کہ سوائے خدا کے کچھ نہ تھا اور خدا نے سب کچھ بنا دیا جھوٹی ہوگی (۱۳۱) ۔

سورۃ صافات ۔ (۱۳۲) پھرایا جائیگا اوپر ان کے پیالہ شراب لطیف کا سفید رنگ مزا دینے والی واسطے پینے والوں کے ... ان کے پاس ہونگی نیچے نظر رکھنے والیاں خوبصورت آنکھوں والیاں گویا کہ وہ انڈے ہیں چھپائے ہوئے ۔ کیا پس ہم نہیں مریں گے ۔ اور تحقیق لوط البتہ پیغمبروں میں سے تھا جس وقت ہم نے نجات دی اس کو اور سب اس کے گھر والوں کو مگر ایک بڑھیا رہنے والوں میں تھی ۔ پھر ہلاک کیا ہم نے اوروں کو ۔ (منزل ۵ ۔ پارہ ۲۳ ۔ سورۃ ۳۷ ۔ آیت ۴۲ ۔ ۴۵ ۔ ۴۶ ۔ ۴۸ ۔ ۴۹ ۔ ۵۷ ۔ ۱۳۱ ۔ ۱۳۲ ۔ ۱۳۳ ۔ ۱۳۴ و ۱۳۵)

محقق ۔ کیوں جی ؟ یہاں تو مسلمان لوگ شراب کو برا بتلاتے ہیں لیکن ان کے بہشت میں تو شراب کی ندیاں بہتی ہیں ؟ اتنا اچھا ہے ۔ کہ یہاں تو کسی طرح سے شراب نوشی چھڑائی ۔ لیکن یہاں کے بدلے وہاں ان کے بہشت میں بڑی خرابی ہے ۔ عورتوں کے مارے وہاں کسی کا دل قائم نہیں رہتا ہوگا ۔ اور بڑی بڑی بیماریاں بھی ہوتی ہونگی ۔ اگر وہاں کے آدمی جسم والے ہونگے ۔ تو ضرور مریں گے ۔ اور اگر جسم والے

---

۱ ونفخ فی الصور فاذا هم من الاجداث الی ربهم ینسلون ۰ ونشهد ارجلهم بما کانوا یکسبون ۰ انما امره اذا اراد شیئا ان یقول له کن فیکون ۰

۲ یطاف علیهم بکاس من معین ۰ بیضاء لذة للشربین ۰ عندهم قصرات الطرف عین ۰ کانهن بیض مکنون ۰ .. فما نحن بمیتین ... وان لوطا لمن المرسلین ۰ اذ نجینه واهله اجمعین ۰ الا عجوزا فی الغبرین ۰ ثم دمرنا الاخرین

لوگوں میں سے بہت سے بیوقوف لوگ ایسا ہی عمل کرنے سے نہیں ڈرتے ٹھیک ہے کہ تعلیم کے بغیر انسان حیوان کے برابر رہتا ہے (۱۲۸)

سورۃ فاطر ۔ (۱۲۹) اور اللہ وہ ہے کہ جس نے بھیجا ہے ہواؤں کو ۔ پھر اٹھایا ان بادلوں کو ۔ پھر ہانک لاتے ہیں ۔ ہم اس کو طرف شہر مرے کے پس زندہ کیا ہم نے اس سے زمین کو پیچھے موت اس کی کے ۔ اسی طرح مرے اٹھائے جائیں گے جس نے اتارا ہم کو گھر ہمیشہ رہنے والے میں ۔ مہربانی اپنی سے نہیں لگتی ہم کو بیچ اس کے محنت اور نہیں لگتی ہم کو بیچ اس کے ماندگی (منزل ۵ ۔ پارہ ۲۲ ۔ سورۃ ۳۵ ۔ آیت ۹ ۔ ۲۵)

محقق ۔ واہ کیا انوکھی فلاسفی خدا کی ہے ۔ خدا ہوا کو بھیجتا ہے ۔ وہ بادلوں کو اٹھاتی ہے اور خدا اس سے مردوں کو زندہ کرتا ہے ۔ یہ باتیں خدا کی ہرگز نہیں ہو سکتیں ۔ کیونکہ خدا کا کام نرنتر ایک سا ہوتا رہتا ہے جو گھر ہونگے وہ بناوٹ کے نہیں ہو سکتے اور جو بناوٹ کا ہے وہ ہمیشہ نہیں رہ سکتا ۔ جو جسم رکھتا ہے وہ بلا محنت کیسے دکھی ہوتا ہے اور بیمار ہوئے بغیر ہرگز نہیں بچ سکتا جب ایک عورت سے مباشرت کرنا بیماری کا باعث ہے تو جو کئی عورتوں سے مباشرت کرتا ہے ۔ اس کی کیا ہی بری حالت ہوتی ہوگی اسلئے مسلمانوں کا بہشت میں رہنا ہمیشہ آرام دہ نہیں ہو سکتا ۔ (۱۲۹)

سورۃ یس (۱۳۰) قسم ہے قرآن محکم کی تحقیق تو البتہ بھیجے ہوؤں سے اوپر راہ سیدھے کے اتارا ہے خدا غالب مہربان نے (منزل ۵ ۔ پارہ ۲۲ ۔ سورۃ ۳۶ آیت ۱ ۔ ۵)

محقق ۔ اب دیکھئے اگر یہ قرآن خدا کا بنایا ہوتا ۔ تو وہ اس کی قسم کیوں کھاتا ؟ اگر نبی خدا کا بھیجا ہوا ہوتا تو لے پالک بیٹے کی جورو پر فریفتہ کیوں ہوتا ؟ یہ کہنے کی ہی بات ہے کہ قرآن کے ماننے والے راہ راست پر ہیں ۔ کیونکہ سیدھی راہ وہ ہوتی ہے جس میں سچ ماننا ۔ سچ بولنا سچ کرنا تعصب چھوڑ کر انصاف دھرم کی پیروی کرنا وغیرہ ہوں اور ان کے خلاف عمل کو ترک کیا جائے سو نہ قرآن میں نہ مسلمانوں میں اور نہ ان کے خدا میں ایسی

لے واللہ الذی ارسل الریح فتثیر سحابا ۔ فسقنٰہ الی بلد فاحیینا بہ الارض بعد موتھا ۔ کذالک النشور الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ لا یمسنا فیھا نصب ولا یمسنا فیھا لغوب ۰ لے یس ۰ والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین ۰ علی صراط مستقیم ۰ تنزیل العزیز الرحیم ۰

محقق - اگر وہاں جیسا کہ قرآن میں باغ باغیچہ نہریں مکان وغیرہ لکھے ہیں - ویسے ہی ہیں
تو وے نہ ہمیشہ تھے - اور نہ ہمیشہ رہ سکتے ہیں - کیونکہ جو (اتصال سے) چیزیں پیدا
ہوتی ہیں - وہ مرکب ہونے کے پہلے نہ تھیں اور انفصال کے بعد ضرور نہ رہیں گی - جب
وہ بہشت ہی نہ رہے گی - تو اس میں رہنے والے ہمیشہ کیونکر رہ سکتے ہیں
اور جو لکھا ہے - کہ گدے تکئے میوے اور پینے کی اشیا وہاں ہیں گی - اس سے ثابت
ہوتا ہے کہ جس وقت مسلمانوں کا مذہب چلا - اس وقت عرب کا ملک زیادہ دولتمند
نہ تھا - اسی واسطے محمد صاحب نے تکیہ وغیرہ کی کہانی سنا کر غریبوں کو اپنے مذہب
میں پھنسا لیا - اور جہاں عورتیں ہیں - وہاں کامل کہاں - وے عورتیں وہاں کہاں سے
آئی ہیں ؟ کیا بہشت کی رہنے والی ہیں ؟ اگر آئی ہیں تو جائیں گی - اگر وہیں کی رہنے
والی ہیں - تو قیامت سے پہلے کیا کرتی ہونگی - کیا نکمی اپنی عمر کو گزار رہی ہیں ؟ اب دیکھئے
خدا کا جلال کہ جس کا حکم سب فرشتوں نے تو مانا اور آدم کو سجدہ کیا لیکن شیطان نے نہ مانا - اس کا
سبب پوچھا تو کہا کہ میں نے اس کو اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا ہے - تو تعجب ہے کہ اس سے
ثابت ہوتا ہے - کہ قرآن کا خدا دو ہاتھ والا آدمی تھا - پس وہ محیط کل اور قادر مطلق ہرگز
نہیں ہو سکتا - اور شیطان نے سچ کہا - کہ میں آدم سے افضل ہوں - اس پر خدا نے
غصہ کیوں کیا - کیا آسمان ہی میں خدا کا گھر ہے ؟ زمین پر نہیں ؟ اگر نہیں تو کعبہ کو
پہلے خدا کا گھر کیوں لکھا ہے - بھلا خدا اپنی خلقت سے شیطان کو کیسے نکال سکتا ہے
کیا وہ ایک جگہ خدا کی نہیں ؟ اس سے واضح ہوا - کہ قرآن کا خدا بہشت کا ہی مالک
ہے - شیطان کو خدا نے لعنت کی اور قید کر لیا - اور شیطان نے کہا - اے پروردگار
مجھ کو قیامت تک چھوڑ دے - خدا نے خوشامد سے قیامت کے دن تک چھوڑ دیا
جب شیطان چھوٹا - تو خدا سے کہتا ہے - کہ اب خوب بہکاؤں گا اور غدر مچاؤں گا
تب خدا نے کہا کہ جن کو تو بہکائیگا - میں ان کو دوزخ میں ڈال دونگا - ذرا توجہ
فرما غور کریں کہ شیطان کو بہکانے والا خدا ہے یا وہ آپ سے آپ گمراہ ہوا - اگر خدا
نے بہکایا - تو وہ شیطان کا شیطان ٹھیرا - اگر شیطان خود گمراہ ہوا - تو انسان بھی خود
گمراہ ہو سکتے ہیں - شیطان کی ضرورت نہیں اور اس باغی شیطان کو کھلا چھوڑ دینے
سے خدا بھی ادھرم کرنے والا اور شیطان کا ساتھی ثابت ہوتا ہے - اگر خدا خود چوری کرنے

نہ ہونگے تو عیش و عشرت ہی نہ کر سکیں گے - پھر انکو بہشت میں لے جانا بیفائدہ ہے اگر لوط کو پیغمبر مانتے ہو جو بائیبل میں لکھا ہے کہ اس سے اس کی لڑکیوں نے مباشرت کر کے دو لڑکے پیدا کئے اس بات کو مانتے ہو یا نہیں - اگر مانتے ہو - تو ایسے پیغمبر کو ماننا فضول ہے اور ایسے کے ساتھیوں کو خدا نجات دیتا ہے تو وہ خدا بھی ویسا ہی ہے - کیونکہ بڑھیا کی کہانی کہنے والا اور تعصب سے دوسروں کو ہلاک کرنے والا خدا کبھی نہیں ہو سکتا ایسا خدا مسلمانوں کے گھر ہی رہ سکتا ہے اور جگہ نہیں (۱۳۲)

سورۃ ص - (۱۳۳) بہشتیں ہیں ہمیشہ کھلی رہنے کی کھلے ہونگے واسطے ان کے دروازے تکئے لگائے ہونگے - ان میں منگوائینگے - بیچ ان کے میوے بہت اور پینے کی چیزیں - اور نزدیک ان کے ہونگی نیچی نگاہ والیاں اور ہم عمر - پس سجدہ کیا - سب فرشتوں نے اکٹھے - مگر ابلیس نے تکبر کیا اور تھا کافروں سے کہا اے ابلیس کس چیز نے منع کیا تجھ کو سجدہ کرنے سے کہ سجدہ کرے تو واسطے اس چیز کے کہ بنایا میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے تکبر کیا تو نے یا تھا تو بلند رتبے والوں سے کہا - کہ میں بہتر ہوں اس سے پیدا کیا تو نے مجھ کو آگ سے اور پیدا کیا ہے اس کو مٹی سے .. .. کہا پس نکل ان آسمانوں سے پس تحقیق تو راندہ گیا ہے اور تحقیق اوپر تیرے لعنت ہے میری جزا کے دن تک - کہا اے پروردگار میرے پس ڈھیل دے مجھ کو - اس دن تک کہ اٹھائے جائینگے مُردے - کہا پس تحقیق تو ڈھیل دئے گیوں میں سے ہے اس معلوم وقت تک کہا پس قسم ہے عزت تیری کی البتہ میں گمراہ کرونگا - ان کو اکٹھے (منزل ۶ - پارہ ۲۳ - سورۃ ۳۸ - آیت ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۶۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸)

---

(۱) جنّٰتِ عدنٍ مفتحۃ لھم الابواب ○ متکئین فیھا یدعون فیھا بفاکھۃ کثیرۃ وشراب ○ وعندھم قٰصرٰت الطرف اتراب ○ فسجد الملٰئکۃ کلھم اجمعون ○ الا ابلیس استکبر وکان من الکٰفرین ○ قال یا ابلیس ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی استکبرت ام کنت من العالین ○ قال انا خیر منہ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین ○ قال فاخرج منھا فانک رجیم وان علیک لعنتی الی یوم الدین قال رب فانظرنی الی یوم الوقت المعلوم قال فبعزتک لاغوینھم اجمعین ○

بھی جھوٹ کے ساتھ مل کر خراب ہو رہی ہے۔ اس لئے قرآن اور قرآن کا خدا اور اس کو ماننے والے گناہ بڑھانے والے اور گناہ کرنے کرانے والے ہیں۔ کیونکہ گناہ بخشنا بھاری ادھرم ہے اسی واسطے مسلمان لوگ گناہ اور فساد کرنے سے کم ڈرتے ہیں۔ (۱۳۵)

سورۃ حم السجدہ -(۱۳۶) پھر بنائے سات آسمان دو دن میں اور ڈال دیا بیچ ہر آسمان کے کام ان کا۔ یہاں تک کہ جب جائینگے اس کے پاس گواہی دینگے۔ ان پر کان ان کے اور آنکھیں ان کی اور چمڑے ان کے بسبب اس کے کہ جو کچھ وہ کرتے تھے۔ اور کہیں گے وے اپنے چمڑوں سے کہ کیوں گواہی دی تم نے اوپر ہمارے۔ کہیں گے وہ کہ بلایا ہم کو اللہ نے جس نے بلایا ہر چیز کو۔ البتہ زندہ کرنے والا ہے مردوں کو (منزل ۶- پارہ ۲۴- سورۃ ۴۱ آیت ۱۲-۱۹-۲۰) لہ

محقق -واہ جی واہ! مسلمانو! تمہارا خدا جس کو تم قادر مطلق مانتے ہو۔ وہ سات آسمانوں کو دو دن میں بنا سکا اور جو قادر مطلق ہے وہ تو لمحہ بھر میں سب کو بنا سکتا ہے۔ بھلا کان آنکھ اور چمڑے کو خدا نے بیجان بنایا ہے وے گواہی کیونکر دے سکیں گے؟ اگر گواہی دلائیگا تو اس سے پہلے بیجان کیوں بنائے؟ اگر کوئی کہے کہ وہ اس وقت طاقت عطا کریگا۔ تو کیا خدا اپنا قانون آپ توڑیگا؟ ایک اس سے بڑھ کر بھی جھوٹی بات یہ ہے کہ جب روحوں پر گواہی دی۔ تو وے روحیں اپنے اپنے چمڑے سے پوچھنے لگیں کہ تو نے ہمارے اوپر گواہی کیوں دی؟ جیسے کوئی کہے کہ بانجھ کے بیٹے کا منہ میں نے دیکھا۔ اگر بیٹا ہے۔ تو بانجھ کیونکر ہوئی؟ اگر بانجھ ہے۔ تو اس کے ہاں بیٹا ہونا ہی غیر ممکن ہے۔ اس قسم کی یہ بھی جھوٹی بات ہے۔ اگر وہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔ تو پہلے مارا ہی کیوں۔ کیا آپ بھی مردہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہو سکتا۔ تو مُردے پن کو کیوں بُرا سمجھتا ہے۔ قیامت کی رات تک مردہ روحیں کس مسلمان کے گھر میں رہینگی اور ان کو خدا نے دورہ سپرد بلا انصاف کیوں رکھا ہے؟ فوراً انصاف کیوں نہیں کیا۔ ایسی ایسی باتوں سے خدا کی خدائی میں بٹہ لگتا ہے۔

لہ فقضٰھن سبع السمٰوٰت فی یومین واوحی فی کل سماء امرھا۔ حتی اذا ماجاءوھا شھد علیھم سمعھم وابصارھم وجلودھم بما کانوا یعملون۔ وقالوا لجلودھم لم شھدتم علینا قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شیء۔ ... یحی الموتی

کی تحریک کرے اور پھر خود ہی سزا دے تو ایسی صورت میں اس سے بڑھ کر غیر منصف کون ہو سکتا ہے؟ (۱۳۳)

سورۃ زمر۔ (۱۳۴) تحقیق اللہ بخشتا ہے سب گناہ وہی ہے بخشنے والا مہربان اور زمین ساری قبضہ میں ہے اس کے دن قیامت کے اور آسمان لپیٹے جائیں گے بیچ داہنے ہاتھ اس کے اور چمک جائیگی زمین اپنے پروردگار کے نور سے اور رکھے جائینگے اعمال نامے اور لایا جائیگا پیغمبروں کو اور گواہوں کو اور فیصلہ کیا جائیگا۔ ان میں انصاف سے (منزل ۶۔ پارہ ۲۴۔ سورہ ۳۹۔ آیت ۵۳۔ ۶۵۔ ۶۹) له

محقق۔ اگر سب گناہوں کو خدا بخشتا ہے۔ تو سمجھو کہ تمام دنیا کو گنہگار بناتا ہے اور بے رحم ہے۔ کیونکہ ایک گنہگار پر رحم اور بخشش کی جائے تو وہ زیادہ گناہ کریگا۔ اور بہت شریفوں کو تکلیف پہنچا دیگا۔ اگر ذرا بھی گناہ بخشا جائے تو گناہ ہی گناہ جہان میں پھیل جائے۔ کیا خدا آگ کی مانند نور والا ہے؟ اعمالنامے کہاں جمع رہتے ہیں؟ اور کون لکھتا ہے۔ اگر پیغمبروں اور گواہوں کے بھروسے سے خدا انصاف کرتا ہے۔ تو وہ نہ ہمہ دان اور نہ قدرت والا ہے۔ اگر وہ بے انصافی نہیں کرتا اور انصاف ہی کرتا ہے۔ تو اعمال کے مطابق کرتا ہوگا۔ وہ اعمال اگلے پچھلے اور موجودہ جنموں کے ہی ہو سکتے ہیں۔ تو پھر بخشنا۔ دلوں پر مہر لگانا۔ ہدایت نہ کرنا۔ شیطان کے ذریعہ بہکانا۔ دورہ سپرد کرنا یہ سب باتیں اس کے انصاف سے بعید ہیں (۱۳۴)

سورۃ مومن۔ (۱۳۵) اتارنا کتاب کا اللہ غالب جاننے والے کی طرف سے ہے۔ بخشنے والا گناہ کا اور قبول کرنیوالا توبہ کا ہے (منزل ۶۔ پارہ ۲۴۔ سورۃ ۴۰۔ آیت ۱-۲)

محقق۔ یہ بات اس واسطے کی ہے کہ سادہ لوح آدمی اللہ کے نام سے اس کتاب کو قبول کریں کہ جس میں تھوڑی سی سچائی کے علاوہ باقی سب جھوٹ بھرا ہے اور وہ سچائی

له ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم ○ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیمۃ والسموت مطویت بیمینہ ○ واشرقت الارض بنور ربھا ووضع الکتاب وجایٓء بالنبیین والشھداء وقضی بینھم بالحق ○ له حم ○ تنزیل الکتاب من اللہ العزیز الحکیم ○ غافر الذنب وقابل التوب

پردہ ڈال کر بات کر سکتا ہے - اور فرشتے خدا سے بات کر سکتے ہیں یا پیغمبر - اگر یہی بات ہے تو فرشتے اور پیغمبر خوب اپنا مطلب نکالتے ہونگے اگر کوئی کہے کہ خدا ہمہ دان محیط کل ہے تو پردہ ڈال کر بات کرنا یا ڈاک کی مانند خبر منگا کر جاننا فضول ٹھہرتا ہے اور اگر ایسا ہے تو خدا ہی نہیں بلکہ کوئی چالاک آدمی ہوگا - اس واسطے یہ قرآن خدا کا بنایا ہوا ہرگز نہیں ہو سکتا - (۱۳۷)

سورۃ زخرف - (۱۳۸) اور جب آیا عیسیٰ ساتھ دلیلوں ظاہر کے (منزل ۶ - پارہ ۲۵ - سورۃ ۴۳ - آیت ۵۹)[1]

محقق - اگر عیسیٰ بھی خدا کا بھیجا ہوا ہے - اس کی تعلیم کے برخلاف خدا نے قرآن کیوں بنایا؟ اور قرآن کے برخلاف انجیل ہے - اسلئے یہ کتابیں خدا کی بنائی ہوئی نہیں ہیں -

سورۃ دُخان (۱۳۹) پکڑو اس کو پس گھسیٹو اس کو بیچوں بیچ دوزخ کے - یہی ہوگا اور بیاہ دلویں گے ہم ان کو ساتھ حوروں اچھی آنکھوں والیوں کے (منزل ششم - پارہ ۲۵ - سورۃ ۴۴ - آیت ۴۳ - ۵۰)[2]

محقق - واہ! کیا خدا عادل ہو کر انسانوں کو پکڑواتا اور گھسیٹواتا ہے جب مسلمانوں کا خدا ہی ایسا ہے تو اس کے عابد مسلمان ضعیف کمزوروں کو پکڑیں گھسیٹیں تو اس میں کیا تعجب ہے اور وہ دنیوی آدمیوں کی مانند شادی بھی کراتا ہے - گویا کہ مسلمانوں کا پروہت یعنی قاضی نکاح کرانے والا ہے (۱۳۹)

سورۃ محمد (۱۴۰) پس جب مقابل ہو تم کافروں کے پس مارو گردنیں ان کی - یہاں تک کہ جب چور کر دو ان کو - پس مضبوط کرو قید کرنا - اور بہت بستیاں تھیں - کہ وہ سخت تھیں قوت میں بستی تیری سے جس نے نکال دیا تجھ کو - ہلاک کیا - ہم نے اُن کو پس نہ ہوا کوئی مدد دینے والا واسطے اُن کے صفت اس بہشت کی - کہ جس کا وعدہ کیا گیا ہے پرہیزگاروں سے یہ ہے کہ بیچ اس کے نہریں ہیں پانی کی کہ نہیں سڑ گیا ہوا اور نہریں ہیں دودھ کی کہ نہ بدلا ہوا ہے کہ مزا اس کا اور نہریں ہیں شراب کی مزا دینے والی واسطے پینے والوں

---

[1] ولما جاء عیسیٰ بالبینٰت [2] خذوہ فاعتلوہ الیٰ سوآء الجحیم کذٰلک بحورٍ عین ٥

سورۃ الشوریٰ (۱۳۲ ع۱۵) واسطے اس کے ہیں کنجیاں آسمانوں کی اور زمین کی کشادہ کرتا ہے رزق واسطے جس کے چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہے۔ پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے دیتا ہے جس کو چاہے بیٹیاں اور جس کو چاہے بیٹے اکٹھے دیتا ہے ان کو بیٹے اور بیٹیاں اور کر دیتا ہے جس کو چاہے بانجھ ... اور نہیں ہے کسی آدمی کو کہ بات کرے اس سے خدا اشارے سے یا پردے کے پیچھے سے یا فرشتہ بھیجے پیغام لانے والا (منزل ۶۔ پارہ ۲۵۔ سورۃ ۴۲۔ آیت ۱۱۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹)

تحقیق۔ خدا کے پاس کنجیوں کا خزانہ بھرا پڑا ہوگا کیونکہ سب جگہوں کے قفل کھولنے پڑتے ہونگے۔ یہ لڑکپن کی بات ہے کہ جس کے لئے چاہتا ہے اس کے لئے نیک و بد اعمال کے رزق کشادہ یا تنگ کر دیتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو وہ غیر منصف ہے۔ اور دیکھئے مصنف قرآن کی چالاکی کہ جس سے عورتیں بھی فریفتہ ہو کر پھنسیں۔ اگر جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ تو دوسرے خدا کو بھی پیدا کر سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں کر سکتا تو کامل طاقت کیا یہاں پر رک گئی؟ بھلا آدمیوں کو تو جس کو چاہے خدا بیٹے بیٹیاں دیتا ہے لیکن مرغ مچھلی سؤر وغیرہ جن کے بہت بیٹے بیٹیاں ہوتے ہیں۔ ان کو کون دیتا ہے؟ اور مرد و عورت کے ہمبستر ہوئے بغیر کیوں نہیں دیتا؟ کسی کو اپنی مرضی سے بانجھ رکھ کر دکھ کیوں دیتا ہے؟ واہ خدا کیسے جلال والا ہے کہ اس کے سامنے کوئی بات بھی نہیں کر سکتا مگر اس نے پہلے کہا کہ

۱؎ لہٗ مقالید السمٰوٰت والارض یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر یخلق ما یشاء یھب لمن یشاء اناثا ویھب لمن یشاء الذکور او یزوجھم ذکرانا واناثا ویجعل من یشاء عقیما۔ وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من ورای حجاب او یرسل رسولا۔ نوٹ:۔ اس آیت کے متعلق تفسیر حسینی میں لکھا ہے کہ محمد صاحب دو پردوں کے درمیان تھے اور خدا کی آواز سنی۔ ایک پردہ زری تھا اور دوسرا سفید موتیوں کا اور دونوں پردوں کے درمیان اس قدر فاصلہ تھا کہ جو ستر برس میں طے ہو سکے۔ عقلمند آدمی اس بات پر غور کریں کہ یہ خدا ہے یا پردہ میں بات کرنیوالی عورت؟ ان لوگوں نے تو خدا کی ہی ہنسی کر دی کہاں وید اور اپنشد وغیرہ کی کتابوں میں بیان کیا گیا پاک خدا اور کہاں قرآن کا خدا پردہ کی آڑ میں بات کرنے والا۔ سچ تو یہ ہے کہ عرب کے لوگ جاہل تھے۔ عمدہ باتیں کس کے گھر سے لاتے

۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۵۳-۷۵) لہ +

محقق - اب دیکھئے مصنف قرآن کی کارسازی۔ بھلا زمین تو ہلتی ہی رہتی ہے اس وقت بھی ہلتی ہی رہیگی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مصنف قرآن زمین کو ساکن جانتا تھا۔ بھلا پہاڑوں کو کیا مثل پرند کے اڑا دیگا؟ اگر بھنگے ہو جائیں گے تو بھی لطیف جسم والے رہیں گے تو پھر ان کا دوسرا جسم کیوں نہیں؟ واہ جی! اگر خدا مجسم نہ ہوتا تو اس کے داہنے طرف اور بائیں طرف کیونکر کھڑے ہو سکتے؟ جب وہاں پلنگ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے ہیں۔ تو بڑھئی سنار بھی وہاں رہتے ہونگے۔ اور کھٹمل کاٹتے ہونگے اور ان کو رات میں سونے بھی نہیں دیتے ہونگے۔ کیا وے تکئے لگا کر نکمے بہشت میں بیٹھے رہتے ہیں۔ یا کچھ کام کیا کرتے ہیں؟ اگر بیٹھے ہی رہتے ہونگے تو ان کو غذا ہضم نہ ہونے سے وے بیمار ہو کر مر بھی جاتے ہونگے؟ اور اگر کام کرتے ہونگے۔ تو جیسے محنت مزدوری یہاں کرتے ہیں۔ ویسے ہی وہاں محنت کر کے گزر کرتے ہونگے۔ پھر یہاں سے وہاں بہشت میں زیادہ کیا ہے کچھ بھی نہیں۔ اگر وہاں لڑکے ہمیشہ رہتے ہیں۔ تو ان کے ماں باپ بھی رہتے ہونگے اور ساس سسر بھی ہونگے۔ تب تو بڑا بھاری شہر بستا ہوگا۔ اور بول و براز کی بدبو کے باعث بیماریاں بھی بہت سی ہوتی ہونگی۔ کیونکہ میوے جب کھائیں گے گلاسوں میں پانی پئینگے اور پیالوں سے شراب پئینگے۔ تو کیا ان کا سر نہ دکھے گا اور کیا کوئی بیجا نہ ہوئے گا؟ خوب میوے اور جانوروں اور پرندوں کے گوشت بھی کھائینگے تب تو طرح طرح کی تکلیفات ہونگی۔ اور جب وہاں پرند اور چرند ہونگے تو خونریزی

لہ اذا رجت الارض رجا ٭ وبست الجبال بسا ٭ فكانت هباء منبثا ٭ فاصحب الميمنة ٭ ما اصحب الميمنة ٭ واصحب المشئمة ما اصحب المشئمة ٭ على سرر موضونة ٭ متكئين عليها متقابلين ٭ يطوف عليهم ولدان مخلدون ٭ باكواب واباريق ٭ وكاس من معين ٭ لا يصدعون عنها ولا ينزفون ٭ وفاكهة مما يتخيرون ٭ ولحم طير مما يشتهون ٭ وحور عين ٭ كامثال اللؤلؤ المكنون ... وفرش مرفوعة ٭ انا انشانهن انشاء ٭ فجعلنهن ابكارا ٭ عربا اترابا ... منها البطون ٭ فلا اقسم بمواقع النجوم ٭

کے اور نہریں ہیں شہد صاف کیے ہوئے کی واسطے ان کے ہیں وہاں ہر طرح کے میوے
اور معافی ہے پروردگاران کے کی (منزل ۶ پارہ ۲۶ - آیت ۴-۱۳-۱۵-سورۃ ۴۷)
محقق - اسی لئے یہ قرآن - خدا اور مسلمان غدر مچانے سب کو تکلیف دینے اور اپنا
مطلب نکالنے والے بے رحم ہیں جیسا یہاں لکھا ہے ویسا ہی اگر دوسرا کوئی غیر مذہب
والا مسلمانوں پر کرے - تو مسلمانوں کو ویسا ہی دکھ جیسا کہ اوروں کو دیتے ہیں
ہو یا نہیں - اور خدا کی طرفداری دیکھئے - کہ جنہوں نے محمد صاحب کو نکال دیا اور ان
کو خدا نے ہلاک کر ڈالا - بھلا جس میں پاک پانی دودھ شراب اور شہد کی نہریں ہیں
وہ دنیا سے کیا زیادہ ہو سکتا ہے - اور دودھ کی نہریں کبھی ہو سکتی ہیں؟ کیونکہ وہ
تھوڑے ہی عرصہ میں بگڑ جاتا ہے - ان سب باتوں کے سبب سے عقلمند لوگ قرآن کے
مذہب کو نہیں مانتے - (۱۴۰)

سورۃ واقعہ - (۱۴۱) جس وقت ہلائی جائیگی زمین خوب اور ٹکڑے ہوں پہاڑ ٹوٹ
کر اور پھر ہو جاوینگے پھریں مثل غبار کے پس داہنی طرف کے کیسے ہیں صاحب داہنی طرف
کے اور بائیں طرف کے کیسے ہیں صاحب بائیں طرف کے اوپر جڑاؤ تختوں کے بیٹھے
ہیں تکیہ لگائے ہمیشہ رہنے والے ساتھ آب خوروں کے اور آفتابوں کے - اور
ایسی صاف شراب کے پیالوں کے اور نہ دکھے سر اور نہ نکلے بکنا ان کو .. - اور میوے
اس قسم کے کہ پسند کریں اور گوشت پرندوں کا اس قسم سے کہ چاہیں گے اور واسطے
ان کے عورتیں ہیں گوری بڑی آنکھوں والیاں مانند موتیوں چھپائے ہوؤں کے
در بچھونے بلند تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے ان عورتوں کو ایک قسم پر پس کیا ہے
ہم نے ان کو باکرہ خاوند والیاں ہم عمر واسطے داہنے طرف والوں کے پس بھرو گے
اس سے پیٹوں کو پس قسم کھاتا ہوں میں ساتھ گرنے والے تاروں کے (منزل ۷ پارہ
۲۷ - سورۃ ۵۶ - آیت ۴-۵-۶-۸-۹-۱۵-۱۶-۱۷-۵۷ ع)

ہ فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب حتی اذا اثخنتموهم فشدوا الوثاق ... وکاین
من قریۃ ھی اشد قوۃ من قریتک التی اخرجتک اھلکنھم فلا ناصر لھم ... مثل الجنۃ
التی وعد المتقون ؕ فیھا انھر من ماء غیر اسن وانھر من لبن لم یتغیر طعمہ
وانھر من خمر لذۃ للشربین وانھر من عسل مصفی ولھم فیھا من کل الثمرت
ومغفرۃ من ربھم ؕ

ہے پروردگار۔ اگر طلاق دے تم کو پیغمبر۔ یہ کہ بدلے میں دے اس کو بیبیاں بہتر تم سے مسلمان
عورتیں ایمان والیاں۔ فرمانبرداری کرنے والیاں۔ عبادت کرنے والیاں۔ روزہ رکھنے
والیاں خاوند دیکھی ہوئیں اور بن دیکھی ہوئیں۔ (منزل ۷۔ سیپارہ ۲۸ سورۃ تحریم آیت ۱-۵)[1]

تحقیق۔ غور سے سوچنا چاہئے کہ یہ خدا کیا ہوا۔ محمد صاحب کے گھر کا اندرونی اور بیرونی
انتظام کرنے والا ملازم ٹھہرا۔ پہلی آیت پر دو کہانیاں ہیں۔ ایک تو یہ کہ محمد صاحب کو
شہد کا شربت پسند تھا۔ اور ان کی کئی بیبیاں تھیں۔ ان میں سے ایک کے گھر پینے میں
دیر لگی۔ تو یہ بات دوسری بیویوں کو ناگوار گزری۔ ان کے کہنے سننے کے بعد محمد صاحب
قسم کھا گئے کہ ہم نہ پئیں گے۔ دوسری یہ کہ ان کی بیویوں میں سے ایک کی باری تھی
اس کے یہاں رات کو گئے۔ تو وہ وہاں نہ تھی۔ اپنے باپ کے یہاں گئی تھی۔ محمد صاحب
نے ایک لونڈی یعنی کنیز کو بلا کر پاک کیا۔ جب بیوی کو اس کی خبر ملی۔ تو وہ ناراض ہو
گئی۔ تب محمد صاحب نے قسم کھائی۔ کہ میں ایسا نہ کرونگا۔ اور بیوی سے بھی کہہ دیا۔
کہ تم کسی سے یہ بات مت کہنا۔ بیوی نے منظور کیا۔ کہ نہ کہونگی۔ پھر انہوں نے دوسری
بیوی سے جا کر کہا۔ اس پر یہ آیت خدا نے اُتاری۔ کہ جس چیز کو ہم نے تیرے اوپر حلال
کیا۔ اس کو حرام تو کیوں کرتا ہے۔ عقلمند آدمی غور کریں۔ کہ بھلا کہیں خدا بھی کسی کے
گھر کا فیصلہ کرتا پھرتا ہے۔ اور محمد صاحب کا چال چلن ان باتوں سے ظاہر ہی ہے کیونکہ
جو کئی عورتوں کو رکھے۔ وہ خدا کا عابد یا پیغمبر کیونکر ہو سکتا ہے؟ اور جو ایک عورت
کی طرفداری سے بے آبروئی کرے اور دوسری کی عزت کرے تو وہ طرفدار ہو کر گنہگار
کیوں نہیں ہوگا۔ اور جو کئی عورتوں سے سیری نہ پا کر کنیزوں کے ساتھ پھنسے اس
کے نزدیک شرم، خوف اور دھرم کیونکر ٹھہر سکتا ہے؟ کسی نے کہا ہے کہ

कामातुराणां न भयं न लज्जा ॥ یعنی جو زانی آدمی ہیں ان کو
گناہ سے ڈر یا شرم نہیں ہوتی۔ ان کا خدا بھی محمد صاحب کی بیویوں اور پیغمبر کے
جھگڑے کا فیصلہ کرنے میں گویا سرپنچ (ثالث) بنا ہے۔ اب صاحبان عقل غور

---

[1] یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک واللہ غفور الرحیم ... عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن مسلمت مؤمنت قنتت تئبت عبدت سئحت ثیبت و ابکارا ○

بھی ہوتی ہوگی۔ اور ہڈیاں جہاں تہاں بکھری پڑی ہوں گی اور قصابوں کی دکانیں بھی ہونگی۔ واہ کیا کہنا۔ ان کے بہشت کی تعریف۔ ملک عرب سے بھی بڑھ کر نظر آتی ہے اور اگر شراب کباب کھا کر مست ہوتے ہیں تو حور و غلمان بھی وہاں ضرور رہنے چاہئیں نہیں تو ایسے نشہ باز سر میں گرمی چڑھ جانے سے پاگل ہو جائیں گے۔ بہت مرد عورتوں کے بیٹھنے سونے کیلئے ضروری بچھونے بڑے بڑے چاہئیں۔ خدا باکرہ عورتوں کو بہشت میں پیدا کرتا ہے۔ تب ہی تو کنوارے لڑکوں کو بھی پیدا کرتا ہے۔ بھلا باکرہ عورتوں کا بیاہ جو یہاں سے امیدوار ہو کر گئے ہیں۔ ان کے ساتھ خدا نے لکھا ہے لیکن ہمیشہ رہنے والے لڑکوں کا کسی بھی باکرہ عورت کے ساتھ بیاہ ہونا نہ لکھا۔ تو کیا وہ بھی انہیں امیدواروں کے ساتھ مثل باکرہ عورتوں کے دیئے جائیں گے اس کا قاعدہ کچھ بھی نہ لکھا۔ یہ خدا کی بڑی بھول کیوں ہوگئی؟ اگر ہم عمر والی سہاگن عورتیں خاوندوں کو پاکر بہشت میں رہتی ہیں تو ٹھیک نہیں ہے کیونکہ عورت سے مرد کی عمر دگنی ڈھائی گنی چاہیئے۔ یہ تو مسلمانوں کے بہشت کی کہانی ہے اور دوزخ والے تھوہر کے درختوں کو کھا کر پیٹ بھریں گے۔ تو خاردار درخت بھی دوزخ میں ہونگے۔ اور خار بھی لگتے ہونگے۔ اور گرم پانی کا پینا وغیرہ تکلیف دوزخ میں پائیں گے۔ قسم کا کھانا اکثر جھوٹوں کا کام ہے سچوں کا نہیں۔ اگر خدا ہی قسم کھاتا ہے۔ تو وہ بھی جھوٹ سے بری نہیں ہو سکتا (۱۴۱)

سورۃ الصف (۱۴۲) تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے ان لوگوں کو جو کہ لڑتے ہیں بیچ راہ اس کی کے (منزل ۷۔ سپارہ ۲۸۔ سورۃ ۶۱۔ آیت ۴) [۱]

محقق۔ واہ! ٹھیک ہے۔ ایسی ایسی باتوں کی ہدایت کرکے ملک عرب کے باشندوں کو سب سے لڑکے دشمن بنا کر باہم تکلیف دلائی۔ اور مذہب کا جھنڈا بلند کرکے لڑائی پھیلائی۔ ایسے کو کوئی عقلمند خدا نہیں مان سکتا۔ جو قوم میں فساد بڑھائے وہی سب کو تکلیف دہ ہوتا ہے (۱۴۲)

سورۃ تحریم ۔ (۱۴۳) اے نبی کیوں حرام کرتا ہے۔ اس چیز کو کہ حلال کی خدا نے واسطے تیرے چاہتا ہے تو رضامندی بیبیوں اپنی کی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے نزدیک

[۱] ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ ط

محقق۔ واہ کیا فلسفہ اور انصاف کی بات ہے۔ بھلا آکاش (آسمان) بھی کبھی پھٹ سکتا ہے؟ کیا وہ پارچہ کے موافق ہے۔ کہ پھٹ جائے۔ اگر اجرام فلکی کو آسمان کہتے ہیں۔ تو یہ بات علم کے خلاف ہے اب قرآن کے خدا کے مجسم ہونے میں کچھ شک نہیں ہے۔ کیونکہ عرش پر بیٹھنا آٹھ کہاروں سے اٹھوانا بغیر مجسم کے کبھی نہیں ہو سکتا اور سامنے یا پیچھے آنا جانا بھی مجسم ہی کا ہو سکتا ہے۔ جب وہ مجسم ہے۔ تو محدود المکان ہونے سے ہمہ دان محیط کل قادر مطلق نہیں ہو سکتا۔ اور سب روحوں کے اعمال کبھی نہیں جان سکتا۔ یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ شریف لوگوں کے داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ دینا۔ پڑھوانا بہشت میں بھیجنا اور بدکاروں کے بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ کا دینا۔ دوزخ میں بھیجنا اور اعمال نامہ پڑھ کر انصاف کرنا۔ بھلا یہ کام ہمہ دان کا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ سب کارروائی لڑکپن کی ہے + (۱۴۵)

سورہ معارج - (۱۴۶) چڑھتے ہیں فرشتے اور روح طرف اس کی۔ اس دن میں کہ جس کا مقدار ہے پچاس ہزار برس۔ جس دن نکلیں گے قبروں میں سے دوڑتے ہوئے جیسے کسی نشانی پر دوڑتے ہیں (منزل ۷۔ پارہ ۲۹۔ سورۃ ۷۰۔ آیت ۴۔ ۴۳) لے

محقق۔ اگر پچاس ہزار برس کے دن کا اندازہ ہے۔ تو پچاس ہزار برس کی رات کیوں نہیں؟ اگر اتنی بڑی رات نہیں ہے۔ تو اتنا بڑا دن نہیں ہو سکتا۔ کیا پچاس ہزار برسوں تک خدا فرشتے اور اعمالنامے والے کھڑے یا بیٹھے یا جاگتے ہی رہیں گے اگر ایسا ہے تو بیمار ہو کر مر بھی جائیں گے۔ کیا قبروں سے نکل کر خدا کی کچہری کی طرف دوڑیں گے؟ ان کے پاس سمن قبروں میں کیونکر پہنچیں گے؟ اور ان بیچاروں کو جو نیک کردار یا بدکردار ہیں۔ اتنی مدت تک قبروں میں دورہ سپرد کیوں رکھا؟

(بقیہ صفحہ گزشتہ) ویحمل عرش ربک فوقہم یومئذ ثمانیۃ ○ یومئذ تعرضون لا تخفی منکم خافیۃ ○ فاما من اوتی کتبہ بیمینہ فیقول ھاؤم اقرءوا کتبیہ ۔ واما من اوتی کتبہ بشمالہ ○ فیقول یلیتنی لم اوت کتبیہ ○ لے تعرج الملئکۃ والروح الیہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ ○ یوم یخرجون من الاجداث سراعا کانہم الی نصب یوفضون ○

یں۔ کہ یہ قرآن عالم یا خدا کا بنایا ہوا ہے یا کسی بے علم مطلبی کا۔ اور دوسری آیت سے
لوم ہوتا ہے کہ محمد صاحب سے اس کی بیوی ناراض ہو گئی ہوگی۔ اس پر خدا نے
یت اُتار اس کو دھمکایا ہوگا۔ کہ اگر تو گڑبڑ کریگی۔ تو محمد صاحب تجھے طلاق دے
ینگے۔ تو ان کو ان کا خدا تجھ سے اچھی بیویاں دے گا۔ کہ جو خاوند سے نہ ملی ہوں جس
ی کو ذرا سی عقل ہے وہ غور کر سکتا ہے کہ یہ خدا کے کام ہیں۔ یا اپنی مطلب براری
ے۔ ایسی ایسی باتوں سے ٹھیک ثابت ہوتا ہے۔ کہ خدا کچھ نہیں کہتا تھا۔
ف موقعہ محل دیکھ کر اپنی مطلب براری کے واسطے خدا کی طرف سے محمد صاحب
دیتے تھے۔ جو لوگ خدا ہی کی طرف سے لگاتے ہیں ان کو ہم تو کیا سب عقلمند
می یہی کہیں گے۔ کہ خدا کیا ٹھیرا۔ گویا محمد صاحب کے واسطے بیویاں لانے
لا نائی ٹھیرا۔ (۱۴۳)

۱۴۴) اے نبی جہاد کر کافروں اور منافقوں سے اور سختی کر اوپر ان کے (منزل
۔ پارہ ۲۸۔ سورۃ التحریم آیت ۹) ۱؎

قق۔ دیکھئے مسلمانوں کے خدا کی کارسازی۔ دوسرے مذاہب والوں سے
نے کے لئے پیغمبر مسلمانوں کو بھڑکاتا ہے۔ اسی وجہ سے مسلمان لوگ فساد کرنے میں
بستہ رہتے ہیں۔ پرماتما مسلمانوں پر رحم کی نظر کرے۔ کہ جس سے یہ لوگ فساد کرنا
ور کر سب سے رفاقت سے برتاؤ کریں۔ (۱۴۴)

ورۃ حاقہ۔ (۱۴۵) پھٹ جائیگا آسمان۔ پس وہ اس دن سست ہوگا۔ اور
شتے ہونگے اوپر کناروں اس کے کے اور اٹھائیں گے عرش رب تیرے کا اوپر
پنے۔ اُس دن آٹھ شخص روبرو لائے جاؤ گے تم۔ نہ چھپا رہیگا تم میں سے کوئی چھپنے
الا۔ پس جس کے دیا گیا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں۔ پس کہیگا۔ لیجئے پڑھو۔ اعمال نامہ
را۔ اور جس کو ملا عمل نامہ بائیں ہاتھ میں۔ پس کہیگا۔ اے کاش کہ نہ ملتا میرا عمل نامہ
برے ہاتھ میں (منزل ہفتم۔ پارہ ۲۹۔ سورۃ حاقہ (۶۹) آیت ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔
۱۔ ۲۵) ۲؎

۱؎ یایھا النبی جاھد الکفار والمنفقین واغلظ علیھم ۲؎ وانشقت السماء فھی
یومئذ واھیۃ ۵ والملک علیٰ ارجاءھا (دیکھو صفحہ آئندہ)

سورۃ قیامت - (۱۴۹) اکٹھا کیا جائیگا سورج اور چاند (منزل ۷ - پارہ ۲۹ - سورۃ ۷۵ - آیت ۹) لہ

محقق - بھلا سورج اور چاند کبھی اکٹھے ہو سکتے ہیں؟ دیکھئے یہ کتنی بھاری بے عقلی کی بات ہے اور سورج چاند کے اکٹھا کرنے کا کیا مطلب تھا - اور دیگر سب اجرام فلکی کو اکٹھے نہ کرنے میں کیا دلیل ہے؟ ایسی ایسی ناممکن باتیں خدا کی بنائی ہوئی کبھی ہو سکتی ہیں؟ سوائے بے علموں کے اور کسی عالم کی بھی نہیں ہو سکتیں (۱۴۹)

سورۃ دہر - (۱۵۰) اور پھرتے ہیں لڑکے پاس ان کے سدا رہنے والے .. جس وقت دیکھیگا تو ان کو - گمان کریگا - تو ان کو موتی بکھرے ہوئے اور پہنائے جائینگے کنگن چاندی کے ان کو اور پلائیگا ان کو رب ان کا شراب پاکیزہ (منزل ۷ - پارہ ۲۹ - سورۃ ۷۶ - آیت ۱۹ - ۲۱) لہ

محقق - کیوں جی! موتی کے رنگ والے لڑکے کس لئے وہاں رکھے جاتے ہیں؟ کیا جوان لوگ ان کی خدمت یا عورتیں ان کی سیری نہیں کر سکتیں؟ کیا تعجب ہے کہ جو یہ سب سے برا فعل لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کا کرنا ہے - اس کی بنیاد یہی قرآن کا قول ہو - اور بہشت میں خادم مخدوم یعنی آقا و ملازم ہونے سے آقا کو آرام اور نوکر کو محنت ہونے سے دکھ اور طرفداری کیوں پائی جاتی ہے - اور جب خدا ہی شراب پلائیگا - تو وہ بھی ان کے خدمت گار کی مانند ٹھیریگا - پھر خدا کی عظمت کیونکر رہ سکیگی؟ اور وہاں بہشت میں عورت مرد کے ہمبستر ہونے سے قیام حمل اور لڑکے بالے بھی ہوتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں ہوتے - تو ان کی ہمبستری کرنا بیفائدہ ہوا - اور اگر ہوتے ہیں - تو وے روحیں کہاں سے آئیں - اور بلا خدا کی عبادت کے بہشت میں کیوں پیدا ہوئیں؟ اگر پیدا ہوئیں - تو ان کو بلا ایمان لانے اور خدا کی عبادت کرنے کے بہشت کیونکر مفت ملیگا؟ بعض بیچاروں کو ایمان لانے کے اور بعضوں کو بلا دھرم کئے سکھ مل جائے - اس سے بڑھکر بے انصافی اور کون سی ہوگی؟ (۱۵۰)

لہ وجمع الشمس والقمر ۞ لہ ویطوف علیھم ولدان مخلدون اذا رایتھم حسبتھم لؤلؤا منثورا ۞ .. وحلوا اساور من فضۃ وسقٰھم ۞

اور آج کل خدا کی کچہری بند ہوگی اور خدا اور فرشتے نکمے بیٹھے ہونگے - یا کچھ کام کرتے ہونگے؟
اپنے اپنے مکانوں میں ادھر ادھر بیٹھے گھومتے سوتے - ناچ تماشہ دیکھتے اور عیش
وعشرت کرتے ہونگے - ایسا اندھیر کسی سلطنت میں نہ ہوگا - ایسی ایسی باتوں کو سوائے
غیر تعلیم یافتہ لوگوں کے دوسرا کون مانیگا؟ (۱۴۶)

سورۃ نوح - (۱۴۷) اور تحقیق پیدا کیا تم کو طرح طرح سے - کیا نہیں دیکھا تم نے
کیونکر پیدا کیا اللہ نے سات آسمانوں کو اوپر تلے - اور کیا چاند کو بیچ اس کے روشن اور
کیا سورج کو چراغ (منزل ۷ - پارہ ۲۹ - سورۃ ۷۱ - آیت ۱۴-۱۵-۱۶) لہ

محقق - اگر روحوں کو خدا نے پیدا کیا ہے - تو وہ ازلی غیر فانی نہیں ہوسکتیں پھر بہشت
میں ہمیشہ کیونکر رہ سکیںگی؟ جو چیز پیدا ہوتی ہے - وہ ضرور فنا ہونے والی ہے - آسمان (آکاش)
و اوپر نیچے کیونکر بنا سکتا ہے - کیونکہ وہ بےشکل اور محیط شے ہے - اگر دوسری چیز
کا نام (آسمان) آکاش رکھتے - تو بھی اس کا آسمان نام رکھنا بیمعنی ہے - اگر
اوپر تلے آسمانوں کو بنایا ہے تو ان سب کے بیچ میں چاند سورج کبھی نہیں رہ سکتے
اگر بیچ میں رکھا جائے - تو ایک اوپر اور ایک نیچے کی چیز ہی روشن رہیگی دوسرے
سے لے کر باقی سب میں تاریکی رہنی چاہیئے - ایسا نہیں معلوم ہوتا - اس واسطے
یہ بات بالکل جھوٹی ہے (۱۴۷)

سورۃ جن - (۱۴۸) اور یہ کہ مسجدیں واسطے اللہ کے ہیں - پس مت پکارو ساتھ اللہ
کے کسی کو - (منزل ۷ - پارہ ۲۹ - سورۃ ۷۲ - آیت ۱۸) کہ

محقق - اگر یہ بات درست ہے تو مسلمان لوگ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ -
اس کلمہ میں خدا کے ساتھ محمد صاحب کو کیوں پکارتے ہیں؟ یہ بات قرآن کے برخلاف
ہے اور جو خلاف نہیں کرتے - تو اس قرآن کی بات کو جھوٹ ٹھیراتے ہیں؟ جب
مسجد خدا کے گھر ہیں - تو مسلمان بڑے بت پرست ہوئے - کیونکہ جیسے پورانی جینی
چھوٹے سے بت کو خدا کا گھر ماننے سے بت پرست ٹھیرتے ہیں - تو یہ لوگ کیوں نہیں (۱۴۸)

لہ ولقد خلقکم اطوارا ۝ الم تروا کیف خلق اللہ سبع سمٰوٰت طباقا ۝
وجعل القمر فیھن نورا وجعل الشمس سراجا ۝ کہ وان المسجد للہ
فلا تدعوا مع اللہ احدا ۝

اور قبر میں کیا مردے ہیں جو زندہ کرسکیگا؟ یہ سب باتیں لڑکوں (کی باتوں) کی مانند ہیں (۱۵۳)+

سورۃ البروج۔ (۱۵۴) قسم ہے آسمان برجوں والے کی۔ بلکہ وہ قرآن ہے بزرگ بیچ لوح محفوظ کے (منزل ۷۔ پارہ ۳۰۔ سورۃ ۸۵۔ آیت ۱۔۲۱۔۲۲) لہ

محقق۔ اس مصنف قرآن نے جغرافیہ اور علم ہیئت کچھ بھی نہیں پڑھا تھا۔ نہیں تو آسمان کو قلعہ کی مانند برجوں والا کیوں کہتا۔ اگر حمل وغیرہ برجوں کو برج کہتا ہے۔ تو اور برج کیوں نہیں ہیں؟ اس لئے یہ برج نہیں ہیں۔ بلکہ سب تارہ لوک یعنی کرّہ ہیں۔ کیا وہ قرآن خدا کے پاس ہے اگر یہ قرآن اس کا تصنیف شدہ ہے تو خدا بھی علم و دلیل سے خلاف عقل والا ہوگا (۱۵۴)+

سورۃ طارق (۱۵۵) تحقیق وہ مکر کرتے ہیں ایک مکر۔ اور میں بھی مکر کرتا ہوں ایک مکر (منزل ۷۔ پارہ ۳۰۔ سورۃ ۸۶۔ آیت ۱۵۔۱۶) سے

محقق۔ مکر۔ کہتے ہیں ٹھگ پنے کو کیا خدا بھی ٹھگ ہے؟ اور کیا چوری کا جواب چوری اور جھوٹ کا جواب جھوٹ ہے؟ کیا کوئی چور کسی آدمی کے گھر میں چوری کرے تو بھلے آدمی کو بھی چاہیئے۔ کہ اس کے گھر میں جاکر چوری کرے؟ واہ واہ قرآن کے مصنف (۱۵۵)

سورۃ فجر۔ (۱۵۶) اور آویگا پروردگار تیرا۔ اور فرشتے صف باندھ کر اور لایا جائیگا اس دن دوزخ (منزل ۷۔ پارہ ۳۰۔ سورۃ ۸۹۔ آیت ۲۱۔۲۲) سے

محقق۔ کہو جی! جیسے کہ کوتوال اور سپہ سالار اپنی فوج کو لے کر صف باندھ کر پھرا کرتے ہیں۔ ویسا ہی ان کا خدا کرتا ہے؟ کیا دوزخ کو گڑھے کی مانند سمجھا ہے۔ کہ جس کو اٹھا کر جہاں چاہیں وہاں لے جائیں۔ اگر دوزخ اتنا چھوٹا ہے۔ تو بیشمار قیدی اس میں کیسے سما سکیں گے؟ (۱۵۶)

سورہ الشمس۔ (۱۵۷) پس کہا تھا واسطے اُن کے پیغمبر خدا کے لئے محافظت کرو

لہ والسماء ذات البروج ○ .. بل ھو قرآن مجید ○ فی لوح محفوظ ○ ٢ه انھم یکیدون کیدا ○ واکید کیدا ○ ٣ه وجاء ربك والملئکة صفا صفا ○ وجائ یومئذ بجھنم ○

سورۃ النبا۔(۱۵۱) بدلے دیئے جائیں گے۔موافق اعمال کے.. اور پیالے بھرے ہوئے ہیں۔ اس دن کھڑی ہونگی روحیں اور فرشتے صف باندھ کر (منزل ہفتم۔ پارہ ۳۰۔سورۃ ۷۸۔آیت ۲۵-۳۲-۳۶) [۱] ؞

محقق۔ اگر اعمال کے مطابق ثمرہ دیا جاتا۔ تو ہمیشہ بہشت میں رہنے والی حوریں فرشتے اور موتی کی مانند لڑکوں کو کس عمل کے بدلے ہمیشہ کے لیئے بہشت ملا۔ جب پیالے بھر بھر کر شراب پیویں گے۔ تو مست ہو کر کیوں نہ لڑینگے۔ یہاں روح ایک فرشتے کا نام ہے۔ جو سب فرشتوں سے بڑا ہے۔ کیا خدا روح یا فرشتوں کو صف باندھ کر کھڑے کر کے پلٹن باندھیگا؟ کیا پلٹن سے سب روحوں کو سزا دلائیگا اور خدا اس وقت کھڑا ہوگا یا بیٹھا؟ اگر قیامت تک خدا اپنی سب پلٹن جمع کر کے شیطان کو پکڑ لے۔ تو اس کی سلطنت بے خوف و خطر ہو جائے کیا اس کا نام خدائی ہے(۱۵۱)

سورۃ تکویر(۱۵۲) جس وقت کہ سورج لپیٹا جائے اور جس وقت کہ تارے گدلے ہو جائیں۔ اور جس وقت کہ پہاڑ چلائے جائیں اور جس وقت کہ آسمان کی کھال اتاری جائے (منزل ہفتم۔ پارہ ۳۰۔سورۃ ۸۱ آیت ۲-۳-۱۱) [۲]

محقق۔ یہ بڑی نادانی کی بات ہے۔ کہ گول سورج کا کرہ لپیٹا جائیگا اور تارے گدلے کیونکر ہو سکیں گے۔ اور پہاڑ بیجان ہونے سے کیونکر چلیں گے؟ اور آسمان کو کیا حیوان سمجھا کہ اس کی کھال نکالی جائیگی۔ یہ بڑی نادانی اور بے علمی کی بات ہے(۱۵۲)

سورۃ انفطار۔(۱۵۳) جس وقت کہ آسمان پھٹ جائے۔ اور جس وقت کہ تارے جھڑ جائیں۔ اور جس وقت کہ دریا چیرے جائیں۔ اور جس وقت کہ قبریں زندہ کر کے اٹھائی جائیں (منزل ۷۔ پارہ ۳۰۔سورۃ ۸۲۔ آیت ۱-۲-۳-۴) [۳]

محقق۔ واہ جی! قرآن کے مصنف فلاسفر! آکاش (آسمان) کو کیونکر کوئی پھاڑ سکیگا اور تاروں کو کیونکر جھاڑ سکیگا؟ اور دریا کیا لکڑی ہے جو چیر ڈالیگا؟

---

[۱] جزاءً وفاقا .. وکاساً دھاقا .. یوم یقوم الروح والملئکۃ صفا [۲] اذا الشمس کوّرت ۝ واذا النجوم انکدرت ۝ واذا الجبال سیرت .. واذا السماء کشطت [۳] اذا السماء انفطرت ۝ واذا الکواکب انتثرت واذا البحار فجرت ۝ واذا القبور بعثرت ۝

صاف ہوگیا۔ کہ خدا مثل انسان کے محدود المکان ہے اب تک معلوم ہوتا تھا۔ کہ خدا۔ فرشتے اور پیغمبر تین کی کہانی ہے اب ایک روح چوتھی اور نکل پڑی۔ اب نہ جانے یہ چوتھی روح کیا ہے؟ یہ تو عیسائیوں کے مذہب یعنی باپ بیٹا اور روح القدس تین کے ماننے کے علاوہ چوتھی شے نکل آئی۔ اگر کہو کہ ہم تینوں کو خدا نہیں مانتے ایسا ہی سہی لیکن جب روح القدس علیحدہ ہے تو خدا فرشتے اور پیغمبر کو کہنا درست ہے یا نہیں؟ اگر یہ بھی پاک ہیں۔ تو پھر کسی خاص وجود کو روح کیوں کہتے ہیں؟ اور خدا گھوڑے وغیرہ حیوانوں کی دن اور قرآن وغیرہ کی قسمیں کھاتا ہے قسمیں کھانا شریف آدمیوں کا کام نہیں (۱۵۹)

قرآن کے متعلق محقق کی رائے

(۱۶۰) اب اس قرآن کے مضمون کو لکھ کر عاقلوں کے (روبرو) پیش نظر کرتا ہوں۔ کہ یہ کتاب کیسی ہے؟ مجھ سے پوچھو تو یہ کتاب نہ خدا نہ عالم کی بنائی ہوئی اور نہ علم کی ہو سکتی ہے۔ یہ تو بہت تھوڑے سے نقص ظاہر کئے ہیں۔ اس لئے کہ لوگ دھوکے میں پڑ کر اپنی عمر بیفائدہ ضائع نہ کریں۔ جو کچھ اس میں تھوڑی سی سچائی ہے۔ وہ وید وغیرہ علمی کتابوں کے مطابق ہونے سے جیسے مجھ کو منظور ہے ویسے اور بھی مذہب کے ضد اور تعصب سے مبرا عالموں اور عاقلوں کے لئے قابل تسلیم ہے۔ اس کے سوائے جو کچھ اس میں ہے وہ سب لاعلمی کی باتیں اور توہمات ہیں اور انسان کی روح کو مثل حیوان کے بنا امن میں خلل ڈالکر فساد مچا انسانوں میں نااتفاقی پھیلا باہم تکلیف کو مبتلا الاّ مضمون ہے اور تپنرُکت[1] دوش کا تو قرآن گویا خزانہ ہی ہے۔ پرمیشور سب انسانوں پر رحم کرے کہ سب کے سب باہمی محبت اتفاق اور ایک دوسرے کے سکھ کی ترقی کرنے میں راغب ہوں جیسا میں اپنا یا دوسرے مذاہب کا نقص طرفداری چھوڑ کر ظاہر کرتا ہوں اسی طرح اگر سب عقلمند لوگ کریں۔ تو کیا مشکل ہے۔ کہ آپس کی نااتفاقی چھوٹ اتفاق ہوکر خوشی سے ایک مذہب ہوکر راستی حاصل ہو سکے۔ یہ تھوڑا سا قرآن کی بابت لکھا ہے اس کو عقلمند دھارمک لوگ مصنف کے منشا کے مطابق سمجھ کر فائدہ اٹھائیں اگر کہیں غلط فہمی سے کچھ لکھا گیا ہو۔ تو اس کو صحیح کر لیں (۱۶۰) ٭

---

[1] ایک بات کو کئی بار دوہرانا۔ (مترجم) ٭

اونٹنی خدا کی ہے اور اس کے پینے کی باری ہے پس جھٹلایا اس کو۔ پس پاؤں کاٹے اس کے پس ہلاکی ڈالی اوپر ان کے رب ان کے نے۔ (منزل ۷۔ پارہ ۳۰۔ سورۃ ۹۱۔ آیت ۱۳۔ ۱۴) [1]

محقق۔ کیا خدا بھی اونٹنی پر چڑھ کر سیر کرتا ہے؟ نہیں تو کس واسطے رکھی تھی اور بلا قیامت کے اپنا عہد توڑ کر ان پر وبا کیوں ڈالی؟ اگر ڈالی تو ان کو سزا دی۔ پھر قیامت کی رات میں انصاف (کا کرنا) اور اس رات کا ہونا جھوٹ سمجھا جائیگا۔ اس اونٹنی کے ذکر سے یہ قیاس ہوتا ہے کہ ملک عرب میں اونٹ اونٹنی کے سوائے دوسری سواری کم ہوتی ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ملک عرب کے رہنے والے نے قرآن بنایا ہے (۱۸۷)

سورۃ علق (۱۵۰) اگر باز نہ آیا۔ البتہ گھسیٹیں گے ہم اس کو ساتھ پیشانی کے بالوں کے پکڑ کے۔ وہ پیشانی کہ جھوٹی ہے خطاکار۔۔۔ ہم بلا دیں گے فرشتے دوزخ کے کو۔ (منزل ہفتم پارہ ۳۰۔ سورۃ ۹۶۔ آیت ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۶) [2]

محقق۔ اس ذلیل چپڑاسیوں کے گھسیٹنے کے کام سے بھی خدا نہ بچا۔ بھلا پیشانی بھی کبھی جھوٹی اور خطاوار ہو سکتی ہے؟ سوائے کسی روح کے۔ یہ بھی خدا ہو سکتا ہے۔ کہ جو جیلخانہ کے داروغہ کو طلب کرے؟ (۱۸۵)

سورۃ قدر۔ (۱۵۹) تحقیق نازل کیا ہم نے قرآن کو بیچ رات قدر کے اور کیا جانے تو کیا ہے رات قدر کی۔ اترتے ہیں فرشتے اور روح اس میں ساتھ حکم پروردگار اپنے کے واسطے ہر کام کے (منزل ۷۔ پارہ ۳۰۔ سورۃ ۹۷۔ آیت ۱۔ ۲۔ ۴) [3]

محقق۔ اگر ایک ہی رات میں قرآن نازل کیا۔ تو یہ بات کہ فلاں آیت فلاں وقت میں اتری کیونکر درست ہو سکتی ہے؟ اور رات اندھیری ہوتی ہے اس کے متعلق کیا پوچھنا ہے ہم لکھ آتے ہیں کہ اوپر نیچے کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اور یہاں لکھتے ہیں کہ فرشتے اور روح خدا کے حکم سے دنیا کا انتظام کرنے کے واسطے آتے ہیں۔ تو اس سے

---

[1] فقال لهم رسول الله ناقة الله وسقيٰها ٥ فكذبوه فعقروها فدمدم عليهم ربهم بذنبهم فسوّٰها ٥ [2] كلا لئن لم ينته لنسفعا بالناصية ٥ ناصية كاذبة خاطئة ٥ [3] انا انزلنه في ليلة القدر ٥ وما ادراك ما ليلة القدر ٥ تنزل الملٰئكة والروح فيها باذن ربهم من كل امر ٥

[4] ایک بات کو کئی بار دہرانا (مترجم) ❖

کچھ عربی اور کچھ سنسکرت بھی اچھا ہوا معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس میں عربی اور سنسکرت دونوں کی عبارت لکھی ہوئی ہے۔ دیکھو (اسملام لنے متر اورنا ودیانی دھتے) یہ سنسکرت کے الفاظ ہیں۔ ایسے ہی الفاظ سب جگہ مستعمل ہیں۔ جن سے واضح ہوتا ہے کہ اس کو کسی سنسکرت اور عربی کے پڑھے ہوئے نے تصنیف کیا ہے ۔

اگر اس کو معنے کے لحاظ سے دیکھیں۔ تو یہ بناوٹی بے دلیل اور وید اور صرف ونحو کے قواعد کے برخلاف ثابت ہوتی ہے جیسی یہ اپنشد بنائی ہے۔ ویسے ہی بہت سی اپنشدیں مت متانتر والے متعصب لوگوں نے بنا دی ہیں۔ مثلاً سوروپ اپنشد نرسنگھ تاپنی۔ رام تاپنی۔ گوپال تاپنی وغیرہ ۔

سوال - آج تک کسی نے ایسا نہیں کہا۔ اب تم کہتے ہو۔ تمہاری بات کیسے مانیں ؟

جواب تمہارے ماننے نہ ماننے سے ہماری بات جھوٹی نہیں ہوسکتی ہے جس طرح سے میں نے اس کو غیر مدلل ٹھیرایا ہے۔ ویسے ہی جب تم اتھرو وید کو یا اس کی شاخوں سے یا زمانہ سلف کی لکھی ہوئی کتابوں میں سے ہو بہو تحریر دکھلا دو اور ٹھیک معنوں کے رو سے بھی ثابت کر دو۔ تو تمہاری بات قابل تسلیم ہوسکتی ہے ۔

سوال - دیکھو ہمارا مذہب کیسا اچھا ہے کہ جس میں سب طرح کا آرام اور آخر میں نجات ہوتی ہے

جواب - ایسے ہی ہر ایک مذہب والے سب کہتے ہیں۔ کہ ہمارا ہی مذہب اچھا ہے۔ باقی سب خراب ہیں۔ ہمارے مذہب کے بغیر دوسرے مذہب سے نجات نہیں ہوسکتی۔ اب ہم تمہاری بات کو سچی مانیں یا ان کی۔ ہم تو یہی مانتے ہیں۔ کہ راست گفتاری کسی کو ایذا نہ دینا۔ رحم وغیرہ عمدہ اوصاف سب مذاہب میں اچھے ہیں اور باقی جھگڑا۔ بکھیڑا۔ حسد۔ نفرت۔ دروغگوئی وغیرہ کام سب مذاہب میں خراب ہیں۔ اگر تم کو سچا دھرم قبول کرنے کی خواہش ہو۔ تو

ویدک دھرم کو قبول کرو - فقط

اس سے آگے اپنے عقیدوں کا خلاصہ لکھیں گے ۔

شری مد دیانند سرسوتی سوامی کی بنائی ہوئی شستہ عبارت سے آراستہ ستیارتھ پرکاش کا چودھواں باب دربارہ عقائد اسلام ختم ہوا ۔

اوپنشد

اب ایک بات باقی ہے کہ اکثر مسلمان ایسا کہا کرتے اور لکھتے یا شائع کیا کرتے ہیں کہ ہمارے مذہب کی بات اتھروید میں لکھی ہے۔ اس کا یہ جواب ہے کہ اتھروید میں اس کا نام و نشان بھی نہیں ہے سوال کیا تم نے سب اتھروید دیکھا ہے؟ اگر دیکھا ہے تو اوپنشد دیکھو۔ دیکھو یہ صاف اس میں لکھا ہے۔ پھر کیوں کہتے ہو۔ کہ اتھروید میں مسلمانوں کا نام و نشان بھی نہیں ہے؟

अथाऽल्लोपनिषदं व्याख्यास्यामः ।

अस्माल्लां इल्ले मित्रावरुणा दिव्यानि धत्ते ॥ इल्लल्ले वरुणो राजा पुनर्ददुः ॥ हया मित्रो इल्लां इल्लल्ले इल्लां वरुणो मित्रस्तेजस्कामः ॥ १ ॥ होतारमिन्द्रो होतारमिन्द्र महासुरिन्द्राः ॥ अल्लो ज्येष्ठं श्रेष्ठं परमं पूर्णं ब्रह्माणं अल्लाम् ॥ २ ॥ अल्लोरसूल महामदरकबरस्य अल्लो अल्लाम् ॥ ३ ॥ आदल्लाबूकमेककम् ॥ अल्लाबूकं निखातकम् ॥ ४ ॥ अल्लो यज्ञेन हुतहुत्वा ॥ अल्ला सूर्य्य चन्द्र सर्व नक्षत्राः ॥ ५ ॥ अल्ला ऋषीणां सर्व दिव्यां इन्द्राय पूर्वं माया परममन्तरिक्षाः ॥ ६ ॥ अल्लः पृथिव्या अन्तरिक्षं विश्वरूपम् ॥ ७ ॥ इल्लां कबर इल्लां कबर इल्लां इल्लल्लेति इल्लल्लाः ॥ ८ ॥ ओम् अल्ला इल्लल्ला अनादिस्वरूपाय अथर्वणा श्यामा हुं ह्रीं जनान पशूनसिद्धान् जलचरान् अदृष्टं कुरु कुरु फट् ॥ ९ ॥

جو اس میں صاف طور پر محمد صاحب کو رسول لکھا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے مذہب کی بنیاد وید مقدس میں ہے۔

جواب ۔ اگر تم نے اتھروید نہ دیکھا ہو تو ہمارے پاس آؤ۔ آغاز سے انجام تک دیکھو یا کسی اتھروید کے جاننے والے کے پاس (جا کر) بیس کانڈ والی منتر سنگھتا اتھروید کو دیکھ لو۔ اس میں کہیں اپنے پیغمبر صاحب کا نام یا (مسلمانی) مذہب کا نشان نہ دیکھو گے اور جو اوپنشد ہے وہ نہ تو اتھروید میں نہ اس کے گوپتھ براہمن اور نہ اس کی کسی شاخ میں ہے قیاس کیا جاتا ہے کہ اس کو تو اکبر بادشاہ کے زمانہ میں کسی نے بنایا ہوگا۔ اس کا مصنف

ॐ ·········· हुं ह्रीं अल्लोरसूल महमदरकबरस्य अल्लो अल्लाम इल्लल्लेति इल्लल्लाः ॥

اپنے منتویہ (مسلمہ عقیدوں) - امنتویہ (غیر مسلمہ مانوں) کا بیان

منتویہ اور امنتویہ کی تعریف

عام مسلمہ اصول یعنی ساری دنیا پر حاوی ہر فرد بشر کے لئے مفید دھرم (دھرم) ہے جس کو ہمیشہ سے سب مانتے آئے ہیں - مانتے ہیں نیز مانیں گے جس کو اسی وجہ سے ازلی اور ابدی دھرم کہتے ہیں - یہ کوئی بھی اس کا مخالف نہیں ہو سکتا - گو بے علم یا کسی مت[1] والے کے بہکائے ہوئے لوگ کسی امر کو الٹا جانیں یا مانیں - مگر اس کو کوئی بھی عقلمند تسلیم نہیں کرتا - ہاں جس کو آپت یعنی سچ ماننے والے - سچ بولنے والے - دوسروں کی بھلائی کرنے والے اور بے رو رعایت عالم مانتے ہیں - وہی سب کو منتویہ (قابل تسلیم) اور جس کو نہیں مانتے وہ امنتویہ (غیر مسلمہ) ہونے کی وجہ سے سند کے لائق نہیں ہوتا -

مصنف کی کوشش کا اصل مدعا

پس وید وغیرہ ست شاستروں کے مانے ہوئے اور برہما سے لے کر جیمنی تک (رشی منیوں) کے تسلیم کئے ہوئے جو ایشور وغیرہ پدارتھ ہیں - کہ جن کو میں خود بھی مانتا ہوں - ان سب کو نیک نہاد اصحاب پر روشن کرتا

---

[1] مت والے سے مراد ایسے شخص سے ہے جس کے عقائد کسی کی ہٹ دھرمیوں یا باہمی مخالفانہ جھگڑے اور ان کی پاسداریوں پر مبنی ہوں - اور سوامی جی نے اس قسم کے تمام عقائد کو مت سے نامزد کیا ہے - [2] دیکھو صفحہ ۷۸۶

اپنے منتویہ - امنتویہ کا بیان
(مسلمہ عقیدوں - غیر مسلمہ باتوں)

منتویہ اور امنتویہ کی تعریف

عام مسلمہ اصول یعنی ساری دنیا پر حاوی ہر فرد بشر کے لئے مفید دھرم وہی ہے جس کو ہمیشہ سے سب مانتے آتے ہیں۔ مانتے ہیں نیز مانیں گے۔ جس کو اسی وجہ سے ازلی اور ابدی دھرم کہتے ہیں کہ کوئی بھی اس کا مخالف نہیں ہو سکتا۔ گو جاہل یا کسی مت[1] والے کے بہکائے ہوئے لوگ کسی امر کو الٹا جانیں یا مانیں۔ مگر اس کو کوئی بھی عقلمند تسلیم نہیں کرتا۔ مگر ہاں جس کو آپت یعنی سچ ماننے والے سچ بولنے والے دوسروں کی بھلائی کرنے والے اور بے رو رعایت عالم مانتے ہیں وہی سب کو منتویہ (قابل تسلیم) اور جس کو نہیں مانتے وہ امنتویہ (غیر مسلمہ) ہونے کی وجہ سے سند کے لائق نہیں ہوتا۔

مصنف کی کوشش کا اصل مدعا

اب میں وید وغیرہ ست شاستروں کے مانے ہوئے اور برہما سے لے کر جیمنی منی تک (رشی منیوں) کے تسلیم کئے ہوئے جو پدارتھ[2] ہیں کہ جن کو میں خود بھی مانتا ہوں ان سب کو نیک نہاد اصحاب پر روشن کرتا ہوں۔ میں اپنا منتویہ اسی کو مانتا ہوں کہ جو تینوں زمانوں میں سب کیلئے یکساں ماننے کے لائق ہے میرا کسی نئے خیال یا مت کو جاری کرنے کا ذرا بھی منشا نہیں ہے بلکہ جو سچ ہے اس کو ماننا منوانا اور جو جھوٹ ہے اس کو چھوڑنا چھڑوانا مدنظر ہے اگر میں بے جا رعایت کرتا تو آریہ ورت کے مروجہ متوں میں سے کسی ایک مت پر ہٹ دھرمی کرتا لیکن میں اس چال چلن کو جو آریہ ورت یا دوسرے ملکوں میں ادھرم کے مطابق ہے قبول نہیں کرتا اور دھرم کے متعلق باتوں کو کبھی ترک نہیں کرتا اور نہ کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ایسا کرنا منش دھرم (انسانیت) سے بعید ہے۔

[1] مت والے سے مراد ایسے شخص سے ہے جس کے عقائد کسی کی ہٹ دھرمیوں یا باہمی مخالفانہ جھگڑوں اور ان کی پاسداریوں پر مبنی ہوں۔ اور سوامی جی نے اس قسم کے تمام عقائد کو مت سے نامزد کیا ہے [2] پدارتھ ان تمام چیزوں کو کہتے ہیں جن کیلئے الفاظ کا استعمال ہوتا ہے۔ اس میں جوہر عرض۔ حرکت وغیرہ سب شامل ہیں جن پر تصور باندھا جا سکتا ہے۔ اور جن کا شمار مختلف دارشنکوں نے مختلف طریقہ پر کیا ہے۔ (مترجم)

निन्दन्तु नीतिनिपुणा यदि वा स्तुवन्तु, लक्ष्मीः समाविशतु गच्छतु वा यथेष्टम्। अद्यैव वा मरणमस्तु युगान्तरे वा, न्याय्यात्पथः प्रविचलन्ति पदं न धीराः ॥ १ ॥ भर्तृहरिः ॥

न जातु कामान्न भयान्न लोभाद्, धर्मं त्यजेज्जीवितस्यापि हेतोः। धर्मो नित्यः सुखदुःखे त्वनित्ये, जीवो नित्यो हेतुरस्य त्वनित्यः ॥ २ ॥ महाभारते ॥

एक एव सुहृद्धर्मो निधनेऽप्यनुयाति यः। शरीरेण समं नाशं सर्वमन्यत्तु गच्छति ॥ २ ॥ मनु० ॥

सत्यमेव जयते नानृतं, सत्येन पन्था विततो देवयानः। येनाक्रमन्त्यृषयो ह्याप्तकामा यत्र तत्सत्यस्य परमं निधानम् ॥४॥

न हि सत्यात्परो धर्मो नानृतात्पातकं परम्। न हि सत्यात्परं ज्ञानं तस्मात्सत्यं समाचरेत् ॥ ५ ॥ उ० वि० ॥

(۱) مصلحت بین آدمی خواہ مذمت کریں۔ خواہ تعریف۔ دھن آوے خواہ چلا جاوے۔ خواہ آج ہی موت ہو۔ خواہ کسی یُگ میں مریں۔ صاحبان استقلال (کسی صورت میں) نیاء (انصاف) کے راہ سے قدم بھر بھی ادھر اُدھر نہیں ہوتے (از اقوال شریمان بھرتری ہری)

(۲) دھرم کو کبھی ترک نہ کرے۔ نہ تو کسی آرزو پر۔ نہ خوف پر۔ نہ لالچ پر اور نہ زندگی کی خاطر۔ دھرم ہمیشہ ہے۔ سکھ دُکھ چند روزہ ہے۔ روح غیر فانی ہے۔ مگر موجب زندگی فانی ہے (از مہابھارت)

(۳) دھرم یکتا اور فرزانہ دوست ہے۔ جو کہ مرنے پر بھی ساتھ نہیں چھوڑتا (شرط رفاقت بجا لاتا ہے) دیگر تمام چیزیں یقینی طور پر جسم کے ساتھ ہی زوال پذیر ہیں (از منو)

(۴) راستی ہی فتح یاب ہوتی ہے۔ نہ کہ ناراستی۔ عالم لوگوں کے سفر کا سیدھا راستہ حقانیت ہی ہے۔ جس سے کہ رشی اور راست مقصد والے وہاں پہنچتے ہیں۔

ہوں۔ میں اپنا منتویہ اسی کو مانتا ہوں۔ کہ جو تینوں زمانوں میں سب کے لئے یکساں
ماننے کے لائق ہے۔ میرا کسی نئے خیال یا مت کو جاری کرنے کا ذرا بھی منشا نہیں ہے
بلکہ جو سچ ہے۔ اس کو ماننا منوانا اور جو جھوٹ ہے اس کو چھوڑنا چھڑوانا مدنظر ہے۔
اگر میں رُو رعایت کرتا۔ تو آریہ ورت کے مروّجہ متوں میں سے کسی ایک مت پر
ہٹ دھرمی کرتا۔ لیکن میں اس چال چلن کو جو آریہ ورت یا دوسرے ملکوں میں ادھرم
کے مطابق ہے۔ قبول نہیں کرتا۔ اور دھرم کے متعلق باتوں کو کبھی ترک نہیں کرتا
اور نہ کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ ایسا کرنا منش دھرم (انسانیت) سے بعید ہے۔

سچی انسانیت کا تقاضا **۴۔ "منش"** اس کو کہنا چاہئے۔ جو "منن شیل"
(صاحب غور و فکر) ہو کر اپنی ذات کی طرح دوسروں کے سُکھ دُکھ اور نفع نقصان
کو سمجھے۔ ناانصافی کرنے والے سے اس کے طاقت ور ہونے پر بھی نہ ڈرے۔ اور
دھرماتما خواہ کمزور ہو۔ تو بھی اس سے ڈرتا ہے۔ اسی قدر نہیں۔ بلکہ دھرماتما لوگ
خواہ کتنے ہی بے کس۔ کمزور اور بے ہنر کیوں نہ ہوں۔ اپنی ساری طاقت سے اُن
کی حفاظت۔ ترقی اور ان کے خوش کُن برتاؤ کے لئے کوشش کرے۔ اور ادھرمی
خواہ سب سے بڑھ کر صاحب وسیلہ۔ نہایت طاقت ور اور صاحب لیاقت بھی ہو۔ تو
اس کی بربادی۔ تنزل اور تخریب ہمیشہ کیا کرے۔ یعنی جہاں تک ہو سکے۔ وہاں
تک بے انصافی کرنے والوں کی طاقت کو گھٹائے۔ اور انصاف کرنے والوں کی
طاقت کو ہر طرح سے بڑھایا کرے۔ اس کام میں چاہے۔ اس کو کیسی ہی سخت
تکلیف پہنچے۔ خواہ جان بھی چلی جائے۔ تو بھی انسانیت کے دھرم کو ہرگز نہ چھوڑے
اس کے متعلق شری مان مہاراج بھرتری ہری جی وغیرہ نے شلوک (اشعار) لکھے
ہیں۔ ان کا لکھنا مناسب موقعہ سمجھ کر لکھتا ہوں :-

لے (بقیہ صفحہ گذشتہ) پدارتھ ان تمام چیزوں کو کہتے ہیں۔ جن کے لئے الفاظ
کا استعمال ہوتا ہے۔ اس میں جوہر۔ عرض۔ حرکت وغیرہ سب شامل ہیں۔ جن پر
تصور باندھا جا سکتا ہے۔ اور جن کا شمار مختلف درشن کاروں نے مختلف طریقہ
پر کیا ہے (مترجم) +

ایہ مان کرتا ہوں۔(یعنی ان کو درست و صحیح تسلیم نہیں کرتا)

دھرم اور ادھرم ۳۔ جو بے رو رعایت انصاف کا رویہ۔ راست گوئی وغیرہ سے موصوف (یعنی) ایشور کے احکام ویدوں کے خلاف نہیں ہیں۔ اس کو "دھرم" اور جو رو رعایت سے پُر بے انصافی کا رویہ۔ دروغ گوئی وغیرہ ایشور کی حکم عدولی (یعنی ویدوں کے خلاف) ہے۔ اس کو ادھرم مانتا ہوں۔

جیو۔ (۴) جو اچھا (خواہش) دویش (نفرت) سکھ (راحت) دکھ (رنج) اور گیان (علم) وغیرہ صفات (محسوسات) والا محدود العلم ابدی ہے۔ اسی کو جیو مانتا ہوں۔

جیو اور ایشور میں فرق اور تعلق (۵) جیو اور ایشور ذات اور صفات سالبہ کے لحاظ سے جدا اور محاط و محیط اور صفات موجبہ کے لحاظ سے غیر جدا ہیں۔ یعنی جس طرح آکاش سے شکل والا جوہر نہ کبھی الگ تھا نہ ہے اور نہ ہوگا اور نہ کبھی ایک تھا نہ ہے نہ ہوگا۔ اسی طرح پرمیشور اور جیو میں محاط اور محیط معبود و عابد اور باپ بیٹا وغیرہ کا تعلق مانتا ہوں۔

انادی پدارتھ۔ (۶) انادی پدارتھ (غیر حادث) تین ہیں۔ ایک "ایشور" اور دوسرا "جیو"۔ تیسرا "پرکرتی" یعنی جہان کی علت مادی کو نتیہ (ابدی) کہتے ہیں۔ جو پدارتھ "نتیہ" ہیں۔ ان کے صفات۔ خواص اور برکات بھی نتیہ ہوتے ہیں۔

پرواہ سے انادی۔ (۷) "پرواہ سے انادی" (از روئے سلسلہ کے بے آغاز ہونا) جو جوہر و صفات و حرکات ترکیب پاکر پیدا ہوتے ہیں۔ وہ تفریق کے بعد نہیں رہتے۔ لیکن جس طاقت سے ترکیب ہوتی ہے۔ وہ اُن میں انادی ہے اور اس سے پھر بھی ترکیب ہوگی اور تفریق بھی۔ ان تینوں کو پرواہ سے انادی مانتا ہوں۔

سرشٹی۔ (پیدائش دُنیا) (۸) سرشٹی (پیدائش) اس کو کہتے ہیں۔ کہ جو علم اور موزونیت کے ساتھ مل کر الگ الگ ذرّات کا مختلف شکلوں میں آنا ہے۔

پیدائش دنیا کا مدعا (۹) "سرشٹی کا پریوجن" (پیدائش کا مدعا) یہی ہے کہ پیدائش کے متعلق جو ایشور میں صفات و فعل و عادات ہیں۔ ان کا باثر

جو عظیم مسکن سچائی کا ہے۔

(۵) راستی سے بڑھ کر دھرم اور ناراستی سے بڑھ کر کوئی پاپ نہیں۔ اور سچائی سے بہتر فی الحقیقت کوئی علم نہیں۔ اس لئے (انسان کو) سچائی کا راستہ اختیار کرنا چاہئے۔ (اپنشد مترجم)

ان اصحاب کے اشعار کے منشا کے مطابق ہی سب کو یقین رکھنا واجب ہے

بیان منتویہ امنتویہ (۵) اب جن جن پدارتھوں کو جیسا جیسا میں مانتا ہوں۔ ان کا بیان اس جگہ مختصراً کرتا ہوں۔ کہ جن کی مفصل تشریح اس کتاب میں اپنے اپنے موقعہ پر کر دی ہے۔

ایشور (۱) اوّل "ایشور" کہ جس کے نام برہم پرماتما وغیرہ ہیں جو سچدانند (ہست مطلق۔ علیم مطلق۔ اور راحت مطلق) وغیرہ اوصاف سے موصوف ہے جس کے صفات۔ فعل اور عادات پاک ہیں۔ جو ہمہ دان۔ بے شکل۔ محیط کل۔ جنم نہ لینے والا۔ لا انتہا۔ قادر مطلق۔ رحیم۔ عادل۔ تمام پیدائش کو وجود میں لانے والا۔ قائم رکھنے اور فنا کرنے والا ہے۔ تمام جیووں کو ان کے افعال کے مطابق سچے انصاف سے نتیجہ بخش ہونے کی صفات سے موصوف ہے۔ اسی کو میں پرمیشور مانتا ہوں۔

وید مستند بالذات دوسرے گرنتھ مستند بالغیر (۲) چاروں ویدوں (علم اور دھرم پر مشتمل الہامی سنگھتا منتر بھاگ) کو منزہ عن الخطا۔ سوتہ پرمان (مستند بالذات) مانتا ہوں۔ وہ بذات خود مستند ہیں۔ کہ جن کے مستند ٹھہرنے کے لئے احتیاج کسی دوسری کتاب کی نہیں۔ جس طرح سوریہ یا چراغ اپنی شکل کے آپ ہی ظاہر کرنے والے اور زمین وغیرہ کے بھی مشاہدہ میں آنے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح چاروں وید ہیں۔ چاروں ویدوں کے برہمن۔ چھ انگ۔ چھ اپانگ۔ چار اُپ وید اور ۱۱۲۷ (گیارہ سو ستائیس) ویدوں کی شاکھائیں جو کہ برہما وغیرہ مہرشیوں کی تصنیف بطور ویدوں کی شرح کے ہیں۔ ان کو پرتہ پرمان (مستند بالغیر) یعنی ویدوں کے مطابق ہونے سے مستوجب تسلیم مانتا ہوں۔ اور جو ان میں ویدوں کے خلاف باتیں ہیں۔ ان کا

اپنے معتقد یا عقیدہ۔

کام۔(۱۵) کام "مقصد" وہ ہے۔جو "دھرم" اور "ارتھ" کے ذریعے حاصل ہو*

ورن آشرم۔ (۱۶) ورن آشرم* اوصاف اور افعال کی مناسبت کے لحاظ سے مانتا ہوں *

راجا۔(۱۷) راجہ اسی کو کہتے ہیں۔جو اوصاف حمیدہ۔افعال نیک اور اعلیٰ عادتیں رکھتا ہو۔ بے رو رعایت۔فرض انصاف کا ادا کرنے والا۔رعایا کے ساتھ مثل والدین کے برتے۔اور ان کو مثل اولاد کے سمجھ کر ان کی ترقی اور راحت بڑھانے میں ہمیشہ کوشش کرے۔

پرجا۔(۱۸) "پرجا" (رعایا) اس کو کہتے ہیں کہ جو پاکیزہ اوصاف۔افعال اور عادتوں کو اختیار کرکے بے رو رعایت ہو کر فرائض انصاف کے عمل سے راجہ اور پرجا کی ترقی چاہے اور بغاوت کا خیال چھوڑ کر راجہ کے ساتھ مثل بیٹوں کے برتاؤ رکھے۔

نیائے کاری (۱۹) جو شخص ہمیشہ غور و فکر کر کے جھوٹ کو چھوڑ کر سچ کو قبول کرے۔ بے انصافی کرنے والوں کو دفع کرے اور انصاف کرنے والوں کو بڑھائے۔اپنے مانند سب کے لیے راحت چاہے۔وہ "نیائے کاری" (منصف) کہلاتا ہے۔

دیو۔آسر۔راکشس و پشاچ (۲۰) عالموں کو "دیو" اور بے علموں کو "آسر" بدیوں کو راکشس اور بدچلنوں کو پشاچ مانتا ہوں۔

دیو پوجا اور ادیو پوجا (۲۱) انہیں عالموں۔ماں۔باپ۔آچاریہ (اتالیق) اتتھی۔نیائے کاری۔راجہ اور دھرماتما انسان۔پتی برتا استری (پاکدامن بیوی) استری برت پتی (پاک نہاد شوہر) کی عزت و تعظیم کرنے کو "دیو پوجا" کہتے ہیں۔اس کے برعکس ادیو پوجا۔ان زندہ مورتیوں یعنی بزرگوں کو چھوڑ کر پرستش اور دیگر پتھر وغیرہ "جڑ" مورتیوں وغیرہ (ذی عقل) تصاویر کو ہر طرح سے ناقابل پرستش سمجھتا ہوں *

---

* برہمن۔کھشتری۔ویش۔شودر کے امتیاز کو ورن کہتے ہیں۔اور عمر کی تقسیم یعنی برہمچریہ۔گرہستھ۔بان پرستھ۔سنیاس کو آشرم کے نام سے نامزد کیا گیا ہے (مترجم)

ہونا مثلاً کسی نے کسی سے پوچھا کہ آنکھیں کس واسطے ہیں۔ اس نے جواب دیا۔ کہ دیکھنے کے واسطے۔ اسی طرح ایشور کی پیدا کرنے کی طاقت بذریعہ آفرینش کے نتیجہ خیز ہوتی ہے۔ نیز جیوؤں کے لئے کرموں کے نتیجہ کا ٹھیک ٹھیک پانا وغیرہ امور بھی (اسی پر منحصر ہیں)

دُنیا فاعل رکھتی ہے (۱۰) "سرشٹی سکرترک" (فاعل والی) ہے۔ اس کا پیدا کرنے والا مذکورہ بالا ایشور ہے۔ کیونکہ "سرشٹی" کی ساخت دیکھنے اور جڑ (غیر متعقل) اشیا میں خود بخود حسب مناسب بیج وغیرہ کی صورت اختیار کرنے کی طاقت نہ ہونے کے باعث سرشٹی کا فاعل ضرور ہے ؛

بندھن (۱۱) "بندھن" نیمتک (عارضی) یعنی بہ باعث نِمت (عارضہ) ہوا کرتا ہے (یعنی) جو جو پاپ کے کام ہیں۔ (مثلاً) ایشور کے سوائے کسی کی پرستش بے علمی وغیرہ (وہ) سب دُکھ پیدا کرنے والے ہیں۔ اسی واسطے یہ "بندھن" (قید یا ناگوار طبع امر) ہے کہ اس کی خواہش نہیں ہوتی۔ مگر بھوگنا پڑتا ہے۔

مکتی } (۱۲) یعنی تمام دُکھوں سے مخلصی پا کر لا مقید ہو کر کُل پرمیشور اور اس کی سرشٹی میں اپنی خواہش سے پھرنا۔ مقررہ وقت تک مکتی کے آنند کو بھوگ کر پھر دُنیا میں آنا ؛

مکتی کے وسائل (۱۳) "مکتی کے سادھن" (نجات کے وسائل) ایشور کی پرستش یعنی یوگ ابھیاس (یوگ کی مشق کرنا) دھرم پر عمل کرنا۔ برہمچریہ سے علم کا حاصل کرنا راستباز عالموں کی صحبت۔ سچا علم۔ بہترین غور اور کوشش وغیرہ ہیں ؛

ارتھ۔ ۱۴۔ "ارتھ" (سامان حصول مقاصد) وہ ہے۔ جو دھرم ہی سے حاصل کیا جائے۔ اور جو ادھرم سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ انرتھ (سامان کے مناسب اوصاف سے عاری) ہے

۱؎ صفحہ گذشتہ۔ آریہ اُدیش رتن مالا میں اس کو اس طرح بیان کیا ہے جو کاریہ جگت "جو کے کریم" اور یہ اُن کا سنیوگ وبوگ ہے یہ تین پرم پیارے انادی ہیں۔ پس اس موقعہ پر (ان تینوں) الفاظ سے مراد ترکیب پاتے ہوئے جوہر صفات اور حرکات سے ہے (مترجم)

۲؎ جو حرکت وسکون کرعین مرضی کے مطابق ہو۔ اُسے پھرنا کہتے ہیں ؛

آریہ اور دسیو (۲۹) جیسے نیکوکاروں کو "آریہ" اور بدکردار آدمیوں کو "دسیو" کہا جاتا ہے۔ ویسے ہی میں بھی مانتا ہوں۔

آریہ ورت کے حدود اربعہ (۳۰) اس قطعہ کا نام ملک "آریہ ورت" اس لئے ہے۔ کہ اس میں ابتدائے پیدائش سے آریہ لوگ سکونت رکھتے ہیں۔ لیکن اس کے حدود شمالاً ہمالیہ۔ جنوباً وندھیاچل غرباً اٹک اور شرقاً دریائے برہم پُتر ہیں۔ ان چاروں کے درمیان جس قدر ملک ہے۔ اس کو "آریہ ورت" کہتے ہیں۔ اور جو اِن میں ہمیشہ سے رہتے ہیں۔ اُن کو بھی "آریہ" کہتے ہیں۔

آچاریہ (۳۱) جو سانگ اپانگ وید ودیاؤں (علوم وید معہ انگ اور اپانگ) کا تعلیم دینے والا ہو۔ راستبازانہ چال چلن کو قبول اور طریق باطل کو ترک کرائے۔ وہ آچاریہ (اتالیق) کہلاتا ہے۔

شش (شاگرد) ۳۲۔ ششیہ (شاگرد) اس کو کہتے ہیں۔ جو سچی تربیت اور علم کو حاصل کرنے کے لائق دھرماتما حصول علم کا خواہاں اور "آچاریہ" کے دلپسند کام کرنے والا ہے۔

گرو۔ (۳۳) گرو۔ ماتا پتا۔ نیز جو لوگ کہ سچائی کو اختیار کرائیں اور جھوٹ کو چھڑائیں۔ وہ "گورو" کہلاتے ہیں۔

پروہت (۳۴) پروہت جو "یجمان" (یگیہ کرانے والوں) کی بھلائی کرانے والا اور سچائی کا واعظ ہو۔

اُپادھیائے (۳۵) "اُپادھیایہ" (مدرس) جو ویدوں کے ایک جزو یا انگوں کو پڑھاتا ہو۔

ششٹ آچار (۳۶) "ششٹ آچار" جو دھرم کے مطابق عمل کرتے ہوئے برہمچریہ سے علم کو حاصل کرنا اور پرتیکش وغیرہ پرمانوں سے سچ جھوٹ کا فیصلہ کرکے سچ کو اختیار کرنا اور جھوٹ کو بالکل ترک کر دینا

لہ آریہ اُدیش رتن مالا میں سوامی جی نے لکھا ہے کہ جہاں تک اِن چاروں کا دستار ہے۔ اور ان کے درمیان میں جو ملک ہے۔ اس کا نام "آریہ ورت" ہے مطلب یہ کہ چاروں دریاؤں کے پھیلاؤ میں لوگ بستے ہیں یا جو لوگ ہمالیہ و وندھیاچل پہاڑوں میں ہمیشہ سے آباد ہیں۔ وہ بھی آریہ شمار ہوتے ہیں ؎

شکھشا (۲۲) "شکھشا" جس سے علم شائستگی - دھرماتما پن جو اس پر غالب ہونے وغیرہ کی ترقی ہو - اور بے علمی وغیرہ نقص چھوٹیں - اس کو شکھشا (تربیت) کہتے ہیں ؛

پُران (۲۳) "پُران" جو برہما وغیرہ کی تصانیف "ایتریہ" وغیرہ برہمن گرنتھ ہیں انہیں کو پُران - اتہاس - کلپ - گاتھا اور ناراشنسی نام سے مانتا ہوں - بھاگوت وغیرہ دیگر (کتب) کو نہیں ؛

تیرتھ (۲۴) "تیرتھ" جس سے تکالیف کے سمندر سے پار اُتریں - یعنی جو سچ بولنا - علم - نیک صحبت - یم وغیرہ نیز یوگ - ابھیاس - ہمت علم کا پڑھانا وغیرہ نیک کام ہیں - اسی کو تیرتھ سمجھتا ہوں - خشکی و تری وغیرہ دیگر مقامات کو نہیں ؛

پُرشارتھ کی فضیلت (۲۵) "پُرشارتھ" (تدبیر، پرارَبدھ (تقدیر) سے بڑا اس لئے ہے کہ اس سے تقدیر آئندہ بنتی ہے - اس کے سُدھرنے سے سب سُدھرتے ہیں اور اس کے بگڑنے سے سب بگڑتے ہیں - اسی وجہ سے پرارَبدھ کی نسبت پُرشارتھ بڑا ہے -

دوسروں سے برتاؤ انسان کو راحت - رنج اور نفع نقصان میں سب کے ساتھ مناسب طریقہ پر مثل اپنے آتما کے برتاؤ رکھنا اچھا اور اس کے برعکس برتاؤ رکھنا بُرا سمجھتا ہوں ؛

سنسکار (۲۶) سنسکار اس کو کہتے ہیں - کہ جس سے جسم - من اور آتما کی اصلاح ہو وہ نشیک (گربھادھان) سے لے کر شمشان تک سولہ قسم کا ہے - اس کا کرنا فرض سمجھتا ہوں - اور جلانے کے بعد مُردہ کے لئے کچھ بھی نہ کرنا چاہئے -

یجنہ (۲۸) یجنہ اس کو کہتے ہیں - کہ جس میں عالموں کی تعظیم حسب مناسب ہو - حرفت کاری یعنی رسائن جو علم خواص الاشیا ہے - اس سے استفادہ ہو - علم وغیرہ اوصاف نیک کی بخشش ہو - اگنی ہوتر وغیرہ سے ہوا - مینہ کے پانی اور نباتات کی صفائی کر کے سب متنفسوں کو آرام پہنچایا جائے - میں اس کو اچھا سمجھتا ہوں ؛

وِواہ (۴۶) "وواہ" جو باقاعدہ ظاہرا طور پر اپنی رضامندی سے "پانی گرہن" ہاتھ لیوا (دست گرفت) کا عمل ہے۔ وہ "وواہ" کہلاتا ہے۔

نیوگ (۴۷) "نیوگ" "وواہ" کے بعد خاوند کی وفات وغیرہ سے جدائی ظہور میں آنے پر، خواہ نامردی وغیرہ دائمی امراض کی صورت میں عورت کا اپنے ورن کے یا اپنے سے اعلیٰ ورن کے مرد سے یا مرد کا بوقت لاچاری جو اولاد کا حاصل کرنا ہے (وہ نیوگ کہلاتا ہے)

ستُتی (۴۸) "ستُتی" (حمد و ثنا) اوصاف کی ستائش کرنا، سُننا اور ان کا جاننا ہے۔ اس کا پھل محبت وغیرہ ہوتے ہیں"

پرارتھنا (۴۹) "پرارتھنا" (مناجات) ایشور کے تعلقات سے جو علم وغیرہ کا حصول ہوتا ہے۔ اس کے واسطے اپنی کوشش کے بعد ایشور سے التجا کرنا ہے اور اس کا پھل خودبینی کا دُور ہونا وغیرہ ہوتا ہے۔

اُپاسنا (۵۰) "اُپاسنا" (قربِ ایزدی) جس طرح ایشور کے صفات فعل اقتضائے طبیعت پاک ہیں۔ اسی طرح اپنے کرنا۔ ایشور کو محیط کل اور اپنے کو محاط جان کر ایشور کے نزدیک ہم اور ہمارے نزدیک ایشور ہے۔ اس طرح کا علم الیقین بذریعہ یوگ ابھیاس کرنا یہ اُپاسنا کہلاتی ہے۔ اس کا پھل گیان کی ترقی وغیرہ ہے۔

سگُن۔ نرگُن (۵۱) "سگن" (موجبیہ) "نرگن" (سالبہ) ستُتی۔ "پرارتھنا" "اُپاسنا" جو جو صفات ایشور میں ہیں۔ ان سے موصوف اور جو جو صفات نہیں ہیں۔ اُن سے اس کو الگ مان کر تعریف کرنا "سگن نرگن" "ستُتی" ہے۔ نیک اوصاف کے اختیار کرنے کی ایشور سے خواہش کرنا اور عیب چھڑانے کے لئے پرماتما کی مدد چاہنا سگن نرگن پرارتھنا ہے اور تمام اوصاف سے موصوف سب عیبوں سے مبرا پرمیشور کو مان کر اپنے آتما کو اس کے اور اس کے احکام کے تابع کر دینا سگن نرگن اُپاسنا کہلاتی ہے۔

(صفحہ گذشتہ) "مرن" کہتے ہیں۔ یہیں دفعہ ۴۵ میں ملنے اور جدا ہونے کے الفاظ سے مراد جیو کے جسم سے ملنے اور علیحدہ ہونے سے ہے۔ (مترجم)

ہے - یہی شِشٹ آچار (نیک چلنی) ہے - اور جو اس پر عمل کرتا ہے وہ شِشٹ (نیک چلن کہلاتا) ہے -

آٹھ پرمان (۳۷) پرتیکش (عین الیقین) وغیرہ آٹھ پرمانوں (ثبوتوں) کو بھی مانتا ہوں ۔

آپت (۳۸) "آپت" (صالح) جو سچ بولنے والا دھرماتما ہے اور سب کے سُکھ کے لئے کوشش کرتا ہے - اسی کو "آپت" کہتا ہوں ۔

پریکھشا (۳۹) پریکھشا (معیار) پانچ قسم کی ہے - اول جو ایشور اور اس کی صفات - فعل اور اقتضائے طبعی اور وید ودیا ہے دوم پرتیکش وغیرہ آٹھ پرمان - سوم سلسلہ کائنات - چہارم "آپت" لوگوں کا رویّہ اور پنجم اپنے آتما کی پاکیزگی اور علم - ان پانچ معیاروں سے سچ اور جھوٹ کا فیصلہ کرکے سچ کو قبول اور جھوٹ کو ترک کرنا چاہیئے ۔

پروپکار - (۴۰) "پراپکار" جس سے سب انسانوں کے بد اعمال اور دُکھ چھوٹیں نیک اعمال اور سُکھ بڑھیں - اس کے کرنے کو پراپکار کہتا ہوں -

سوتنتر پرتنتر (۴۱) "سوتنتر" (خود مختار) "پرتنتر" (تابع) جیو اپنے کاموں میں سوتنتر اور کرموں کے نتیجہ پانے میں بموجب آئین ایشور کے "پرتنتر" ہے - ویسے ہی ایشور اپنے سچے اعمال وغیرہ کے کاموں کے کرنے میں "سوتنتر" ہے

سورگ (۴۲) "سورگ" نام معمول سے زیادہ سکھ بھوگنے اور اس کے سامان ملنے کا ہے

نرک - (۴۳) "نرک" جو غیر معمولی دُکھ بھوگنا اور اس کا سامان ملنا ہے -

جنم کے تین قسم (۴۴) جنم[1] جو جسم اختیار کرکے نمودار ہوتا ہے - اس کو گذشتہ - آئندہ وموجودہ کی تفریق سے تینوں قسم کا مانتا ہوں -

جنم اور مرن کی تعریف (۴۵) جسم کے ملنے کا نام جنم اور محض جدا ہونے کو "موت" کہتے ہیں -

---

[1] آریہ اُدیش رتن مالا میں لکھا ہے کہ جن میں کسی جسم کے ساتھ مل کر "جیو" کرم کرنے کی طاقت رکھتا ہے اس کو "جنم" کہتے ہیں اور جب جسم اور جیو کی علیحدگی ہوتی ہے اس کو (دیکھو صفحہ ۷۹۵)

یہ اپنے اصول مختصراً دکھلاتے ہیں۔ ان کی مزید تشریح بھی ستیارتھ پرکاش میں اپنے اپنے موقع پر موجود ہے۔ علاوہ ازیں (کتاب موسومہ) رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا وغیرہ کتابوں میں بھی لکھی گئی ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ جو بات سب کے لئے قابل تسلیم ہے۔ اس کو مانتا ہوں۔ مثلاً جیسے سچ بولنا سب کے نزدیک اچھا اور جھوٹ بولنا بُرا ہے۔ ایسے اصولوں کو قبول کرتا ہوں۔ اور جو مختلف متوں کے آپس میں مخالفانہ جھگڑے ہیں۔ ان کو میں پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ انہیں متوں والوں نے اپنے متوں کا پرچار کرکے اور لوگوں کو اس میں پھنسا کے آپس میں دشمن بنا دیا ہے۔ اس بات کی تردید سے اور کامل سچائی کے پرچار سے سب کو طریق یگانگت پر لاکر۔ دشمنی چھڑا کر آپس میں مستحکم محبت سے بہرہ مند کرا کر سب کو سب سے آرام پہنچانے کے لئے میری کوشش اور میرا مدعا ہے۔ قادر مطلق پرماتما کی عنایت اور مدد سے اور آپت لوگوں کی دلی ہمدردی سے یہ اصول تمام روئے زمین پر جلدی پھیل جائے۔ جس کے ذریعہ سب لوگ آسانی سے دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ اور موکش حاصل کرکے ہمیشہ ترقی کرتے جائیں۔ اور راحت پائیں۔ یہی میرا مقدم مدعا ہے۔ عقلمندوں کے آگے زیادہ طوالت کی ضرورت نہیں +

ओम् शन्नो मित्रः शं वरुणः । शन्नो भवत्वर्य्यमा ॥ शन्न इन्द्रो बृहस्पतिः । शन्नो विष्णुरुरुक्रमः ॥ नमो ब्रह्मणे । नमस्ते वायो । त्वमेव प्रत्यक्षं ब्रह्मासि । त्वामेव प्रत्यक्षं ब्रह्म वादिषम् । ऋतमवादिषम् । सत्यमवादिषम् । तन्मामावीत् । तद्वक्तारमावीत् । आवीन्माम् । आवीद्वक्तारम् ॥

ओ३म् शान्तिः शान्तिः शान्तिः ॥

کتاب ستیارتھ پرکاش ختم ہوئی